سلسلہ 10 اشاعت حدیث

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

نضر اللہ امرءا سمع منا حدیثا فحفظہ حتی یبلغہ غیرہ

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی، پھر اسے یاد کر کے دوسروں تک پہنچایا"

(جامع الترمذی، حدیث: 2656)

ترجمہ وفوائد الحدیث

مولانا سید محمد عبدالاول الغزنوی رحمہ اللہ

حکم الحدیث

الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

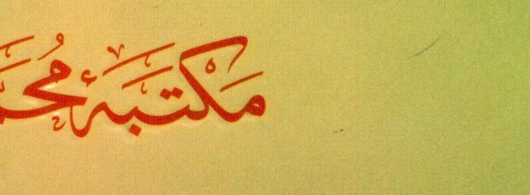

مکتبہ محمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

رحمۃ للعلمین ﷺ

تالیف لطیف
قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ
(۱۸۶۷ - ۳۰ مئی ۱۹۳۰)

سیرۃ النبی ﷺ ایک سدا بہار موضوع ہے۔ قرآن مجید نے "ورفعنا لك ذكرك" کی جو صدا بلند کی اس کا فیضان ہر اعتبار سے قیامت تک جاری رہے گا۔ آیات قرآنیہ میں آپ ﷺ کی سیرت کے متنوع پہلوؤں کو آشکارا کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاکیزہ زندگیاں بھی آپ ﷺ کی سیرت کا انعکاس ہیں۔ اس طرح کائنات میں یہ واحد سیرت ہے کہ جس کا تسلسل ایک معجزہ نما اثر رکھتا ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت کے موضوعات کا تنوع بھی سیرت کا ایک روشن باب ہے۔

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ ریاست پٹیالہ کے ایک قصبہ منصور پور میں پیدا ہوئے آپ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کے باعث اس ریاست میں جج اور قاضی کے منصب پر فائز ہوئے۔ وسعت مطالعہ اور تقویٰ وطہارت نے ان کی شخصیت کو ایک عجیب جاذبیت عطا کی تھی۔ ان کی یہ علمی تمنا تھی کہ وہ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر مختصر، متوسط اور مطول تین کتب تحریر کریں۔ ان کی مختصر سیرت کا نمونہ "مہر نبوت" ہے جس میں آپ ﷺ کی نبوی زندگی کی تفصیلات کو اجمالاً پیش کیا گیا ہے۔ متوسط کتاب سیرت "رحمۃ للعالمین ﷺ" کی صورت میں سامنے آئی جو برصغیر میں گلستان سیرت کا گل سرسبد ہے۔ اس کی پہلی جلد ۱۹۱۲ء میں دوسری ۱۹۲۱ء میں اور تیسری مصنف کی وفات کے بعد ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی جس کا دیباچہ ان کے ہم نام سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ کے قلم سے لکھا گیا۔

"رحمۃ للعالمین ﷺ" ایک طرف مستند معلومات سیرت کا انسائیکلوپیڈیا ہے تو دوسری طرف تقابل ادیان کا مطالعہ ہے جس سے صراط مستقیم کا تعین ہوتا ہے۔ عقیدہ وعمل کی درستی اور اسوۂ حسنہ ﷺ کا حقیقی شعور حاصل کرنے کے لیے اس کتاب سیرت سے نمایاں مدد ملتی ہے۔ اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ برصغیر پاک وہند کہ متعدد ناشرین نے اس کی طباعت کی سعادت حاصل کی ہے۔

اس عظیم شاہکار کی ایک اور مستند اشاعت "مکتبہ محمدیہ لاہور" نے شائع کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ناشر کی اس کوشش کو مقبول اور قارئین کے لیے نافع بنائے آمین یارب العالمین۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر رحمہ اللہ
ڈائریکٹر دعوۃ اکیڈمی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

جلد دوم

ترجمہ و فوائد الحدیث

مولانا سید محمد عبدالاول الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ

مع حکم الحدیث
الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تخریج الحدیث
الشیخ جمال عیتانی حفظہ اللہ

تسہیل ترجمہ و حواشی

حافظ عبدالخبیر اویسی حفظہ اللہ

پروفیسر ابو انس محمد سرور گوہر حفظہ اللہ

ناشر
مکتبہ محمدیہ
قذافی سٹریٹ اردو بازار لاہور
الفضل مارکیٹ 0300-4826023

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق تسہیل ترجمہ وحواشی وکتابت بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

مشکوٰۃ المصابیح مترجم

طابع	---------------	عبدالرحمان عابد
طبع اول	---------------	اپریل 2009ء
طبع دوم	---------------	فروری 2011ء
طبع سوم	---------------	اپریل 2012ء
تعداد	---------------	1100

اسٹاکسٹ

مکتبہ اہلِ حدیث امین پور بازار فیصل آباد
Ph: 041-2629292,2624007

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار، چیچہ وطنی ضلع ساہیوال
0346-7467125,0301-4085081

مکتبہ محمدیہ تذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob.: 0300-4826023
E-mail:maktabah_muhammadia@yahoo.com & maktabah_m@hotmail.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین جلد دوم

كِتَابُ الْجَنَائِز

جنازہ کا بیان 5

عیادت مریض اور ثواب مرض کا بیان 5

موت کی خواہش کرنے اور اس کو یاد کرنے کا بیان 31

قریب المرگ شخص کو تلقین کرنے کا بیان 39

میت کو غسل اور کفن دینے کا بیان 52

جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز جنازہ پڑھنے کا بیان 57

میت کو دفن کرنے کا بیان 74

میت پر رونے کا بیان 84

قبروں کی زیارت کا بیان 102

كتاب الزكوٰة

کتاب زکوٰۃ کے بیان میں 107

جن چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے ان کا بیان 119

صدقہ فطر کا بیان 130

اس شخص کے بیان میں کہ جس کو زکوٰۃ لینا حلال نہیں 133

بنی ہاشم کے غلاموں کو بھی صدقہ کا مال لینا حلال نہیں 136

جن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے اور جن کو جائز نہیں
ان کا بیان 139

مال خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی کراہیت کا بیان 149

صدقہ کی فضیلت کا بیان 164

باب بہترین صدقہ کا بیان 179

باب ہے (یعنی پہلے ابواب کے تتمہ اور لواحق میں) 186

اس شخص کے بیان میں جو صدقہ دے کر واپس نہ لے 189

كتاب الصوم

کتاب روزے کے بیان میں 191

چاند کے دیکھنے کے بیان میں 197

روزہ کے پاک کرنے کے بیان میں 208

مسافر کے روزہ کے بیان میں 215

قضا روزہ کے بیان میں 219

باب نفل روزے کے بیان میں 221

لیلۃ القدر کے بیان میں 238

اعتکاف کا بیان 244

كتاب فضائل القرآن

قرآن کریم کی فضیلت کے بیان میں 249

متعلقات پہلے باب کے بیان میں 281

باب 290

كتاب الدعوات

کتاب دعاؤں کے بیان میں 300

اللہ عزوجل کے ذکر اور اس کی نزدیکی حاصل کرنے کا بیان 310

كتاب اسمآء الله تعالى

اللہ تعالیٰ کے ناموں کے بیان میں 324

سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر
کے ثواب کے بیان میں 329

استغفار و توبہ کے بیان میں 341

باب متعلق سابق بیان میں 358

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح وشام اور سونے کے وقت کی دعائیں	366
مختلف اوقات کی دعائیں	389
پناہ مانگنے کے بیان میں	401
جامع دعاؤں کے بیان میں	411

كتاب المناسك

افعال حج کے بیان میں	424
احرام باندھنے اور لبیک کہنے کے بیان میں	436
حجۃ الوداع کے قصہ کے بیان میں	442
مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کا بیان	454
میداان عرفات میں ٹھہرنے کا بیان	464
عرفات اور مزدلفہ سے واپس آنے کا بیان	470
جمرات کو کنکریاں مارنے کا بیان	475
قربانی کے جانور کا بیان	478
سر منڈانے کا بیان	484
پہلے باب کے متعلقات کے بیان میں	487
نحر کے دن خطبہ دینے' ایام تشریق میں کنکریاں مارنے اور طواف وداع کا بیان	489
ان چیزوں کا بیان جن سے محرم بچے	498
احرام والا شکار سے اجتناب کرے	504
محرم کے روکے جانے اور حج فوت ہو جانے کا بیان	509
حرم مکہ کا بیان اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے	512
مدینہ کے حرم کا بیان اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے	517

كتاب البيوع

خرید وفروخت کے مسائل	529
کسب اور طلب حلال کا بیان	529
معاملات میں نرمی کرنے کا بیان	541
خرید وفروخت میں اختیار کا بیان	544
سود کا بیان	547
ممنوعہ بیوع کا بیان	556
باب	572
باب بیع سلم اور گروی کے بیان میں	576
ذخیرہ اندوزی) کرنے کا بیان) سٹاک	579
مفلسی اور مہلت دینے کا بیان	582
شرکت اور وکالت کا بیان	595
غصب اور عاریۃً لینے کا بیان	598
شفعہ کا بیان	607
مساقات اور مزارعت کا بیان	610
اجارہ کا بیان	614
بنجر زمین آباد کرنے اور پانی کی باری کا بیان	619
عطیات کا بیان	626
پہلے باب کے متعلق	629
لقطہ کا بیان	636
فرائض کا بیان	640
وصیتوں کا بیان	652

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازہ کا بیان

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَ ثَوَابُ الْمَرَضِ

عیادت مریض اور ثواب مرض کا بیان

الفصل الاول (پہلی فصل)

١٥٢٣ (١) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِیَ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٥٦٤٩ والدارمی حدیث رقم ٢٤٦٥ واحمد فی المسند ٤/ ٣٩٤)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھوکے کو کھلاؤ ❶ مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑا دو۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مسکین، فقیر اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ اس حدیث میں جن امور کا ذکر ہوا ہے وہ وجوب کفایہ ہیں یعنی اگر ایک شخص بجالائے تو دوسروں کے ذمہ سے اتر جائیں گے اور اگر کوئی بھی نہ کرے تو سب گناہ گار ہوں گے۔ (مرقاۃ)

١٥٢٤ (٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٢٤٠ ومسلم حدیث رقم ٤-٢١٦٢ وابوداؤد حدیث رقم ٥٠٣٠ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٣٥)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا، بیمار کو پوچھنا، جنازہ کے ساتھ جانا، دعوت کا قبول کرنا اور چھینک والے کا جواب دینا۔ ❶ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جواب دینا یعنی اگر وہ ''الحمدللہ'' کہے تو سننے والا کہے ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہے پھر چھینک لینے والا کہے يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ اللہ تمہیں ہدایت دے اور ہمارے حالات درست کرے۔ (نیل)

١٥٢٥ (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ)) قِيْلَ مَا هُنَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ ((اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں، عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ فرمایا: ''جس وقت ملاقات کرے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِذَا سْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطِسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٥۔ ٢١٦٢ والنسائي حديث رقم ١٩٣٨ وابن ماجه حديث رقم ١٤٣٣)

مسلمان سے تو سلام کر اس پر اور جس وقت بلائے وہ تجھ کو تو قبول کر اور جب وہ خیر خواہی چاہے ❶ تجھ سے تو تو اس کے لیے خیر خواہی کر اور جب چھینک آنے پر وہ الحمدللہ کہے تو، تو (یرحمک اللہ کہہ کر) جواب دے اس کو اور جب وہ بیمار ہو تو پوچھ اس کو اور جب مر جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جا۔‘‘ ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب مشورہ چاہے تو اس کو نیک صلاح دے۔ ❷ یعنی اس کے جنازہ کے ساتھ‘ مسلمان کے مسلمان پر بہت حقوق ہیں ہر مقام پر مناسب حال میں فرمائے ہیں اور ممکن ہے کہ یہ احکام تدریجاً بذریعہ وحی اسی طرح نازل ہوئے ہوں‘ پہلے چار‘ پھر پانچ‘ پھر چھ اور بعد ازاں سات نیز اس تعداد سے حصر نہیں بلکہ کثرت مراد ہے۔ (مرقاۃ)

١٥٢٦ (٤) عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَآءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ١٢٣٩ ومسلم حديث رقم ٣/ ٢٠٦٦ والترمذي حديث رقم ٢٨٠٩ والنسائي حديث رقم ١٩٣٩)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حکم کیا ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا اور منع فرمایا سات چیزوں سے‘ حکم کیا ہم کو (۱) مریض کی عیادت کرنے (۲) جنازہ کے ساتھ جانے (۳) چھینکنے والے کا جواب دینے (۴) سلام کا جواب دینے‘ (۵) دعوت قبول کرنے‘ (۶) قسم کھانے والے کو سچا جاننے ❶ اور (۷) مظلوم کی مدد کرنے کا اور منع فرمایا ہم کو (۱) سونے کی انگوٹھی پہننے‘ (۲) ریشم‘ (۳) اطلس (۴) لاھے کے پہننے سے‘ (۵) سرخ زین پوش سے‘ (۶) قسی کے کپڑے ❷ پہننے سے اور (۷) چاندی کے برتن استعمال کرنے سے۔ اور ایک روایت میں ہے چاندی کے برتن میں پینے سے‘ اس لیے کہ جو شخص دنیا میں اس میں پیئے گا وہ اس میں آخرت میں نہ پیئے گا۔‘‘ (بخاری‘ مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر کوئی مومن نیک کام کرنے یا کسی ممنوع چیز سے پرہیز کرنے کی قسم اٹھائے تو اس کے پورا کرنے میں اللہ تعالیٰ کے نام کی بزرگی اور مومن کے حقوق کی خاطر اس سے تعاون کرنا چاہیے۔

❷ قَسِّی۔ مصر میں قِس نامی ایک شہر ہے وہاں کے بنے ہوئے ریشمی کپڑے کو قسی کہتے ہیں۔

١٥٢٧ (٥) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔)) (رواه مسلم) (مسلم

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’مسلمان جس وقت اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے میوے کھاتا رہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ٤١-٢٥٦٨ والترمذی حدیث رقم ٩٦٧ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٤٢ واحمد فی المسند (٢٧٩/٥)

ہے۔" (مسلم)

١٥٢٨ (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ اِسْتَطْعَمَكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٤٣-٢٥٦٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا' تو تو نے میری عیادت نہ کی، بندہ کہے گا' اے میرے رب! کس طرح پوچھتا میں تجھ کو اور تو پالنے والا ہے عالموں کا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو تو نے اس کی عیادت نہیں کی، کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے وہاں پاتا، اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا، تو تو نے مجھ کو نہ کھلایا' بندہ کہے گا، اے میرے رب! میں تجھ کو کس طرح کھلاتا جبکہ تو جہان والوں کا پالنے والا ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ تجھ سے میرے فلاں بندہ نے کھانا مانگا تھا، تو تو نے اس کو نہ کھلایا' کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کو پاتا (اس کا اجر) میرے پاس اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا پس نہ پلایا تو نے مجھ کو' بندہ کہے گا' اے میرے رب کس طرح پلاتا میں تجھ کو اور تو عالموں کو پلانے والا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندہ نے پانی مانگا تھا پس تو نے اس کو نہ پلایا' کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر پلاتا تو اس کو تو اس ❶ کو میرے نزدیک پاتا۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کھلانے اور پلانے کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اس کا ثواب میرے پاس پاتا اور بیمار پرسی میں فرمایا' اگر تو بیمار پرسی کرتا تو مجھ کو اس کے نزدیک پاتا' یعنی میری رحمت' اس سے معلوم ہوا کہ بیمار پرسی' کھلانے اور پلانے سے افضل ہے۔ (مرقاۃ)

١٥٢٩ (٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ يَعُوْدُهٗ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰی مَرِيْضٍ يَعُوْدُهٗ قَالَ ((لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) فَقَالَ لَهٗ ((لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) قَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰی

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے ❶ گئے اور جب بھی آپ کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو فرماتے: "کچھ ڈر نہیں ❷ اس لیے کہ پاک کرنے والی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَفُوْرُ عَلٰی شَیْخٍ کَبِیْرٍ تُزِیْرُہُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((فَنَعَمْ إِذَنْ۔)) (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۵۶۶۲ واحمد فی المسند ۳/ ۲۵۰)

(بیماری) اگر چاہے اللہ تعالیٰ تو آپ نے اعرابی سے فرمایا: ''نہیں کچھ ڈر پاک کرنے والی ہے (یہ بیماری) اگر چاہے اللہ'' اعرابی نے کہا' ہرگز نہیں بلکہ بخار ہے کہ بوڑھے پر جوش مارتا ہے، ملائے گا اس کو یہ بخار قبروں سے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح ہوگا۔'' ❸ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ سبحان اللہ! نبی ﷺ کس قدر شفیق اور متواضع تھے کہ ایک دیہاتی کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ادنیٰ سے ادنیٰ کی بھی طبع پرسی کرنی چاہیے۔ ❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیمار کے پاس ایسی گفتگو کرنا چاہیے کہ جس سے اس کی طبیعت خوش ہو جائے۔ ترمذی و ابن ماجہ میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اچھی باتیں کر کے اس کی زندگی میں حوصلہ افزائی کرو' ایسی باتوں سے تقدیر تو ٹل نہیں سکتی لیکن بیمار کا دل خوش ہو جاتا ہے۔
❸ اسی طرح ہوگا' ہاں' جب نبی ﷺ نے بیماری کا ثواب اور صبر و شکر کی تلقین فرمائی اور اس بوڑھے نے نعمت سے انکار کیا تو آپ نے فرمایا اچھا تو اب ایسا ہی ہوگا جیسے تیرا خیال ہے۔

۱۵۳۰ (۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ إِذَا اشْتَکٰی مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِیَمِیْنِهِ ثُمَّ قَالَ ((أَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ إِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۵۶۷۵ ومسلم حدیث رقم (۴۶۔ ۲۱۹۱) وابوداؤد حدیث رقم ۳۸۹۰ والترمذی حدیث رقم ۹۷۳ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۱۹ واحمد فی المسند ۱/ ۷۶)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت بیمار ہوتا ہم میں سے کوئی تو رسول اللہ ﷺ پھیرتے اس پر اپنا دایاں ہاتھ، پھر فرماتے: ''دور کر بیماری کو' اے پروردگار انسانوں کے' اور شفا دے تو ہے شفا دینے والا' نہیں شفا مگر شفا تیری، وہ شفا جو نہ چھوڑے کسی بیماری کو۔'' (بخاری' مسلم)

۱۵۳۱ (۹) وَعَنْهَا قَالَتْ إِذَا اشْتَکَی الْإِنْسَانُ الشَّیْءَ مِنْهُ أَوْ کَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ بِإِصْبَعِهٖ ((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۵۷۴۵ ومسلم حدیث رقم (۵۴۔ ۲۱۹۴) وابوداؤد حدیث رقم ۳۸۹۵ وابن ماجه حدیث رقم ۳۵۲۱ واحمد فی المسند ۶/ ۹۳)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی اپنے سے بدن یا ہوتا پھوڑا یا زخم ❶ تو نبی ﷺ اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کر کے فرماتے: ''برکت حاصل کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے' یہ ہے مٹی زمین ہماری کی ملی ہوئی ساتھ لعاب بعض ہمارے کے کہتے ہیں ہم یہ کہ شفا دیا جائے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی ﷺ دعا پڑھ کر شہادت کی انگلی پر تھوکتے اور اس کو مٹی لگا کر بیمار کے بدن پر ملتے اور یہ دعا پڑھتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٥٣٢ (١٠) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا شْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجْعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ، كُنْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَ أَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ (متفق عليه) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ. (البخاری حدیث رقم ٥٧٤٥ ومسلم حدیث رقم (٥٤۔ ٢١٩٤) وابوداوٗد حدیث رقم ٣٨٩٥ وابن ماجه حدیث رقم ٣٥٢١ واحمد فی المسند ٦/ ٩٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بیمار ہوتے' تو دم کرتے اپنے آپ پر معوذات کے ساتھ اور اپنے (جسم) پر اپنا ہاتھ پھیرتے اور جب اس بیماری میں بیمار ہوئے کہ آپ نے اس میں وفات پائی تو دم کرتی تھی میں آپ پر معوذات کے ساتھ وہ معوذات کہ آپ دم کرتے تھے' اور میں پھیرتی ❶ تھی ہاتھ نبی ﷺ کا۔ (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''جب گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات کے ساتھ دم کرتے۔'' ❷

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آپ ہی کا ہاتھ آپ کے بدن پر پھیرتی' اس سے معلوم ہوا کہ بیمار خود اپنے لیے دم کر سکتا ہے۔
❷ اس سے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس دونوں سورتیں مراد ہیں۔

١٥٣٣ (١١) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهٗ شَكٰى إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجْعًا يَجِدُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ)) فَقَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ. (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ٦٧۔ ٢٢٠٢ وابوداوٗد حدیث رقم ٣٨٩١ والترمذی حدیث رقم ٢٠٨٠ وابن ماجه حدیث رقم ٣٥٢٢)

سیدنا عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ میرے بدن (پیٹ) میں ایک درد ❶ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''ہاتھ رکھ اپنا اس جگہ پر کہ جہاں تیرے بدن میں درد ہے اور کہہ بسم اللہ تین بار اور سات بار کہہ پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کے ساتھ اس چیز کی برائی سے جو پاتا ہوں میں اب اور ڈرتا ہوں میں، عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا پس کیا میں نے تو دور ❷ کی اللہ تعالیٰ نے وہ بیماری کہ تھی مجھے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میرے بدن میں درد سا رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا درد کی جگہ انگلی رکھ الخ۔ ❷ سنن نسائی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے درد کو دور کیا اور میں ہمیشہ اہل وعیال اور دوسرے لوگوں کو یہی دم کرنا سکھاتا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدن میں جس جگہ درد ہو' وہاں بسم اللہ کہتا ہوا ہاتھ رکھے اور یہ دعا پڑھے اور اگر کئی جگہ میں درد ہو تو ہر ایک جگہ پر اسی طرح پڑھے۔

١٥٣٤ (١٢) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جِبْرَئِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِشْتَكَيْتَ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے، ❶ کہا اے محمد (ﷺ)! کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٤٠/ ٢١٨٦ وابن ماجه حديث رقم ٣٥٢٧ واحمد في المسند ٦/ ١٦٠)

آپ بیمار ہیں؟ آپ نے کہا ہاں' جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اللہ کے نام کے ساتھ افسوں پڑھتا ہوں آپ پر' ہر چیز سے کہ ایذا دے آپ کو' برائی ہر شخص کی سے یا آنکھ حسد کرنے والی سے' شفاء دے آپ کو' ساتھ نام اللہ کے دم کرتا ہوں آپ پر۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جبرائیل علیہ السلام آئے۔ یہ جبرائیل علیہ السلام کا دم تھا' اور ایک حدیث میں ہے کہ جنت میں بے حساب ایسے لوگ جائیں گے جو دم جھاڑ اور علاج معالجہ نہیں کراتے۔ یہ دونوں احادیث باہم مخالف نہیں کیونکہ دم جھاڑ نہ کرانے والوں کی تعریف میں وہ دم' جھاڑ مراد ہے جو جادو' ٹونہ اور شرکیہ منتر پڑھتے ہیں یا ایسا کلام جس کے معنی معلوم نہ ہوں' لیکن قرآن وحدیث کی دعاؤں سے دم جھاڑ کرنا جائز ہے' بعض نے کہا کہ دم' جھاڑ' علاج معالجہ اگرچہ جائز ہے لیکن اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے چھوڑنا افضل ہے واللہ اعلم۔

١٥٣٥ (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ((اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ)) وَيَقُوْلُ ((اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ)) (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ ((بِهِمَا)) عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ۔ (البخاري حديث رقم ٣٣٧١ والترمذي حديث رقم ٢٠٦٠ وابن ماجه حديث رقم ٣٥٢٥ واحمد في المسند ١/ ٢٧٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو ساتھ اس دعا کے پناہ میں دیتے تھے: پناہ میں دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ کے کلمات کے ساتھ جو کہ پورے ہیں' ہر شیطان کی برائی سے اور ہر زہریلے جانور مار ڈالنے والے سے اور ہر آنکھ نظر لگانے والی سے'' اور فرماتے: باپ تمہارے پناہ میں دیتے تھے ساتھ ان کلمات کے اسمٰعیل واسحٰق علیہما السلام کو'' (بخاری) او مصابیح کے اکثر نسخوں میں لفظ بھما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہے۔

١٥٣٦ (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصَبْ مِنْهُ۔)) (رواه البخاری) (البخاري حديث رقم ٥٦٤٥)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' تو وہ مصیبت زدہ کے لیے بھلائی کے حصول کا سبب بن جاتی ہے۔'' ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ بن جاتی ہے مصیبت زدہ الخ اس سے ثابت ہوا کہ مصیبت ہمیشہ قہر الٰہی نہیں ہوا کرتی بلکہ بعض اوقات مومن صابر' شاکر کے لیے بہت بڑی رحمت کا سبب ہوتی ہے۔ جس سے گناہ جھڑتے اور جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں۔

١٥٣٧ (١٥) وَعَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حَزَنٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتّٰى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔)) (متفق

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''نہیں پہنچتا کسی مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا اور نہ غم' یہاں تک کہ کانٹا پہنچایا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٦٤١ ومسلم حدیث رقم (٥٢ـ ٢٥٧٣) والترمذی حدیث رقم ٩٦٦)

سے اس کے گناہ مٹاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

١٥٣٨ (١٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسَسْتُهُ بِيَدِیْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ)) قَالَ فَقُلْتُ ذَالِكَ لِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ ((اَجَلْ)) ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٦٤٨ ومسلم حدیث رقم ٤٥-٢٥٧١ والدارمی حدیث رقم ٢٧٧١ واحمد فی المسند ١/ ٣٨١)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بخار میں مبتلا تھے، میں نے آپ کو ہاتھ اپنا لگایا، پھر میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ کو بخار سخت ہوتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں جتنا بخار ہوتا ہے'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، یہ اس لیے کہ آپ کو دوگنا ثواب ہو؟ فرمایا: ''ہاں'' پھر فرمایا: ''نہیں کوئی مسلمان کہ پہنچے اس کو ایذا مرض سے، اور وہ چیز جو کہ اس کے سوا ہے، مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ دور کرتا ہے جیسے کہ درخت پتے اپنے جھاڑتا ہے۔'' (بخاری، مسلم)

١٥٣٩ (١٧) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَلْوَجْعُ عَلَيْهِ اَشَدُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٦٤٦ ومسلم حدیث رقم (٤٤ـ ٢٥٧٠) وابن ماجه حدیث رقم ١٦٢٢ واحمد فی المسند ٦/ ١٧٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ بیماری اس پر سخت تر ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے۔ (بخاری و مسلم)

١٥٤٠ (١٨) وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٥٦٤٣ ومسلم حدیث رقم ٥٩-٢٨١٠ والدارمی حدیث رقم ٢٧٤٩ واحمد فی المسند ٣/ ٤٥٤)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میری جگنی اور میری ٹھوڑی کے درمیان وفات ہوئی، تو (اس لیے) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے لیے موت کی سختی کو مکروہ نہیں سمجھتی۔ ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ مومن کے لئے موت کی سختی کوئی بری چیز نہیں ہے، اس سے گناہ معاف اور آخرت میں درجات کی بلندی ہوتی ہے، موت کے موقعہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس تکلیف سے دوچار ہوئے تھے آپ بار بار پانی پیتے اور سینے پر لگاتے اور فرماتے موت میں سختیاں ہیں۔

١٥٤١ (١٩) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيْحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرٰى حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيْبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً۔)) (متفق عليه)

نے فرمایا: ''مومن کی مثال ❶ تروتازہ کھیتی کی کونپل کی طرح ہے جھکاتی رہیں اس کو ہوائیں کبھی اس کو گرا دیتی ہیں اور کبھی اس کو سیدھا کر دیتی ہیں یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے اور مثال منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے کہ جو محکم اور ثابت ہوتا ہے اس کو کوئی چیز نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ہوتا اس کا ایک دفعہ اکھڑنا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا میں جھکتا نہیں اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اکھڑ جاتا ہے مقصد یہ ہے کہ مومن ہمیشہ مصائب اور تکالیف میں مبتلا رہتا ہے اور پھر وہ مصائب میں ثابت قدم صابر شاکر رہتا ہے اور گھبراتا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے ان مصائب سے اس کے گناہوں میں تخفیف ہوتی رہتی ہے بخلاف کافر اور منافق کے ان کو دنیا میں تکلیف کم ہوتی ہیں اور وہ ثواب سے محروم رہتے ہیں اور آخرت میں سخت عذاب میں گرفتار رہتے ہیں۔

۱۵۴۲ (۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٥٦٤٤ ومسلم حدیث رقم (٥٨۔ ٢٨٠٩) والترمذی حدیث رقم ٢٨٦٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ جس کو ہمیشہ ہوائیں جھکاتی رہتی ہیں اور مومن ہمیشہ رہتا ہے اس کو تکلیف پہنچتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے کہ جو نہیں ہلتا یہاں تک کہ اکھاڑا جاتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

۱۵۴۳ (۲۱) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ ((مَالَكِ تُزَفْزِفِيْنَ)) قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ ((لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ٥٣۔ ٤٥٧٥)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب کے پاس تشریف لائے پھر فرمایا: ''تجھے کیا ہے کہ تو کانپتی ہے؟'' انہوں نے کہا کہ بخار ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ دے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بخار کو برا مت ❶ کہو اس لیے کہ بخار بنی آدم کے گناہ دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بخار کو برا مت کہو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بخار کو برا کہنا منع ہے ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک رات کے بخار سے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات کے بخار سے ایک سال کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

۱۵۴٤ (۲۲) وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ مَا

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو لکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا۔)) (رواه البخاری)

(البخاری حدیث رقم ۲۹۹٦)

جاتا ہے اس کا ثواب مانند اس چیز کے کہ جو عمل کرتا تھا وہ گھر میں تندرستی کی حالت میں۔'' (بخاری)

١٠٤٥ (٢٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةُ كُلِّ مُسْلِمٍ)) (متفق علیه)

(البخاری حدیث رقم ٥٧٣٢ ومسلم حدیث رقم (١٦٦۔ ١٩١٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان کی طاعون ❶ شہادت ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ طاعون' یہ ایک عام مرض اور وباء ہے جس سے فضا کی ساری ہوا خراب ہو جاتی ہے' اس کی مختلف صورتیں ہیں اور عموماً یہ قے اور دست سے ہوتی ہے' یعنی جو شخص طاعون میں صبر کرتا ہے بھاگتا نہیں اور اسی میں فوت ہو جاتا ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

١٠٤٦ (٢٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٢٨٢٩ و مسلم حدیث رقم (١٦٤۔ ١٩١٤) والنسائی حدیث رقم ٢٠٥٤ والدارمی حدیث رقم ١٤١٣ واحمد فی المسند ٣/ ٤٨٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید پانچ ہیں' طاعون زدہ' جو پیٹ کی بیماری سے مرے' ڈوبنے والا' دبنے والا' ❶ اور اللہ کی راہ میں شہید۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دبنے والا یعنی دیوار یا چھت کے نیچے آ کر مرنے والا۔ دوسری احادیث میں ان کے علاوہ بھی مذکور ہیں یعنی ذات الجنب سے مرنے والا جل کر مرنے والا اور جو عورت زچگی میں مرے اور جو شخص اپنے مال اور عزت بچاتے ہوئے مرے وہ بھی شہید ہے' شہادت سے مراد یہ ہے کہ جنت میں ان کے درجات اس تکلیف کی وجہ سے بلند ہو جائیں گے اور گناہوں کا کفارہ بنیں گے ان حوادث میں مرنے والا وہ شہید ہے جو مومن ہے اور فاسق' فاجر' کافر اور بے نماز لوگوں کے لئے اس قسم کی موت شہادت نہیں اور پھر شہادت سے مراد آخرت میں درجات کی بلندی اور گناہوں کا کفارہ ہے یعنی مومن کے لئے ایسی موت گناہوں میں تخفیف اور جنت میں درجات کی بلندی کا باعث ہوتی ہے اور شہید فی سبیل کے علاوہ ان تمام کو تکفین اور غسل بھی دیا جائے گا اور ان پر نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔

١٠٤٧ (٢٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَنِیْ ((اَنَّهٗ عَذَابٌ يَّبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ يَّشَآءُ وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنَ فَيَمْكُثُ فِیْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ۔)) (رواه البخاری)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کی حقیقت کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے مجھے خبر دی کہ ''یہ عذاب ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے بھیجتا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس کو مومنوں کے لیے رحمت بنایا ہے نہیں کوئی کہ طاعون میں ٹھہرا ❶ رہے اپنے شہر میں صبر کرنے والا اور ثواب کا طلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(البخاری حدیث رقم ٥٧٣٤)

کرنے والا یہ جانتا ہے کہ نہیں پہنچے گی اس کو مگر وہ چیز کہ جو لکھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے' مگر ہوتا ہے واسطے اس کے مانند ثواب شہید کے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ٹھہرا رہے۔ بعض لوگوں نے طاعون کے ملک سے نکلنا اور وہاں جانا' جائز کہا ہے' یہ حدیث ان کا رد ہے' صحیح مذہب یہ ہے کہ طاعون کے ملک میں جانا اور وہاں سے نکلنا دونوں منع ہیں' یہ حدیث اس امر میں صاف ہے۔ البتہ کسی ضرورت کے لئے جانا اور نکلنا درست ہے۔ (نووی)

١٥٤٨ (٢٦) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ أَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدِمُوْا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٩٧٤ ومسلم حدیث رقم (٩٢۔ ٢٢١٨) واحمد فی المسند ١/ ١٨٢)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طاعون عذاب ہے' جو بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا یا ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے' پس جس وقت تم کسی ملک میں طاعون کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ' اور اگر تم کسی ایسی جگہ ہو کہ وہاں طاعون ہو تو تم وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔'' (بخاری' مسلم)

١٥٤٩ (٢٧) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ)) يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٥٦٥٣ واحمد فی المسند ٣/ ١٤٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ جو پاک اور بلند ہے وہ فرماتا ہے کہ جس وقت مبتلا کرتا ہوں میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں میں پھر وہ صبر کرتا ہے' تو دیتا ہوں میں اس کو عوض ان دونوں کے بہشت''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو محبوب چیزوں سے اس کی دو آنکھیں مراد لیتے تھے۔'' (بخاری)

الفصل الثانی (دوسری فصل)

١٥٥٠ (٢٨) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ)) (رواه الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ٣٠٩٨ والترمذی

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''نہیں کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی شروع دن میں' مگر دعا کرتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ شام کرے اور نہیں عیادت کرتا اس کی رات میں مگر دعا کرتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ صبح ہو اور ہوتا ہے واسطے اس کے باغ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ۹٦۹ وابن ماجه حدیث رقم ۱٤٤۲ واحمد فی المسند ۱/ ۹۱)

بہشت میں۔" (ترمذی، ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۵۵۱ (۳۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ عَادَنِى النَّبِيُّ ﷺ مِنْ وَّجَعٍ كَانَ بِعَيْنَيَّ۔ (رواه احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۳۰۲ واحمد فی المسند ٤/ ۳۷۵)

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی۔ (احمد، ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۵۲ (۳۰) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَ عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ خَرِيْفًا۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۰۹۷)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص وضو کرے، پس اچھا وضو کرے ❶ اور ثواب کے ارادہ سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے، تو وہ دوزخ سے ساٹھ برس کی مسافت کے برابر دور کیا جاتا ہے۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس اچھا وضو کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیمار پرسی کے لئے وضو کرنا سنت ہے اس لئے کہ بیمار کے لئے دعا اور دم جھاڑ وغیرہ کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے، دم جھاڑ بھی عبادت اور ذکر ہے، عبادت اور ذکر کے لئے وضو مسنون ہے۔ (مرقاۃ)

۱۵۵۳ (۳۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَامِنْ مُّسْلِمٍ يَّعُوْدُ مُسْلِمًا فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّاشُفِيَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ حَضَرَ اَجَلُهٗ۔)) (رواه ابو داود والترمذی) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۰٦ والترمذی حدیث رقم ۲۰۸۰ واحمد فی المسند ۱/ ۲۳۹)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں کوئی مسلمان جو کسی بیمار مسلمان کی عیادت کرے، پھر کہے سات بار، سوال کرتا ہوں میں اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑے کے سے کہ وہ شفاء دے تجھ کو، اگر اس کی اجل ❶ نہ آئی ہو تو اسے شفا مل جاتی ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حاضر ہوا اجل اس کی۔ یعنی یہ دعا موت کے علاوہ ہر مرض کی دواء ہے، اور موت لاعلاج ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو ہر مریض کے سرہانے (تکیہ کی جانب) بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے، اس حدیث کو ترمذی، نسائی، ابن حبان اور امام حاکم نے بھی روایت کیا ہے۔ ترمذی نے حسن اور امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

۱۵۵٤ (۳۲) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحُمّٰی وَمِنَ الْاَوْجَاعِ کُلِّهَا اَنْ یَّقُوْلُوْا ((بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ وَهُوَ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۰۷۵ وابن ماجه حدیث رقم ۳۵۲٦ واحمد فی المسند ۱/ ۳۰۰)

صحابہ رضی اللہ عنہم کو بخار کے لیے بلکہ سب دردوں کے لیے سکھلاتے تھے کہ یہ کہیں: ''ساتھ نام اللہ بڑے کے' پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ بڑے کے ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے' (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے پہچانی نہیں جاتی مگر حدیث ابراہیم بن اسمٰعیل سے اور وہ حدیث میں ضعیف شمار کیا جاتا ہے۔)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۵۵۵ (۳۳) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ((مَنِ اشْتَکٰی مِنْکُمْ شَیْئًا اَوِ اشْتَکَاهُ اَخٌ لَّهٗ فَلْیَقُلْ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ اِغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ فَیَبْرَأُ۔)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۳۸۹۲ واحمد فی المسند ٦/ ۲۱)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سنا ❶ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے: ''جو کوئی بیمار ہو تم میں سے کچھ یا بیمار ہو بھائی اس کا تو چاہیے کہ وہ کہے' رب ہمارا اللہ ہے ایسا اللہ کہ جو آسمان میں ہے' پاک ہے نام تیرا' حکم تیرا مانا گیا ہے آسمان میں اور زمین میں' جیسے کہ رحمت تیری آسمان میں ہے' پس کر رحمت اپنی زمین میں' بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑے اور چھوٹے' تو پروردگار ہے پاکیزوں کا نازل کر رحمت اپنی رحمت میں سے اور شفا اپنی شفا میں سے' اس بیماری پر پس وہ اچھا ہو جائے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سنا میں نے' ایک شخص نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہا میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا ہے اور اس کو پتھری ہو گئی۔ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اس کو یہی دم سکھایا جو اس حدیث میں ہے' الداء والدواء۔

۱۵۵٦ (۳٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا جَآءَ الرَّجُلُ یَعُوْدُ مَرِیْضًا فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ یَنْکَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ لَكَ اِلٰی جَنَازَةٍ۔)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۳۱۰۷ واحمد فی المسند ۲/ ۱۷۲)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کوئی آدمی مریض کی عیادت کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ وہ کہے' یا الٰہی! شفا دے اپنے بندے کو' جو ایذا پہنچائے دشمن کو یا وہ تیری رضامندی کے لیے جنازہ کی طرف چلے۔ (ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

١٥٥٧ (٣٥) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمَيَّةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ((إِنْ تُبْدُوْا مَافِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْتُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ)) وَعَنْ قَوْلِهِ (وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً يُّجْزَبِهِ) فَقَالَتْ مَاسَأَلَنِيْ عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((هٰذِهِ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهُ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتّٰى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِيْ يَدِقَمِيْصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ)
(الترمذی حدیث ٢٩٩١ واحمد فی المسند ٦/ ٢١٨)

علی بن زید امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ عزوجل کے فرمان: ''اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ اس کو حساب کرے گا تم سے ساتھ اس کے اللہ تعالیٰ'' اور اس فرمان ''جو شخص کہ عمل کرے گا برا بدلہ دیا جائے گا ساتھ اس کے'' کے متعلق عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا' تو انہوں نے فرمایا نہیں پوچھا مجھ سے اس مسئلہ کو کسی نے جب سے پوچھا تھا میں نے نبی ﷺ سے' تو آپ نے فرمایا ❶ ''یہ بندہ پر ساتھ اس چیز کے کہ جو پہنچتی ہے اس کو بخار اور رنج سے' یہاں تک کہ مال میں سے کوئی چیز رکھتا ہے اپنی جیب میں' تو نہیں پاتا اس کو پھر غمگین ہوتا ہے' یہاں تک کہ بندہ نکل جاتا ہے اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکل جاتا ہے سونا بھٹی سے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس فرمایا الخ۔ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن سے دل کی تمام باتوں کا حساب اور ان پر عذاب نہیں کرے گا۔ بلکہ اس محاسبہ اور جزاء سے مراد یہ ہے کہ ان کے سبب دنیا ہی میں از قسم عتاب مواخذہ کرتا ہے یعنی بخار وغیرہ بیماریوں اور مصائب میں مبتلا کر کے گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ واللہ اعلم

١٥٥٨ (٣٦) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَايُصِيْبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْدُوْنَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ أَكْثَرُ وَ قَرَأَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٢٥٢ واحمد فی المسند ٦/ ١٦٧)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں پہنچتی بندہ کو کوئی مصیبت تھوڑی یا زیادہ مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ جو بخشتا ہے ❶ اللہ تعالیٰ ان سے زیادہ ہیں ان گناہوں سے کہ سزا دیتا ہے ان پر' اور آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اور جو چیز کہ پہنچتی ہے مصیبت ❷ سے' پس بسبب اس چیز کے کہ کمایا تمہارے ہاتھوں نے اور معاف کرتا ہے ❸ اکثر سے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بخشتا ہے۔ یعنی دنیا و آخرت میں سزا دیئے کے بغیر بخشتا ہے۔ ❷ مصیبت سے۔ یعنی دنیا میں جو سختی اور بیماری وغیرہ پہنچتی ہے وہ سب تمہارے برے اعمال کی وجہ سے ہے۔ ❸ معاف کرتا ہے الخ۔ یعنی بہت سے گناہوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔ ایک دفعہ علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ میں تمہیں ایک عظیم ترین آیت بتلاتا ہوں جو نبی ﷺ نے ہمیں بتلائی تھی۔ وہ یہ ہے: و مـــــا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصابکم من مصیبۃ الایۃ آپ نے فرمایا دنیا میں جو تمہیں کوئی بیماری یا مصیبت پہنچتی ہے تو وہ سب تمہارے برے اعمال کا بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ دوبارہ ان پر آخرت میں عذاب نہیں کرے گا روایت کیا اس کو احمد نے۔

۱۵۵۹ (۳۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا كَانَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ قِيْلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهٖ اُكْتُبْ لَهٗ مِثْلَ عَمَلِهٖ اِذَا كَانَ طَلِيْقًا حَتّٰى اُطْلِقَهٗ اَوْ اَكْفِتَهٗ اِلَيَّ۔)) (الدارمی حدیث رقم ۲۷۷۰ واحمد فی المسند ۲/ ۲۰۳)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ جس وقت ہوتا ہے راہ ٹھیک پر عبادت سے پھر وہ بیمار ہوتا ہے' (تو) کہا جاتا ہے واسطے فرشتہ کے کہ جو متعین ہے ساتھ اس کے' لکھ واسطے اس کے مانند عمل اس کے جس وقت کہ تھا تندرست' یہاں تک کہ تندرست کروں میں آس کو یا بلا لوں اس کو طرف اپنی۔''

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۱۵۶۰ (۳۸) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِيْ جَسَدِهٖ قِيْلَ لِلْمَلَكِ اُكْتُبْ لَهٗ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاهُ غَسَّلَهٗ وَطَهَّرَهٗ وَاِنْ قَبَضَهٗ غَفَرَلَهٗ وَرَحِمَهٗ۔)) (رَوَاهُمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (احمد فی المسند ۳/ ۱۴۸)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت مبتلا کیا جاتا ہے مسلمان اپنی جسمانی بیماری کے ساتھ' کہا جاتا ہے' واسطے فرشتہ کے لکھ واسطے اس کے عمل اچھا جو یہ کرتا تھا' پس اگر شفا دی اس کو اللہ تعالیٰ نے (تو) دھوتا ہے اس کو اور پاک کرتا ہے اس کو اور اگر مارتا ہے اس کو (تو) بخشتا ہے واسطے اس کے اور رحم کرتا ہے۔'' (شرح السنہ)

۱۵۶۱ (۳۹) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَ الْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَ الْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيْدٌ وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدَمِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ۔)) (رواه مالك و ابو داؤد والنسائی) (ابو داؤد حدیث رقم ۳۱۱۱ والنسائی ۴/ ۱۳ من کتاب الجنائز)

سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے کے علاوہ شہادتیں سات ہیں جو طاعون سے مرے شہید ہے' جو ڈوب کر مرے شہید ہے اور ذات الجنب ❶ والا شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہے' اور جو جل کر مرے شہید ہے اور وہ شخص جو دب کر مرے وہ شہید ہے اور وہ عورت جو زچگی میں مرے وہ شہید ہے۔'' (مالک' ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ذات الجنب۔ یہ مشہور بیماری ہے جس سے پسلی میں درد ہوتا ہے۔

۱۵۶۲ (۴۰) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ ((اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: از روئے آزمائش کے کس کی زیادہ آزمائش کی جاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسْبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا اِشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَ اِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْاَرْضِ مَالَهٗ ذَنْبٌ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۳۹۸ وابن ماجه حدیث رقم ۴۰۲۳ والدارمی حدیث رقم ۲۷۸۳ واحمد فی المسند ۱/ ۱۷۲)

ہے؟ آپ نے فرمایا: ''انبیاء ﷺ پھر جو بہت مشابہ ہو انبیاء ﷺ کے' پھر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیاء ﷺ کے مبتلا کیا جاتا ہے آدمی موافق دین اپنے کے' پس اگر ہوتا ہے اپنے دین میں سخت' (تو) سخت ہوتی ہے آزمائش اس کی' اور اگر پڑتی ہے اس کے دین میں نرمی (تو) ہلکی اور کم کی جاتی ہے اس کی آزمائش' تو وہ ہمیشہ رہتا ہے اسی طرح یہاں تک کہ چلتا ہے زمین پر' نہیں ہوتا واسطے ❶ اس کے کوئی گناہ؟'' (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں ہوتا واسطے ان کے کوئی گناہ۔ یعنی اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور مصائب و آلام اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیک لوگ اکثر مصائب و آلام اور آزمائش میں مبتلا رہتے ہیں نیز معلوم ہوا کہ مصائب اور بیماریوں کو اللہ تعالیٰ کا غضب نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ وہ گناہوں کا کفارہ ہیں۔

۱۵۶۳ (۴۱) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواه الترمذی و النسائی) (الترمذی حدیث رقم ۹۷۹)

ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نہیں آرزو ❶ کرتی تھی کسی کو موت کی آسانی کے متعلق' بعد اس کے کہ دیکھی میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کی سختی۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں آرزو کرتی تھی میں۔ یعنی میں پہلے آرزو کیا کرتی تھی کہ موت میں آسانی ہو لیکن جب نبی ﷺ کی موت میں سختی دیکھی تو میں نے سمجھا کہ موت میں سختی بری چیز نہیں بلکہ بہتر ہے اس لئے بعد میں یہ آرزو نہ رہی۔ (مرقاۃ)

۱۵۶۴ (۴۲) وَعَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْسَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔)) (رواه الترمذی و ابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ۹۷۸ و ابن ماجه حدیث رقم ۹۷۸ واحمد فی المسند ۶/ ۶۴)

ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جبکہ آپ حالت وفات میں تھے اور نزدیک آپ کے پیالہ تھا جس میں پانی تھا اور آپ ڈالتے تھے اپنا ہاتھ پیالے میں' پھر پھیرتے اپنے چہرے پر' پھر فرماتے: ''یاالٰہی! موت کی سختی دور کرنے میں تو میری مدد فرما یا فرمایا: ''موت کی شدت سے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

۱۵۶۵ (۴۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتّٰى يُوَافِيَهُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۳۹٦ واحمد فی المسند ٤/ ۸۷)

''جس وقت ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ بھلائی کا' جلدی ❶ دیتا ہے واسطے اس کے سزا گناہوں کی دنیا میں' اور جس وقت ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ برائی کا' بند ❷ رکھتا ہے اس سے بسبب گناہ اس کے یہاں تک پوری سزا دے گا اس کو سبب گناہ کے قیامت کے دن۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دنیا ہی میں سزا دیتا ہے' کیونکہ دنیا میں سزا' آخرت کی سزا سے آسان ہے۔
❷ یعنی دنیا کے بجائے آخرت میں سزا دے گا کیونکہ وہاں سخت عذاب ہے۔

۱۵٦٦ (٤٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ عَظْمَ الْجَزَآءِ مَعَ عُظْمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَّضِيَ فَلَهُ الرِّضَآءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ (رواه الترمذی و ابن ماجة) (ابن ماجه حدیث رقم ٤٠٣١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بڑی جزا بڑی آزمائش کے ساتھ ہے اور اللہ عزوجل جس وقت دوست رکھتا ہے ایک قوم کو تو مبتلا کرتا ہے ان کو' پس جو شخص کہ راضی ہو تو اس کے لیے رضا ❶ ہے اور جو شخص ناراض ہوا تو اس کے لیے غصہ ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے)۔'' (ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس واسطے اس کے رضا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی اور خوش رہنا چاہیے' بندہ کی یہی رضا' اللہ تعالیٰ کی رضا کی نشانی ہے۔ اگر بندہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر ناراض ہے تو سمجھنا چاہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس پر ناراض ہے۔

۱۵٦۷ (٤٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ)). (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) (الترمذی حدیث رقم ۲۳۹۹ واحمد فی المسند ۲/ ۲۸۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو اس کی ذات' اس کے مال اور اس کی اولاد کے متعلق آزمائش آتی رہتی ہے یہاں تک کہ ملاقات کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اور نہیں ہوتی اس پر کوئی خطا۔'' (ترمذی' مالک) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۱۵٦۸ (٤٦) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ السُّلَمِيِّ عَنْ

محمد بن خالد سلمی نے اپنے باپ سے اور اس نے اس کے دادا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ یَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِیْ جَسَدِهٖ اَوْفِیْ مَالِهٖ اَوْفِیْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ حَتّٰی یُبَلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِیْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ)) (رواہ احمد و ابوداؤد)

(ابوداؤد حدیث رقم ۳۰۹۰ واحمد فی المسند ۵/ ۲۷۲)

(رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ' جس وقت مقدر ہوتا ہے واسطے اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مرتبہ ❶ نہیں پہنچ سکتا اس مرتبہ کو وہ اپنے عمل سے' مبتلا کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اس کے بدن میں یا اس کے مال میں یا اس کی اولاد میں' پھر عطا کرتا ہے اس کو صبر اس پر یہاں تک کہ پہنچاتا ہے اس کو اس مرتبہ پر جو مقدر تھا واسطے اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔'' (احمد' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن مصیبت پر صبر کرنے کی وجہ سے جنت میں اس مرتبہ اور مقام کو پہنچتا ہے کہ اطاعت اور عبادت کے ذریعہ بھی نہیں پہنچ سکتا۔

۱۵۶۹ (۴۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰی جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِیَّةً اِنْ اَخْطَأَتْهُ الْمَنَایَا وَقَعَ فِی الْهَرَمِ حَتّٰی یَمُوْتَ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۱۵۰)

سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم کو اس حال میں پیدا کیا گیا کہ اس کے پہلو میں ننانویں مہلک بلائیں ہیں اگر وہ چوک گئیں ❶ اس سے (تو) واقع ہوتا ہے بڑھاپہ میں یہاں تک کہ مر جاتا ہے۔'' (ترمذی) حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آدمی بے شمار مختلف مصائب و آلام میں گھرا ہوا ہے اگر بالفرض ان سے خلاصی پالے تو بڑھاپہ میں مبتلا ہو جاتا ہے جو کہ درد بے دوا اور بلا بے انتہا ہے' غرض دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت تو اس لیے مومن کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی اور صابر رہے۔

۱۵۷۰ (۴۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((یَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِیَةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حِیْنَ یُعْطٰی اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۲۴۰۲)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل عافیت قیامت کے دن آرزو کریں گے (جس وقت) آزمائش میں ڈالے گئے لوگوں کو ثواب دیا جائے گا' کاش! ان کے چمڑے دنیا میں قینچیوں کے ساتھ کاٹے جاتے۔'' (ترمذی) کہا حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے اس لئے کہ اس کے شواہد موجود ہیں۔

۱۵۷۱ (۴۹) وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ

عامر رامی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰـہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ فَقَالَ ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَہُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْہُ کَانَ کَفَّارَۃً لِّمَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِہٖ وَ مَوْعِظَۃً لَّہٗ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِیَ کَانَ کَالْبَعِیْرِ عَقَلَہٗ اَھْلُہٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْہُ فَلَمْ یَدْرِلِمَ عَقَلُوْہُ وَلَمْ اَرْسَلُوْہُ)) فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰہِ مَامَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ ((قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا))۔
(رواہ ابو داوٗد) (ابوداوٗد حدیث رقم ۳۰۸۹)

ذکر کیا تو فرمایا: ''مومن کو جس وقت بیماری پہنچتی ہے پھر عافیت دیتا ہے اس کو اللہ عزوجل اس بیماری سے (تو) وہ بیماری اس کے گزرے ہوئے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے اور نصیحت ❶ ہوتی ہے اس کے لیے زمانہ آئندہ میں اور منافق جس وقت بیمار ہوتا ہے پھر عافیت دیا جاتا ہے (تو وہ) مانند اونٹ کے ہے اس کے مالک نے اس کو باندھا پھر چھوڑ دیا اس کو' تو نہ جانا اونٹ نے کہ کس لیے باندھا اس کو اور کیوں چھوڑا اس کو' ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! بیماری کیا چیز ہے؟ اللہ کی قسم! میں (تو) کبھی بیمار نہیں ہوا' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اٹھ کھڑا ہو' تو ہم میں سے نہیں۔'' (ابوداوٗد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مومن جب صحت یاب ہو جاتا ہے تو سمجھتا ہے کہ بیماری گناہوں کی وجہ سے آئی تھی۔ نادم اور پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ گناہوں سے پرہیز کرتا ہے' لیکن منافق نہ اسے تنبیہ ہوتی ہے نہ وہ نصیحت پکڑتا ہے اور نہ ہی توبہ کرتا ہے۔ لہٰذا منافق کے لئے بیماری مفید نہیں ہوتی۔

۱۵۷۲ (۵۰) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَہٗ فِیْ اَجَلِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَایَرُدُّ شَیْئًا وَیَطِیْبُ بِنَفْسِہٖ)) (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۰۸۷ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۳۸)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت داخل ہو تم بیمار پر' تو ❶ تم اس کی زندگی میں دور کرو غم اس کا' اس لیے کہ یہ نہیں پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہے جبکہ خوش ہو جاتا ہے دل اس کا۔'' (ترمذی' ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس طرح کہو کہ ابھی آپ کی عمر بہت باقی ہے یہ بیماری کیا ہے' کچھ بھی نہیں' ان شاء اللہ آپ جلدی شفا یاب ہو جائیں گے اور اس کے لئے صحت کی دعا کرو تو ایسی باتوں سے اس کا دل خوش ہو جاتا ہے اور خوشی سے بیماری میں بھی تخفیف ہوتی ہے لہٰذا ہر آدمی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسی باتوں کا خیال رکھے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں آپ تو بہت دبلے اور کمزور ہیں' آپ کے چہرہ پر بیماری کے نشانات معلوم ہوتے ہیں ایسی باتوں سے اسے فکر لاحق ہوتا اور وہ وہم میں پڑ جاتا ہے' اس قسم کی باتوں کو بلاضرورت نہیں کہنا چاہیے۔

۱۵۷۳ (۵۱) وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَتَلَہٗ بَطْنُہٗ لَمْ

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو اس کے پیٹ ❶ نے مارا اسے اس کی قبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهٖ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ١٠٦٤ واحمد فی المسند ٤/ ٢٦٢)

میں عذاب نہیں دیا جائے گا۔'' (احمد ترمذی) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن دوسری ایک سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دستوں سے یا مرض استقاء سے مرگیا تو اس کے درجات بلند ہوں گے اور یہ مرض گناہوں کا کفارہ ثابت ہوگی۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

١٥٧٤ (٥٢) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ ((اَسْلِمْ)) فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ١٣٥٦ وابوداؤد حدیث رقم ٣٠٩٥ واحمد فی المسند ٣/ ٢٢٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، تو وہ بیمار ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، آپ اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے پھر اس سے کہا کہ ''تو مسلمان ہو جا'' تو لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو کہ اس کے نزدیک تھا، اس کے باپ نے کہا ابوالقاسم ❶ کی اطاعت کر، پس وہ اسلام لایا، پھر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کہہ رہے تھے: ''ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے اس کو آگ سے نجات دی۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم تھی۔

١٥٧٥ (٥٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔)) (رواه ابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ٢٠٠٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٤٣ واحمد فی المسند ٢/ ٣٥٤)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص (کسی) بیمار کی عیادت کرے (تو) پکارتا ہے، پکارنے والا آسمان سے، خوش ہو تجھ کو دنیا میں اور آخرت میں اور اچھا ہو چلنا تیرا اور بنائے تو بہشت میں ایک منزل۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٥٧٦ (٥٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا۔ (رواه البخاری)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے، اس بیماری میں نکلے کہ جس میں آپ نے وفات پائی تو کہا لوگوں نے ابوالحسن! ❶ کس طرح صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ انہوں نے کہا، الحمد للہ صبح کی ❷ اچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(البخاری حدیث رقم ٦٢٦٦ واحمد فی المسند ١/ ٣٢٥)

ہونے والے بیماری سے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہ علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔ ❷ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی بیمار کا حال پوچھے تو ایسا ہی جواب دینا چاہیے۔

١٥٧٧ (٥٥) عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِی ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَلَا اُرِیْكَ اِمْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَآءُ اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُصْرَعُ وَاِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ فَقَالَ ((اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّعَافِیَكِ)) فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَالَهَا۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٦٥٢ ومسلم حدیث رقم ٥٤۔ ٢٥٧٦) واحمد فی المسند ١/ ٣٤٦)

عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا' کیا نہ دکھاؤں میں تجھ کو ایک عورت اہل جنت میں سے؟ میں نے کہا ہاں' کہا یہ سیاہ فام عورت ❶ نبی ﷺ کے پاس آئی' اور عرض کیا' اے اللہ رسول! میں مرگی کی بیماری میں مبتلا ہوتی ہوں اور میرا ستر کھل جاتا ہے' میرے لیے دعا کرو اللہ سے تو آپ نے فرمایا: ''اگر چاہے ❷ تو صبر کر اور تیرے لیے ہو بہشت اور اگر چاہے تو دعا کروں میں اللہ سے یہ کہ شفا دے تجھ کو'' تو عورت نے کہا صبر کروں گی میں' پھر عورت نے کہا میں ڈرتی ہوں ستر کھل جانے سے' پس دعا کیجئے اللہ سے کہ میرا ستر نہ کھلے پس آپ نے اس کے لیے دعا کی۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ایک اور روایت میں ہے کہ دکھائی مجھے ایک حبشہ کے علاقہ کی عورت جس کا رنگ زرد اور بڑا جسم تھا اور فرمایا یہ ہے ''سعیرہ اسدیہ'' (فتح جلد ١٢ صفحہ ٢١٨) ❷ اس حدیث سے درج ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں (١) جس شخص کو مرگی آتی ہو اور وہ مومن' مواحد' متبع سنت اور شکر گزار رہو تو اس کی بہت فضیلت ہے۔ (٢) دنیا کے مصائب پر صبر کرنا جنت کا سبب ہے۔ (٣) عزیمت پر عمل کرنا افضل اور بہتر ہے رخصت پر عمل کرنے سے (٤) دوا ترک کرنا جائز ہے۔ (٥) دعا تمام بیماریوں کا علاج ہے۔ (٦) دعا کی تاثیر سے ادویہ کی تاثیر کی بنسبت بدن زیادہ متاثر ہوتا ہے (٧) ان فوائد کا حصول ان چیزوں پر منحصر ہے کہ ارادہ پختہ' توجہ قوی اور دل تقویٰ اور توکل سے لبریز ہو۔ واللہ اعلم (فتح ج ٢ ص ٢١٩)

١٥٧٨ (٥٦) وَعَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا جَآءَهُ الْمَوْتُ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِیْئًا لَّهٗ مَاتَ وَلَمْ یُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَیْحَكَ مَا یُدْرِیْكَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَیِّئَاتِهٖ))۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

(الموطا حدیث رقم ٨ من کتاب العین)

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے دور میں موت آئی تو ایک اور شخص نے کہا' مبارک ہو واسطے اس کے کہ مرا اور نہیں گرفتار ہوا ساتھ کسی مرض کے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''افسوس ❶ تجھے کس چیز نے معلوم کرایا' اگر تجھے اللہ اس کو بیماری میں مبتلا کرتا تو وہ اس کی غلطیاں دور کرتا۔'' (مالک مرسلا)

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بیمار نہ ہونے پر اس کی تعریف مت کر۔

١٥٧٩ (٥٧) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَالصُّنَابِحِيِّ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى رَجُلٍ مَّرِيْضٍ يَعُوْدَانِهٖ فَقَالَا لَهٗ كَيْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ: اَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ قَالَ شَدَّادٌ اَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَ حَطِّ الْخَطَايَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ اِذَا اَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِيْ عَلٰى مَا ابْتَلَيْتُهٗ فَاِنَّهٗ يَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِيْ وَابْتَلَيْتُهٗ فَاَجْرُوْا لَهٗ مَا كُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَهٗ وَهُوَ صَحِيْحٌ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٤ / ١٢٣)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور سیدنا صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں ایک بیمار کی عیادت کے لیے گئے تو ہم نے اس کو کہا کس طرح صبح کی تو نے؟ اس نے کہا صبح کی میں نے ساتھ نعمت کے' کہا شداد رضی اللہ عنہ نے خوش ہو ساتھ جھڑنے گناہوں کے اور دور ہونے خطاؤں کے' اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ: جس وقت میں مبتلا کرتا ہوں مومن بندہ کو اپنے بندوں میں سے' پس وہ تعریف کرتا ہے میری میرے آزمانے پر تو وہ کھڑا ہوتا ہے اس خواب گاہ اپنی سے جہاں بیمار پڑا تھا پاک ہو کر گناہوں سے مانند اس دن کے کہ جنا تھا اس کو اس کی ماں نے پاک گناہوں سے' اور فرماتا ہے پروردگار برکت والا اور بلند' قید کیا میں نے اپنے بندہ کو اور آزمایا اس کو' پس جاری رکھو واسطے اس کے وہ عمل کہ تم جاری رکھتے تھے اس کے لیے جبکہ وہ تندرست تھا۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

١٥٨٠ (٥٨) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ۔)) (رواه احمد) (احمد فی المسند ٦)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت بندہ کے گناہ بہت ہوتے ہیں اور نہیں ہوتی اس کے لیے کوئی چیز نیک اعمال سے کہ جھاڑے ان کو (تو) مبتلا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ساتھ غم کے ❶ تاکہ جھاڑے گناہ اس بندہ کے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ طبرانی اور حاکم کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر غمگین دل کو پسند کرتا ہے۔

١٥٨١ (٥٩) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ فَاِذَا جَلَسَ اِغْتَمَسَ فِيْهَا۔)) (رواه مالك و احمد) (الموطا حديث رقم ١٧ من

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص عیادت کرتا ہے بیمار کی' (تو وہ) ہمیشہ رہتا ہے دریائے رحمت میں' یہاں تک کہ بیٹھے پاس بیمار کے' پس جب وہ بیٹھتا ہے' ڈوب جاتا ہے اس (دریائے رحمت) میں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب العین) (احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٥٨٢ (٦٠) وَعَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا اَصَابَ اَحَدُكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَآءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِىْ نَهْرٍ جَارٍ وَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهٗ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَ صَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَنْغَمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِىْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِىْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِىْ سَبْعٍ فَاِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٢٠٨٤ واحمد فی المسند ٥/ ٢٨١)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب پہنچے ایک تمہارے کو بخار کیونکہ بخار جو ہے آگ سے ہے تو اسے چاہیے کہ بجھائے ❶ اس کو ساتھ پانی کے پس وہ داخل ہو نہر جاری میں اور کھڑا رہے سامنے بہاؤ پانی کے اور کہے: شفاعت طلب کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ یاالٰہی! شفا دے اپنے بندہ کو اور سچا ❷ کر اپنے رسول کو یہ نماز صبح کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے اس میں تین غوطے لگائے تین دن (یہ کام کرے) پس اگر اچھا نہ ہو تین دن میں پھر پانچ دن تو اگر اچھا نہ ہو پانچ دن میں تو سات دن اگر اچھا نہ ہو سات دن میں تو نو دن نویں دن سے ساتھ اللہ عزوجل کے حکم سے نو دن سے تجاوز نہیں کرے گا۔'' (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بخار میں غسل سب کے نزدیک مفید ہے البتہ بعض بخاروں میں ٹھنڈے پانی سے اور بعض میں گرم پانی سے ڈاکٹر یا کسی طبی حکیم سے تشخیص اور مشورہ کر کے غسل کر لینا چاہیے ویسے حدیث میں سرد اور گرم پانی کی کوئی قید نہیں ہے اب موجودہ ڈاکٹری کتب میں کئی قسم کے بخاروں میں سرد پانی سے غسل کرنا مفید قرار دیا ہے۔ خصوصاً انٹرمی ٹنٹ میں تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ مریض کے سر پر برف رکھنی اور اس کو برف کے ٹکڑے کھلانے چاہئیں چونکہ عرب ملک بہت گرم ہے وہاں اکثر صفراوی بخار آتا ہے اس لئے اس میں سرد پانی سے غسل بہت مفید ہوتا ہے تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ زادالمعاد میں امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ بعض ناواقف اطباء نے اعتراض کیا ہے کہ بخار میں نہانا فائدہ کے بجائے نقصان ہے ایسی ہی باتوں کو دیکھ کر ملحد منکرین سنت نے اس حدیث کو غلط قرار دیا ہے العیاذ باللہ! امام صاحب فرماتے ہیں اس خطاب میں دو قسم کے لوگ مخاطب ہیں۔ ایک حکم تو تمام ممالک کے لئے ہے جیسا کہ آپ کے عام احکام ہیں اور دوسرا حکم خاص اور ایک ملک کے لئے ہے اور یہ حدیث ملک حجاز اور ان کے قرب وجوار والوں کے لئے ہے۔ کیونکہ انہیں سخت گرمی کی وجہ سے بخار یومیہ عارض ہوتے ہیں اور ایسے بخاروں میں پانی ہر طرح مفید ہوتا ہے خواہ اس کو پیئے یا اس سے نہائے (زادالمعاد ص ۱۷ ج ۳)

❷ یعنی مجھے شفا دے کر اپنے رسول کے فرمان کو سچا کر۔

١٥٨٣ (٦١) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ ((لَا تَسُبَّهَا فَاِنَّهَا تَنْفِى الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِى النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔)) (رواه ابن ماجة) (ابن

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بخار کا ذکر کیا گیا تو بخار اس کو ایک شخص نے برا کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخار کو برا مت کہو اس لیے ❶ کہ بخار دور کرتا ہے گناہوں کو جیسے آگ لوہے کا میل دور کرتی ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماجه حديث رقم ٣٤٦٩) (ابن ماجہ)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ بخار میں ردی غذاؤں سے پرہیز اور مفید غذاؤں کا استعمال ہوتا ہے' اس سے بدن کا تنقیہ ہوتا ہے اور اس کی پلیدی' ردی مادے اور فضلات خارج ہوتے ہیں' گویا بخار بدن کے لئے وہی کام کرتا ہے جو لوہے کے لئے آگ کام کرتی ہے' اس قدر تو بدن کے طبیب بھی جانتے ہیں' باقی رہی یہ بات کہ بخار دل کی میل' کچیل اور اس کی پلیدی کو نکال دیتا ہے تو اس امر کو دل کے حکیم ہی جانتے ہیں' الغرض بخار بدن اور دل دونوں کے لئے مفید ہے' ایسی مفید چیز کو برا کہنا بے انصافی ہے۔ (زاد المعاد ج ۳ ص ۷۲)

١٥٨٤ (٦٢) وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ مَرِيْضًا فَقَالَ ((اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ هِيَ نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (رواه احمد و ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان) (الترمذى حديث رقم ٢٠٨٨ مع اختلاف وابن ماجه حديث رقم ٣٤٧٠ واحمد في المسند ٢/ ٤٤٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کی عیادت کی' تو فرمایا: ''خوش ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بخار میری آگ ہے میں غالب کرتا ہوں اس کو اپنے مومن بندے پر دنیا میں تاکہ دوزخ کی آگ سے اس کا بدلہ ہو قیامت کے دن۔'' (احمد' ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)

حكم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

١٥٨٥ (٦٣) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِّنَ الدُّنْيَا اُرِيْدُ اَغْفِرُلَهٗ حَتّٰى اَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فِيْ عُنُقِهٖ بِسُقْمٍ فِيْ بَدَنِهٖ وَ اِقْتَارٍ فِيْ رِزْقِهٖ۔ (رواه رزين)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رب پاک و برتر فرماتا ہے قسم ہے مجھے اپنی عزت اور اپنی بزرگی کی نہیں نکالوں گا میں کسی کو دنیا میں سے جس کو میرا بخشنے کا ارادہ ہوتا ہے یہاں تک کہ پورا دوں میں بدلہ ہر گناہ کا' جو اس کی گردن پر ہے اس کی جسمانی بیماری اور اس کے رزق میں تنگی کی وجہ سے۔'' (رزین)

١٥٨٦ (٦٤) وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اَلْمَرَضُ كَفَّارَةٌ)) وَ اِنَّمَا اَبْكِيْ اَنَّهٗ اَصَابَنِيْ عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ وَ لَمْ يُصِبْنِيْ فِيْ حَالِ اجْتِهَادٍ لِاَنَّهٗ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّمْرَضَ فَمَنَعَهٗ مِنْهُ الْمَرَضُ (رواه رزين)

سیدنا شقیق سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے پس عیادت کی ہم نے ان کی' تو انہوں نے رونا شروع کیا' تو غصہ کیا لوگوں ❶ نے ان پر' تو انہوں نے کہا' میں بیماری کی وجہ سے نہیں روتا کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے: ''بیماری کفارہ ہے'' (بلکہ) میں تو اس لیے روتا ہوں کہ پہنچی مجھ کو بیماری بیچ حالت سستی ❷ کے اور نہیں پہنچی مجھ کو قوت ❸ کی حالت میں کیونکہ لکھا جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطے بندہ کے ثواب جب بیمار ہوتا ہے جیسا کہ لکھا جاتا ہے اس کے لیے پہلے بیمار ہونے کے پس باز رکھا اس بندہ کو اس عمل سے اس بیماری نے (رزین)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس خیال سے کہ بیماری کو برا سمجھتا ہے اور دنیاوی زندگی کو پسند کرتا ہے۔ ❷ یعنی بڑھاپہ میں۔ ❸ یعنی جوانی میں' مقصد یہ ہے کہ جوانی میں قوت اور صحت کی وجہ سے نیک عمل بہت ہوتے ہیں اس وقت اگر بندہ بیمار ہو تو بیماری میں بھی عمل لکھے جاتے ہیں اور بڑھاپہ اور کمزوری میں عمل تھوڑے ہوتے ہیں اس لئے بیماری بڑھاپہ کی میں بھی کم لکھے جاتے ہیں۔ میرے رونے کی یہی وجہ ہے کہ کاش میں جوانی میں بیمار ہوتا تا کہ بیماری میں بھی میرے عمل بہت لکھے جاتے۔

۱۵۸۷ (۶۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَعُوْدُ مَرِيْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ۔ (رواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان) (ابن ماجه حديث رقم ۱٤۳۷ والبيهقي في شعب الايمان حديث رقم ۹۲۱٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کسی مریض کی عیادت ❶ نہیں کرتے تھے مگر تین دن کے بعد۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث سخت ضعیف بلکہ موضوع اور باطل ہے' اس کی سند میں مسلمہ بن علی نامی راوی واقع ہے جو کہ تمام محدثین کے نزدیک متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال ۴/۱۰۹) صحیح مسئلہ یہی ہے کہ شروع بیماری میں ہی' طبع پرسی کرنی چاہیے۔

۱۵۸۸ (۶۶) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْلَكَ فَاِنَّ دُعَآءَهٗ كَدُعَآءِ الْمَلَآئِكَةِ۔)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ۱٤٤۱)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب داخل ہو تو بیمار کے پاس تو اس کو کہہ کہ دعا کرے تیرے لیے' کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔ ❶ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جلدی قبول ہوتی ہے' بلکہ بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور وہ پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

۱۵۸۹ (۶۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَ اخْتِلَافُهُمْ ((قُوْمُوْا عَنِّيْ))۔ (رواه رزين)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عیادت میں بیمار کے نزدیک کم بیٹھنا اور کم شور کرنا مسنون ہے' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب بہت شور ہوا ❶ اور صحابہ میں اختلاف ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میرے پاس سے اٹھ کھڑے ہو (چلے جاؤ)۔'' (رزین)

حکم الحدیث: اسے شیخین اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ صحیحین کی ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے۔ شیعہ لوگ اس مقام پر سیدنا امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر طعن کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو کاغذ پر کچھ لکھنے نہیں دیا اور نافرمانی کی اور کہا ہم کو کتاب اللہ کافی ہے' حاشا اللہ عن ذالك'' دراصل ان کا قصور نہیں بلکہ طعن کرنے والوں کی عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے اس لئے کہ اگر یہ حکم تعبدی اور من جانب اللہ ضروری ہوتا' تو آپ کے پاس دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے' جن میں علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کاغذ نہیں لائے تھے تو کیا علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا انہوں نے ہاتھ پکڑ رکھا تھا؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ اس وقت قرآن مجید کے علاوہ کسی اور چیز کے لکھنے کا عام رواج نہ تھا' قرآن مجید مکمل ہو چکا تھا صحابہ کو تامل ہوا اس لئے صحابہ نے گفتگو کے بعد آپ سے پوچھا لیکن آپ خاموش رہے اور کچھ نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ضروری نہ تھا اگر ضروری تھا تو نعوذ باللہ نبی ﷺ نے احکام الٰہی کی تبلیغ میں عمر رضی اللہ عنہ کے انکار سے کوتاہی کی حالانکہ احکام الٰہی کی تبلیغ آپ پر فرض تھی اور پھر آپ اس گفتگو کے بعد پانچ دن تک زندہ رہے ہیں اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے کسی وقت میں لکھوا دیتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم از قسم امتحان تھا کہ آیا صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسلام مکمل ہونے کے بعد پختہ یقین ہیں یا مذبذب' سو بحمد اللہ صحابہ امتحان میں کامیاب ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (تحفۃ الاخیار)

۱۵۹۰ (۶۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْعِيَادَةُ فَوَاقُ نَاقَةٍ))۔ (البيهقي في شعب الايمان حديث رقم ۹۲۲۲)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عیادت کی مقدار اس قدر ہے کہ اونٹنی کے دودھ دوہنے درمیانی وقفہ کے برابر ہے۔''

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۵۹۱ (۶۹) وَفِيْ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا ((اَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ))۔ (رواه البيهقي في شعب الايمان) (البيهقي في شعب الايمان حديث رقم ۹۲۲۱)

سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے بطریق ارسال روایت میں ہے کہ ''بہترین ❶ عیادت وہ عیادت ہے کہ جلدی اٹھ کھڑا ہو۔'' (بیہقی شعب الایمان)

فوائد الحدیث: ❶ مطلب یہ ہے کہ بیمار کی طبع پرسی کے بعد تھوڑا سا بیٹھ کر جلدی واپس آ جانا چاہیے۔

۱۵۹۲ (۷۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ ((مَا تَشْتَهِيْ)) قَالَ اَشْتَهِيْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ اِلٰى اَخِيْهِ)) ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ))۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ۱۴۳۹)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کی عیادت کی تو اس سے پوچھا کہ: ''تیرا کس چیز کے کھانے کو دل چاہتا ہے؟'' اس نے کہا میرا دل گیہوں کی روٹی کھانے کو چاہتا ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس گیہوں کی روٹی ہو' تو اسے چاہیے کہ بھیج دے اپنے بھائی کی طرف' پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی بیمار کسی چیز کی خواہش کرے تو اسے کھلا ❶ دو۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بشرطیکہ وہ چیز علانیہ مضر نہ ہو جیسا کہ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے' یہی صحیح اور درست ہے کہ مریض کی خواہش اور اس کی طاقت کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مریض کو سخت پرہیز کرانا اور اس کی خواہش کے مطابق بالکل غذا نہ دینا یا کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غذا کھلانے کے لئے اس پر جبر کرنا جیسے بعض نام نہاد حکیم کرتے ہیں' نری جہالت ہے' محقق حکیم اور حاذق ڈاکٹروں کا ہمیشہ اسی حدیث کے مطابق عمل ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ نبی ﷺ نے جو فرمایا ہے وہی حق ہے کیونکہ حکیم مطلق اور حکیم الحکماء پروردگار ہے اور اس کا ارشاد بھی بھی غلط نہیں ہو سکتا لہٰذا نام نہاد حکماء کی باتیں صریحاً جھوٹے ہیں۔

١٥٩٣ (٧١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَبِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ)) قَالُوْا وَلِمَ ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اِنَّ الرَّجُلَ اِذَامَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَّوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ))۔ (رواه النسائى و ابن ماجة) (النسائى حديث رقم ١٨٣٢ وابن ماجه حديث رقم ١٦١٤)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک آدمی کی وفات ہوئی جو مدینہ میں پیدا ہوا تھا' نبی ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی' آپ نے فرمایا: ''کاش! کے مرا ہوتا بغیر جگہ اپنی پیدائش کی'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپ نے فرمایا: ''آدمی جب غیر وطن میں مرتا ہے پیائش کی جاتی ہے اس کے لیے اس کے وطن سے تا منقطع ہونے نقش قدم اس کے جنت میں۔'' (نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

١٥٩٤ (٧٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٦١٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دیار غیر میں مرنا شہادت ہے۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٥٩٥ (٧٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ مَّاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا وَّوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ))۔ (رواه ابن ماجة و البيهقى فى شعب الايمان) (ابن ماجه حديث رقم ١٦١٥ والبيهقى حديث رقم ٩٨٩٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بیمار ہو کر مرے تو وہ شہید مرتا ہے اور اسے بچایا جاتا ہے قبر کے فتنہ سے اور دیا جاتا ہے صبح اور شام کے وقت روزی اپنی بہشت سے۔'' (ابن ماجہ' بیہقی' شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت کمزور ہے۔

١٥٩٦ (٧٤) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يَخْتَصِمُ الشُّهَدَآءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يَتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَآءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جھگڑیں گے شہید اور وہ لوگ کہ جو مرے ہیں اپنے بچھونوں پر' طرف اپنے پروردگار عزوجل کے' ان لوگوں کے حق میں کہ جو مرے ہیں وہ طاعون سے' پس شہید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ إِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا إِلٰى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ))۔ (رواه احمد و النسائى) (النسائى حديث رقم ٣١٦٤ واحمد فى المسند ٤/ ١٢٨)

کہیں گے کہ ہمارے یہ بھائی قتل کیے گئے ہیں جیسے قتل کیے گئے ہم اور وفات پانے والے کہیں گے وہ بھائی ہمارے ہیں مرے اپنے بچھونوں پر جیسے ہم مرے' تو ہمارا پروردگار فرمائے گا کہ دیکھو ان کے زخموں کی طرف' اگر مشابہ ہوں زخم ان کے شہداء کے زخموں کے تو وہ ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں پس جب دیکھیں گے تو ناگہاں ان کے زخم مشابہ ہوں گے ان کے زخموں کے۔'' (احمد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

١٥٩٧ (٧٥) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَ الصَّابِرُ فِيْهِ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ))۔ (رواه احمد) (احمد فى المسند ٣/ ٣٢٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بھاگنے والا طاعون سے' میدان جہاد سے بھاگنے والے ❶ کی مانند ہے اور اس میں صبر کرنے والے کے لیے شہید کا ثواب ہے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی لڑائی سے یہ گمان کر کے بھاگنا کہ اگر نہ بھاگا تو مر جاؤں گا اور اگر بھاگ نکلا تو بچ جاؤں گا یہ کفر ہے۔

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ

موت کی خواہش کرنے اور اس کو یاد کرنے کا بیان

الفصل الاول

١٥٩٨ (١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَتَمَنّٰى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ أَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَّإِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ أَنْ يَّسْتَعْتِبَ))۔ (رواه البخارى) (البخارى حديث رقم ٥٦٧٣ والنسائى حديث رقم ١٨١٨ والدارمى حديث رقم ٢٧٥٨ واحمد فى المسند ٢/ ٢٦٣)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''تم میں سے کوئی ایک بھی مرنے کی آرزو نہ کرے ❷ اگر وہ نیک ہے تو شاید کہ وہ زیادہ کرے نیکی اور اگر بدکار ہے تو شاید کہ وہ توبہ کر لے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے ثابت ہوا کہ طاعون میں صبر کرنے والے کو اگرچہ وہ زندہ رہے شہید فی سبیل اللہ کے برابر اجر ملتا ہے۔
❷ یعنی دل اور زبان سے۔

١٥٩٩ (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ اِنْقَطَعَ اَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهٗ اِلَّا خَيْرًا۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ١٣-٢٦٨٢)

فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک بھی موت کی آرزو نہ کرے اور نہ ہی موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جب وہ مرتا ہے تو اس کی امید منقطع ہو جاتی ہے اور نہیں ❶ زیادہ کرتی مومن کو عمر کی لمبائی مگر بھلائی میں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر مومن کی عمر تکلیف میں گزرے گی تو صبر کی وجہ سے اجر عظیم پائے گا اور اگر خوشی سے گزارے تو شکر کی وجہ سے ثواب حاصل کرے گا' اس لئے مومن کی زندگی میں ہر طرح سے بہتری ہے۔

١٦٠٠ (٣) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٦٧١ ومسلم حدیث رقم ١٠-٢٦٨٠ وابوداؤد حدیث رقم ٣١٠٨ و الترمذی حدیث رقم ٩٧١ والنسائی حدیث رقم ١٨٢١ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٦٥ واحمد فی المسند ٣/ ١٠١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک بھی اس نقصان کی وجہ سے جو اس کو پہنچا ہے' مرنے کی آرزو نہ کرے ❶ پس اگر ہے ضرور آرزو کرنے والا موت کی تو چاہیے کہ کہے: یا الٰہی! زندہ رکھ مجھ کو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے لیے اور موت دے مجھے جس وقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دنیاوی رنج وغم سے موت کی آرزو کرنا اس لئے منع ہے کہ اس میں بے صبری اور ناامیدی ہے' البتہ دین میں فتنہ پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے جیسا کہ بعض سلف نے ایسے کیا ہے' لیکن افضل یہی ہے کہ صبر کرے اور قضاء الٰہی پر راضی رہے۔

١٦٠١ (٤) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ ((لَيْسَ ذَالِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث ٦٥٠٧ ومسلم حدیث رقم

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص پسند کرے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو تو اللہ تعالیٰ (بھی) پسند کرتا ہے اس کی ملاقات کو اور جو ناپسند کرتا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو تو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو' عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ کی کسی اور زوجہ محترمہ نے عرض کیا: ہم ناپسند کرتی ہیں مرنے کو آپ نے فرمایا: ''ایسی بات نہیں ہے' لیکن مومن کو جب موت آتی ہے' خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھ راضی ہونے اللہ تعالیٰ کے اس سے اور بزرگ رکھنے اللہ تعالیٰ کے اس کو' پس نہیں کوئی زیادہ پسندیدہ چیز اس کے نزدیک اس چیز سے کہ جو آگے اس کے ہے' پس ❶ پسند کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۵/ ۲٦۸٤) والترمذی حدیث رقم ۲۳۰۹ والنسائی حدیث رقم ۱۸۳۸ والدارمی حدیث رقم ۲۷۵٦ والموطا حدیث رقم ۵۰ من کتاب الجنائز واحمد فی المسند ۳/ ۱۰۷)

ہے مومن ملاقات اللہ تعالیٰ کی اور پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ ملاقات اس کی' اور کافر کو جب موت حاضر ہوتی ہے' خبر دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب اور اس کی سخت سزا کی' پس نہیں کوئی چیز بہت ناپسند اسے اس چیز سے جو اس کے آگے ہے تو وہ ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اور اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اس کی ملاقات کو۔" (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی زندگی میں جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہے' تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں' اس کا اصل اعتبار موت کے وقت ہے تو اس وقت مومن مشتاق ہوتا ہے اور کافر و منافق گھبراتا ہے۔

۱٦۰۲ (۵) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ ((وَ الْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ۔)) (مسلم حدیث رقم ۱٦۔ ۲٦۸٤)

اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں یہ کلمہ زیادہ ہے' "اور موت کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے پہلے۔"

۱٦۰۳ (٦) عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ ((مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ)) فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ ((اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ۔))

(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦۵۱۲ ومسلم حدیث رقم (٦۱۔ ۹۵۰) والنسائی حدیث رقم ۱۹۳۰ والموطا حدیث رقم ۵٤ من کتاب الجنائز واحمد فی المسند ۵/ ۲۹٦)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنازہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا: "یہ راحت پانے والا ہے یا اس سے اوروں کو راحت ہوئی' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کون ہے راحت پانے والا اور کون ہے جس سے اوروں کو راحت ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ❶ "مومن بندہ مرنے کی وجہ سے دنیا کے رنج اور اس کی ایذا سے راحت حاصل کرتا ہے اور جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف اور فاجر بندہ کے مرنے کی وجہ سے لوگ راحت پاتے ہیں اس بندہ سے شہر' درخت اور جانور اس کے شر سے راحت حاصل کرتے ہیں۔" (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا بندہ۔ یعنی مومن' متقی کے لئے دنیا قید خانہ ہے' جب بھی فوت ہوا' دنیاوی تکالیف سے چھوٹا اور قبر ہی میں جنت کا لطف اٹھائے گا اور ظالم اور فاسق چونکہ بے لگام ہوئے ہیں' اپنے فسق و فجور سے تمام مخلوق کو ستاتے ہیں اس لئے ان کی موت سے تمام جہان کو آرام نصیب ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ سے صرف آدمی خود ہی خراب نہیں ہوتا بلکہ تمام مخلوقات بھی اس کے گناہ سے ایذا پاتی ہے۔ اعاذنا اللہ

۱٦۰٤ (۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَآءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٦٤١٤ والترمذی حدیث رقم ٢٣٣٣ وابن ماجه حدیث رقم ٤١١٤ واحمد فی المسند ٢/ ٢٤)

نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا: ''ہو ❶ تو دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ گزرنے والا ❷ اور تھے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے جب شام کرے تو نہ انتظار کر صبح کا اور جس وقت کہ صبح کرے تو تو نہ انتظار کر شام کا اور غنیمت جان اپنی تندرستی کو اپنی بیماری سے اور اپنی زندگی کو اپنی موت کے لیے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح زندگی گزار۔ جیسے مسافر سفر میں زیادہ سروسامان نہیں کرتا اور ہر وقت اپنا وطن یاد کر کے زادِ راہ کی فکر میں رہتا ہے اسی طرح مومن کو چاہیے کہ دنیا کو سرائے جان کر بے فائدہ حرص کو مار کر' اپنے اصلی وطن سے غافل نہ ہو اور ہر وقت وہاں کا سامان کرتا رہے۔ ❷ یعنی دنیا میں پریشانی اور دلوں کی بے رونقی کا سبب موت کی غفلت ہے' جب موت یاد رہے تو سب مشکلات آسان ہو جاتی ہیں یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

١٦٠٥ (٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ ((لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٨١۔ ٢٨٧٧) وابوداؤد حدیث رقم ٣١١٣ وابن ماجه حدیث رقم ٤١٦٧ واحمد فی المسند ٣/ ٢٩٣)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کی وفات سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: ''نہ مرے کوئی تمہارا مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیک گمان ❶ رکھتا ہو۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ایمان کے دو پہلو ہیں' خوف اور امید حالت صحت اور زندگی میں خوف الٰہی پیش نظر رکھے تا کہ گناہوں سے بچے اور موت کے قریب خوف کا خیال نہ کرے کیونکہ گناہوں کا وقت نہیں ہے بلکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کو رحیم کریم' ستار اور غفار جان کر اس کی بخشش کی امید رکھے تا کہ خوشی اور شوق سے دربار الٰہی میں حاضر ہو اور موت سے نفرت نہ کرے۔

الفصل الثانی

١٦٠٦ (٩) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَاْتُكُمْ مَّا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَا اَوَّلُ مَايَقُوْلُوْنَ لَهٗ)) قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ) قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تم خبر دوں میں تم کو اس چیز کی کہ اول فرمائے گا اللہ تعالیٰ واسطے مومنوں کے قیامت کے دن اور اس چیز کی کہ جو پہلے کہیں گے مومن واسطے اللہ تعالیٰ کے'' ہم نے عرض کیا ہاں' اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرمائے گا کیا تم محبوب رکھتے تھے ملاقات میری کو وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَقُوْلُ قَدْ وَ جَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ.)) (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ) (احمد فی المسند ٥/ ٣٢٨)

کہیں گے ہاں اے رب ہمارے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا ❶ کیوں؟ تو وہ کہیں گے ہم تیرے درگذر کرنے اور تیری بخشش کی امید رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ: ''تمہارے لیے میری بخشش ثابت ہوئی۔'' (شرح السنہ اور ابونعیم)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تم نے میری ملاقات کو کیوں پسند کیا۔ (مرقاۃ)

١٦٠٧ (١٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ)) (رواه الترمذی والنسائی و ابن ماجة)

(الترمذی حدیث رقم ٢٣٠٧ والنسائی حدیث رقم ١٨٢٤ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٥٨ واحمد فی المسند ٢/ ٢٩٣)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لذتوں کو کھو دینے (توڑنے' بھلانے) والی ❶ یعنی موت کو بہت یاد کرو۔'' (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ موت کی یاد سے' دنیا کی بے ثباتی ذہن میں پختہ ہوتی ہے اور آخرت کا خیال پیدا ہوتا ہے' قبروں کی زیارت سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے' موت کو لذتوں کی کھو دینے والی اس لئے فرمایا کہ دنیا کی جسمانی لذتیں مٹا دیتی ہے مثلاً مال و دولت کی لذت' عہدہ و حکومت کی لذت' اہل و اولاد کی لذت' یہ سب لذتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور یہ معنی نہیں کہ موت سے بالکل لذتیں مٹ جاتی ہیں کیونکہ مومن کے لئے موت کے بعد ایسی لذتیں حاصل ہوتی ہیں کہ دنیا کی نعمتیں ان کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتیں۔ حدیث میں ہے کہ مومنوں کی ارواح جنت کے میوے کھاتی پھرتی ہیں لیکن یہ لذتیں اور قسم کی ہیں جو دنیاوی لذتوں سے مختلف ہیں۔ جنت اور دنیا کے میووں کے نام اگرچہ ایک ہی طرح کے ہیں لیکن حقیقت میں وہ علیحدہ علیحدہ ہیں۔

١٦٠٨ (١١) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ ((اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)) قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ ((لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)). (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. (الترمذی

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرمایا: ''حیا کرو اللہ تعالیٰ سے حق حیا کا'' انہوں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے نبی ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ❶ ہیں اور تعریف ہے واسطے اللہ کے' آپ نے فرمایا: نہیں حیا کا یہ حق لیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالیٰ سے حق حیا کا تو ❷ اسے چاہیے کہ محافظت کرے سر کی اور اس چیز کی کہ جو سر میں ❸ ہے اور چاہیے کہ حفاظت کرے پیٹ کی اور اس چیز کی ❹ کہ جو جمع کیا ہے پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد رکھے موت کو اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ۲۴۵۷ واحمد فی المسند ۱/ ۳۸۷)

ارادہ کرتا ہے آخرت کا' تو وہ چھوڑتا ہے دنیا کی زینت کو' جس نے کیا یہ تو حیا کی اللہ سے حق حیا کا۔'' (احمد' ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے اور مجھے اس کے کچھ شواہد ملے ہیں مجھے امید ہے کہ یہ حسن درجہ تک ہوگی۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہم باجملہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرتے ہیں۔ ❷ یعنی غیر کی خدمت، میں اس کو استعمال نہ کرے اور نہ اس کے سوا کسی کو سجدہ کرے اور نہ ریا کاری سے نماز پڑھے اور نہ بلند کرے سر کو فخر سے۔ ❸ یعنی زبان' کان اور آنکھ کو گناہ سے بچائے۔ زبان کو غیبت اور جھوٹ سے' آنکھ کو نامحرم کے دیکھنے سے اور کان کو غیبت اور خلاف شرع باتوں کے سننے سے بچائے۔
❹ یعنی وہ چیزیں جو پیٹ سے متصل ہیں مثلاً ستر' ہاتھ پاؤں اور دل وغیرہ ان کو بھی گناہوں سے بچائے۔

۱۶۰۹ (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ اَلْمَوْتُ))۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت مومن کا تحفہ ہے۔'' (بیہقی شعب الایمان)

(البیهقی فی شعب الایمان حدیث رقم ۹۸۸٤)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۶۱۰ (۱۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ))۔ (رواه الترمذی و النسائی و ابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ۹۸۲ والنسائی حدیث رقم ۱۸۲۹ وابن ماجه حدیث رقم ۱٤٥۲ واحمد فی المسند ٥/ ۳٥۷)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن پیشانی کے پسینے کے ساتھ فوت ہوتا ہے۔'' ❶ (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مومن فوت ہوتا ہے۔ اس کے کئی معنی ہیں (۱) یہ کہ مومن پر موت کی سختی ہوتی ہے یہاں تک کہ پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے۔ (۲) یہ کہ مومن مرنے تک عبادت اور ریاضت کرتا ہے اور تیسرا یہ ہے کہ مومن کی موت کی یہ نشانی ہے کہ پیشانی پر پسینہ آ جائے۔

۱۶۱۱ (۱٤) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ))۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَ زَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ رَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ ((اَخْذَةُ الْاَسَفِ لِلْكَافِرِ وَ رَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ)۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۱۰ واحمد فی المسند ۳/ ٤۲٤)

سیدنا عبیداللہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچانک آنے والی موت غضب کی پکڑ ہے۔'' (ابوداؤد) اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں ''اور پکڑ غضب کافر کے لیے ہے اور مومن کے لیے رحمت ہے۔''

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦١٢ (١٥) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ ((كَيْفَ تَجِدُكَ)) قَالَ اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَ اٰمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ))۔ ((رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٩٨٣ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٦١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس' جو کہ حالت جان کنی میں تھا تشریف لے گئے' تو آپ نے فرمایا: ''کس طرح ❶ پاتا ہے تو اپنے آپ کو؟'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں امید ❷ رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اور میں اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں جمع ہوتے خوف و امید بندے کے دل میں بیچ مانند اس وقت کے' مگر دیتا ہے اس کو ❸ اللہ تعالیٰ وہ چیز جو امید رکھتا ہے اور امن دیتا ہے اس کو اس چیز سے کہ جس سے ڈرتا ہے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تو اس وقت اپنے دل کو کس طرح پاتا ہے' کیا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امیدوار یا اس کے غضب سے ڈرنے والا۔ ❷ یعنی میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار پاتا ہوں۔ ❸ یعنی اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت میں رکھتا ہے اور عذاب سے بچاتا ہے' مقصد یہ ہے کہ خاتمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اپنے مالک کے فضل و کرم کی امید رکھے اور اپنی نجات اور کامیابی کا گمان رکھے۔

الفصل الثالث

١٦١٣ (١٦) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنَابَةَ))۔ (رواه احمد) (احمد في المسند ٣/ ٣٣٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ آرزو کرو موت کی اس لیے کہ ہول جان کنی کا سخت ہے اور نیک بختی یہ ہے کہ عمر بندے کی دراز ہو اور نصیب کرے اس کو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٦١٤ (١٧) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكٰى سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَالَيْتَنِيْ مُتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((يَا سَعْدُ اَعِنْدِيْ تَتَمَنَّى الْمَوْتَ)) فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ ((يَا سَعْدُ اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم متوجہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نصیحت کی اور نرم کئے دل ہمارے' پس روئے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور بہت روئے' پھر کہا اے کاش! میں ❶ مر جاتا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے سعد! کیا تو ❷ نزدیک میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلْجَنَّةِ فَمَاطَالَ عُمُرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ))۔ (رواہ احمد) (احمد فی المسند ٥/ ٢٦٧)

آرزو کرتا ہے مرنے کی؟'' پس مکرر فرمایا اس کلمہ کو تین بار پھر فرمایا ''اے سعد! اگر تو پیدا کیا گیا ہے جنت کے لیے تو جس قدر لمبی ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا تو وہ تیرے لیے بہتر ہے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی میں بچپن ہی میں مرجاتا تو گناہ گار نہ ہوتا اور آخرت میں عذاب سے نجات پاتا۔
❷ یعنی میرے ہوتے ہوئے موت کی آرزو کرنے میں کیا فائدہ؟ کیونکہ میری صحبت کا شرف ہر نعمت سے بہتر ہے۔

١٦١٥ (١٨) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ)) لَتَمَنَّيْتُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَ اِنَّ فِيْ جَانِبِ بَيْتِي الْاٰنَ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ اُتِيَ بِكَفَنِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰى وَقَالَ لٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَاْسِهٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهٖ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْاِذْخِرُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ اُتِيَ بِكَفَنِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ) (احمد فی المسند ٥/ ١١١)

سیدنا حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے پاس اس حال میں گیا کہ داغ لیے تھے ❶ انہوں نے سات جگہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے: ''نہ خواہش کرے ایک تمہارا مرنے کی'' البتہ خواہش کرتا میں اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے آپ کو ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں مالک تھا میں ایک درہم کا' جبکہ اب میری گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں' کہا حارث نے پھر پایا گیا خباب رضی اللہ عنہ کے پاس کفن ❷ ان کا پس دیکھا اس کو تو روئے اور کہا' لیکن سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نہیں پایا گیا واسطے ان کے کفن مگر چادر سفید و سیاہ دھاری دار جب ڈالی جاتی سر پر تو کھل جاتی قدموں سے اور جس وقت ڈالی جاتی قدموں پر کھل تو جاتی سر ان کے سے' یہاں تک کہ کھینچی گئی ان کے سر پر اور رکھی گئی ان کے پاؤں پر ❸ اذخر۔ (احمد' ترمذی) لیکن ترمذی نے نہیں نقل کیا ثم اتی بکفنہ آخر تک۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آخری دوا' داغ ہے اور داغ دینے سے منع بھی فرمایا ہے تو ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ جب کسی علاج سے بھی فائدہ نہ ہو تو آخر میں داغ دینا بھی درست ہے۔ ❷ شاید قیمتی ہوگا اس لئے حمزہ رضی اللہ عنہ کے کفن کو یاد کر کے رو دیئے۔ ❸ یہ ایک قسم کا خوشبودار گھاس ہے جسے پنجابی میں کھوی کہتے ہیں ہمارے ملک میں جہاں ہوتا ہے اسے مساجد میں صفوں کے بجائے ڈال لیتے ہیں' عرب میں لوہار اور زرگر استعمال کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَايُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

قریب المرگ شخص کو تلقین کرنے کا بیان

الفصل الاول

١٦١٦ (١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (١/ ٩١٦) وابوداؤد حدیث رقم ٣١١٧ والترمذی حدیث رقم ٩٨٦ والنسائی حدیث رقم ١٨٢٦ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٤٥ واحمد فی المسند ٣/ ٣)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔" ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مرنے کے وقت کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ اس کے پاس بیٹھ کر آواز بلند کہو تاکہ وہ سنے اور اسے یہ کلمہ یاد آ جائے اور وہ اسے ادا کرے تلقین ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے کرنی چاہیے لگاتار اور دیر تک نہ ہونی چاہیے اور نہ ہی شور وغل اور چلا کر کیونکہ مریض پر جانکنی کا وقت نہایت نازک ہوتا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ آزردہ خاطر ہو کر کہیں زبان سے کوئی نامناسب بات نکالے یا اس کے دل کو اس سے نفرت ہو۔ مریض جب ایک بار کلمہ کہے تو پھر تلقین کی ضرورت نہیں ہاں اس کلمہ کے بعد کوئی دوسری بات بولے تو پھر تلقین کرنا چاہیے تاکہ وہ اس کلمہ کو پھر کہے اور اس کا آخری کلام یہی کلمہ ہو۔ امام عبداللہ بن مبارک جب قریب الموت ہوئے تو ایک شخص ان کو کلمہ کی تلقین کرنے لگا اور اس کو بار بار کہنے لگا امام صاحب نے فرمایا جب میں اس کلمہ کو ایک بار کہہ لوں تو میں اسی پر ہوں جب تک میں کوئی اور بات نہ بولوں امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مبارک کی مراد وہ معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی ص ١٦١) ف: تلقین کی اس حدیث سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ تلقین کے وقت فقط لا الہ الا اللہ کہنا چاہیے لیکن امام ابن حجر وغیرہ نے لکھا ہے کہ اس میں کلمہ سے مراد شہادت کے دونوں کلمات ہیں یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ دونوں کلمات کی تلقین کرنا چاہیے واللہ تعالیٰ اعلم جنازہ کے تفصیلی اور مکمل مسائل کے لئے مولانا محمد عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارک پوری کی کتاب کتاب الجنائز کا مطالعہ نہایت مفید ہے پاکستان میں طبع ہو چکی ہے۔

١٦١٧ (٢) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ٦۔ ٩١٩) وابوداؤد حدیث رقم ٤١١٥ والترمذی حدیث رقم ٩٧٧ والنسائی حدیث رقم ١٨٢٥ وابن ماجه حدیث رقم

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس وقت تم مریض یا قریب المرگ کے پاس حاضر ہو تو کہو بھلائی کی بات کیونکہ فرشتے کہتے ہیں آمین اس چیز پر جو تم کہتے ہو۔" (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٤٤٧ واحمد فی المسند ٦/ ٣٠٦)

١٦١٨ (٣) وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا)) فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ مِّنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اِنِّيْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (٣/ ٩١٨) وابو داؤد حدیث رقم ٣١١٩)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں کوئی مسلمان کہ پہنچے اس کو ❶ مصیبت پس کہے وہ چیز کہ حکم کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس کے' انا للہ وانا الیہ راجعون' یا الٰہی! دے ثواب مجھ کو بسبب میری مصیبت کے اور بدلہ دے واسطے میرے بہتر اس سے' مگر دیتا ہے اللہ تعالیٰ بدلہ واسطے اس کے بہتر اس سے'' پس جب سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا کون مسلمان بہتر ہوگا ابوسلمہ سے' اول صاحب خانہ کہ ہجرت ❷ کی طرف رسول اللہ ﷺ کے' پھر میں نے کہے یہ کلمات' تو اللہ تعالیٰ نے ابوسلمہ کے عوض میں مجھے رسول اللہ ﷺ عطا فرمائے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی مصیبت پہنچے خصوصاً موت کے صدمہ کے وقت صبر کرنا چاہیے اور یہ دعا پڑھنا مسنون ہے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' الخ ایک دفعہ چراغ گل ہوگیا تو آپ نے انا للہ پڑھا صحابہ نے عرض کیا چراغ گل ہونا کون سی بڑی مصیبت ہے جس پر آپ نے انا للہ پڑھا آپ نے فرمایا مسلمان کو جس چیز سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہے۔ (مراسیل ابی داؤد بحوالہ جلالین معہ الجمل جلد ۱ صفحہ ۱۲۴) ❷ یعنی مکہ مکرمہ سے جو لوگ ہجرت کر کے مدینہ منورہ گئے تھے ان میں سب سے پہلے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ مع اہل وعیال ہجرت کر کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے' ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی غرض یہ ہے کہ میں باوجود ایسے تردد اور فکر میں تھی لیکن آپ کے فرمان کے مطابق جب میں نے اس دعا کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلہ میں ان سے بہتر شخص یعنی نبی ﷺ مجھے عطا فرمائے۔ ذلك فضل الله يوتيه من يشاء۔

١٦١٩ (٤) وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَاَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ)) فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهِ فَقَالَ ((لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ)) ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ)) (رواہ

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت تشریف لائے تو ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں پس آپ نے بند کیا ان کی آنکھوں کو' پھر فرمایا: ''روح جب ❶ قبض کی جاتی ہے' تو پیچھا کرتی ہیں اس کا آنکھیں'' پس اس کے اہل خانہ چلائے' آپ نے فرمایا: ''اپنے لیے دعائے خیر کیا کرو' کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں اس چیز پر کہ کہتے ہو تم'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا الٰہی! بخش واسطے ابوسلمہ کے اور بلند کر درجہ ان کا بیچ ان کے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم) (مسلم حدیث رقم (۷۔ ۹۲۰) وابوداؤد حدیث رقم ۳۱۱۸)

سیدھی راہ دکھائے گئے ہیں اور جانشین ہو ان کا بیچ ان کے پسماندگان کے اور بخش واسطے ہمارے اور واسطے ان کے اے پروردگار عالموں کے اور کشادگی کر قبر ان کی بیچ اور روشنی کر اس میں ان کے لیے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی روح قبض ہو جائے تو آنکھیں بند کر دی جائیں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں اور تمام بدن کپڑے سے ڈھانپ دیا جائے اور میت کے لئے اور اپنے لئے دعا اور استغفار کریں اور کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کیونکہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔

١٦٢٠ (٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٢٤١ ومسلم حديث رقم ٤٨-٩٤٢ وابوداؤد حديث رقم ٣١٢٠ واحمد فی المسند ٦/ ١٥٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو آپ کو یمنی چادر کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا۔'' (بخاری و مسلم)

الفصل الثانی

١٦٢١ (٦) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔)) (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد حديث رقم ٣١١٦)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

١٦٢٢ (٧) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ۔)) (رواه احمد و ابو داؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد حديث رقم ١٣٢١ وابن ماجه حديث رقم ١٤٢٨ واحمد فی المسند ٥/ ٢٦)

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے مردوں پر سورۂ یٰسین پڑھو۔'' ❶ (احمد ابوداؤد ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قریب الموت آدمی کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنی چاہیے کیونکہ یہ سورت قرآن مجید کا دل ہے اور اس کے پڑھنے اور سننے سے مومن کا دل بھی مطمئن ہوتا ہے ایک اور حدیث میں اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا: قریب الموت آدمی کے سر کے پاس اگر سورۂ یٰسین پڑھی جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس پر موت آسان کر دیتا ہے (ابن حبان ابن ابی الدنیا ابن مردویہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦٢٣ (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ (رواه ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة) (ابوداؤد حدیث رقم ٣١٦٣ والترمذی حدیث رقم ٩٨٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٥٦ واحمد فی المسند ٦/ ٤٣)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو انہیں بوسہ دیا اور آپ ﷺ ❶ روتے تھے یہاں تک کہ بہے آنسو نبی ﷺ کے عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے پر۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آپ کے رضاعی بھائی تھے۔ ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ منورہ میں' مہاجرین میں سب سے پہلے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہی فوت ہوئے' آپ کی وفات ماہ شعبان ہجرت سے اڑھائی سال بعد واقع ہوئی تھی اور جب وہ دفن ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا پیش رو بہت اچھا ہے۔

١٦٢٤ (٩) وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَابَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ (رواه الترمذی وابن ماجة) (البخاری حدیث رقم ١٢٤٢ والترمذی حدیث رقم ٩٨٩ والنسائی حدیث رقم ١٨٤٠ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٥٧ واحمد فی المسند ٦/ ٥٥)

انہی (ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بوسہ لیا نبی ﷺ کا جب کہ آپ نے وفات ❶ پائی۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ میت کا بوسہ لینا جائز ہے اور اس کا کوئی بھی منکر نہیں بلکہ یہ مسئلہ بالاتفاق جائز ہے۔ (نیل)

١٦٢٥ (١٠) وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ فَقَالَ ((اِنِّيْ لَاُرٰى طَلْحَةَ اِلَّاقَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ۔)) (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ٣١٥٩)

حصین بن وحوح سے روایت ہے کہ طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو آئے ان کے پاس نبی ﷺ عیادت کرتے تھے ان کی' پس فرمایا: ''میں گمان کرتا ہوں کہ طلحہ پر موت طاری ہو چکی ہے پس خبر دینا مجھ کو ان کے متعلق اور جلدی ❶ کرو کیونکہ نہیں لائق واسطے مسلمان میت کے کہ روک رکھا جائے اسے درمیان اس کے اہل کے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب روح قبض ہو جائے تو فوراً تجہیز و تکفین کا سامان کرنا چاہیے' اگر کوئی رات کو فوت ہوا اور رات ہی میں تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ ہو سکے تو رات ہی میں دفن کر دیں' دن کا انتظار نہ کریں۔ رات میں میت کو دفن کرنا صحیح حدیث سے ثابت ہے' ابوبکر رضی اللہ عنہ اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا رات ہی میں دفن کیے گئے ہیں۔ البتہ رات کے وقت تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ نہ ہو سکے تو دن کا انتظار کرنا چاہیے اور جمعہ کے دن اگر نماز جمعہ سے پہلے تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ سے فراغت ہو سکے تو پہلے ہی فارغ ہو جانا چاہیے نماز جنازہ میں زیادہ لوگوں کے شریک ہونے کے خیال سے نماز جمعہ کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ (کتاب الجنائز ص ١٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفصل الثالث

١٦٢٦ (١١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ ((اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ))۔

(رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٤٤٦)

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تلقین کرو تم اپنے قریب المرگ لوگوں کو کلمہ کی' نہیں کوئی معبود مگر اللہ' حوصلہ والا' عزت والا' پاک ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا' سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جو پروردگار عالموں کا'' صحابہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیسا ہے سکھانا اس کا تندرستوں کو؟ فرمایا: ''بہتر اور بہتر۔'' ❶ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر زندہ لوگ بھی اس دعا کو پڑھیں تو کوئی نقصان نہیں بلکہ بہتر ہے۔

١٦٢٧ (١٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُخْرُجِيْ حَمِيْدَةً وَاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَ رَيْحَانٍ وَ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُدْخُلِيْ حَمِيْدَةً وَاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَ رَيْحَانٍ وَ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ فِيْهَا اللّٰهُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءَ قَالَ اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اُخْرُجِيْ ذَمِيْمَةً وَاَبْشِرِيْ بِحَمِيْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٍ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ اِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَامَرْحَبًا بِالنَّفْسِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو (انسان) مرنے کے قریب ہوتا ہے' آتے ہیں اس کے پاس فرشتے' ❶ تو جو ہوتا ہے مرد نیک' کہتے ہیں نکل اے جان! پاک تھی بدن پاک میں' نکل اس حالت میں کہ تعریف کی ❷ گئی ہے اور خوش ہو ساتھ راحت کے اور رزق پاک کے بہشت میں اور ساتھ ملاقات ❸ رب غیر غضبناک کے' پس ہمیشہ رہتی ہے وہ جان کہ کہا جاتا ہے اس کو یہ یہاں تک کہ وہ باہر نکلتی ہے' پھر لے جاتے ہیں اس کو آسمان کی طرف' پھر کھولا جاتا ہے دروازہ آسمان کا واسطے اس کے' پس کہا جاتا ہے کون ہے؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ فلاں شخص ہے' پس کہا جاتا ہے خوشی ہو جان پاک کو کہ تھی پاک بدن میں' داخل ہو اس حال میں کہ تعریف کی گئی ہے اور خوش ہو ساتھ راحت اور رزق پاک کے اور ساتھ ملاقات پروردگار کے کہ نہیں وہ ناراض پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہ کہا جاتا ہے واسطے اس کے یہ یہاں تک ❹ کہ پہنچتی ہے اس آسمان تک کہ اس میں ہے اللہ تعالیٰ' پس جو آدمی برا ہوتا ہے تو ملک الموت کہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اِرْجِعِي ذَمِيْمَةً فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ))۔ (رواه ابن ماجة)

(ابن ماجه حديث رقم ٤٢٦٢ واحمد فى المسند ٢/ ٣٦٤)

ہے نکل تو اے ناپاک جان کہ تھی ناپاک بدن میں نکل تو درحالیکہ مذمت کی گئی ہے اور خوش ہو ساتھ پانی گرم اور پیپ کے اس جیسے طرح طرح کے عذابات کے پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہا جاتا ہے اس کے لیے یہ یہاں تک کہ نکلتی ہے' پھر لے جاتے ہیں اس کو طرف آسمان کی' پس کھلوائے جاتے ہیں آسمان کے دروازے اس کے لیے' کہا جاتا ہے کون ہے یہ؟ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص' پھر کہا جاتا ہے نہ خوشی ہو جان ناپاک کی کہ تھی بدن ناپاک میں' لوٹ جا مذمت کی گئی ہے تو تحقیق نہیں کھولے جائیں گے تیرے لیے دروازے آسمان کے' پھر ڈالی (گرائی) جاتی ہے آسمان سے' پھر واپس آتی ہے ❺ طرف قبر کی۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی رحمت کے فرشتے۔ ❷ یعنی اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے نزدیک۔ ❸ بلکہ مہربان کے' سبحان اللہ' روح صدائے ربانی پر عاشق ہے' یہ نغمہ سنتے ہی بدن کو چھوڑ کر نکل آتی ہے۔ ❹ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کا آسمان پر ہونا ثابت ہوتا ہے' جو لوگ انکار کرتے ہیں اور اہل حدیث کو مشبہ اور مجسمہ کہتے ہیں ان کی ارواح بھی اللہ تعالیٰ تک نہ جا سکیں گی اور پہلے آسمان سے ہی واپس زمین پر پٹخ دی جائیں گی' اعاذنا اللہ منہم۔ ❺ اور وہاں عذاب میں مبتلا رہتی ہے' اللهم قنا عذاب القبر و عذاب النار۔

١٦٢٨- (١٣) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا)) قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ ((وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ)) قَالَ ((وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ)) قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا ((وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ)) قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَيْطَةً

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت نکلتی ہے روح مومن کی لیتے ہیں اس کو دو فرشتے لے کر چڑھتے ہیں اس کو'' کہا حماد ❶ نے' پس ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روح کی خوشبو کا اور ذکر کیا مشک کا' آپ نے فرمایا: ''کہتے ہیں اہل آسمان روح پاک آئی زمین کی طرف سے' رحمت بھیجے اللہ تجھ پر اور تیرے بدن پر کہ آباد رکھتی تھی تو اس کو' پس لے جاتے ہیں اس کو طرف اس کے پروردگار کی' پھر فرماتا ہے پروردگار لے جاؤ ❷ اس کو مہلت دی جائے قیامت تک'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کافر کی روح نکلتی ہے' کہا حماد نے اور ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بدبو کا اور ذکر فرمایا لعنت کا؟'' کہتے ہیں اہل آسمان' روح ناپاک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۷۵۔ ۲۸۷۲)

آئی زمین کی طرف سے' پس کہا جاتا ہے کہ لے جاؤ اس کو مہلت ❸ دی جائے قیامت تک'' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ❹ جو کہ آپ پر تھی' اپنی ناک پر اس طرح رکھی۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث کے ایک راوی کا نام ہے۔ ❷ یعنی علیین میں جہاں مومنوں کی روحیں ہیں۔ ❸ یعنی قیامت تک وہیں علیین میں رہے۔ ❹ جب آپ نے کافر کی روح کا ذکر کیا اور اس کی بدبو بیان فرمائی تو آپ نے اپنی چادر سے اپنا ناک ڈھانپ لیا۔

۱۶۲۹ (۱۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَآءَ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيًّا عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَ رَيْحَانٍ وَّ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَآءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ جَآءَتْكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدُمُ عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ قَدْ مَاتَ اَمَا اَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَّسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اِلٰى بَابِ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحُ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ۔)) (رواه احمد و النسائی) (النسائی حدیث رقم ۱۸۳۳)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت آتی ہے مومن کو موت' لاتے ہیں فرشتے رحمت کے سفید ریشمی ❶ کپڑا' پھر کہتے ہیں روح کو نکل تو اس حال میں کہ راضی ہے تو اللہ تعالیٰ سے' اللہ تعالیٰ راضی ہے تجھ سے' طرف رحمت الٰہی کے اور رزق خوب کے اور طرف پروردگار کی' کہ نہیں غضبناک' پس نکلتی ہے روح مانند بہترین خوشبو مشک کے' یہاں تک کہ لیتے ہیں ❷ اس روح کو بعض فرشتے بعض سے یہاں تک کہ لاتے ہیں اس کو آسمان کے دروازوں پر' پس کہتے ہیں فرشتے آپس میں کیا خوب ہے یہ خوشبو کہ آئی تم کو زمین کی طرف سے ❸ پھر لاتے ہیں اس کو مومنوں کی ارواح کی تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں بسبب آنے اس روح کے' ایک تمہارے ❹ سے ساتھ غائب اپنے کے کہ آتا ہے اس کے پاس' پھر پوچھتی ہیں مومنوں کی ارواح اس روح سے' کیا کیا فلاں نے؟ کیا کیا فلاں نے؟ تو ارواح آپس میں کہتی ہیں چھوڑ دو اس کو اس لیے کہ یہ تھی غم دنیا میں' تو کہتی ہے یہ روح کہ تحقیق مر گیا فلاں کیا نہیں آیا تمہارے پاس وہ ارواح کہتی ہیں کہ تحقیق لے گئے اس کو طرف اس کی ماں کی جو آگ دوزخ کی ہے اور کافر کو جس وقت موت آتی ہے لاتے ہیں اس کے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ' پھر کہتے ہیں روح کافر کو کہ نکل طرف عذاب اللہ عزوجل کے تو ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجھ پر پس نکلتی ہے روح بدبودار مانند نہایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدبو مردار کے' یہاں تک کہ لاتے ہیں اس کو زمین کے دروازہ کی طرف' پس کہتے ہیں فرشتے کیا بری ہے یہ بدبو' یہاں تک کہ لاتے ہیں اس کو طرف ارواح کفار کے ❺ (احمد' نسائی)

حکم الحدیث: پہلی روایت صحیح ہے اور دوسری ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ کپڑا مومن کی روح کے لئے لاتے ہیں اور اس میں لپیٹ کر لے جاتے ہیں۔ ❷ یعنی تعظیم و تکریم کے لئے اسے ہاتھوں ہاتھ لے جاتے ہیں۔ ❸ پ یعنی جہاں مومنوں کی ارواح رہتی ہیں علیین میں یا جنت میں یا عرش کے نیچے تو اس کو وہیں لاتے ہیں۔ ❹ یعنی جیسے کوئی سفر سے آتا ہے اور اس کے اہل وعیال اس کی آمد پر بہت خوش ہوتے ہیں' اسی طرح سے اس مومن کی روح سے وہاں موجود ارواح خوش ہوتی ہیں۔ ❺ یعنی مومنوں کی ارواح علیین میں رکھتے ہیں اور کفار کی سجین میں۔

١٦٣٠ (١٤) وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَّنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ ((اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِيْ اِنْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلَآئِكَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِّنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ)) قَالَ ((فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَآءِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکلے ہم نبی ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک شخص کے جنازہ میں پس پہنچے ہم طرف قبر کی اور ابھی وہ قبر تیار نہیں کی گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم بھی نبی ﷺ کے گرد بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے ❶ سروں پر پرندے تھے' اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی آپ اس کے ساتھ زمین کریدتے تھے پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: ''پناہ مانگو ساتھ اللہ تعالیٰ کے عذاب قبر ❷ سے' دو بار فرمایا یا تین بار' پھر فرمایا: ''بندہ مومن جب ہوتا ہے بیچ منقطع ہونے کے دنیا سے (مرنے کے قریب) اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کے تو اترتے ہیں فرشتے اس کی طرف آسمان سے نہایت روشن ہوتے ہیں ان کے چہرے مانند سورج کے' ساتھ ان کے کفن ہوتا ہے جنت کے کفن سے اور خوشبو ہوتی ہے جنت کی خوشبو سے' یہاں تک کہ بیٹھتے ❸ ہیں سامنے اس کے جہاں تک کہ پہنچے نگاہ' پھر آتے ہیں ملک الموت علیہ السلام یہاں تک کہ بیٹھتے ہیں نزدیک اس کے سر کے' کہتے ہیں' اے جان پاک! نکل اللہ تعالیٰ کی طرف بخشش کی طرف اور اس کی خوشنودی کی طرف' فرمایا: ''پس نکلتی ہے وہ بہتی ہوئی جیسے بہتا ہے ❹ قطرہ پانی کا مشک میں سے' تو لیتے ہیں اس کو ملک الموت اور جب لیتے ہیں اس کو تو نہیں چھوڑتے پلک جھپکنے کے برابر یہاں تک کہ لیتے ہیں اس کو وہ فرشتے اور رکھتے ہیں اس کو اس کفن میں اور اس خوشبو میں اور نکلتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِسْكٍ وُّجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ)) قَالَ
((فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى
مَلَاٍ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَاهٰذَا الرُّوْحُ
الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ
اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى
يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ
فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ مُقَرَّبُوْهَا
اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى
السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُكْتُبُوْا
كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَ اَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ
فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَ فِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَ مِنْهَا
اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى)) قَالَ ((فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ
جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ
مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَادِيْنُكَ
فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَاهٰذَا الرَّجُلُ
الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُوْلُ قَرَاْتُ كِتَابَ
اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ
السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ
وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ
قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا فَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ
قَبْرِهٖ مَدَّبَصَرِهٖ)) قَالَ ((وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ حَسَنُ
الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ
بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ
فَيَقُوْلُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْئُ
بِالْخَيْرِ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُوْلُ رَبِّ
اَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰى اَرْجِعَ اِلٰى

اس روح سے خوشبو بہترین مشک کی خوشبو کی طرح کی کہ پائی جائے روئے زمین پر' آپ نے فرمایا: ''لے کر چڑھتے ہیں اس جان کو پس نہیں گزرتے ❺ فرشتے یعنی ساتھ اس جان کے کسی جماعت پر فرشتوں سے مگر کہتے ہیں کون ہے یہ روح پاک' تو فرشتے لانے والے کو کہتے ہیں فلاں بیٹا فلاں کا' ساتھ بہترین ناموں اس کے کہ تھے اہل دنیا ذکر کرتے اس کو ساتھ ان کے دنیا میں' یہاں تک کہ پہنچتے ہیں اس کے ساتھ آسمان دنیا تک' پھر کھلواتے ہیں دروازہ اس کے لیے' پس کھولا جاتا ہے آسمان ان کے لیے' پس ساتھ ہوتے ہیں اس کے ہر آسمان سے مقرب الٰہی کے' کہ اس آسمان میں اس آسمان تک کہ متصل ہے اس کے یہاں تک کہ پہنچایا جاتا ہے اس کو ساتویں آسمان تک' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے لکھو نامہ اعمال میرے بندہ کا علیین میں اور پھر لے جاؤ ❻ اس کو طرف زمین کے' اس لیے کہ میں نے زمین ہی سے پیدا کیا ان کو' اور اسی میں پھر بھیجتا ہوں ان کو اور اسی سے نکالوں گا ان کو'' آپ نے فرمایا: ''پھر داخل کی جاتی ہے روح اس کی اس کے بدن میں' پھر آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے' ❼ پس بٹھاتے ہیں اس کو پھر کہتے ہیں اس کو' کون ہے رب تیرا؟ پس کہتا ہے' میرا رب اللہ ہے' پھر اس کو کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے' پھر وہ اس کو کہتے ہیں کہ کون ہے یہ ❽ آدمی جو بھیجا گیا تم میں؟ وہ کہتا ہے' وہ اللہ کے رسول ہیں (ﷺ)' پھر اس کو کہتے ہیں کہ یہ تجھے کیسے پتہ چلا؟ وہ کہتا ہے میں نے کتاب اللہ پڑھی اور میں اس پر ایمان لایا اور میں نے سچ جانا پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان سے یہ سچا ہے بندہ میرا' پس بچھاؤ اس کے لیے جنت کے بچھونے اور پہناؤ اس کو بہشت کے لباس اور کھولو اس کے لیے دروازہ بہشت کی طرف' نبی ﷺ نے فرمایا: ''پس آتی ہے اس کو ہوا اس کی اور خوشبو اس کی پھر اس کی نظر کی حد تک کشادہ کی جاتی ہے اس کی قبر اس کے لیے' آپ نے فرمایا: ''آتا ہے اس کے پاس ایک شخص خوب رو اچھے خوشبودار کپڑے پہنے ہوئے تو یہ کہتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَهْلِيْ وَمَالِيْ)) قَالَ ((وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِيْ اِنْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَآءِ مَلٰٓئِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ)) قَالَ ((فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَأْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَاَ ((وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ)) فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ

خوش وقت ہو ساتھ اس چیز کے جو خوش کرے تجھ کو یہ وہ دن ہے کہ وعدہ دیا جاتا ہے تو' وہ کہتا ہے اس میت کو کون ہے تو' پس چہرہ تیرا لاتا ہے بھلائی کو اور خوشخبری دیتا ہے اس کی تو وہ کہتا ہے شخص کہ میں ہوں تیرا نیک عمل پس کہتا ہے میت' اے پروردگار میرے قائم کر قیامت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت تا کہ جاؤں میں طرف اہل اور مال اپنے کے' نبی ﷺ نے فرمایا اور بندہ کافر جس وقت ہوتا ہے بیچ منقطع ہونے کے دنیا سے (مرنے کے قریب) اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کی' اترتے ہیں اس کی طرف فرشتے آسمان سے سیاہ چہرے والے' ان کے ساتھ ٹاٹ ہوتے ہیں پس بیٹھتے ہیں وہ روبرو اس کے جہاں تک کہ نگاہ پہنچے پھر آتا ہے ملک الموت یہاں تک کہ اس کے سرہانے بیٹھتا ہے پس کہتا ہے' اے جان خبیث! اللہ کے عذاب کی طرف نکل' نبی ﷺ نے فرمایا: پس پراگندہ ہوتی ہے جان کافر کے بدن میں' پس کھینچتا ہے ملک الموت اس روح کو جیسے کھینچا جاتا ہے انکڑہ صوف تر سے' اور لیتا ہے اس کو تو جب لیتا ہے اس کو تو نہیں چھوڑتے فرشتے روح کو اس کے ہاتھ میں قدر جھپکنے آنکھ کے' یہاں تک کہ رکھتے ہیں اس کو ان ٹاٹوں میں اور پھیلتی ہے اس روح سے نہایت بدبو مانند بو مردار کے کہ پائی جائے روئے زمین پر لے کر پھر چڑھتے ہیں تو نہیں گزرتے ساتھ اس کے کسی جماعت پر فرشتوں میں سے' مگر یہ کہ کہتے ہیں فرشتے کون ہے یہ روح ناپاک' وہ لانے والے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ فلاں بیٹا فلاں کا ہے' ذکر کرتے ہیں ساتھ بدترین اس کے ناموں کے جو کہ تھا ذکر کیا جاتا ساتھ ان کے دنیا میں یہاں تک کہ پہنچایا جاتا ہے اس کو طرف آسمان دنیا کے' پس کھلوایا جاتا ہے اس کے لیے دروازہ آسمان کا تو نہیں کھولا جاتا اس کے لیے پھر پڑھی ⑨ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت: "نہیں کھولے جاتے واسطے کافروں کے دروازے آسمان کے اور ⑩ نہ داخل ہوں گے بہشت میں یہاں تک کہ داخل ہو اونٹ سوئی کے سوراخ میں' پھر اللہ عزوجل فرماتا ہے: لکھو نامہ اعمال اس کا سجین میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ کَذَبَ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی النَّارِ فَیَاْتِیْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَیُضَیَّقُ عَلَیْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰی تَخْتَلِفَ فِیْهِ اَضْلَاعُهٗ وَیَاْتِیْهِ رَجُلٌ قَبِیْحُ الْوَجْهِ قَبِیْحُ الثِّیَابِ مُنْتِنُ الرِّیْحِ فَیَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُوْءُكَ هٰذَا یَوْمُكَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوْعَدُ فَیَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ یَجِیْءُ بِالشَّرِّ فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِیْثُ فَیَقُوْلُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِیْهِ اِذَا خَرَجَ رُوْحُهٗ صَلّٰی عَلَیْهِ کُلُّ مَلَكٍ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَکُلُّ مَلَكٍ فِی السَّمَآءِ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ لَیْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ یَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ یُّعْرَجَ بِرُوْحِهٖ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهٗ یَعْنِی الْکَافِرَ مَعَ الْعُرُوْقِ فَیَلْعَنُهٗ کُلُّ مَلَكٍ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَکُلُّ مَلَكٍ فِی السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ لَیْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ یَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ لَّا یُعْرَجَ رُوْحُهٗ مِنْ قِبَلِهِمْ)) (رواه احمد) (ابوداؤد حدیث رقم ٤٧٥٣ واحمد فی المسند ٤ / ٢٨٧)

جو نیچے کی زمین میں ہے' پس پھینکی جاتی ہے روح اس کی پھینکنے کی جگہ میں' پھر نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''اور جو شخص شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پس گویا گرا وہ آسمان سے چہرے کے بل' اچک لیتے ہیں اس کو پرندے ⑪ یا پھینک ⑫ دیتی ہے اس کو ہوا دور کے مکان میں'' پھر ڈالی جاتی ہے روح اس کے بدن میں اور آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے' جو اس کو بٹھاتے ہیں پھر اس کو کہتے ہیں' تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے' ہاہا ⑬ میں نہیں جانتا' پھر کہتے ہیں اس کو کیا ہے دین تیرا؟ تو وہ کہتا ہے ہاہا میں نہیں جانتا پھر اس کو کہتے ہیں کون ہے یہ شخص کہ جو تم میں بھیجا گیا؟ وہ کہتا ہے ہاہا میں نہیں جانتا پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان کی طرف سے' یہ جھوٹا ہے پس بچھاؤ بچھونا اس کے لیے آگ کا اور کھول دو اس کے لیے دروازہ طرف دوزخ کی' پس آتی ہے اس کو گرمی اس کی اور ہوا گرم اس کی اور تنگ کی جاتی ہے قبر اس پر اس کی یہاں تک کہ مل کر ادھر ادھر نکل آتی ہیں قبر میں پسلیاں اس کی اور آتا ہے اس کے پاس ایک شخص بدشکل بدبودار برے کپڑے پہنے ہوئے وہ کہتا ہے' خوش وقت ہو ساتھ اس چیز کے کہ ناخوش کرے تجھ کو اور وہ یہ دن ہے جو وعدہ دیا جاتا تھا تو' وہ مردہ کہتا ہے کون ہے تو؟ تیرا تو چہرہ نہایت برا ہے' لاتا ہے برائی' تو وہ کہتا ہے کہ میں ہوں تیرا بدعمل پھر کہتا ہے مردہ اے پروردگار میرے نہ قائم کر تو قیامت کو۔ ایک روایت میں اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ جس وقت نکلتی ہے روح مومن کی رحمت بھیجتا ہے اس پر ہر وہ فرشتہ جو درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان میں ہے اور کھولے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے اور نہیں کوئی دروازے والا مگر یہ کہ وہ دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے یہ کہ چڑھائی جائے روح اس کی ان کی طرف سے اور نکالی جاتی ہے ٤ جان اس کی یعنی کافر کی ساتھ رگوں کے تو لعنت کرتے ہیں اس کو تمام فرشتے درمیان آسمان و زمین کے اور ہر فرشتہ آسمان میں اور بند کئے جاتے ہیں دروازے آسمان کے نہیں کوئی دروازے والا مگر کہ دعا کرتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ سے یہ کہ نہ چڑھائی جائے روح اس کی ان کی ہماری طرف۔'' (احمد)

فوائد الحدیث: ❶ پرندے تھے۔ یہ سکون اور اطمینان سے کنایہ ہے۔ ❷ عذاب قبر سے الخ۔ اس حدیث سے عذاب قبر ثابت ہوتا ہے' کتاب وسنت میں اس کے بہت دلائل موجود ہیں اور عقل کے لحاظ سے بھی یہ ناممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ بدن کے کسی حصہ میں حیات پیدا کر دے اور اسے عذاب ہو' بخاری مسلم اور اصحاب سنن نے اس مسئلہ میں بہت احادیث نقل کی ہیں' اہلحدیث کا یہی مذہب ہے۔ ❸ بیٹھتے ہیں الخ۔ یعنی نہایت ادب' احترام سے بیٹھ کر روح نکلنے کی انتظار کرتے ہیں۔ ❹ جیسے بہتا ہے قطرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن کی جان نہایت آسانی سے نکلتی ہے اور ایسی حدیثیں بھی آئی ہیں جن میں یہ بیان ہے کہ مومن پر بھی سختی ہوتی ہے مقصد یہ ہے کہ مومن پر جان نکلنے سے پہلے سختی ہوتی ہے اور نکلتے وقت بالکل سہولت ہوتی ہے' بخلاف کافر اور فاسق وفاجر کے کہ اس کی جان نہایت سختی سے نکلتی ہے۔ واللہ اعلم (م) ❺ نہیں گزرتے۔ یعنی اس کی جان لے کر۔ ❻ طرف زمین کے۔ یعنی اس کے بدن کی طرف لے جاؤ جو زمین میں مدفون ہے تاکہ اس کے ساتھ وابستہ ہو کر منکر ونکیر کے سوالات کا جواب دے۔ ❼ دو یعنی منکر ونکیر۔ ❽ کون ہے وہ شخص الخ۔ بعض روایات میں یوں ہے'' **فی هذا الرجل لمحمد**'' اور بعض میں صرف ''**فی هذا الرجل**'' آیا ہے مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قبر میں تین سوالات ہوں گے (۱) توحید باری تعالیٰ (۲) دین (۳) اور میری رسالت کے متعلق۔ اللہ تعالیٰ مومن کو ان تینوں سوالوں کے صحیح جواب یاد کرا دیتا ہے اور کافر ومنافق کو ان کے جواب بھول جاتے ہیں۔ **اللهم ثبتنا بالقول الثابت فی الحيوة الدنيا و فی الآخرة**۔ یہاں ''ہذا الرجل'' سے بعض کم فہم لوگوں کو غلطی لگی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہذا سے اشارہ نبی ﷺ کے جسم پاک کی طرف ہے' جو بذات خود یا مثالی طور پر قبر میں موجود ہوں گے بالفرض نبی ﷺ قبر میں موجود ہوں بھی تو ہر جگہ اور قبر میں کیسے موجود ہوئے؟ اگر مثالی جسم مراد ہو تو پھر آپ بذات خود موجود نہ رہے بلکہ ان کی مثال اور شبیہ موجود ہوئی اور پھر ہذا کے لئے یہ ضروری نہیں کہ جس کی طرف ہذا کا اشارہ ہو وہ پاس اور سامنے ہی موجود ہو بلکہ عقلی معنوی اور حاضر فی الذہن چیزوں کی طرف بھی لفظ ہذا سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی مثالیں اکثر ملتی ہیں فرشتے جب لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کرنے کے لئے آئے تھے تو پہلے ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے' انہوں نے آمد کا سبب پوچھا تو فرشتوں نے کہا: **انا مهلكوا اهل هذه القرية ان اهلها كانوا ظالمين**۔ (العنکبوت: ۳۰) اب تو یہ معلوم ہوا کہ لوط علیہ السلام سدوم کی بستیوں میں رہتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں اور یہ بھی معلوم ہے کہ سدوم سامنے نہیں تھا بلکہ ابراہیم علیہ السلام اور فرشتوں کے ذہن میں تھا۔ اسی طرح ''**الم ذلك الكتاب**'' میں ذلک کا اشارہ قرآن مجید کی طرف ہے حالانکہ اس آیت کے نزول کے وقت سارا قرآن مجید نہیں نازل ہوا تھا۔ نیز جب نبی ﷺ مدینہ منورہ میں زندہ موجود تھے۔ اس وقت جو مسلمان یا غیر فوت ہوتے تھے تو ان سے یہ سوال کیسے کیا جاتا تھا' آپ تو کبھی عالم برزخ کی سیر کے لئے تشریف نہیں لے گئے' بلکہ زندگی میں ہمیشہ مدینہ منورہ میں اقامت فرما رہے۔ ❾ یہ آیت یعنی دلیل اور سند کے لئے۔ ❿ اور نہ داخل ہوں گے۔ یعنی جیسے یہ امر محال ہے ایسے ہی کافروں کا جنت میں داخل ہونا محال ہے۔ ⓫ پرندے یعنی ہلاک ہو جاتا ہے۔ ⓬ پھینک الخ یعنی ایسا ہلاک ہوتا ہے کہ پھر نجات کی کوئی امید باقی نہیں رہتی۔ ⓭ ہاہ ہاہ الخ ایک کلمہ ہے جو عرب حیرت اور دہشت کے وقت بولتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ کافر اور منافق' منکر اور نکیر کے سوالات کے جواب میں کہتا ہے جو کچھ لوگ کہا کرتے تھے میں بھی وہی کہتا تھا لیکن آہ آہ اب مجھے یاد نہیں آرہا' اس سے معلوم ہوا کہ بلا یقین ایمان' محض سن' سنا کر ماننا کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور نہ اس سے نجات مل سکتی ہے لہٰذا آدمی کے لئے ضروری ہے کہ وہ سوچ' سمجھ کر یقین کے ساتھ ایمان لائے۔ **والله الموفق وهو المعين**۔ ⓮ نکالی جاتی ہے الخ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کافر ومنافق اور فاسق وفاجر کی جان بدن سے انتہائی ناخوشی سے نکلتی ہے اور فرشتے اسے کھینچ کر نکالتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦٣١ (١٦) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ اَتَتْهُ اُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَآءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَبَاعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنْ لَقِيْتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّى السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَاللّٰهُ لَكِ يَا اُمَّ بِشْرٍ نَّحْنُ اَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِىْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ)) قَالَ بَلٰى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ۔ (رواه ابن ماجة والبيهقى فى كتاب البعث و النشور) (ابن ماجه حديث رقم ١٤٤٩)

عبدالرحمٰن بن کعب رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ جب سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کو موت آئی تو ان کے پاس ام بشر بنت براء بن معرور آئی اس نے کہا' اے ابا عبدالرحمٰن (کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) اگر ملے تو ❶ فلاں سے' تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے کہا بخشے اللہ تجھ کو اے ام بشر! ہم زیادہ مشغول ❷ ہوں گے اس سے' ام بشر نے کہا اے ابا عبدالرحمٰن! کیا نہیں سنا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے: ''روحیں مومنوں کی سبز پرندوں میں ہوں گی' کھائیں گی میوے بہشت سے؟'' کہا' ہاں ام بشر! ام بشر نے کہا پس یہی اس کا مطلب ❸ ہے۔ (ابن ماجہ' بیہقی نے کتاب بعث و النشور میں روایت کیا)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر ملے تو یعنی فوت ہونے کے بعد عالم برزخ میں۔ ❷ مشغول ہوں گے الخ۔ یعنی حساب وغیرہ کے معاملہ میں خود مصروف ہوں گے' وہاں سلام پہنچانے کی کب فرصت مل سکتی ہے۔ ❸ یہ وہ ہے الخ۔ مطلب یہ ہے کہ براء رضی اللہ عنہ بھی چڑیا کی صورت میں ہوں گے اور آپ بھی اسی صورت میں ہوں گے تو تم ان سے ضرور ملو گے لہٰذا ایسے موقع پر سلام پہنچانا کوئی مشکل بات نہیں۔

١٦٣٢ (١٧) وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِىْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يُرْجِعَهُ اللّٰهُ فِىْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ)) (رَوَاهُ مَالِكٌ وَ النَّسَائِىُّ وَ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَ النُّشُوْرِ) (النسائى حديث رقم ٢٠٧٣ وابن ماجه حديث رقم ٤٢٧١ والموطا حديث رقم ٤٩ من كتاب الجنائز واحمد فى المسند ٣/ ٤٥٥)

عبدالرحمٰن بن کعب رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک مومن کی روح ❶ پرندہ کی طرح ہوتی ہے' میوہ کھاتی ہے جنت میں یہاں تک کہ قیامت کے دن واپس لائے گا اس کو اللہ تعالیٰ اس کے بدن میں۔'' (مالک' نسائی' بیہقی کتاب بعث والنشور)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ روح مومن کی۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث میں مومن سے وہ مومن مراد ہے جو شہید ہو کر فوت ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ مومن مراد ہے۔ (زرقانی)

١٦٣٣ (١٨) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ يَمُوْتُ فَقُلْتُ

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' جبکہ وہ ❶ قریب المرگ تھے' میں نے کہا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِقْرَأْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ السَّلَامَ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٤٥٠)

رسول اللہ ﷺ سے میرا اسلام کہنا۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قریب فوت ہونے کے الخ۔ یعنی حالت سکرات میں تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مومنوں کی ارواح عالم برزخ میں آپس میں ایک دوسرے سے ملتی باتیں کرتیں کھاتی پیتی اور خوش ہوتی ہیں (زرقانی ج ۲ص ۸۵)

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَ تَكْفِيْنِهٖ

میت ❶ کو غسل اور کفن دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٦٣٤ - (١) عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ اِبْنَتَهٗ فَقَالَ ((اِغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذَالِكَ بِمَآءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ)) فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ ((اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا)) قَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٢٥٤ ومسلم حديث رقم (٣٦۔ ٩٣٩) وابوداود حديث رقم ٣٦٤٢ والترمذی حديث رقم ٩٩٠ والنسائی حديث رقم ١٨٨١ وابن ماجه حديث رقم ١٤٥٨ والمؤطا حديث رقم ٢ من كتاب الجنائز واحمد فی المسند ٥/ ٨٤)

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ آئے جبکہ ہم نہلا رہی تھیں آپ کی بیٹی کو ❷ آپ نے فرمایا: ”نہلاؤ اس کو تین بار ❸ یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم یہ مناسب ساتھ پانی کے اور پتے بیری کے اور ڈالو آخری بار میں کافور یا کچھ کافور سے تو جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا“ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ کو خبر دی تو آپ نے اپنا تہبند ڈالا طرف ہماری پس فرمایا: ”اس تہبند کو بدن سے لگا دو (یعنی اس میں لپیٹ دو)“ اور ایک روایت میں ہے: ”غسل دو اس کو طاق تین بار یا پانچ یا سات بار اور شروع کرو اس کے دائیں طرف سے اور اعضاء وضو اس کے سے“ اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور بنائیں ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں پھر ڈالا ہم نے ان کو پیچھے ان کے۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ غسل میت بالاجماع زندہ مسلمانوں پر واجب ہے۔ شہید کے سوا ہر مسلمان میت کو غسل دینا ضروری ہے شہید کو بغیر غسل اس کے کپڑوں میں خون سمیت دفن کرنے کا حکم ہے اور میت کو اس کے رشتہ دار غسل دیں جو رشتہ داری میں قریب ہوں بشرطیکہ ان کو غسل دینے کا طریقہ معلوم ہو اگر ان میں سے کسی کو معلوم نہ ہو تو پھر وہ لوگ غسل دیں جو پرہیز گار او دامانت دار ہوں۔ (نیل ج ۴/ ۲۷) جب کوئی عورت مر جائے اور وہاں عورتیں موجود نہ ہوں جو اس کو غسل دیں اور نہ اس کا شوہر ہو جو غسل دے تو وہ عورت تیمم کرائی جائے اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ اور دونوں ہتھیلیاں پاک مٹی سے مل جائیں اور جب کوئی مرد مر جائے اور وہاں عورتوں کے سوا کوئی مرد نہیں تو عورتیں اس کو تیمم کرائیں۔ (سبل السلام ج ۲ ص ۱۲۶) شوہر کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی کو غسل دے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! اگر تو مجھ سے پہلے مرتی تو میں تجھے غسل دیتا۔ (مسند احمد' ابن ماجہ' ابن حبان' بلوغ المرام' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا '' (دارقطنی شافعی' بیہقی اور اس کی اسناد حسن ہے۔ نیل الاوطار ص ۲۵۷ ج ۳) اور یہی مذہب ہے امام مالک' امام شافعی' امام احمد اور جمہور علماء کا اور بیوی کے لیے بھی جائز ہے کہ اپنے شوہر کو غسل دے' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی بیوی نے غسل دیا تھا۔ فقہائے حنفیہ کے نزدیک بھی جائز ہے کہ عورت اپنے شوہر کو غسل دے۔ (کتاب الجنائز ص ۲۲) مزید تفصیل کے لئے کتاب الجنائز امام مبارکپوری کی تالیف انیف کی طرف رجوع فرمائیں۔) ❷ یعنی آپ کی صاحبزادی ام کلثوم یا زینب رضی اللہ عنہا کو۔ ❸ میت کے غسل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کے کپڑے اتاریں لیکن بدن کا جتنا حصہ زندگی کی حالت میں چھپانا ضروری ہے اس کو بے پردہ نہ کریں' پھر بائیں ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر اس کا استنجا کرائیں اور بدن پر کہیں نجاست ہو تو اس کو بھی پاک کریں' پھر وضو کرائیں' سر اور داڑھی میں بال ہوں تو خطمی سے یا کسی اور صاف کرنے والی چیز (صابن وغیرہ) سے دھوئیں اور اگر میت عورت ہو تو اس کے سر کی چوٹیوں کو کھول کر اس کا سر دھوئیں' پھر تین بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیں اور آخری بار پانی میں کافور ملائیں اگر تین بار سے زیادہ غسل دینے کی ضرورت معلوم ہو تو پانچ بار غسل دیں' اگر پانچ بار سے بھی زیادہ ضرورت ہو تو طاق ہونا چاہیے غسل دینے میں دائیں طرف سے شروع کریں جیسا کہ اس حدیث میں آیا ہے۔ نرمی اور آہستگی سے غسل دیں اور میت سے کوئی مکروہ یا معیوب چیز معلوم ہو تو اس کو چھپائیں اور کسی سے ظاہر نہ کریں اور جس مقام میں غسل دیں وہاں پردہ کر لیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی فرمائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ البتہ اگر غسل دینے والا میت کی کوئی اچھی چیز دیکھے مثلاً چہرہ کا چمکنا اور روشن ہونا یا اس سے خوشبو کا محسوس کرنا تو بہتر ہے کہ اس کو لوگوں سے بیان کرے اور مکروہ چیز دیکھے تو ظاہر کرنا جائز نہیں۔ (کتاب الجنائز ص ۲۵' ۲۶)

١٦٣٥ (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ۔ (متفق عليه)

(البخاری حديث رقم ١٢٦٤ ومسلم حديث رقم (٤٥ـ ٩٤١) وابوداؤد حديث رقم ٣١٥١ والترمذی حديث رقم ٩٩٦ والنسائی حديث رقم ١٨٩٨ وابن ماجه حديث رقم ١٤٦٩ والمؤطا حديث رقم ٥ من كتاب الجنائز واحمد فی المسند ٦/ ٩٣)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سحول ❶ کے بنے ہوئے روئی کے سفید یمنی تین کپڑوں میں کفن دیا گیا' ان میں کرتا تھا اور نہ ہی پگڑی۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سحول۔ سحول ایک بستی ہے ملک یمن میں۔

١٦٣٦ (٣) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٤٩ـ ٩٤٣) وابوداؤد

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کفن دے ایک تمہارا اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ وہ اس کو اچھا کفن دے۔'' (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ٣١٤٨ والترمذی حدیث رقم ٩٩٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٧٤ والنسائی حدیث رقم ١٨٩٥ واحمد فی المسند ٣/ ٢٩٥)

١٦٣٧ (٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا))۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری حدیث رقم ١٢٥٧ ومسلم حدیث رقم (٩٣۔ ١٢٠٦ والترمذی حدیث رقم ٩٥١ والنسائی حدیث رقم ١٩٠٤ وابن ماجه حدیث رقم ٣٠٨٤ والدارمی حدیث رقم ١٨٥٢ واحمد فی المسند ١/ ٢١٥)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے ساتھ تھا' پس اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی' اور وہ احرام پہنے ہوئے تھا تو وہ مرگیا' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غسل دو اس کو پانی اور بیری کے ساتھ اور کفناؤ اس کو اس کے دو کپڑوں میں اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ڈھانپو اس کا سر' کیونکہ وہ اٹھایا جائے گا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا۔'' (بخاری ومسلم)

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِیْ ((بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ)) اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

اور ہم سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کی حدیث ''قتل کیے گئے سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ'' باب جامع مناقب میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

الفصل الثانی

١٦٣٨ (٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُوا الْبَصَرَ۔)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى مَوْتَاكُمْ ۔ (ابوداوٗد حدیث رقم ٤٠٦١ والترمذی حدیث رقم ٩٩٤ والنسائی حدیث رقم ١٨٩٦ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٧٢ واحمد فی المسند ١/ ٢٤٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہنو تم سفید کپڑے کیونکہ وہ بہتر ہیں تمہارے کپڑوں میں اور کفناؤ سفید کپڑوں میں اپنے مُردوں کو اور تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اثمد ❶ ہے اس لیے کہ وہ اگاتا ہے پلکوں کے بالوں کو اور روشن کرتا ہے بینائی کو۔'' (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اثمد وہی سرمہ ہے جس کو ہمارے ملک کے لوگ عام استعمال کرتے ہیں' افضل یہ ہے کہ سوتے وقت لگایا جائے' اس لئے کہ نبی ﷺ سوتے وقت لگاتے تھے اور اس وقت کا لگایا ہوا اچھا اثر کرتا ہے۔

١٦٣٩ (٦) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَغَالَوْا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيْعًا۔)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ٣١٥٤)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کفن میں بہت مہنگا ❶ کپڑا استعمال نہ کرو کیونکہ وہ چھینا جاتا ہے چھیننا جلد۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ میت نے اگر کچھ مال چھوڑا ہے تو اس سے پہلے اس کی تجہیز و تکفین کی جائے' اگر اس قدر مال چھوڑا ہے کہ اس سے کفن مسنون ہو سکتا ہے تو کفن مسنون ہی دینا چاہیے یعنی مرد ہو تو تین کپڑے اور عورت ہو تو پانچ کپڑے' کفن میں قیمتی کپڑا نہیں لگانا چاہیے کیونکہ یہ بہت جلدی گل' سڑ جائے گا اور بے فائدہ مال ضائع ہو گا' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میرے پرانے ان دونوں کپڑوں میں ہی کفنا دینا' نئے کپڑوں کے زندہ لوگ بنسبت مردوں کے زیادہ مستحق ہیں' یہ کفن کے دونوں کپڑے تو لہو پیپ کے لئے ہیں۔ (طبری ج ۲ ص ۵۱۳)

١٦٤٠ (٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اَلْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا۔)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ٣١١٤)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کو موت آئی ❶ تو انہوں نے نئے کپڑے منگوائے پھر ان کو پہنا' پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''مردہ اٹھایا جاتا ہے ان کپڑوں میں جن میں وہ مرتا ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ظاہراً اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نئے کپڑے پہننے کے لئے بطور دلیل یہ حدیث بیان کی حالانکہ اس حدیث میں کپڑوں سے مراد وہ عمل مراد ہیں جن کو کرتے ہوئے آدمی فوت ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے صفائی اور نظافت کے لئے نئے کپڑے پہنے تھے' اتفاقاً ان کو یہ حدیث بھی یاد آ گئی تو بیان کر دی' نہ کہ نئے کپڑے پہننے کی دلیل کے لئے بیان کی۔

١٦٤١ (٨) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْاُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ الْاَقْرَنُ.)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ٣١٥٦)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین کفن حلہ ❶ اور بہترین قربانی سینگوں والا دنبہ ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تہبند اور اوپر کی چادر کو حلہ کہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر تین چادریں نہ مل سکیں تو دو ہی کافی ہیں بلکہ ضرورت کے وقت ایک ایسے کپڑے میں بھی کفنانا جائز ہے جو اس قدر لمبا نہ ہو کہ میت کے پورے قد کو چھپائے' ایسی صورت میں سر کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفنانا چاہیے اور پاؤں کی طرف اذخر یا کسی اور گھاس سے چھپا دینا چاہیے جیسے شہداء احد کفنائے گئے تھے۔

۱٦٤٢ (۹) وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ (الترمذی حدیث رقم ۱۵۱۷ وابن ماجه حدیث رقم ۱٤٧٣)

اور ترمذی' ابن ماجہ نے سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱٦٤٣ (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بِقَتْلَى اُحُدٍ اَنْ يُّنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَ الْجُلُوْدُ وَاَنْ يُّدْفَنُوْا بِدِمَآئِهِمْ وَثِيَابِهِمْ)) (رواه ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۳٤ وابن ماجه حدیث رقم ۱۵۱۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے متعلق فرمایا: ''اتارا جائے ان سے لوہا اور چمڑے اور یہ کہ انہیں دفن کیا جائے ان کے خون اور ان کے کپڑوں سمیت۔'' (ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

﴿ف﴾ مردوں کے لئے کفن مسنون تین کپڑے یعنی تین چادریں جو اس قدر لمبی اور چوڑی ہوں جن میں میت کو خوب اچھی طرح لپیٹ سکیں اور سر سے قدم تک بخوبی چھپ جائے۔ اکثر اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسی پر عمل ہے' مردہ دفن دینے کا طریقہ یہ ہے کہ تینوں چادروں کو ایک دوسرے پر بچھائیں' پھر میت کو چت لٹائیں' پھر اوپر کی چادر کی دائیں طرف کو پہلے لپیٹیں۔ تاکہ کفن کا لپیٹنا دائیں طرف سے شروع ہو' پھر بائیں طرف کو لپیٹیں' پھر اسی طرح نیچے کی باقی چادروں کو لپیٹیں' پھر سر اور پاؤں کی طرف کفن کو گرہ دیں تاکہ کفن منتشر نہ ہونے پائے اور جب میت کو لحد میں رکھیں تو ان دونوں گرہوں کو کھول دیں' سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔ عورتوں کے لئے مسنون کفن پانچ کپڑے ہیں اور وہ یہ ہیں' تہہ بند' کرتا' خمار جس کو دامنی کہتے ہیں یعنی سر بند اور دو چادریں' عورتوں کے تہہ بند کی لمبائی بقدر تہبند شرعی کے ہونی چاہیے اور عورتوں کا کرتا کندھے سے قدم تک ہونا چاہیے جیسا کہ زندہ عورتوں کو لمبا کرتہ پہننا مشروع و درست ہے اور سر بند کی لمبائی اور چوڑائی اس قدر ہونی چاہیے کہ عورت کا سر بالوں سمیت اس میں چھپ جائے۔ (کتاب الجنائز)

الفصل الثالث

۱٦٤٤ (۱۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَآئِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ وَاُرَاهُ قَالَ وَ قُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا وَلَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ۔ (رواه

سعید بن ابراہیم رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا اور وہ روزہ سے تھے' انہوں نے کہا' سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے' وہ ایک چادر میں کفن دیئے گئے اگر ڈھانپا جاتا ان کا سر تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور اگر ڈھانپے جاتے پاؤں تو ان کا سر کھل جاتا تھا اور میں گمان کرتا ہوں کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شہید کر دیئے گئے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ وہ بہتر مجھ سے تھے پھر ہمارے لیے دنیا بہت زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البخاری) (البخاری حدیث رقم ٤٠٤٥)

کشادہ کی گئی کہ ڈرتے ہیں ہم کہ ہو ثواب ہماری نیکیوں کا جلدی دیا جانا ہمارے لیے پھر انہوں نے رونا شروع کیا یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔ (بخاری)

١٦٤٥ (١٢) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيْصًا۔ **(متفق عليه)** (البخاری حدیث رقم ٥٧٩٥ ومسلم حدیث رقم (٢۔ ٢٧٧٣) والنسائی حدیث رقم ١٩٠١ واحمد فی المسند ٣/ ٣٨١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی کے پاس آئے جبکہ وہ اپنی قبر میں رکھا گیا پھر حکم فرمایا اس کے نکالنے کا تو وہ نکالا گیا' پھر رکھا اس کو نبی ﷺ نے اپنے گھٹنوں پر' اور ڈالا اس کے منہ میں لعاب اپنا اور پہنایا اس کو اپنا کرتہ' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا' اور عبداللہ بن ابی نے پہنایا تھا عباس رضی اللہ عنہ کو کرتہ۔ (بخاری و مسلم)

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَ الصَّلٰوةِ عَلَيْهَا

جنازہ کے ساتھ چلنے ❶ اور نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

الفصل الاول

١٦٤٦ (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ۔)) **(متفق عليه)** (البخاری حدیث رقم ١٣١٥ ومسلم حدیث رقم (٥٠۔ ٩٤٤) والترمذی حدیث رقم ١٠١٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٧٧ واحمد فی المسند ٢/ ٢٤٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنازہ میں جلدی کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو بہتر ہے پہنچاؤ اس کو طرف اس کے اور اگر ہے اس کے علاوہ تو بد ہے اس کو اپنی گردنوں سے (جلدی) اتارو۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جنازہ کے ساتھ چلنے۔ جنازہ کے ساتھ چلنا ایک حق ہے' منجملہ ان حقوق کے جو مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے پر واجب ہیں۔ علاوہ ازیں جنازہ کے ساتھ چلنے میں بہت بڑا ثواب ہے جیسا کہ اس باب میں احادیث آئی ہیں جنازہ کے اٹھانے میں کسی قسم کی کوئی ذلت نہیں ہے۔ خود نبی ﷺ اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام' تابعین اور ائمہ دین جنازہ اٹھایا کرتے تھے لہٰذا جو شخص جنازہ کے اٹھانے میں ذلت سمجھے تو وہ یقیناً ضعیف الایمان ہے۔

١٦٤٧ (٢) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت جنازہ تیار کیا جاتا ہے اور اس کو لوگ اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ كَانَتْ غَیْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا یَا وَیْلَهَا اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا یَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ١٣١٤ والنسائی حدیث رقم ١٩٠٩ واحمد فی المسند ٣/ ٤١)

گردنوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک بخت ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے چلو اور اگر وہ بد بخت ہوتا ہے تو کہتا ہے اپنے لوگوں کو اے مصیبت مجھے کہاں لے جاتے ہو؟ اس کی آواز ہر چیز سنتی ہے سوائے انسانوں کے اور اگر اسے انسان سنیں تو وہ بیہوش ہو جائیں۔'' (بخاری)

١٦٤٨ (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٣١٠ ومسلم حدیث رقم (٧٧۔ ٩٦٩) وابوداؤد حدیث رقم ٣١٧٣ والترمذی حدیث رقم ١٠٤٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٧٢)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ ❶ اور جو شخص ساتھ ہو اس کے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھا جائے جنازہ۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کھڑے ہو جاؤ۔ جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جانے کا یہ حکم پہلے تھا، پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسا کہ صحیح مسلم میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے جو آگے آ رہی ہے۔

١٦٤٩ (٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا یَهُوْدِیَّةٌ فَقَالَ ((اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٣١١ ومسلم حدیث رقم (٧٨۔ ٩٦٠) وابوداؤد حدیث رقم ٣١٧٤ والنسائی حدیث رقم ١٩٢٢ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٤٣ واحمد فی المسند ٣/ ٣١٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گزرا ایک جنازہ تو کھڑے ہوئے اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوئے ہم ساتھ آپ کے، پس کہا ہم نے اے اللہ کے رسول! یہ جنازہ یہودیہ کا ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت گھبراہٹ اور ڈر ہے پس جب دیکھو جنازہ تو اٹھ کھڑے ہو۔'' (بخاری، مسلم)

١٦٥٠ (٥) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا یَعْنِیْ فِی الْجَنَازَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِیْ رِوَایَةِ مَالِكٍ وَ اَبِیْ دَاوٗدَ قَامَ فِی الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ۔ (مسلم حدیث رقم (٨٤۔ ٩٦٢) و ابوداؤد حدیث رقم ٣١٧٥ والترمذی حدیث رقم ١٠٤٤ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٤٤ والمؤطا

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے اور آپ بیٹھے تو ہم بھی بیٹھ ❶ گئے یعنی جنازہ دیکھ کر۔ (مسلم) اور مالک اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے پھر بعد میں بیٹھ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ٣٣ من کتاب الجنائز)

فوائد الحدیث: ❶ پس بیٹھے ہم۔ جنازہ میں کھڑے ہونے کے دوحکم تھے' ایک وہ شخص جو جنازہ کو دیکھے تو کھڑا ہو جائے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے' یہ دونوں حکم علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے منسوخ ہو گئے ہیں' اب جنازہ دیکھ کر اٹھنا سنت نہیں ہے۔ (زرقانی ج ص ٦٩)

١٦٥١ (٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِّثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٣٢٥ ومسلم حدیث رقم (٥٢۔ ٩٤٥) وابوداوٗد حدیث رقم ٣١٦٨ والنسائی حدیث رقم ١٩٤٠ واحمد فی المسند ٢/٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جائے ثواب حاصل کرنے کے لیے اور رہے ساتھ اس کے یہاں تک کہ نماز پڑھے اس پر اور اس کے دفن سے فراغت پائے' تو وہ لوٹتا ہے دو قیراط کے برابر اجر لے کر ❶ ہر قیراط مانند احد کے ہے اور جو آدمی کہ نماز پڑھے جنازہ پر پھر واپس جائے دفن سے فراغت پائے تو وہ لوٹتا ہے ایک قیراط کے برابر ثواب لے کر۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قیراط۔ دانق کا آدھا حصہ ہوتا ہے اور دانق درہم کا چھٹا حصہ ہے' تو قیراط درہم کا بارہواں حصہ ہوا یعنی تقریباً دو رتی کے برابر' مقصد یہ ہے کہ قیراط اگرچہ معمولی وزن ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزن رکھتا ہے۔

١٦٥٢ (٧) وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٢٠٤ ومسلم حدیث رقم ٦٢۔ ٩٥١) وابوداوٗد حدیث رقم ٣٢٠٤ والترمذی حدیث رقم ١٠٢٢ والنسائی حدیث رقم ١٩٨٠ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٣٤ والموطا حدیث رقم ١٤ من کتاب الجنائز واحمد فی المسند ٢/ ٢٨١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کے مرنے کی خبر پہنچائی ❶ جس دن وہ مرا اور نکلے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے عیدگاہ کی طرف پھر صف باندھی ساتھ ان کے اور تکبیرات کہیں چار۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ خبر نجاشی الخ۔ ملک حبشہ کے بادشاہ کا لقب نجاشی تھا اور اس بادشاہ کا نام اصحمہ تھا' جب مہاجرین ہجرت کر کے ملک حبش میں پہنچے تو اس بادشاہ نے ان کی خاطر خواہ عزت کی اور ان کو اپنے ملک میں نہایت امن و امان سے رکھا' اور صحابہ سے اسلامی تعلیمات معلوم کر کے دل میں مسلمان ہو گیا تھا۔ اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی فوتگی کی خبر صحابہ کو دی جب وہ فوت ہوا تھا اور صحابہ کو لے کر آپ عیدگاہ میں پہنچے اور صفیں باندھیں اور آپ نے نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیرات کہیں' اس سے ثابت ہوا کہ میت غائب پر نماز جنازہ بھی جائز ہے۔ امام شافعی' امام احمد اور اکثر سلف کا یہی مذہب ہے' حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک میت غائب پر نماز جنازہ جائز نہیں' وہ کہتے ہیں کہ نجاشی کا جنازہ فرشتے اٹھا لائے تھے وہ آپ کے سامنے ظاہر ہو گیا تھا جیسے میت حاضر ہوتی ہے لیکن اس کی کیا دلیل ہے؟ ایسے ہی بلا دلیل باتیں بنا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نبوی کو ٹھکرانا ایمان کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے' تعجب ہے کہ احناف قبر پر نماز جنازہ جائز کہتے ہیں حالانکہ قبر میں بھی میت نظر نہیں آتی' موت کے بعد قلیل اور کثیر فاصلہ سب برابر ہے اور پھر نماز جنازہ تو دعا ہے جو ہر مومن کے لئے درست ہے' غائب ہو یا حاضر بلکہ مومن غائب کے لئے دعا جلد قبول ہوتی ہے' احناف کی یہ باتیں اب صرف کتابوں تک رہ گئی ہیں اور ان کا عمل اس کے خلاف ہے' بانی پاکستان محمد علی جناح کا تمام احناف نے غائبانہ جنازہ پڑھا تھا حالانکہ اس کا مقامی طور پر بھی جنازہ پڑھا گیا تھا' فافھم انه نفیس۔

١٦٥٣ (٨) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ یُکَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَّاِنَّهٗ کَبَّرَ عَلٰی جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُکَبِّرُهَا۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٧٢۔ ٩٥٧) وابوداؤد حدیث رقم ٣١٩٧ والترمذی حدیث رقم ١٠٢٣ والنسائی حدیث رقم ١٩٨٢ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٠٥ واحمد فی المسند ٤ / ٣٦٧)

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیرات کہتے اور انہوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیرات کہیں' پس ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پانچ تکبیرات کہتے تھے۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پانچ تکبیرات۔ نبی ﷺ سے نماز جنازہ میں احادیث صحیحہ سے چار تکبیرات ثابت ہیں اور پانچ بھی اور بعض صحابہ سے پانچ سے زیادہ بھی ثابت ہیں' مگر اکثر عمل چار تکبیرات پر ہے' چار تکبیرات میں رفع یدین کرنا کسی حدیث مرفوع صحیح سے ثابت نہیں ہے اور جو مرفوع ہیں تو وہ ضعیف ہیں' البتہ سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے رفع یدین کرنا بسند صحیح ثابت ہے' امام مالک' امام شافعی امام احمد بن حنبل اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے۔ (کتاب الجنائز)

١٦٥٤ (٩) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَءَ فَاتِحَةَ الْکِتٰبِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ١٣٣٥ وابوداؤد حدیث رقم ٣١٩٨ والترمذی حدیث رقم ١٠٢٦ والنسائی حدیث رقم ١٩٨٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٩٥)

طلحہ بن عبداللہ بن عوف تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو انہوں نے اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی ❶ اور کہا کہ میں نے سورۂ فاتحہ اس لیے پڑھی تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ سورۂ فاتحہ۔ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد دعا ثناء اور سورۂ فاتحہ پڑھے دوسری تکبیر کے بعد درود شریف' تیسری کے بعد میت کے لئے دعا اور چوتھی کے بعد سلام پھیر دے' پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنے کی دلیل یہی حدیث ہے اور یہ حدیث بالکل صحیح ہے' اس سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ نماز جنازہ میں پڑھنا سنت ہے' امام شافعی' امام احمد' امام اسحٰق اور جمہور محدثین رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے اور یہی حق ہے۔ امام شوکانی فرماتے ہیں کہ پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھنا چاہیے' اہل حدیث کا بھی یہی مسلک ہے' جبکہ علماء احناف نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا مکروہ جانتے ہیں' ہاں اگر سورۂ فاتحہ دعا کی نیت سے پڑھے تو پھر کوئی حرج نہیں لیکن حنفیہ کا یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ خود محققین علماء احناف نے اس کی تردید کر دی ہے' علامہ شرنبلالی حنفی نے فقہائے احناف کے اس قول کی تردید میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے' النظم المستطاب لحکم القراءة فی صلوٰة الجنازة بام کتاب'' علامہ ممدوح نے اس کتاب میں فقہائے احناف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اس قول کی اچھی طرح سے تردید کی ہے اور محکم دلائل سے ثابت کیا ہے کہ نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا افضل ہے اور کراہت کی کوئی دلیل نہیں ہے' مولانا عبدالحئی لکھنوی نے بھی اپنی تصنیفات میں فقہائے احناف کے اس قول کی تردید لکھی ہے' الغرض نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا سنت ہے جبکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور احناف کا قول صحیح نہیں ہے۔ (کتاب الجنائز ص ٦٥)

١٦٥٥ (١٠) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَآئِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ)) قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٥۔ ٩٦٣) والنسائی حديث رقم ١٩٨٣ وابن ماجه حديث رقم ١٥٠٠)

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی' پس یاد کی میں نے آپ کی وہ دعا جو آپ نے پڑھی تھی آپ فرماتے تھے: ''یاالٰہی! بخش گناہ اس کے اور رحمت کر اس پر اور خلاص کر اس کو اور معاف کر اس سے' بہتر کر مہمانی اس کی' اور کشادہ کر قبر اس کی اور پاک کر اس کو ساتھ پانی کے' اور برف کے اور اولے کے' اور پاک کر اس کو گناہوں سے جیسے پاک کرتا ہے تو کپڑے سفید کو میل سے اور بدل دے اس کو گھر بہتر گھر اس کے سے اور اہل بہتر اہل اس کے سے' اور بیوی بہتر بیوی اس کی سے اور داخل کر اس کو جنت میں اور پناہ دے اس کو قبر کے عذاب سے' یا کہا: ''دوزخ کے عذاب سے'' اور ایک روایت میں ہے ''بچا اس کو فتنۂ قبر سے اور آگ کے عذاب سے'' کہا (عوف نے) یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ یہ میت میں ہوتا۔ (مسلم)

١٦٥٦ (١١) وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ اُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَآءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَاَخِيْهِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٠١۔ ٩٧٣) وابوداؤد حديث رقم ١٣٩٠)

سیدنا ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی تو ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ان کو مسجد میں داخل کرو تاکہ میں ان پر نماز پڑھوں پس اس کا انکار کیا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دو بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی ہے۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مسجد میں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مسجد میں نماز جنازہ درست ہے' امام شافعی اور اہل حدیث کا یہی مسلک ہے اس کے خلاف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ میں جو حدیث آئی ہے کہ ''جو شخص مسجد میں نماز جنازہ پڑھے' اس کے لئے کچھ نہیں۔'' یہ حدیث ضعیف ہے اس کو صرف ''صالح بن نبہان مولی التوامہ'' نے روایت کیا ہے' امام ابن حبان فرماتے ہیں یہ حدیث باطل ہے علاوہ ازیں ابوداؤد میں اس طرح ہے ''فلا شیء علیه'' یعنی اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦٥٧ (١٢) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى امْرَاَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسْطَهَا۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٣٣١ ومسلم حدیث رقم (٨٧۔ ٩٦٤) وابوداوٗد حدیث رقم ٣١٩٥ والترمذی حدیث رقم ١٠٣٥ والنسائی حدیث رقم ١٩٧٦ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٩٣ واحمد فی المسند ٥/ ١٤)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو کہ اپنے نفاس کے دوران مر گئی تھی' تو آپ اس کے وسط میں کھڑے ❶ ہوئے۔(بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کھڑے۔میت اگر مرد ہو تو اس کے سر کے برابر اور عورت ہو تو اس کی کمر کے برابر امام کو کھڑا ہونا چاہیے' فقہ حنفیہ میں جو لکھا ہے کہ ''میت مرد ہو خواہ عورت دونوں کی نماز جنازہ میں امام کو اس کے سینہ کے برابر کھڑا ہونا چاہیے۔'' اس کا کوئی ثبوت صحیح حدیث سے نہیں ملتا۔ بلکہ امام ابوحنیفہؒ سے حدیث کے موافق ایک قول منقول ہے کہ میت اگر مرد ہو تو امام اس کے سر کے مقابل اور اگر عورت ہو تو اس کی کمر کے مقابل کھڑا ہو۔امام ابویوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔مزید تفصیل کتاب الجنائز ص ٥١ میں دیکھیے۔

١٦٥٨ (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ ((مَتٰى دُفِنَ هٰذَا)) قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ ((اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ)) قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا اَنْ نُّوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٢٤٧ ومسلم حدیث رقم (٦٩۔ ٩٥٤) وابن ماجه حدیث رقم ١٥٣٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے' مردہ اس میں رات کو دفن کیا گیا تھا' تو آپ نے فرمایا کہ یہ کب دفن کیا گیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا آج کی رات آپ نے فرمایا: ''تم نے مجھے کیوں نہ خبر دی؟'' عرض کیا دفن کیا ہم نے اس کو اندھیری رات میں پس ناپسند سمجھا ہم نے آپ کو جگانا پھر کھڑے ہوئے نبی ﷺ پس صف باندھی ہم نے پیچھے آپ کے اور اس پر نماز پڑھی۔ (بخاری' مسلم)

١٦٥٩ (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَآءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْعَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ ((اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ)) قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهٗ فَقَالَ ((دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ)) فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِيْ عَلَيْهِمْ۔)) (متفق علیه) ولفظه لمسلم. (البخاری حدیث رقم ١٣٣٧

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت جو مسجد میں جھاڑو دیتی تھی یا تھا ایک جوان' پس نہ پایا اس کو رسول اللہ ﷺ نے' تو پوچھا احوال اس عورت یا اس جوان کے متعلق' صحابہ نے عرض کیا' مر گیا یا مر گئی آپ نے فرمایا: ''تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا' گویا کہ صحابہ نے حقیر جانا اس عورت کو یا اس آدمی کو' تو فرمایا ''مجھے اس کی قبر بتاؤ'' آپ کو بتایا گیا تو آپ نے اس پر نماز پڑھی ❶ پھر فرمایا ''یہ قبریں تاریکیوں سے مُردوں پر بھری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومسلم حدیث رقم (۷۱۔ ۹۵٦) وابن ماجه حدیث رقم ۱۵۳۳ واحمد فی المسند ۲/ ۳۸۸)

ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ روشن کرتا ہے میری نماز کی وجہ سے مُردوں کی قبروں کو۔" (بخاری، مسلم) لفظ اس کے مسلم کے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ نماز پڑھی۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قبر پر نماز پڑھنا مسنون ہے۔ امام شافعی، اصحاب امام مالک رحمہم اللہ اور محدثین رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ احناف نے یہاں بھی تاویلات باطلہ کر کے اس کو ناجائز کرنے کی سعی ناتمام کی ہے۔ العیاذ باللہ

۱٦٦۰ (۱۵) وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ، قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۵۹۔ ۹٤۸) وابن ماجه حدیث رقم ۱٤۸۹ واحمد فی المسند ۱/ ۲۷۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب سے روایت ہے انہوں نے نقل کیا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ان کا بیٹا قدید میں یا عسفان میں مر گیا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، اے کریب! دیکھ اس کے لیے کس قدر لوگ جمع ہوئے، کریب نے کہا پھر نکلا میں تو اس کے لیے لوگ جمع ہو گئے تھے تو میں نے ان کو خبر دی انہوں نے کہا، کیا خیال ہے وہ چالیس ہوں گے؟ میں نے کہا ہاں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جنازہ نکالو پس تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے "نہیں کوئی مسلمان کہ فوت ہو اور اس کی نماز جنازہ میں چالیس مواحد آدمی ہوں جو کہ شرک کرنے والے نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت میت کے حق میں قبول فرماتا ہے۔" (مسلم)

۱٦٦۱ (۱٦) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مَّيِّتٍ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔)) (رواه مسلم) (البخاری حدیث رقم ۱۳٦۷ ومسلم حدیث رقم ٦۰-۹٤۹ والترمذی حدیث رقم ۱۰۵۹ و النسائی حدیث رقم ۱۹۳۲ واحمد فی المسند ۳/ ۲۸۱)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے روایت کیا، آپ نے فرمایا: "نہیں کوئی میت کہ نماز پڑھے اس پر ایک جماعت مسلمانوں سے جو کہ پہنچیں ❶ ایک سو کو، سب شفاعت کریں واسطے اس کے، مگر قبول کی جاتی ہے شفاعت ان کی میت کے حق میں۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سو کو۔ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث کے خلاف نہیں، بلکہ کثرت بیان کرنا مقصود ہے کہ نماز جنازہ میں مسلمانوں کا کثرت سے شریک ہونا میت کے حق میں قبولیت دعا کا سبب ہے، چالیس مواحد مسلمان شریک ہوں اور خلوص سے دعا کریں اور اس سے زیادہ شریک ہوں تو اور فائدہ ہے اور یہ اس میت کے لئے خوش نصیبی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦٦٢ (١٧) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَجَبَتْ)) ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ ((وَجَبَتْ)) فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ ((هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔)) (متفق عليه) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ))۔

(البخاری حدیث رقم ١٣٦٧ ومسلم حدیث رقم ٦٠ ـ ٩٤٩)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ایک جنازہ پر گذرے اس پر بھلائی کی تعریف کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''واجب ہوئی'' پھر گزرے ایک اور جنازہ پر' تو ذکر کیا اس پر برائی کا' آپ نے فرمایا: ''واجب ہوئی'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' کیا واجب ہوئی؟ آپ نے فرمایا: ''وہ شخص کہ تعریف کی تم نے اس پر بھلائی کی تو واجب ہوئی اس کیلئے بہشت اور وہ شخص کہ جس پر ذکر کیا تم نے برائی کا تو واجب ہوئی اس کیلئے دوزخ تم گواہ ہو اللہ تعالیٰ کے زمین پر۔ (بخاری' مسلم) ایک اور روایت میں ہے: ''مومن گواہ ہیں ❶ اللہ تعالیٰ کے زمین پر۔''

فوائد الحدیث: ❶ گواہ ہیں۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام اور دیگر مومنین اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں' ان کی تعریف اور ان کی مذمت بیان کرنے میں بڑا دخل ہے' اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام اور مجتہدین ائمہ حدیث کا اجماع اور اتفاق حجت ہے۔ مسند بزار میں عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی بندہ فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی بدی جانتا ہے اور مومن لوگ اس کی تعریف کریں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کی گواہی قبول کی اور اس کے گناہ دیدہ دانستہ معاف کئے واللہ سبحانہ وتعالیٰ غفور رحیم۔

١٦٦٣ (١٨) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)) قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ ((وَ ثَلَاثَةٌ)) قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ ((وَاثْنَانِ)) ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ١٣٦٨ والنسائی حدیث رقم ١٩٣٤ واحمد فی المسند ١/ ٢٢)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے لیے چار آدمی بھلائی کی گواہی دیں تو داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں'' ہم نے کہا اگر تین شخص گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تین بھی ❶ گواہی دیں تو بھی'' ہم نے کہا اگر دو گواہی دیں؟ فرمایا: ''اور دو بھی'' پھر ہم نے آپ سے ایک کے متعلق نہ پوچھا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اگر تین۔ اس سے معلوم ہوا کہ تین خالص مسلمانوں کی گواہی بھی نجات کا سبب ہے۔

١٦٦٤ (١٩) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا۔)) (البخاری) (البخاری حدیث رقم ١٣٩٣' النسائی حدیث رقم ١٩٣٦' الدارمی حدیث رقم ٢٥١١ واحمد فی المسند ٦/ ١٨٠)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کو برا نہ کہو ❶ کیونکہ جو انہوں نے آگے بھیجی ہے وہ اس چیز کی جزا کو پہنچ گئے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ نہ برا کہو۔ یعنی وفات پانے والوں نے جو نیک یا بد کام کئے تھے وہ قبروں میں ان کے مطابق جزا یا سزا پا رہے ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے اب ان کو برا کہنا بے فائدہ بلکہ ناحق اوران کے زندہ وارثوں کی دل آزاری ہے۔

۱۶۶۵ (۲۰) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ ((أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ)) فَإِذَا أُشِيْرَ لَهٗ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ ((أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَآئِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا۔ (رواه البخاری)

(البخاری حدیث رقم ۱۳۴۷ والترمذی حدیث رقم ۱۰۳۶ والنسائی حدیث رقم ۱۹۵۵ وابن ماجه حدیث رقم ۱۰۳۶)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہداء احد میں سے دو شخصوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے پھر فرماتے ''ان میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد ہے؟'' پس جب ان میں سے کسی ایک کے متعلق آپ کو اشارہ کیا جاتا تو آپ آگے کرتے ❶ اس کو قبر میں اور فرماتے: ''میں ان کے متعلق گواہی دوں گا دن قیامت کے'' ❷ اور حکم فرمایا ان کو خون سمیت دفن کرنے کا اور ان کی نماز ❸ جنازہ نہ پڑھی اور وہ غسل نہیں دیے گئے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قبلہ کی جانب' گویا وہ قاری ہونے کی وجہ سے دوسروں کے لئے امام ہے۔
❷ یعنی کہ واقعی یہ لوگ تیری راہ میں شہید ہوئے تھے۔ ❸ ن اس سے معلوم ہوا کہ شہیدوں کے لئے غسل ہے اور نہ ہی نماز جنازہ۔

۱۶۶۶ (۲۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِفَرَسٍ مَعْرُوْرٍ فَرَكِبَهٗ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهٗ۔ (رواه مسلم)

(مسلم حدیث رقم (۸۹۔ ۹۶۵) وابو داوٗد حدیث رقم ۳۱۷۸ والترمذی حدیث رقم ۱۰۱۳)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ کے پاس بغیر زین کے گھوڑا لایا گیا' پس آپ اس پر اس وقت سوار ہوئے جب آپ ابن دحداح کے جنازہ سے واپس آئے اور ہم نبی ﷺ کے اردگرد چلتے تھے۔ (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۶۶۷ (۲۲) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اَلرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَّمِيْنِهَا وَعَنْ يَّسَارِهَا قَرِيْبًا مِّنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ))۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ) قَالَ ((اَلرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَآءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ)) وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ۔ (ابو داوٗد حدیث رقم ۳۱۸۰ والترمذی

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''سوار چلے ❶ پیچھے جنازہ کے اور پیادہ چلے پیچھے جنازہ کے اور آگے اس کے اور دائیں اور بائیں اس کے' پاس پاس اس کے اور نامکمل پیدا ہونے والے بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کے ماں باپ کے لیے بخشش اور رحمت کی دعا کی جائے۔'' (ابوداؤد) اور احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا: ''سوار چلے پیچھے جنازہ کے اور پیادہ جنازہ کے جس طرف چاہے چلے' اور جو بچہ مر جائے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔'' اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ۱۰۳۱ والنسائی حدیث رقم ۱۹۴۲ وابن ماجه حدیث رقم ۱۴۸۱ واحمد فی المسند ۴/ ۲۴۷)

مصابیح میں یہ روایت مغیرہ بن زیاد سے ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جنازہ کے ساتھ کسی سواری پر سوار ہو کر جانا جائز ہے مگر اولی اور افضل یہ ہے کہ بغیر کسی عذر کے سوار ہو کر نہ جائے اور جنازہ سے واپسی پر سوار ہونا بلا کراہت جائز ہے جنازہ کے ساتھ کسی عذر سے سوار ہو کر جانے کا اتفاق ہو تو جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے جنازہ کے آگے یا دائیں یا بائیں نہیں چلنا چاہیے (کتاب الجنائز)

۱۶۶۸ (۲۳) وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمَذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ يَرَوْنَهُ مُرْسَلاً۔) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۷۹ والترمذی حدیث رقم ۱۰۰۷ والنسائی حدیث رقم ۱۹۴۴ وابن ماجه حدیث رقم ۱۴۸۲ واحمد فی المسند ۴/ ۲۴۷)

زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو جنازہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تھا۔ (احمد' ابوداؤد' ترمذی' نسائی) اور ترمذی نے کہا کہ اہلحدیث گویا اس حدیث کو مرسل جانتے ہیں۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۱۶۶۹ (۲۴) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تُتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْمَاجِدٍ الرَّاوِيْ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ۔) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۸۴ والترمذی حدیث رقم ۱۰۱۱ وابن ماجه حدیث رقم ۱۴۸۴ واحمد فی المسند ۱/ ۴۱۵)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنازہ متبوع ❶ ہے اور نہیں ❷ وہ تابع' نہیں ہوتا ساتھ اس کے وہ شخص کہ جو اس سے آگے بڑھ گیا''۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) ترمذی نے کہا ابو ماجد راوی مجہول ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی لوگوں کو جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے۔ ❷ یعنی ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ جنازہ پیچھے رہ جائے اور لوگ آگے آگے ہوں۔ یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ابو ماجد راوی ضعیف' منکر الحدیث' متروک الحدیث اور مجہول ہے۔ (میزان ج۴ ص۵۲۶)

۱۶۷۰ (۲۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَ حَمَلَهَا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اور اٹھائے اس کو تین بار تو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۱۰۴۱)

نے ❶ ادا کیا حق اس کا جو کہ اس پر تھا۔'' ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جنازہ اٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ جنازہ کی چارپائی کے چاروں کونوں کو چار شخص کندھے پر اٹھائیں' ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا جو شخص جنازہ کے ساتھ چلے تو اس کو چاہیے کہ چارپائی کے چاروں جانب کو اٹھائے کیونکہ یہ سنت ہے۔ مصنف عبدالرزاق میں اس طرح ہے کہ ''جس شخص نے جنازہ کو اس کے چاروں طرف سے اٹھایا تو اس نے پورا کیا جو حق میت کا اس کے ذمہ تھا' ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو کم از کم ایک ایک مرتبہ چاروں طرف سے اٹھانا چاہیے' اور اس کو اٹھانے کی صورت یہ ہے کہ پہلے سر کی دائیں طرف پھر پائتانہ کی بائیں طرف کو اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے اور کچھ دیر چلے۔ (کتاب الجنائز ص ۴۶)

۱۶۷۱ (۲۶) وَ قَدْ رُوِيَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ۔

روایت کی گئی شرح السنہ میں روایت کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ درمیان دو لکڑیوں کے اٹھایا۔ ❶

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دو لکڑیوں الخ۔ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں ''جنازہ کے آگے یا پیچھے چلنا اور اس کو چار آدمی اٹھائیں یا دو اور قبر میں پاؤں کی طرف سے اتاریں یا قبلہ کی طرف سے تو ان میں سے ہر ایک کی گنجائش ہے اور ہر امر میں نبی ﷺ سے حدیث یا کوئی اثر مروی ہے۔ (حجۃ اللہ مترجم ج ۲ ص ۱۲۵)

۱۶۷۲ (۲۷) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ ((اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اَنَّ مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا) (ابو داؤد حدیث رقم ۳۱۷۷ والترمذی حدیث رقم ۱۰۱۲ ابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۸۰)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھے' آپ نے لوگوں کو سوار دیکھا تو فرمایا: ''کیا نہیں حیا کرتے تم کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اپنے قدموں پر ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر ہو۔'' (ترمذی' ابن ماجہ) اور روایت کیا ابوداؤد نے اسی طرح ترمذی نے کہا اور یہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کی گئی۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۶۷۳ (۲۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَاَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ) (الترمذی حدیث رقم ۱۰۲۶ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۹۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جنازہ پر سورۃ فاتحہ پڑھی ❶۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ پڑھی الخ اس کو نسائی نے بھی (ج ا ص ۲۲۸) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی اور قراءت بآواز بلند کی اور جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: یہ سنت ہے اور حق ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ بآواز بلند پڑھنا بھی مسنون ہے۔ تفصیل مطولات میں ہے۔

١٦٧٤ (٢٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَآءَ))۔ (رواه ابوداوٗد و ابن ماجة)

(ابوداوٗد حديث رقم ٣١٩٩ وابن ماجه حديث رقم ١٤٩٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم کسی میت پر نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لیے دعا خالص ❶ کرو۔'' (ابوداوٗد، ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ خالص الخ۔ اخلاص سے دعا کرنے کے یہ معنی ہیں کہ کسی کو دکھانے، سنانے کا خیال نہ ہو، صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی مطلوب ہو۔

١٦٧٥ (٣٠) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَةِ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا وَذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ)) (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ) (الترمذی حديث رقم ١٠٢٤ وابن ماجه حديث رقم ١٤٩٨ واحمد فی المسند ٢/ ٣٦٨)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (کسی کی) نماز جنازہ پڑھتے تو فرماتے: ''یا الٰہی! بخشش کر ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں کے لیے اور ہمارے حاضر اور ہمارے غائبوں کے لیے اور ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کے لیے اور ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کے لیے، یا الٰہی! جس کو زندہ رکھے تو ہم میں سے تو زندہ رکھ اس کو اسلام پر اور جس کو تو ہم میں سے موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے یا الٰہی! نہ محروم ❶ رکھ ہم کو اس کے ثواب سے اور نہ فتنہ میں ڈال ہم کو اس کے بعد۔'' (احمد، ابوداوٗد، ترمذی، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس مصیبت میں ہمیں صبر کی توفیق بخش اور اس صبر کے اجر سے کسی گھبراہٹ کی وجہ سے محروم نہ رکھ۔

١٦٧٦ (٣١) وَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ الْاَشْهَلِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَانْتَهَتْ رِوَایَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ ((وَاُنْثَانَا)) وَ فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ ((فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِیْمَانِ وَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِسْلَامِ)) وَ فِیْ اٰخِرِهٖ ((وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ))۔ (ابوداوٗد حديث رقم ٤٢٠١ والترمذی حديث رقم ١٩٨٦)

اور روایت کیا نسائی نے ابوابراہیم اشہلی سے کہ اس نے نقل کیا اپنے باپ سے اور اس کی روایت ''وانثانا'' تک پوری ہوئی اور ابوداوٗد کی روایت میں ہے ''پس زندہ رکھ اس کو ایمان پر اور وفات دے اس کو اسلام پر'' اور اس حدیث کے آخر میں ہے: ''اور نہ گمراہ کر ہم کو اس کے بعد۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦٧٧ (٣٢) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَ حَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَ ارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)) (رواه ابوداوٗد و ابن ماجة) (ابوداوٗد حديث رقم ٣٢٠٢ وابن ماجه حديث رقم ١٣٩٩)

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نماز جنازہ پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان شخص کی پس سنا میں نے آپ کو فرماتے تھے: ''یا الٰہی! فلاں ❶ بیٹا فلاں کا' تیری امان اور تیری پناہ میں ہے' پس بچا تو اس کو فتنہ قبر اور آگ کے عذاب سے اور تو صاحب وفا اور صاحب حق کا ہے' یا الٰہی! بخشش کر اس کے لیے اور رحم کر اس پر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے۔'' (ابوداوٗد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فلاں بیٹا الخ یہاں میت کا نام اور اس کے باپ کا نام لینا چاہیے۔

١٦٧٨ (٣٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَ كُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ۔)) (رواه ابوداوٗد وا الترمذی) (ابوداوٗد حديث رقم ٤٩٠٠ والترمذی حديث رقم ١٠١٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یاد کرو نیکیاں اپنے مُردوں کی اور بند (باز) رہو تم ان کی برائیوں کے بیان سے۔'' (ابوداوٗد' ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٦٧٩ (٣٤) وَعَنْ نَافِعٍ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهٖ ثُمَّ جَآءُوْا بِجَنَازَةِ اِمْرَأَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ نَحْوَهُ مَعَ زِيَادَةٍ) وَ فِيْهِ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيْزَةِ الْمَرْأَةِ. (ابوداوٗد حديث رقم ٣١٩٤ والترمذی حديث رقم ١٠٣٤ وابن ماجه حديث رقم ١٤٩٤)

نافع ابو غالب رحمہ اللہ سے روایت ہے میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی تو کھڑے ہوئے آپ اس کے سر کے برابر پھر لائے لوگ جنازہ قریش کی ایک عورت کا' انہوں نے کہا اے ابوحمزہ! ❶ اس جنازہ پر نماز پڑھ' تو وہ چارپائی کے درمیان کھڑے ہوئے علاء بن زیاد نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا تھا کہ آپ کھڑے ہوئے جنازہ پر جس جگہ آپ کھڑے ہوئے ہیں اس عورت کے جنازہ پر اور جس طرح کھڑے ہوئے آپ مرد کے جنازہ پر کہا' ہاں (ترمذی' ابن ماجہ) ابوداوٗد کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ عورت کے کولہے کے نزدیک کھڑے ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٦٨٠ (٣٥) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَیْلٰی قَالَ کَانَ سَهْلُ ابْنُ حُنَیْفٍ وَقَیْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَیْنِ بِالْقَادِسِیَّةِ فَمَرَّ عَلَیْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِیْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَیْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّهَا جَنَازَةُ یَهُوْدِیٍّ فَقَالَ ((اَلَیْسَتْ نَفْسًا)) (متفق علیه)

(البخاری حدیث رقم ١٣١٢ ومسلم حدیث رقم (٨١۔ ٩٦١)

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہ قادسیہ ❶ میں بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا' تو کھڑے ہوئے وہ دونوں' پھر کہا گیا ان کو یہ جنازہ یہاں کے باشندوں یعنی ذمیوں ❷ سے ہے' تو ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تھا اور آپ کھڑے ہوئے تو کہا گیا آپ کو کہ یہ جنازہ یہودی کا ہے' آپ نے فرمایا: ''کیا یہ جاندار نہیں ❸ ہے۔'' (بخاری' مسلم)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قادسیہ۔ یہ ایک جگہ کا نام ہے جو کوفہ سے پندرہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ (لمعات) ❷ ذمیوں الخ یہاں ذمیوں سے مراد مزارعین ہیں جن کو مسلمانوں نے اسلامی زمینوں پر مقرر کر رکھا تھا اور ذمی ان کو اس لیے کہا کہ ان سے خراج وصول کرتے تھے۔ ❸ جاندار الخ یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے کہ جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہو گیا ہے۔ شاید ان کو منسوخ ہونے کا علم نہ ہو۔ واللہ اعلم

١٦٨١ (٣٦) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَّمْ یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حِبْرٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ لَهٗ اِنَّا هٰکَذَا نَصْنَعُ یَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ ((خَالِفُوْهُمْ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَ بِشْرُبْنُ رَافِعٍ اَلرَّاوِیْ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ) (ابوداوٗد حدیث رقم ٣١٧٦ والترمذی حدیث رقم ١٠٢٠ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٤٥)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جنازہ کے ساتھ جاتے تو نہ بیٹھتے یہاں تک کہ مردہ قبر میں رکھا جاتا پس یہود کے علماء میں سے ایک عالم آپ کے سامنے آیا اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم ❶ اسی طرح کرتے ہیں' راوی نے کہا پس بیٹھے ❷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا: ''مخالفت کرو یہودیوں کی۔'' (ترمذی' ابوداوٗد' ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کرتے ہیں۔ یعنی جب تک جنازہ نہ رکھا جائے ہم کھڑے رہتے ہیں۔ ❷ بیٹھے الخ۔ یعنی یہود کی مخالفت کی بنا پر اس کے بعد جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦٨٢ (٣٧) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ۔ (رواه احمد) (احمد في المسند ١/ ٨٢)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا جنازہ دیکھنے کے وقت کھڑا ہونے کا پھر اس کے بعد بیٹھے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

١٦٨٣ (٣٨) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَ لَمْ يَقُمْ اِبْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ (رواه النسائي) (النسائي حديث رقم ١٩٢٤)

محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے ایک جنازہ گزرا پس کھڑے ہوئے حسن رضی اللہ عنہ اور نہ کھڑے ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن رضی اللہ عنہ نے کہا' کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسطے یہودی کے جنازہ کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہاں ❶ کھڑے ہوئے تھے اور پھر بیٹھ گئے تھے۔ (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہاں کھڑے الخ۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہوگیا ہے' ممکن ہے حسن رضی اللہ عنہ کو منسوخ کا حکم نہ پہنچا ہو۔

١٦٨٤ (٣٩) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا وَ كَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ۔ (رواه النسائي) (النسائي حديث رقم ١٩٢٧)

جعفر بن ❶ محمد نے اپنے باپ سے رویت کیا کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے جنازہ گزرا تو کھڑے ہوئے لوگ یہاں تک کہ جنازہ گزر گیا' پس حسن رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک ایک یہودی کا جنازہ گزرا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے اس بات کو مکروہ ❷ جانا کہ یہودی کا جنازہ بلند ہو آپ کے سر سے پس آپ کھڑے ہوگئے۔ (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جعفر۔ یعنی جعفر صادق اور محمد سے مراد محمد باقر ہیں۔ ❷ مکروہ جانا الخ یہ حسن رضی اللہ عنہ کا اپنا خیال ہے ورنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کی وجہ ملائکہ کی تعظیم بیان کی ہے۔

١٦٨٥ (٤٠) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ))۔ (رواه احمد) (احمد في

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تیرے پاس سے یہودی یا نصرانی یا مسلمان کا جنازہ گزرے تو تمہارا یہ کھڑا ہونا اس جنازہ کے لیے نہیں ہے۔ تم تو ان فرشتوں کے لیے کھڑے ہوتے ہو جو اس جنازہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المسند ٤/٣٩١)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

کے ساتھ ہیں' پس اس کے لیے کھڑا ہو جاؤ۔'' (احمد)

١٦٨٦ (٤١) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ فَقِيْلَ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ ((اِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلَائِكَةِ))۔ (رواه النسائی) (النسائی حدیث رقم ١٩٢٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے تو کسی نے عرض کیا' یہ تو یہودی کا جنازہ ہے' آپ نے فرمایا: ''میں صرف فرشتوں کے لیے کھڑا ہوا ہوں۔'' (نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٦٨٧ (٤٢) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ)) فَكَانَ مَالِكٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّاهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

سیدنا مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی مسلمان مرے اور اس کی نماز جنازہ مسلمانوں کی تین صفیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ بہشت اور مغفرت اس کے لیے واجب کرتا ہے'' پس تھے مالک جس وقت کم جانتے آدمیوں کو تقسیم کرتے ان کو تین صفوں میں اس حدیث کی وجہ سے۔ (ابوداؤد)

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ ابْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّاهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ اَوْجَبَ)) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ۔ (ابوداوٗد حدیث رقم ٣١٦٦ والترمذی حدیث رقم ١٠٢٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٤٩٠)

اور ترمذی کی روایت میں اس طرح ہے' راوی نے کہا کہ سیدنا مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ جس وقت نماز جنازہ پڑھتے تو اگر کم جانتے ❶ لوگوں کو تو کرتے لوگوں کو تین حصوں میں' پھر وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس پر نماز پڑھیں تین صفیں تو اللہ تعالیٰ بہشت کو واجب کرتا ہے۔'' اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کم جانتے الخ یعنی اگر جنازہ کے ساتھ اتنے لوگ ہوتے جو ایک ہی صف یا دو صفوں میں پورے آ سکتے تو پھر بھی ان کی تین صفیں کرتے اور مستحب یہ ہے کہ تین صفیں بنائی جائیں اور ان کا طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ پہلی صف میں بڑی عمر کے' دوسری میں درمیانی عمر کے اور تیسری میں جوان اور لڑکے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ پہلی صف میں علماء' دوسری میں طالب علم اور تیسری میں عام لوگ ہونے چاہئیں۔

١٦٨٨ (٤٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا' آپ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: ''یا الٰہی! تو پروردگار ہے اس کا' تو نے پیدا کیا اس کو اور تو نے ہدایت دی اس کو اسلام کی طرف اور تو نے قبض کی روح اس کی اور تو دانا تر ہے اس کے باطن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاغْفِرْلَهٗ. (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حديث رقم ٣٢٠٠ واحمد في المسند ٢/ ٤٥٨)

کے ساتھ اور اس کے ظاہر کے ساتھ آئے ہیں ہم شفاعت کرنے والے پس تو اس کو بخش دے۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٦٨٩ (٤٤) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. (رواه مالك) (الموطا حديث رقم ١٨ من كتاب الجنائز)

سعید بن میسّب رحمہ اللہ سے روایت ہے میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک لڑکے کی نماز جنازہ پڑھی کہ اس نے ہرگز کوئی گناہ نہ کیا تھا پس سنا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو وہ کہتے تھے یا الٰہی! اس کو عذاب قبر سے پناہ دے۔ (مالک)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

١٦٩٠ (٤٥) وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّ اَجْرًا. (البخاري في صحيحه ٣/ ٢٠٣ تعليقا في باب قراءة الفاتحة من كتاب الجنائز)

اور امام بخاری رحمہ اللہ سے بطریق تعلیق ❶ روایت ہے حسن بصری لڑکے کے جنازہ پر سورۂ فاتحہ ❷ پڑھتے تھے اور کہتے تھے ❸ یا الٰہی! اس کو ہمارے لیے پیشوا ❹ اور پیش رو ❺ اور ذخیرہ اور (باعث) ثواب کر۔

فوائد الحدیث: ❶ تعلیق یعنی یہ حدیث ترجمۃ الباب میں بلاسند بیان کی ہے۔ ❷ فاتحہ اس اثر سے بھی معلوم ہوا کہ میت خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد دعا و ثناء کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنا مسنون ہے۔ ❸ اور کہتے۔ اس میں اگرچہ یہ ذکر نہیں کہ کس تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے لیکن مسنون طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری تکبیر کے بعد کہتے تھے۔ ❹ سلف۔ اس کا معنی پیشوا ہے اور سلف اس مال کو کہتے ہیں جو آدمی اپنے آگے کسی شہر میں بغرض منفعت بھیجے۔ ❺ فرط جس کا معنی پیش رو ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو فوج یا لشکر کے آگے جا کر ان کی رہائش اور آب و گیاہ کا انتظام کرے مقصد یہ ہے کہ یہ بچہ ہمارے لیے فائدہ اور شفاعت کا سبب ثابت ہو۔

١٦٩١ (٤٦) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اَلطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ)). (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُوْرَثُ) (الترمذي حديث رقم ١٠٣٢ وابن ماجه حديث رقم ١٠٣٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نا تمام بچہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے نہ وارث ہو کسی کا اور نہ وارث کیا جائے کوئی اس کا یہاں تک کہ (پیدائش کے وقت) آواز کرے۔" ❶ (ترمذی، ابن ماجہ) مگر ابن ماجہ نے ((بلا یورث)) کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آواز یعنی پیدا ہونے کے وقت آواز نکالے اور ابن ماجہ میں اس طرح ہے: "اور استہلال یہ ہے کہ روئے یا چیخے یا چھینکے" غرض کوئی ایسا کام کرے جس سے اس کی زندگی ثابت ہو تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے تو وہ وارث بھی ہوگا ورنہ نہیں۔

١٦٩٢ (٤٧) وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَ

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ کھڑا ہو ❶ امام اوپر ایک چیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسُ خَلْفَهُ يَعْنِي أَسْفَلَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ) (ابو داوٗد حديث رقم ٥٩٧ والدار قطني حديث رقم ١ من باب نهي رسول الله ان يقوم الامام فوق شئ)

کے اور لوگ اس کے پیچھے ❷ ہوں یعنی اس سے نیچے ہوں۔ (دار قطنی نے مجتبیٰ میں کتاب الجنائز میں روایت کیا ہے۔)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اکیلا۔ ❷ یعنی نیچے اس سے' اس سے معلوم ہوا کہ اگر صرف امام نیچے کھڑا ہو اور دوسرے لوگ اس سے اونچے ہوں تو بطریق اولیٰ منع ہوگا اور یہ حکم سب نمازوں میں ہے اس میں جنازہ کی کوئی خصوصیت نہیں اور حدیث میں بھی یہ الفاظ عام ہیں۔

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

میت کو دفن کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٦٩٣ (١) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ اِلْحَدُوا لِي لَحْدًا وَّانْصِبُوا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٩٠۔ ٩٦٦) والنسائي حديث رقم ٢٠٠٧ وابن ماجه حديث رقم ١٥٥٦)

سیدنا عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض وفات میں فرمایا: ''میرے دفن کے لیے لحد ❶ بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں کھڑی کرنا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا گیا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ لحد۔ اس سے معلوم ہوا کہ لحد بنانا افضل ہے' جس کو بغلی قبر کہتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بالاتفاق ایسی ہی قبر بنی تھی اور اس میں نو کچی اینٹیں لگی تھیں۔

١٦٩٤ (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٩١۔ ٩٦٧) والترمذي حديث رقم ١٠٤٨ والنسائي حديث رقم ٢٠١٢ واحمد في المسند ١/ ٣٥٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ایک سرخ چادر ڈالی گئی۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ڈالی گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام شقران رضی اللہ عنہ نامی نے دیگر صحابہ کرام کے مشورہ کے بغیر اس چادر کو رکھ دیا تھا تا کہ اس کو کوئی اور نہ استعمال کرے' امام ابن عبدالبر لکھتے ہیں کہ مٹی ڈالنے سے پہلے یہ چادر نکال لی گئی تھی۔ (الاستیعاب ج ا ص ٢٠)

١٦٩٥ (٣) وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ

سیدنا سفیان تمار رضی اللہ عنہ (کھجور بیچنے والے) سے روایت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ مُسَنَّمًا۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۳۹۰)

کہ انہوں نے نبی ﷺ کی قبر دیکھی جو کہ اونٹ کی کوہان کی طرح تھی۔ ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ کوہان۔ امام مالک' امام احمد اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ نے اسی حدیث کی بناء پر کہا ہے کہ قبر کو اونٹ کے کوہان کی طرح بنانا افضل ہے اور امام شافعی فرماتے ہیں قبر کو مربع صورت بنانا بہتر ہے اس کے متعلق آگے حدیث آ رہی ہے۔

۱۶۹۶ (٤) وَعَنْ اَبِی الْهَيَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۹۳۔ ۹۶۹) وابوداؤد حدیث رقم ۳۲۱۸ والترمذی حدیث رقم ۱۰۴۹ واحمد فی المسند ۱/ ۹۶)

ابوالہیاج اسدی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا' کیا نہ بھیجوں میں تجھ کو اس کام کے لیے کہ بھیجا تھا مجھے اس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے' وہ کام یہ ہے کہ نہ چھوڑ ❶ تو کسی تصویر کو مگر مٹا دے اس کو اور نہ کسی قبر بلند کو مگر اس کو برابر ❷ کر دے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہ چھوڑ الخ پورے حیوان کی مجسم تصویر بالاتفاق ممنوع اور حرام ہے' اگر عکسی یا نقشی ہو تو اس میں چار قول ہیں: (۱) مطلقاً جائز ہے (۲) مطلقاً ممنوع ہے (۳) اگر سر سے پاؤں تک پوری شکل ہو تو ممنوع ہے ورنہ درست (۴) اگر زمین پر پڑی ہو تو درست ہے اور اگر دیوار وغیرہ پر معلق ہو تو ممنوع ہے اور حدیث سے ہر قسم کی تصاویر کو مٹانا ثابت ہوتا ہے خواہ عکسی ہوں یا نقشی۔ (زرقانی ج ۴ ص ۳۶۷) ❷ برابر کر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر زمین سے اونچی نہ بنائی جائے' زیادہ سے زیادہ ایک بالشت اونچی کی جائے' بالشت سے زیادہ اونچی قبریں بنانا' پختہ کرنا' ان پر گنبد تیار کرنا' ان پر عمارتوں کا بنانا اور قبروں پر مجاور بن کر بیٹھنا' یہ سب چیزیں ائمہ اربعہ اور باجماع امت حرام ہیں اور فقہاء نے وہ مٹی جو قبر سے نکلتی ہے اس سے زیادہ لگانا حرام کہا ہے۔

۱۶۹۷ (٥) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰی عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۹۴۔ ۹۶۹) والترمذی حدیث رقم ۱۰۵۲ والنسائی حدیث رقم ۲۰۲۷ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۶۲ واحمد فی المسند ٦/ ۲۹۹)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ بنانے' اس پر عمارت بنانے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

۱۶۹۸ (٦) وَعَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا))۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۹۷۔ ۹۷۲) وابوداؤد حدیث رقم ۳۲۲۹ والترمذی حدیث رقم ۱۰۵۰ والنسائی حدیث رقم ۷٦۰)

سیدنا ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو" ❶ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ نہ نماز الخ قبر کی تعظیم کے لیے نماز پڑھنا تو یہ صریحاً کفر ہے اور اگر ویسے کوئی قبروں میں نماز پڑھتا ہے تو یہ بھی حرام ہے۔ (مرقاۃ)

١٦٩٩ (٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٩٦-٩٧١) وابوداوٗد حديث رقم ٣٢٢٨ والنسائی حديث رقم ٢٠٤٤ وابن ماجه حديث رقم ١٥٦٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ یہ کہ بیٹھے ایک تمہارا انگاری پر کہ جلا دے کپڑے اس کے پس پہنچے انگارا اس کے بدن تک' یہ بہتر ہے واسطے اس کے کہ بیٹھ جائے قبر پر۔'' (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٧٠٠ (٨) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْاٰخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوْا اَيُّهُمَا جَآءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَآءَ الَّذِیْ يَلْحَدُ فَلُحِدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواه فی شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة ٣٨٨/٥ وابن ماجه حديث رقم ١٥١٠)

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ میں دو شخص ❶ تھے ایک ❷ ان میں سے لحد (والی قبر) کھودتا تھا اور دوسرا لحد نہ کھودتا تھا' تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ان میں سے جو آئے پہلے کرے کام اپنا' پس آیا وہ شخص کہ لحد کھودتا تھا' تو رسول اللہ ﷺ کے لیے لحد تیار کی گئی۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دو شخص الخ۔ یعنی ابوطلحہ انصاری اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ لحد۔ یعنی بغلی قبر کھودتے تھے اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ شق یعنی صندوقچی قبر بناتے تھے۔ ❷ لحد الخ قبر دو قسم کی کھودی جاتی تھی' ایک بغلی اور دوسری صندوقچی' بغلی اس کو کہتے ہیں جس میں میت کے رکھنے کی جگہ قبلہ کی دیوار میں زمین سے لگا کر کھودی جاتی ہے اس کو عربی میں لحد کہتے ہیں اور صندوقچی وہ ہے جس میں میت کے رکھنے کی جگہ درمیان میں بنائی جاتی ہے اس کو عربی میں شق کہتے ہیں۔ بغلی اور صندوقچی دونوں قسم کی قبر بنانا جائز ہے۔ لیکن بغلی اولیٰ اور افضل ہے کیونکہ نبی ﷺ کی قبر بغلی بنائی گئی تھی۔ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں وصیت کی تھی کہ میرے لیے بغلی قبر بنانا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر بغلی بنائی گئی تھی' مدینہ منورہ میں قبر کھودنے والے دو شخص تھے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو صحابہ نے دونوں کے پاس آدمی بھیجا کہ جو پہلے آ جائے وہی آپ کے لیے قبر کھودے چنانچہ پہلے سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ پہنچے جو بغلی قبر کھودتے تھے اس لیے آپ کے لیے بغلی قبر کھودی گئی اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کے لیے بھی بغلی قبر کھودی گئی تھی۔ دونوں قسم کی قبر میں میت کے رکھنے کی جگہ خوب کشادہ ہونی چاہیے تاکہ اس میں میت بافراغت اور بلاتنگی رکھی جائے (کتاب الجنائز)

١٧٠١ (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لحد ہمارے لیے ہے اور شق ہمارے غیر کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)
(ابوداوٗد حدیث رقم ۳۲۰۸ والترمذی حدیث رقم ۱۰۴۵ والنسائی حدیث رقم ۲۰۰۹ وابن ماجه حدیث رقم ۱۵۵٤)

ہے۔" (ترمذی' ابوداوٗد' نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۰۲ (۱۰) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ۔
(ابن ماجه حدیث رقم ۱۵۵۵ واحمد فی المسند ٤/ ۳۵۷)

اور روایت کی احمد نے سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے۔

۱۷۰۳ (۱۱) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَوْمَ اُحُدٍ ((اِحْفِرُوْا وَ اَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَ اَدْفِنُوا الْاِثْنَیْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّ قَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ ((وَاَحْسِنُوْا))۔ (ابوداوٗد حدیث رقم ۳۲۱۵ والترمذی حدیث رقم ۱۷۱۳)

سیدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے احد کے دن فرمایا: "کھودو قبریں اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچھا کرو قبروں کو اور دفن کرو دو کو ❶ اور تین کو ایک قبر میں اور آگے کرو ❷ اس کو کہ جوان میں سے قرآن بہت یاد رکھتا ہو۔" (احمد' ترمذی' ابوداوٗد' نسائی) اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ واحسنوا تک۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دو کو۔ بوقت ضرورت دو' دو' تین' تین بلکہ اس سے بھی زیادہ کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا جائز ہے۔ ❷ آگے کرو الخ یعنی قبلہ کی جانب' اس سے معلوم ہوا کہ اہل علم کی تعظیم ان کی زندگی میں اور ان کے فوت ہونے کے بعد بھی کرنی چاہیے۔

۱۷۰٤- (۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ جَآءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ لِتَدْفِنَهٗ فِیْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((رُدُّوا الْقَتْلٰی اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِیُّ وَ الدَّارِمِیُّ وَ لَفْظُهٗ لِلتِّرْمَذِیِّ) (ابوداوٗد حدیث رقم ۳۱۶۵ والترمذی حدیث رقم ۱۷۱۷ والنسائی حدیث رقم ۲۰۰٤ وابن ماجه حدیث رقم ۱۵۱٦ والدارمی حدیث رقم ٤۵ واحمد فی المسند ۳/ ۲۹۷)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوۂ احد کے معرکہ میں میری پھوپھی ❶ میرے باپ کو لائیں تاکہ دفن کریں ان کو ہمارے قبرستان میں' تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے ندا کی تم شہیدوں کو ان کی جائے شہادت کی طرف واپس لاؤ"۔ (احمد' ترمذی' ابوداوٗد' نسائی) اور دارمی نے اور لفظ اس کے ترمذی کے ہیں۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ لائیں الخ جابر رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر شہداء کو بقیع الغرقد میں دفن کرنے کے لیے لائے تو آپ نے واپس اسی جگہ کر دیا جہاں وہ شہید ہوئے تھے اس سے معلوم ہوا کہ میت کا بلا عذر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا ممنوع ہے۔

۱۷۰۵ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ۔ (رواه الشافعي) (البيهقي في السنن والشافعي في مسنده ص ۳٦٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نکالے ❶ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کی طرف سے۔ (شافعی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نکالے الخ۔ یعنی لیے گئے سر کی طرف سے' میت کو قبر میں قبر کے پاؤں کی طرف سے داخل کرنا سنت ہے (ابوداؤد) اور قبلہ کی طرف سے بھی داخل کرنا حدیث میں آیا ہے (ترمذی) غرض دونوں طرح جائز ہے لیکن قبر کے پاؤں کی طرف داخل کرنا افضل اور سنت ہے (کتاب الجنائز ص ٦٨)

۱۷۰٦ (۱٤) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهُ بِسِرَاجٍ فَاَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَ قَالَ ((رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَ وَّاهًا تَلَّاءً لِّلْقُرْاٰنِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ) (الترمذي حديث رقم ۱۰۵۷ والبغوي في شرح السنة حديث رقم ۱۵۱٤)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک قبر میں رات کو پس روشن کیا گیا آپ کے لیے چراغ' تو لیا آپ نے میت کو جانب قبلہ سے اور فرمایا: ''رحمت کرے اللہ تجھ پر تھا تو بہت رونے والا (بسبب خوف الٰہی کے) اور بہت تلاوت کرنے والا قرآن کا۔) (ترمذی اور کہا شرح السنہ میں اسناد اس کی ضعیف ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۷۰۷ (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ قَالَ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((وَ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ رَوَى اَبُوْدَاوُدَ الثَّانِيَةَ)۔ (ابوداؤد حديث رقم ۳۲۱۳ والترمذي حديث رقم ۱۰٤٦ وابن ماجه حديث رقم ۱۵۵۰ واحمد في المسند ۲/ ۲۷)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت داخل کرتے تھے میت کو قبر میں تو فرماتے: ''رکھتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ اور اوپر شریعت رسول اللہ کے'' اور ایک روایت میں ہے ''اوپر طریقہ رسول اللہ کے''۔ (احمد' ترمذی' ابن ماجہ' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۱۷۰۸ (۱٦) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا وَاَنَّهُ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهِ اِبْرَاهِيْمَ

جعفر بن محمد اپنے باپ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کر کے میت پر تین لپیں ڈالیں ❶ اور تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ وَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَآءَ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) وَ رَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ ((رَشَّ))۔ (البغوی فی شرح السنة حدیث رقم ١٥١٥)

پانی چھڑکا اور قبر پر سنگریزے رکھے۔ (شرح السنۃ شافعی نے لفظ ''رش'' سے۔)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ڈالیں الخ آپ نے پہلی لپ پر منها خلقنا کم دوسری پر وفيها نعيد كم اور تیسری پر ومنها نخرجكم تارة اخرى پڑھا۔ رواہ احمد باسناد ضعیف۔

١٧٠٩ (١٧) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَ اَنْ تُوْطَأَ. (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ١٠٥٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے' ان پر لکھنے اور انہیں روندنے سے منع فرمایا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٧١٠ (١٨) وَعَنْهُ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَآءَ عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى رِجْلَيْهِ (رواه البيهقي في دلائل النبوة)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا گیا اور وہ شخص تھا جس نے آپ کی قبر پر مشکیزہ کے ساتھ پانی چھڑکا تھا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھے' انہوں نے شروع کیا چھڑکنا سر کی طرف سے یہاں تک کہ پہنچے پاؤں تک۔ (بیہقی دلائل النبوۃ)

١٧١١ (١٩) وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا اَنْ يَّأْتِيَهٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهٖ وَقَالَ ((اُعْلِمُ بِهَا قَبْرَ اَخِيْ وَ اَدْفِنُ اِلَيْهِ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِيْ))۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ٣٢٠٦)

مطلب بن ابی وداع سے روایت ہے کہ جب فوت ہوئے سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ❶ نکالا گیا جنازہ ان کا' پس دفن کئے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا کہ وہ آپ کے پاس پتھر لائے تو وہ شخص اس پتھر کو نہ اٹھا سکا پھر کھڑے ہوئے طرف اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دونوں ہاتھوں کی آستینیں چڑھائیں راوی نے کہا' اس شخص نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بتایا کہ گویا میں دیکھتا ہوں طرف سفیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کی جبکہ کھولا ان دونوں کو' پھر اٹھایا اس کو پس رکھا اس کو ان کے سرہانے اور فرمایا: ''نشان کیا مس کیا❷ ساتھ اس کے اپنے بھائی کی قبر کا اور دفن کروں گا میں پاس ان کے اس شخص کو کہ مرے گا میرے اہل سے۔'' (ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آپ کے رضاعی بھائی تھے۔ ❷ نشان الخ اس سے معلوم ہوا کہ قبر کے سرہانے نشانی کے لیے کوئی پتھر رکھا جائے تو درست ہے تو یہی کافی ہے اس کے علاوہ قبر کو بلند کرنا اس پر عمارت بنانا یا اسے سیمنٹ اور چونے سے پختہ کرنا یا اس پر لکھنا خواہ آیات قرآنی ہوں یا میت کا نام اور اس کی تاریخ ولادت و وفات جیسے آج کل عادت ہے یا اس پر چراغ جلانا چادر چڑھانا یا خوشبو دار تیل وغیرہ انڈیلنا یہ سب بدعت اور بری رسومات ہیں۔ اعاذ نا اللہ منہا۔

١٧١٢ (٢٠) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّاهُ اِكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَا طِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد حديث رقم ٣٢٢٠)

قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا پس میں نے کہا اماں جان! میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی قبر کھول دیں تو کھول دیں میرے لیے تینوں قبریں نہ تھیں وہ بہت بلند اور نہ متصل ❶ ساتھ زمین کے بچھی ہوئی تھیں کنکریاں ❷ سرخ میدان کی۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ متصل۔ یعنی ایک بالشت بھر زمین سے بلند تھیں۔

❷ یعنی میدان کی سرخ کنکریاں تھیں جو مدینہ منورہ کے گرد تھا اور یہ قبریں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں ہیں۔

١٧١٣ (٢١) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدُ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ زَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ كَاَنَّ عَلٰى رُؤُسِنَا الطَّيْرَ۔ (ابو داوٗد حديث رقم ٣٢١٢ والنسائي حديث رقم ٢٠٠١ وابن ماجه حديث رقم ١٥٤٩ واحمد في المسند ٤/ ٢٨٧)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم انصار میں سے ایک شخص کے جنازہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے پس پہنچے ہم طرف قبر کی اور وہ ابھی تک دفن نہ کیا گیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے سامنے ❶ قبلہ کے اور ہم بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے۔ (ابوداؤد نسائی ابن ماجہ) اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے اس کے آخر میں زیادہ کیا کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے تھے۔ ❷

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ قبروں کی زیارت کرنے والے کے لیے قبلہ رخ بیٹھنا مسنون ہے۔ (الروضۃ الندیہ)

❷ یعنی سر جھکا کر انتہائی اطمینان سے بیٹھے تھے۔

١٧١٤ (٢٢) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا))۔ (رواه مالك و ابوداوٗد و ابن ماجة) (وابو داوٗد حديث رقم ٣٢٠٧)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مردے کی ہڈی کا توڑنا ❶ زندہ آدمی کی ہڈی توڑنے کی طرح ہے۔“ (مالک ابوداؤد ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وابن ماجه حديث رقم ١٦١٦ والمؤطا حديث رقم ٤٠

من كتاب الجنائز واحمد في المسند ٦/ ١٦٨)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ توڑنا الخ قبر کھودنے میں بہت احتیاط کرنی چاہیے' مردہ کی کوئی ہڈی نکلے تو ٹوٹنے نہ پائے' جو ہڈی نکلے اس کو بحفاظت تمام پھر اسی قبر میں دفن کر دینا چاہیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا مردہ کی ہڈی کا توڑنا ایسا ہی گناہ ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنے میں گناہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مسلمان میت کی توہین منع ہے جیسے زندہ کی توہین ممنوع ہے۔ (کتاب الجنائز)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٧١٥ (٢٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَابِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُدْفَنُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ ((هَلْ فِيْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ)) فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا قَالَ ((فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا)) فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ١٢٨٥ واحمد فی المسند ٣/ ١٢٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی دفن کی جا رہی تھیں ہم وہاں موجود تھے اور رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس بیٹھے تھے پس دیکھیں ❶ میں نے آنکھیں آپ کی آنسو بہاتی تھیں' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا ہے تم میں کوئی شخص کہ جس نے آج رات نہ صحبت کی ہو اپنی عورت سے؟'' پس سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ❷ نے کہا میں ہوں' آپ نے فرمایا: ''اتر ان کی قبر میں'' تو وہ قبر میں اترے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ دیکھیں الخ اس وقت نبی ﷺ کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا زوجہ عثمان رضی اللہ عنہ دفن کی جا رہی تھیں' اس سے معلوم ہوا کہ آنکھوں سے صرف آنسوؤں کا نکلنا اور غم کرنا صبر کے مخالف نہیں ہے بلکہ نرم دلی کی نشانی ہے۔ ❷ کہا ابوطلحہ الخ میت لحد میں رکھنے کے لیے بقدر ضرورت دو یا تین یا چار آدمی قبر میں داخل ہو سکتے ہیں' نبی ﷺ کی قبر میں چار آدمی اترے تھے' عورت کی قبر میں اس کے محرم لوگ داخل ہوں اور عورت کی قبر میں اس کا شوہر بھی داخل ہو سکتا ہے' اگر محرم یا شوہر موجود نہ ہوں پھر غیر محرم بھی داخل ہو سکتے ہیں لیکن غیر محرم بھی بڑی عمر کے ہوں' اگر وہ نہ ہوں تو نوجوانوں میں صالح' دین دار' متقی اور نیک خیال ہوں اس سے معلوم ہوا کہ عورت کی قبر میں غیر محرم اس شخص کا اترنا افضل ہے جس نے اس رات اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو۔ (کتاب الجنائز)

١٧١٦ (٢٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهٖ وَ هُوَ فِيْ سِيَاقِ الْمَوْتِ اِذَا اَنَامِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا يُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَّيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَ اَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ١٩٢۔ ١٢١)

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا اس حالت میں کہ وہ نزع میں تھے' جس وقت مروں میں پس نہ ہو ساتھ میرے کوئی ❶ نوحہ کرنے والی اور نہ آگ' پس جب ارادہ کرو میرے دفن کرنے کا' تو ڈالو مجھ پر مٹی ڈالنا بسہولت پھر اس قدر میری قبر کے گرد کھڑے رہو کہ ذبح کیا جائے اونٹ اور تقسیم کیا جائے گوشت اس کا' یہاں تک کہ آرام پکڑوں میں تمہاری وجہ سے ❷ اور میں جانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں کیا جواب دیتا ہوں پروردگار اپنے کے فرشتوں کو۔
(مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نوحہ کرنے والی الخ میت پر کپڑے پھاڑنا' بال نوچنا' واویلا کرنا اور بین کرنا بالاجماع حرام اور موجب لعنت ہے۔ ❷ ب تمہاری وجہ سے الخ یعنی تمہاری دعاؤں کے ذریعہ' ابوداؤد میں ہے کہ نبی ﷺ جب کسی کے دفن سے فارغ ہوتے تو آپ کچھ وقت ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے ثابت قدمی کی دعاء مانگو کیونکہ اس کا اب حساب ہوگا۔ (مرقاۃ)

١٧١٧ (٢٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَأَسْرِعُوْا بِهِ إِلٰى قَبْرِهِ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ))۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ۔

(البيهقى فى شعب الايمان حديث رقم ٩٢٩٤)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے کہ: ''جس وقت مرے ❶ ایک تمہارا تو نہ روک رکھو اس کو اور جلدی پہنچاؤ اس کو اس کی قبر کی طرف اور چاہیے کہ پڑھی جائے نزدیک سر اس کے ابتداء سورۂ بقرہ ❷ اور نزدیک اس کے پاؤں کے خاتمہ سورۂ بقرہ کا۔ (بیہقی شعب الایمان اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مرے الخ یعنی میت کی تجہیز وتکفین میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ دیر کرنے سے میت کے سڑنے کا اندیشہ ہے جس سے لوگوں کو نفرت اور تکلیف ہوگی اور میت کی ذلت ہوگی۔ ❷ ابتداء سورہ بقرہ یعنی الم سے مفلحون تک اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سے آخر تک۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں قبروں کی زیارت کے وقت سورہ فاتحہ' قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس اور سورہ اخلاص پڑھنی چاہیے اور میت کو اس کا ثواب بخشنا چاہیے۔

١٧١٨ (٢٦) وَعَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ إِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّيْ وَمَالِكًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ (رواه الترمذى) (الترمذى

ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی حبشی ❶ میں وفات ہوئی اور وہ ہے ایک جگہ' پھر وہ لائے گئے طرف مکہ کی' پھر دفن کئے گئے مکہ میں' پس جب عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ میں آئیں (حج کے لیے) عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس آئیں پس کہا ❷ اور تھے ہم مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے' جدا نہ تھے آپس میں مدت مدید زمانہ سے' یہاں تک کہ کہا گیا ہرگز نہ جدا ہوں گے' پس جب جدا ہوئے ہم گویا میں اور مالک۔ باوجود بہت مدت تک ساتھ رہنے کے نہیں گزاری ایک رات اکٹھی۔ پھر ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی! اگر حاضر ہوتی میں تیرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ۱۰۵۵)

پاس تیرے مرنے کے وقت تو نہ دفن کیا جاتا تو مگر اسی جگہ کہ (جہاں تو) مرا تھا تو اور اگر حاضر ہوتی میں تیرے پاس تیری وفات کے وقت تو نہ زیارت کرتی میں تیری۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حبشی بضم الحاء المہملۃ وسکون الباء الموحدۃ۔ مکہ معظمہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ (مجمع البحار)

❷ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کے فراق میں یہ شعر پڑھے دراصل یہ دو شعر تمیم بن نویرہ نے اپنے بھائی مالک بن نویرہ کے فراق میں کہے تھے جب اس کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قتل کیا تھا جذیمہ کسی وقت میں عراق اور عرب کا بادشاہ تھا اور اس کے دو وزیر مالک اور عقیل۔ چالیس سال تک اس کے پاس رہے اور باہم ہمنشین اور ایک دوسرے پر انتہائی گرویدہ رہے اور کبھی جدا نہ ہوئے تھے عرب میں ان کی محبت ضرب المثل تھی تمیم اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہتا ہے "کہ اے مالک! میں اور تو ہم نشینی اور محبت میں ایسے تھے جیسے جذیمہ کے دو وزیر باہم اخلاص سے مدت دراز تک جذیمہ کے پاس رہے اور کبھی جدا نہ ہوئے تھے اور اب جب ہم تیری موت کی وجہ سے جدا ہوئے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے باہم ایک رات بھی اکٹھی نہیں گزاری۔"

۱۷۱۹ (۲۷) وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَعْدًا وَرَشَّ عَلٰی قَبْرِهٖ مَآءً (رواہ ابن ماجۃ)

(ابن ماجہ فی السنن حدیث رقم ۱۵۵۱)

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو جنازہ میں سے سر کی طرف ❶ سے نکالا اور چھڑکا ان کی قبر پر پانی۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سر کی طرف الخ اس سے معلوم ہوا کہ میت کو قبر میں اتارنے کے لیے قبر کے پاؤں کی طرف رکھ کر میت کو سر کی طرف سے قبر میں لانا چاہیے۔ محدثین اور امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

۱۷۲۰ (۲۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ فَحَثٰی عَلَیْهِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ ثَلَاثًا۔ (رواہ ابن ماجۃ) (ابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۶۵)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی ایک جنازہ پر، پھر آئے نزدیک قبر کے، پس ڈالیں اس پر سر کی طرف سے تین لپیں مٹی کی۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

۱۷۲۱ (۲۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِی النَّبِیُّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلٰی قَبْرٍ فَقَالَ ((لَاتُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْلَا تُؤْذِهٖ))۔ (رواہ احمد) (لم نجدہ فی مسند الامام احمد)

سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیکھا مجھ کو نبی ﷺ نے قبر پر تکیہ لگائے ہوئے تو آپ نے فرمایا: "نہ ایذا دے اس قبر والے کو" یا فرمایا: "نہ ایذا دے ❶ اس کو۔" (احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ ایذا الخ ایذا سے صاحب قبر کی ذلت اور حقارت مراد ہے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٧٢٢ (١) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِيْ سَيْفٍ نِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِّاِبْرَاهِيْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((يَاابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ)) ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ ((اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ)). (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٣٠٣ ومسلم حدیث رقم ٦٢-٢٣١٥ و ابوداؤد حدیث رقم ٣١٢٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوہار کے پاس گئے اور وہ ابراہیم کا رضاعی باپ تھا' پس لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پھر بوسہ لیا ان کا اور سونگھا ان کو پھر گئے ہم ان کے پاس بعد اس کے اور ابراہیم حالت نزع میں تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو نکلنے شروع ہوئے تو عرض کیا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اے اللہ کے رسول! ❶ (آپ روتے ہیں) تو آپ نے فرمایا: ''ابن عوف! ❷ ''یہ رحمت ہے'' پھر اس رونے کے بعد پھر روئے پھر فرمایا: ''آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے اور نہیں کہتے ہم باوجود اس کے مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم سبب جدائی تیری کے اے ابراہیم البتہ غمگین ہیں۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ آپ روتے۔ یعنی لوگ تو بے علمی اور جہالت کی وجہ سے روتے ہیں اور آپ کی شان تو اس سے بہت بالاتر ہے' آپ کیوں روتے ہیں' آپ کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی عمر سترہ ماہ یا سولہ ماہ کی تھی جب ان کی وفات ہوئی۔ ❷ یہ رحمت ہے الخ یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے منافی نہیں' بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے' نوحہ اور شکوہ کرنا حرام اور صبر کے مخالف ہے۔

١٧٢٣ (٢) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِّيْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ ((اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کی بیٹی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیغام بھیجا ❶ کہ بیٹا میرا مر رہا ہے' آپ میرے پاس تشریف لائیں' تو آپ نے بیٹی کو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا: ''اللہ ہی کیلئے ہے جو چیز کہ لی اور اسی کے لیے ہے جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اس کے ساتھ مدت معین کے ہے' پس چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب چاہے پھر پیغام بھیجا ❷ انہوں نے آپ کی طرف اور قسم دی تو آپ تشریف لائے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ ((هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ))۔ (متفق علیه)

(البخاری حدیث رقم ١٢٨٤ ومسلم حدیث رقم (١١ ـ ٩٢٣) وابوداؤد حدیث رقم ٣١٢٥ والنسائی حدیث رقم ١٨٦٨ واحمد فی المسند ٥/ ٢٠٤)

آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ' معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور کچھ اور صحابہ رضی اللہ عنہم تھے' پس اٹھایا ❸ گیا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکا اور روح اس کی حرکت ❹ کرتی تھی' پس آپ کی دونوں آنکھیں بہنے لگیں تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا ❺ ہے یہ؟ فرمایا: ''یہ رحمت ہے' پیدا کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں' پس رحمت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مگر رحمت ❻ کرنے والوں پر۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بھیجا الخ جس بیٹی نے یہ پیغام بھیجا تھا اس میں اختلاف ہے کہ یہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں یا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا' بعض کہتے ہیں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں اور بچے کا نام علی بن عاص تھا اور بعض نے کہا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور بچے کا نام محسن بن علی تھا' واللہ اعلم۔ ❷ پھر بھیجا یعنی دوبارہ بلا بھیجا۔ ❸ پس اٹھایا الخ یعنی بچے کو آپ کی گود میں دیا۔ ❹ حرکت کرتی الخ یعنی جان نکلنے کے قریب تھی۔ ❺ کیا ہے یہ۔ یعنی یہ رونا کیسا ہے۔ ❻ رحمت۔ آپ کی غرض یہ تھی کہ آنکھ سے بلا آواز آنسو نکلنا اور غم کرنا خلاف شرع نہیں ہے بلکہ رقت قلب اور مزاج کے اعتدال کی نشانی ہے' اور جس کو اس موقع پر بھی غم نہ ہو تو اس کا دل سخت اور مزاج اعتدال سے خالی ہے اور بیٹے کی موت پر ہنسنا یا اظہار غم نہ کرنا کوئی قابل تعریف بات نہیں ہے' عمدہ اور افضل طریقہ وہی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا' اور وہ صرف آنکھوں سے آنسو بہانا ہے' البتہ چیخنا' چلانا' کپڑے پھاڑنا' بال نوچنا اور چھاتی پیٹنا وغیرہ یہ جاہلیت کی رسم ہے' اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

١٧٢٤ (٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اِشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةٍ فَقَالَ ((قَدْ قُضِيَ)) قَالُوْا لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا فَقَالَ ((اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا)) وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ ((اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٣٠٤ ومسلم حدیث رقم (١٢ ـ ٩٢٤)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا بیمار ہوئے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ' تو ان کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کرنے کے لیے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئے پس جب گئے ان کے پاس تو پایا ان کو بیہوشی میں' آپ نے پوچھا: ''کیا فوت ہو گیا ہے ❶؟'' صحابہ نے کہا نہیں اے اللہ کے رسول! پس روئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رو پڑے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا نہیں سنتے ہو تم کہ اللہ تعالیٰ نہیں عذاب کرتا ساتھ آنسو آنکھوں کے اور نہ ساتھ غم کرنے دل کے لیکن عذاب کرتا ہے ساتھ اس کے'' اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کی ''یا آپ نے فرمایا رحم کرتا ہے اور تحقیق میت کو عذاب کیا جاتا ہے اس کے گھر والوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رونے کی وجہ سے اس پر۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فوت ہوا الخ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہ تھا۔

۱۷۲۵ (٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعٰى بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٢٩٤ ومسلم حدیث رقم (١٦٥۔ ١٠٣) والترمذی حدیث رقم ٩٩٩ والنسائی حدیث رقم ١٨٦٢ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٨٤ واحمد فی المسند ١/ ٤٣٢)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص پیٹے رخسار اور پھاڑے گریبان اور پکارے ❶ پکارنا جاہلیت کا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جاہلیت الخ یعنی کسی عزیز کی موت پر واویلا کرنا یا یہ کہنا کہ کیا غضب ہوا کیا ظلم ہوا وغیرہ' بے صبری کے الفاظ بولنا' سنت طریقہ یہ ہے کہ مصیبت میں انا للہ پڑھے اور رسومات بد سے پرہیز کرے۔

۱۷۲۶ (٥) وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ))۔ (متفق عليه ولفظه لمسلم) (البخاری حدیث رقم ١٢٩٦ ومسلم حدیث رقم (١٦٧۔ ١٠٤) والنسائی حدیث رقم ١٨٦٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٨٦)

سیدنا ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیہوش ہوئے تو ان کی بیوی ام عبداللہ رضی اللہ عنہا نے چلا کر رونا شروع کیا پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہوش میں آئے تو کہا کیا نہیں جانتی تو اور حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بیزار ہوں اس سے جو منڈائے ❶ سر کے بال اور چلا کر روئے اور پھاڑے کپڑے اپنے۔'' (بخاری، مسلم) لفظ مسلم کے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ منڈائے بال جیسے بعض جاہلوں کی عادت ہوتی ہے بلکہ یہ عادت ہندوؤں کی ہے کہ جب ان کا کوئی مرجاتا ہے توغم میں سر بلکہ داڑھی وغیرہ سب منڈوا ڈالتے ہیں۔

۱۷۲۷ (٦) وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَآءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ)) وَقَالَ ((اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٢٩۔ ٩٣٤)

سیدنا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایام جاہلیت کی چار چیزیں میری امت میں رہیں گی (جن کو یہ) نہیں چھوڑیں ❶ گے' فخر کرنا حسب میں اور طعن کرنا نسب میں اور بارش طلب کرنا ستاروں کے ذریعہ اور نوحہ کرنا' اور فرمایا: ''نوحہ کرنے والی عورت اگر بغیر توبہ کئے مر جائے قیامت کے دن موقف میں کھڑی کی جائے گی اور اس پر کرتہ گندھک کا اور کرتہ خارش کا ہوگا۔'' (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحمد فی المسند ٥/ ٣٤٢)

فوائد الحدیث: ❶ بدقسمتی سے یہ تمام بدعی رسومات آج کے مسلمانوں میں بصورت اتم پائی جاتی ہیں اعاذ نا اللہ منہا

١٧٢٨ (٧) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّا لنَّبِیُّ ﷺ بِامْرَاَةٍ تَبْکِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ ((اتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ)) قَالَتْ اِلَیْكَ عَنِّیْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِیْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِیُّ ﷺ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهٗ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ ((اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَالصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی))۔ (متفق علیه)

(البخاری حدیث رقم ١٢٨٣ ومسلم حدیث رقم (١٥۔ ٩٢٦) وابوداوٗد حدیث رقم ٣١٢٤ والنسائی حدیث رقم ١٨٦٩ والترمذی حدیث رقم ٩٨٧ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٩٦ واحمد فی المسند ٣/ ١٣٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گزرے نبی ﷺ ایک عورت کے پاس سے جو ایک قبر کے پاس (اونچی) آواز سے روتی تھی گزرے آپ نے فرمایا: ''ڈر عذاب الٰہی سے اور صبر کر'' اس عورت نے کہا ایک طرف ہو مجھ سے اس لیے کہ تو میری سی مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا ہے وہ عورت آپ کو پہچانتی نہ تھی، تو بتایا گیا اس عورت کو یہ نبی ﷺ تھے پس آئی وہ عورت آپ کے دروازہ پر پس نہ پایا دروازہ پر دربانوں کو، اس نے کہا میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا تو آپ نے فرمایا: ''نہیں ❶ اعتبار صبر کا، مگر نزدیک صدمہ پہلے کے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں اعتبار الخ یعنی مصیبت کے شروع میں صبر کرنا باعث ثواب اور اس کا شروع میں اعتبار ہے، جب مدت گزر جائے تو آدمی کو خود بخود ہی صبر آ جاتا ہے خواہ مومن ہو یا کافر، اس صبر کا شرع میں کوئی اعتبار نہیں ہے۔

١٧٢٩ (٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا یَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَیَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٦٥٦ ومسلم حدیث رقم (١٥٠۔ ٢٦٣٢) والترمذی حدیث رقم ١٠٦٠ والنسائی حدیث رقم ١٨٧٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٠٣ والمؤطا حدیث رقم ٣٨ من کتاب الجنائز واحمد فی المسند ٢/ ٢٣٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے پھر داخل ہو آگ میں مگر واسطے کھولنے ❶ قسم کے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مگر واسطے کھولنے قسم کے الخ یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے ﴿وان منکم الا واردھا﴾ یعنی تم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو دوزخ میں داخل نہ ہو، اگرچہ تھوڑا ہی وقت جائے۔ اس سے دوزخ کی پل صراط پر چلنا مراد ہے، مومنوں کو کوئی عذاب نہ ہوگا۔ چونکہ لڑکے کی موت کا ماں باپ کو بے حد صدمہ ہوتا ہے، باوجود اتنے صدمہ کے اس نے رضاء الٰہی کے لیے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدلہ میں دوزخ سے بچائے گا۔

١٧٣٠ (٩) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ ((لَا یَمُوْتُ لِاِحْدٰکُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ❶ انصار کی عورتوں سے فرمایا: ''نہیں مرتے واسطے کسی کے تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَتَحْتَسِبُهُ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اَوِ اثْنَانِ))۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا ((ثَلٰثَةٌ لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔)) (البخاری حدیث رقم ۱۳۸۱ ومسلم حدیث رقم ۱۵۱۔ ۲۶۳۲ والترمذی حدیث رقم ۱۰۵۹ والنسائی حدیث رقم ۱۸۷۳ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۰۴ والموطا حدیث رقم ۳۹ من کتاب الجنائز واحمد فی المسند ۲/ ۵۱۰)

سے تین فرزند پھر چاہے ثواب مگر داخل ہو گی جنت میں'' تو ایک عورت نے کہا ان میں سے یا دو فرزند اے اللہ کے رسول! نبی ﷺ نے فرمایا: ''یا دو'' (مسلم) اور بخاری مسلم کی ایک روایت میں ہے ''مریں تین فرزند نہ پہنچے ہوں حد بلوغت کو۔''

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا۔ عورتوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مرد آپ کی صحبت میں ہر وقت رہتے اور دین سیکھتے ہیں' ہمارے لیے بھی کوئی وقت مقرر فرما دیجئے آپ نے ان کے لیے بھی وقت مقرر کر دیا اور یہ حدیث اس وقت میں ارشاد فرمائی۔

۱۷۳۱ (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِى الْمُؤْمِنِ عِنْدِىْ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةَ))۔ (رواه البخارى) (البخاری حدیث رقم ۶۴۲۴ والنسائی حدیث رقم ۱۸۷۱ واحمد فی المسند ۲/ ۴۱۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے مومن بندہ کے لیے اہل دنیا میں سے اس کے چہیتے کو قبض کرتا ہوں' پھر وہ ثواب کی امید رکھے تو میرے نزدیک اس کی جزا جنت ❶ ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ جنت الخ یعنی مومن کا کوئی عزیز مثلاً بیٹا' ماں' باپ' بہن بھائی' یا بیوی یا استاذ یا کوئی اور دوست فوت ہو جائے اور اس نے صبر کیا تو اس کا بدلہ جنت ہے۔

الفصل الثانی

۱۷۳۲ (۱۱) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلنَّآئِحَةَ وَ الْمُسْتَمِعَةَ (رواه ابوداؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۳۱۲۸ واحمد فی المسند ۳/ ۶۵)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ سننے والی عورت کو۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۷۳۳ (۱۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِّلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَهٗ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عجب حال ہے مومن کے لیے اگر پہنچے اس کو بھلائی تو حمد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی اور شکر ادا کرتا ہے اور اگر پہنچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِهٖ. (رواه البيهقى فى شعب الايمان) (احمد والبيهقى فى شعب الايمان حديث رقم ٩٩٥١)

اس کو مصیبت تو حمد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی اور صبر کرتا ہے پس مومن کو اس کے ہر کام پر ثواب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ کا جو اٹھا کر دے اپنی بیوی کے منہ میں۔ (بیہقی' شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

١٧٣٤ (١٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَامِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَّصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَ بَابٌ يَّنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذَامَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ﴾. (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٢٥٥)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کے لیے دو دروازے ہیں' ایک دروازہ ہے کہ چڑھتے ہیں اس سے اس کے عمل اور ایک دروازہ ہے کہ اترتی ہے اس سے اس کی روزی' تو جب وہ مرتا ہے تو روتے ہیں دونوں دروازے اس پر'' پس سمجھا جاتا ہے قول اللہ تعالیٰ سے: ''پس نہ رویا۔ ❶ ان (کافروں) پر آسمان اور نہ زمین۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس نہ رویا الخ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی موت پر زمین وآسمان روتے ہیں۔

١٧٣٥ (١٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ ((وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَّامُوَفَّقَةُ)) فَقَالَتْ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ ((فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِيْ لَنْ يُّصَابُوْا بِمِثْلِيْ)). (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذى حديث رقم ٣٢٥٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے وہ آدمی کہ جس کے دو بچے مر گئے ہوں تو اس کو ان بچوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بہشت میں داخل کرے گا'' تو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ کی امت میں سے جس شخص کا ایک بچہ مر گیا ہو (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا اس کا بھی یہی حکم ہے اور توفیق دی گئی' پس عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور وہ شخص کہ جس کا کوئی بچہ نہ مرا ہو آپ نے فرمایا: ''پس میں ہوں ❶ میر منزل امت اپنی کا' نہیں مصیبت پہنچائے گئے مانند مصیبت میری کی۔'' (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ میں ہوں الخ یعنی میں ان کا میر سامان ہوں گا یعنی ان سے پہلے جا کر ان کی شفاعت کر کے ان کو جنت میں لے جاؤں گا کیونکہ ثواب تکلیف کے موافق ملتا ہے۔ پھر دنیا سے میرے انتقال سے بڑھ کر مسلمانوں پر کوئی بڑی مصیبت نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۳۶ (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَ اسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ))۔ (رواه احمد و الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ۱۰۲۱ واحمد فی المسند ٤/ ٤١٥)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت مرتا ہے فرزند کسی بندے کا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو ❶ فرماتا ہے' تم نے میرے بندے کے لخت جگر کی روح قبض کی' تو وہ کہتے ہیں کہ ہاں! پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ: ''کیا قبض کیا تم نے اس کے دل کا میوہ؟ تو وہ کہتے ہیں ہاں! پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کیا کہا بندے میرے نے؟ وہ کہتے ہیں کہ تعریف کی اس نے تیری اور اناللہ وانا الیہ راجعون کہا' تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر جنت میں' اور نام ❷ رکھو اس کا بیت الحمد۔'' (احمد' ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ دوسری سندکی بنا پر حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرشتوں کوالخ یعنی ملک الموت اوراس کے تابعداروں کو۔ ❷ بیت الحمدالخ اس گھر کا نام بیت الحمد اس لیے رکھا کہ اس نے صدمہ میں حمد اور شکر کیا تھا۔

۱۷۳۷ (۱٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِیِّ ابْنِ عَاصِمِ الرَّاوِیْ وَقَالَ وَ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا)

(الترمذی حدیث رقم ۱۰۷۳ وابن ماجه حدیث رقم ۱٦۰۲)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تسلی دے مصیبت زدہ کو تو اس کے لیے ❶ اس کے مانند ثواب ہے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے' نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم راوی سے اور ترمذی نے کہا کہ روایت کیا اس کو بعض محدثین نے محمد بن سوقہ سے موقوف اسناد کے ساتھ۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تعزیت کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا مصیبت والے کو ملے گا۔ ابن ماجہ میں ابن حزم سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کی کسی مصیبت میں تعزیت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عزت کا لباس پہنائے گا۔

۱۷۳۸ (۱۷) وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّةِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تسلی دے اس عورت کو کہ جس کا بیٹا مر گیا ہو تو وہ پہنایا جائے گا لباس بہشت کا۔'' (ترمذی) کہا یہ حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۱۰۷۶)

غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۷۴۹ (۱۸) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَآءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ))۔ (رواه الترمذی وابو داؤد وابن ماجة) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۳۲ و الترمذی حدیث رقم ۹۹۸ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۱۰)

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تیار کرو واسطے اہل جعفر کے کھانا کیونکہ آئی ہے ❶ ان کو وہ چیز کہ باز رکھتی ہے ان کو کھانے پکانے سے۔'' (ابوداؤد ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آئی ہے الخ یعنی جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی جب جنگ موتہ میں شہید ہوئے ابن ماجہ میں ہے کہ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ''پھر یہ کام ایک مدت تک مسنون رہا یہاں تک کہ ایک نیا کام شروع ہوا' پھر اسے چھوڑ دیا گیا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ میت والوں کو کھانا بھیجنا پہلے سنت تھا' پھر لوگوں نے اس میں فخر اور ریاء بلاضرورت تکلف کرنا شروع کیا' طرح طرح کے کھانے پکا کر بھیجے لگے' دوسری یہ رسم نکلی کہ تمام کنبہ والوں نے جمع ہونا شروع کر دیا' پھر کھانا بھی ان کی حیثیت کے مطابق بھیجنا پڑا اس لیے یہ امر بدعت سمجھ کر چھوڑ دیا گیا چنانچہ مسند احمد اور ابن ماجہ میں جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اہل میت کے پاس جمع ہونا اور میت کے دفن کے بعد کھانا بھیجنا دونوں کو نوحہ میں شمار کرتے تھے۔ البتہ ضرورت کے مطابق ایک یا دو وقت کھانا بھیجنا سادہ قسم کا محدثین کے نزدیک جائز ہے۔

الفصل الثالث

۱۷۴۰ (۱۹) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۲۹۱ ومسلم حدیث رقم (۲۸۔ ۹۳۳) والترمذی حدیث رقم ۱۰۰۰ واحمد فی المسند ۲/ (۶۱)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جس پر نوحہ کیا جاتا ہے اسے روز قیامت عذاب ❶ کیا جائے گا بسبب نوحہ کے''۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ عذاب الخ جاہلیت میں مرتے وقت وصیت کیا کرتے تھے کہ ہمیں خوب رویا جائے اور ہماری خوبیاں بیان کی جائیں اس لیے نبی ﷺ نے فرمایا' رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔ یعنی جس میت نے اپنے وارثوں کو رونے کی وصیت کی یا یہ معنی ہے کہ جس خاندان میں رونے اور بین کرنے کا رواج ہو اور اس نے منع نہ کیا ہو تو اس کے مرنے کے بعد اس پر جور و یا جائے گا اسے اس وجہ سے عذاب ہوگا کہ وہ منع کرنے کی طاقت رکھتا تھا لیکن اس نے نہیں کیا۔ البتہ اس کے منع کرنے کے باوجود اگر کوئی روئے تو پھر اسے کوئی عذاب نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ولا تزروا زرة وزر اخرٰی''۔

۱۷۴۱ (۲۰) وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهَا

سیدنا عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ سنا میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ تَقُوْلُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُّبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ ((اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۲۸۹ ومسلم حدیث رقم (۲۷۔ ۹۳۲) وابوداوٗد حدیث رقم ۳۱۲۹ والترمذی حدیث رقم ۱۰۰۶ والنسائی حدیث رقم ۱۸۵۶ وابن ماجه حدیث رقم ۱۵۹۵ والموطا حدیث رقم ۳۷ من کتاب الجنائز واحمد فی المسند ۲/ ۳۸)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کے سامنے ذکر کیا گیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میت کو البتہ عذاب کیا جاتا ہے زندہ کے رونے کی وجہ سے اس پر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ❶ کہ بخشے اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن کو خبردار رہو! عبداللہ نے نہیں جھوٹ بولا لیکن وہ بھول گیا یا خطا کی اس کے سوا نہیں (کوئی بات) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ عورت کی قبر کے پاس سے گزرے جس پر رویا جاتا تھا تو آپ نے فرمایا: ''اس کے گھر والے اس پر روتے ہیں اور تحقیق وہ اپنی قبر میں عذاب کی جاتی ہے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کہتی الخ سبحان اللہ، سلف صالحین حسن اخلاق میں کس قدر بلند پایہ تھے کہ مسائل اختلافیہ میں بھی نہایت ادب واحترام سے ایک دوسرے کا ذکر کیا کرتے تھے، چنانچہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیسی حسن وخوبی سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ فرمایا ''اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو معاف فرمائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے وہ بھول گئے ہیں'' اللھم اھدنا لاحسن الاخلاق۔

۱۷۴۲ (۲۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِّعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهٗ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَآءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَّكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ فَاِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَآءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا

سیدنا عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے مکہ میں وفات پائی ❶ پس آئے ہم تاکہ حاضر ہوں نماز جنازہ اور دفن اس کے میں۔ اور حاضر ہوئے اس کے لیے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی، میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ سے جو کہ ان کے سامنے تھے کیا نہیں منع کرتے تم رونے سے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''میت کو البتہ اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کے باعث عذاب کیا جاتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''تحقیق ❷ تھے عمر رضی اللہ عنہ کہتے کچھ اس میں سے، پھر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی تو کہا کہ پھر آیا میں ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے مکہ سے یہاں تک کہ جب پہنچے ہم بیداء ❸ میں، پس ناگہاں ملے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ اُصِیْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَیْبٌ یَبْکِیْ یَقُوْلُ وَااَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ یَا صُهَیْبُ اَتَبْکِیْ عَلَیَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُکَآءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَکَرْتُ ذَالِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ وَلٰکِنْ اِنَّ اللّٰهَ یَزِیْدُ الْکَافِرَ عَذَابًا بِبُکَآءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُکُمُ الْقُرْاٰنُ ((وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذَالِكَ وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْکٰی قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَیْئًا۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۲۸۶ ومسلم حدیث رقم (۲۳۔ ۹۲۷)

عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ایک قافلہ کے نیچے درخت کیکر کے' تو کہا کہ جا کر دیکھ اس قافلہ میں کون ہیں میں نے دیکھا تو وہ صہیب تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے ان کو بتایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کو بلاؤ' پھر میں صہیب رضی اللہ عنہ کی طرف گیا میں نے کہا چلو اور ملو امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے' پس جب زخمی کیے گئے عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے صہیب روتے ہوئے' کہتے اے بھائی میرے اور صاحب میرے' پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اے صہیب! کیوں روتا ہے تو مجھ پر حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو عذاب کیا جاتا ہے سبب بعض رونے اہل اس کے اس پر' پس کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب وفات ہوئی عمر رضی اللہ عنہ کی تو ذکر کیا میں نے یہ سامنے عائشہ رضی اللہ عنہا کے' تو انہوں نے کہا رحم کرے اللہ عمر رضی اللہ عنہ پر' قسم ❹ اللہ کی! نہیں' اس طرح نہیں حدیث فرمائی رسول اللہ ﷺ نے' یہ کہ میت کو عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے اس کے اہل کے' اس پر' لیکن اللہ تعالیٰ زیادہ کرتا ہے کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اس کے اس پر' اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کفایت کرتا ہے تم کو قرآن کہ فرماتا ہے: ''نہیں اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا'' کہا ❺ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نزدیک اس کے اور اللہ تعالیٰ ہنساتا اور رلاتا ہے' ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ نہ کہا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ وفات کی الخ مسلم کی روایت میں صراحت ہے کہ اس کا نام ''ام ابان'' تھا۔ ❷ تھے الخ یعنی نبی ﷺ کے فرمان سے تو مطلق رونا منع معلوم ہوتا ہے' لیکن اسے رونے سے خاص رونا مراد ہے جو میت پر رویا جاتا ہے یعنی بین وغیرہ کرنا۔ ❸ بیداء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک میدان کا نام ہے۔ ❹ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا ظن غالب ہو اس کے متعلق قسم اٹھائی جا سکتی ہے جیسے ام المومنین نے قسم اٹھائی۔ میت پر رونے کی وجہ سے ''عذاب قبر'' کے متعلق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد روایات مروی ہیں لیکن ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان کے بارہ میں فرماتی ہیں کہ ان حضرات کو آپ کے فرمان سے شبہ ہو گیا ہے' یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میت کو ان کے اہل کے رونے کی بنا پر قبر میں عذاب ہوتا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ولا تزروا زرۃ وزر اخریٰ'' یعنی کوئی آدمی' کسی دوسرے آدمی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ رہی وہ حدیث جس سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ عذاب قبر کے متعلق دلیل لیتے ہیں تو وہ نبی ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ایک یہودیہ عورت کے لیے فرمائی تھی کہ لوگ اسے رو رہے ہیں اور وہ عذاب قبر میں مبتلا ہے۔ یعنی اسے عذاب اس کے کفر کی وجہ سے تھا نہ کہ ان کے رونے سے' ان احادیث کے بارہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ توجیح بھی دراصل ان کا اپنا خیال ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے کی روایات کا جمہور علماء نے یہ معنی کیا ہے جو شخص مرنے کے وقت رونے کی وصیت کر گیا ہو جیسے جاہلیت میں رواج تھا تو اسے ان کے اہل کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوگا اگر وصیت نہ کی یا اس کے دل میں نوحہ وغیرہ کی کراہت تھی تو پھر رونے سے اس کو کوئی عذاب نہ ہو گا۔ (نووی ج ۱ ص ۳۰۲) ❺ یعنی ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خیال کی تائید میں یہ آیت پڑھی یعنی جب رونا اور ہنسنا' غمی اور خوشی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو عذاب میں رونے کا کیا دخل؟ لیکن یہ بات درست نہیں کیونکہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی ہے اور کام بندے کرتے ہیں اور کاموں پر ثواب وعذاب دیا جاتا ہے چنانچہ یہی ہنسنا اگر کسی مسلمان کو دیکھ کر خوشی سے ہنسنا ثواب کا مستحق ہے' اگر بطور مذاق اور مسخری کے ہنسا جائے تو گناہ گار ہوگا' اسی طرح خوشی اور غمی کبھی اچھی ہوتی ہے اور کبھی بری' لہٰذا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اس صورت میں دلیل ہو سکتا ہے جبکہ رونا اور ہنسنا بے اختیاری ہو اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خاموشی اس وجہ سے نہ تھی کہ انہوں نے اس بات کو قبول کر لیا بلکہ بحث اور جھگڑا ختم کرنے کے لیے خاموشی اختیار فرمائی۔ جیسا کہ اہل علم کی شان ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

۱۷۴۳ (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَآءَ النَّبِيَّ ﷺ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَّابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَآئِرِ الْبَابِ تَعْنِيْ شَقَّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَآءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَآءَهُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ ((انْهَهُنَّ)) فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَزَعَمْتُ اَنَّهُ قَالَ ((فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ)) فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْعَنَآءِ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ۱۲۹۹ ومسلم حديث رقم (۳۰۔ ۹۳۵) والنسائی حديث رقم ۱۸۴۷ واحمد فی المسند ۶/ ۵۹)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کے پاس زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ' جعفر رضی اللہ عنہ اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی' ❶ آپ بیٹھے پہچانا جاتا تھا آپ کے چہرہ مبارک پر غم اور میں دیکھتی تھی دروازہ کے سوراخ سے یعنی دروازہ کی درزوں سے' تو نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا جعفر رضی اللہ عنہ کی عورتیں کرتی ہیں ❷ ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا ان کا' تو حکم فرمایا نبی ﷺ نے اس کو یہ کہ منع کرے ان کو۔ پھر گیا وہ پھر آیا آپ کے پاس دوسری بار کہ نہ مانا عورتوں نے کہنا اس کا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''منع کر ان کو'' پھر آیا وہ آپ کے پاس تیسری بار اور کہا قسم ہے اللہ کی! غلبہ کیا عورتوں نے ہم پر اے اللہ کے رسول! پس گمان کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پس ڈال ان کے منہ میں ❸ مٹی'' پس کہا میں نے خاک آلودہ کرے اللہ ناک تیری نہیں بجا لاتا جو حکم کرتے ہیں تجھ کو رسول اللہ ﷺ اور نہ چھوڑا تو نے رسول اللہ ﷺ کو رنج پہنچانے سے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب جعفر رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے اور ان کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپ غمزدہ ہوئے۔ ❷ کرتی ہیں الخ یعنی چیخ وپکار اور چلا رہی ہیں جو کہ شرع میں منع ہے۔ ❸ مٹی الخ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصیبت کے وقت چیخنا' چلانا اور بلند آواز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے رونا اور پیٹنا سخت منع ہے اسی وجہ سے آپ نے سخت انداز سے روکا' البتہ آنسوؤں سے رونا منع نہیں' سبحان اللہ نبی ﷺ نے ایسے رنج و غم کے موقع پر بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ نہایت بلند ہمتی سے سرانجام دیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

١٧٤٤ (٢٣) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيْبٌ وَفِيْ اَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ تُرِيْدُ اَنْ تُسْعِدَنِيْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ)) مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ اَبْكِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٠ـ ٩٢٢)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو میں نے کہا ابوسلمہ مسافر تھے اور بیچ زمین مسافرت کے' روؤں گی میں کہ نقل ❶ کیا جائے گا وہ رونا' پس تحقیق تیاری کی میں نے رونے کی ان پر اچانک آ گئی ایک عورت ارادہ رکھتی تھی کہ وہ شریک ہو میری' تو سامنے آئے اس کے رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا: ''کیا ❷ ارادہ کرتی ہے کہ تو داخل کرے شیطان کو دوبارہ اس گھر میں کہ نکالا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس گھر سے'' پس بند رہی میں رونے سے پس نہ روئی میں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نقل الخ جہان میں خوب مشہوری ہوگی۔ ❷ کیا ارادہ الخ یعنی بین اور خاص انداز سے رونا گویا شیطان کو مہمان بلانا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رونے اور پیٹنے کے لیے محفل قائم کرنا شیطانی کام ہے اور بوقت مصیبت صبر کرنا چاہیے نیز معلوم ہوا کہ اگر کوئی غم میں مبتلا ہو کر روئے' کوئی خلاف شرع کام کرے براہ راست اسے سمجھانے کی بجائے دوسرے آدمی کو جو اس کا معاون ہو سمجھانا چاہیے تا کہ وہ خود بخود سمجھ جائے اس لیے نبی ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کچھ نہیں کہا بلکہ دوسری عورت سے فرمایا کہ یہ گھر ایمان کی برکت سے شیطان سے پاک ہوا ہے اب دوبارہ رونے اور پیٹنے سے شیطان کو اس گھر بلانا چاہتی ہو۔

١٧٤٥ (٢٤) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ اُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِيْ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ مَاقُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِيْ اَنْتَ كَذٰلِكَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ٤٢٦٧)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے ہوشی ڈالی گئی عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر پس ان کی بہن عمرہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کیا اور یہ کہا' اے پہاڑ افسوس! اے ایسے اور ایسے گنتی تھی اس پر' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا جبکہ ہوش میں آئے کہ نہیں کہا تو نے کچھ مگر کہا گیا واسطے میرے ایسا ہے تو؟ اور زیادہ کیا ایک روایت میں کہ جب وہ (عبداللہ) فوت ہوئے نہ روئی بہن ان پر۔ (بخاری)

١٧٤٦ (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهٖ وَيَقُوْلَانِ هٰكَذَا كُنْتَ))۔ (رَوَاهُ

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''نہیں کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہو کر رونے والا ان میں سے اور کہے' اے پہاڑ اور اے سید اور مانند اس کی' مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اس میت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ) (الترمذی حدیث رقم ۱۰۰۳)

دو فرشتے کہ جو مُکّے ❶ مارتے ہیں اس کے سینہ میں اور کہتے ہیں' کیا ایسا ہی تھا تو؟ (ترمذی اور کہا یہ حدیث غریب حسن ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مکے مارتے الخ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ میت پر بلند آواز سے رونا' چلانا حرام ہے اور یہ حدیث اس شخص کے متعلق ہے جو رونے کی وصیت کر گیا ہو یا رونے کو پسند کرتا ہو' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۱۷۴۷ (۲۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَاتَ مَیِّتٌ مِنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاجْتَمَعَ النِّسَآءُ یَبْکِیْنَ عَلَیْهِ فَقَامَ عُمَرُ یَنْهَاهُنَّ وَیَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَعْهُنَّ یَاعُمَرُ فَاِنَّ الْعَیْنَ دَامِعَةٌ وَ الْقَلْبَ مُصَابٌ وَ الْعَهْدَ قَرِیْبٌ)) (رواہ احمد والنسائی) (النسائی حدیث رقم ۱۸۵۹ وابن ماجه حدیث رقم ۱۵۸۷ واحمد فی المسند ۲/ ۴۴۴)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آل ❶ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص فوت ہو گیا تو جمع ہوئیں عورتیں رونے لگیں اس پر تو کھڑے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ منع کرتے ان کو اور دور کرتے ان کو پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوڑ دے ❷ ان کو اے عمر کیونکہ آنکھیں روتی ہیں اور دل مصیبت زدہ ہے اور وقت مرنے کا نزدیک ہے۔'' (احمد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے زینب رضی اللہ عنہا مراد ہیں۔ ❷ چھوڑ الخ اس حدیث سے ظاہراً یہی معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے عورتوں کو رونے کی اجازت فرمائی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ان کو ڈانٹنے سے روکا' لیکن اگلی حدیث میں بصراحت موجود ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو مارنے سے روکا اور فرمایا عورتوں کو نرمی سے منع کیجئے۔ اور عورتوں سے فرمایا کہ تم شیطان کی آواز سے پرہیز کرو اور صرف آنسو اور دل میں غم ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ الخ

۱۷۴۸ (۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَکَتِ النِّسَآءُ فَجَعَلَ عُمَرُ یَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ فَاَخَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِیَدِهٖ وَ قَالَ ((مَهْلًا یَاعُمَرُ)) ثُمَّ قَالَ ((اِیَّاکُنَّ وَنَعِیْقَ الشَّیْطَانِ)) ثُمَّ قَالَ ((اِنَّهٗ مَهْمَا کَانَ مِنَ الْعَیْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَ مَاکَانَ مِنَ الْیَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّیْطَانِ))۔ (رواہ احمد) (احمد فی المسند ۱/ ۳۳۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فوت ہوئی رسول اللہ ﷺ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا تو رونے لگیں عورتیں اور شروع کیا عمر رضی اللہ عنہ نے مارنا ان کو ساتھ کوڑے اپنے کے' پس ہٹایا عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے' اور فرمایا: ''آہستگی کر اے عمر!'' پھر عورتوں کو فرمایا دور ❶ رکھو خود کو شیطان کی آواز سے' پھر فرمایا: ''جو کچھ ہو آنکھ سے اور دل سے پس وہ اللہ عزوجل کی طرف سے اور سبب رحمت کا ہے اور جو ہو ہاتھ اور زبان سے تو وہ شیطان سے ہے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دور الخ یعنی چیخنا' چلانا اور منہ پر طمانچے مارنا' کپڑے پھاڑنا' بال نوچنا' ان تمام کاموں کو شیطان پسند کرتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اعاذنا اللہ منہا (مرقاۃ)

۱۷۴۹ (۲۸) وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ اَلَاهَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهُ اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا۔ (البخاری تعلیقا فی کتاب الجنائز باب ٦١)

امام بخاری رحمہ اللہ سے بطریق تعلیق ❶ روایت ہے کہ جب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو نصب ❷ کیا ان کی عورت نے خیمہ ان کی قبر پر برس روز، پھر اٹھا لیا، پھر سنا آواز کرنے والے کو کہتا ہے: خبردار رہو! کیا پایا اس چیز کو کہ گم کیا تھا؟ پس جواب دیا اس کو دوسرے نے، بلکہ ناامید ہو گئے اور پھر گئے۔

فوائد الحدیث: ❶ تعلیق یعنی ترجمۃ الباب میں بلا سند بیان کی ہے۔ ❷ نصب کیا الخ ان کا نام فاطمہ حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں خیمہ اس لیے لگایا تاکہ ان کے پاس رہ کر دل کو تسلی دیں اور محبت معہودہ کا خیال رکھیں اور غم بڑھائیں جیسا کہ بعض لوگ ویران مقامات میں کھڑے ہو کر دل کو تسلی دیتے ہیں اور مکانوں کو خطاب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتفوں (فرشتوں یا مومن جنوں) کے ذریعہ اس بے فائدہ کام کی برائی بیان فرمائی (فتح الباری)

۱۷۵۰ (۲۹) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْبِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ)) قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجہ حدیث رقم ١٤٨٥)

سیدنا عمران بن حصین اور سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ کے، پس دیکھا ❶ آپ ﷺ نے کئی شخصوں کو کہ پھینک دیں انہوں نے اپنی چادریں چلتے تھے کرتوں میں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتھ کام جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ بددعا کروں تم پر ایسی بددعا کہ پھرو تم طرف اپنے گھروں کی غیر صورتوں اپنی میں'' کہا راوی نے پس پکڑ لیں انھوں نے اپنی چادریں پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس الخ۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ قمیصوں کے اوپر چادریں پہنا کرتے تھے اس دن انہوں نے غم اور پریشانی کی وجہ سے چادریں اتار دیں اور بظاہر غم اور سوگ کا لباس پہنا تھا جب آپ نے اس کو دیکھا تو ان کو اس سے منع فرمایا۔ امام طیبی فرماتے ہیں آپ نے انہیں صرف چادروں کو اتارنے سے اس قدر ڈانٹا اگر آج کل کی رسومات بد دیکھتے تو معلوم نہیں کیا وعید فرماتے۔

۱۷۵۱ (۳۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ۔ (رواه احمد و ابن ماجة) (ابن ماجہ حدیث رقم ١٥٨٣)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا ❶ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ ساتھ جایا جائے اس جنازہ کے کہ اس کے ساتھ نوحہ کرنے والی ہو۔ (احمد، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ منع کیا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے جنازہ کے ساتھ جانا منع ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورتیں ہوں اور اس جنازہ کے ساتھ بھی جانا منع ہے جس کے ساتھ رسومات بدکی جائیں اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایسی مجلس نکاح یا دعوت میں بھی جانا ممنوع ہے جہاں ناچ، گانا اور خلاف شرع کام ہوں، یہ حدیث اس باب میں اصل ہے۔

١٧٥٢ (٣١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ مَاتَ اِبْنٌ لِّیْ فَوَجَدْتُّ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ شَيْئًا يَطِيْبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ ﷺ قَالَ ((صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ يَلْقٰى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَيَاْخُذُ بِنَا حِيَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا يُفَارِقُهٗ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ))۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ) (مسلم حديث رقم (١٥٤ـ ٢٦٣٥) واحمد فی المسند ٢/ ٤٨٨)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میرا بیٹا مر گیا تو غم کیا میں نے اس پر کیا سنی تم نے اپنے دوست سے رحمتیں ہوں اللہ کی ان پر کوئی چیز کہ خوش کرے ہمارے دلوں کو ہمارے مُردوں کی طرف سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: ''چھوٹے لڑکے مسلمانوں کے جانور ❶ دریا کے سے ہوں گے بہشت میں ملے گا ایک ان کا اپنے باپ سے پس پکڑے گا اس کے کپڑے کا کونا اور نہ جدا ہو گا اس سے یہاں تک کہ داخل کرے گا اس کو بہشت میں۔'' (مسلم، احمد) لفظ ہیں واسطے احمد کے۔

فوائد الحدیث: ❶ جانور دریا کے الخ دعامیص کا واحد دعموص ہے، دعموص پانی کا ایک چھوٹا سا جانور ہے جو غوطہ مار کر پھر نکل آتا ہے، یہاں ہماری زبان میں اسے ''جولاہا'' کہتے ہیں، یعنی مومنوں کی چھوٹی اولاد جنتی ہے، وہاں وہ جانوروں کی طرح سیر کرتی پھرتی ہیں۔

١٧٥٣ (٣٢) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ نَّفْسِكَ يَوْمًا نَاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ ((اِجْتَمِعْنَ فِیْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِیْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا)) فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْكُنَّ اِمْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلٰثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِاثْنَيْنِ فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ ((وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ))۔ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ١٠١ ومسلم حديث رقم (١٥٢ـ ٢٦٣٣) واحمد فی المسند ٣/ ٧٢)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، اس نے کہا اے اللہ کے رسول! بہرہ مند ہوئے مرد ساتھ آپ کی احادیث کے پس مقرر کیجئے ہمارے لیے اپنی طرف سے ایک دن کہ حاضر ہوں ہم آپ کے پاس اس دن میں تاکہ سکھائیں آپ ہم کو وہ چیز کہ سکھایا آپ کو اللہ تعالیٰ نے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمع ہو جاؤ تم فلاں دن میں اور فلاں وقت میں اور فلاں مکان میں'' پس جمع ہوئی عورتیں پھر آئے ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سکھایا ان کو اس چیز سے کہ سکھایا ان کو اللہ تعالیٰ نے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں تم میں سے کوئی عورت کہ آگے بھیجے ہوں اپنی اولاد سے تین لڑکے یا لڑکیاں مگر کہ ہوں گے وہ اس کے لیے پردہ آگ سے'' پس کہا ایک عورت نے اے اللہ کے رسول! فرمائیے یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو بھیجے ہوں اور اس نے دو بار کہی یہ بات' پھر ❶ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یا دو بھیجے ہوں یا دو یا دو۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ پھر فرمایا الخ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مومنوں کی چھوٹی اولاد خواہ تین ہوں یا دو یا ایک بلکہ اگلی حدیث میں بصراحت آیا ہے نامکمل بچہ بھی مومنوں کے لیے آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا' سبحان اللہ! یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ اپنے بندوں سے ماں باپ سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے اور ان کو کسی نہ کسی طرح سے آگ دوزخ سے آزاد کرنا منظور ہے۔

١٧٥٤ (٣٣) وَعَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ)) فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِثْنَانِ قَالَ ((اَوِثْنَانِ)) قَالُوْا اَوْوَاحِدٌ قَالَ ((اَوْوَاحِدٌ)) ثُمَّ قَالَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَااحْتَسَبَتْهُ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ)) (ابن ماجه حديث رقم ١٦٠٥ واحمد فى المسند ٥/ ٢٤١)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں دو مسلمان کہ مریں ان دونوں کے تین فرزند مگر یہ کہ داخل کرے گا ان کو اللہ تعالیٰ بہشت میں ساتھ فضل اور رحمت اپنی کے ان دونوں کو' پس عرض کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے' اے اللہ کے رسول! فرمایئے یا دو' فرمایا ''ہاں یا دو'' عرض کیا' فرمایئے یا ایک' فرمایا ''ایک بھی'' پھر فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تحقیق نامکمل حمل ❶ کہ جو گرتا ہے البتہ کھینچے گا ماں اپنی کو ساتھ آنول نال اپنی کے طرف بہشت کی' جبکہ صبر کرے اور گمان کرے اس کی ماں اس کے مرنے کو ثواب۔'' (احمد' ابن ماجہ نے قول والذی نفسی بیدہ سے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نا تمام حمل الخ عربی میں سقط اس کو کہتے ہیں جو مدت حمل پوری ہونے سے پہلے پیدا ہو اور اس کے اعضاء پورے نہ بنے ہوں' اکثر ایسا بچہ پیدا ہوتے ہی ایک یا دو روز زندہ رہ کر فوت ہو جاتا ہے۔

١٧٥٥ (٣٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَ اَبُوْذَرٍّ قَدَّمْتُ اِثْنَيْنِ قَالَ ((وَاثْنَيْنِ)) قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّآءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ ((وَوَاحِدًا))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذى حديث رقم ١٠٦١ وابن ماجه حديث رقم ١٦٠٦)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے آگے بھیجے ہوں تین بچے کہ نہ پہنچے ہوں ❶ حد بلوغت کو' ہوں گے واسطے اس کے مضبوط پناہ آگ دوزخ سے'' تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا آگے بھیجے میں نے دو' آپ نے فرمایا: ''اور دو بھی'' کہا سید القراء ابوالمنذر رابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے آگے بھیجا میں نے ایک لڑکا' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اور ایک بھی۔'' ❷ (ترمذی' ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحمد فی المسند ۱/ ۳۷۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حد بلوغت الخ یعنی جوان ہونے سے پہلے فوت ہو گئے ہوں۔ ❷ ایک بھی الخ یعنی ایک بچہ بھی آگ جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا' سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندوں پر کیسی وسیع ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا صبر کرنے والے اپنی مزدوری بلا حساب پائیں گے ہاں مشکل کے ساتھ آسانی ہے ہاں مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

۱۷۵۶ (۳۵) وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ اِبْنٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((اَتُحِبُّهُ)) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهُ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((مَافَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ)) قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَّا تَاْتِيَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ ((بَلْ لِكُلِّكُمْ))۔ (رواه احمد)

(احمد فی المسند ۵/ ۳۵)

سیدنا قرہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تھا اور اس کے ساتھ بیٹا اس کا ہوتا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''کیا ❶ محبوب رکھتا ہے تو اس کو؟'' اس نے کہا اے اللہ کے رسول! محبوب رکھے آپ کو اللہ تعالیٰ جیسا کہ محبوب رکھتا ہوں میں اس کو' پھر نہ پایا ❷ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا کہ: ''کیا ہوا بیٹا فلاں کا؟'' صحابہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مر گیا بیٹا اس کا' تو ❸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا نہیں پسند کرتا تو کہ آئے گا تو بہشت کے کسی بھی دروازے پر پائے گا تو اس کو منتظر ہوگا ❹ تیرا'' پس کہا ایک آدمی نے اے اللہ کے رسول! اسی کے لیے ہے یہ بشارت یا ہم سب کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم سب کے لیے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کیا تو اسے اتنا پسند کرتا ہے کہ یہ لڑکا تجھ سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتا۔ ❷ نہ پایا الخ یعنی اتفاقاً پھر جب اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو وہ بچہ اس کے ساتھ نہ تھا۔ ❸ پس فرمایا یعنی آپ نے اس کے باپ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ❹ منتظر الخ یعنی تیری سفارش کر کے تجھے جنت میں لے جائے گا۔

۱۷۵۷ (۳۶) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ))۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ۱۵۹۷)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''البتہ ناتمام بچہ جھگڑے گا اپنے رب سے جبکہ داخل کرے گا پروردگار اس کے ماں باپ کو آگ میں' تو کہا جائے گا اے ناتمام بچے جھگڑنے والے پروردگار اپنے سے' داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت میں' پس کھینچے گا ساتھ آنول نال اپنی کے یہاں تک کہ داخل کرے گا ان کو بہشت میں۔ (احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٧٥٨ (٣٧) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَ احْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ))۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حدیث رقم ١٦٠٨)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! اگر صبر کرے تو اور ثواب چاہے وقت صدمہ پہلے ❶ کے نہیں پسند کرتا میں تیرے لیے ثواب کو سوائے بہشت کے۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وقت الخ یعنی جب مصیبت کی خبر پہنچے تو اسی وقت صبر کر کے کہے ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' اور کسی قسم کی بے صبری کا اظہار نہ کرے اسی کا نام صبر ہے جو عنداللہ قابل تعریف اور باعث ثواب ہے' اگر روئے چلائے اور خوب پیٹے اور تھک کر صبر کرے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں اور نہ اس کا کوئی ثواب ملے گا۔

١٧٥٩ (٣٨) وَعَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ یُصَابُ بِمُصِیْبَةٍ فَیَذْکُرُهَا وَاِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَیُحْدِثُ لِذٰلِكَ اِسْتِرْجَاعًا اِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاَعْطَاهُ مِثْلَ اَجْرِهَا یَوْمَ اُصِیْبَ بِهَا۔)) (رواه احمد والبیهقی فی شعب الایمان) (احمد فی المسند ١/ ٢٠١)

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں کوئی مرد مسلمان اور نہ کوئی عورت مسلمان کہ پہنچائے جائیں کوئی مصیبت پھر ❶ یاد کریں اس کو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا تو وہ کہے اناللہ وانا الیہ راجعون مگر تازہ کر دیتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نزدیک اس کے ثواب' تو دیتا ہے اس کو مانند ثواب اس مصیبت کے جس دن کہ پہنچایا گیا تھا۔'' (احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھر یاد الخ مثلاً نبی ﷺ کی وفات کی مصیبت یاد کر کے ہم اس وقت اناللہ وانا الیہ راجعون کہیں تو ہمیں بھی وہی ثواب ملے گا جو صحابہ کرام کو نبی ﷺ کی وفات کے وقت ملا تھا' اس سے معلوم ہوا کہ گزشتہ مصیبت کو یاد کرنا درست ہے اور جب یاد آئے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہے۔

١٧٦٠ (٣٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلْیَسْتَرْجِعْ فَاِنَّهٗ مِنَ الْمَصَائِبِ))۔ (البیهقی حدیث رقم ٩٦٩٣)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ ❶ جائے تو اسے چاہیے کہ کہے ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' اس لیے کہ یہ بھی مصیبتوں میں سے ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ٹوٹ الخ۔ یعنی چھوٹی سے چھوٹی مصیبت پر بھی اس کلمہ کو پڑھنا چاہیے۔ چنانچہ آپ نے ایک دفعہ چراغ گل ہو جانے سے یہ کلمہ پڑھا (جلالین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٧٦١ (٤٠) وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ يَا عِيْسٰى اِنِّىْ بَاعِثٌ مِّنْ م بَعْدِكَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَّا يَكْرَهُوْنَ اِحْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ اُعْطِيْهِمْ مِنْ حِلْمِىْ وَعِلْمِىْ))۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیھقی حدیث رقم ٩٩٥٣)

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سنا میں نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے کہ سنا میں نے ابوالقاسم ﷺ سے آپ فرماتے تھے: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! تحقیق میں پیدا کروں گا تیرے بعد ایک امت ❶ کہ جس وقت پہنچے گی ان کو وہ چیز کہ پسند کرتے ہیں شکر کریں گے اللہ تعالیٰ کا اور اگر پہنچے ان کو وہ چیز کہ ناپسند جانتے ہیں امید ثواب کی رکھیں گے اور صبر کریں گے اور حال یہ کہ نہیں ہے بردباری اور نہ عقل' تو کہا عیسیٰ علیہ السلام نے اے رب میرے کس طرح ہوگا یہ ان کے لیے حالانکہ ❷ نہ بردباری ہے اور نہ عقل' فرمایا دوں گا ❸ میں ان کو اپنے حلم میں سے اور اپنے علم میں سے۔'' روایت کیں یہ دونوں احادیث بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امت کے نیک افراد مراد ہیں۔ ❷ حالانکہ الخ یعنی ان کی عقل و بردباری مصیبت کی وجہ سے ختم ہونے کے باوجود صبر کر کے ثواب کی امید رکھیں گے مقصد یہ ہے کہ عقل اور بردباری یہ دونوں صفات ایسی ہیں کہ ان کے ذریعہ آدمی جزع' فزع سے باز رہتا ہے' اور نفع اور نقصان من جانب اللہ سمجھتا ہے' پس ان کے نہ ہونے کی وجہ سے صبر کرنا تعجب خیز بات ہے۔ ❸ دوں گا۔ یعنی اپنی طرف سے بلا کسی محنت اور کمائی علم اور بردباری عطا کروں گا کہ اس کے سبب صبر کا ثواب اور بلند مرتبہ حاصل کریں گے۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ
قبروں کی زیارت کا بیان

الفصل الاول

١٧٦٢ (١) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِىْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِىْ سِقَآءٍ فَاشْرَبُوْا فِى الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا))۔ (رواه

سیدہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منع ❶ کیا تھا میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے پس اب تم قبروں کی زیارت کرو اور منع ❷ کیا تھا میں نے تم کو تین دن سے زائد قربانی کا گوشت کھانے سے پس رکھو جب تک کہ خواہش ہو واسطے تمہارے اور منع ❸ کیا تھا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۰۶ ـ ۹۷۷) وابوداوٗد حدیث رقم ۳۶۹۸ والنسائی حدیث رقم ۲۰۳۲ واحمد فی المسند ۱/ ۱۴۵)

نے تم کو نبیذ سے مگر بیچ مشک کے پس پیو سب برتنوں میں اور نہ پیو نشہ آور چیز۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ منع کیا۔ ابتداء اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئے اور آداب قبور سے ناواقف تھے اس لیے نبی ﷺ نے قبروں کی زیارت سے منع فرما دیا تاکہ پھر شرک میں مبتلا نہ ہو جائیں اور جب لوگوں کے دلوں میں اسلام اور عقیدہ توحید مضبوط ہو گیا تو آپ نے قبروں پر جانے کی اجازت دے دی۔ ❷ منع کیا تھا الخ ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں عید الاضحیٰ کے موقع پر دیہاتی غریب لوگ حاضر ہوئے' آپ نے ان کی وجہ سے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھو باقی سب خیرات کر دو' اگلے سال صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم اپنی قربانی کی کھالوں سے مشکیں بناتے اور ان میں چربی پگلاتے ہیں' آپ نے فرمایا اب کیا ہوا؟ صحابہ نے کہا آپ نے قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کر دیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے محتاجوں کی وجہ سے تم کو اس وقت منع کیا تھا۔ اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ کرو۔ (مسلم) اس سے معلوم ہوا کہ جب بھی ایسی ہی صورت پیدا ہوگی تو یہ حکم لاگو ہوگا۔ واللہ اعلم ❸ جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال بھی منع ہوا تاکہ شراب یاد نہ آئے' جب اس کی برائی دلوں میں بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو پھر ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی۔

۱۷۶۳ (۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ ﷺ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ ((اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاُذِنَ لِیْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔)) **(رواه مسلم)** (مسلم حدیث رقم (۱۰۸ ـ ۹۷۶) وابوداوٗد حدیث رقم ۳۲۳۴ والنسائی حدیث رقم ۲۰۳۴ وابن ماجه حدیث رقم ۱۵۷۲ واحمد فی المسند ۲/ ۴۴۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اور آپ روئے اور ان لوگوں کو رلایا جو کہ آپ کے گرد تھے' پھر فرمایا ''اجازت مانگی تھی میں نے پروردگار اپنے سے اس بات کی کہ بخشش مانگوں واسطے ان کے' پس مجھے اجازت نہ ملی ❶ اور اجازت مانگی میں نے اپنے پروردگار سے بیچ اس کے کہ زیارت کروں میں ان کی قبر کی تو اذن دیا گیا مجھ کو پس تم زیارت کرو قبروں کی کیونکہ وہ یاد دلاتی ہے موت کی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہ اذن الخ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے سے منع کیا ہے اور تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی ﷺ کے والدین اور آپ کے چچا ابو طالب کفر پر فوت ہوئے ہیں صحیح احادیث میں ہے کہ ان کو بہت ہلکا عذاب دیا جائے گا یعنی صرف آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جن کی وجہ سے ان کا دماغ جوش مارے گا۔ معاذ اللہ کفر اور شرک ایک ایسی برائی ہے کہ نبی کی قرابت بھی کوئی کام نہیں آتی' سبحانه و تعالیٰ عما یشر کون

۱۷۶۴ (۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ))۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سکھاتے تھے مسلمانوں کو جب نکلیں طرف قبروں کی تو کہیں: ''سلام ہے تم پر اے گھر والو مومنوں میں سے اور مسلمانوں میں سے اور ہم اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ساتھ تمہارے البتہ ملیں گے' مانگتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ١٠٤ - ٩٥٧) وابن ماجه حدیث رقم ١٥٤٧ واحمد فی المسند ٥/ ٣٥٣)

ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت۔" (مسلم)

الفصل الثانی

١٧٦٥ (٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ١٠٥٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ مدینہ میں قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف رخ انور کر کے فرمایا: "سلام ہو تم پر اے رہنے والے قبروں کے! بخشے اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو اور تم پہلے پہنچے ہو ہم سے اور ہم پیچھے آتے ہیں۔" (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

الفصل الثالث

١٧٦٦ (٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ))۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ١٠٢ - ٩٧٤) والنسائی حدیث رقم ٢٠٣٩)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ ﷺ جبکہ ہوتی شب نوبت ان کی رسول اللہ ﷺ کی طرف سے نکلتے آخر شب میں بقیع کی طرف پھر فرماتے: "سلام ہو تم پر اے قوم ایماندار اور آئی وہ چیز پاس تمہارے کہ تھے ❶ تم وعدہ دیئے جاتے کل کو ❷ تم ڈھیل دیئے گئے ہو تحقیق ہم اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ساتھ تمہارے ملنے والے ہیں، یاالٰہی! بخش بقیع ❸ غرقد والوں کو۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تھے تم وعدہ دیئے جاتے یعنی ثواب وعذاب کا۔ ❷ کل کو یعنی قیامت کو۔ ❸ بقیع غرقد والوں کو بقیع الغرقد مدینہ کے قبرستان کا نام ہے جس کو جنت البقیع کہتے ہیں اس دعا میں بشارت ہے مغفرت کی ان کو جو مدینہ میں مرے۔ (تحفۃ الاخیار)

١٧٦٧ (٦) وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ ((قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (١٠٣ - ٩٧٤) والنسائی حدیث رقم ٢٠٣٨)

انہی (ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے انہوں نے کہا: "کس طرح کہوں میں اے اللہ کے رسول! مراد ❶ رکھتی تھیں بیچ زیارت کرنے قبروں کی آپ نے فرمایا: "کہو سلام ہے اوپر صاحب گھروں کے مومنین میں سے اور مسلمانوں میں سے اور رحم کرے اللہ تعالیٰ ہم سے پہل کرنے والوں پر اور پیچھے رہنے والوں پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ساتھ تمہارے البتہ ملنے والے ہیں۔" (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ مراد رکھتی تھیں یعنی اس سوال سے کہ کیا کہوں میں اس حدیث سے دلیل لائی ہیں جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہیں اور اس پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ عام رخصت خاص ممانعت کے معارض نہیں ہوسکتی، لیکن مؤید ہے جواز کی یہی روایت جو صحیح میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور دونوں طرف کی دلائل میں یوں جمع ہوسکتا ہے کہ ممانعت ان عورتوں کے لیے ہے جو زیارت کے وقت نوحہ وغیرہ کریں اور اذن ان عورتوں کے لیے ہے جو خلاف شرع کام نہ کریں۔ (الروضۃ الندیہ)

۱۷۶۸ (۷) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا))۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا) (البيهقي حديث رقم ۷۹۰۱)

محمد بن نعمان سے روایت ہے پہنچاتے تھے حدیث طرف نبی ﷺ کے (یعنی مرفوع بیان کرتے ہیں) فرمایا: ''جو شخص ہر جمعہ ❶ اپنے ولدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے تو بخشش کی جاتی ہے اس کے لیے اور لکھا جاتا ہے نیکی کرنے والا (ساتھ ماں باپ کے'' (بیہقی شعب الایمان میں بطریق ارسال کے۔)

حکم الحدیث: یہ روایت من گھڑت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لکھا جاتا ہے یعنی دیوان اعمال میں اس حدیث میں بشارت ہے اس شخص کے لیے جو ماں باپ کی نافرمانی کرتا رہا ہو ان کی زندگانی میں کہ وہ اگر ہفتہ کے بعد ان کی قبر پر جایا کرے اور ان کے واسطے بخشش کی دعا کیا کرے تو اس کے اپنے گناہ بھی معاف ہوجاتے ہیں اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنے والوں میں بھی لکھا جاتا ہے، سچ ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

۱۷۶۹ (۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ۱۵۷۱)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منع ❶ کیا تھا میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے پس زیارت کرو قبروں کی، کیونکہ زیارت کرنا بے رغبت کرتا ہے دنیا سے اور یاد دلاتا ہے آخرت کو۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ منع کیا تھا الخ پہلے آپ نے شرک کا زمانہ قریب ہونے کی وجہ سے قبروں کی زیارت سے بھی منع کر دیا تھا جب ایمان خوب دلوں میں جم گیا اور شرک کا خوف نہ رہا تو آپ نے اس کی اجازت دی۔ (الروضۃ الندیہ)

۱۷۷۰- (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی بہت زیادہ زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ترمذی نے کہا کہ بعض اہل علم کی رائے ہے کہ نبی ﷺ کا قبرستان کی اجازت سے پہلے کا حکم تھا اور جب آپ نے اس کی اجازت دیدی تو اس میں مرد و عورت دونوں داخل ہیں بعض علماء نے کہا سوائے اس کے نہیں کہ نبی ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَزْعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهُ۔ (الترمذی حدیث رقم ١٠٥٦ والنسائی حدیث رقم ٢٠٤٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٥٧٥ واحمد فی المسند ٣/ ٤٤٢)

نے قبروں کی زیارت کرنا عورتوں کے کم صبر کرنے اور بہت جزع فزع کرنے کی وجہ سے مکروہ جانا' تمام ہوا کلام ترمذی کا۔ ❶

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی لعنت کرنا۔

١٧٧١ (١٠) وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَ اَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَآءً مِّنْ عُمَرَ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٦/ ٢٠٢)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں داخل ہوتی تھی اپنے اس گھر میں جس میں ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدفون تھے اس حال میں کہ میں رکھتی ❷ کپڑا اپنا ❸ میں کہتی ❹ سوائے اس کے نہیں شان یہ ہے کہ مدفون ❺ ہیں خاوند میرے اور باپ میرے' تو جب دفن کیے گئے عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ان کے' تو قسم ہے اللہ کی نہیں داخل ہوئی میں گھر میں مگر میں عمر رضی اللہ عنہ سے حیا ❻ کی وجہ سے اپنے اوپر کپڑا باندھ لیتی تھی۔ (احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مدفون تھے۔ ❷ یعنی اتارتی بدن سے۔ ❸ یعنی چادر اپنی۔
❹ یعنی اس پردل میں۔ ❺ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور باپ میرا یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ اور وہ دونوں اجنبی نہیں ہیں۔
❻ اس لیے کہ وہ اجنبی تھے اس میں دلیل ہے کہ زیارت کے وقت میت کا ویسا ہی لحاظ کرے جیسے اس کی زندگانی میں اس کا لحاظ کرتا تھا۔ ربنا هب لنا من ازواجنا و ذریاتنا قرة اعین و اجعلنا للمتقین اماما۔ آمین

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

کتاب زکوٰۃ کے بیان میں ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٧٧٢ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٤٩٦ ومسلم حدیث رقم (٢٩۔ ١٩) وابو داؤد حدیث رقم ١٥٨٤ والترمذی حدیث رقم ٦٢٥ والنسائی حدیث رقم ٢٥٢٢ وابن ماجة حدیث رقم ١٧٨٣ والدارمی حدیث رقم ١٦١٤ واحمد فی المسند ١/ ٢٣٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ ❷ کو یمن کی طرف بھیجا' تو فرمایا: ''بے شک تو جا رہا ہے ایسی قوم کے پاس جو اہل کتاب ہے' ❸ پس بلا تو ان کو اس امر کی گواہی کی طرف کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' تو اگر انہوں نے اس بات کو مان لیا تو (پھر) بتلا ان کو کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں' پس اگر انہوں نے اس کو مان لیا تو (پھر) بتلا ان کو کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے ان کے دولت مندوں سے لی جائے اور ان کے فقیروں کو دی جائے پھر اگر وہ اس کو بھی مان لیں' تو ان کے اچھے مال لینے سے بچ ❹ اور ڈر مظلوم کی بددعا سے' اس لیے کہ اس (مظلوم کی دعا) اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ زکوٰۃ کے لغوی معنی ''پاکی اور صفائی کے ہیں'' یعنی گناہ اور دوسری روحانی' قلبی اور اخلاقی برائیوں سے پاک و صاف ہونا لیکن شرعی اصطلاح میں زکوٰۃ صرف اس مالی امداد کو کہتے ہیں جو ہر مسلمان پر واجب ہے جو دولت کی ایک خاص مقدار کا مالک ہے۔ ❷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ملک یمن کئی اضلاع پر مشتمل تھا۔ (۱) جند (۲) صنعاء (۳) کندہ' (۴) حضر موت (۵) زبیدہ' زمعہ اور ساحلی علاقہ' سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ۹ ہجری میں علاقہ جند کی طرف حاکم اور قاضی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ (الاستیعاب ج ۴)

❸ یعنی یہود اور نصاریٰ۔ ❹ یعنی زکوٰۃ میں بہترین مال نہ لے بلکہ درمیانہ قسم کا مال لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٧٧٣ - (٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْإِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَّا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں کوئی سونا اور چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اس سے اس کا حق مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو بنائی جائیں گی اس کے لئے تختیاں ❶ آگ کی وہ دوزخ کی آگ میں گرم کی جائیں گی تو داغ دیئے جائیں گے ان کے ساتھ پہلو اس کے اور اس کی پیشانی اور اس کی پیٹھ جب جدا ❷ کی جائیں گی تو پھر دوبارہ جلائی جائیں گی اس پر اس دن میں کہ اس کی مقدار پچاس ہزار ❸ برس ہے' یہاں تک کہ فیصلہ کیا ❹ جائے گا بندوں کے درمیان' پس دیکھے گا وہ اپنی راہ جنت کی طرف'' یا دوزخ کی طرف' آپ سے پوچھا گیا' اے اللہ کے رسول! پس اونٹوں کا کیا حال ❺ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اور نہیں کوئی اونٹوں کا مالک کہ نہ ادا کرے ان سے ان کا حق' اور اونٹوں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ جس روز ان کو پانی پلایا جائے گا اور ان کا دودھ ❻ دوہا جائے گا مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو لٹا دیا جائے گا ان کے سامنے (وہ آدمی) ہموار میدان میں اس حالت میں کہ اونٹ پورے ہوں گے گنتی اور موٹاپے میں نہیں کم پائے گا اونٹوں کا مالک ان میں سے اونٹ کا ایک بچہ بھی' وہ روندیں گے اس کو اپنے پاؤں کے ساتھ اور کاٹیں گے اس کو اپنے مونہوں سے' جب بھی گذرے گی اس پر ان کی پہلی جماعت تو لوٹا دی جائے گی اس پر ان کی پچھلی جماعت' اس دن میں کہ اس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے' یہاں تک کہ فیصلہ کیا جائے گا بندوں کے درمیان پس دیکھے گا وہ راہ اپنی جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف'' کہا گیا' اے اللہ کے رسول! پس گائیں اور بکریوں والے کا کیا حال ہے؟ فرمایا: ”نہیں کوئی گائے اور بکریوں کا مالک کہ نہ ادا کرے ان سے ان کا حق' مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو ڈالا جائے گا ان کے سامنے (وہ آدمی) چٹیل میدان میں' نہیں گم پائے گا ان میں سے کچھ بھی' نہ ہوگی ان میں سے کوئی مڑے (بغیر سینگ والی) سینگ والی اور نہ منڈی نہ ٹوٹے سینگ والی ماریں گی اس کو اپنے سینگوں کے ساتھ اور کچلیں گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رِئَآءً وَّفَخْرًا وَّنِوَآءً عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ لَهٗ وِزْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذَالِكَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدَ مَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَّكُتِبَ لَهٗ عَدَدَ اَوْرَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَّسْقِيَهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔ (رواه مسلم) (البخاري حديث رقم ١٤٠٢ قسما منه ومسلم كاملا حديث رقم ٢٤-٩٨٧ وابوداؤد حديث رقم ١٦٥٨ و الدارمي حديث رقم ١٦١٧ واحمد في المسند ٢/ ٤٨٩)

اس کو اپنے کھروں کے ساتھ جب گذرے گی اس پر ان کی پہلی جماعت تو لائی جائے گی اس پر ان کی پچھلی جماعت اس دن میں کہ مقدار اس کی پچاس ہزار برس ہے یہاں تک کہ فیصلہ کیا جائے گا بندوں کے درمیان' پس دیکھے گا وہ راستہ اپنا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔'' کہا گیا اے اللہ کے رسول! گھوڑوں کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں' ایک تو آدمی کیلئے گناہ کا سبب ہوتے ہیں اور ایک آدمی کیلئے پردہ ہوتے ہیں اور ایک آدمی کے لئے ثواب کا باعث ہوتے ہیں' پس وہ گھوڑے جو گناہ کا سبب ہوتے اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے ریا کاری اور فخر وغرور کیلئے باندھا اور مسلمانوں سے دشمنی کیلئے تیار کیا ہے پس یہ گھوڑے اس کے لئے گناہ کا سبب ہیں اور وہ گھوڑے جو اس کیلئے پردہ ہیں اور وہ گھوڑے جو اس کیلئے ثواب کا ذریعہ ہیں کہ باندھا ان کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اہل اسلام کیلئے چراگاہ یا سبزہ میں پس نہیں کھاتے اس چراگاہ سے یا سبزہ سے کچھ مگر لکھی جاتی ہیں اس کیلئے نیکیاں بقدر اس چیز کی گنتی کے جو انہوں نے کھائی ہے اور لکھی جاتی ہیں اس کے لئے نیکیاں بقدر ان کی لید کی گنتی کے اور بقدر ان کے پیشاب کے اور وہ اپنی رسی کو توڑ کر نہیں دوڑتے ایک میدان یا دو میدان مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے بقدر ان کے قدموں کے نشانات اور ان کی لید کے گنتی کے مقدار نیکیاں اور نہیں گزرتا ان کا مالک ان کو لے کر کسی نہر پر سے اور وہ اس نہر سے پانی پیتے ہیں حالانکہ نہیں ارادہ ان کے مالک کا ان کو پانی پلانے کا مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے پیئے ہوئے پانی کی مقدار (کے برابر) نیکیاں'' کہا گیا اے اللہ کے رسول! گدھوں کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''گدھوں کے بارہ میں مجھ پر کوئی حکم ❼ نہیں اتارا گیا' مگر یہی ایک آیت جو تمام نیکیوں اور بندیوں کی جامع ہے پس جو شخص عمل کرے ایک ذرہ کے برابر نیکی کا (تو) دیکھے گا اس کو اور جو شخص کہ عمل کرے ذرہ کی مقدار برائی کا (تو) دیکھے گا اس کو۔'' (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ یعنی چاندی اور سونے کو پگھلا کر ان کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان کو آگ میں اس قدر جلایا جائے کہ وہ بالکل آگ کی شکل ہو جائیں گی۔ ❷ یعنی جب تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی تو دوبارہ ان کو آگ میں گرم کر کے ان کے پہلو اور ماتھے اور ان کی پیٹھ داغی جائے گی پھر ہمیشہ یونہی کرتے رہیں گے اس دن میں کہ درازی اس کی پچاس ہزار برس کے برابر ہے۔ ❸ یہ مدت قبروں سے نکلنے اور جنت اور دوزخ میں چلے جانے تک کی ہے (موضح القرآن) ❹ یعنی بندوں کا حساب و کتاب ختم ہو جائے گا اور جنت میں جانے والے جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔ ❺ پہلے جو کچھ آپ نے بیان فرمایا وہ نقدی کا حکم تھا۔ اب اونٹوں کے بارہ میں دریافت کیا کہ ان کا کیا حکم ہے؟ اگر ان کی زکوۃ نہ دی جائے تو کیا عذاب ہوگا؟ ❻ عرب کا دستور تھا کہ وہ تیسرے یا چوتھے روز اونٹوں کو پانی پلانے لے جاتے' وہاں محتاج اور مسکین بھی آ جاتے تھے' اونٹوں کے مالک ان کو دودھ' دوہ کر پلاتے تھے یہ حکم مستحب ہے واجب نہیں لیکن از راہ مروت اور ادائے شکر نعمت بمنزلہ واجب کے ہے کیوں کہ ایک حدیث میں ہے کہ زکوۃ کے سوا مال میں دوسرا حق بھی ہے اس کو ترمذی نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے۔ ❼ اس حدیث سے بعض لوگ استدلال کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے لئے اجتہاد جائز نہیں تھا' آپ جو حکم فرماتے وحی سے فرماتے تھے' اس لئے گدھوں کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر کوئی وحی نہیں آئی۔ مگر جمہور کا یہ مسلک ہے کہ آپ کے لئے اجتہاد روا تھا اور گدھوں کے متعلق آپ کا اجتہاد یہی ثابت ہوا کہ ان میں زکوۃ فرض نہ کی جائے (نووی ج ۱)

۱۷۷۴ - (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَةَ۔ (بخاری)

(البخاری حدیث رقم ۱۴۰۳ والنسائی حدیث رقم ۲۴۸۱ والموطا حدیث رقم ۲۲ من کتاب الزکاۃ واحمد فی المسند ۲/ ۳۵۵)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دیا مال' اس نے اس کی زکوۃ نہ ادا کی تو بنایا جائے گا اس کے لئے اس کا مال قیامت کے دن گنجا سانپ ❶ جس کی آنکھوں پر دو نقطے (داغ) ہوں گے' ڈالا جائے گا بطور طوق اس کی گردن میں قیامت کے دن' پھر پکڑے گا اس کے منہ کی دونوں طرف کو یعنی دونوں باچھوں کو' پھر کہے گا' میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اور نہ سمجھیں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں''۔ آخر آیت تک (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کے سر پر کوئی بال نہیں ہوگا یہ اس کے بہت زہریلے ہونے نیز اس کی لمبی عمر کی نشانی ہے۔ (حق)

۱۷۷۵ - (۴) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ لَهُ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا يَكُوْنُ وَاَسْمَنَهُ تَطَاهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطِحُهُ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۶۰ ومسلم حدیث رقم (۳۰ ـ ۹۹۰) والنسائی حدیث رقم ۲۴۵۶ وابن

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں کوئی شخص کہ اس کے اونٹ' یا گائیں یا بکریاں ہوں' نہ ادا کرے ان کا حق مگر لائی جائیں گی وہ قیامت کے دن اس حالت میں کہ بہت بڑی اور بہت موٹی ہوں گی' کچلیں گی اس کو اپنے پاؤں کے ساتھ اور ماریں گی اس کو اپنے سینگوں کے ساتھ' جب بھی گذرے گی ان کی پچھلی' پھر لائی جائے گی ان کی پہلی' یہاں تک کہ فیصلہ کیا جائے گا لوگوں کے درمیان۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماجة حديث رقم ١٧٨٥ واحمد في المسند ٣/ ٣٢١) (بخاری ومسلم)

١٧٧٦ - (٥) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم ٢٩-٩٨٩ والترمذي حديث رقم ٦٤٧ وابن ماجة حديث رقم ١٨٠٢ والدارمي حديث رقم ١٦٧٠ واحمد في المسند ٤/ ٣٦٥)

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آئے تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا' پس چاہئے کہ ❶ لوٹے تم سے اس حالت میں کہ وہ تم سے راضی ہو۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی زکوٰۃ پوری ادا کرو تا کہ وہ راضی ہو جائے۔

١٧٧٧ - (٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ۔ (البخاري حديث رقم ١٤٩٧ ومسلم حديث رقم (١٧٦ـ ١٠٧٨) وابوداؤد حديث رقم ١٥٩٠ والنسائي حديث رقم ٢٤٥٩ وابن ماجه حديث رقم ١٧٩٦ واحمد في المسند ٤/ ٣٥٥)

سیدنا عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا' نبی ﷺ کے پاس جب کوئی قوم اپنی زکوٰۃ لے کر آتی تو آپ اس کے لئے دعا کرتے' یااللہ! فلاں کی آل پر ❶ رحم فرما' پس لایا آپ کے پاس میرا باپ اپنی زکوٰۃ تو آپ نے فرمایا: ''یااللہ! ابواوفی کی آل پر رحم کر۔'' (بخاری ومسلم) ایک اور روایت میں ہے جب لاتا کوئی شخص نبی ﷺ کے پاس اپنی زکوٰۃ تو آپ فرماتے: ''یااللہ! اس پر رحمت فرما۔''

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کے علاوہ کسی امتی کے لئے لفظ ''صلوٰۃ'' سے بھی دعا کرنا جائز ہے مثلاً صلی اللہ علی ابی بکر وغیرہ کہنا درست ہے' مگر بعض علماء کہتے ہیں کہ لفظ ''صلوٰۃ'' سے امتی کے لئے دعا کرنا صرف نبی ﷺ کے ساتھ خاص تھا' کسی امتی کے لئے درست نہیں کہ کسی دوسرے امتی کے لئے لفظ ''صلوٰۃ'' سے دعا کرے واللہ اعلم۔ (قسطلانی ج ٢)

١٧٧٨ - (٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتِدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ لینے کے لئے بھیجا پس کہا گیا ابن جمیل' ❶ خالد بن ولید اور عباس رضی اللہ عنہم نے زکوٰۃ نہیں دی' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں انکار کیا اللہ تعالیٰ کی نعمت کا ابن جمیل نے مگر اس لئے کہ وہ تھا فقیر' پس مالدار کر دیا اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے' اور رہا خالد' تو بیشک تم ظلم کرتے ہو خالد پر بیشک اس نے وقف ❷ کر رکھی ہیں اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٤٦٨ ومسلم حديث رقم (١١۔ ٩٨٣) وابوداؤد حديث رقم ١٦٢٣ والنسائی حديث رقم ٢٤٦٤ واحمد فی المسند ٢/ ٣٢٢)

زر ہیں اور لڑائی کا سامان اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور رہی عباس کی زکوٰۃ تو وہ مجھ ❸ پر ہے اور اتنی ہی اور‘‘ پھر فرمایا: ’’اے عمر! کیا تو نہیں جانتا کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہوتا ہے۔‘‘ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ابن جمیل کا نام معلوم نہیں ہوا۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے باپ ہی کے نام سے مشہور ہے بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام عبداللہ یا حمید تھا، ابن جمیل اسلام لانے سے پہلے نہایت مفلس اور قلاش تھا' اس نے بظاہر اسلام قبول کیا اور نبی ﷺ سے درخواست کی کہ اگر مجھے مال ملے تو میں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کروں آپ نے دعا فرمائی وہ مال دار ہو گیا پھر شکر گذاری تو کجا وہ زکوٰۃ سے ہی منکر ہو گیا۔ ❷ اس عبارت کے دو معنی ہیں' ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت میں خوشی سے خرچ کرے اس سے ممکن نہیں کہ وہ فرض ادا نہ کرے دوسرا یہ کہ جس قدر اس کے پاس مال تھا وہ سب اس نے فی سبیل اللہ وقف کر دیا ہے اب اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔
❸ کہتے ہیں کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ دو برس کی زکوٰۃ پیشگی نبی ﷺ کو دے چکے تھے اس لئے انہوں نے زکوٰۃ لینے والوں کو نہ دی۔

١٧٧٩ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِیْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْكُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِمَّا وَلَّانِیَ اللّٰهُ فَيَأْتِیْ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِیْ فَهَلَّا جَلَسَ فِیْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ بَيْتِ اُمِّهٖ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يَأْخُذُ اَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَآءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَّهٗ رُغَآءٌ اَوْ بَقَرًا لَّهٗ خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ (متفق عليه)
(البخاری حديث رقم ٢٥٩٧ ومسلم حديث رقم ٢٦۔ ١٨٣٢ وابوداؤد حديث رقم ٢٩٤٦ واحمد فی المسند ٥/ ٤٢٣)

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ’’نبی ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جس کا نام ابن لتبیہ تھا زکوٰۃ کا عامل ❶ بنا کر بھیجا' پس جب وہ واپس آیا تو اس نے کہا: یہ مال تمہارے لئے ہے اور یہ مال مجھے تحفہ دیا گیا ہے' پس یہ بات سن کر نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی' پھر فرمایا: اما بعد! بے شک میں تم میں سے چند آدمیوں کو ان امور پر مامور کر کے بھیجتا ہوں کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مامور کر کے بھیجا ہے' پس آتا ہے ان میں سے ایک شخص اور یہ کہتا ہے کہ یہ تمہارا سامان ہے اور یہ ہدیہ ہے' کیوں نہ بیٹھا وہ شخص اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر دیکھتا کہ ❷ اس کو کوئی تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں' قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نہیں پکڑے گا کوئی شخص اس مال سے کوئی چیز (بغیر حق کے) مگر قیامت کے دن لائے گا اس کو اٹھاتا ہوا اپنی گردن پر' اگر وہ چیز اونٹ ہوگی تو اس کی آواز ہوگی اور اگر گائے ہوگی تو اس کی آواز ہوگی اور اگر بکری ہوگی تو وہ بھی آواز کرتی ہوگی‘‘ پھر اٹھائے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ دیکھی ہم نے آپ کی بغلوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سفیدی' پھر آپ ۔ نے فرمایا: ''اے اللہ! بیشک میں نے پہنچا دیا' اے اللہ! بے شک میں نے پہنچا دیا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی زکوۃ وصول کرنے کے لئے حاکم بنا کر بھیجا۔ ❷ پس دیکھتا کیا الخ یعنی اگر اس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیتا ہو تو اس کا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس نے ہدیہ دباؤ سے دیا یا کسی اور غرض سے دیا ہے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے، امام نووی نے مسلم کی اس حدیث پر یہ باب مقرر کیا ہے ''جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو وہ تحفہ نہ لے'' اور یہی معنی خطابی کے آئندہ قول کا ہے۔

قَالَ الْخَطَابِيُّ وَ فِيْ قَوْلِهِ هَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اُمِّهٖ اَوْ اَبِيْهِ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى اِلَيْهِ اَمْ لَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ كُلَّ اَمْرٍ يُتَذَرَّعُ بِهٖ اِلٰى مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَكُلَّ دَخِيْلٍ فِي الْعُقُوْدِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُوْنُ حُكْمُهٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ كَحُكْمِهٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ اَمْ لَا هٰكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

خطابی رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں کہ ''وہ کیوں نہیں بیٹھتا اپنی ماں یا اپنے باپ کے گھر میں پھر دیکھتا کہ کیا اس کی طرف تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں؟'' کے بارہ میں فرمایا: ''یہ اس امر پر دلیل ہے کہ جس چیز کو امر حرام کا وسیلہ بنایا جائے تو وہ وسیلہ بھی حرام ہے' اور ہر وہ عقد ❶ جو عقود میں داخل ہو تو دیکھا جائے گا کہ کیا اس کا حکم علیحدگی کے وقت بھی وہی ہے جو اجتماع کے وقت ہے یا نہیں اسی طرح شرح سنہ میں ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس وہ وسیلہ بھی حرام ہے الخ اس میں قرض داخل ہے جس سے نفع حاصل کرے اور گھر گروی کہ اس میں گروی لینے والا بغیر کرایہ کے رہے اور جانور گروی کیا گیا کہ اس پر سوار ہو اور اس سے فائدہ اٹھائے بغیر عوض کے اور دوسرے قاعدہ کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص ایک چیز دس روپیہ کی سو روپیہ میں خریدے تاکہ اس کو قرض دے یعنی بیچنے والا ہزار روپیہ مثلاً اور اس قرض کا نفع اس چیز کے ثمن میں سمجھ لے تو یہ درست نہیں ہے کیونکہ اگر فقط وہی چیز بیچتا تو وہ لیتا' اس نے قرض کے لالچ سے لی ہے گویا قرض کا سود اس چیز کی قیمت میں ادا کیا اور جہاں دو عقد ہوں کہ اگر ایک کو دوسرے سے جدا کریں تو بھی جائز ہوں تو وہ درست ہے مثلاً اسی قرض دینے کی صورت میں دس روپیہ کی چیز دس روپیہ کو بیچنا۔ (مرقات)

١٧٨٠ - (٩) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ غُلُوْلًا يَاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔(مسلم) (مسلم حديث رقم ٣٠۔ ١٨٣٣ وابوداؤد حديث رقم ٢٩٤٣ واحمد في المسند ٤/ ١٩٢)

سیدنا عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو ہم تم میں سے زکوۃ کی وصولی پر مقرر کریں اور وہ مال زکوۃ سے بمقدار ایک سوئی کے یا اس سے کم وبیش چھپا لے تو وہ خیانت ہے وہ اس کو قیامت کے دن لائے گا۔'' ❶

فوائد الحدیث: ❶ اس کو قیامت کے دن لائے گا الخ تاکہ تمام مخلوق کے سامنے ذلیل ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۱۷۸۱ - (۱۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ ﴿وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ کَبُرَ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْکُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ کَبُرَ عَلٰی اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَفْرِضِ الزَّکَاةَ اِلَّا لِیُطَیِّبَ مَا بَقِیَ مِنْ اَمْوَالِکُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِیْثَ وَذَکَرَ کَلِمَةً لِتَکُوْنَ لِمَنْ بَعْدَکُمْ فَقَالَ فَکَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَیْرِ مَا یَکْنِزُ الْمَرْءُ اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَیْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۶۴)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری: ''اور جو لوگ کہ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں'' تو یہ آیت مسلمانوں پر بھاری ❶ ہوئی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' میں تمہاری اس پریشانی کو دور کر دوں گا' تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ گئے اور کہا' اے اللہ کے نبی! آپ کے ساتھیوں پر یہ آیت بھاری ہوئی ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ فرض نہیں کی مگر اس لئے کہ پاک کرے تمہارے باقی مال کو میراث بھی تو صرف اسی لئے مقرر ❷ ہوئی ہے تاکہ وہ تمہارے وارثوں کو ملے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ ❸ نے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا اور پھر آپ نے فرمایا: ''کیا نہ خبر دوں میں تجھ کو اے عمر بہترین خزانہ کی جو آدمی حاصل کرتا ہے اور وہ نیک عورت ❹ ہے۔ جب اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کرے اور جب حکم کرے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور جب اس سے غائب ہو تو وہ اس کی محافظت کرے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بھاری ہوئی الخ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم ظاہر آیت سے یہ سمجھے کہ مطلق جمع کرنا مال کا منع ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شبہ کو دور کیا اور فرمایا کہ زکوٰۃ تو اسی لئے فرض ہوئی کہ باقی مال پاک ہو جائے اب جس مال حلال سے زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے اگرچہ لاکھوں کروڑوں روپیہ ہو بلکہ مال حلال اللہ جل جلالہ کی بڑی نعمت ہے۔ ❷ مقرر ہوئی ہے الخ یعنی اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو اللہ جل جلالہ زکوٰۃ فرض کرتا اور نہ ہی میراث۔ ❸ اور ایک کلمہ ذکر کیا یہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ''وانما فرض المواریث'' کے بعد ایک کلمہ اور ذکر کیا جو مجھے یاد نہیں رہا۔ ❹ نیک بخت عورت الخ جبکہ آپ یہ بیان کر چکے کہ مطلق مال کا اکٹھا کرنا برا نہیں ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم اس سے خوش ہوئے تو بیان کی وہ چیز جو کہ عمدہ مال ہے اور وہ نیک بخت اور خوبصورت عورت ہے۔

۱۷۸۲ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِیْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیَاْتِیْکُمْ رُکَیْبٌ مُّبْغَضُوْنَ فَاِنْ جَآءُوْکُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ مَا یَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا

جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب تمہارے پاس چھوٹا سا قافلہ آئے گا' جو تم کو برا معلوم ہوگا' تو جس وقت وہ تمہارے پاس آئے تو ان کو مرحبا کہو ان کو اپنا مال زکوٰۃ ادا کرو جبکہ وہ زکوٰۃ طلب کریں تو اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَعَلَيْهِمْ وَاَرْضُوْهُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد حديث رقم ١٥٨٨)

وہ زکوۃ لینے میں عدل کریں گے تو اپنے لئے کریں گے اور اگر ظلم کریں گے تو ان پر وبال ہے اور زکوۃ لینے والوں کو راضی کرو اس لئے کہ تمہاری زکوۃ کی پوری ادائیگی ان کی رضا مندی میں ہے۔ اور وہ تمہارے لئے دعا کریں۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

١٧٨٣ - (١٢) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَاْتُوْنَا فَيَظْلِمُوْنَا فَقَالَ اِرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ اِرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ۔ (رواه ابوداوٗد) (مسلم حديث رقم (٢٩ ـ ٩٨٩) وابوداوٗد حديث رقم ١٥٨٩ والنسائي حديث رقم ٢٤٦٠ واحمد في المسند ٤/ ٣٦٢)

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ یعنی گنواروں میں سے کچھ آدمی رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے' انہوں نے عرض کیا کہ تحقیق کچھ لوگ ہمارے پاس زکوۃ لینے والوں میں سے آتے ہیں' تو وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''راضی کرو زکوۃ وصول کرنے والوں کو' انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں' آپ نے فرمایا: ''اپنے زکوۃ لینے والوں کو راضی کرو۔ ❶ اگرچہ تم ظلم کئے جاؤ۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ راضی کرو الخ مقصد یہ ہے کہ حکام کی اطاعت کرو ان کو راضی رکھو بات چیت نشست و برخاست میں ان کو غم نہ دو کہ اس میں صلاح ذات البین ہے اور اجماع مسلمین ہے' اگرچہ تمہارے خیال میں وہ ظلم کریں۔

١٧٨٤ - (١٣) وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد حديث رقم ١٥٨٦)

سیدنا بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا زکوۃ لینے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں' کیا ہم اپنے مالوں میں سے چھپالیں اس قدر کہ وہ زیادتی کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا: ''نہیں'' الخ نبی ﷺ نے اس لئے چھپانے کی اجازت نہ دی کہ شاید وہ اپنے گمان سے زیادتی جانتے تھے جبکہ حقیقت میں ایسا نہ تھا۔ (مولانا محمد اسحاق)

١٧٨٥ - (١٤) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ (رواه ابوداوٗد والترمذي) (ابوداوٗد حديث رقم ٢٩٣٦ والترمذي حديث رقم ٦٤٥ وابن ماجه

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حق کے ساتھ زکوۃ وصول کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں غازی کی مانند ہے' یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کی طرف لوٹ آئے۔'' (ابوداؤد و ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ۱۸۰۹ واحمد فی المسند ۴/ ۱۴۳)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۸۶ - (۱۵) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِیْ دُوْرِهِمْ (رواه ابوداؤد)

(ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۹۱ واحمد فی المسند ۲/ ۲۱۵)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے نقل کی اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہ منگوائے ❶ جائیں مویشی زکوٰۃ کے لیے اور نہ دور جائے مویشی والا اور مویشی کی زکوٰۃ نہ لی جائے مگران کے مکانوں میں سے۔'' ❷ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ حاصل کرنے والا لوگوں کی بستیوں میں جا کر زکوٰۃ وصول کرے یہ نہ ہو کہ لوگ اپنی بستیوں سے باہر زکوٰۃ دینے کے لئے بلائے جائیں یہ بھی ایک غریب رعایا پر شفقت ہے۔ ❷ مگران کے مکانوں میں الخ اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے ان کی زکوٰۃ ان کے پانی پلانے کی جگہ پر لی جائے گی اور یہ اس لئے کہ ہر ایک اپنے جانوروں کو اپنی بستی میں پانی پلاتا ہے۔

۱۷۸۷ - (۱۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَذَكَرَ جَمَاعَةً اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ۔ (الترمذی حدیث رقم ۶۳۲)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی مال حاصل کرے تو اس مال میں زکوٰۃ نہیں ❶ یہاں تک کہ اس پر سال گزر جائے۔'' (ترمذی) اور ترمذی نے ایک جماعت کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف کیا ہے۔

حکم الحدیث: یہ سند سخت کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہاں تک کہ اس پر سال گذرے جائے الخ اگر کسی کے پاس شروع سال میں دس دینار تھے لیکن سال کے درمیان دس دینار اور ملے تو اب زکوٰۃ واجب نہ ہوگی جب تک کہ بیس دینار پر پورا سال نہ گذرے۔ شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ سال کے درمیان میں جو مال حاصل ہو وہ پہلے والے مال سے شامل ہو جائے گا اور جب پہلے والے مال پر سال گذر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی یہ اختلاف اس صورت میں ہے جب کہ دوسرا مال کسی اور طریقہ سے حاصل ہوا ہو اور اگر پہلے مال کا نفع ہو تو بالاتفاق اس سے ملایا جائے گا۔

۱۷۸۸ - (۱۷) وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ تَعْجِیْلِ صَدَقَةٍ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِیْ ذٰلِكَ (رواه ابوداؤد' الترمذی' ابن ماجة و الدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۲۴' الترمذی حدیث رقم ۶۷۸، ابن ماجه حدیث رقم ۱۷۹۵، الدارمی

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اپنی زکوٰۃ کی شتابی قبل از وقت ادا کرنے کے بارہ میں سال پورا ہونے سے پہلے تو نبی ﷺ ان کو اس میں اجازت دی۔ (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ و دارمی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

١٧٨٩ - (١٨) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَّلِيَ يَتِيْمًا لَّهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنَّى ابْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٦٤١)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے نقل کی اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) ❶ سے کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''خبردار رہو جو کوئی کسی یتیم کا والی ہو اور یتیم کے لئے مال ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس مال سے کاروبار کرے اور اس کو بے تجارت نہ چھوڑے کہ اس کو صدقہ کھا جائے۔'' ❷ (ترمذی) اور انہوں نے فرمایا: اس کی اسناد میں کلام ہے اس لئے کہ مثنیٰ بن صباح راوی ضعیف ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے۔ یہ تینوں بزرگ بیٹا' باپ اور دادا صحابی رسول ہیں (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

❷ یہاں تک کہ الخ ائمہ ثلثہ کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے' سید علامہ نے روضہ میں کہا اس مسئلہ میں نبی ﷺ سے کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے یتیم اور مجنون کے اولیاء پر ان کے اموال کی زکوٰۃ کا نکالنا واجب نہیں ٹھہرایا اور نہ اس کا ارشاد فرمایا اور نہ اس کو جائز رکھا بلکہ ایسی وعید بیان کی ہے جس کو سن کر وجود دھڑک جاتا ہے اور دل کانپ جاتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

١٧٩٠ - (١٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٣٩٩

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی اور ان کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے (بنائے گئے) اور کافر ہوئے لوگ عرب سے جو کافر ہوئے ❶ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا تم لوگوں سے کس طرح لڑتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حکم کیا گیا ہوں کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں' پھر جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا تو اس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچائی مگر حق ❷ اسلام کے ساتھ اور اس کا حساب ❸ اللہ تعالیٰ پر ہے۔'' ابوبکر نے کہا' اللہ کی قسم! البتہ میں اس شخص سے لڑوں گا ❹ جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے اس لئے کہ تحقیق زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے بکری کا بچہ نہ دیں گے کہ جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وابوداؤد حدیث رقم ۱۵۵٦ والنسائی حدیث رقم ۳۰۹۱ واحمد فی المسند ۱/ ۱۹)

ان سے اس کے نہ دینے پر لڑوں ❺ گا‘ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! بات کچھ نہ تھی مگر میں نے جانا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ لڑنے کے لیے کھول دیا تو میں نے جانا کہ یہی حق ہے۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ خطابی نے کہا جو لوگ اسلام سے پھر گئے تھے وہ دو طرح کے تھے ایک تو وہ جو بالکل دین اسلام کو چھوڑ کر اپنے کفر کی حالت کی طرف دوبارہ لوٹ گئے تھے اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو کہا کافر ہو گئے الخ اس سے مراد اسی قسم کے لوگ ہیں‘ دوسرے وہ لوگ تھے جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا‘ یعنی نماز پڑھتے تھے لیکن زکوٰۃ دینے سے انکار کیا‘ انہیں لوگوں کے بارہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو شبہ ہوا۔ (السراج الوہاج) ❷ مگر حق اسلام کے ساتھ یعنی کسی قصور (گناہ) کے بدلہ جیسے زنا کرے یا خون کرے تو پکڑا جائے گا۔ ❸ اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے اگر اس کے دل میں کفر ہوا اور ظاہر میں ڈر کے مارے مسلمان ہو گیا ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے سمجھ لے گا لیکن دنیا میں اس سے کوئی مواخذہ نہ ہو گا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اعتراض بنظر ظاہر حدیث تھا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو بچا لیا اور یہ لوگ لا الہ الا اللہ کہتے ہیں تو پھر ان سے لڑنا اور ان کے اموال اور جان لینا کیوں کر درست ہو گا۔ ❹ اس لئے کہ تحقیق زکوٰۃ مال کا حق ہے الخ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال اور جان کی حفاظت کو دو شرائط سے معلق رکھا ہے اور جو حکم دو شرائط سے معلق ہو تو وہ ایک شرط کے ہونے سے حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ دوسری شرط نہ ہو پھر اس کا نماز سے اس کے بعد قیاس کیا زکوٰۃ کو نماز کے مثل قرار دیا۔ ❺ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا یعنی ان کے دل میں یہ بات ڈال دی۔

۱۷۹۱ - (۲۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۲/ ۵۰۳)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن تمہارے خزانے کا ایک سانپ گنجا ہو گا‘ اس سے مالک اس کا بھاگے گا اور وہ اس کو ڈھونڈتا ہو گا یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کو لقمہ کرے (بنالے) گا۔“ (احمد)

۱۷۹۲ - (۲۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَامِنْ رَجُلٍ لَّا يُؤَدِّيْ زَكَاةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ اَلْاٰيَةَ۔ (رواه الترمذی والنسائی وابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ۳۰۱۲ والنسائی حدیث رقم ۲٤٤۱ وابن ماجة حدیث رقم ۱۷۸٤)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں‘ آپ نے فرمایا: ”کوئی شخص نہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں ایک سانپ ❶ گردانے گا‘ پھر آپ نے ہم پر اس کے مطابق کتاب اللہ میں سے یہ آیت پڑھی: ”اور وہ لوگ نہ گمان کریں کہ اس کے ساتھ بخیلی کرتے ہیں کہ (جو کچھ) ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دیا ہے۔“ آخر آیت تک (ترمذی‘ نسائی‘ ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ ایک سانپ گردانے گا یعنی لٹکائے گا۔

١٧٩٣- (٢٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّكَاةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ) وَزَادَ قَالَ يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ يَرٰى تَعَلُّقَ الزَّكَاةِ بِالْعَيْنِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِيْ خَالَطَتْ تَفْسِيْرُهٗ اَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ وَهُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِيٌّ وَاِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَآءِ۔ (الشافعی فی مسنده ص ٩٩)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''کسی مال میں کبھی زکوٰۃ نہیں ملتی' مگر اس کو ہلاک کر دیتی ہے''۔ (یہ شافعی اور بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا اپنی تاریخ میں اور حمیدی نے) اور حمیدی نے زیادہ کیا کہ بخاری نے کہا تحقیق تجھ پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے' پس تو اس کو نہیں نکالتا' تو حرام' حلال کو ہلاک کرتا ہے' اور تحقیق اس حدیث کے ساتھ دلیل پکڑی ہے اس شخص نے جو زکوٰۃ کو عین کے ساتھ ❶ متعلق ہونے کا قائل ہے' اسی طرح منتقی میں ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں احمد بن حنبل سے اپنی اسناد کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تک روایت کی' اور احمد نے لفظ خالطت میں کہا اس کی تفسیر یہ ہے کہ ایک شخص زکوٰۃ لیتا ہے اور وہ دولتمند یا غنی ہے حالانکہ زکوٰۃ تو صرف فقیروں کے لئے ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عین کے ساتھ یعنی جس مال کی زکوٰۃ دے تو اسی مال میں سے دے اس کی قیمت دینا جائز نہیں ہے' یہی ائمہ ثلثہ کا مذہب ہے اور اسی کو ترجیح دی ہے' شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار میں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے منتقی میں اس پر باب باندھا ہے۔

بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ

جن چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے ان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٧٩٤- (١) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٤٥٩ ومسلم حديث رقم (١/ ٩٧٩) وابوداؤد

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھجوروں میں پانچ وسق ❶ سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور چاندی میں پانچ اوقیہ ❷ سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور اونٹوں میں پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں''۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ١٥٥٨ والترمذی حدیث رقم ٦٢٦ والنسائی حدیث رقم ٢٤٤٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٩٣ والدارمی حدیث رقم ١٦٣٣ والموطا حدیث رقم ٢ من کتاب الزکاة واحمد فی المسند ٣/ ٦٠)

فوائد الحدیث: ❶ وسق میں سے الخ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع دو سیر گیارہ چھٹانک کا ہے تو ایک وسق انداز أچار من پختہ کا ہوا اور اس حساب سے پانچ وسق بیس من ہوئے حدیث میں نصاب کا بیان ہے کہ ان سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ ❷ پانچ اوقیہ سے اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوئے اور موجودہ وقت کے حساب سے اس کا وزن ساڑھے باون تولہ ہے اور سونا کا نصاب بیس دینار ہے اور دینار ساڑھے تین روپیہ کا ہوتا ہے یہاں کے حساب سے سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہوا' اس سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکالے۔

١٧٩٥ - (٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَافِیْ فَرَسِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ لَیْسَ فِیْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٤٦٤ ومسلم حدیث رقم (٨۔ ٩٨٢) وابوداوٗد حدیث رقم ١٥٩٥ والترمذی حدیث رقم ٦٢٨ والنسائی حدیث رقم ٢٤٦٧ وابوداوٗد حدیث رقم ١٥٩٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٨١٢ والدارمی حدیث رقم ١٦٢٣ والموطا ١/ ٢٧٧ حدیث رقم ٣٧ من کتاب الزکاة واحمد فی المسند ٢/ ٢٤٢)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے غلام میں زکوٰۃ فرض ہے نہ اس کے گھوڑے میں۔'' اور ایک روایت میں اس طرح ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے غلام ❶ میں زکوٰۃ نہیں مگر عید الفطر کا صدقہ ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث اصل ہے اسباب کی کہ ضروری چیزوں میں زکوٰۃ نہیں جیسے گھوڑے اور غلام اور یہی قول تمام علماء کا سلف سے خلف تک ہے' مگر ابوحنیفہ اور ان کے شیخ حماد بن سلیمان اور امام زفر نے اس میں بھی زکوٰۃ واجب کہی ہے اور یہ حدیث صریح ان کے مذہب کو رد کرتی ہے اور فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے کہ فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے کہ ان میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

١٧٩٦ - (٣) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَابَکْرٍ کَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْکِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَی الْبَحْرَیْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هٰذِهٖ فَرِیْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے یہ حکم نامہ لکھا جبکہ ان کو بحرین ❶ کی طرف بھیجا' اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ صدقہ فرض کا وہ بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے مسلمانوں پر فرض کیا' اور وہ صدقہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ اپنے رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِيْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰی فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِيْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰی فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِيْنَ اِلٰی سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّيْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذْعَةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ اِلٰی تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَتِسْعِيْنَ اِلٰی عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيْهَا شَاةٌ وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذْعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ جَذْعَةٌ وَّعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذْعَةُ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذْعَةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّيُعْطِيْ شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيْهِ

ﷺ کو حکم کیا' پس مسلمانوں میں سے جس شخص سے زکوٰۃ طلب کی جائے تو اس طریقہ کے مطابق وہ دیدے اور جو اس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے چوبیس اونٹوں میں اور کم میں زکوٰۃ اس طرح واجب ❷ ہے کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری ہے' پس جب پچیس سے پینتیس تک پہنچیں تو ان میں سے ایک سال کی ایک مادہ بوتی (اونٹنی) ہے' تو جس وقت چھتیس سے پینتالیس تک پہنچیں تو ان میں دو برس کی مادہ بوتی ہے اور جس وقت کہ چھیالیس سے ساٹھ تک پہنچیں تو ان میں حقہ ❸ ہے جو اونٹ کے جست کرنے کے قابل پس جس وقت اونٹ اکسٹھ سے پچھتر تک پہنچیں تو ان میں چار برس کی بوتی (مادہ) ہے اور جس وقت چھہتر سے نوے تک پہنچیں تو ان میں دو بوتیاں (مادہ اونٹنیاں) دو دو برس کی ہیں۔ اور جس وقت اکیانوے سے ایک سو بیس تک پہنچیں تو ان میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں ہیں جو اونٹ کے جست کرنے کے قابل ہوں اور جس وقت کہ ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں دو برس کی بوتی ہے اور ہر پچاس میں تین برس کی اونٹنی ہے اور وہ شخص کہ اس کے ساتھ نہ ہوں مگر چار اونٹ پس ان میں زکوٰۃ واجب نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک چاہے پس جس وقت کہ پانچ اونٹ ہوں تو ان میں ایک بکری ہے اور جو شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں چار برس ❹ کی اونٹنی واجب ہو اور اس کے نزدیک چار برس کی نہ ہو اور اس کے پاس تین برس کی ہو' تو اس سے تین برس کی قبول کی جائے اور زکوٰۃ دینے والا اس کے ساتھ دو بکریاں دے اگر اس کو میسر ہوں یا بیس درہم دے ❺ اور جو شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں تین برس کی اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس تین برس کی نہ ہو اور اس کے پاس چار برس کی ہو تو اس سے چار برس کی قبول کی جائے اور زکوٰۃ لینے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے اور جو شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں تین برس کی اونٹنی واجب ہو ❻ اور اس کے پاس نہ ہو مگر دو برس کی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَّيُعْطِيْ مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَّفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَآئِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا شَاتَانِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا كَانَتْ سَآئِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَّاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَآءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا۔ (رواه البخاری)

(البخاری مقطعا فی ثمان امكنة فی الجزء الثالث فی الاماكن التالية الحديث رقم ١٤٥٤ والحديث رقم ١٤٥٣ والحديث رقم ١٤٤٨ والحديث رقم ١٤٥٥ و ١٤٥٠)

اس سے دو برس کی تو وہی قبول کی جائے اور زکوٰۃ دینے والا دو بکریاں یا بیس درہم دے اور جو شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں دو برس کی اونٹنی (7) واجب ہو اور اس کے پاس تین برس کی ہو تو اس سے تین برس کی قبول کی جائے اور اس کو زکوٰۃ لینے والا بیس درہم یا دو بکریاں دے اور جو شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں دو برس کی اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو اور اس کے پاس ایک برس کی ہے تو اس سے ایک برس کی قبول کی جائے اور زکوٰۃ دینے والا اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں بھی دے اور وہ شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں ایک برس کی اونٹنی واجب (8) ہو اور وہ اس کے پاس نہیں اور اس کے پاس دو برس کی ہے تو اس سے قبول کی جائے اور اس کو زکوٰۃ لینے والا بیس درہم یا دو بکریاں دے۔ اور اگر اس کے نزدیک اونٹنی برس روز کی دینے کے قابل نہ ہو اور اس کے پاس اونٹ دو برس کا ہو تو وہ اس سے قبول کیا جائے اور ساتھ اس کے کوئی چیز (9) نہیں اور بکریوں کی زکوٰۃ میں کہ جو چرنے والی ہوں جبکہ بکریاں چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں' تو ایک بکری واجب ہوتی ہے اور جس وقت ایک سو بیس سے دو سو تک سے زیادہ ہوں تو ان میں دو بکریاں اور جس وقت دو سو سے زیادہ ہوں تو ان میں تین سو تک تین بکریاں ہیں اور جب تین سو سے زیادہ ہوں' تو ہر سو میں سے ایک بکری ہے تو جب چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں خواہ ایک ہی کم ہو تو ان میں زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک چاہے اور زکوٰۃ میں بوڑھی بکری دی جائے' نہ عیب والی اور نہ بوک مگر اس (10) وقت کہ زکوٰۃ لینے والا چاہے اور نہ جانور متفرق جمع (11) کئے جائیں اور نہ اکٹھے جدا کئے (12) جائیں زکوٰۃ کے خوف کے لئے اور جو (13) کہ دو شریکوں میں نصاب ہو' تو وہ آپس میں برابری کے ساتھ رجوع کریں اور چاندی میں چالیسواں حصہ دینا فرض ہے اور اگر اس کے پاس نہ ہوں مگر ایک سو نوے درہم' تو ان میں کچھ زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ اس کا مالک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ بحرین ایک موضع کا نام ہے۔ ❷ واجب الخ پہلے ایک حدیث میں گذرا کہ تم اپنے زکوٰۃ لینے والوں کو راضی کرو اگر چہ تم پر ظلم ہو تو تطبیق ان دونوں احادیث میں یہ ہے کہ اس حدیث میں جو زکوٰۃ لینے والے مذکور ہوئے' مراد ان سے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اور نسبت ظلم کی ان کی طرف زکوٰۃ دینے والوں کے گمان کے مطابق تھی اور اس حدیث کے علاوہ اور لوگ مراد ہیں۔ (علی قاریؒ)

❸ ان میں حقہ ہے یعنی تین سال کی اونٹنی۔ ❹ کہ ان میں چار برس کی اونٹنی واجب ہو مثلاً اکسٹھ سے پچھتر تک اونٹ ہوں۔ ❺ یا بیس درہم دے یعنی دو بکریوں کے عوض میں۔ ❻ کہ ان میں تین برس کی اونٹنی واجب ہو یعنی چھیالیس سے ساٹھ تک اونٹ ہوں۔ ❼ کہ ان میں دو برس کی اونٹنی واجب ہوں یعنی چھتیس سے پینتالیس تک اونٹ ہوں۔ ❽ کہ ان میں برس روز کی اونٹنی واجب ہو یعنی پچیس سے پینتیس تک اونٹ ہوں۔ ❾ اور ساتھ اس کے کوئی چیز نہیں الخ مطلب یہ ہے کہ اگر پورے سن کی اونٹنی نہ ہو تو اس سے سال زیادہ کا نر اونٹ اسی کے برابر سمجھا جائے گا' صاحب مال کو کچھ زیادہ دینا ہوگا نہ زکوٰۃ والے کو کچھ پھیرنا پڑے گا۔ ❿ مگر اس وقت کہ زکوٰۃ لینے والا چاہے یعنی اگر زکوٰۃ لینے والا چاہے یعنی اگر زکوٰۃ لینے والا کسی مصلحت کے لیے ایسے جانور کو لے لے تو درست ہے۔ ⓫ اور نہ جانور متفرق جمع الخ یعنی جیسے چالیس بکریوں سے ایک سو بیس تک کی زکوٰۃ ایک بکری ہے تو مثلاً دو آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ چالیس چالیس بکریاں ہیں تو زکوٰۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کریں کہ ان سب بکریوں کو ملا کر ایک شخص کی بتلائیں تاکہ زکوٰۃ میں ایک بکری جائے کیونکہ اگر علیحدہ علیحدہ رہیں تو زکوٰۃ میں دو بکریاں جائیں گی یہ حیلہ بازی جائز نہیں۔ ⓬ اور نہ اکٹھے جدا کیے الخ مثلاً ایک شخص کی چالیس بکریاں ہیں تو ایک بکری دینا لازم تھا اس نے زکوٰۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہ کر دیں تاکہ زکوٰۃ دینا نہ پڑے اس لیے کہ چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں تو فرمایا کہ زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نہ کرے اور نہ زکوٰۃ لینے والا زیادہ لینے کا حیلہ کرے' اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ بچانے کا حیلہ درست نہیں جیسے بعض ظاہری مسلمان زکوٰۃ کے مال کو ایک برتن میں رکھ کر اس کو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہیں اور فقیر کو معلوم نہیں کہ اس میں کیا ہے پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہیں کہ زیادہ قیمت دے کر اس فقیر سے وہ برتن اور اناج خرید ے' یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو فریب دیتے ہیں'' بازی بازی بریش بابا بازی'' ایسا کام تو یہودی لوگ کرتے تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب اور عذاب کیا۔ ⓭ اور جو کہ دو شریکوں میں نصاب ہو الخ خطابی نے کہا مثلاً دو آدمیوں کی چالیس بکریاں اکٹھی چرتی ہیں بیس ایک کی اور بیس ایک کی اور ہر ایک اپنی بکریوں کو پہچانتا ہے' زکوٰۃ لینے والا آیا اور اس نے ایک شخص کی بکریوں میں سے ایک بکری لے لی اب جس کی بکری لے گیا وہ اپنے شریک سے نصف بکری کی قیمت وصول کر لے اور اس کو خلطۃ الجوار کہتے ہیں۔ (فتح)

١٧٩٧ - (٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا اَلْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ. (بخاری)

(البخاری حدیث رقم ١٤٨٣ وابوداؤد حدیث رقم ١٥٩٦ والترمذی حدیث رقم ٦٣٩ والنسائی حدیث رقم ٢٤٨٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٨١٦ والموطا حدیث رقم ٣٣ من کتاب الزکاة)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس چیز میں کہ آسمان (بارش) اور چشموں نے پانی پلایا یا زمین تر و تازہ ہو تو اس میں دسواں حصہ واجب ہوتا ہے اور وہ زمین کہ جو کنویں کے پانی سے بیل وغیرہ کے ساتھ پلائی گئی ہو تو اس میں بیسواں ❶ حصہ ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ بیسواں حصہ الخ ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ جملہ پیداوار میں دسواں حصہ اور بیسواں حصہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کیونکہ ''ماسقت السماء'' کا لفظ عام ہے ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ احادیث میں تطبیق دینا ضروری ہے اور اگر غور سے دیکھیں تو ان میں تعارض نہیں ہے' اس حدیث میں مقصود یہ ہے کہ آسمانی اور بارانی زراعت میں دسواں حصہ ہے اور کنویں سے پلائی گئی زمین کی آمدن میں بیسواں حصہ لیکن اس میں اموال زکوٰۃ کے مقدار اور نصاب کی تصریح نہیں ہے یہ تصریح دوسری احادیث میں وارد ہے کہ زکوٰۃ نہیں ہے مگر پانچ چیزوں میں' اور پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے تو یہ عام اسی خاص پر محمول ہوگا۔

۱۷۹۸ - (۵) عَــنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۹۹ ومسلم حدیث رقم (۴۵۔ ۱۷۱۰) وابو داؤد حدیث رقم ۱۴۹۲ والترمذی حدیث رقم ۶۴۲ والنسائی حدیث رقم ۲۴۹۵ وابن ماجه حدیث رقم ۲۶۷۳ والدارمی حدیث رقم ۱۱۶۸ و الموطا حدیث رقم ۱۲ واحمد فی المسند ۲/ ۲۲۸)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جانوران کا زخم پہنچانا معاف ہے اور کنویں کی کھدائی میں کوئی گر کر مر جائے تو معاف ہے اور کان کھدوانے میں کوئی اگر مر جائے تو معاف ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۱۷۹۹ - (۶) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَیْسَ فِیْ تِسْعِیْنَ وَمِائَةٍ شَیْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَیْنِ فَفِیْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّاَبِیْ دَاوٗدَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ زُهَیْرٌ اَحْسِبُهٗ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ هَاتُوْا رُبُعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَیْسَ عَلَیْكُمْ شَیْءٌ حَتّٰی تَتِمَّ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَفِیْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَازَادَ فَعَلٰی حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِی الْغَنَمِ فِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ اِلٰی مِائَتَیْنِ فَاِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِیَاهٍ اِلٰی ثَلَاثِ مِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِیْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعٌ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے گھوڑوں اور غلاموں میں سے زکوٰۃ معاف کی' پس چاندی کی زکوٰۃ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم دو اور ایک سو نوے میں کچھ زکوٰۃ نہیں اور جس وقت کہ دو سو درہم ہوں' تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ ہیں۔'' (ترمذی وابوداؤد)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں' جو حارث اعور سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ زہیر نے کہا میں گمان کرتا ہوں حارث اعور سے کہ اس نے یہ کہا کہ بیان کیا علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر چالیس حصہ میں سے ایک درہم چالیسواں حصہ دو' اور تم پر کچھ نہیں یہاں تک کہ دو سو درہم پورے ہوں' اور جس وقت کہ دو سو درہم ہوں تو ان میں پانچ درہم واجب ہیں' اور جو دو سو سے زیادہ ہو' تو اس میں اسی حساب پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری ایک سو بیس تک ہے اور جس وقت ان میں ایک بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّثَلَاثُوْنَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهَا شَيْءٌ وَّفِي الْبَقَرِ فِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ وَّفِي الْاَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَّلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ۔ (ابوداؤد حديث رقم ١٥٧٤ والترمذی حديث رقم ٦٢٠ والنسائی حديث رقم ٢٤٧٧ وابن ماجه حديث رقم ١٧٩٠ والدارمی حديث رقم ١٦٢٩ واحمد فی المسند ١/ ٩٢ وابوداؤد الرواية الثانية ٢/ ٢٢٨ حديث رقم ١٥٧٢)

زیادہ ہو تو دو سو تک دو بکریاں ہیں اور جس وقت کہ دو سو سے (ایک بھی) زیادہ ہو تو تین سو تک تین بکریاں ہیں اور جس وقت تین سو سے زیادہ ہوں (ایک بھی) تو ایک بکری ہر سو میں ہے اور اگر بکریاں انتالیس ہوں تو تجھ پر ان میں کچھ نہیں اور گائے میں ہر تیس میں ایک برس ❶ کا ایک بیل اور چالیس میں ایک گائے دو برس کی ہے اور کام ❷ والوں پر کچھ نہیں۔"

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ برس روز کا ایک بیل الخ اس میں نر و مادہ برابر ہیں چاہے بیل دے چاہے گائے جیسے آگے کی روایت میں آیا ہے جاننا چاہئے کہ گائے اور بکری میں مادہ کا دینا لازمی نہیں ہے بخلاف اونٹوں کے کہ ان میں مادہ افضل ہوتی ہے گائے بکری میں یہ تمیز نہیں ہے اور بھینس کی زکوۃ ایسی ہی ہے جیسے گائے کی اور بھیڑ دنبے کی زکوۃ بکری کی زکوۃ کی طرح ہے۔ ❷ اور کام کرنے والوں پر کچھ نہیں یعنی جو جانور کام میں آئیں مثلاً بیل ہل (کنویں وغیرہ) چلانے میں لگے رہیں اگر چہ یہ جانور حد نصاب کو پہنچیں تو پھر بھی ان میں زکوۃ واجب نہیں ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہے۔ یہی مذہب ائمہ ثلاثہ کا بخلاف امام مالک رحمہ اللہ کے اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

١٨٠٠- (٧) وَعَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً (رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی والدارمی) (ابوداؤد حديث رقم ١٥٧٨ والترمذی حديث رقم ٦٢٣ والنسائی حديث رقم ٤٥٠ وابن ماجه حديث رقم ١٨٠٣ والترمذی حديث رقم ٦٤٦ وابن ماجه حديث رقم ١٨٠٨)

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبکہ نبی ﷺ نے ان کو یمن کی طرف ❶ بھیجا تو ان کو حکم کیا کہ ہر تیس گائے میں سے لے ایک بیل ایک سال کا یا ایک سال کی گائے اور ہر چالیس گائے میں سے لے دو برس کی ایک گائے (کی زکوۃ وصول کرے)۔" (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ ان کو یمن کی طرف بھیجا یعنی عامل بنا کر۔

١٨٠١- (٨) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا (رواه ابو داؤد و الترمذی) (ابوداؤد حديث رقم ١٥٨٥ والترمذی حديث رقم ٦٤٦ وابن ماجه حديث رقم ١٨٠٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زکوۃ لینے میں زیادتی کرنے والا زکوۃ سے منع کرنے ❶ والے کی مانند ہے۔" (ابوداؤد و ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ زکوۃ کے منع کرنے والے کی مانند ہے یعنی جیسا گناہ زکوۃ نہ دینے میں ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینے میں ہے۔

۱۸۰۲ - (۹) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَّلَاتَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ (رواه النسائی) (مسلم حدیث رقم ٥/ ٩٧٩ والنسائی حدیث رقم ٢٤٨٥ واحمد فی المسند ٣/ ٥٠٢)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غلہ اور کھجوروں میں زکوۃ نہیں ہے' یہاں تک کہ پانچ وسق کو پہنچے۔'' (نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۰۳ - (۱۰) وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَالصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ۔ (رواه فی شرح السنة) (احمد فی المسند ٥/ ٢٢٨ والدارقطنی حدیث رقم ٨)

سیدنا موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا خط ہے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ❶ نے اس کو یہ حکم کیا کہ گندم، جو' انگور اور کھجور میں سے زکوۃ لے۔'' یہ حدیث مرسل ہے۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

❶ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ حکم کیا الخ اس حدیث میں چار چیزیں مذکور ہیں اور ابن ماجہ نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً پانچویں جوار' بیان کی' اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ زمین کی ہر اس پیداوار میں زکوۃ ہے جو ذخیرہ بن سکے جب کہ پانچ وسق یا زیادہ مقدار میں ہو اور جو چیز ذخیرہ نہ بن سکے مثلاً ترکاری اور پھل وغیرہ تو اس میں زکوۃ نہیں ہے۔

۱۸۰٤ - (۱۱) وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِيْ زَكَاةِ الْكُرُوْمِ اَنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكَاتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا (رواه الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ١٦٠٣ والترمذی حدیث رقم ٦٤٤ والنسائی حدیث رقم ٢٦١٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٨١٩)

سیدنا عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی زکوۃ میں فرمایا: ''ان کا اندازہ کیا جائے جس طرح کھجوروں کا اندازہ کیا جاتا ہے ❶ پھر ان کی زکوۃ دی جائے جبکہ انگور خشک ہوں' جیسے کہ کھجوروں کی زکوۃ دی جاتی ہے جبکہ کھجوریں خشک ہوں۔'' (ترمذی وابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اندازہ کرو الخ یعنی جب کہ انگور اور کھجور میں شیرینی پیدا ہو تو ایک ماہر شخص اندازہ کرے کہ جب یہ پھل خشک ہوگا تو اس قدر ہوگا اگر حد نصاب کو پہنچے تو اس میں زکوۃ نکالے۔

۱۸۰۵ - (۱۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَ اَنَّ

سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوْا الثُّلُثَ فَإِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ (رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ١٦٠٥ والترمذی حدیث رقم ٦٤٣ والنسائی حدیث رقم ٢٤٩١ والدارمی حدیث رقم ٣٦١٩ واحمد فی المسند ٣/ ٤٤٨)

فرماتے تھے: ''جس وقت کہ اندازہ کرو پس لو ❶ اور تیسرا تہائی کے قدر چھوڑ دو' پس اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی چھوڑو۔'' (ترمذی وابوداؤد ونسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس لو یعنی دو تہائی الخ ابن حبان نے کہا اس کے دو معنی ہیں' ایک یہ کہ دسویں حصہ سے تہائی یا چوتھائی چھوڑی جائے' دوسرا یہ کہ دسواں حصہ نکالنے سے پہلے سارے پھل کا تیسرا یا چوتھا حصہ چھوڑا جائے۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے زکوٰۃ کا تیسرا یا چوتھا حصہ زکوٰۃ دینے والے کے پاس چھوڑ دیں تا کہ اتنی مقدار کے ساتھ وہ خود لوگوں کی خبر گیری کرے۔ (نیل الاوطار)

١٨٠٦ - (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلٰى يَهُوْدٍ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ قَبْلَ أَنْ يُّؤْكَلَ مِنْهُ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ١٦٠٦ وابن ماجه حدیث رقم ١٨٢٠ والموطا حدیث رقم ١ من کتاب المساقاة واحمد فی المسند ٢/ ٢٤)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یہود ❶ کی طرف بھیجتے' جس وقت کھجوروں کی شیرینی ظاہر ہوتی تو وہ ان کا اندازہ کرتے اس سے پہلے کہ کھانے کے لائق ہوں۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند میں انقطاع ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ یہود کی طرف یعنی یہود خیبر کی۔

١٨٠٧ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِيْ كُلِّ عَشْرَةِ أَزْقٍ زِقٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَّلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرُ شَيْءٍ۔ (الترمذی حدیث رقم ٦٢٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کی زکوٰۃ میں فرمایا: ''ہر ❶ دس مشکوں میں ایک مشک ہے۔ (ترمذی) اور کہا اس کی اسناد میں کلام ہے اور اس باب میں بہت سی روایات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہیں ہیں۔

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے لیکن اس کا شاہد جید سند سے موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہر دس الخ اس حدیث کی سند میں صدقہ ابن سمین ضعیف ہے اور اس باب میں یہی احادیث مروی ہیں لیکن یہ سب ضعیف ہیں۔ مگر اہل حدیث کا اس پر عمل ہے کہ شہد سے دسواں حصہ لیا جائے گا مطلقاً اور امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا' پہاڑی شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (روضہ وغیرہ)

١٨٠٨ - (١٥) وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا سے روایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواه الترمذی) (البخاری حدیث رقم ١٤٦٦ والترمذی حدیث رقم ٦٣٥ والنسائی حدیث رقم ٢٥٨٣ والدارمی حدیث رقم ١٦٥٤ واحمد فی المسند ٣/ ٥٠٢)

ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ فرمایا تو فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! زکوٰۃ نکالو اگرچہ اپنے زیور سے ہو اس لئے کہ قیامت کے دن جہنم میں تمہاری کثرت ہوگی۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی دو میں سے ایک سند صحیح ہے۔

١٨٠٩- (١٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ أَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا تُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهٗ قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتُحِبَّانِ أَنْ يُّسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَأَدِّيَا زَكَاتَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے نقل کی انہوں نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے کہ دو عورتیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور ان کے ہاتھوں میں دو کڑے سونے کے تھے نبی ﷺ نے ان دونوں کو فرمایا: ''کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟'' دونوں نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم پسند کرتی ہو کہ تم کو اللہ تعالیٰ دو کڑے آگ کے پہنا دے؟'' ان دونوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو (پھر) ان کی زکوٰۃ دو۔'' (ترمذی)

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْءٌ۔ (ابو داؤد حدیث رقم ١٥٦٣ والترمذی حدیث رقم ٦٣٧ والنسائی حدیث رقم ٢٤٧٩ واحمد فی المسند ٢/ ١٧٨)

اور کہا تحقیق یہ حدیث مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے روایت کی ہے اس طرح اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ حدیث میں ضعیف کئے گئے ہیں اور اس باب میں نبی ﷺ سے کچھ بھی صحیح نہیں ہے۔ ❶

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قولہ صحیح نہیں الخ ابن ملقن نے کہا ابوداؤد نے اس حدیث کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام منذری نے کہا کہ ابوداؤد کی روایت میں کوئی کلام نہیں ہے اور ترمذی نے جو یہ کہا ہے کہ نبی ﷺ سے اس باب میں کچھ صحیح ثابت نہیں ہے شاید اس سے وہ دو سندیں مراد ہیں جن کو انہوں نے روایت کیا ہے ورنہ ابوداؤد کی روایت میں کوئی کلام نہیں ہے اور ابن القطان نے بھی ابوداؤد کی روایت کو صحیح کہا ہے اور ائمہ ثلاثہ اس زیور کی زکوٰۃ کے قائل نہیں جو پہنا جائے اور عاریتاً دیا جائے مرقاۃ۔

١٨١٠- (١٧) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں سونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَابَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰى زَكَاتُهٗ فَزُكِّىَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ (رواه مالك و ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ١٥٦٤ والموطا ١/ ٢٤٨ حديث رقم ٨ من كتاب الزكاة والدار قطنى حديث رقم ١ من باب ما ادى زكاة فليس بكنز)

کے پازیب پہنتی تھی' میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا یہ خزانہ ہے؟ ❶ آپ نے فرمایا: ''جو مال نصاب زکوٰۃ کو پہنچے اور اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے' تو وہ خزانہ نہیں۔'' ❷ (مالک' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث اور اس سے پہلی احادیث سے امام ابوحنیفہؒ نے زیور کی زکوٰۃ کا وجوب نکالا ہے ائمہ ثلاثہ اور اکثر علماء رحمہم اللہ کے نزدیک زیور میں زکوٰۃ نہیں ہے وہ ان احادیث کو ضعیف کہتے ہیں امام شوکانی رحمہ اللہ نے درر میں اسی کو اہل حدیث کا مذہب قرار دیا ہے علامہ لکھنوی رحمہ اللہ نے تعلیق میں کہا ہے اس حدیث کے بعض طرق کا ضعیف ہونا مضر نہیں ہے' کیونکہ مل جل کر قوت حاصل ہو جاتی ہے' خاص کر جب کہ بعض طریق قدح سے سالم ہیں۔ ❷ میرک شاہ نے فرمایا اس کی اسناد میں کوئی ضعف نہیں' ابن عربی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث کے راوی بخاری کے راوی ہیں اور حاکم نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور ابن القطان نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (مرقاۃ)

١٨١١ - (١٨) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِىْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ - (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ) (ابو داؤد حديث رقم ١٥٦٢)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تھے کہ ہم اس چیز کی زکوٰۃ نکالیں ❶ کہ جو ہم نے بیچنے کے لئے تیار کی ہو (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ زکوٰۃ نکالیں الخ ابن حجر رحمہ اللہ نے تلخیص میں کہا ہے کہ اس حدیث کی سند مجہول ہے اور ایسی حدیث سے حجت قائم نہیں ہو سکتی' اہل حدیث کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تجارت جاری تھی لیکن آپ نے تجارت کے مال میں سے زکوٰۃ نہیں لی۔ (من الروضۃ)

١٨١٢ - (١٩) وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِىَ مِنْ نَّاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّا الزَّكَاةُ اِلَى الْيَوْمِ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ٣٠٦١)

ربیعہ بن ابوعبدالرحمن سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو مقام قبل کی کانیں جاگیر میں عطا فرمائیں اور وہ مقام قبل فرع کی جانب ہے اور ان کانوں سے اب تک کچھ نہیں لیا جاتا رہا سوائے ❶ زکوٰۃ کے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سوائے زکوٰۃ کے الخ امام مالک نے کہا میں تو یہ جانتا ہوں کہ کانوں میں سے جو مال برآمد ہو اس میں سے کچھ نہ لیا جائے جب تک اس کی قیمت بیس دینار یا دو سو روپیہ کو نہ پہنچے جب اس قدر قیمت کا مال نکلے تو اس میں سے زکوٰۃ لی جائے اور جو اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی زیادہ کا ہوتو اس کے حساب سے زکوۃ لی جائے جب تک کہ کان سے آمدنی رہے اور جب آمدن بند ہو جائے اور جب دوبارہ پھر آمدن شروع ہو تو زکوۃ بھی اس وقت ہی شروع ہو گی جیسے پہلی آمدنی میں شروع ہوئی تھی۔ (موطا مالک)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

١٨١٣- (٢٠) عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَّلَافِي اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَافِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَّلَافِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ ۔ (رواه الدارقطني)

(الدارقطني حديث رقم ١ من باب ليس في الخضراوات صدقة)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ترکاریوں میں زکوۃ ہے ❶ نہ عاریت کے درختوں میں اور پانچ وسق سے کم میں زکوۃ ہے نہ کام کرنے والے جانوروں میں اور نہ ہی جبہت میں زکوۃ ہے صقر راوی نے کہا جبہتہ گھوڑا، خچر اور غلام ہے۔“ (دارقطنی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس مسئلہ میں صحیح حدیث موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ الخ بظاہر یہ حدیث موید ہے اہل حدیث کے مذہب اور احناف پر حجت ہے اگر چہ اس میں صقر بن حبیب اور احمد بن حارث دونوں ضعیف ہیں لیکن صحیح احادیث میں یہ مضمون موجود ہے۔

١٨١٤- (٢١) وَعَنْ طَاوُسٍ اَنَّ مُعَاذَبْنَ جَبَلٍ اُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَأْمُرْنِي فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقْصُ مَالَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ ۔ (الدار قطني حديث رقم ٢١ من باب ليس في الخضراوات صدقة)

طاؤس سے روایت ہے کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس گائے کا ایک وقص لایا گیا تو معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس میں نبی ﷺ نے مجھ کو زکوۃ دینے کے متعلق کوئی حکم نہیں فرمایا۔ (دارقطنی، شافعی) اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا وقص وہ جانور ہیں کہ نصاب فرض کو نہ پہنچیں۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٨١٥- (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرض کیا ❶ صدقہ فطر ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے غلام اور آزاد پر مرد اور عورت پر چھوٹے اور بڑے پر جبکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٥٠٣ ومسلم حديث رقم (١٢۔ ٩٨٤) و ابوداؤد حديث رقم ١٦١٢ و الترمذی حديث رقم ٦٧٦ والنسائی حديث رقم ٢٥٠٤ وابن ماجه حديث رقم ١٨١٦ والدارمی حديث رقم ١٦٦١ والموطا حديث رقم ٥٢ من كتاب الزكاة واحمد فی المسند ٢/ ١٠٢)

مسلمان ہوں اور صدقہ ❷ فطر کا حکم فرمایا کہ لوگوں کے نماز کی طرف نکلنے سے پہلے دیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فرض کیا الخ ظاہر حدیث کی رو سے صدقہ فطر جمہور سلف و خلف کے نزدیک فرض ہے اور صدقہ فطر وہ صدقہ ہے جو عید الفطر کے دن نماز سے پہلے دیا جاتا ہے اہل حدیث کے نزدیک ہر قسم میں سے (کھجور یا غلہ سے) ایک صاع دینا چاہئے۔ حجازی صاع جو پانچ رطل کا ہوتا ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک گندم میں سے آدھا صاع کافی ہے اور ایک صاع کا اندازہ انگریزی سیر کے ساتھ دو سیر گیارہ چھٹانک ہے۔ ❷ اور صدقہ فطر کا حکم فرمایا الخ طیبی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ امر استحباب کے لئے ہے اور جمہور علماء کے نزدیک عید کے دن سورج کے غروب ہونے تک صدقہ فطر دینا جائز ہے اور عید کے روز سے اس کی تاخیر کرنا امام مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جائز نہیں اور امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امید ہے کہ عید کے روز سے تاخیر کرنے میں گناہ نہ ہوگا۔ (رحمۃ الامۃ)

١٨١٦ - (٢) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٥٠٦ ومسلم حديث رقم (١٧۔ ٩٥٨) وابوداؤد حديث رقم ١٦١٤ والترمذی حديث رقم ٦٧٣۔ والنسائی حديث رقم ٢٥١٢ وابن ماجه حديث رقم ١٨٢٩ والدارمی حديث رقم ١٦٦٤ والموطا ١/ ٢٨٤ حديث رقم ٥٣ من كتاب الزكاة)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک صاع ❶ طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے یا ایک صاع خشک انگور سے صدقہ فطر نکالتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ایک صاع طعام الخ خطابی نے کہا طعام سے مراد حدیث میں گندم ہے اور ابن منذر نے خطابی کے اس قول کو رد کیا اس لئے کہ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے طعام میں اجمال کیا پھر اس کی تفصیل بیان کی پھر اس کی دلیل میں ابوسعید کا یہ قول اور ہمارا طعام جو اور منقہ اور پنیر تھا بروایت بخاری وغیرہ بیان کیا۔ (نیل)

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ (دوسری فصل)

١٨١٧ - (٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِىْ اٰخِرِ رَمَضَانَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آخر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمَرَ أَوْ شَعِيْرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ ۔ (رواه ابو داؤد و النسائی) (ابو داؤد حدیث رقم ۱۶۲۲ والنسائی حدیث رقم ۲۵۰۸)

رمضان میں کہا' اپنے روزوں کی زکوٰۃ نکالو' رسول اللہ ﷺ نے فرض کیا یہ صدقہ ایک صاع کھجور سے یا جو سے یا آدھا ❶ صاع گندم سے ہر آزاد اور غلام پر مرد ہو یا عورت' چھوٹا ہو یا بڑا۔ (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یا آدھا صاع گندم سے الخ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسی حدیث سے دلیل لے کر گندم کا نصف صاع کافی سمجھا ہے اور ابن منذر نے علی' عثمان' ابن الزبیر رضی اللہ عنہم اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے صحیح اسناد کے ساتھ ایسا ہی نقل کیا ہے اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ صدقہ فطر دو مد ہیں گندم میں سے اور ترمذی نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ (روضہ)

۱۸۱۸ - (٤) وَعَنْهُ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَ الصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ۱۶۰۹ وابن ماجه حديث رقم ۱۸۲۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرض کی زکوٰۃ الفطر روزہ پاک کرنے کے لئے بے ہودہ اور بری کلام سے اور مسکینوں ❶ کے کھلانے کے لئے (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مسکینوں کے الخ اس کی سند حسن ہے۔ اس لئے کہ ابوداؤد اور منذری نے اس میں کلام نہیں کیا اور حاکم نے کہا کہ یہ روایت صحیح ہے اور اس کے راوی بخاری کے راوی ہیں۔ (مرقاۃ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۱۸۱۹ - (٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ أَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حديث رقم ٦٧٤ والدار قطنی حديث رقم ١٤ من باب زكاة الفطر)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے نقل کیا کہ نبی ﷺ نے مکہ کے گلی کوچوں میں ایک منادی کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ ہر مسلمان ❶ پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا صدقۃ الفطر واجب ہے' گندم کے دو مد یا سوائے ❷ اس کے یا ایک صاع طعام سے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہر مسلمان پر واجب ہے اس حدیث میں دلیل ہے کہ صدقہ فطر لازمی ہے مال دار اور مفلس دونوں پر نصاب کا مالک ہو یا نہ ہو البتہ جس کے پاس ایک دن رات کی خوراک سے زیادہ نہ ہو اس پر فرض نہیں ہے اہل حدیث اور شافعی کا یہی قول ہے' اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ صدقہ فطر اس پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہو۔ ملتقطا من الدرر وغیرہ۔ ❷ قولہ یا اس کے سوائے الخ یعنی اس کو اختیار ہے چاہے تو صدقہ فطر گندم سے دو مد دے اور چاہے اس کے سوائے کسی اور چیز سے پورا صاع دے جیسے جو اور کھجور وغیرہ۔ (مرقاۃ)

١٨٢٠ - (٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْقَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْعَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ١٦١٩)

عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک صاع بر سے ❶ یا فرمایا قمح سے ہر دو کی طرف سے چھوٹے ہوں یا بڑے آزاد ہوں یا غلام مرد ہوں یا عورت' رہا غنی تمہارا تو اللہ تعالیٰ اس کو پاک کرتا ہے اور رہا تمہارا فقیر تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے زیادہ دیتا ہے جتنا اس نے دیا ہے۔'' (ابوداؤد) ❷

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قولہ بر سے قمح سے فرمایا الخ قمح اور بر دونوں کے معنی گندم کے ہیں اس میں راوی کو شک ہے کہ بر کا یا قمح کا لفظ فرمایا۔ (مرقاۃ) ❷ قولہ (ابوداؤد) الخ ابوداؤد کے نزدیک یہ روایت حسن ہے اور حافظ ابن حجر ؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

بَابُ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

اس شخص کے بیان میں کہ جس کو زکوٰۃ لینا حلال نہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٨٢١ - (١) عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِىُّ ﷺ بِتَمْرَةٍ فِى الطَّرِيْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّىْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا۔ (متفق عليه) (البخارى حديث رقم ٢٠٥٥ ومسلم حديث رقم (١٦٤ـ ١٠٧١) وابوداؤد حديث رقم ١٦٥٢ واحمد فى المسند ٣/ ٢٩١)

سیدنا انس ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ ایک کھجور پر سے گذرے جو کہ راستہ میں پڑی تھی' تو آپ نے فرمایا: ''اگر نہ میں ڈرتا کہ یہ کھجور زکوٰۃ کی ہو' ❶ البتہ میں اس کو کھاتا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ البتہ میں اس کو کھاتا الخ معلوم ہوا کہ کوئی حقیر چیز اگر راہ میں پڑی ملے جس کے گر جانے سے مالک کو کچھ غم نہ ہو تو اس کا لینا اور کھانا درست ہے (تحفۃ الاخیار) اور متقی کو چاہئے کہ جس چیز میں شبہ ہو اس سے بچے۔ (مرقاۃ)

١٨٢٢ - (٢) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِىْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ كَخْ كَخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَانَاْكُلُ الصَّدَقَةَ۔ (متفق عليه) (البخارى حديث رقم

سیدنا ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حسن بن علی ؓ نے زکوٰۃ کی کھجوروں سے ایک کھجور لی' اور وہ اپنے منہ میں ڈالی نبی ﷺ نے فرمایا: ''دور کر دور کر' تا کہ پھینک دیں اس کو' پھر فرمایا: ''کیا تو جانتا نہیں ❶ کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱٤۹۱ ومسلم حدیث رقم (۱٦۱۔ ۱۰٦۹) والدارمی حدیث رقم ۱۵۹۱ واحمد فی المسند ۱/ ۲۰۰) (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ہم صدقہ نہیں کھاتے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس سے بڑوں کو بچنا واجب ہے اس سے چھوٹوں کو بھی بچنا واجب ہے اور اس سے آپ پر اور آپ کی اولاد پر زکوۃ کی حرمت ثابت ہوئی اور وہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب ہیں۔ (نووی)

۱۸۲۳ - (۳) وَعَنْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقٰتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ **(رواه مسلم)** (مسلم حدیث رقم ۱٦۷-۱۰۷۲ و النسائی حدیث رقم ۲٦۰۹ واحمد فی المسند ٤/ ۱٦٦)

سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ صدقہ سوائے اس کے نہیں کہ وہ آدمیوں کی میل ❶ ہیں اور وہ محمد ﷺ اور اس کی اولاد کے لیے حلال نہیں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ وہ آدمیوں کی میل ہے' شاید یہ اس کی طرح سے ہے کہ روپے پیسہ ہاتھ کی میل ہے' بعض بنی ہاشم نے نبی ﷺ سے کہا کہ ہم کو بھی تحصیل زکوۃ کا حاکم کر کے بھیجئے تا کہ ہم کو بھی منافع ہو جیسے دوسرے کو ہوتا ہے' تب نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو تمہارے لیے لائق نہیں کہ لوگوں کا میل کچیل اور صدقہ لو اور یہ ان کی تسکین کے لیے فرمایا۔

۱۸۲٤ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهٖ فَاَكَلَ مَعَهُمْ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۲۵۷٦ ومسلم حدیث رقم (۱۷۵۔ ۱۰۷۷ والترمذی حدیث رقم ٦۵٦ والنسائی حدیث رقم ۲٦۱۳)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی کھانا آتا تو آپ اس کے متعلق ❶ پوچھتے کیا یہ تحفہ ❷ ہے یا صدقہ؟'' پس اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے کہ تم کھاؤ اور آپ خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو اپنا ہاتھ دراز کرتے' اور اپنے صحابہ کے ساتھ کھاتے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ پوچھنا آپ کا ورع کی وجہ سے تھا اور جب تک کہ لوگوں کو خوب معلوم نہ تھا کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے اور اس سے اصل ماکل اور مشارب کا دریافت کرنا جائز ثابت ہوا۔ ❷ قولہ کہ یہ تحفہ ہے الخ صدقہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مسکین کو صرف ثواب آخرت حاصل کرنے کے لئے کچھ دے اس میں دینے والے کی عزت پائی جاتی ہے اور لینے والے کی ذلت' اس لئے صدقہ آپ پر حرام تھا اور ہدیہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو اس نیت سے کچھ دے کہ وہ مجھ سے خوش ہو جائے اور وہ میری عزت کرے تو اس میں لینے والے کی عزت پائی جاتی ہے اور ہدیہ کا عوض دینا بھی جائز ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ کے عوض دیا کرتے تھے تو اس میں لینے والے پر کچھ احسان نہیں ہوتا بلکہ صرف آپس کی محبت حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے اور یہ اسی لیے آپ کو بھی جائز تھا۔ (مرقاۃ)

۱۸۲۵ - (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اِحْدَى السُّنَنِ اَنَّهَا عُتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِيْ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' کہ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا ❶ کے بارہ میں تین احکام تھے ایک حکم یہ کہ آزاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَ اَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٥٢٧٩ ومسلم حدیث رقم (١٤۔ ١٥٠٤) والنسائی حدیث رقم ٢٦١٤ وابن ماجه حدیث رقم ٢٠٧٦ والدارمی حدیث رقم ٢٢٨٩ والموطا ٢/ ٥٦٢ حدیث رقم ٢٥ من كتاب الطلاق واحمد فی المسند ١/ ٢٨١)

ہوئی' پس اسے اپنے خاوند کے متعلق اختیار دیا گیا اور رسول ﷺ نے فرمایا: ''آزاد شدہ غلام کے ورثہ کا حق اس شخص کے لئے ہے جس نے آزاد کیا اور تیسرا یہ کہ رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے اور گوشت کی ہانڈی خوب جوش میں تھی تو آپ کے لئے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں نے ہانڈی نہیں دیکھی کہ اس میں گوشت ہے؟'' گھر کے لوگوں نے عرض کیا کہ ہے لیکن یہ گوشت بریرہ کو صدقہ دیا گیا ہے اور آپ صدقہ نہیں کھاتے' آپ نے فرمایا: ''وہ گوشت اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قولہ بریرہ کے الخ بریرہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کا نام ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو خرید کر آزاد کیا تھا (مرقاۃ) اس حدیث میں تین مسائل کا ذکر ہے ایک یہ کہ صدقہ جس کو دینا تھا جب اس تک پہنچ گیا اور اس نے دوسرے کو ہدیہ دیا تو اب اس کی حرمت جو سادات پر تھی وہ باقی نہ رہی' دوسرا غلام کا مال اسی کا ہے جو آزاد کرے' تیسرا لونڈی جب آزاد ہو تو اس کو اپنے خاوند کے پاس رہنے یا نہ رہنے کا اختیار ہے۔

١٨٢٦ - (٦) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٢٥٨٥)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول کرتے اور اس پر بدلہ دیتے تھے (بخاری)

١٨٢٧ - (٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَّاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٢٥٦٧ واحمد فی المسند ٢/ ٤٢٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کراع ❶ کی طرف بلایا جاؤں تو میں قبول کروں اور اگر میری طرف ایک دستی تحفہ بھیجا جائے تو میں قبول کروں۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ کراع کی طرف یعنی بکری کی پنڈلی کی طرف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوت اور تحفہ میں تھوڑے بہت اور اچھے برے کا خیال نہیں کرنا چاہئے بلکہ مسلمانوں کی خاطر داری ضروری ہے۔

١٨٢٨ - (٨) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مسکین نہیں ہے کہ لوگوں پر پھرتا ہے' اس کو ایک لقمہ ملتا ہے یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجوریں' لیکن ❶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُّغْنِیْهِ وَلَا یُفْطَنُ بِهٖ فَیُتَصَدَّقُ عَلَیْهِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْاَلُ النَّاسَ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۷۹ ومسلم حدیث رقم ۱۰۱-۱۰۳۹ وابوداؤد حدیث رقم ۱۶۳۱ والنسائی حدیث رقم ۲۵۷۱ والدارمی حدیث رقم ۱۶۱۵ والموطا حدیث رقم ۷ من کتاب صفة النبی ﷺ واحمد فی المسند ۱/ ۳۸۴)

مسکین وہ ہے کہ (وہ اتنا) مال نہیں پاتا' کہ اس کو بے پروا کرے اور معلوم نہیں کیا جاتا کہ وہ محتاج ہے کہ اس کو صدقہ دیا جائے اور نہ وہ کسی کے پاس مانگنے کے لئے جاتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ لیکن مسکین وہ ہے کہ مال نہیں پاتا الخ بہت سے اہل وعیال والے غریب مسلمان ایسے ہی ہیں کہ باوجود محنت و مشقت کے ان کو ضرورت کے موافق نہیں ملتا اور تنگ دست اور قرض دار رہتے ہیں' ایسے لوگوں کو دینا اور ان کی دل جوئی کرنا اور مدد کرنا ہزار مسکین کے دینے سے بہتر ہے اور ہر مال دار کو اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

بنی ہاشم کے غلاموں کو بھی صدقہ کا مال لینا حلال نہیں

۱۸۲۹ - (۹) عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اَصْحَبْنِیْ کَیْ مَاتُصِیْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰی اٰتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَسْاَلُهٗ فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَاتَحِلُّ لَنَاوَاِنَّ مَوَالِیَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (رواه الترمذی وابو داؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۵۰ والترمذی حدیث رقم ۶۵۷ والنسائی حدیث رقم ۲۶۱۲ واحمد فی المسند ۶/ ۱۰)

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ ❶ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بنو مخزوم میں سے زکوۃ لینے کو بھیجا' تو اس نے سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے ساتھ چلو تاکہ تم کو بھی زکوۃ میں سے کچھ مل جائے' سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت نہ کرلوں ساتھ نہیں جاؤں گا ابورافع رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں گئے اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ❷ اور تحقیق مولیٰ قوم کا اسی قوم ❸ میں سے ہے۔'' (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قولہ ابی رافع الخ یہ سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے اور آپ نے ان کو زکوۃ لینے سے منع فرمایا کہ جیسے ہم کو زکوۃ لینا درست نہیں' ویسے ہی تجھے بھی درست نہیں۔ (مرقاۃ) ❷ اور تحقیق مولی الخ معلوم ہوا کہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کے غلاموں کو بھی زکوۃ کا مال لینا درست نہیں ہے خواہ مملوک ہوں خواہ آزاد۔ ❸ قولہ اسی قوم میں سے ہے الخ میرک شاہ نے کہا کہ اس روایت کو ترمذی نے صحیح کہا ہے اور احمد اور ابن حبان نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ (مرقاۃ)

۱۸۳۰ - (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ - (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ الدَّارِمِيُّ- (ابوداوٗد حدیث رقم ١٦٣٤ والترمذی حدیث رقم ٦٥٢ والدارمی حدیث رقم ١٦٣٩ واحمد فی المسند ٢/ ٣٨٩)

فرمایا: ''غنی کے لئے ❶ زکوٰۃ حلال ہے' نہ صاحب ❷ قوت تندرست کے لئے۔'' (ترمذی' ابوداوٗد' دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غنی کے لئے کیونکہ غنی اپنے مال میں سے کھائے۔ علماء کا اختلاف ہے کہ کسی غنی کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں' امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس غنی کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں جس کے پاس نصاب ہو' یعنی اتنا مال ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے امام مالک رحمہ اللہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ جس شخص کے پاس چالیس درہم ہوں اس کے لئے بھی زکوٰۃ لینا جائز ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جس شخص کا گذارہ نہیں چلتا اور ضروریات پوری نہیں ہوتیں تو اس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے اگرچہ اس کے پاس چالیس درہم سے بھی زیادہ مال ہوا اور جس شخص کا گذارہ چلتا ہو تو اس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں اگرچہ اس کے پاس تھوڑا سا مال ہو اور امام احمد کے اکثر شاگردوں نے ان سے یہ روایت کیا ہے کہ جس کے پاس پچاس درہم یا اس قدر سونا ہو تو اس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں اور بعض نے اس سے یہ روایت کیا ہے کہ جو شخص کسب کرنے والا ہو اس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ (رحمۃ الامۃ) ❷ اور نہ صاحب قوت الخ یعنی ہٹا کٹا محنت مزدوری کر کے کھائے اور غنی کی مقدار کو ہم آئندہ باب میں بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ یعنی اس شخص کے لیے زکوٰۃ حلال نہیں کہ جس کے اعضاء سالم ہوں اور وہ قادر ہو اس قدر کمانے پر کہ اس کو اور اس کے عیال کو کفایت کرے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے کہ جو شخص قوی ہو اور کسب پر قادر ہو اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں اور احناف کے نزدیک جب وہ مالک نصاب نہ ہو تو اس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے حالانکہ نسخ صرف احتمال سے ثابت نہیں ہو سکتا' میرک شاہ نے کہا کہ ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ (مرقاۃ وغیرہ)

١٨٣١ - (١١) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ (النسائی حدیث رقم ٢٥٩٧ وابن ماجه حدیث رقم ١٨٣٩ واحمد فی المسند ٢/ ١٦٤)

امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

١٨٣٢ - (١٢) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ اِنَّهُمَا اَتَيَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَاَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَاٰنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ (رواه ابوداؤد والنسائي) (ابوداوٗد حدیث رقم ١٦٣٣ والنسائی حدیث رقم ٢٥٩٨)

عبیداللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ مجھے دو آدمیوں نے خبر دی کہ وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع ❶ میں مال زکوٰۃ تقسیم فرما رہے تھے تو ان دونوں نے آپ سے صدقہ مانگا' تو آپ نے ہم میں نظر بلند کی اور پست کی اور آپ نے ہم کو قوی دیکھا' تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم ❷ چاہو تو میں تم کو دوں' اور غنی کے لیے اس صدقہ میں حصہ ہے نہ قوی کے لئے جو کہ کسب کی قدرت رکھتا ہو۔'' (ابوداوٗد' نسائی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند قوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حجۃ الوداع رسول اللہ ﷺ کا وہ حج کہ جس میں آپ نے احکام بیان فرمائے اور لوگوں کو رخصت فرمایا کیونکہ آپ کی وفات کے دن قریب تھے۔ یعنی صدقہ کھانا تم پر حرام ہے اور اگر تم حرام ہی کھانا چاہو تو میں تم کو دے دوں گا یہ بطریق توبیخ آپ نے فرمایا اور علماء احناف نے یہ معنی کیا ہے کہ جو شخص کسب پر قدرت رکھتا ہوا اس کو لائق نہیں کہ زکوۃ لے کر اس ذلت پر راضی ہو۔ ❷

١٨٣٣ - (١٣) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْلِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْلِغَارِمٍ اَوْلِرَجُلٍ اِشْتَرَاهَا بِمَالِهِ اَوْلِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِّسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ. (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ) (ابوداؤد حديث رقم ١٦٣٥ وابن ماجه حديث رقم ١٨٤١ والموطا حديث رقم ٢٩ من كتاب الزكاة واحمد في المسند ٣/ ٥٦)

عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے بطریق ارسال روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غنی کے لئے زکوۃ حلال نہیں مگر پانچ آدمیوں ❶ کے لئے ایک ❷ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے دوسرے ❸ عامل زکوۃ کے لئے تیسرے تاوان ❹ بھرنے والے کے لئے چوتھے اس کے لئے کہ جو زکوۃ کی چیز اپنے مال کے ساتھ خریدے ❺ پانچویں اس کے لئے کہ اس کے پاس غریب ہمسایہ ہے پس فقیر کو زکوۃ دی گئی تو تحفہ بھیجا ❻ فقیر نے غنی کے واسطے۔'' (مالک وابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ مگر پانچ آدمیوں کے لیے یعنی یہ اگر غنی بھی ہوں تو ان کو زکوۃ لینا درست ہے۔
❷ ایک جہاد کرنے والے کے الخ یعنی جب اس کو سواری یا ہتھیار یا خرچ راہ کی ضرورت ہو۔ غازی اگرچہ غنی ہو اس کو زکوۃ دینا امام شافعیؒ کے نزدیک درست ہے اور علماء احناف کے نزدیک جب غازی غنی ہو تو اس کو زکوۃ دینا درست نہیں۔ (ح وع)
❸ دوسرے عامل زکوۃ کے لئے یعنی وہ اس میں اپنی محنت کے مطابق لے لے۔ ❹ تیسرے تاوان بھرنے والے کے لئے یعنی جس کا مال اس تاوان کے ادا کرنے کو کافی نہ ہو تو اس کو تاوان ادا کرنے کے لئے صدقہ لینا درست ہے' اگرچہ وہ مال دار ہو۔
❺ کہ اپنے مال کے ساتھ زکوۃ کی چیز خریدے الخ یعنی کسی فقیر سے زکوۃ کا مال قیمت دے کر خرید لے۔
❻ پس تحفہ بھیجا الخ مثلاً فقیر کو گوشت ملا اور اس نے وہ گوشت تحفہ کے طور پر کسی مال دار کو بھیجا تو مال دار کو اس کا کھانا درست ہے۔

١٨٣٤ - (١٤) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَوِابْنِ السَّبِيْلِ. (ابوداؤد حديث رقم ١٦٣٧)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں جو سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یوں ہے کہ ''مسافر کے لیے''۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ دوسری سند سے موصولاً مروی ہے اور وہ سند صحیح ہے۔

١٨٣٥ - (١٥) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَعْطِنِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَّلَا غَيْرِهٖ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ فَجَزَّاَهَا ثَمَانِيَةَ اَجْزَاءٍ

سیدنا زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا' میں نے آپ سے بیعت کی اور زیاد نے لمبی حدیث ذکر کی (اس میں ہے کہ) نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا' تو کہا مجھے زکوۃ میں سے دیجئے' اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زکوۃ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کسی نبی کے حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْاَجْزَآءِ اَعْطَيْتُكَ (رواه ابو داوٗد) (ابوداؤد حديث رقم ١٦٣٠ والدار قطني حديث رقم ٩ من باب الحدث على اخراج الصدقة)

پر راضی ہوا نہ غیر نبی کے یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ میں ❶ حکم فرمایا پس زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ❷ بیان کئے اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھ کو دوں گا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ زکوٰۃ میں یعنی اس کی تقسیم میں کہ اس کا کون مستحق ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ نے ان مصارف کو سورۂ براءت کے آٹھویں رکوع میں خود بیان فرمایا ہے۔ اس طرح کہ یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں اور ان کے لئے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں' اور ان کے لئے جن کی تالیف قلب مطلوب ہو اور گردنوں کے چھڑانے میں اور قرض داروں کی مدد کرنے میں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لئے ہیں (سورۂ توبہ' آیت ٦٠)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

١٨٣٦ - (١٦) عَنْ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَاَعْجَبَهٗ فَسَاَلَ الَّذِىْ سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَرَدَعَلٰى مَآءٍ قَدْسَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهٗ فِىْ سِقَائِىْ فَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهٗ فَاسْتَقَآءَ (رواه مالك والبيهقى فى شعب الايمان) (الموطا حديث رقم ٣١ من كتاب الزكاة والبيهقى فى شعب الايمان حديث رقم ٥٧٧١)

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا' تو ان کو اچھا لگا' پھر اس شخص سے پوچھا کہ جس نے ان کو دودھ پلایا وہ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ وہ ایک پانی پر گیا تھا' کہ (تحقیق اس کا نام لیا) اچانک وہاں کتنے اونٹ زکوٰۃ کے اونٹوں سے تھے' اور اونٹوں والے اونٹوں کو پانی پلاتے تھے تو انہوں نے ان کا تھوڑا سا دودھ دوہا پھر میں نے اس کو اپنی مشک میں ڈال لیا یہ دودھ وہی ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اپنا اپنے منہ میں داخل کیا' اور قے کر دی۔ (مالک' بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْاَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهٗ

جن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے اور جن کو جائز نہیں ان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٨٣٧ - (١) عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَسْاَلُهٗ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَاقَبِيْصَةُ اِنَّ

سیدنا قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ضامن ❶ ہوا' میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس حال میں کہ میں ان سے سوال کرتا تھا اس (تاوان) کے ادا کرنے کے لئے' تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اِجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِى الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَّاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٠٩ ـ ١٠٤٤) وابوداؤد حديث رقم ١٦٤٠ والنسائی حديث رقم ٢٥٨٠ والدارمی حديث رقم ١٦٧٨ واحمد فی المسند ٣/ ٤٧٧)

آپ نے فرمایا: ''ٹھہرا رہ یہاں تک کہ ہمارے پاس زکوٰۃ آئے، ہم اس میں سے تمہیں دلوا دیں گے۔'' پھر فرمایا: اے قبیصہ! سوال درست نہیں مگر تین آدمیوں میں سے ایک کے لیے ایک تو وہ شخص کہ جو ضامن ہوا تو اس کے لئے درست ہے سوال یہاں تک کہ اس ضمانت کو پہنچے ❷ پھر سوال کرنے سے بندر ہے اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اس کو آفت ❸ پہنچی کہ اس نے اس کا مال ہلاک کر دیا تو اس کو سوال درست ہے یہاں تک کہ وہ اس قدر کو پہنچے کہ اس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے، یا فرمایا محتاجگی کو دفع کرے اور تیسرا شخص وہ ہے کہ اس کو سخت حاجت پہنچے یہاں تک کہ تین آدمی اس کی قوم سے صاحب عقل کھڑے ہوں ❹ اور وہ کہنے والے ہوں (یعنی گواہی دیں) کہ فلاں کو سخت حاجت پہنچی تو اس کو سوال درست ہے یہاں تک کہ اس قدر کو پہنچے کہ جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے، یا فرمایا محتاجگی کو دفع کرے، تو اے قبیصہ! ان تین صورتوں کے سوا سوال کرنا حرام ہے، اس کا صاحب حرام کھاتا ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ضامن ہونا یہ ہے کہ اپنے پر غیر کا بوجھ ڈالے اس طرح کہ جیسے دو آدمیوں کے باعث قرض کی بابت جھگڑا ہو یا خون بہا کی بابت یا جرمانہ کی بابت اور تیسرا آدمی ان دونوں میں صلح کرا دے اور مال کو اپنے لئے اس قدر لے تو اس کو سوال کرنا درست ہے عرب میں اس طرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا۔ (تحفۃ الاختیار) ❷ یعنی اتنا مال حاصل کر لے کہ جس مال سے ضمانت ادا کرے۔
❸ اس کو آفت پہنچی، مراد مال کا برباد ہونا ہے، جیسے آگ کا جلانا یا غرق ہونا یا لٹ جانا۔ ❹ فاقہ کی گواہی میں جو تین آدمیوں کی شرط لگائی تو با احتیاط اور استحباب کے لئے ورنہ یہ شرط ضروری نہیں کہ فاقہ والے کو گواہی کے بغیر سوال کرنا درست نہیں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال اصل میں حرام ہے، لیکن ان تینوں ضرورتوں میں مانگنا درست ہے ان کے سوا کسی طرح کا سوال درست نہیں۔

١٨٣٨ - (٢) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْلِيَسْتَكْثِرْ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٠٥ ـ ١٠٤١) وابن ماجه حديث رقم ١٨٢٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں سے ان کے اموال اس لئے مانگتا ہے کہ اپنا مال ❶ بڑھائے تو وہ آگ کا انگارہ مانگتا ہے، اب اس کو چاہئے (اس کی مرضی ہے) کہ کم مانگے یا بہت مانگے۔'' (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ اپنا مال بڑھائے الخ فاقہ میں سوال کرنا درست ہے مال جمع کرنے کے لئے درست نہیں۔

۱۸۳۹ - (۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٤٧٤ ومسلم حدیث رقم (١٠٤ ـ ١٠٤٠) والنسائی حدیث رقم ٢٥٨٥ واحمد فی المسند ٢/ ١٥)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہیں ❶ ہوگا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی لوگوں سے سوال کرنے والا قیامت کے دن نہایت ذلیل ہوگا یا حقیقۃ اس کا یہی حال ہوگا کہ اس کے چہرہ پر اصلاً گوشت نہ ہوگا سوال کرنے کی یہ سزا ہوگی یا لوگوں کے نشانہ کرنے کے لیے کہ لوگ پہچانیں کہ یہ وہ شخص ہے جو دنیا میں لوگوں سے سوال کرتا تھا اس سے وہ بہت شرمندہ اور ذلیل ہوگا' اس نے اپنے نفس کو دنیا میں سوال کرنے کے ساتھ ذلیل کر ڈالا تھا اور اپنی آبرو کو کھو دیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت میں ذلیل کیا اور اس کی عزت اور آبرو کھو دی اور آخرت کی بے عزتی بہت بڑا عذاب ہے' اس زمانہ کے لوگوں نے کسب حلال چھوڑ کر سوال کرنا پیشہ بنالیا ہے' اور آخرت کی بے عزتی اور رسوائی کا کچھ خیال نہیں کرتے' امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ ''اللهم كما اصنت وجهي عن سجود غيرك'' یاالٰہی! جیسا کہ تو نے میرے چہرہ کو غیر اللہ کے آگے سجدہ کرنے سے بچایا ہے' ویسے ہی میرے چہرہ کو غیر اللہ سے سوال کرنے سے بچا۔

۱۸۴۰ - (٤) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَّاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (٩٩ ـ ١٠٣٨) والنسائی حدیث رقم ٢٥٩٣ والدارمی حدیث رقم ١٦٤٤ واحمد فی المسند ٤/ ٩٨)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مانگنے میں مبالغہ نہ کرو' اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی مجھ سے کچھ نہیں مانگتا تو اس کے لیے کچھ نکالے اس کا مجھ سے سوال کرنا اس حال میں کہ میں اس چیز کے دینے کو مکروہ جانتا ہوں' پھر ❶ برکت دی جائے اس کے لیے اس چیز میں کہ میں نے اسے دی ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پھر برکت دی جائے الخ یعنی جو چمٹ کر سوال کر کے مجھ سے کچھ حاصل کرلے گا تو وہ مال بے برکت ہوگا' اس سے معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصاً چمٹ کر مانگنا سخت حرام ہے۔

۱۸٤۱ - (٥) وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ١٤٧١ والنسائی حدیث رقم ٢٥٨٤ وابن ماجه حدیث رقم

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''البتہ یہ کہ تمہارا ایک اپنی رسی لے' پھر ایک لکڑیوں کی گٹھی لائے اپنی پیٹھ پر' اس کو بیچے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی آبرو رکھے' اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے' وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔'' (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(١٨٣٦)

١٨٤٢ - (٦) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٤٧٢ ومسلم حديث رقم (٥٦۔ ١٠٣٥) والترمذی حديث رقم ٢٤٦٣ والنسائی حديث رقم ٢٦٠١ والدارمی حديث رقم ١٤٧٢ واحمد في المسند ٣/ ٤٣٤)

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا' تو آپ نے مجھ کو دیا' پھر مانگا' تو مجھے دیا' پھر مجھے فرمایا: ''اے حکیم! یہ مال سبز شیریں ہے پس تو جو کوئی اس کو نفس کی بے پروائی کے ساتھ لے' اس کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو کوئی نفس کے طمع کے ساتھ لے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں ❶ کی جاتی اور وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے کہ کھاتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے'' ❷ حکیم نے کہا پس میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! اب میں کسی کے مال میں سے کچھ کم نہ کروں گا ❸ یہاں تک کہ میں دنیا سے چلا جاؤں۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ برکت نہیں کی جاتی الخ یعنی سخی اور قناعت والے کے مال میں اللہ تعالیٰ برکت دیتا ہے کہ وہ آسودہ رہتا ہے اور حرص والے کے مال میں برکت نہیں ہوتی یعنی کتنا ہی اس کو ملے اس کا پیٹ نہیں بھرتا جیسے جوع القلب کی بیماری والا کتنا ہی کھائے اس کو آسودگی نہیں ملتی۔ اس چیز میں کہ دی ہے الخ غزالی رحمہ اللہ نے کہا جو کوئی کسی سے کچھ مال حاصل کرے' اور لینے والا جانتا ہو کہ دینے والے نے جو مجھ کو یہ چیز دی تو صرف میری یا مجلس والوں کی شرم کی وجہ سے دی ہے اور جو کوئی اس پر باعث نہ تھا تو لینے والے پر اجماع کے ساتھ یہ حرام ہے' وہ مال دینے والے یا اس کے وارثوں کو واپس دے' امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علماء نے ضرورت کے بغیر سوال کرنے کی ممانعت پر اتفاق کیا ہے اور علماء شافعیہ نے اس شخص کے حق میں اختلاف کیا ہے جو کسب حلال پر قدرت رکھتا ہو لیکن فی الحال اس کے پاس کچھ نہ ہو' تو صحیح قول یہی ہے کہ اس شخص پر بھی سوال کرنا حرام ہے اس لئے کہ احادیث کے ظاہر سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

❷ یعنی دینے والا جو ہاتھ اٹھا کر دیتا ہے مانگنے والے سے افضل ہے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا اور لیتا ہے۔

❸ کم نہ کروں گا الخ چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال میں سے بھی کبھی نہ لیا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں ان کو بلا بلا کر دیتے تھے اور یہ نہ لیتے تھے۔

١٨٤٣ - (٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٤٢٩ ومسلم حديث

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا جب کہ وہ منبر پر تھے' آپ صدقہ کا ذکر کرتے تھے اور سوال سے بچنے کا' اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور اونچا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچا ہاتھ مانگنے والا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقم (٩٤ـ ١٠٣٣) وابوداؤد حديث رقم ١٦٤٨ والنسائی حديث رقم ٢٥٣٣ والموطا حديث رقم ٨ من كتاب الصدقة واحمد فی المسند ٢/ ٦٧)

١٨٤٤ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَآءً هُوَ خَيْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔(متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٤٦٩ ومسلم حديث رقم (١٢٤ـ ١٠٥٣) وابوداؤد حديث رقم ١٦٤٤ والترمذی حديث رقم ٢٠٢٤ والنسائی حديث حديث ٢٥٨٨ والدارمی حديث رقم ١٦٤٦ والموطا حديثم رقم ٧ من كتاب الصدقة واحمد فی المسند ٣/ ١٢)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق انصار میں سے کتنے آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا' آپ نے ان کو دیا پھر انہوں نے آپ سے مانگا' تو آپ نے ان کو دیا یہاں تک جو آپ کے پاس تھا' ختم ہو چکا' تو فرمایا: ''جو چیز میرے پاس تھی ختم ہو گئی' میں ہرگز اس کو تم سے ذخیرہ نہ کروں گا اور جو شخص ❶ سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اس کو بچاتا ہے اور جو بے پروائی ظاہر کرتا ہے اللہ اس کو بے پرواہ کرتا ہے اور جو صبر چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صبر دیتا ہے اور کوئی شخص بخشش نہیں دیا گیا کہ وہ بہتر ہو اور فراخ تر ہو صبر سے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور جو شخص الخ یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی اصل ہے' معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہے لیکن بدخو چھوڑنے میں محنت اور ریاضت کرنا پڑتی ہے' اور نیک خو عادت ہو جاتی ہے' پھر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہیں رہتی' بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ آدمی کی خو نہیں بدلتی' تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ بات غلط ہے' اگر خو بدلنا ممکن نہ ہوتا تو انبیاء علیہم السلام کا آنا اور ان کی تعلیم بے فائدہ ہو جاتی' جانوروں کی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہے' جیسے باز اور شکاری کتے کی تو پھر بھلا آدمی کی کیوں کر نہ بدلے ہاں یہ ضرور ہے کہ محنت کے بغیر کچھ نہیں ہوتا جو بدخو بدلنے کا طریقہ معلوم کرنا چاہے تو وہ احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت کو دیکھے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

١٨٤٥ - (٩) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُعْطِيْنِیْ الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّیْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٤٧٣ ومسلم حديث رقم ١١٠-١٠٤٥ و النسائی حديث رقم ٢٦٠٨ واحمد فی المسند ١/ ١٧)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ دینا چاہتے تو میں کہتا مجھ سے زیادہ جو شخص محتاج ہو اس کو دیجئے' آپ فرماتے ''اس کو لے لو اور اس کو اپنے مال میں داخل کر اور اس کو صدقہ کر تو جو چیز کہ تیرے پاس مال سے آئے اور تو طمع نہ کرنے والا ہو اور نہ مانگنے والا ہو تو اس کو لے اور جو چیز کہ اس طرح نہ ہو پس اس کے پیچھے ❶ اپنے نفس کو نہ لگا۔'' (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ پیچھے یعنی جو مال بغیر توقع اور بغیر حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہراً سوال کیا' یا دل میں امید رکھی اور اس کی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہیں ہے۔ (تحفۃ لاخیار)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۱۸۴۶- (۱۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَسَآئِلُ كُدُوْحٌ يَّكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَآءَ اَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ ذَاسُلْطَانٍ اَوْفِيْ اَمْرٍ لَا يَجِدُمِنْهُ بُدًّا۔ (رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۳۹ والترمذی حدیث رقم ۶۸۱ والنسائی حدیث رقم ۲۵۹۹ واحمد فی المسند ۵/ ۲۲)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوال کرنا ایک زخم ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی اپنے چہرہ کو زخمی کرتا ہے' تو جو شخص باقی رکھنا چاہے اپنے چہرہ پر تو وہ ❶ باقی رکھے اور جو شخص باقی نہ رکھنا چاہے تو وہ باقی نہ رکھے' مگر یہ کہ آدمی حاکم سے سوال کرے ❷ یا اس امر میں سوال کرے کہ اس کو ضرورت ❸ ہے۔'' (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے چہرہ پر باقی رکھے الخ یعنی آبروحیاء کرنے سوال کرنے کے لیے اور سوال کے ترک کرنے کے لیے۔

❷ مگر یہ کہ آدمی حاکم سے سوال کرے الخ یعنی جس کے تصرف میں بیت المال ہو تو اس سے اپنا حق طلب کرے۔

❸ کہ اس کو ضرورت ہے الخ ضروری سوالوں کا ذکر پہلے ایک حدیث میں گذر چکا ہے۔

۱۸۴۷- (۱۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْاَلَتُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْخُدُوْشٌ اَوْ كُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْقِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ (رواه ابوداؤد والترمذی و النسائی وابن ماجة والدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۲۶ والترمذی حدیث رقم ۶۵۰ والنسائی حدیث رقم ۲۵۹۲ وابن ماجه حدیث رقم ۱۸۴۰ والدارمی حدیث رقم ۱۶۴۰)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ لوگوں سے مانگے اور اس کے لیے وہ چیز ہو کہ وہ اس کو غنی کرے' وہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کا سوال اس کے چہرہ پر خموش ❶ یا خدوش یا کدوح ہوگا'' کہا گیا اے اللہ کے رسول! اس کو کیا چیز غنی کرتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''پچاس ❷ درہم یا ان کی قیمت سونے سے۔'' (ابوداؤد' ترمذی ونسائی وابن ماجہ ودرامی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ خموش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا اس عبارت میں راوی کو شک ہے کہ ان تین جملوں میں سے کون سا جملہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا اور یہ تینوں جملے قریب المعنی ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ سوال چھلے ہوئے کا نشان بن کر آئے گا۔ ❷ قولہ پچاس درہم الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص پچاس درہم یا اتنی قیمت کا مالک ہو جائے تو وہ غنی ہے اور اس پر سوال کرنا حرام ہے اور اس کو صدقہ لینا ناجائز ہے اور یہی مذہب ثوری، ابن المبارک، احمد، اسحاق رحمہم اللہ اور اہل علم سے ایک جماعت کا ہے۔ (نیل الاوطار)

١٨٤٨ - (١٢) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهِ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا تَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْئَلَةُ قَالَ قَدْرَ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ شِبْعُ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ١٦٢٩ واحمد في المسند ٤/ ١٨٠)

سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مانگے اور اس کے پاس اس قدر ہو کہ اس کو غنی کرے تو سوائے اس کے نہیں کہ وہ بہت آگ طلب کرتا ہے۔'' نفیلی ❶ نے کہا، وہ اس حدیث کے راویوں میں سے ہے اور جگہ میں ❷ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا غنا کی حد کیا ہے کہ اس کے ساتھ مانگنا نہ چاہیے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات اور دن کو پیٹ بھر کھانے کے بقدر'' اور نفیلی نے اور جگہ میں کہا کہ اس کے لیے، بقدر پیٹ بھرے ہووے دن کے یا رات ❸ دن کے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نفیلی نے الخ ان کا نام عبداللہ بن محمد ہے یہ ابوداؤد کے استاد ہیں، مطلب یہ ہے کہ نفیلی نے کسی اور روایت میں یہ الفاظ بھی ذکر کیے ہیں وما الغنی سے لے کر یعشیہ تک یعنی کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ اس غنا کی کیا حد ہے جس میں سوال کرنا جائز نہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ وہ غنا صبح و شام کا کھانا ہے۔ (مرقاۃ) ❷ اور جگہ میں یعنی دوسری روایت میں۔
❸ یا رات اور دن کی الخ یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ دن فرمایا یا رات دن۔

١٨٤٩ - (١٣) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ اُوْقِيَّةٌ اَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ اِلْحَافًا (رواه مالك و ابو داؤد والنسائى) (ابو داؤد حديث رقم ١٦٢٧ والنسائي حديث رقم ٢٥٩٦ واحمد في المسند ٥/ ٤٣٠)

عطاء بن یسار بنو اسد کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تم میں سے مانگے اور اس کے لیے چالیس درہم ❶ یا ان کے برابر ہوں، تو اس نے تحقیق بطریق الحاح کے سوال کیا۔'' (مالک و ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یا چالیس درہم کے برابر الخ یعنی اتنی قیمت کی کوئی چیز، حجۃ اللہ میں ہے، وہ تونگری جو مانع ہے سوال کرنے سے اس کی مقدار چالیس درہم یا پچاس درہم ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جس کے پاس صبح و شام کا کھانا ہو وہ غنی ہے، ان تمام احادیث میں کوئی متعارض نہیں کیونکہ لوگوں کا حال کچھ مختلف ہے اور ہر ایک کا ایک پیشہ ہے جس کو وہ نہیں چھوڑ سکتا تو جو حرفت والا ہو وہ جب تک اپنے حرفہ کے حالات نہ پائے تو معذور ہے لہٰذا اس کو سوال کرنا درست ہے اور جو کاشت کار ہو تو جب تک وہ کھیتی کا سامان نہ پائے تو معذور ہے اور جو سوداگر ہو تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تک وہ پونجی نہ پائے تو معذور ہے اور جو سپاہی ہو تو اس کا پیمانہ یہ ہے کہ اس کے پاس چالیس یا پچاس درہم ہوں اور جو روزانہ کا مزدور ہو جیسے پانڈی یا لکڑیاں بیچنے والا تو اس کا پیمانہ یہ ہے کہ ایک دن کا کھانا اس کے پاس ہو۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

١٨٥٠ - (١٤) وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِیْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْغُرْمٍ مُّفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُكْثِرْ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٦٥٣)

سیدنا حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غنی کے لیے مانگنا حلال ہے اور نہ صاحب قوت تندرست اعضاء کے لیے لیکن فقیر کے لیے حلال ہے کہ اس کو زمین ❶ میں ڈالا یا قرض رکھتا ہو اور جو کوئی لوگوں سے مانگے تاکہ مانگ کر مال کو بڑھائے تو اس کے چہرہ پر زخم کا سوال قیامت کے دن ہوگا اور دوزخ میں گرم پتھر کھائے گا' تو جو کوئی چاہے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہے زیادہ کرے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ کنایہ ہے نہایت تنگ دستی سے یعنی ایسا محتاج ہے کہ حاجت نے اس کو خاک میں ملا دیا ہے۔

١٨٥١ - (١٥) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْأَلُهٗ فَقَالَ اَمَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ فَقَالَ بَلٰى حِلْسٌ نَّلْبَسُ بَعْضَهٗ وَنَبْسُطُ بَعْضَهٗ وَقَعْبٌ نَّشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَآءِ قَالَ ائْتِنِيْ بِهِمَا فَاَتَاهُ بِهِمَا فَاَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ وَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَّرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ فَاَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ اِلٰى اَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَاْتِنِيْ بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُوْدًا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَآءَ وَقَدْ اَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَّبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ کچھ مانگتا تھا' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تیرے گھر میں کچھ نہیں؟'' کہا' ہاں ایک موٹی چادر ہے اس میں سے کچھ اوڑھتا ہوں اور کچھ اس میں سے بچھاتا ہوں اور ایک پیالہ ہے اس میں پانی پیتا ہوں' آپ نے فرمایا: ''ان دونوں کو لے آ'' وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان دونوں کو لایا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا: ''ان دونوں کو کون خریدتا ہے؟'' ایک شخص نے کہا' میں ان دونوں کو خریدتا ہوں ایک درہم میں آپ نے فرمایا: ''درہم سے کون زیادہ ❶ دیتا ہے؟'' دو بار یا تین بار آپ نے فرمایا' ایک شخص نے کہا میں ان کو دو درہم میں لیتا ہوں' تو آپ نے وہ دونوں اس شخص کو دیئے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں درہم لیے پھر وہ دونوں انصاری کو دیئے اور فرمایا: ''ان میں سے ایک کے ساتھ طعام خرید اور اس کو اپنے اہل کے سپرد کر اور دوسرے کے ساتھ خرید کر تیشہ پھر اس کو میرے پاس لے آ' تو وہ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ تَجِیْءَ الْمَسْاَلَةَ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْلِذِيْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ اَوْلِذِيْ دَمٍ مُّوْجِعٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلَى قَوْلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔) (ابو داوٗد حدیث رقم ١٦٤١ وابن ماجه حدیث رقم ٢١٩٨ واحمد فی المسند ٣/ ١١٤)

کے پاس تیشہ لایا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنے ہاتھ سے ایک مضبوط لکڑی کا دستہ اس میں ڈال دیا پھر فرمایا: ''جا❷ اور لکڑیوں کو جمع کر اور بیچ اور میں پندرہ دن تک تجھ کو نہ دیکھوں'' چنانچہ وہ شخص گیا لکڑیاں جمع کرتا تھا اور بیچتا تھا پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا جبکہ وہ دس درہم کو پہنچا ان میں سے کچھ کا کپڑا خریدا اور کچھ سے غلہ' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تیرے لئے بہتر ہے اس سے کہ تو مانگتا پھرے اور قیامت کے دن تیرے چہرہ پر سوال کا برا داغ ہو' تحقیق تین آدمیوں کے علاوہ مانگنا لائق نہیں ہے۔ صاحب احتیاج کے لئے کہ زمین میں ڈال رکھا ہو یا قرض دار کے لئے کہ بھاری قرض ہو یا صاحب ❸ خون کیلئے کہ درد پہنچائے (ابوداوٗد) اور ابن ماجہ نے نقل کیا قول یوم القیمۃ تک۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کون زیادہ دیتا ہے الخ یہی نیلام ہے یعنی بیع من یزید اس کو ہراج بھی کہتے ہیں۔ قولہ بطریق الحاج کے الخ یعنی زیادتی کی مانگتے ہیں جو کہ برا اور ممنوع ہے چنانچہ قرآن شریف میں فقراء کی مدح میں فرمایا ہے لایسئلون الناس الحافا یعنی لوگوں سے بطریق الحاح کے نہیں مانگتے ہیں۔ ❷ یعنی جنگل میں۔ ❸ یعنی کسی کا خون کیا اور مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو گئے لیکن اس کے پاس روپیہ نہیں ہے اب مقتول کے وارث اس کو مجبور کر رہے ہیں تو اس کو سوال کرنا درست ہے تاکہ روپیہ جمع کر کے دیت ادا کرے۔ اسی طرح سخت قرض داری سے یہ مراد ہے کہ قرضہ اس کے مال سے زیادہ ہو اگر قرضہ مال کے برابر ہو تو وہ سخت نہیں ہے' مال کو بیچ کر قرض ادا کرے اسی طرح انتہا کی محتاجی یہ ہے کہ ایک رات دن کا کھانا اس کے پاس موجود نہ ہو۔

١٨٥٢ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغِنَاءِ اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْغِنًى اٰجِلٍ (رواه ابوداوٗد و الترمذی) (ابوداوٗد حدیث رقم ١٦٤٥ و الترمذی حدیث رقم ٢٣٢٦ واحمد فی المسند ١/ ٤٠٧)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو فاقہ پہنچا پھر اس کو لوگوں پر ظاہر کیا' اس کی حاجت روائی نہیں کی جائے گی اور جس نے اس کو عرض کیا اللہ تعالیٰ سے تو اللہ تعالیٰ اس کو جلدی فائدہ پہنچائے گا اور کفایت کو یا بسبب جلدی مرنے کے یا دولت مندی دیر کے۔'' (ابوداوٗد و ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۱۸۵۳ - (۱۷) عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَسْأَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسْئَلِ الصَّالِحِيْنَ (رواه ابو داؤد والنسائي) (ابو داؤد حديث رقم ۱٦٤٥ والترمذي حديث رقم ۲۳۲٦ واحمد في المسند ۱ / ٤۰۷)

ابن فراسی سے روایت ہے کہ تحقیق فراسی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں سوال کرتا ہوں' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہ مانگ اگر تو نے ضرور ❶ مانگنا ہو تو نیک لوگوں سے مانگ۔'' (ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور اگر ہو تو ضرور مانگنے والا الخ یعنی اگر کسی ضروری حاجت کے لئے سوال کرنے کی نوبت آئے تو نیک لوگوں سے مانگ کیونکہ ان کا مال حلال ہوتا ہے اور وہ مخلوق پر بردبار اور مہربان ہوتے ہیں اور پردہ دری نہیں کرتے۔

۱۸۵٤ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَلِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْأَلَهٗ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ۱٦٤۷)

سیدنا ابن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ لینے پر مقرر کیا' تو جب میں اس سے فارغ ہوا اور میں نے عمر رضی اللہ عنہ کی طرف زکوٰۃ پہنچائی تو انہوں نے میرے لیے زکوٰۃ کی مزدوری کے ساتھ حکم کیا' میں نے کہا نہیں' میں نے یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا ہے اور میرا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو وہ چیز لے کہ دیا گیا تو' تحقیق میں نے عمل کیا رسول اللہ ﷺ کے دور میں تو آپ نے مجھے مزدوری دی' میں نے بھی تیری طرح کہا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو فرمایا: ''جس وقت کہ تو کچھ مانگنے کے بغیر دیا جائے تو کھا اور صدقہ کر۔'' ❶ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ اور صدقہ کر الخ یعنی جو کچھ تیری حاجت سے بچ رہے۔

۱۸۵۵ - (۱۹) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّاسَ فَقَالَ اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَخَفَقَهٗ بِالدُّرَّةِ (رواه رزين)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرفہ کے دن ایک شخص کو سنا کہ وہ لوگوں سے مانگتا ہے' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا' کیا اس دن میں اور اس مکان میں تو غیر اللہ سے مانگتا ہے؟ تو انہوں نے اس کو درہ کے ساتھ مارا۔ (رزین)

۱۸۵٦ - (۲۰) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعْلَمُوْنَ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَّ اَنَّ الْاِيَاسَ غِنًى وَّ اَنَّ الْمَرْءَ اِذَا يَئِسَ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا لوگو! تحقیق طمع محتاجگی ہے اور تحقیق نا امید ❶ ہونا بے پروائی ہے اور تحقیق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ شَیْءٍ اِسْتَغْنٰی عَنْهُ۔ (رواه رزين)

جب آدمی کسی چیز سے ناامید ہوتا ہے تو وہ اس سے بے پروا ہوجاتا ہے۔ (رزین)

فوائد الحدیث: ❶ ناامید ہونا الخ یعنی اس چیز سے جو لوگوں کے پاس رہے۔

۱۸۵۷ - (۲۱) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّکْفُلُ لِیْ اَنْ لَّایَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا فَاَتَکَفَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَکَانَ لَا یَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا (رواه ابوداؤد والنسائی)

(ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۴۳ واحمد فی المسند ٥/ ۲۷۵)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص میرے ساتھ عہد کرے کہ وہ آدمیوں سے کچھ نہ مانگے تو اس کے لئے میں جنت کا ضامن ہوں" تو سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا میں عہد کرتا ہوں کہ میں کسی سے نہ مانگوں گا' اور ❶ وہ (ثوبان) کسی سے کچھ سوال نہیں کرتے تھے۔" (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ابن ماجہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ جب وہ سوار ہوتے (گھوڑے پر سوال نہیں کرتے تھے) اور ان کا کوڑا اگر گر پڑتا تو کسی سے یوں نہ کہتے کہ میرا کوڑا اٹھادو بلکہ خود اتر کر اٹھاتے یہ بڑا اعلیٰ درجہ ہے' حالانکہ اس قسم کا سوال مباح ہے مگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان بڑی تھی انہوں نے مطلق سوال کرنا ہی مخلوق سے چھوڑ دیا اور صرف خالق سے سوال کرنا کافی سمجھا۔

۱۸۵۸ - (۲۲) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ یَشْتَرِطُ عَلَیَّ اَنْ لَّا تَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰی تَنْزِلَ اِلَیْهِ فَتَاْخُذَهٗ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٥/ ۱۸۱)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا جبکہ وہ مجھ پر شرط طلب کرتے تھے یہ کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگ' میں نے کہا' جی ہاں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اور کسی سے اپنا کوڑا نہ مانگ اگر تجھ سے گر پڑے یہاں تک کہ تو اس کی طرف اترے پس تو اس کو لے۔" (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْاِمْسَاكِ

مال خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی کراہیت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۱۸۵۹ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۳۸۹

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر میرے لئے احد پہاڑ کی مانند سونا ہوتا تو مجھ کو یہ خوش کرتا کہ مجھ پر تین راتیں نہ گذریں اور اس میں سے کچھ میرے پاس ہو مگر وہ چیز ❶ کہ میں ادائے قرض کے لئے رکھوں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومسلم حدیث رقم (۳۱۔ ۹۹۱) وابن ماجه حدیث رقم ۲۱۳۲ ٤ واحمد فی المسند ۲/ ۲۵٦) (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ حدیث میں سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہے اور اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہے۔

۱۸٦۰ - (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱٤٤۲ ومسلم حدیث رقم (۵۷۔ ۱۰۱۰) واحمد فی المسند ۲/ ۳۰۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی دن نہیں کہ اس میں بندے صبح کرتے ہیں' مگر کہ دو فرشتے اترتے ہیں' تو ایک ان میں سے کہتا ہے' یاالٰہی! خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے' یاالٰہی! بخیل (کے مال) کو تلف کردے۔'' (بخاری ومسلم)

۱۸٦۱ - (۳) وَعَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۲۵۹۱ ومسلم حدیث رقم (۸۸۔ ۱۰۲۹) واحمد فی المسند ٦/ ۳۵٤)

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خرچ ❶ کر اور شمار نہ کر ❷ پس ❸ اللہ تعالیٰ تجھ پر شمار کرے گا اور نہ روک ❹ رکھ' پس اللہ تعالیٰ تجھ سے روک لے گا اور دے جس کی تو طاقت رکھے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ خرچ کر یعنی جس خرچ کرنے میں مالک خوش ہو۔ ❷ اور نہ شمار کر کہ کتنا دوں اور کیا دوں۔ ❸ پس اللہ تعالیٰ تجھ پر شمار کرے گا یعنی تیرا رزق کم کرے گا بسبب قطع کرنے برکت کے اور اس معدود چیز کی طرح اس کا تجھ سے آخرت میں محاسبہ لے گا۔
❹ اور نہ روک رکھ الخ یعنی فقیر سے جو حاجت سے مال زائد ہو یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نہ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا کر اللہ تعالیٰ بھی تجھ کو دیئے جائے گا اور اگر تو روکے گا تو اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے روکے گا۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۸٦۲ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۵۳۵۲ ومسلم حدیث رقم (۳٦۔ ۹۹۳) واحمد فی المسند ۲/ ۲٤۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اے آدم کے بیٹے! خرچ کر ❶ میں تجھ پر خرچ کروں گا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ خرچ کر الخ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے سخی سے فراخی مال کا وعدہ کیا ہے یہی وجہ ہے کہ سخی کو محتاج نہیں دیکھا گیا لیکن یاد رکھئے کہ سخاوت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے' اور اسراف ناپسند ہے سخاوت یہ ہے کہ شرع کے موافق نیک کاموں میں خرچ کر اور اسراف یہ ہے کہ خلاف شرع اور بے جا کاموں میں مال کو اڑا جیسے ناچ رنگ میں یا نمود کے مقام میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٨٦٣ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم ٩٧۔ ١٠٣٦)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے آدم کے بیٹے! تیرا مال کو خرچ کرنا کہ حاجت سے زیادہ ہو تیرے لئے بہتر ہے اور تیرا اس کو بند کرنا تیرے لئے برا ہے اور تجھ پر کفایت کے قدر پر ملامت نہیں ❶ کیا جائے گا اور اپنے عیال ❷ کے ساتھ شروع کر۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ اپنے گھر کے اخراجات کے مطابق جمع رکھنے پر ہرگز ملامت نہیں اور توکل کے بھی خلاف نہیں اس لئے نبی ﷺ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو سال بھر کا غلہ دیتے تھے۔ ❷ یعنی جن کا نفقہ تجھ پر لازم ہے پہلے پہل ان کو دے اور جب ان سے بچے تو پھر بے گانوں کو دے یہ نہ کر کہ وہ محتاج رہیں اور تو دوسروں کو دے دے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث قدسی ہے اگرچہ صریح لفظ حدیث قدسی کے نہیں ہیں اور احتمال یہ بھی ہے کہ شاید رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہو۔

١٨٦٤ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَيْدِيْهِمَا اِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ نِ انْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٤٤٣ ومسلم ٢/ ٧٠٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخیل اور صدقہ دینے والے کا حال دو آدمیوں کی طرح ہے کہ ان پر لوہے کی دو زرہیں ہوں کہ بیشک ان کے ہاتھ ان کی چھاتیوں اور گردنوں کے ساتھ چمٹا دیئے گئے ہوں پس صدقہ دینے والا جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کھل جاتی ہے اور جب بخیل صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ کے حلقے تنگ ہو جاتے ہیں اور سب ❶ حلقے اپنی جگہ پر پہنچ جاتے ہیں۔'' (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور سب حلقے الخ مضمون حدیث کا یہ ہے کہ سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہیں دینے کے وقت خوب پھیلتے ہیں' بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے وقت اس کا دل تنگ ہوتا ہے تو دینے کو ہاتھ نہیں پھیلتے گویا کسی نے اس کے ہاتھ پکڑ لئے خلاصہ یہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہے اور بخیل کی خیرات کے وقت جان نکلتی ہے اور اس کی روح قبض (تنگ) ہوتی ہے۔

١٨٦٥ - (٧) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمٰتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم (٥٦۔ ٢٥٧٨) واحمد فی المسند ٣/ ٣٢٣)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظلم سے بچو' پس تحقیق ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہے اور بخیلی سے بچو اس لئے کہ بخل نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا جو تم سے پہلے تھے' بخل نے ان کو اس پر آمادہ کیا کہ وہ خون ریزی کریں اور حرام کو حلال جانیں۔'' (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۶۶ - (۸) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ۱٤۱۱ ومسلم حديث رقم (۵۸۔ ۱۰۱۱) والنسائی حديث رقم ۲۵۵۵ واحمد فی المسند ٤/ ۳۰٦)

سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ کرو اس لئے کہ تم پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر چلے گا' تو اس کو صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے گا' آدمی کہے گا' اگر تو اس کو کل لاتا تو میں اس کو قبول کرتا' (لیکن) آج کے دن ❶ مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس آج کے الخ یہ بات اخیر دور میں امام مہدی علیہ السلام کے عہد میں ہوگی۔

۱۸۶۷ - (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ۱٤۱۹ ومسلم حديث رقم (۹۲۔ ۱۰۳۲) والنسائی حديث رقم ۲۵٤۲ واحمد فی المسند ۲/ ۲۳۱)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ثواب کے لحاظ سے کون سا صدقہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تو اس وقت صدقہ ❶ کرے جب کہ تو تندرست ہو' حرص کرتا ہو جمع کرنے مال کی' ڈرتا ہو فقر سے اور دولت کی امید رکھتا ہو اور ڈھیل نہ کر یہاں تک کہ جس وقت جان حلق میں پہنچے تو' تو کہے کہ فلاں ❷ کے لئے اتنا اور فلاں کے لئے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق وہ فلاں کے لئے ہو چکا ہے۔''

فوائد الحدیث: ❶ قولہ صدقہ کرے تو الخ یعنی صدقہ دے تو تندرستی کی حالت میں کہ اس وقت بہ سبب درازی عمر کے حرص ہوتی ہے مال جمع کرنے کی اور بخل کرتا ہے اور تنگ دستی سے ڈرتا ہے کہ اگر صدقہ دوں گا تو محتاج ہو جاؤں گا اور تونگری کی آرزو رکھتا ہے' تو ایسے وقت میں صدقہ کرنا بڑا کام رکھتا ہے۔ ❷ فلاں کے الخ حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ تندرستی میں دینا بہت ثواب ہے اور جب مرنے کا وقت آ جائے اس وقت وصیت کرے یا صدقہ دے تو زیادہ ثواب نہیں۔

۱۸۶۸ - (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٦۳۸ ومسلم حديث رقم

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور وہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے جب آپ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا: ''وہ نہایت خسارے میں ہیں' پروردگار کعبہ کی قسم! تو میں نے کہا' آپ پر میرا باپ اور ماں قربان ہوں وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ''وہ مال کے بہت جمع کرنے والے مگر جس شخص ❶ نے کہ ادھر اور ادھر خرچ کیا اور ادھر یعنی اپنے آگے اور اپنے پیچھے اور اپنے دائیں اور اپنے بائیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۰۔ ۹۹۰) والترمذی حدیث رقم ٦١٧ والنسائی حدیث رقم ٢٤٤٠ واحمد فی المسند ٥/ ١٥٢)

وہ کم ہیں۔'' ❷ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مگر جس شخص نے الخ یعنی جس مال دار نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوب دیا وہ بہت زیادہ ثواب پائے گا اور جس نے بخیلی کی اور مال کو دبا کر رکھا تو وہ قیامت کے دن میں مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا اور نہ ہی ثواب۔ ❷ اور وہ کم ہیں الخ سیدنا ابوذر صحابی رضی اللہ عنہ نے مسکینی کو غنا پر اختیار کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تسلی کے لئے یہ حدیث بیان فرمائی اس میں مسکینی کی فضیلت پر اشارہ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

١٨٦٩- (١١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ (رواه الترمذی) (البخاری حدیث رقم ١٩٦١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سخی نزدیک ہے اللہ تعالیٰ کے' نزدیک ہے بہشت کے نزدیک ہے لوگوں کے اور دور ہے آگ سے اور بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہے' بہشت سے دور ہے' لوگوں سے دور ہے اور آگ سے نزدیک ہے اور البتہ ❶ جاہل سخی اللہ تعالیٰ کی طرف بہت پیارا ہے عابد بخیل سے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قولہ البتہ جاہل الخ مراد جاہل سے عابد کی ضد ہے یعنی وہ شخص مراد ہے جو صرف فرائض ادا کرتا ہے اور نوافل نہیں پڑھتا اور جاہل کا ذکر اس لئے فرمایا کہ سخی اگرچہ جاہل ہی ہو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اس عابد بخیل سے جو فرائض ادا کرنے کے بعد نوافل بھی بہت ادا کرتا ہے' عالم ہو یا جاہل۔ اور سخی مذکور اللہ تعالیٰ کو اسی لیے پسند ہے کہ اس نے دنیا کی محبت چھوڑ دی ہے اور دنیا کی محبت چھوڑ دینا تمام عبادات کی جڑ ہے اور بخیل اللہ تعالیٰ کو پیارا نہیں اس لیے کہ اس نے دنیا کی محبت نہیں چھوڑی اور دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ جو شخص فرض ادا کرتا رہے اور نوافل چھوڑ دے وہ اس شخص سے افضل ہے جو نوافل ادا کرتا رہے اور فرض چھوڑ دے اور اکثر لوگوں کا یہی حال ہے جیسے کہ بہت لوگ رمضان شریف میں تراویح نماز پڑھتے ہیں اور نماز عید میں بھی شریک ہوتے ہیں اور نماز پنجگانہ ادا نہیں کرتے بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ لوگ بسبب ضائع کرنے اصول یعنی فرائض کے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے سے قاصر رہے۔ مرقاۃ وغیرہ

١٨٧٠- (١٢) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِيْ حَيَاتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ٢٨٦٦)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''آدمی کا اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرنا اپنے مرنے کے نزدیک سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔'' (ابوداود)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا الخ یعنی زندگی میں تھوڑا سا دینا مرتے وقت بہت دینے سے ثواب زیادہ رکھتا ہے۔

١٨٧١ - (١٣) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ أَوْيُعْتِقُ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ إِذَا شَبِعَ ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ۔)

(ابو داؤد حدیث رقم ٣٩٦٨ والترمذی حدیث رقم ٢١٢٣ والنسائی حدیث رقم ٣٦١٤ والدارمی حدیث رقم ٣٢٢٦ واحمد فی المسند ٥/ ١٩٧)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو اپنے مرنے کے وقت خیرات کرتا یا آزاد کرتا ہے اس شخص کی مانند ہے جو تحفہ بھیجتا ہے جبکہ پیٹ بھر چکتا ہے۔'' (احمد' نسائی' دارمی اور ترمذی) اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا) ۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٨٧٢ - (١٤) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ (رواه الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ١٩٦٢)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن میں دو خصلتیں جمع نہیں ❶ ہوتیں ایک بخل اور دوسری بدخلقی۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جمع نہیں ہوتیں الخ یعنی لائق نہیں ہے کہ مومن کامل میں یہ خصلتیں جمع ہوں یا مراد یہ ہے کہ مومن میں یہ خصلتیں اتم درجہ پر موجود نہیں ہوتیں جو اس سے جدا ہی نہ ہوں۔

١٨٧٣ - (١٥) وَعَنْ أَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ (رواه الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ١٩٦٤ واحمد فی المسند ١/ ٧)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکار بہشت میں داخل ❶ ہوگا' نہ بخیل اور نہ احسان جتلانے والا۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی بار داخل نہ ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ سزا پا کر بہشت میں جائے گا۔

١٨٧٤ - (١٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ (رواه ابو داوٗد) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيْمَانُ فِي

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی میں دو بری خصلتیں ہوتی ہیں' ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی۔'' (ابوداؤد) ہم سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث لا یجتمع الشح والایمان کا ذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابِ الْجِهَادِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (ابوداوٗد حديث رقم ۲۵۱۱ واحمد فی المسند ۲/ ۳۰۲)

کتاب الجہاد میں کریں ❶ گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ذکر کریں گے الخ یعنی مصابیح والے نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو یہاں بیان کیا ہے اور ہم ان شاء اللہ کتاب الجہاد میں بیان کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۱۸۷۵ - (۱۷) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا؟ قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَةً يَّذْرَعُوْنَهَا وَ كَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اِنَّمَا كَانَ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ وَ كَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ زَيْنَبُ وَ كَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے نبی ﷺ سے عرض کیا' ہم میں سے کون سی جلدی آپ کے ساتھ ملنے والی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو تم میں سے ہاتھ کی لمبی ہو تو انہوں نے لکڑی لی ہاتھوں کو ناپنے لگیں تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے لمبے تھے' پھر ہم نے جانا کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد صدقہ تھا اور ہم میں سے نبی ﷺ کے ساتھ جلد ملنے والی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں اور سیدہ زینب ❶ رضی اللہ عنہا خیرات کو پسند رکھتی تھیں۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اور ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا الخ اس حدیث سے سخاوت کی فضیلت معلوم کرنا چاہئے اور اس حدیث میں معجزہ ہے کہ آئندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا۔

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْرَعُكُنَّ لُحُوقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ وَ كَانَتْ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَ تَتَصَدَّقُ۔

(البخاری حديث رقم ۱۴۲۰ ومسلم حديث رقم ۱۰۱ ـ ۲۴۵۲)

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے میرے ساتھ جلد ملنے والی جو تم میں سے ہاتھ کی لمبی ہو' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور نبی ﷺ کی بیویاں آپس میں ہاتھوں کی لمبائی کی پیمائش کرتی تھیں کہ ان میں سے کون سی لمبے ہاتھ والی ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا لمبے ہاتھ کی تھیں' اس لئے کہ وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ کام کرتی اور صدقہ دیتی تھیں۔

۱۸۷۶ - (۱۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے کہا کہ البتہ ❶ میں کچھ صدقہ دوں گا' اس نے اپنی خیرات نکالی تو اس کو چور کے ہاتھ میں دیا' لوگوں نے صبح کی اس حال میں کہ باتیں کرتے تھے آج کی رات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَارِقٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ۔(متفق عليه ولفظه للبخاری) (البخاری حديث رقم ١٤٢١ ومسلم حديث رقم (٧٨۔ ١٠٢٢) والنسائی حديث رقم ٢٥٢٣ واحمد فی المسند ٢/ ٣٢٢)

چور کو (کوئی) صدقہ دیا گیا ہے اس شخص نے کہا کہ یا اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے چور پر خیرات کرنے کی البتہ میں اور خیرات کروں گا تو (اس نے دوبارہ) اپنی خیرات نکالی اس کو زنا کرنے والی کے ہاتھ میں دے آیا' پس لوگوں نے صبح کی باتیں کرتے تھے کہ خیرات کی گئی آج کی رات زنا کرنے والی کو اس نے کہا یاالٰہی تیرے لئے ہی تعریف ہے زنا کرنے والی پر خیرات کرنے کی البتہ میں اور خیرات کروں گا تو (اس نے تیسری مرتبہ) اپنی خیرات نکالی اور خیرات غنی کے ہاتھ میں دے آیا' لوگوں نے صبح کی باتیں کرتے تھے کہ آج کی رات خیرات دی گئی دولت مند کو اس نے کہا یاالٰہی! تیرے ہی لئے تعریف ہے چور پر خیرات کرنے کی اور زنا کرنے والی پر اور دولت مند پر' تو وہ خواب ❷ میں دکھایا گیا اس کو کہا گیا کہ تیری خیرات چور پر جو ہوئی اس سے ہوسکتا ہے کہ وہ چوری سے باز آ جائے اور رہی زنا کرنے والی پر تو ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے زنا سے باز آ جائے اور رہی دولت مند پر تو ہوسکتا ہے کہ وہ نصیحت پکڑے اور اس میں سے خرچ کرے جو کچھ کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے دیا۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آج کی رات جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے اس طرح صدقہ کو چھپانا منظور تھا کہ رات کو لے کر نکلا۔
❷ پس وہ خواب میں الخ یعنی فرشتہ نے آ کر کہا یا اس دور کے کسی نبی نے آ کر کہا کہ تیرے سارے صدقات منظور ہو گئے آگے اس کی تفسیر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ اس کا صدقہ فاسق وغیرہ کو پہنچے جبکہ اس کو معلوم نہ ہو۔

١٨٧٧ - (١٩) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَاللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ اَلِاسْمُ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے نقل فرمایا: ''ایک شخص جنگل میں کھڑا تھا اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے فلاں شخص کے باغ کو پانی دے' پھر بادل ایک طرف چلا' اس نے اپنا پانی پتھروں کی زمین میں ڈالا تو نا گہاں ان نالیوں میں سے ایک نالے نے وہ سارا پانی جمع کیا وہ شخص پانی کے پیچھے چلا تو دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہوا تھا اپنے باغ میں پانی کو اپنے بیلچے کے ساتھ پھیرتا تھا اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَاللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اِسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِإِسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذَا قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ. (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٤٥ـ ١٩٨٤) واحمد في المسند ٢/ ٢٩٦)

شخص نے اس کو کہا اللہ کے بندے تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا میرا نام فلاں ہے' اس نے وہ نام لیا کہ اس نے بادل میں سے سنا تھا' تو باغ والے نے کہا اے اللہ کے بندے! مجھ سے میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے آواز سنی تھی اس بادل میں سے کہ جس بادل کا یہ پانی ہے وہ آواز کہتی تھی کہ فلاں کے باغ کو پانی دے تیرا نام لے کر' تو کیا کرتا ہے اپنے باغ میں' اس نے کہا جب تو نے یہ پوچھا ہے تو میں بتلا دیتا ہوں کہ جو کچھ میرے باغ میں پیدا ہوتا ہے اس کا تہائی حصہ ❶ صدقہ کر دیتا ہوں ایک تہائی میں میں اور میرا عیال کھاتا ہے اور ایک تہائی اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ صدقہ کر دیتا ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع سے تہائی مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے بارش کو بحکم الٰہی کے برساتے ہیں اور حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہے کہ فلاں ملک فلاں جگہ فلاں کھیت اور باغ میں پانی برساؤ' اسی طرح تمام دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہیں تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ جو نعمت اس کو ملے خواہ جان کی ہو' خواہ مال کی' تو اپنے رب کی شکر گذاری کرے اس کو اتفاقی نہ جانے بلکہ اپنے حق میں دادِ الٰہی سمجھے۔ (تحفۃ الخیار)

١٨٧٨ - (٢٠) وَعَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ ثَلٰثَةً مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمٰى فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ إِسْحٰقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوِ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''تحقیق بنی اسرائیل میں سے تین شخص تھے ایک کوڑھی' دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا' تو اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانے کا ارادہ کیا ❶ ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا وہ کوڑھی کے پاس آیا اس نے کہا کون سی چیز تجھے بہت پیاری ہے؟ کوڑھی نے کہا اچھا رنگ اور اچھا بدن اور مجھ سے وہ چیز جاتی رہے جس کو لوگ مجھ سے ناپسند کرتے ❷ ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا: ''فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اس سے اس کی گھن دور ہوئی اور اچھا بدن اور اچھا رنگ دیا گیا فرشتہ نے کہا' تجھے کون سا مال بہت محبوب ہے اس نے کہا اونٹ یا کہا گائیں' شک کیا اسحاق نے (جو کہ راوی حدیث کا ہے)' مگر کوڑھی یا گنجے نے' ایک نے ان میں سے ❸ اونٹ اور دوسرے نے کہا گائیں' نبی ﷺ نے فرمایا: ''حاملہ اونٹنی دیا گیا پھر فرشتہ نے کہا اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت دے'' نبی ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَذْهَبُ عَنِّىْ هٰذَا الَّذِىْ قَدْ قَذِرَنِى النَّاسُ قَالَ
فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَاُعْطِىَ شَعْرًا حَسَنًا
قَالَ فَاَىُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِىَ
بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى
الْاَعْمٰى فَقَالَ اَىُّ شَىْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ
يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَىَّ بَصَرِىْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ
فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهٗ قَالَ فَاَىُّ الْمَالِ
اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِىَ شَاةً وَّالِدًا
فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ
الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ
قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَى الْاَبْرَصَ فِىْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْاَتِهٖ
فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِىَ الْحِبَالُ
فِىْ سَفَرِىْ فَلَا بَلَاغَ لِىَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ
اَسْئَلُكَ بِالَّذِىْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ
الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِىْ سَفَرِىْ
فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ اِنَّهٗ كَاَنِّىْ اَعْرِفُكَ
اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ
اللّٰهُ فَقَالَ اِنَّمَا وُرِّثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا
عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى
مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِىْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ
مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى
هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا
كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِىْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْاَتِهٖ
فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ اِنْقَطَعَتْ بِىَ
الْحِبَالُ فِىْ سَفَرِىْ فَلَا بَلَاغَ لِىَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ
ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِىْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً
اَتَبَلَّغُ بِهَا فِىْ سَفَرِىْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ

اس سے کہا کہ تجھے کونسی چیز بہت محبوب ہے؟ اس نے کہا اچھے بال اور مجھ سے یہ چیز دور ہو جائے کہ لوگ جس کی وجہ سے مجھ سے گھن کھاتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا: فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس سے اسکا گنجا پن جاتا رہا اور اچھے بال دیا گیا' نبی ﷺ نے فرمایا: فرشتہ نے کہا تجھے کون سا مال بہت پیارا ہے' اس نے کہا گائیں' تو وہ گائے دیا گیا فرشتہ نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ کو اس میں برکت دے' نبی ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اس نے کہا کون سی چیز تجھے بہت محبوب ہے' اس نے کہا اللہ تعالیٰ میری طرف میری بینائی پھیر دے' تو اس کے ساتھ میں لوگوں کو دیکھوں' نبی ﷺ نے فرمایا کہ فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اللہ تعالیٰ نے اس کو بینائی عطا فرما دی' فرشتہ نے کہا کون سا مال تجھے بہت پیارا ہے؟ اس نے کہا بکریاں' پس گابھن بکریاں دیا گیا' پس بچے لئے کوڑھی اور گنجے نے اونٹ اور گائے کے اور اندھے نے بکری کے (اللہ تعالیٰ نے ان میں برکت دی) تو کوڑھی کے لئے ایک جنگل اونٹوں کا اور گنجے کے لئے ایک جنگل گایوں کا اور اندھے کے لئے ایک جنگل بکریوں کا ہوا' آپ نے فرمایا: فرشتہ کوڑھی کے پاس اپنی صورت میں اور اپنی ہیئت میں آیا' اس فرشتہ نے کہا کہ میں مسکین آدمی ہوں' مجھ سے میرے سفر میں اسباب جاتا رہا' پس آج (میں اپنی منزل پر) نہیں پہنچ سکتا مگر اللہ کی عنایت کے ساتھ پھر تیری وجہ سے میں تجھ سے بواسطہ اس ذات کے کہ جس نے تجھے اچھا رنگ' اچھا چمڑا اور مال دیا' ایک اونٹ مانگتا ہوں تاکہ اس کے ذریعہ میں اپنے سفر میں پہنچوں (پس کوڑھی نے کہا) حق بہت ہیں ❹ فرشتہ نے کہا تحقیق گویا کہ میں تجھ کو پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ تجھ سے لوگ نفرت کرتے تھے اور تو فقیر تھا' اللہ نے تجھ کو صحت و مال دیا' اس (کوڑھی) نے کہا سوائے اس کے نہیں کہ میں اس مال کا باپ دادا سے وارث ❺ دیا گیا ہوں' فرشتہ نے کہا' اگر تو جھوٹا ہے تو تجھ کو اللہ اس حالت میں کر دے جس طرح کہ تو پہلے تھا' نبی ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی پہلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ. (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ٣٤٦٤ ومسلم حدیث رقم (١٠ - ٢٩٦٤)

صورت میں آیا اس کو بھی اسی طرح کہا جس طرح کہ کوڑھی کو کہا تھا اور گنجے نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا کوڑھی نے جواب دیا تھا پھر فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو تجھے اللہ تعالیٰ ویسا ہی بنا دے جیسا کہ تو پہلے تھا نبی ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ اندھے کے پاس اپنی پہلی شکل وصورت میں آیا اس سے کہا کہ میں مسکین آدمی ہوں اور مسافر ہوں دوران سفر میرا اسباب جاتا رہا' مجھ سے اب نہیں پہنچنا ہوسکتا' مگر عنایت اللہ کے ساتھ پھر تیری مدد کے بغیر میں تجھ سے بواسطہ اس ذات کے کہ جس نے تجھے بینائی دی' ایک بکری مانگتا ہوں تاکہ میں اس کے ذریعہ اپنے سفر میں پہنچوں تو اندھے نے کہا تحقیق میں اندھا تھا' پھر اللہ نے میری طرف بینائی پھیری' پس تو جتنا چاہے لے لے اور جو تو چاہے چھوڑ دے' اللہ کی قسم میں آج تجھے کوئی تکلیف ❻ نہ دوں گا اس چیز کے واپس کرنے کی جو تو اللہ کے لئے لے گا پھر فرشتہ نے کہا' تو اپنا مال رکھ' پس سوائے اس کے نہیں کہ تم آزمائش کئے گئے ہو تحقیق تجھ سے رضا کی گئی اور اوپر دونوں تیرے ساتھیوں کے غصہ کیا گیا۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ان کو آزمائے کہ شاکر ہیں یا کافر۔ ❷ یعنی مجھ سے یہ سفید داغ جاتے رہیں یعنی نفرت کرتے ہیں۔
❸ ایک نے کہا ان میں سے اونٹ اور دوسرے نے کہا گائے یعنی شک فقط تعیین میں ہے کہ اس نے کیا کہا اور اس نے کیا کہا۔
❹ حق بہت ہیں یعنی میں قرض دار ہوں یا گھر کے اخراجات سے میرے پاس مال زیادہ نہیں جو میں تجھ کو دوں۔
❺ وارث الخ یعنی ہم پشتہا پشت کے نامی سردار ہیں۔ ❻ تکلیف نہیں دوں گا الخ یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا لیتے وقت اور دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے دینے میں اگر تو کچھ چھوڑے گا تو میں تعریف نہ کروں گا یعنی تیرے نہ لینے سے خوش نہ ہوں گا اور تیری بے پرواہی کی تعریف بھی نہ کروں گا اس حدیث میں شکر گذار اور ناشکر بندہ کا بیان ہے' بلکہ اگر غور کیجئے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال میں ہے' یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ رکھتے تھے' جان' مال' صحت' حکومت محض اس کے کرم سے سب کو ملے سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور اللہ تعالیٰ کا کرم جان کر شکر گذار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اللہ کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقہ' تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہے۔

١٨٧٩ - (٢١) وَعَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِيْ حَتّٰى اَسْتَحْيِيَ فَلَا اَجِدُ فِيْ بَيْتِيْ مَا اَدْفَعُ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدہ ام بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق مسکین میرے دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ میں حیا کرتی ہوں اور میں اپنے گھر میں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْفَعِيْ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحَرَّقًا۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداؤد حديث رقم ١٦٦٧ والترمذی حدیث رقم ٦٦٥ والنسائی حدیث رقم ٢٥٧٤ واحمد فی المسند ٦/ ٣٨٣)

چیز نہیں پاتی کہ میں اس کے ہاتھ میں دوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو ہاتھ میں دے ❶ اگر چہ جلا ہوا کھر ہو۔'' (احمد' ابوداؤد' ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر چہ جلا ہوا کھر ہو۔ مقصود مبالغہ ہے دینے میں یعنی کچھ نہ کچھ سائل کو دیدے اگر چہ حقیر چیز ہی ہو۔

١٨٨٠ - (٢٢) وَعَنْ مَوْلٰى لِعُثْمَانَ قَالَ اُهْدِيَ لِاُمِّ سَلَمَةَ بُضْعَةٌ مِّنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِيْهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُهُ فَوَضَعَتْهُ فِيْ كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَآءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ فَقَالُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ اَطْعَمُهُ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ اِذْهَبِيْ فَأْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ اِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَاِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوْهُ السَّائِلَ ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ایک ٹکڑا گوشت کا تحفہ بھیجا گیا اور نبی کریم ﷺ کو گوشت پسند تھا' تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے لونڈی سے کہا کہ اس گوشت کو گھر کے طاق میں رکھ دے شاید نبی ﷺ اس کو کھائیں' لونڈی نے اسے گھر کے طاق میں رکھ دیا' اور مانگنے والا آیا وہ دروازہ پر کھڑا ہوا' تو اس نے کہا' اے گھر والو! صدقہ دو تم کو اللہ تعالیٰ برکت دے' گھر والوں نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے' تو مانگنے والا چلا گیا' پھر نبی ﷺ تشریف لائے اور کہا ''اے ام سلمہ! تمہارے پاس کچھ چیز ہے کہ میں اسے کھاؤں؟'' ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا' ہاں اور لونڈی سے کہا کہ جا' نبی ﷺ کے پاس وہ گوشت کا ٹکڑا لے آ' لونڈی گئی تو نہ پایا طاق میں مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا' نبی ﷺ فرمایا: ''تمہارے سائل کو نہ دینے کی وجہ سے وہ گوشت سفید پتھر ہو گیا۔'' (بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا۔)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

١٨٨١ - (٢٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيْلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِيْ يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ (رواه احمد (النسائی حدیث رقم ٢٥٦٩ والدارمی حدیث رقم ٢٣٩٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ بدترین آدمیوں کے مرتبہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں' خبر دیجئے' آپ نے فرمایا: ''وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرے اور وہ اس کو نہ دے۔'' ❶ (احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قولہ اوراس کو نہ دے الخ یعنی سائل نے کہا کہ مجھ کو اللہ کے لئے دے اوراس کے باوجود اس نے نہ دیا تو وہ سب لوگوں میں مرتبہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک برا ہے مگر اس صورت جبکہ سائل مستحق نہ ہوگا اور جس سے مانگا اس کے پاس اپنی اور اپنے مال کی حاجت سے مال زیادہ نہ ہوتو وہ گناہ گار نہیں ہوگا۔ غرض کہ نہ دینے والا اس وقت گناہ گار ہوگا' جبکہ سائل اس مال کا مستحق ہو' اوراس کے پاس حاجت سے زیادہ مال ہواور یہ معنی تب ہوگا کہ "یُسْئَلُ" پڑھا جائے اور اگر "یَسْاَلُ" پڑھا جائے تو معنی یہ ہوگا کہ آدمیوں کا بدترین وہ ہے جو اللہ کے نام سے مانگتا ہے اور وہ شخص جس سے اللہ کے نام کے ساتھ مانگا جائے اور وہ نہ دے تو دوسرے معنی میں سائل کی بھی مذمت ہے۔

١٨٨٢ - (٢٤) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلٰى عُثْمَانَ فَاَذِنَ لَهُ وَبِيَدِهٖ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ اِنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ تُوُفِّیَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَاتَرٰى فِيْهِ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَصِلُ فِيْهِ حَقَّ اللّٰهِ فَلَابَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ اَبُوْذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ لَوْاَنَّ لِیْ هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا اُنْفِقُهُ وَيُتَقَبَّلُ مِنِّیْ اَذَرُ خَلْفِیْ مِنْهُ سِتَّ اَوَاقِیَّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ يَا عُثْمَانُ اَسَمِعْتَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ (رواه احمد) (احمد فی المسند ١/ ٦٣)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی تو انہوں نے انہیں اجازت دے دی اور ان کے ہاتھ میں ان کی لاٹھی تھی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اے کعب! تحقیق ❶ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور بہت ❷ مال چھوڑ گئے پس ❸ تم اس کے حق میں کیا کہتے ہو؟ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اگر عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اس میں ❹ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے تھے تو ان پر کوئی ڈر نہیں (یہ سن کر) سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی لاٹھی ❺ اٹھائی اور کعب رضی اللہ عنہ کو ماری' اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: "میں پسند نہیں کرتا ❻ اگر میرے لیے یہ پہاڑ سونے کا ہو کہ اس کو میں خرچ کروں اور قبول کیا جائے مجھ سے اور چھوڑ جاؤں میں اس میں سے چھ اوقیہ" قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ کی اے عثمان! کیا تم نے سنا ہے؟' اس کو تین بار کہا' عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: "ہاں"۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عبدالرحمٰن سے مراد سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں جو مشہور صحابی تھے۔ ❷ قولہ بہت مال الخ ان کے ترکہ کا مال بہت تھا' کل مال کے آٹھویں حصہ کی چوتھائی اسی ہزار دینار تھے۔ (مرقاۃ) ❸ کیا پس تم کہتے ہو الخ یعنی مال کی کثرت اس کے مال کے لئے مضر تھی۔ (مرقاۃ) ❹ قولہ اللہ تعالیٰ کا حق الخ یعنی زکوۃ وغیرہ ❺ پس سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے لاٹھی اٹھائی الخ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فقراء اور زہاد صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے ان کا مذہب یہ تھا کہ اپنے پاس کچھ نہ جمع کیجئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لیے لے لیجیے اس جذبہ میں آ کر سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کو مار بیٹھے۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اگر مال کی زکوۃ ادا کرتا ہو تو جمع کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں اگرچہ بہت مال ہو اور یہی حق ہے۔ ❻ پسند نہیں کرتا الخ یعنی اگر اتنا مال ہو اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کروں اور قبول ہو تو بھی میں پسند نہیں کرتا کہ چھ اوقیہ کے بقدر پیچھے چھوڑ جاؤں۔

١٨٨٣ - (٢٥) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِیِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ

سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز پڑھی' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسْرِعًا فَتَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ اِلٰی بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰی اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهٗ۔ (البخاری حدیث رقم ۱۴۳۰ والنسائی حدیث رقم ۱۳٦۵ واحمد فی المسند ۴/ ۷)

سلام پھیرا پھر جلدی سے کھڑے ہوئے' اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجروں کی طرف متوجہ ہوئے تو لوگ آپ کے جلدی کرنے اور آپ کا گردنیں پھلانگ کر جانے سے گھبرا گئے پھر دیکھا صحابہ نے تعجب کیا آپ کے جلد واپس آنے پر' آپ نے فرمایا: ''میں نے ایک چیز سونے کی یاد کی کہ ہمارے نزدیک تھی پس مکروہ جانا میں نے یہ کہ مجھ ❶ کو روکے تو میں نے اس کو بانٹ دینے کا حکم کیا۔'' (بخاری) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں گھر میں زکوٰۃ میں سے ایک ڈلا سونے کا چھوڑ آیا تھا پس میں نے مکروہ جانا یہ کہ میں رات کو رکھوں اس کو۔''

فوائد الحدیث: ❶ مجھ کو روکے الخ یعنی قرب الٰہی سے اس سے معلوم ہوا کہ مقربین کا اللہ تعالیٰ کے ماسوا کی طرف التفات کرنا مقام قرب سے باز رکھتا ہے۔

۱۸۸۴ - (۲٦) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهٖ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ اَوْ سَبْعَةٌ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْهَا مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ اَوِ السَّبْعَةُ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَهٰذِهٖ عِنْدَهٗ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٦/ ۱۰۴)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے' میرے پاس ان کی بیماری میں چھ یا سات دینار تھے' تو آپ نے مجھے حکم کیا کہ میں ان کو بانٹ دوں' پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے باز رکھا پھر مجھ سے آپ نے پوچھا کہ ان چھ یا سات دیناروں کا کیا کیا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' نہیں بانٹا میں نے' قسم اللہ کی! تحقیق مجھ کو بانٹنے سے آپ کی بیماری نے باز رکھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منگوایا پھر ان کو اپنے ہاتھ میں رکھا اور فرمایا نبی کا گمان کیا ہے اگر اللہ عزوجل سے ملاقات کرے اور یہ ❶ اس کے پاس ہوں۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور دینار اس کے پاس ہوں الخ یعنی ان کا ہونا نبی (علیہ السلام) کے پاس نبوت کے مقام کے منافی ہے۔

۱۸۸۵ - (۲۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰی بِلَالٍ وَّعِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِّنْ تَمْرٍ فَقَالَ: ((مَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور بلال رضی اللہ عنہ کے نزدیک کھجور کا ایک ڈھیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا یَا بِلَالُ؟)) قَالَ: شَیْءٌ اِدَّخَرْتُهٗ لِغَدٍ فَقَالَ: ((اَمَا تَخْشٰی اَنْ تَرٰی لَهٗ غَدًا بُخَارًا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ' اَنْفِقْ بِلَالُ! وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا)) (البیهقی حدیث رقم ۱۳٤٦)

تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے بلال! کیا ہے یہ؟" کہا ایک چیز ہے کہ ذخیرہ کیا میں نے اس کو کل کے لئے' آپ نے فرمایا: "کیا نہیں ڈرتا تو کہ تو دیکھے اس کے لئے کل کو بخار ❶ آگ کا دوزخ میں قیامت کے دن' خرچ کر تو اے بلال اور نہ ڈر رکھ صاحب عرش سے فقر کا۔"

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کل کو الخ یعنی قیامت کے دن' پس یوم القیامت تاکید ہے اس کی' یہ حکم سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کمال مقام حاصل کرنے کے لیے یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو' سال بھر کا اناج عیال کے لئے ورنہ ذخیرہ کرنا جائز ہے' نبی ﷺ اپنی بیویوں کو سال بھر کا اناج دیتے تھے' یہ حدیث صحیح میں ہے۔

۱۸۸٦ - (۲۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ فَمَنْ کَانَ سَخِیًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ یَتْرُکْهُ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَ الشُّحُّ شَجَرَةٌ فِی النَّارِ فَمَنْ کَانَ شَحِیْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ یَتْرُکْهُ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَهُ النَّارَ۔ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

(البیهقی حدیث رقم ۱۰۸۷٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سخاوت بہشت میں ایک درخت ❶ ہے پس جو شخص سخی ہوگا اس میں سے ایک ٹہنی پکڑے گا تو ٹہنی اس کو نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو بہشت ❷ میں داخل کرے گی اور بخیلی دوزخ میں ایک درخت ہے پس جو شخص کہ بخیل ہو اس میں سے ایک ٹہنی کو پکڑے گا تو اس کو وہ ٹہنی نہ چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو دوزخ میں داخل کرے گی۔" (یہ دونوں احادیث بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیں)۔

فوائد الحدیث: ❶ درخت ہے الخ یعنی سخاوت کی صفت بہشت میں ایک درخت کی صورت کے ساتھ متصور ہے' اور یا مراد یہ ہے کہ سخاوت درخت کی مانند ہے اور سخاوت کو درخت کے ساتھ اس لئے مشابہت دی' کہ جیسے درخت ہوتا ہے' ایسے ہی سخاوت بھی ایک بڑی چیز ہے اور اس کی بہت سی اقسام ہیں۔ (مرقاۃ) ❷ اس کو بہشت میں داخل کرے گی الخ یعنی اگرچہ سزا پا کر جائے۔

۱۸۸۷ - (۲۹) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّاهَا (رواه رزین) (البیهقی فی شعب الایمان بلفظ باکروا حدیث رقم ۳۳۵۳)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صدقہ دینے کے ساتھ ❶ جلدی کرو اس لئے کہ صدقہ ❷ دینے سے بلا نہیں بڑھتی"۔ (رزین)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قولہ جلدی کرو الخ یعنی موت سے یا بیماری سے یا دوسرے لوگوں سے پہلے دو۔ (مرقاۃ)

❷ صدقہ سے بلا نہیں بڑھتی یعنی صدقہ دینے سے بلا دفع ہو جاتی ہے' صدقہ رد بلا مشہور ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٨٨٨ - (١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّىْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٤١٠ ومسلم حديث رقم (٦٣ ـ ١٠١٤) والترمذی حديث رقم ٦٦١ والنسائی حديث رقم ٢٥٢٥ وابن ماجه حديث رقم ٢٥٢٥ والدارمی حديث رقم ١٦٧٥ والموطا حديث رقم ١ من كتاب الصدقة واحمد فی المسند ٢/ ٣٣١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حلال مال سے کھجور کے برابر خیرات کرے اور اللہ تعالیٰ حلال ہی کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر پالتا اور بڑھاتا ہے اس خیرات کو خیرات کرنے والے کے لئے' جس طرح کہ پالتا ہے تم میں سے کوئی ایک اپنے بچھیرے کو' یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے (اس خیرات کا ثواب)۔'' ❶

فوائد الحدیث: ❶ پہاڑ کی مانند یعنی حلال مال تھوڑا ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے تو اس کا ثواب بے حساب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام مال سے اگر لاکھوں روپے خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز قبول نہیں کرتا اس کے بالمقابل حلال مال سے ایک روپیہ دینا لاکھ روپے سے بھی زیادہ درجہ رکھتا ہے اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مسلمان کو حلال مال خرچ کرنے کا خیال رکھنا چاہئے' قلیل' کثیر کی طرف توجہ نہ دے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہاتھ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے بلا کیف ہاتھ کی تاویل قدرت سے کرنا غلط ہے' تمام صحابہ کرام' تابعین تبع تابعین اور تمام اسلاف صالحین اس پر بغیر تاویل کے ایمان لاتے رہے ہیں اور یہ امر بحال ہے کہ اس کی تاویل کرنا جائز ہوتی اور آپ بلا بیان دنیا سے تشریف لے جاتے' کیونکہ اصول میں ثابت ہو چکا ہے کہ حکم کو وقت سے مؤخر کر کے بیان کرنا جائز نہیں ہے۔

١٨٨٩ - (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٦٩ ـ ٢٥٨٨) والترمذی حديث رقم ٢٠٢٩ والدارمی حديث رقم ١٦٧٦ والموطا حديث رقم ١٢ من كتاب الصدقة واحمد فی المسند ٢/ ٢٣٥)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور کسی کا قصور معاف ❶ کر دینے سے اللہ تعالیٰ اس بندہ کی عزت بڑھاتا ہے اور نہیں تواضع کرتا کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مگر اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند کرتا ہے۔'' (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ یعنی انتقام اور بدلہ لینے کی طاقت کے باوجود معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت افزائی کر دیتا ہے۔

۱۸۹۰ - (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَشْيَآءِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰی اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔ **(متفق عليه)** (البخاری حدیث رقم ۱۸۹۷ ومسلم حدیث رقم (۸۵۔ ۱۰۲۷) والنسائی حدیث رقم ۲۴۳۹ والدارمی حدیث رقم ۲۴۰۳ والموطا حدیث رقم ۴۹ من کتاب الجهاد واحمد فی المسند ۲/ ۳۶۶)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص چیزوں میں سے کسی چیز کا جوڑا ❶ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو اس کو بہشت کے دروازوں سے بلایا جائے گا اور جنت کے کئی دروازے ہیں، پس جو شخص نماز پڑھنے والوں سے ہو گا تو اس کو نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص جہاد کرنے والوں سے ہو گا تو وہ جہاد کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص صدقہ کرنے والوں سے ہو گا تو وہ صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ داروں سے ہو گا وہ ریان دروازہ سے بلایا جائے گا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پر جو شخص ان دروازوں میں سے کسی دروازہ سے بلایا جائے اس میں کوئی نقصان ❷ تو نہیں، تو کیا بلایا جائے گا کوئی انسان ان تمام دروازوں سے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں میں امید رکھتا ہوں کہ تو (ابوبکر) ان لوگوں میں سے ہو گا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مثلاً دو روپے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیرہ۔ ❷ یعنی جو شخص تمام دروازوں میں سے کسی دروازہ سے بھی جنت میں چلا جائے اس کو کوئی نقصان نہیں ہے، مقصد تو جنت میں جانا ہے خواہ کسی دروازہ سے ہو، باری باری تمام دروازں سے بلائے جانے کی کیا ضرورت ہے؟

۱۸۹۱ - (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ **(رواه مسلم)** (مسلم حدیث رقم ۸۷/ ۱۰۲۸)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''تم میں سے آج کون روزہ دار ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ہوں، پھر آپ نے پوچھا: ''تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں، آپ نے فرمایا: ''تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے، آپ نے فرمایا: ''تم میں سے آج کس نے بیمار کی عیادت کی؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے، آپ نے فرمایا: ''جس شخص میں یہ باتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا۔'' (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۹۲ - (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۶۰۱۷ ومسلم حدیث رقم (۹۰۔ ۱۰۳۰) والدارمی حدیث رقم ۱۶۷۲ واحمد فی المسند ۶/ ۴۳۵)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے مسلمان عورتو! نہ حقیر سمجھے کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کو (ہدیہ یا صدقہ بھیجنے میں) اگرچہ وہ بکری کا کھر ❶ ہی کیوں نہ ہوں۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بکری کا کھر الخ یعنی ہمسائے اور پڑوسیوں کو آپس میں محبت اور الفت کرنی چاہئے اور یہ چیز باہمی تحائف و عطیات دینے سے زیادہ ہوتی ہے' اس سلسلہ میں دینے اور لینے والے کو تھوڑے اور زیادہ کا خیال نہیں رکھنا چاہئے عورتوں کو مخاطب کر کے اس لئے فرمایا کہ ان میں عموماً صبر اور تحمل کم ہوتا ہے بعض اوقات حقیر جان کر چیز کو واپس کر دیتی ہیں' جس سے بجائے محبت کے ناراضگی اور عداوت بڑھ جاتی ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

۱۸۹۳ - (۶) عَنْ جَابِرٍ وَّحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۶۰۲۱ ومسلم حدیث رقم (۵۲۔ ۱۰۰۵) وابوداؤد حدیث رقم ۴۹۴۷ والترمذی حدیث رقم ۱۹۷۰ واحمد فی المسند ۳/ ۳۴۴)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے۔'' (بخاری ومسلم)

۱۸۹۴ - (۷) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۴۴۔ ۲۶۲۶) واحمد فی المسند ۵/ ۲۷۳)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیکی میں سے تو کسی چیز کو حقیر نہ جان اگرچہ (وہ نیکی یہی ہو کہ) تو اپنے بھائی سے خوش چہرہ بنا کر ملاقات کرے۔'' (مسلم)

۱۸۹۵ - (۸) عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْلَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَامُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۶۰۲۲ ومسلم حدیث رقم (۵۵۔ ۱۰۰۸) والنسائی حدیث رقم ۲۵۳۸ والدارمی حدیث رقم ۲۷۴۷ واحمد فی

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' اگر کسی کے پاس (صدقہ میں دینے کیلئے) کچھ نہ ہو؟ تو آپ نے فرمایا: ''اپنے ہاتھوں سے مال کمائے' اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو' یا ایسا نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر مدد کرے' حاجت مند غمگین مال کھو بیٹھے ہوئے کی'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا پس اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: ''نیک کام کرنے کا حکم کرے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المسند ٤/ ٣٩٥)

اگر یہ بھی نہ کر سکے؟'' آپ نے فرمایا: ''پس وہ اپنے آپ کو برائی سے روک رکھے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔'' (بخاری ومسلم)

١٨٩٦ - (٩) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَّيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَآبَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ خَطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٢٩٨٩ ومسلم حدیث رقم (٥٦۔ ١٠٠٩) واحمد فی المسند ٢/ ٣٢٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے بدن میں جتنے جوڑ ہیں ان میں سے ہر ایک پر صدقہ ❶ واجب ہے ہر روز کہ نکلتا ہے اس میں سورج' دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا یہ بھی صدقہ ہے اور مدد کرنا آدمی کی سواری پر سوار ہونے میں یا اس کا سامان لدوانے میں یہ بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے' اور ہر قدم جو اٹھاتا ہے نماز کے لئے یہ بھی صدقہ ہے اور راستہ سے کسی موذی چیز کا دور کرنا بھی صدقہ ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ واجب الخ یعنی ہر روز ہر آدمی کو خیرات کرنا لازم ہے اس لئے کہ ہر روز نئی زندگی اور نئی تازگی نصیب ہوتی ہے' یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے جس کا شکر بجالانا بندوں پر ضروری ہے' پھر یہ شکر اور خیرات مال پر ہی موقوف نہیں ہے جو انسان پر ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا یا تھکے ماندہ کو سواری پر سوار کر دینا اور اس کا سامان وغیرہ لاد دینا' نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہونا راستہ سے تکلیف دینے والی چیزوں کو ہٹا دینا یہ سب کام خیرات اور صدقات میں داخل ہیں ان میں سے جو سامنے آئے اس کو کرے اپنے بدن کی صحت وقوت کی شکر گذاری اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے بجالائے۔

١٨٩٧ - (١٠) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَاللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْعَظْمًا اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُّنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةٍ فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٥٤۔ ١٠٠٧)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پیدا کیا گیا ہے ہر آدمی' بنی آدم سے' تین سو ❶ ساٹھ جوڑوں پر' پس جو شخص اللہ اکبر کہے' اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے (استغفر اللہ) اور دور کرے پتھر کو لوگوں کے راستہ سے یا کانٹے کو یا ہڈی کو یا نیک بات کسی کو بتائے یا بری بات سے روکے' (یہ سب باتیں) تین سو ساٹھ جوڑوں کی گنتی کے برابر ہیں تو وہ شخص اس روز اس طرح چلتا ہے گویا اس نے اپنے کو آگ سے دور رکھا ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۹۸ - (۱۱) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَّ كُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَّ كُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَّاَمْرٍ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةً وَّنَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةً وَّفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَءَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٥٣ـ ١٠٠٦) واحمد في المسند ٥/ ١٦٧)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک ہر تسبیح صدقہ ہے' ہر تکبیر صدقہ ہے' ہر تحمید صدقہ ہے' ہر تہلیل صدقہ ہے' نیک بات کی ہدایت کرنا صدقہ ہے' بری بات سے روکنا صدقہ ہے' اور بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے'' صحابہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی آدمی اپنی شہوت پوری کرتا ہے کیا اس کے لئے اس میں بھی ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے بتلاؤ کہ اگر وہ حرام میں اپنی شہوت کو پورا کرتا ہے تو اس پر گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟ پس اسی طرح جب حلال طریقہ سے شہوت کو پورا کرے گا تو اس کے لئے اس میں ثواب ملے گا۔'' (مسلم)

۱۸۹۹ - (۱۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاٰخَرَ۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٥٦٠٨ ومسلم حديث رقم (٧٤ـ ١٠٢٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین صدقہ ہے بہت زیادہ دودھ دینی والی اونٹنی کو ❶ عاریتاً دینا' اور بہترین صدقہ ہے بہت زیادہ دودھ دینے والی بکری کو عاریتاً دینا جو صبح کو برتن بھر کر دودھ دیتی ہے اور شام کو بھی برتن بھر دیتی ہے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کسی مسکین اور غریب مسلمان نمازی کو دودھ پینے کے لئے عاریتاً بھینس گائے یا بکری دی جائے جب اس کا دودھ ختم ہو جائے تو وہ واپس کر دے یہ ایک بہترین صدقہ ہے اسی لئے نبی ﷺ نے اس کی تعریف فرمائی۔

۱۹۰۰ - (۱۳) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٦٠٠٨ ومسلم حديث رقم (١٢ـ ١٥٥٣) والترمذي حديث رقم ١٣٨٢ والدارمي حديث رقم ٢٦١٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں کوئی مسلمان کہ لگائے کوئی درخت یا بوئے کھیتی' پھر کھائے ❶ اس سے کوئی آدمی یا پرندہ یا چار پائے مگر اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پھر کھائے الخ یعنی کسی سبب سے مسلمان کا مال کھایا جائے اس کو ثواب حاصل ہوتا ہے' اس میں مسلمانوں کو مالی نقصان پر تسلی دی کہ صبر کریں کہ اس سے بہت ثواب ملتا ہے' (مرقاۃ)

۱۹۰۱ - (۱۴) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَّمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ۔ (مسلم حديث رقم (٧ـ ١٥٥٢)

اور مسلم کی ایک روایت میں جو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: ''جو کچھ چوری کیا جائے اس سے وہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے لئے صدقہ ہے۔''

۱۹۰۲ - (۱۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غُفِرَ لِامْرَاَةٍ مُّوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَكِیٍّ یَلْهَثُ كَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَآءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذَالِكَ قِیْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۳۱۸ و مسلم حدیث رقم (۱۵۴۔ ۲۲۴۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بدکار عورت کی اس بنا پر بخشش ❶ کی گئی کہ وہ ایک کتے کے پاس سے گذری کہ جو کھڑا تھا کنویں کے پاس' جو پیاس سے اپنی زبان نکال رہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کر دے تو اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اپنی اوڑھنی میں باندھا پھر اس کے لئے کنویں سے پانی نکالا تو اس عمل کی وجہ سے اس کی بخشش کی گئی'' آپ سے پوچھا گیا کیا جانوروں پر احسان کرنے میں بھی ثواب ❷ ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہر جان دار کے احسان کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے۔'' ❸ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بخشش کی گئی الخ یعنی اس نیک عمل سے اللہ تعالی کی طرف سے اس کو توبہ اور اعمال صالحہ کی توفیق مل گئی' جس کی بناء پر اس کا خاتمہ بالخیر ہوا' اور جنت میں چلی گئی۔ ❷ ثواب ملتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر جانور کے کھلانے پلانے میں ثواب ملتا ہے سوا موذی جانوروں کے جن کے مارنے کا حکم ہے جیسے سانپ بچھو' چیل وغیرہ' ملک پنجاب میں رسم پڑی ہے کہ یک شنبہ کے دن گوشت لے کر چیلوں اور کووں کے آگے ڈالتے ہیں کہ ان کے کھلانے سے بلا رد ہو جاتی ہے احمق لوگ یہ خیال نہیں کرتے کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی میں بلا کیسے رد ہوسکتی ہے؟ بلکہ اس گناہ کی شامت سے بہت بڑی بلا نازل ہونے کا خطرہ ہے۔
❸ اس سے معلوم ہوا کہ ہر جان دار کے احسان میں ثواب ہے' خواہ آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا نہ۔

۱۹۰۳ - (۱۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُذِّبَتْ اِمْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَاْكُلَ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۳۱۸ حدیث و مسلم حدیث رقم ۱۵۱-۲۲۴۲ و ابن ماجه حدیث رقم ۴۲۵۶ و الدارمی حدیث رقم ۲۸۱۴ و احمد فی المسند ۲/ ۵۰۷)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جس کو اس نے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مرگئی وہ نہ تو اس کو کھانے کو دیتی تھی اور نہ اس کو کھولتی تھی' کہ وہ زمین کے جانوروں میں سے کچھ کھا لیتی۔'' (بخاری ومسلم)

۱۹۰۴ - (۱۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٥٢ ومسلم حديث رقم (١٢٧۔ ١٩١٤) وابن ماجه حديث رقم ٣٦٨٢ واحمد فی المسند ٢/ ٣٠٤)

فرمایا: ''ایک شخص ایک درخت کی ٹہنی کے پاس سے گذرا جو راستہ کے درمیان واقع تھی' اس نے کہا اس کو مسلمانوں کے راستہ سے ضرور دور کروں گا تا کہ وہ ان کو تکلیف نہ دے تو وہ ❶ جنت میں داخل کیا گیا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو مزید نیکی کی توفیق عطا کر دی جس کے عوض اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ بدلہ دیا' اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ اور راحت پہنچانا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔

١٩٠٥۔ (١٨) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِى النَّاسَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٢٩۔ ١٩١٤) واحمد فی المسند ٣/ ١٥٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ایک شخص کو جنت میں بڑی عیش و چین سے پھرتا ہوا دیکھا (اس بنا پر کہ) اس نے راستہ پر سے ایک درخت کو کاٹ پھینکا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔'' (مسلم)

١٩٠٦- (١٩) وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اِعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اِتَّقُوا النَّارَ فِيْ بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى (مسلم حديث رقم ١٣١-٢٦١٨ وابن ماجه حديث رقم ٣٦٨١ واحمد فی المسند ٤/ ٤٢٢)

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کہا' اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسی بات بتائیں کہ میں اس سے نفع پاؤں' آپ نے فرمایا: ''مسلمانوں کے راستہ سے موذی چیز کو دور کیا کر۔'' (مسلم) اور عنقریب عدی ❶ بن حاتم کی حدیث ''اتقوا النار'' ان شاء اللہ ہم علامات نبوت کے باب میں بیان کریں گے۔

فوائد الحدیث: ❶ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے مصابیح میں اس حدیث کو یہاں بیان کیا تھا لیکن اس حدیث کا اصل مقام یہ نہ تھا' بلکہ اس کی اصل مناسبت اس باب سے ہے' جس کا حوالہ دیا گیا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

١٩٠٧- (٢٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی)

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو جب میں نے آپ کا چہرہ دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ چہرہ' جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے تو آپ نے سب سے پہلے ❶ جو بات فرمائی یہ تھی: ''اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ ❷ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ' رشتہ داروں سے (حسن) سلوک کرو اور رات میں نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الترمذی حدیث رقم ۲۴۸۵ وابن ماجه حدیث رقم ۱۳۳٤ والدارمی حدیث رقم ۱٤٦۰ واحمد فی المسند ٥/ ٤٥١)

پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں' تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔" (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مدینہ منورہ پہنچ کر سب سے پہلے لوگوں سے جو آپ نے بات کی تھی وہ یہ تھی جس کا بیان عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کیا۔ ❷ یعنی سلام پکار کر کہو اس طرح کہ جس سے سلام کہو وہ سن لے اور ہر ایک سے سلام کہو خواہ واقف ہو یا ناواقف مگر بے دین مثلاً مرزائی وغیرہ کو سلام نہیں کہنا چاہئے۔

۱۹۰۸ - (۲۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رواه الترمذی وابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ۱۸٥٥ وابن ماجه حدیث رقم ۱۳۹٤)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عبادت ❶ کرو تم رحمٰن کی اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور آپس میں بہت سلام کہو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو گے۔" (ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرآن مجید میں جہاں کہیں "اعبدوا" آیا ہے' اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانو' شرک سے بچو' اسی کا نام توحید ہے' توحید یہ نہیں ہے کہ زبان سے کلمہ توحید پڑھ لیا لیکن مشکلات کے موقع انبیاء علیہم السلام' اولیاء رحمہم اللہ اور پیروں کو پکاریں اور ان کی نذریں مانے' یہ تو عین شرک ہے' توحید یہ ہے کہ اپنے دل کو اس طرح پاک اور صاف کرے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی مخلوق اس کے دل پر اثر انداز نہ ہو سکے نفع اور نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ کو سمجھے اور اس کائنات کے اندر کسی مخلوق کو کوئی اختیار نہیں ہے۔

۱۹۰۹ - (۲۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٦٦٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیشک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے' اور بری موت کو دور کرتا ہے۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۹۱۰ - (۲۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۱۹۷۰ واحمد فی المسند ۳/ ۳٤٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر نیکی صدقہ ہے اور بیشک یہ بات بھی نیکی میں سے ہے کہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی سے کشادہ چہرہ سے اور پانی پلائے تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں۔" (احمد' ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٩١١ - (٢٤) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْهِ اَخِیْكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْیُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِیَّ الْبَصَرَ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

(الترمذی حدیث رقم ١٩٥٦)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا صدقہ ہے' تیرا نیک بات کہنا صدقہ ہے' تیرا بری بات سے روکنا صدقہ ہے' بتادینا بے نشان زمین میں کسی کو راستہ تیرا صدقہ ہے' اندھے کی یا جس کو کم دکھائی دیتا ہو مدد کرنا ❶ تیرا صدقہ ہے' کانٹے کا دور کرنا راستہ سے تیرا صدقہ ہے اور اپنے بھائی کے ڈول میں پانی بھر دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہاتھ پکڑ کر سیدھے راستہ پر لگانا یا منزل مقصود تک پہنچانا۔

١٩١٢ - (٢٥) وَعَنْ سَعْدِبْنِ عُبَادَةَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍمَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَآءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔ (رواه ابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ١٦٧٩ والنسائی حدیث رقم ٣٦٦٤ وابن ماجه حدیث رقم ٣٦٨٤)

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! سعد رضی اللہ عنہ کی ماں فوت ہوگئی ہے' پس کون سا صدقہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پانی“ ❶ پس کھودا سعد نے کنواں اور کہا یہ سعد کی ماں کی طرف سے (صدقہ) ہے۔“ (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہاں پانی کی لوگوں کو اشد ضرورت ہوگی اس لئے اس کو مناسب حال کے افضل صدقہ قرار دیا۔

١٩١٣ - (٢٦) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰی عُرْیٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰی مُسْلِمًا عَلٰی ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ (رواه ابوداؤد والترمذی)

(ابوداؤد فی السنن ٢/ ٣١٤ حدیث رقم ١٦٨٢ والترمذی فی السنن ٤/ ٥٤٦ حدیث رقم ٢٤٤٩ واحمد فی المسند ٣/ ١٣)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز حلہ پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اس کو اللہ تعالیٰ جنت کے پھلوں سے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پلائے تو اس کو اللہ تعالیٰ مہر کی ہوئی شراب سے پانی پلائے گا۔“ (ابوداؤد و ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٩١٤ - (٢٧) وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْاٰيَةَ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ٦٥٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٨٩ والدارمی حدیث رقم ١٦٣٧)

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک زکوۃ کے علاوہ بھی مال میں حق ہے' پھر پڑھی آپ نے یہ آیت لَيْسَ الْبِرَّ یعنی نیکی یہی نہیں ہے کہ پھیرو تم اپنے چہروں کو مشرق اور مغرب کی طرف آخر آیت تک۔'' (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٩١٥ - (٢٨) وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَآءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَاالشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَايَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ (رواه ابو داوٗد) (ابوداوٗد حدیث رقم ٣٤٧٦ واحمد فی المسند ٣/ ٤٨٠ والدارمی حدیث رقم ٢٦١٣)

بہیسہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں' ان کے باپ نے کہا اے اللہ کے رسول! کون سی چیز ہے جس سے منع کرنا جائز نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پانی'' ❶ پھر پوچھا (اس کے علاوہ) کون سی چیز ہے جس کا انکار منع ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نمک'' پھر پوچھا اور کون سی چیز ہے جس سے انکار کرنا منع ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے لئے بھلائی کرنا تیرے لئے بہتر ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پانی الخ یعنی جو پانی اور نمک وغیرہ ضرورت سے زیادہ ہو۔

١٩١٦ - (٢٩) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَّيْتَةً فَلَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ (رواه النسائی والدارمی) (ابوداوٗد حدیث رقم ٣٠٧٤ والترمذی حدیث رقم ١٣٧٩ والدارمی حدیث رقم ٢٦٠٧ والموطا حدیث رقم ٢٧ من كتاب الاقضية)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے بنجر زمین کو آباد کیا تو اس کے لئے اس میں ثواب ہے اور جو کچھ کھا جائیں اس کے کھیت میں سے جانور یا آدمی تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔'' (نسائی' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی بعض سندیں صحیح ہیں۔

١٩١٧ - (٣٠) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْوَرِقٍ اَوْهَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ - (رواه الترمذى) (الترمذی حدیث رقم ۱۹۵۷ واحمد فی المسند ٤/ ٢٨٥)

"جو شخص کسی کو دودھ پینے کے لئے دودھ کا جانور دے یا روپیہ قرض دے یا راہ بتلائے تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۱۹۱۸ - (۳۱) وَعَنْ اَبِیْ جُرَیِّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا يَّصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْيِهٖ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِیْ اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْفَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اِعْهَدْ اِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَاِنِ امْرُءٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ) وَرَوَى التِّرْمَذِیُّ مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِیْ رِوَايَةٍ فَيَكُوْنُ لَكَ

سیدنا ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ میں آیا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے پر چلتے ہیں' جو کچھ وہ کہتا تھا لوگ اس پر عمل کرتے تھے' میں نے کہا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' ابو جری نے کہا میں نے آپ کو "علیک السلام یا رسول اللہ" کہا میں نے یہ الفاظ دو مرتبہ کہے تو آپ نے فرمایا: "علیک السلام" نہ کہہ کیونکہ "علیک السلام" کہنا میت کے لئے دعا ہے بلکہ "السلام علیک" کہہ' میں نے کہا کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا: "میں اللہ کا رسول ہوں کہ جب تجھ کو کوئی تکلیف پہنچے اور تو اس کو پکارے تو وہ دور کر دے گا تیری تکلیف کو اور اگر قحط سالی میں تو مبتلا ہو اور پکارے تو اس کو' تو پیدا کر دے گا تیرے لئے غلہ اور جب تو کسی ایسی زمین میں ہو جو پانی سے خالی ہو' یا کسی ایسے جنگل میں آبادی سے دور ہو اور تیری سواری گم ہو جائے اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تیرے لئے تیری سواری کو واپس لوٹا دے گا" جابر نے کہا میں نے یہ سن کر کہا مجھے کچھ نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا: "کسی کو گالی نہ دے" جابر نے کہا کہ اس کے بعد میں نے کسی آزاد کو گالی دی' نہ کسی غلام کو اور نہ کسی اونٹ اور نہ کسی بکری کو گالی دی' آپ نے فرمایا: "نیکی کی کسی بات کو حقیر نہ سمجھ' اور جب تو اپنے بھائی سے بات کرے تو اپنے چہرہ کو خوش بنا کر بات کر' بیشک یہ تیرے لئے نیکی ہے' اور اپنی چادر کو اونچا کر نصف پنڈلی تک' اگر تو اتنا اونچا پسند نہ کرے تو ٹخنوں تک اور بچا تو خود کو چادر لٹکانے سے اس لئے کہ ازار کا لٹکانا تکبر ❶ ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ تکبر کو دوست نہیں رکھتا اور اگر کوئی شخص تجھے گالی دے اور تجھ میں عار دلائے اس عیب کے ساتھ جو تجھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَجْرٌ ذَالِكَ وَوَبَالُهُ عَلَيْهِ۔ (ابو داؤد حديث رقم ٤٠٨٤ والترمذی حديث رقم ٢٧٢٢ واحمد فی المسند ٥/ ٦٣)

میں جانتا ہے پس نہ عار دلا تو اس کو اس عیب کی جو تو اس میں جانتا ہے اس لئے کہ اس کا گناہ اسی پر ہو گا (ابوداؤد) اور ترمذی نے اس حدیث میں سے روایت کی حدیث سلام کی اور ایک روایت میں یہ ہے: ''تیرے لئے اس کا ثواب ہو گا اور ہو گا وبال اس کا اس پر۔''

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تکبر سے ہے الخ یعنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا حرام ہے کیونکہ اس میں اسراف ہے اور اس میں بڑی وعید آئی ہے ایک روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار لٹکانے والے کو نماز اور وضو دونوں کے دوبارہ کرنے کا حکم دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازار نصف پنڈلی تک ہوتی' یہی افضل ہے اور ٹخنوں تک رخصت ہے اور اس سے نیچے حرام ہے۔

١٩١٩ - (٣٢) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَابَقِيَ اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرُ كَتِفِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَصَحَّحَهُ) (الترمذی حديث رقم ٢٤٧٠ واحمد فی المسند ٦/ ٥٠)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس میں سے کیا باقی رہا؟'' ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس میں باقی نہیں رہا مگر شانہ آپ نے فرمایا: ''باقی رہی ہے سب ❶ سوائے شانہ کے۔'' (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ باقی رہی ہے سب سوائے شانہ کے الخ یعنی باقی وہی ہے جو لوگوں کو ثواب کی نیت سے دی گئی اور جو کچھ گھر میں رہا یہ فانی ہے اس میں آیہ کریمہ کی طرف اشارہ ہے ماعند کم ینفد و ما عندالله باق۔

١٩٢٠ - (٣٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰهِ مَادَامَ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی حديث رقم ٢٤٨٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: ''نہیں کوئی مسلمان کہ مسلمان کو کپڑا پہنائے مگر ❶ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت میں جب تک کہ اس پر اس کپڑے میں سے ایک ٹکڑا بھی ہو۔'' (احمد و ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت میں ہوتا ہے الخ یہ فائدہ تو دنیا میں ہے اور آخرت میں بے شمار ثواب ہے۔

١٩٢١ - (٣٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُّحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے آپ نے فرمایا: ''تین شخص ہیں کہ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے' ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو رات میں قرآن ❶ کی تلاوت کرتا ہے' دوسرا وہ شخص کہ نفلی صدقہ دے اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح کہ چھپائے اس کو راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَحَدُ رُوَاتِهِ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۵۶۷ والنسائی ۵/ ۸٤ حدیث رقم ۲۵۷۰)

فرمایا اپنے بائیں ہاتھ سے ❷ اور تیسرا وہ شخص ہے جو کہ لشکر میں شامل ہو اس کے ساتھیوں نے شکست پائی اور وہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا۔'' (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس کا ایک روایت کرنے والا ابوبکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطیاں کرتا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قرآن کی تلاوت کرتا ہے الخ یعنی نماز میں یا غیر نماز میں اور اول ظاہر ہے۔

❷ اس کو بائیں ہاتھ سے چھپائے الخ اس سے چھپانے میں مبالغہ مراد ہے یا معنی یہ ہیں دائیں طرف والے کو دے تو بائیں طرف والے کو خبر نہ ہو غرض کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رضامندی کے لئے دینے کا بڑا ثواب ہے۔

۱۹۲۲ - (۳۵) وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ثَلَاثَةٌ يُّحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُّبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَّا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِىْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِىْ وَيَتْلُوْا اٰيَاتِىْ وَرَجُلٌ كَانَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَلَقِىَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْيُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِىْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِىُّ الظَّلُوْمُ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ) (الترمذی حدیث رقم ۲۵٦۸ والنسائی حدیث رقم ۲۵۷۰ واحمد فی المسند ۵/ ۱۵۳)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین شخص (ایسے) ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور تین شخص (ایسے) ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے' پس وہ اشخاص کہ جن کو اللہ دوست رکھتا ہے یہ ہیں' ایک تو وہ ہے جس نے ایسے شخص کو صدقہ دیا جو اپنی قوم کے پاس مانگنے گیا تھا اس نے ان سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کیا تھا اور رشتہ داری کے نام پر نہیں مانگا تھا' تو قوم نے اس کو دینے سے انکار کر دیا' ایک شخص نے اپنی قوم کو اپنے پیچھے چھوڑا اور اس نے اس کو چپکے سے دیا' اس کے دینے کا اللہ تعالیٰ کو اور وہ شخص کہ جس نے اس کو دیا کسی کو علم نہ تھا اور دوسرا وہ شخص جو قوم کے ساتھ ساری رات چلے یہاں تک کہ جب نیند بہت ہی پیاری ہو ہر چیز سے جو اس کے برابر ہے تو قوم سو رہی اور وہ شخص کھڑا ہو کر میرے روبرو گڑگڑاتا ہے اور میری آیات پڑھتا ہے۔ اور تیسرا وہ شخص کہ لشکر میں تھا' دشمن سے مقابلہ ہوا تو شکست ہوئی اور یہ شخص برابر دشمن کے سامنے سینہ سپر رہا یہاں تک کہ مارا گیا یا اس نے فتح پائی اور وہ تین شخص کہ جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے' ایک تو بوڑھا ہو کر زنا کرے اور دوسرا فقیر تکبر کرنے والا اور تیسرا دولت مند ظلم کرنے والا۔'' (ترمذی' نسائی ❶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ اور نسائی نے یہ عبارت و ثلثة يبغضهم ذکر نہیں کی الخ یعنی نسائی نے ان تین آدمیوں کا ذکر نہیں کیا جن کو اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے فقط اللہ کے محبوب بندوں کا ذکر کیا ہے۔

۱۹۲۳ - (۳۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ اَلْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمْ اَلنَّارُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ اَلْمَآءُ فَقَالُوْا يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمْ اَلرِّيْحُ فَقَالُوْا يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمْ اِبْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذٍ اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ - (الترمذی حدیث رقم ۳۳۶۹ واحمد فی المسند ۵/ ۱۵۱)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ نے زمین پیدا کی تو وہ ہلنے لگی، پھر پہاڑ پیدا کئے اور پہاڑوں کو زمین پر ٹھہرایا، تو زمین ٹھہر گئی اور فرشتوں نے پہاڑ کی سختی سے تعجب کیا تو فرشتوں نے کہا، اے ہمارے رب کیا تیری مخلوقات سے کوئی چیز سخت تر پہاڑوں سے ہے؟ فرمایا: ہاں لوہا ❶ ہے، فرشتوں نے عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! کیا تیری مخلوقات سے کوئی چیز لوہے سے سخت تر ہے؟ فرمایا: ”ہاں آگ“ ❷ تو فرشتوں نے عرض کیا، اے ہمارے رب! کیا تیری مخلوقات میں سے آگ سے کوئی سخت تر چیز ہے؟ فرمایا: ”ہاں ❸ پانی“ فرشتوں نے عرض کیا، اے ہمارے پروردگار! کیا ہے تیری مخلوقات میں سے پانی سے سخت تر کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں ہوا، ❹ پھر فرشتوں نے عرض کیا، اے ہمارے رب! کیا ہے تیری مخلوقات میں سے ہوا سے سخت تر کوئی چیز؟ فرمایا: ہاں ❺ صدقہ دینا آدم کے بیٹے کا دائیں ہاتھ سے اس طرح کہ چھپاتا ہے اس کو اپنے بائیں ہاتھ سے۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث ”صدقہ گناہوں کو بجھاتا ہے“ کتاب الایمان میں ذکر کی گئی۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہاں لوہا یعنی وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہے۔ ❷ فرمایا ہاں آگ یعنی وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہے۔ ❸ فرمایا ہاں پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہے آگ کو بھی۔ ❹ ہوا یعنی وہ پانی کو خشک کر دیتی ہے۔ ❺ ہاں صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہ سب سے زیادہ سخت اس لئے ہے کہ اس میں نفس کی مخالفت ہے اور طبیعت پر جبر کرتا ہے اور شیطان کو دفع کرتا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۱۹۲۴ - (۳۷) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَامِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّنْفِقُ مِنْ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ اپنے ہر مال سے خرچ کرے اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَاعِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَالِكَ قَالَ اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَيْنِ)) (رواہ النسائی) (النسائی حدیث رقم ٣١٨٥ والدارمی حدیث رقم ٢٤٠٣ واحمد فی المسند ٥/ ١٥١)

کی راہ میں دو دو چیزیں مگر اس کا استقبال کریں گے بہشت کے دربان' سارے پکاریں گے اس کو اس چیز کی طرف کہ ان کے نزدیک ہے'' میں (ابوذر) نے کہا یہ خرچ کرنا کس طرح سے ہے؟ فرمایا: ''اگر اونٹ ہوں پس دو اونٹ دے' اگر گائیں ہوں تو دو گائیں دے۔'' (نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٩٢٥ - (٣٨) وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ)) (رواہ احمد) (احمد فی المسند ٤/ ١٤٧)

مرثد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے حدیث بیان کی انہوں رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''تحقیق ❶ مومن کا سایہ قیامت کے دن اس کا صدقہ ہوگا۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مومن کا سایہ قیامت کے دن اس کا صدقہ ہوگا الخ یعنی جیسے چھتری دھوپ سے بچاتی ہے ویسے ہی صدقہ قیامت کے دن آرام اور راحت کا سبب ہوگا۔ اللھم اجرنا من النار

١٩٢٦ - (٣٩) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَسَنَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَا كَذَالِكَ۔ (رواہ رزین) (الطبرانی فی الکبیر ذکرہ فی کنز العمال حدیث رقم ٤٤٢٥٩)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے کنبہ پر خرچ کرنے میں کشادگی کرے عاشورہ کے دن تو اللہ تعالیٰ اس پر کشادگی کرے گا' اس کے باقی سال میں'' سفیان ثوری نے کہا تحقیق ہم نے تجربہ کیا ہے اس کا پس ہم نے اسے اسی طرح پایا۔ (رزین)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

١٩٢٧ - (٤٠) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ ضَعَّفَهُ۔ (البیہقی حدیث رقم ٣٧٩٥)

اور بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا ابن مسعود' سیدنا ابو ہریرہ' سیدنا ابوسعید' سیدنا جابر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے اور بیہقی نے اسے ضعیف کہا ہے۔

١٩٢٨ - (٤١) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ ((اَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيْدُ۔)) (رواہ احمد) (احمد

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھ کو خبر دو کہ صدقہ کا ثواب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''چند ❶ در چند ہے اور اللہ تعالیٰ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی المسند ٥/ ١٧٨) نزدیک زیادہ بھی ہے۔" (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ چند در چند ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بھی ہے الخ اس میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف اشارہ ہے (ان کی مثال جو اپنے اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں جیسے ایک دانہ جس سے سات بالیاں اگیں اور ہر بالی میں سو سو دانہ ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے زیادہ کرتا ہے۔)

بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

باب بہترین صدقہ کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٩٢٩ - (١) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ وَ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔)) (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَکِیْمٍ وَحْدَهُ) (البخاری حدیث رقم ١٤٢٦ ومسلم حدیث رقم (٩٥۔ ١٠٣٤) وابوداؤد حدیث رقم ١٦٧٦ والنسائی حدیث رقم ٢٥٤٢ واحمد فی المسند ٢/ ٤٠٢)

سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بہترین ❶ صدقہ وہ ہے کہ جو بے پروائی سے ہو اور اس شخص کے ساتھ شروع ہو کہ تجھ پر اس کا نفقہ لازم ہو۔" (بخاری) اور مسلم نے صرف حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قرض دار یا محتاج کو خیرات کرنا ضروری نہیں اس کو واجب ہے کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے کہ ان کا حق فقیروں کے حق پر مقدم ہے، خیرات کرنا تو مال دار کو چاہئے جس کا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو۔

١٩٣٠ - (٢) عَنْ اَبِی مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی اَهْلِهٖ وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا کَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٣٥١ ومسلم حدیث رقم (٣٥۔ ١٠٣٤) والنسائی حدیث رقم ٢٥٤٥ والدارمی حدیث رقم ٣٦٦٤ واحمد فی المسند ٥/ ٢٧٣)

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس وقت کہ مسلمان کچھ خرچ کرتا ہے کچھ خرچ اپنے اہل پر اور اس میں ثواب کی توقع رکھتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔" (بخاری و مسلم)

١٩٣١ - (٣) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ وَّدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک دینار ہے کہ اس کو تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور ایک دینار ہے کہ اس کو تو غلام آزاد کرنے میں خرچ کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا اَلَّذِیْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِكَ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۳۹۔ ۹۹۵) واحمد فی المسند ۲/ ۴۷۶)

اور ایک دینار ہے کہ تو مسکین کو صدقہ دے اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اس کو اپنے اہل پر❶ ان (تمام) دیناروں میں سے ثواب کے لحاظ سے وہ دینار سب سے بڑا ہے کہ جو تو نے اپنے اہل پر خرچ کیا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل وعیال کا خرچ اس لیے افضل ہوا ہے کہ یہ فرض عین ہے فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوتا ہے اپنے اہل وعیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہے لیکن اگر اس کو اللہ تعالیٰ کا حکم جان کر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ ثواب پائے گا۔

۱۹۳۲ - (۴) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی عِیَالِهٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی دَآبَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۳۸۔ ۹۹۴ واحمد فی المسند ۵/ ۲۷۷)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین ❶ دینار کہ خرچ کرے اس کو آدمی وہ دینار ہے کہ خرچ کرے اس کو اپنے عیال پر اور وہ دینار ہے کہ اس کو اپنے جانور پر خرچ کرے کہ اس کو جہاد کے لئے پالا ہوا اور وہ دینار ہے کہ اس کو خرچ کرے اپنے ساتھیوں پر اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہوں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بیوی بچوں پر مال خرچ کرنا اس لیے افضل ہے کہ فرض ہے اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اس لیے بہتر ہوا کہ مملوک ہے خصوصا راہِ اللہ میں زیادہ پرورش کے لائق ہے اور غازیوں پر صرف کرنا دین کی امداد ہے اور احسان ہے معلوم ہوا کہ فقیروں کے دینے سے اپنی بیوی اور لڑکوں کا دینا مقدم اور افضل ہے اس لیے کہ فرض ہے اور خیرات کرنا نفل ہے اور فرض نفل سے افضل ہے۔

۱۹۳۳ - (۵) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلِیَ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِیَّ فَقَالَ ((اَنْفِقِیْ عَلَیْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْهِمْ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۶۷ ومسلم حدیث رقم (۴۷۔ ۱۰۰۱) واحمد فی المسند ۳/ ۵۰۳)

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا میرے لئے ثواب ہے خرچ کرنے میں ابو سلمہ ❶ کے بیٹوں پر سوائے اس کے نہیں کہ وہ میرے بیٹے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ان پر خرچ کر' پس تیرے لئے اس چیز کا ثواب ہے کہ تو ان پر خرچ کرے گی۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے اخ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند تھے ان سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کئی بچے ہوئے عمر' زینب اور درہ جب سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی ﷺ سے ہوا پس ان بچوں کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کچھ دیا کرتی تھیں کہ مجھے تو اس کے بارہ میں پوچھا ان کے دینے میں مجھے کچھ ثواب بھی ہے یا نہیں' نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث کے طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدقہ تطوع تھا اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزوں اور قریبیوں کو دینا افضل ہے بہ نسبت فقیروں کے جب کہ عزیز محتاج ہوں۔

۱۹۳۴ - (۶) عَنْ زَیْنَبَ اِمْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا سے روایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ)) قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهٖ فَاسْئَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذَالِكَ يُجْزِئُ عَنِّىْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِىْ عَبْدُاللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتِىْ حَاجَتُهَا فَقَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهٗ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِىْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَّحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ هُمَا)) قَالَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَىُّ الزَّيَانِبِ)) قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ۔)) (متفق علیه واللفظ لمسلم) (البخاری حدیث رقم ۱٤٦٦ ومسلم حدیث رقم ٤٧-۱۰۰۰ والنسائی حدیث رقم ۲۵۸۳ وابن ماجه حدیث رقم ۱۸۳٤ والدارمی حدیث رقم ۱٦۵٤ واحمد فی المسند ٦/ ٣٦٣)

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صدقہ کرو اے عورتوں کی جماعت! اگر چہ تمہارے زیور سے ہو" سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا' پس ❶ میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی اور میں نے ان سے کہا آپ ایک مفلس ❷ آدمی ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے ہم کو صدقہ دینے کا حکم دیا ہے' آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر پوچھیں ❸ اگر میں آپ پر خرچ کروں ❹ یہ کافی ❺ ہوگا یا نہیں؟ اگر نا کافی ہو تو میں دوسروں کو صدقہ دوں۔ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر مجھ سے کہا بلکہ آپ کے پاس تم ہی جاؤ' سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا پس میں آپ کے پاس گئی تو دیکھا کہ ایک انصاری عورت رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر بیٹھی ہے اس کی حاجت بھی میری حاجت کے مانند ❻ تھی زینب رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ میں بہت ہی ہیبت ❼ تھی زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اچانک ہمارے پاس بلال رضی اللہ عنہ آئے ہم نے کہا' جاؤ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ان کو خبر دو کہ دو عورتیں دروازہ پر بیٹھی ہیں اور آپ سے یہ پوچھتی ہیں کہ اگر وہ اپنے خاوندوں اور ان یتیم بچوں کو جوان کی پرورش میں ہیں صدقہ دیں تو کیا یہ کافی ہوگا اور آپ کو یہ نہ بتلانا کہ ہم کون ہیں؟ بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے' تو آپ سے (وہ مسئلہ) پوچھا' بلال رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا: "وہ دونوں کون ہیں؟" بلال رضی اللہ عنہ نے کہا' انصار میں سے ایک عورت ہے اور ایک زینب ہے تو رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: "کون سی زینب؟" کہا عبداللہ کی عورت' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ان کے لئے دوہرا ثواب ہے' ایک قرابت ❽ کا ثواب اور دوسرا ثواب ❾ صدقہ دینے کا۔" (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی ﷺ کی مجلس سے۔ ❷ آپ ایک مفلس آدمی ہیں الخ یعنی آپ مفلس اور تنگ دست آدمی ہیں۔ ❸ اور ان سے پوچھئے الخ یعنی یہ کہ مجھے آپ پر اور آپ کی اولاد پر صدقہ کرنا کفایت کرتا ہے یا نہیں۔ ❹ خرچ کروں الخ یعنی آپ پر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی اولاد پر۔ ❺ کافی ہوگا یعنی تو پھر آپ پر خیرات کروں۔ ❻ میری حاجت اس کی حاجت کی مانند تھی الخ یعنی اس کا کام بھی یہی تھا جو میرا تھا۔ ❼ ان پر ہیبت ڈالی گئی یعنی نبی ﷺ کا لوگوں پر رعب تھا۔ ❽ قرابت کا ایک سوال الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر زکوٰۃ اپنے مفلس رشتہ دار کو دے یا بیوی خاوند کو دے تو اور بھی زیادہ ثواب ہے اور زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ بیوی زکوٰۃ کا روپیہ اپنے خاوند کو نہیں دے سکتی ان کا یہ قول غلط ہے اور پہلی بات صحیح ہے۔ ❾ تو بہت بڑا ثواب ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برادر پروری کا ثواب آزاد کرنے والے سے زیادہ تر ہے۔

١٩٣٥ - (٧) عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمُ لِاَجْرِكِ۔)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٢٥٩٢ ومسلم حديث رقم (٤٤۔ ٩٩٩) وابوداوٗد حديث رقم ١٦٨٩)

سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک لونڈی آزاد کی' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے روبرو اس کا ذکر کیا' تو آپ نے فرمایا: ''اگر تو اس کو اپنے ماموؤں کو دیتی تو تجھے بہت بڑا ثواب ہوتا۔'' (بخاری و مسلم)

١٩٣٦ - (٨) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ ((اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔)) (رواه بخاری) (البخاری حديث رقم ٢٥٩٥ واحمد فی المسند ٦/ ١٧٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! تحقیق میرے دو ہمسائے ہیں تو میں ان میں سے کس کو تحفہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی طرف کہ جس کا دروازہ تجھ سے بہت نزدیک ہو۔'' (بخاری)

١٩٣٧ - (٩) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَآءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ۔)) (مسلم) (مسلم حديث رقم (١٤٢۔ ٢٦٢٥) والدارمی حديث رقم ٢٠٧٩)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت پکائے تو شوربہ (والا سالن) تو اس میں پانی زیادہ ڈال لیا کر اور اپنے ہمسایوں کا خیال کر۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث اور ابوذر رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں ہمسائے کے حق کی نہایت تاکید ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

١٩٣٨ - (١٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ ((جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔)) (رواه ابو داوٗد) (ابوداوٗد حديث رقم ١٦٧٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا' کہ اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کم مال والے کے لئے ❶ بہت کوشش کرنا اور پہلے اس کو دینا جس کا تجھ پر نفقہ لازم ہے۔'' (ابوداوٗد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کم مال والے کے لیے بہت کوشش کرنا الخ یعنی افضل صدقہ وہ ہے کہ آدمی مشقت کر کے کچھ حاصل کرے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسب طاقت اس میں سے خرچ کرے۔

١٩٣٩ - (١١) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ))۔ (رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ٦٥٨ والنسائی حدیث رقم ٢٥٨٢ وابن ماجه حدیث رقم ١٨٤٤ والدارمی حدیث رقم ١٦٨٠ واحمد فی المسند ٥/ ٢١٥)

سیدنا سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسکین کو صدقہ دینا ایک صدقہ ہے اور قرابتی کو صدقہ ❶ دینا دوہرا ثواب رکھتا ہے' ایک صدقہ کا اور دوسرا رشتہ دار سے سلوک کرنے کا۔'' (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دوہرا ثواب ہے الخ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صدقہ عزیز واقربا کو دینا بہ نسبت غیروں کے جب کہ عزیز محتاج ہوں افضل ہے۔

١٩٤٠ - (١٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ قَالَ ((اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ)) قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرَ قَالَ ((اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ)) قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ ((اَنْفِقْهُ عَلٰى اَهْلِكَ)) قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ ((اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ)) قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ ((اَنْتَ اَعْلَمُ)) (رواه ابو داؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ١٦٩١ والنسائی حدیث رقم ٢٥٣٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا' اس نے کہا' میرے پاس ایک دینار ہے' آپ نے فرمایا: ''اس کو اپنی ذات پر خرچ کر'' اس نے کہا' میرے پاس ایک اور دینار ہے' آپ نے فرمایا: ''اس کو اپنی اولاد پر خرچ کر'' اس نے کہا' میرے پاس ایک اور دینار ہے' آپ نے فرمایا: ''اس کو اپنے اہل پر خرچ کر'' اس نے کہا میرے پاس ایک اور دینار ہے' آپ نے فرمایا: ''اس کو اپنے خادم پر خرچ کر'' اس نے کہا میرے پاس ایک اور دینار ہے' آپ نے فرمایا: ''تو تو زیادہ جانتا ہے۔'' ❶ (ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تو زیادہ جانتا ہے الخ یعنی اب جس کو تو مستحق جانے اس کو دے۔

١٩٤١ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهٗ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تم کو بہترین آدمی کے بارہ میں نہ بتاؤں وہ شخص کہ ❶ جس نے پکڑی ہوئی ہے اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں' کیا نہ خبر دوں اس شخص کے بارہ میں کہ جو مرتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُّسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ)) (رواه الترمذی والنسائی والدرامی) (الترمذی حدیث رقم ١٦٥٢ والنسائی حدیث رقم ٢٥٦٩ والدارمی حدیث رقم ٢٣٩٥ والموطا حدیث رقم ٤ من کتاب الجهاد)

میں مذکورہ شخص کے قریب ہو وہ شخص کہ جس نے اپنی چند بکریوں میں گوشہ ❷ پکڑا ہے ان میں اللہ کا حق ادا کرتا ہے' کیا نہ بتاؤں میں تم کو بدترین آدمیوں میں سے وہ شخص ہے کہ جو سوال کیا جاتا ہے اللہ کی قسم کے ساتھ اور وہ اس کو نہیں دیتا۔" (ترمذی' نسائی' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے اللہ کی راہ میں الخ یعنی سوار ہو کر جنگ کرنے کا منتظر کافروں کے ساتھ ہے۔ ❷ گوشہ پکڑا ہے الخ یعنی جنگل میں الگ ہو کر جار ہا لوگوں سے بکریوں سے اپنی گزر اوقات کرتا ہے اور ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور غرض یہ ہے کہ اچھے لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کیونکہ یہ سب لوگوں سے افضل نہیں ہے اسی طرح بدترین آدمیوں سے بھی یہی مراد ہے کہ بروں میں سے ایک یہ بھی ہے۔

١٩٤٢ - (١٤) وَعَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْرَقٍ۔)) (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ مَعْنَاهُ۔) (ابوداؤد حدیث رقم ١٦٦٧ والترمذی حدیث رقم ٦٦٥ والنسائی حدیث رقم ٢٥٦٥ والموطا حدیث رقم من کتاب صفة النبی ﷺ واحمد فی المسند ٦/ ٤٣٥)

سیدہ ام بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مانگنے والے کو دو اگر چہ ❶ جلا ہوا کھر ہو۔" (مالک' نسائی اور نقل کئے ترمذی اور ابوداؤد نے معنی اس کے۔)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر چہ جلے ہوئے کھر کے ساتھ ہو الخ یہ اس بات میں مبالغہ ہے کہ سائل کو بغیر کچھ دیے خالی ہاتھ نہ لوٹائے' بلکہ کچھ نہ کچھ ضرور دے' اس کلام سے حقیقت مراد نہیں ہے اس لئے کہ جلا ہوا کھر انتفاع کے قابل نہیں ہے۔

١٩٤٣ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ۔)) (رواه احمد وابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ١٦٧٢ والنسائی حدیث رقم ٢٥٦٧ واحمد فی المسند ٢/ ٦٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ❶ پناہ مانگے اللہ کے ساتھ تو اس کو پناہ دو' جو کوئی اللہ کے نام کے ساتھ مانگے تو اس کو دو اور جو شخص کہ تم کو بلائے تو اس کا بلانا قبول کرو اور جو شخص تمہاری طرف احسان کرے تو اس کو بدلہ دو' اگر تم اس کا بدلہ دینے کے لیے مال نہ پاؤ تو محسن کے لیے دعا کرو یہاں تک ❷ کہ تم گمان کرو کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے۔" (احمد' ابوداؤد' نسائی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ح یعنی جو شخص تم سے پناہ مانگے اور تم سے تمہارے شر کا دفع کرنا طلب کرے' یا شر غیر تمہارے کا اور پناہ مانگنے کے وقت اللہ تعالیٰ کا واسطہ ڈالے تو اس کا کہنا قبول کرو۔ اور اس سے جہاں تک ہو سکے برائی کو دور کرو اللہ عز وجل کے نام کی تعظیم کے لئے۔ ❷ یہاں تک کہ گمان کرو الخ یعنی اس کے حق میں بار بار دعا مانگو یہاں تک کہ تم گمان کرو کہ اس کا حق ادا ہو گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جس شخص کے ساتھ احسان کیا گیا پھر کرنے والے کو جزاك الله خيرا کہا' تو تحقیق اس نے ثناء میں مبالغہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جس نے (ایک بار) جزاك الله خيرا کہا تو اس نے عوض ادا کیا' اگر چہ بہت حق ہو' اس لیے کہ اس کے کہنے میں گویا اس نے اپنے نفس کو بدلہ اتارنے سے عاجز جانا اور احسان کرنے والے کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا تو اس کا ایک بار کہنا بمنزلہ مکرر دعا ہونے سے ہوا اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ جب سائل ان کے لیے سوال کرتا تو وہ بھی اسی طرح اس کے لیے سوال کرتیں' پھر اس کو مال دیتیں' لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر میں اس کے لیے دعا نہ کروں تو اس کا حق میرے حق سے زیادہ ہو جائے گا' اس لیے میں اس کے لیے دعا کرتی ہوں جیسے کہ وہ میرے لیے دعا کرتا ہے تاکہ میں اپنی دعا کے ساتھ اس کی دعا کا بدلہ اتاروں اور صدقہ خالص ہو۔

١٩٤٤ - (١٦) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ)) (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد حديث رقم ١٦٧١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی ذات کے واسطہ سے نہ ❶ مانگی جائے مگر بہشت۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ کی ذات کے واسطہ کے ساتھ نہ مانگی جائے مگر بہشت الخ یعنی اللہ تعالیٰ کا مرتبہ کہیں اس سے بڑھ کر ہے کہ اس کا وسیلہ دے کر کسی سے دنیا فانی کے اسباب طلب کرے' وہ تو اس لائق ہے کہ اسکے آگے اسکے نام کی دوہائی دے اور بہشت مانگے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

١٩٤٥ - (١٧) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَخٍ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصار مدینہ میں کھجوروں کی قسم کے لحاظ سے بہت مالدار تھے اور ان کے مالوں میں سے ان کو بیرحاء بہت محبوب تھا جو مسجد کے سامنے تھا' رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جاتے تھے اور پانی پیتے اس میں کہ اچھا تھا' انس نے کہا جب یہ آیت اتری "تم ہرگز نیکی کو نہ پہنچو گے یہاں تک کہ اس چیز سے خرچ کرو" ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "تم ہرگز نیکی کو نہ پہنچو گے یہاں تک کہ اس چیز سے خرچ کرو جس کو تم پسند کرتے اور تحقیق مجھے مال میں سے بیرحاء بہت پسند ہے اور تحقیق وہ صدقہ ❶ ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے' میں اس کی نیکی کی امید رکھتا ہوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَابِحٌ)) وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِيْنَ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٤٦١ ومسلم حدیث رقم (٤٢۔ ٩٩٨) والدارمی حدیث رقم ١٦٥٥ واحمد فی المسند ٣/ ١٤١)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے ذخیرہ رکھنے کا تو اے اللہ کے رسول! اس کو استعمال میں لایئے جیسے اللہ تعالیٰ آپ کو دکھائے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت خوب! بہت خوب! یہ یعنی بیرحاء مال ہے نافع اور تحقیق میں نے سنا جو تو نے کہا اور تحقیق میں مناسب جانتا ہوں کہ تو اس کو تقسیم کر دے اپنے قرابتوں میں' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا پھر اس باغ کو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قرابتداروں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کیا۔ ❷ (بخاری و مسلم)

یہ روایت بخاری ومسلم کی ہے

حکم الحدیث: یہ [redacted]

فوائد الحدیث: ❶ وہ صدقہ ہے الخ ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نثار کر دے۔
❷ اپنے قرابتیوں اور چچا کے بیٹوں میں الخ' امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقات وخیرات میں اہل فضل سے مشورہ لینا مستحب ہے' جیسے انہوں نے نبی ﷺ سے مشورہ لیا اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزوں اور رشتہ داروں کو دینا افضل ہے غیروں کے بہ نسبت جب کہ عزیز محتاج ہوں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب رشتہ داری میں قریبی لوگ نہ ہوں' تو پھر دور کے رشتہ داروں کو دے' اس لئے کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ میں تقسیم کیا اور وہ ان کے ساتویں دادا میں جا کر ملتے ہیں۔

١٩٤٦ - (١٨) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا۔)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔)

(البیهقی حدیث رقم ١٩٤٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو ایک بھوکے جاندار کا پیٹ ❶ بھر دے''۔ (نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں)

فوائد الحدیث: ❶ تو ایک بھوکے جان دار کا پیٹ بھر دے الخ یعنی جو چیز کہ جاندار ہو' خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور۔

بَابٌ

باب ہے ❶ سابق باب کے تتمہ میں

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

١٩٤٧ - (١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهٗ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت عورت اپنے گھر سے صدقہ کرتی ہے طعام میں سے اس حال میں کہ ❷ نہ اسراف کرنے والی ہو' تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَالِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۳۷ ومسلم حدیث رقم (۷۹۔ ۱۰۲۳) واحمد فی المسند ۶/ ۴۴)

اس کے لیے اس کے خرچ کرنے اس کا ثواب ہے اور اس کے خاوند کو اس مال کے کمانے کا ثواب ہوگا اور خزانچی کے لیے بھی اسی کے مانند ہے اور ان کے ثواب میں سے کسی کے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کرے گا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قولہ باب ہے الخ ابن الملک نے فرمایا ہے کہ بعض نسخوں میں باب النفقہ لکھا ہوا ہے اور بعض باب تنفقه المراة من مال زوجها موجود ہے۔ مرقاۃ۔ ❷ اسراف نہ کرنے والی ہو الخ یعنی اتنا نہ دے کہ اس کی اولا دفاقہ پر مجبور ہو جائے' یہ ثواب اس وقت ہے کہ جب خاوند نے دینے سے منع کیا ہو۔

۱۹۴۸ - (۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۵۳۶۰ ومسلم حدیث رقم (۸۴۔ ۱۰۲۶) وابوداؤد حدیث رقم ۱۶۸۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کہ عورت اپنے خاوند کی کمائی سے صدقہ کرتی ہے ❶ اس کے حکم ❷ کے بغیر' تو اس کے لئے اس کا آدھا ثواب ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس کے حکم کے بغیر الخ' یعنی اس کے خاوند نے دینے سے نہ منع کیا تھا اور نہ ہی اجازت دی تھی۔ ❷ دوصدقہ کرنے والوں میں سے الخ یعنی جو دینے کا ثواب ہے اس میں خزانچی بھی شریک ہے' بشرطیکہ خوشی سے دے اور جو خزانچی دیتے ہوئے تنگ دل ہو وہ ثواب سے بے نصیب ہے۔ اس لیے کہ مالک تو دینا چاہتا ہے اس ناپاک کا ناحق پیٹ پھولتا ہے تو اس کے برابر دوسرا بخیل کون ہے؟

۱۹۴۹ - (۳) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا أُمِرَبِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ إِلَى الَّذِيْ أُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۳۸ ومسلم حدیث رقم (۷۹۔ ۱۰۲۳) وابوداؤد حدیث رقم ۱۶۸۴ والنسائی ۵/ ۶۵ حدیث رقم ۲۵۳۹)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مسلمان امانتدار خزانچی کہ جو حکم دیا گیا ہے وہ اس کو پورا پورا ادا کرتا ہے اس میں کوئی کمی نہیں کرتا اور اپنے دل کی خوشی سے اور اس شخص کو دیتا ہے جس کو دینے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ بھی دوصدقہ ❶ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ قولہ اس کے حکم کے بغیر یعنی خاص اس صدقہ کا خاوند نے اس کو حکم نہیں کیا تھا' لیکن اس کی خوشی کو مجملاً جانتی ہے یعنی تھوڑی سی چیز کہ جس کے دینے سے کوئی منع نہیں کرتا جیسے یہاں فقیر کو آٹا یا پیسہ وغیرہ دیتے ہیں۔

۱۹۵۰ - (۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَ أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کو کہا کہ میری ماں اچانک مرگئی اور میں گمان کرتا ہوں کہ اگر وہ کچھ بولتی تو ضرور صدقہ کی وصیت کرتی' تو کیا اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ نَعَمْ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٣٨٨ ومسلم حدیث رقم (٥١۔ ١٠٠٤) وابن ماجه حدیث رقم ٢٧١٧)

اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو اس کا ثواب اس کو ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' ❶ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا' ہاں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا میت کو نفع دیتا ہے اور باتفاق علماء اہل سنت میت کو ثواب پہنچتا ہے اور اسی طرح دعا کے پہنچنے میں بھی اجماع ہے اور فرض کے ادا میں بھی اور ان سب میں نصوص وارد ہوئے ہیں۔ (نوویؒ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

١٩٥١ - (٥) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ((لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَالِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٦٧٠ وابن ماجه ٢/ ٧٠٠)

سیدنا ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں فرما رہے تھے: ''عورت کچھ ❶ نہ خرچ کرے اپنے خاوند کے گھر سے مگر اپنے خاوند کی اجازت سے'' کہا گیا' اے اللہ کے رسول! اور طعام بھی نہ خرچ کرے' فرمایا: ''یہ ہمارے مالوں میں سے نفیس ترین ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عورت خرچ نہ کرے الخ یہ نہی اس عورت کے ساتھ خاص ہے جس کو خاوند نے خرچ کرنے سے روکا ہو اور جس عورت کو خاوند نے خرچ کرنے کی اجازت دی ہے نہ خرچ کرنے سے روکا ہے تو اس کو اپنے خاوند کے مال سے دینا درست ہے' جیسے فصل اول کی دوسری حدیث میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً گزرا۔

١٩٥٢ - (٦) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَآءَ قَامَتِ امْرَاَةٌ جَلِيْلَةٌ كَاَنَّهَا مِنْ نِّسَآءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا كَلٌّ عَلٰی اٰبَآئِنَا وَاَبْنَآئِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ ((اَلرَّطْبُ تَاْكُلْنَهٗ وَتُهْدِيْنَهٗ۔)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ١٦٨٦)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں سے بیعت لی تو ایک جلیل القدر عورت کھڑی ہوئی گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتوں سے تھی' اس نے کہا' اے اللہ کے نبی! تحقیق ہم اپنے باپوں' اپنے بیٹوں اور اپنے خاوندوں پر بوجھ ہیں' تو ان کے مالوں سے ہمارے لئے کیا حلال ہے؟ فرمایا: ''تازہ ❶ مال تم اس کو کھاؤ اور بطریق تحفہ کے اس کو بھیجو۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مراد تازہ مال سے وہ چیزیں ہیں جو جلدی خراب ہو جاتی ہیں کیونکہ عادۃً یہ بات معلوم ہے' کہ لوگ ایسی چیزوں کے خرچ کرنے سے نہیں روکتے' اس میں اجازت کی دلیل حاصل ہے بخلاف خشک چیزوں کے کہ ان میں اجازت کی ضرورت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۱۹۵۳ - (۷) عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِى اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِىْ مَوْلَاىَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَآءَ نِىْ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهٗ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَالِكَ مَوْلَاىَ فَضَرَبَنِىْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهٗ فَدَعَاهُ فَقَالَ ((لِمَ ضَرَبْتَهٗ)) قَالَ يُعْطِىْ طَعَامِىْ بِغَيْرِ اَنْ اٰمُرَهٗ فَقَالَ ((الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا)) وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَصَدَّقُ مِنْ مَّالِ مَوَالِىَّ بِشَىْءٍ قَالَ ((نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ۔)) (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۸۲۔ ۱۰۲۵)

سیدنا آبی اللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے مالک نے حکم کیا کہ میں گوشت کے ٹکڑے کروں تو میرے پاس ایک مسکین آیا' تو میں نے اس کو اس میں سے کھلایا' تو جب میرے مالک کو یہ معلوم ہوا تو مارا' پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا' اور میں نے آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ: ''تو نے اس کو کیوں مارا؟'' اس نے کہا' میرا طعام میرے حکم کے بغیر دے دیتا ہے' آپ نے فرمایا: ''ثواب ❶ تم دونوں کے درمیان ہے'' اور ایک روایت میں ہے کہ سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا میں کسی کا غلام تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا' کہ کیا میں اپنے مالکوں کے مال سے کچھ صدقہ کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں اور اس کا ثواب تم دونوں کے درمیان ❷ آدھا آدھا ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ آبی اللحم کے غلام آزاد سے الخ' آبی اللحم کے معنی گوشت سے انکار کرنے والا ہے' یہ صحابی نبی ﷺ کے صحابی تھے اور ان کا نام عبداللہ یا خلف یا حویرث تھا انہوں نے ایام جاہلیت میں ان جانوروں کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا جو بتوں کے اوپر چڑھائے جاتے تھے' یہ غزوۂ حنین میں شہید ہوئے تھے سبحان اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا کیا حال تھا کہ اسلام سے پہلے بھی فطری تقویٰ رکھتے تھے' اور آج کے دور کے مسلمان ہیں کہ سینکڑوں بکرے شیخ سدو کے نام کے نکل جاتے ہیں اور ڈکار تک بھی نہیں لیتے۔

❷ ثواب تم دونوں کے درمیان ہے الخ سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ سے جو فعل واقع ہوا تو ان کو خیال ہوگا کہ سیدنا آبی اللحم رضی اللہ عنہ اس سے خفا نہ ہوں گے' بعد میں معلوم ہوا کہ وہ راضی نہ تھے اس لئے سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ کو بھی اجر ملا کہ انہوں نے سیدنا آبی اللحم رضی اللہ عنہ کی رضامندی کے خیال سے دیا تھا اور ثواب دونوں کو ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ ثواب ہے نہ یہ کہ ایک ہی ثواب میں دونوں کا حصہ ہے جیسا کہ ظاہر سے معلوم ہوتا ہے اور یہی تاویل اس حدیث کی معتبر ہے۔

بَابُ مَنْ لَّا يَعُوْدُ فِى الصَّدَقَةِ

اس شخص کے بیان میں کہ جو صدقہ دے کر واپس نہ لے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۱۹۵۴ - (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَضَاعَہُ الَّذِیْ کَانَ عِنْدَہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِیَہٗ وَظَنَنْتُ اَنَّہٗ یَبِیْعُہٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ ((فَقَالَ لَا تَشْتَرِہٖ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاکَہٗ بِدِرْھَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ)) وَفِیْ رِوَایَۃٍ ((لَا تَعُدْفِیْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِہٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِہٖ)) (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱٤۹۰ ومسلم حدیث رقم (۷۔ ۷۹۷) حدیث رقم ۲۳۸٤ واحمد فی المسند ۲/ ۲۷)

تعالیٰ کی راہ میں گھوڑے پر سوار کیا' تو اس شخص نے ❶ کہ جس کے پاس گھوڑا تھا ضائع کیا' میں نے چاہا کہ میں اس کو خریدلوں اور میں نے گمان کیا کہ وہ اس کو سستا بیچے گا' پھر میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اس کو نہ خرید کر اور ❷ اپنے صدقہ میں رجوع نہ کر اگر چہ وہ تجھ کو ایک درہم کے بدلہ میں دے' اس لئے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ میں کتے کی مانند ہے کہ جو اپنی قے کو چاٹتا ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''اپنے صدقہ میں نہ رجوع کر اس لئے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ میں اپنی قے کو چاٹنے والے کی مانند ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ضائع کیا الخ یعنی دبلا کر ڈالا۔
❷ اس کو نہ خرید کر' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے اس کو پھر قیمتاً بھی نہ لے۔

۱۹۵۵۔ (۲) عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ اِذَا اَتَتْہُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِجَارِیَۃٍ وَاِنَّھَا مَاتَتْ قَالَ ((وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّھَا عَلَیْكِ الْمِیْرَاثُ)) قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ کَانَ عَلَیْھَا صَوْمُ شَھْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْھَا قَالَ ((صُوْمِیْ عَنْھَا)) قَالَتْ اِنَّھَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْھَا ((قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْھَا۔)) (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۵۷۔ ۱۱٤۹) وابوداؤد حدیث رقم ۳۳۰۹)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک آپ کے پاس ایک عورت آئی اس نے کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ کی تھی اور میری ماں مرگئی ہے' ❶ آپ نے فرمایا: ''تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور لونڈی کو میراث نے تجھ پر لوٹا دیا'' عورت نے کہا' اے اللہ کے رسول! تحقیق میری ماں پر مہینہ بھر کے روزے تھے؟ کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی طرف سے روزے رکھ'' اس نے کہا' میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا' کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ ❷ آپ نے فرمایا: ''ہاں اس کی طرف سے حج کر۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا تیرا ثواب ثابت الخ یعنی تجھ کو دو فائدے ہوئے ایک تو دینے کا ثواب اور دوسرا لونڈی کی ملکیت وراثت کی وجہ سے۔ ❷ اس کی طرف سے حج کر' اس حدیث سے کئی مسائل حل ہوتے ہیں (۱) روزہ کا میت کی طرف سے جائز ہونا (۲) اجنبیہ کی بات سننا ضرورت شرعی سے (۳) جو چیز کسی عزیز پر صدقہ کرے اور وہ میراث کے سبب سے لوٹ آئے تو اس کا بلا کراہت لینا جائز ہے بخلاف اس کے کہ وہ اس کو خریدے کیونکہ یہ منع ہے (۴) نائب ہونا میت کی طرف سے حج میں جائز ہے۔ نووی مختصراً۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الصَّوْمِ

کتاب روزے کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٩٥٦ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ ((فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَفِیْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٨٩٩، مسلم حدیث رقم ٢ - ١٠٧٩، الدارمی حدیث رقم ١٧٧٥ والمؤطا حدیث رقم ٥٩ من كتاب الصيام)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں'' اور ایک روایت میں ہے: ''بہشت کے دروازے دل دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان قید کئے جاتے ہیں'' اور ایک روایت میں ہے: ''دروازے رحمت ❶ کے کھول دیئے جاتے ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دروازے رحمت کے الخ اس حدیث میں رمضان کی فضیلت کا بیان ہے اس لیے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا' اکثر گناہوں سے بچا تو رحمت الٰہی جوش میں آئی' بہشت کے دروازے کھل گئے' دوزخ کے دروازے بند ہو گئے اور شیطان قید ہو گئے اس لیے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے میں ہوتا ہے اور اکثر بے نماز لوگ بھی رمضان میں روزے رکھتے ہیں اور نماز شروع کرتے ہیں تو یہ بھی دلیل ہے شیطان کے قید ہونے کی' الغرض رمضان کی برکت میں کوئی شبہ نہیں۔

١٩٥٧ - (٢) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِّنْهَا بَابٌ يُّسَمَّى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ)). (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٢٥٧ ومسلم حدیث رقم (١٦٦ـ ١١٥٢) وابن ماجه حدیث رقم ١٦٤٠)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہشت میں آٹھ دروازے ہیں' ان میں سے ایک دروازہ ہے کہ اس کا نام ریان رکھا گیا ہے اس میں سے داخل نہیں ہوں گے مگر روزہ دار۔'' ❶ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مگر روزہ دار الخ دیسے تو ہر مومن سب قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے مگر ہر شخص کی طبیعت میں ایک قسم کی نیکی کا شوق ذوق زیادہ ہوتا ہے جیسے بہادر کو جہاد کا' سخی کو صدقہ کا' تو وہ بھی اسی نیکی والوں میں گنا جاتا ہے۔

١٩٥٨ - (٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے روزہ رکھا رمضان کا ایمان سے اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے بخشے جائیں گے اس کے پہلے تمام گناہ اور جو شخص کھڑا ہوا رمضان میں ایمان سے اور ثواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۰۱ ومسلم حدیث رقم (۱۷۵۔ ۷۶۰) والترمذی حدیث رقم ۶۸۳ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۴۱ والدارمی حدیث رقم ۱۷۷۶ واحمد فی المسند ۲/ ۳۲)

حاصل کرنے کی نیت سے' بخشے جائیں گے اس کے تمام پہلے گناہ اور جو شخص کھڑا ہوا (قیام کیا) شب قدر میں ایمان سے اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے بخشے جائیں اس کے پہلے تمام گناہ۔'' (بخاری ومسلم)

۱۹۵۹ - (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضٰعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَآئِمٌ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۰۴ ومسلم حدیث رقم (۱۶۴۔ ۱۱۵۱) والترمذی حدیث رقم ۷۱۴ والنسائی حدیث رقم ۲۲۱۵ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۳۸ والدارمی حدیث رقم ۱۷۷۰ واحمد فی المسند ۲/ ۲۶۶)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے ہر نیک عمل کے ثواب کو زیادہ کیا جاتا ہے اس طرح کہ نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے' یہاں تک کہ ثواب سات سو گنا تک پہنچ جاتا ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کا ثواب اس سے بھی بہت بلند ہے اس لئے کہ وہ میرے لئے ❶ ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا' روزہ دار چھوڑتا ہے اپنی خواہشات کو اور اپنے کھانے کو صرف میری رضا کے لئے' روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں' ایک خوشی ❷ روزہ کھولنے کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت (ہوگی) اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک ❸ کی بو سے خوش تر ہے اور روزہ سپر ❹ ہے پس جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش باتیں نہ کرے اور نہ بیہودگی کے ساتھ آواز بلند کرے پس اگر اس کو کوئی برا کہے یا اس سے لڑنے کا ارادہ کرے تو چاہئے کہ وہ اسے کہے میں روزہ دار ہوں۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ روزہ میرے ہی لئے ہے روزہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اس لیے نسبت کیا کہ دوسری عبادات جیسے نماز' زکوٰۃ اور حج میں ریا کو دخل ہے لیکن روزہ میں نہیں کیونکہ اگر روزہ دار ظاہر نہ کرے تو اس کو کوئی نہیں جان سکتا اور دوسرا سبب یہ ہے کہ ہر عبادت میں فرشتے آدمی کے شریک ہیں مگر روزہ میں شریک نہیں اس لیے کہ ان کو بھوک پیاس نہیں لگتی کہ اس کو روکیں۔ ❷ ایک خوشی اپنے افطار کے الخ روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہے کہ روزہ پورا ہوا اور بھوک پیاس کا غلبہ دور ہوا اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت خوشی یہ ہوگی روزہ کا ثواب پائے گا تو خوش ہوگا۔ ❸ مشک کی بو سے الخ روزیہ دار کے منہ کی بو کو مشک سے زیادہ پسند فرمایا جیسے شہیدوں کے خون کو فرمایا کہ رنگ خون کا اور بو مشک کی۔ ❹ روزہ سپر ہے یعنی گناہوں سے پناہ ہے روزہ دار کا جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہوں سے بچتا رہا اور جب گناہوں سے بچا تو دوزخ سے بچا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

١٩٦٠ - (٥) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِيْ مُنَادِيًا يَابَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَابَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَالِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) (الترمذی حدیث رقم ٦٨٢ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٤٢ والنسائی حدیث رقم ٢١٠٧ واحمد فی المسند ٤/ ٣١١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو قید کئے جاتے ہیں شیطان اور سرکش ❶ جن اور بند کئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے پس اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اس سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور پکارنے والا پکارتا ہے اے خیر کے طلب کرنے والے متوجہ ہو ❷ اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے بندرہ ❸ اور اللہ تعالیٰ کے لئے ❹ ہیں آگ سے آزاد کئے ہوئے اور ❺ یہ ہر شب پکارنا ہوتا ہے۔'' (ترمذی وابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث غریب ہے لیکن اس کا شاہد موجود ہے جو اسے مضبوط کرتا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور سرکش جن الخ شیطانوں کو قید کرتے ہیں اس لئے کہ وہ روزہ داروں کے دلوں میں وسواس نہ ڈالیں اور اس کی علامت یہ ہے کہ ماہ رمضان میں اکثر گناہ گار اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرتے ہیں اور بعض میں جو اس کے خلاف پایا جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطانوں کے پہلے بہکانے کی تاثیر ان کے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہوتی ہے اسی عادت کے موافق وہ اب بھی برائی کرتے ہیں۔ ❷ متوجہ ہو الخ یعنی اللہ عزوجل کی طرف۔ ❸ بندرہ الخ یعنی برائی میں کمی کر' گناہوں کو چھوڑ دے۔ ❹ اور اللہ کے لئے ہیں آگ سے آزاد کئے ہوئے الخ یعنی ہوسکتا ہے کہ تو بھی ان میں سے ہو۔ ❺ اور یہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے الخ یعنی رمضان کے ختم ہونے تک۔

١٩٦١ - (٦) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (احمد فی المسند ٤/ ٣١٢)

اور اس کو احمد نے ایک شخص سے روایت کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

١٩٦٢ - (٧) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ تُفَتَّحُ فِيْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغَلَّقُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔)) (رواه احمد والنسائی) (النسائی حدیث

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم پر رمضان بابرکت مہینہ آیا ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کئے' اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس میں دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور اس ❶ میں سرکش شیطانوں کو طوق پہنائے جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے لیے اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقم ۲۱۰۶ واحمد فی المسند ۲/ ۲۳۰)

بهتر ہے' جو کوئی محروم رہا اس کی بھلائی سے تو تحقیق ❷ وہ (ہر بھلائی سے) محروم رہا۔'' (احمد ونسائی)

فوائد الحدیث: ❶ اور اس میں سرکش شیطانوں کو الخ اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ مقید صرف سرکش شیطان ہوتے ہیں' تو یہ حدیث گزشتہ میں مردۃ کا عطف شیاطین پر تفسیری ہے۔

❷ ہر بھلائی سے محروم رہا الخ یعنی اس کو شب بیداری کی توفیق نہ ہوئی اور اگر اول شب یا آخر شب جاگتا تو محروم نہ رہتا کیونکہ حدیث میں ہے کہ جس نے عشا کی اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھی اس نے اپنا حصہ لیلۃ القدر سے پالیا۔

۱۹۶۳ - (۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَيْ رَبِّ اِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ))۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ۱۹۹٤)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن بندہ کے لیے شفاعت کریں گے' روزہ کہے گا' اے میرے رب! میں نے اس کو دن کے وقت کھانے اور ❶ رغبت کی چیزوں سے منع کیا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر اور قرآن ❷ کہے گا میں نے اس کو رات کی نیند سے باز رکھا' میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما' تو ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔'' (نقل کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور رغبت کی چیزوں سے دن میں الخ یعنی پانی جماع اور غیبت وغیرہا سے۔

❷ قرآن کہے گا الخ یعنی قرآن پڑھنا' طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور رات کا قیام ہے اور شاید کہ رمضان کی شفاعت سے گناہ مٹائے جائیں گے اور قرآن کی شفاعت سے اعلیٰ درجات ملیں گے۔

۱۹۶٤ - (۹) وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حدیث رقم ۱٦٤٤)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رمضان داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ مہینہ تم پر آیا ہے اور اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے' جو شخص کہ اس سے محروم رہا تو تحقیق وہ ہر چیز سے محروم رہا' اور اس کی خیر سے محروم نہیں کیا جاتا مگر ہر ❶ بے نصیب۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر ہر بے نصیب الخ یعنی جو سعادت سے بے نصیب ہے اور فسق و فجور میں مصروف ہے اور اس کو عبادت میں ذوق نہیں ہے وہی اس سے محروم رہتا ہے۔

۱۹۶۵ - (۱۰) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ ((يَا

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا' ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ❶ فرمایا آخر دن شعبان کے' آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهِ وَعِتْقُ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ)) قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْتَمْرَةٍ اَوْشَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَّا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَّ اٰخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهِ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَاَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ.)) (البيهقي حديث رقم ٣٦٠٨)

نے فرمایا' اے لوگو! تحقیق ❷ تم پر بڑے مہینہ نے سایہ ڈالا' بابرکت مہینہ ہے کہ اس میں ❸ ایک رات ہزار ماہ سے بہتر ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے اور اس کی رات کا قیام نفل' جو کوئی اس میں اللہ کی نزدیکی ڈھونڈے کسی خصلت ❹ کے ساتھ نیکی سے' اس کی مانند ہوتا ہے ❺ ہے کہ فرض ادا کیا سوائے رمضان کے اور جس نے فرض ❻ ادا کیا رمضان میں اس کی مانند ہوتا ہے کہ ستر فرض ادا کئے سوائے رمضان کے اور وہ صبر کا مہینہ ❼ ہے اور صبر اس کا ثواب بہشت ہے اور غم خواری ❽ کا مہینہ ہے اور مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے ❾ جس نے رمضان میں روزہ دار کو افطار کرایا اس کے لئے بخشش کا سبب ہوتا ہے اس کے گناہوں کے لئے اور آگ سے اس کی ذات کی نجات کا ذریعہ ہوگا اور اس کے لیے روزہ دار کی مانند ثواب ہوگا بغیر اس کے کہ اس کے ثواب سے کچھ کم ہو' ہم نے کہا' اے اللہ کے رسول! ہم سب نہیں ہیں کہ اس قدر پائیں کہ اس کے ساتھ افطار کرائیں روزہ دار کو' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دیتا ہے ❿ کہ افطار کرائے روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور سے' یا ایک گھونٹ پانی سے اور جو شخص کہ روزہ دار کا پیٹ بھرے گا اس کو پلائے گا اللہ میرے حوض ⓫ سے پلانا کہ وہ پیاسا ⓬ نہ ہوگا یہاں تک کہ بہشت میں داخل ہو اور وہ مہینہ ہے کہ اس کا پہلا (عشرہ) رحمت کا ہے اور اس درمیان والا (عشرہ) بخشش ⓭ کا ہے اور اس کے آخری (عشرہ) آزادی ⓮ کا ہے آگ سے اور جس شخص نے لونڈی غلام سے بوجھ ہلکا کیا رمضان کے مہینہ میں بخشتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اور اس کو آگ سے آزاد کرتا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ خطبہ فرمایا الخ یعنی جمعہ کا یا وعظ کا خطبہ۔ ❷ تحقیق تم پر بڑے مہینے نے سایہ ڈالا الخ یعنی رمضان کا مہینہ قریب آیا۔ ❸ اس میں ایک رات ہے الخ یعنی لیلۃ القدر۔ ❹ کسی خصلت کے ساتھ نیکی سے الخ یعنی انواع نفل سے۔ ❺ مانند ہوتا ہے الخ یعنی نفل کا ثواب ایسا ہوتا ہے جیسے فرض کا دوسرے دنوں میں۔ ❻ جس نے رمضان میں فرض ادا کیا الخ یعنی بدنی یا مالی۔ ❼ اور وہ صبر کا مہینہ ہے کہ آدمی کھانے پینے وغیرہ سے بند رہتا ہے۔ ❽ غم خواری کا مہینہ ہے الخ کہ فقیروں اور بھوکوں کی اس میں خبر گیری چاہئے رزق مومن کا یعنی رزق حسی اور معنوی۔ ❾ جس نے افطار کرایا الخ یعنی حلال کسب سے۔ ❿ اللہ دیتا ہے الخ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اس سے بھی زیادہ فراخ ہے وہ نکتہ نواز ہے چھوٹے چھوٹے بے حقیقت کاموں پر ان گنت ثواب عنایت فرماتا ہے فسبحان من فضله و كرمه اوسع من ذلك اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه۔ ⓫ حوض الخ یعنی حوض کوثر سے۔ ⓬ کہ پیاسا نہ ہوگا الخ یعنی اس کے بعد۔ ⓭ درمیان والا ہے الخ یعنی وہ دور مغفرت کا ہے۔ ⓮ اور اس کے آخر آزادی ہے آگ سے الخ یعنی یہ تینوں چیزیں مومن ہی کے لئے ہوتی ہیں نہ کہ کافروں کے لئے۔

۱۹۶۶ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَّاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ۔ (البیهقی حدیث رقم ۳۶۲۹)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس وقت کہ رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہر قیدی ❶ کو چھوڑ ❷ دیتے تھے اور ہر مانگنے والے کو دیتے تھے۔ ❸

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہر قیدی کو چھوڑ دیتے الخ یعنی جو کہ قید کئے جاتے واسطے حق اللہ تعالیٰ کے یا بندوں کے حق کے لئے قید ہوتے ان کے چھوڑنے سے مراد یہ ہے کہ ان کو ان سے کہہ کر چھڑوا دیتے' اور احتمال یہ بھی ہے جو قیدی نبی ﷺ کے حق کے لئے ہوتے ہوں انہیں کو چھوڑتے ہوں۔ ❷ چھوڑ دیتے الخ یعنی جو کافر آپ کے قید خانہ میں ہوتا رمضان شریف میں اس کو احساناً قید سے رہا کر دیتے اس لئے کہ جو کافر بالغ مسلمانوں کی قید میں آ جائے تو امام کو اختیار ہے چاہے اس کو قتل کر ڈالے چاہے تو اس کو احساناً چھوڑ دے' چاہے اس سے فدیہ لے لے اور اگر چاہے تو اس کو غلام بنا لے امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے علماء احناف کے نزدیک دو باتوں میں اختیار ہے' قتل کر ڈالے یا غلام بنا کر رکھے۔ (مرقاۃ)

❸ اور ہر مانگنے والے کو دیتے الخ نبی ﷺ رمضان کے علاوہ بھی ہر سائل کو دیتے اور یہاں مراد یہ ہے کہ عادت سے زیادہ دیتے۔

۱۹۶۷ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ اِلٰى حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ يَارَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا))۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ۳۶۳۳)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے آنے کے لئے آغاز سال ❶ سے آئندہ سال تک بہشت کو زینت دی جاتی ہے' آپ نے فرمایا جس وقت کہ رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے ہوا چلتی ہے عرش کے نیچے بہشت کے پتوں سے سر حور عین کے اوپر' پھر حور عین کہتی ہیں اے ہمارے رب! ہمارے لئے اپنے بندوں سے خاوند بنا' جن کی وجہ سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہماری وجہ سے ٹھنڈی ہوں۔'' (بیہقی نے یہ تینوں احادیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعب الایمان میں نقل کیں۔)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قولہ آغاز سال سے الخ مراد سر سال سے غرہ محرم یا غرہ شوال۔

١٩٦٨ - (١٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ((یُغْفَرُ لِاُمَّتِهٖ فِیْ اٰخِرِ لَیْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِیَ لَیْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰکِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا یُوَفّٰی اَجْرُهٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَهٗ)) (رواہ احمد) (احمد فی المسند ٢/ ٢٩٢)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے لئے رمضان کی آخری رات بخشش کی جاتی ہے'' کہا گیا' اے اللہ کے رسول! کیا وہ لیلۃ القدر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں لیکن کام کرنے والا اس کے سوائے نہیں کہ اپنی مزدوری پوری دیا جاتا ہے جس وقت کہ وہ اپنا کام مکمل کر لیتا ہے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

بَابُ رُؤْیَةِ الْهِلَالِ

چاند کے دیکھنے کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

١٩٦٩ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِیْنَ۔)) (**متفق علیه**) (البخاری حدیث رقم ١٩٠٦ ومسلم حدیث رقم (٣۔ ١٠٨٠) وابوداؤد حدیث رقم ٢٣٢٠ والترمذی حدیث رقم ٦٨٤ والنسائی حدیث رقم ٢١٢١ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٥٤ والدارمی حدیث رقم ١٦٨٤ والمؤطا حدیث رقم ٢ من کتاب الصیام)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ روزہ رکھو جب تک کہ چاند دیکھو اور نہ افطار کرو جب تک کہ اس کو دیکھو پس اگر تم پر چاند ڈھانپا ❶ جائے تو اس کے لیے اندازہ کرو۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''کبھی مہینہ انتیس رات کا ہوتا ہے تم روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھو اور اگر تم پر ابر (بادل) کیا جائے تو تمیں دن کی گنتی پوری کرو۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس اگر تم پر چاند ڈھانپا جائے الخ یعنی انتیس شعبان کو ابر ہو جائے تو شعبان کے تمیں دن پورے کر لو اس کے بعد روزہ رکھو اسی طرح اگر انتیس رمضان کو بادل ہو تو تمیں روزے پورے کر لو اس کے بعد عید الفطر ادا کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۷۰ - (۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِیْنَ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۰۹ ومسلم حدیث رقم (۱۸۔ ۱۰۸۱) والنسائی حدیث رقم ۲۱۲٤ والدارمی حدیث رقم ۱٦۸۵ واحمد فی المسند ۵/ ٤۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چاند دیکھنے کے بعد روزہ رکھو اور چاند دیکھنے کے بعد افطار کرو پس اگر تم پر ابر کیا جائے تو تمیں دن کی گنتی پوری کرو۔'' (بخاری ومسلم)

۱۹۷۱ - (۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّیَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِی الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا یَعْنِیْ تَمَامَ الثَّلٰثِیْنَ یَعْنِیْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِیْنَ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۱۳ ومسلم حدیث رقم ۱۵-۱۰۸۰ وابوداوٗد حدیث رقم ۲۳۱۹ و النسائی حدیث رقم ۲۱٤۱ واحمد فی المسند ۲/ ۱۲۲)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم امی ❶ جماعت ہیں کہ کتاب وحساب نہیں جانتے مہینہ ایسا، ایسا اور ایسا ہوتا ہے اور آپ نے انگوٹھے کو بند کیا تیسری بار میں پھر فرمایا مہینہ ایسا، ایسا اور ایسا ہوتا ہے یعنی پورا تمیں دن کا، اس سے مراد یہ ہے کہ ایک ❷ دفعہ انتیس دن کا ہوتا ہے، اور ایک دفعہ تمیں دن کا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ امی جماعت ہیں الخ امی عرب کو اس لئے کہا کہ جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے تھے ویسے ہی رہتے تھے، لکھتے پڑھتے نہیں تھے اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہے یا مراد یہ ہے کہ اچھی طرح حساب وکتاب نہیں جانتے تھے اور حدیث کا معنی یہ ہے کہ نجوم کے قواعد پر عمل کرنا ہمارا طریقہ نہیں ہے بلکہ ہمارا علم رویت چاند سے متعلق ہے۔ ❷ ایک دفعہ انتیس دن کا ہوتا ہے، ایک دفعہ تمیں دن کا الخ شاید بعض لوگوں نے کہا کہ رمضان کے مہینہ کا روزہ ہم پر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ پورے مہینہ کا ثواب نہ ہو؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور کمال تصریح سے اشارہ کر کے فرمایا کہ دونوں صورت میں ثواب برابر ہے خواہ تمیں دن کا ہو خواہ انتیس دن کا۔

۱۹۷۲ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((شَهْرَا عِیْدٍ لَا یَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُوالْحَجَّةِ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۱۲ ومسلم حدیث رقم ۳۱-۱۰۸۹ و ابوداوٗد حدیث رقم ۲۳۲۳ والترمذی حدیث رقم ٦۹۲ وابن ماجه حدیث رقم ۱٦۵۹ واحمد فی المسند ۵/ ۳۸)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عید کے دو ماہ ❶ ناقص ہوتے رمضان اور ذوالحجہ۔'' (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ دو مہینے عید کے ناقص نہیں ہوتے امام احمدؒ نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ ایک ہی سال میں یہ دو ماہ کم نہیں ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا۔ اسحاق رحمہ اللہ نے کہا کہ ان دونوں ماہ کا ثواب کم نہیں ہوتا پورا ملتا ہے اگرچہ دونوں شمار میں کم ہوں اور یہی قول زیادہ درست ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۷۳ - (۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذَالِكَ الْيَوْمَ)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٩١٤ ومسلم حديث رقم ٢١-١٠٨٢ و ابوداؤد حديث رقم ٢٣٣٥ والترمذی حديث رقم ٦٨٥ والنسائی حديث رقم ٢١٣٠ وابن ماجه حديث رقم ١٦٥٠ والدارمی حديث رقم ١٦٨٩ واحمد فی المسند ٢/ ٥٢١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص بھی رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے مگر وہ شخص کہ جو روزے رکھنے کی عادت ❶ رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس دن کا روزہ رکھے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ روزے رکھنے کی عادت پس چاہئے کہ روزہ رکھے الخ یعنی جیسے بطور سنت کسی کو دوشنبہ یا پنجشنبہ کے روزہ کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے ایک دن پہلے آ جائے تو اس کو روزہ رکھنا درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی (استقبالِ رمضان) کے لئے ایک یا دو دن کا روزہ رکھنا درست نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۱۹۷٤ - (٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا۔)) (رواه ابوداؤد والترمذی وابن ماجة والدارمی) (ابوداؤد حديث رقم ٢٢٣٧ والترمذی حديث رقم ٧٣٨ وابن ماجه حديث رقم ١٦٥١ والدارمی حديث رقم ١٧٤٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت شعبان کا آدھا مہینہ گذرے جائے تو پھر روزے نہ رکھو۔'' ❶ (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس نہ روزے رکھو ممانعت کی وجہ یہ ہوگی کہ فرض اور نفل مل نہ جائیں اور عام لوگوں کو یہ وسوسہ پیدا نہ ہو کہ شعبان کے روزے بھی رکھنا ضروری ہیں اور بعض نے کہا یہ ممانعت ضعیف لوگوں کے حق میں ہے بعض نے کہا کہ عام لوگوں کے حق میں ہے اور خاص کے لئے ایسا کرنا منع نہیں ہے واللہ اعلم۔

۱۹۷۵ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شعبان کا مہینہ رمضان کے (دنوں کے) شمار کرتے رہو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِرَمَضَانَ)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٦٨٧)

(ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

١٩٧٦ - (٨) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَارَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ (رواه ابوداوٗد والترمذی والنسائی وابن ماجة) (ابوداوٗد حدیث رقم ٢٣٣٦ والترمذی حدیث رقم ٧٣٦ والنسائی حدیث رقم ٢١٧٥ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٤٨)

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو لگا تار (متواتر) ماہ روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر شعبان ❶ اور رمضان کے۔ (ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر شعبان اور رمضان الخ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دوسری روایت اس کے معارض ہے اس میں ہے کہ جو کوئی تم سے بیان کرے کہ نبی ﷺ نے رمضان کے سوا اور کسی مہینہ میں پورے روزے رکھے ہیں تو اس کی تصدیق نہ کرنا' اس مسئلہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے اب تک اختلاف ہے اور احتیاط اسی میں ہے کہ شعبان کی پندرہ تاریخ کے بعد روزہ نہ رکھے جب تک کہ رمضان شروع نہ ہو جائے' واللہ اعلم۔

١٩٧٧ - (٩) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ۔ (رواه ابوداوٗد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی) (البخاری تعليقا باب اذا رايتم الهلال فصوموا وابوداوٗد حدیث رقم ٢٣٣٤ والترمذی حدیث رقم ٦٨٦ والنسائی حدیث رقم ٢١٨٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٤٥ والدارمی حدیث رقم ١٦٨٢)

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص شک کے دن روزہ رکھے تو تحقیق ❶ اس نے نافرمانی کی ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس نے نافرمانی کی ابوالقاسم ﷺ کی الخ اکثر ائمہ جیسے امام ابوحنیفہ' امام شافعی اور امام مالک رحمہم اللہ نے اسی حدیث سے شک کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے اور کہا ہے کہ جو اس دن روزہ رکھے تو نفل کی نیت سے رکھے رمضان کی نیت سے نہ رکھے۔

١٩٧٨ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِيْ هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ ((اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا تحقیق دیکھا میں نے چاند یعنی رمضان کا چاند تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ؟'' اس نے کہا: ہاں' آپ نے فرمایا: ''کیا گواہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَصُوْمُوْا غَدًا))۔ (رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة و الدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳٤۰ والترمذی حدیث رقم ٦۹۱ والنسائی حدیث رقم ۲۱۱۳ وابن ماجه حدیث رقم ۱٦٥۲ والدارمی حدیث رقم ۱٦۹۲)

دیتا ہے تو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔؟'' اس نے کہا: ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دے کہ ❶ کل روزہ ❷ رکھیں۔'' (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کل کو روزہ رکھیں الخ اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ رمضان کا چاند ایک عادل شخص کی خبر سے ثابت ہو جاتا ہے۔ ❷ روزہ رکھیں الخ ابن مبارک' احمد بن حنبل اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے کہ رمضان کے چاند کے لئے ایک شخص کی شہادت کافی ہے اور اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے اور مالک' لیث' اوزاعی اور ثوری رحمہ اللہ کے نزدیک دو مردوں کی شہادت ضروری ہے اور اس میں کچھ فرق نہیں کہ آسمان پر ابر ہو یا نہ ہو اور فقہ حنفیہ میں ہے کہ جب ابر نہ ہو تو بہت سے لوگوں کی گواہی ضروری ہے اور جب دن کو چاند دیکھا گیا زوال سے پہلے یا زوال کے بعد تو نہ روزہ رکھیں اور نہ افطار کریں اور یہ آنے والی رات کا چاند شمار کیا جائے گا (روضہ وغیرہ)

۱۹۷۹- (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَآئَ النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّي رَاَيْتُهٗ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ۔ (رواه ابوداؤد والدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳٤۲ والدارمی حدیث رقم ۱٦۹۲)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ چاند دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ تحقیق میں نے چاند دیکھا ہے تو آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ کا حکم فرمایا۔ (ابوداؤد' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۱۹۸۰- (۱۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَالَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهٖ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۲٥ واحمد فی المسند ٦/ ۱٤۹)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ کے دن اس اہتمام سے شمار کرتے کہ شعبان کے علاوہ کسی اور ماہ کا اہتمام نہ کرتے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے پس اگر ان پر ابر کیا جاتا تو تیس دن پورے کرتے اور پھر روزہ رکھتے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۱۹۸۱- (۱۳) وَعَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَآءَ يْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ

ابوبختری سے روایت ہے' کہ ہم عمرہ کرنے کے لئے نکلے اور جب ہم بطن نخلہ ❶ میں اترے تو ہم چاند دیکھنے کے لئے جمع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا اِنَّا رَاَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ اَىَّ لَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَدَّهٗ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْاَمَدَّهٗ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا الْعِدَّةَ))۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۳۰-۱۰۸۸)

ہوئے' کچھ لوگوں نے کہا کہ وہ تیسری شب کا ہے' اور کچھ لوگوں نے کہا کہ وہ دوسری شب کا ہے' پھر ہم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ہم نے کہا تحقیق ہم نے چاند دیکھا تو بعض نے کہا یہ تیسری شب کا ہے اور بعض نے کہا دوسری شب کا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا' تم نے اس کو کس رات دیکھا؟ ہم نے کہا فلاں فلاں رات میں دیکھا ہے' انہوں نے کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی مدت ٹھہرائی چاند دیکھنے کے وقت اور وہ اس ❷ رات کا ہے کہ جس رات میں تم نے اس کو دیکھا'' اور ایک روایت میں ابوبختری سے ہے کہ ہم نے رمضان کا چاند دیکھا اور ہم ذات عرق میں تھے تو ہم نے ایک شخص کو ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ ان سے پوچھے تو انہوں نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''تحقیق اللہ تعالیٰ ❸ نے شعبان کی مدت دراز کی رمضان کا چاند دیکھنے تک اور اگر تم پر بادل کیا جائے تو گنتی پوری کرو۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بطن نخلہ ایک مقام کا نام ہے۔ ❷ پس وہ اس رات کا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے جب رویت ہو اس شب کا ہے خواہ وہ رات انتیسویں ہو یا تیسویں۔

❸ معلوم ہوا کہ رویت ہلال کی عام نہیں ہوتی یعنی جس شہر والے دیکھیں وہی روزہ رکھیں یا افطار کریں اور دوسروں کو ان کی رؤیت پر اعتماد ضروری نہیں ہے اور بعض علماء نے کہا اگر مطلع ایک ہو تو دوسروں کو بھی اعتبار ضروری ہے اور یہی صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ایک اقلیم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہیں اور بعض علماء کا قول ہے کہ رویت ایک جگہ کی تمام روئے زمین والوں کو کافی ہے۔ یہ صحیح نہیں۔

بَابٌ

باب ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۱۹۸۲ - (۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۲۳' مسلم حدیث رقم

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کھاؤ اس لئے کہ تحقیق سحری کھانے میں برکت ہے۔'' ❷ (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٤٥/ ١٠٩٥' الترمذی حدیث رقم ٧٠٨' النسائی حدیث رقم ٢١٥٥' ابن ماجه حدیث رقم ١٦٩٢' الدارمی حدیث رقم ١٦٩٦ واحمد فی المسند ٣/ ٩٩)

فوائد الحدیث: ❶ یہ باب روزوں کے متفرق مسائل کے بیان میں ہے۔ ❷ برکت ہے الخ یعنی ثواب اور قوت صوم۔

١٩٨٣ - (٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُكْلَةُ السَّحَرِ۔)) **(مسلم)** (مسلم حدیث رقم ٤٦- ١٠٩٦) والترمذی حدیث رقم ٧٠٨ والنسائی حدیث رقم ٢١٦٦ والدارمی حدیث رقم ١٦٩٧)

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے روزوں اور اہل کتاب ❶ کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانے سے ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ کے نزدیک روزہ میں سحری کھانا درست نہیں جبکہ اسلام میں درست اور باعث برکت ہے۔

١٩٨٤ - (٣) عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔)) **(متفق عليه)** (البخاری حدیث رقم .... ومسلم حدیث رقم ٤٨-١٠٩٨ والترمذی حدیث رقم ٦٩٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٦٠٩٧ والدارمی حدیث رقم ١٦٩٩ والمؤطا حدیث رقم ٦ من کتاب الصیام واحمد فی المسند ٥/ ٣٣٩)

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمیشہ لوگ بھلائی کے ساتھ ہوں گے جب تک کہ افطار میں ❶ جلدی کریں گے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ افطار میں جلدی کریں گے الخ سورج غروب ہونے کے فوراً بعد اول وقت میں روزہ کھولنا مستحب ہے جو کہ خیر کا سبب ہے اس لیے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور دیر کرنا جیسے نادان لوگ شیعہ کی صحبت کے اثر سے کرتے ہیں وہ مکروہ ہے۔

١٩٨٥ - (٤) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔)) **(متفق عليه)** (البخاری حدیث رقم ١٩٥٤' مسلم حدیث رقم ٥١-١١٠٠' وابوداؤد حدیث رقم ٢٣٥١' الترمذی حدیث رقم ٦٩٨ والدارمی حدیث رقم ١٧٠٠)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ اس جگہ سے رات آئے اور دن جائے اس جگہ سے' اور آفتاب غروب ہو جائے تو تحقیق ❶ روزدار نے افطار کیا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تحقیق افطار کیا الخ یعنی حکماً یہ افطار کرنے والا ہو چکا اگرچہ کھائے پیئے نہیں یا معنی یہ کہ روزہ دار روزہ کھول دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۸۶ - (۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((وَاَيُّكُمْ مِّثْلِیْ اِنِّیْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَيَسْقِيْنِیْ۔)) (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ۱۹۶۰ ومسلم حدیث رقم (۵۷۔ ۱۱۰۳) وابوداؤد حدیث رقم ۲۳۶۱ والدارمی حدیث رقم ۱۷۰۳ والمؤطا حدیث رقم ۳۹ من کتاب الصیام واحمد فی المسند ۶/ ۲۵۸)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع ❶ کیا رسول اللہ ﷺ نے متواتر روزہ رکھنے سے، پس ایک شخص نے آپ سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ تو متواتر روزہ رکھتے ہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تم میں سے میری مانند کون ❷ ہے؟ تحقیق میں رات گزارتا ہوں کہ مجھ کو رب میرا کھلاتا اور پلاتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع کیا اور وہ روزہ پر روزہ رکھنا ہے بغیر اس کے کہ درمیان میں کچھ کھائے یا پئے۔ خطابی وغیرہ نے کہا کہ وصال کا روزہ نبی ﷺ کے خصائص میں سے ہے اور امت پر حرام ہے اور بعض علماء نے کہا کہ امت پر نہی بہ سبب رحمت اور شفقت کے ہے۔ نووی مختصراً۔ ❷ تم میں کون ہے میری مانند یعنی ہیچ ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۱۹۸۷ - (۶) عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَـهٗ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَفَهٗ عَلٰى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَّ الزُّبَيْدِیُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَ يُوْنُسُ الْاَيْلِیُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۵۴ والترمذی حدیث رقم ۷۳۰ والنسائی حدیث رقم ۲۳۳۳ والدارمی حدیث رقم ۱۶۹۸ والمؤطا حدیث رقم ۵ من کتاب الصیام واحمد فی المسند ۶/ ۲۸۷)

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے تو ❶ اس کا روزہ نہیں۔'' (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی) اور ابوداؤد نے کہا کہ معمر، زبیدی، ابن عیینہ اور یونس ایلی سب نے امام زہری سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے یعنی ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تو اس کا روزہ نہیں الخ اہل حدیث اور شافعیہ اور حنابلہ اسی حدیث کے موافق روزہ کی نیت رات سے ضروری جانتے ہیں لیکن نفل روزہ میں رات سے نیت ضروری نہیں اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ میرے پاس آئے اور فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ میں نے عرض کیا، نہیں آپ نے فرمایا تو میں روزہ سے ہوں اور آپ اپنے روزہ پر قائم رہتے، الحدیث۔

۱۹۸۸ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ اَحَدُكُمْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی شخص اذان سنے ❶ اور اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاِنَاءُ فِیْ یَدِهٖ فَلَا یَضَعْهُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۵۰ واحمد فی المسند ۲/ ۵۱۰)

ہاتھ میں برتن ہو تو وہ برتن کو رکھ نہ دے یہاں تک کہ اس سے اپنی حاجت پوری کرے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اذان سنے الخ یعنی صبح کی تو اپنی حاجت پوری کرے یہ اس وقت ہے جب یقینی بات ہو کہ صبح نہیں ہوئی یا صبح نہ ہونے کا گمان غالب ہو تو ایسی صورت میں فقط اذان سننے سے کھانا پینا موقوف نہ کرے اور اگر صبح ہونے کا یقین ہو گیا ہو تو پھر کھانا پینا چھوڑ دے۔

۱۹۸۹ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا))۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۷۰۰ واحمد فی المسند ۲/ ۳۲۹)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا' میرے بندوں میں سے مجھے وہ شخص بہت پیارا ہے جو افطار میں جلدی کرے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۹۹۰ - (۹) وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَآءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَلَمْ یَذْكُرْ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ غَیْرُ التِّرْمِذِیِّ) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۵۵' الترمذی حدیث رقم ۶۵۸' ابن ماجه حدیث رقم ۱۶۹۹' الدارمی حدیث رقم ۱۷۰۱ واحمد فی المسند ٤/ ۱۷)

سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص افطار کرے تو چاہیے کہ وہ کھجور سے افطار کرے ❶ کیونکہ کھجور برکت کا سبب ہے تو اگر کھجور نہ پائے تو پھر پانی پر افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی) اور کسی نے ''فانه بركة'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کھجور پر اس سے معلوم ہوا کہ کھجور پر روزہ افطار کرنا مستحب ہے۔

۱۹۹۱ - (۱۰) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَتُمَیْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَیْرَاتٌ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے افطار کرتے تھے اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار کرتے پھر اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَسَاحَسْوَاتٍ مِنْ مَّآءٍ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (ابو داؤد حديث رقم ٢٣٥٦ والترمزی حديث رقم ٦٩٦ واحمد في المسند ٣/ ١٦٤)

خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی کے پیتے' (ترمذی و ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

١٩٩٢ - (١١) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْجَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ))۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَمُحْيِ السُّنَّةِ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ) (احمد في المسند ٤/ ١١٤)

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ روزہ دار کو افطار کرائے یا کسی غازی کا سامان درست کر دے تو اس کو بھی اس کی طرح ہی ثواب ہے۔'' (بیہقی فی شعب الایمان) اور محی السنۃ نے شرح السنۃ میں اور کہ یہ صحیح ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٩٩٣ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ((ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ))۔ (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد حديث رقم ٢٣٥٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے (کر لیتے) تو فرماتے: ''گئی پیاس اور رگیں تر ہوئیں اور ثواب ثابت ہوا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

١٩٩٤ - (١٣) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ))۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ مُرْسَلًا) (ابو داوٗد حديث رقم ٢٣٥٨)

سیدنا معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو فرماتے: ''یا الٰہی! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا۔'' (ابوداؤد) نے اس کو مرسل روایت کیا ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

١٩٩٥ - (١٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَّا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ))۔ (رواه ابو داوٗد و ابن ماجة) (ابو داوٗد حديث رقم ٢٣٥٣ وابن ماجه حديث رقم ١٦٩٨

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار کرنے میں جلدی کریں گے کیوں کہ یہود اور نصاریٰ ❶ افطار میں دیر کرتے ہیں۔'' (ابوداؤد، ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحمد فی المسند ۲/ ۴۵۰)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ افطار میں دیر کرتے ہیں الخ اور روافض بھی یہود کی پیروی کر کے افطار میں دیر کرتے ہیں اور بعض بدعتی بھی روافض کی پیروی کر کے افطار میں دیر کرتے ہیں اہل سنت سنت کی پیروی کرتے ہیں سحری میں دیر کرتے ہیں اور افطار میں جلدی۔

۱۹۹۶- (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ عَطِیَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰی عَآئِشَةَ فَقُلْنَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَحَدُهُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ یُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَ یُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَیُّهُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاٰخَرُ اَبُوْمُوْسٰی۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۴۹۔ ۱۰۹۹) وابوداؤد حدیث رقم ۲۳۵۴ والترمذی حدیث رقم ۷۰۲ والنسائی حدیث رقم ۲۱۶۱ واحمد فی المسند ۶/ ۴۸)

ابوعطیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروق رحمہ اللہ ام المؤمنین سیدہ ائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے' ہم نے کہا' اے مومنوں کی ماں! محمد ﷺ کے اصحاب میں دو مرد ہیں' ایک ان میں روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز پڑھتا ہے اور دوسرا دیر کر کے افطار کرتا ہے اور دیر کر کے نماز پڑھتا ہے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ان میں سے کون جلد افطار کرتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے؟ ہم نے کہا' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' اسی ❶ طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا اور دوسرے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت افطار کرنا اور اول وقت ہی نماز پڑھنا مسنون ہے اور یہی طریق نبوی ہے اور اسی کی ہر متبع سنت کو اتباع لازم ہے۔ (اس حدیث میں دعا کے جو الفاظ ذھب اور روایتلت یہ ماضی کے صیغے ہیں' ان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا افطار کے بعد کی ہے نہ کہ افطار کرنے سے پہلے اور رہی یہ بات کہ جو دعا عام طور پر مروج ہے جو کہ اس کے بعد والی حدیث میں مذکور ہے وہ مرسل ہے اس کے متعلق یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اس کے مقابلہ میں کوئی صریح افطار کرنے کے لیے نہیں ہے تو اس لیے اگر اس پر عمل کیا جائے تو ان شاءاللہ اس میں نبی ﷺ کی مخالفت نہیں ہوگی اور ویسے بھی اگر یہ دعا پڑھیں گے تو اس کے بعد بسم اللہ تو لازم ہے کیونکہ نبی ﷺ کا واضح فرمان ہے کہ کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ لازم ہے لہٰذا ذھب الظمأ کو افطار کے پہلے مخصوص کرنا میرے خیال میں اس کے الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے درست نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب' ع۔ خ)

۱۹۹۷- (۱۶) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی السُّحُوْرِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ ((هَلُمَّ اِلَی الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ))۔ (رواه ابو داؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۴۴ والنسائی ۴/ ۱۴۵ حدیث رقم ۲۱۶۳)

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں سحری کی طرف بلایا' پس کہا: ''با برکت کھانے کی طرف آ۔'' (ابوداؤد ونسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۹۸- (۱۷) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سُحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۴۵)

''مومن کا سحر کا بہترین کھانا کھجور ہے۔'' (ابوداؤد)

بَابُ تَنْزِیْہِ الصَّوْمِ

باب ❶ روزہ کے پاک کرنے کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۱۹۹۹- (۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ))۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۹۰۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۸۹ واحمد فی المسند ۲/ ۴۵۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ ❷ کو اس میں کچھ حاجت نہیں کہ اس شخص نے اپنا کھانا اور اپنا پینا چھوڑا ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس باب میں اس کا بیان ہے کہ روزہ کس چیز سے جاتا رہتا ہے اور کس چیز سے باطل ہوتا ہے اور کس چیز سے اس کا ثواب کم ہوتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ان سے پرہیز کرے۔ ❷ تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں الخ یعنی روزہ رکھنے سے یہ عرض ہے کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب وہی تباہی قول و فعل کرتا رہا تو کھانا پینا چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل نہ ہوئی اگرچہ فرض گردن سے ادا ہوا لیکن بے لطف۔

۲۰۰۰- (۲) وَعَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَھُوَ صَائِمٌ وَکَانَ اَمْلَکَکُمْ لِاِرْبِہٖ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۹۲۷ و مسلم حدیث رقم ۶۵-۱۱۸۶ وابوداؤد حدیث رقم ۲۳۸۲ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۸۷ واحمد فی المسند ۶/ ۴۲)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ (اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ ❶ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے تھے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے اور آپ اپنی شہوت کو قابو رکھنے میں تم لوگوں سے بہت زیادہ قادر تھے۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بوسہ لیتے الخ اپنی بیویوں سے یہ معاملہ کرتے اس حدیث کی رو سے بوسہ لینا اور بدن سے بدن لگانا اپنی عورت سے روزہ دار کے لئے جائز ہے اگر جماع کرنے کا یا انزال ہونے کا خوف نہ ہو۔

۲۰۰۱- (۳) وَعَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُدْرِکُہُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ وَھُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَیْرِ حُلْمٍ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۹۳۰ ومسلم حدیث رقم (۷۶۔ ۱۱۰۹) وابوداؤد

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کو رمضان میں کبھی جنابت کی حالت میں صبح ہو جاتی، آپ احتلام ❶ کے بغیر ہوتے تھے تو آپ ❷ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ۲۳۸۸ والترمذی حدیث رقم ۷۷۹ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷۰٤ والدارمی حدیث رقم ۱۷۲۵ واحمد فی المسند ٦/ ۳۰۸)

فوائد الحدیث: ❶ احتلام کے بغیر الخ یعنی بسبب جماع کے جنابت اختیاری ہوتی ہے جب اس میں روزہ درست ہوا تو احتلام کے سبب سے جو نہانے کی حاجت ہوگی اس میں بطریق اولیٰ درست ہوگا بلکہ اگر روزے کی حالت میں بھی احتلام ہو تو مضر نہیں۔

❷ پس نہاتے الخ اس سے معلوم ہوا کہ جب جنبی ہو جائے اور صبح کے بعد نہائے تو اس کا روزہ صحیح ہے خواہ فرض ہو خواہ نفل' اس پر قضاء ہے نہ کوئی اور بلاء۔

۲۰۰۲ - (٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۳۸ وابو داوٗد حدیث رقم ۲۳۷۳ والترمذی حدیث رقم ۷۷۵ وابن ماجه حدیث رقم ۱٦۸۲)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے احرام کی ❶ حالت میں سینگی لگوائی اور روزہ ❷ کی حالت میں سینگی لگوائی۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ علماء نے حالت احرام میں پچھنے لگانے کے جواز پر اجماع کیا ہے' خواہ سر میں لگائے جب ضرورت ہو اگر چہ بال ٹوٹ جائیں اور بال ٹوٹنے میں فدیہ ہے اور اگر بال نہ ٹوٹیں تو کچھ فدیہ نہیں غرض بغیر ضرورت کے حرام ہے اگر بال ٹوٹنے کا خیال ہے اور اگر بالوں کی جگہ نہیں تو بغیر ضرورت کے بھی جائز ہے یہی مذہب شافعیہ اور جمہور کا ہے۔ نووی ❷ جمہور علماء نے روزہ کی حالت میں اس حدیث سے دلیل لی ہے اور جن احادیث میں روزہ ٹوٹنے کا ذکر ہے تو جمہور ان کی تاویل کرتے ہیں اس طرح پر کہ روزے میں پچھنے لگانے گویا روزہ توڑنے کے لئے اپنے آپ کو مستعد کرنا ہے۔

۲۰۰۳ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ نَّسِيَ وَ هُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَ سَقَاهُ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۲۳۹۸ والترمذی حدیث رقم ۷۲۱ والدارمی حدیث رقم ۱۷۲٦ واحمد فی المسند ۲/ ۳۹۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھول جائے اور وہ روزہ دار ہو' اس نے کھا لیا یا پی لیا' تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے' سوائے اس کے نہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا۔'' ❶ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کی دعوت کی' روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ' اللہ کریم ہے بھول چوک کو نہیں پکڑتا۔

۲۰۰٤ - (٦) وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ ((مَالَكَ)) قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ وَاَنَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اچانک ایک شخص آپ کے پاس آیا' اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہوا' آپ فرمایا: تجھے کیا ہوا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَآئِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا)) قَالَ لَا قَالَ ((فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) قَالَ لَا قَالَ ((هَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا)) قَالَ لَا قَالَ ((اجْلِسْ)) وَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَّالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ ((اَيْنَ السَّآئِلُ)) قَالَ اَنَا قَالَ ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ)) فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ ((اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ))۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٩٣٦ ومسلم حديث رقم (٨١۔ ١١١١) وابوداوٗد حديث رقم ٢٣٩٠ والترمذی حديث رقم ٧٢٤ وابن ماجه حديث رقم ١٦٧١ والدارمی حديث رقم ١٧١٦ والمؤطا حديث رقم ٢٨ من كتاب الصيام واحمد فی المسند ٢/ ٢٤١)

اس نے کہا میں نے اپنی عورت سے جماع کر لیا جبکہ میں روزہ سے تھا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس غلام ہے کہ تو اس کو آزاد کرے؟'' اس نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا: کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ دو ماہ کے متواتر روزے رکھے؟ اس نے کہا' نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھلانے طاقت رکھتا ہے؟ اس نے کہا' نہیں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جا اور ٹھہرے رہے نبی ﷺ پس ہم اسی طرح بیٹھے تھے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ''عرق'' آیا اس میں کھجوریں تھیں اور ''عرق'' کہتے ہیں بڑے ٹوکرے کو' آپ نے فرمایا: ''پوچھنے والا کہاں ہے؟'' اس نے کہا' میں حاضر ہوں' آپ نے فرمایا: ''یہ کھجوریں لے اور ان کو اللہ کے لیے (تقسیم کر) پھر اس شخص نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا میں ایسے کو اللہ کے لیے دوں کہ وہ مجھ سے زیادہ محتاج ہو' اللہ کی قسم نہیں مدینہ کے دونوں اطراف کے درمیان کوئی گھر والے میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج نہیں ہیں اور مراد دونوں طرفوں سے دو پہاڑیاں' تو ❶ نبی ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہوئیں' پھر آپ نے فرمایا: ''اسے اپنے اہل کو کھلا'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تو نبی ﷺ ہنسے الخ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ رمضان کا روزہ قصداً توڑنے سے ظہار کا سا کفارہ لازم آتا ہے جبکہ بعض علماء نے کہا کفارہ واجب نہیں ہوتا مگر جماع میں' سبحان اللہ اس شخص کی بھی کیا قسمت تھی کہ روزہ کا کفارہ بھی ساقط ہوا اور ایک ٹوکرا کھجور کا بھی مفت ہاتھ آیا علماء نے کہا ہے کہ یہ اس شخص سے خاص تھا اس کے بعد کسی کے لئے جائز نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٠٠٥ - (٧) عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَآئِمٌ وَيَمَصُّ لِسَانَهَا (رواه ابو داوٗد) (ابوداوٗد حديث رقم ٢٣٨٦ واحمد فی المسند ٦/ ١٢٣)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بوسہ لیتے تھے ان (عائشہ رضی اللہ عنہا) کا اور آپ روزہ دار ہوتے اور آپ ان کی زبان چوستے۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے مرقاۃ میں کہا یہ حدیث ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۰۶ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهٗ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَسَاَلَهٗ فَنَهَاهُ وَاِذَا الَّذِیْ رَخَّصَ لَهٗ شَیْخٌ وَاِذَا الَّذِیْ نَهَاهُ شَابٌّ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۸۷)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا نبی ﷺ سے روزہ کی حالت میں مباشرت کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے اس کو اجازت دی۔ ایک اور شخص آیا' اس نے آپ سے پوچھا تو آپ نے اس کو منع کیا' وہ شخص کہ جس کو اجازت دی وہ بوڑھا ❶ تھا اور وہ شخص کہ جس کو منع کیا وہ جوان ❷ تھا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن شواہد کے ساتھ یہ حدیث صحیح ہوتی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ بوڑھا تھا الخ بوڑھا امن میں ہوتا ہے اس کے جماع کرنے کا خوف نہیں ہوتا اس لئے اس کو اجازت دی۔
❷ وہ جوان تھا اس لئے اس کو منع فرمایا کہ جوان میں اندیشہ ہے کہ کہیں جماع نہ کر بیٹھے اور یہ نہی محمول ہے تنزیہہ پر یا تحریم پر' اس میں خلاف ہے

۲۰۰۷ - (۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَآءٌ وَمَنِ اسْتَقَآءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِی الْبُخَارِیَّ لَا اَرَاهُ مَحْفُوْظًا۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۸۰ والترمذی حدیث رقم ۷۲۰ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۷۶ والدارمی حدیث رقم ۱۷۲۹ واحمد فی المسند ۲/ ۴۹۸)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو قے غلبہ کرے اور وہ روزہ سے ہو تو اس پر قضاء ❶ نہیں اور جو شخص قصداً قے کرے تو اسے چاہئے کہ وہ قضا کرے۔'' (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو نہیں جانتے مگر عیسیٰ بن یونس کی حدیث سے اور محمد یعنی بخاری نے کہا' میں اس حدیث کو محفوظ گمان نہیں کرتا۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس پر قضا نہیں الخ اگرچہ قے منہ بھر کر ہو کیونکہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا' اگرچہ بار بار آئے ابن منذر نے اجماع نقل کیا ہے کہ عمداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۰۰۸ - (۱۰) وَعَنْ مَعْدَانَ ابْنِ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَاالدَّرْدَآءِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاالدَّرْدَآءِ حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَاَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ (رواه ابو داؤد

سیدنا معدان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی' کہ قے کی رسول اللہ ﷺ نے پھر افطار کیا' معدان نے کہا کہ میں ثوبان سے دمشق کی مسجد میں ملا تو میں نے کہا کہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والترمذی والدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۸۱ والترمذی حدیث رقم ۸۷ والدارمی حدیث رقم ۱۷۲۸ واحمد فی المسند ٦/ ٤٤٣)

آپ نے قے کی پھر روزہ افطار کیا' ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو ❶ کا پانی ڈالا تھا۔ (ابوداؤد و ترمذی و دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان کے وضو کا پانی الخ اس سے امام ابوحنیفہ اور امام احمد رحمہ اللہ نے دلیل لی ہے کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور امام شافعی اور دوسرے علماء رحمہم اللہ نے وضو سے منہ دھونا اور کلی کرنا مراد لیا ہے اور آپ کا یہ نفلی روزہ تھا اور نفلی روزہ میں قصداً قے کرنا عذر کے ساتھ جائز ہے واللہ اعلم۔

۲۰۰۹ - (۱۱) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَالَا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد حديث رقم ٢٣٦٤ والترمذی حديث رقم ٧٢٥ واحمد فی المسند ٣/ ٤٤٥)

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت ❶ میں مسواک کرتے ہوئے اس قدر دیکھا ہے کہ شمار نہیں کر سکتا۔ (ترمذی و ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ روزہ کی حالت میں الخ معلوم ہوا کہ مسواک روزہ دار کو کسی حالت میں بھی مکروہ نہیں ہے نہ شروع دن میں' نہ اخیر دن میں بلکہ یہ سنت ہے' اکثر اہل علم کا یہی قول ہے اور جو یہ کہتے ہیں کہ اس سے منہ کی وہ بو جاتی رہتی ہے جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے افضل ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مسواک سے یہ بو زائل نہیں ہو سکتی بلکہ مزید قوی ہو جائے گی کیونکہ خلوف اس بو کو کہتے جو خلو معدہ کی حالت میں پیدا ہوتی ہے۔

۲۰۱۰ - (۱۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اشْتَكَيْتُ عَيْنِي أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ ((نَعَمْ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَأَبُو عَاتِكَةَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ) (ابوداؤد حديث رقم ٢٣٧٨ والترمذی حديث رقم ٧٢٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' اس نے کہا میری آنکھیں درد کرتی ہیں کیا میں روزہ کی حالت میں سرمہ ڈال لوں آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' ❶ (ترمذی) اور کہا امام ترمذی نے اس حدیث کی سند قوی نہیں اور اس حدیث کا راوی ابوعاتکہ ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا کہ ہاں الخ ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کہ روزہ کی حالت میں سرمہ لگانا درست ہے جبکہ امام احمد رحمہ اللہ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور انہوں نے اس حدیث کی سند پر گفتگو کی ہے۔

۲۰۱۱ - (۱۳) وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ (رواه مالك و ابو داؤد) (ابوداؤد حديث رقم ٢٣٦٥

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام عرج پر روزہ کی حالت میں پیاس دفع کرنے کے لیے یا گرمی دفع کرنے کے لیے اپنے سر پر ❶ پانی ڈالتے ہوئے دیکھا۔'' (مالک و ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والموطا حدیث رقم ۲۲ من کتاب الصیام واحمد فی المسند ۳/ ۴۷۵)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے سر پر پانی ڈالتے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو اپنے سر پر پانی ڈالنا پیاس بجھانے یا گرمی دفع کرنے کے لئے جائز ہے۔

۲۰۱۲ - (۱۴) وَعَنْ شَدَّادِبْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتٰى رَجُلًا بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِىْ لِثَمَانِى عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ ((اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ))۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِىُّ) قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحِىُ السُّنَّةِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَتَاَوَّلَهٗ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِى الْحِجَامَةِ اَىْ تَعَرَّضَا لِلْاِفْطَارِ اَلْمَحْجُوْمُ لِلضُّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِاَنَّهٗ لَايَاْمَنُ مِنْ اَنْ يَّصِلَ شَيْءٌ اِلٰى جَوْفِهٖ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۶۹ وابن ماجه حدیث رقم ۱۶۸۱ والدارمی حدیث رقم ۱۷۳۰ واحمد فی المسند ۴/ ۱۲۳)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد میں ایک شخص کے پاس آئے اور وہ شخص بھری ہوئی سینگیاں لگواتا تھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی' آپ نے فرمایا: ''ٹوٹ گیا روزہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا۔'' (ابوداؤد' ابن ماجہ' داری) شیخ امام محی السنہ اور بعض علماء نے جو سینگی لگوانے کی اجازت دیتے ہیں اس حدیث کی تاویل کی ہے' انہوں نے کہا کہ سینگی لگوانے والا کمزوری کی وجہ سے افطار کے قریب ہو جاتا ہے اور لگانے والا اس وجہ سے افطار کے قریب ہو جاتا ہے کہ اس کا سینگی کو چوسنے سے اس کے پیٹ میں کچھ نہ کچھ ضرور چلا جائے گا۔''

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۰۱۳ - (۱۵) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِىُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِىُّ وَالْبُخَارِىُّ فِىْ تَرْجَمَةِ بَابٍ) وَقَالَ التِّرْمَذِىُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِى الْبُخَارِىَّ يَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِى لَااَعْرِفُ لَهٗ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔ (البخاری تعلیقا باب اذا جامع فی رمضان من کتاب الصیام وابو داؤد حدیث رقم ۲۳۹۶ والترمذی حدیث رقم ۷۲۳ وابن ماجه

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قصداً افطار کرے ❶ رمضان سے ایک دن کا بھی روزہ بغیر کسی رخصت اور بغیر کسی مرض کے' تو اس سے تمام عمر روزہ رکھنا بدلہ نہیں ❷ اتارتا اگرچہ وہ تمام عمر روزے رکھے۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی اور بخاری نے ترجمہ کے باب میں) اور ترمذی نے کہا میں نے محمد یعنی بخاری رحمہ اللہ سے سنا وہ ابوالمطوس راوی کے متعلق کہتے تھے کہ میں اس کو حدیث کے علاوہ نہیں جانتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ۱٦٧٢ والدارمی حدیث رقم ١٧١٤ واحمد فی المسند ٢/ ٣٨٦)

حكم الحديث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحديث: ❶ توڑ ڈالا روزہ الخ امام احمدؒ اور علماء کی ایک جماعت کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ پچھنے لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے بخلاف جمہور علماء کے وہ کہتے ہیں کہ پچھنے لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور وہ یہی تاویل بیان کرتے ہیں جو شیخ محی السنہ نے بیان کی۔ امام احمدؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو مذکور ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور آپ روزہ دار تھے احرام باندھے ہوئے کہا ہے کہ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ آپ پچھنے لگانے کے بعد روزہ پر قائم رہے بلکہ احتمال ہے کہ روزہ نفلی ہو اور آپ نے پچھنے لگا کر افطار کر ڈالا ہو اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو۔ ❷ بدلہ نہیں اتارتا الخ یہ مبالغہ کے طور پر فرمایا اور مراد یہ ہے کہ فرض روزہ کا ثواب اس قدر ہے کہ جو نفلی روزہ سے ہاتھ نہیں آتا اگر چہ تمام عمر رکھے ویسے اگر ایک روزہ نہ رکھا ہو اور اس کے بدلہ میں ایک روزہ رکھے تو فرض ادا ہو جائے گا اور اگر رکھ کر توڑ ڈالا تو دو مہینہ کے متواتر روزے کفایت کریں گے۔

٢٠١٤ - (١٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَّيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهٖ إِلَّا الظَّمَأُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَّيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهٖ إِلَّا السَّهَرُ))۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِي بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ۔ (ابن ماجه حديث رقم ١٦٩٠ والدارمی حديث رقم ٢٧٢٠ واحمد فی المسند ٢/ ٣٧٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہت سے روزہ دار (ایسے) ہیں کہ ان کو ان کے روزہ سے حاصل نہیں مگر پیاسا رہنا اور کتنے قیام کرنے والے ہیں کہ ان کو ان کے قیام سے حاصل نہیں مگر بے خوابی۔“ ❶ (دارمی) اور لقیط بن صبرۃ کی حدیث وضو کے سنن کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

حكم الحديث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحديث: ❶ مگر بے خوابی یعنی ان کو روزہ اور عبادت کا نور حاصل نہیں ہوتا بلکہ نماز روزہ ان پر ایک تکلیف ہے دن کو بھوکا رہنا اور رات کے جاگنے کو ہی وہ کافی سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ان کی غلطی ہے ان کو معلوم ہو جائے گا کہ روزہ اور نماز سے صرف بھوکا رہنے اور جاگنے کی غرض نہ تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٠١٥ - (١٧) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ثَلَاثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔ (الترمذی حدیث رقم ٧١٩)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزیں روزہ دار کا روزہ افطار نہیں کرتیں سینگی ❶ قے اور احتلام۔“ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث محفوظ نہیں اور عبدالرحمن ابن زید راوی کو حدیث میں ضعیف کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث کا معنی صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قے الخ یعنی جو قے اپنے آپ آئے۔

٢٠١٦ - (١٨) وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ۔ (بخاری) (البخاری حدیث رقم ١٧٤٠)

ثابت بنانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سینگی لگوانے کو روزہ دار کے لیے مکروہ جانتے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر ضعف کی وجہ سے۔ (بخاری)

٢٠١٧ - (١٩) وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ۔ (البخاری تعلیقا باب ٣٢ من کتاب الصوم)

بخاری سے بطور تعلیق کے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روزہ کی حالت میں سینگی لگواتے تھے پھر سینگی لگوانا چھوڑ ❶ دی اور وہ رات کو سینگی لگواتے تھے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھر سینگی لگوانا چھوڑ دی الخ یعنی روزہ میں اور یہ احتیاطاً چھوڑ دی یا کمزوری کے خوف کی وجہ سے اور بعض احادیث بخاری نے بغیر سند کے روایت کی ہیں اس کو تعلیق کہتے ہیں اور مصنف کو چاہئے تھا کہ پہلے عن ابن عمر کہتا الخ پھر کہتا رواہ البخاری تعلیقا۔

٢٠١٨ - (٢٠) وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَافِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَزْدَرِدَ رِيْقَهٗ وَمَاذَا بَقِيَ فِيْ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَاِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا اَقُوْلُ اِنَّهٗ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ۔ (رواه البخاری فی ترجمۃ باب) (البخاری تعلیقا باب ٢٨ من کتاب الصوم)

عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اگر کلی کرے پھر پانی کو ڈال دے کہ اس کے منہ میں ہے، تھوک اور جو چیز منہ کے اندر باقی ہے اس کے نگل لینے سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، اور مصطگی نہ چبائے پس اگر مصطگی کا تھوک نگل گیا تو میں نہیں کہتا کہ اس کا روزہ ٹوٹا لیکن اس سے منع کیا جاتا ہے ❶ بخاری نے یہ ترجمہ کے باب میں نقل کیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لیکن منع کیا جاتا ہے اس سے الخ یعنی احتیاطاً پس نہی اس میں تنزیہی ہے۔

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

باب مسافر ❶ کے روزہ کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٠١٩ - (١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ ((اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٩٤٣ ومسلم حدیث رقم ١٠٣-١١٢١، ابوداؤد

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ اور وہ بہت روزے رکھنے والا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر چاہے ❷ تو روزہ رکھ اور اگر چاہے تو افطار کر۔" (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ۲۴۰۲ والترمذی حدیث رقم ۷۱۱ والنسائی حدیث رقم ۲۳۸٤ وابن ماجه حدیث رقم ۱٦٦۲ والدارمی حدیث رقم ۱۷۰۷ ومالك حدیث رقم ۲٤ واحمد فی المسند ٦/ ٤٦)

فوائد الحدیث: ❶ مسافر کے روزہ کے بیان میں الخ یعنی مسافر کو روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں اور ان دونوں میں افضل کیا ہے؟ اکثر علماء اسی پر ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑ دینا دونوں جائز ہیں خواہ سفر راحت کا ہو یا تکلیف دہ لیکن اگر تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے اور اگر تکلیف کا امکان ہو تو پھر افطار بہتر ہے جیسے اس باب کی احادیث سے ان شاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو جائے گا۔ ❷ اگر چاہے تو الخ یعنی تخفیف اور آسانی کے لیے اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے یہ حکم سفر میں فرض نہیں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں آدمی کو اختیار ہے

۲۰۲۰ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِسِتَّ عَشَرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ یَعِبِ الصَّآئِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّآئِمِ۔ **(مسلم)** (البخاری حدیث رقم ۱۹٤۷ ومسلم حدیث رقم (۹۳۔ ۱۱۱٦) وابوداؤد حدیث رقم ۲٤۰۵ والترمذی حدیث رقم ۷۱۲)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سولہ رمضان کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیلئے چلے ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور ہم میں سے بعض نے افطار کیا (روزہ نہ رکھا) تو روزہ دار نے افطار کرنے والے پر اور افطار کرنے والے نے روزہ دار پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ (مسلم)

۲۰۲۱ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَرَاٰی زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَیْهِ فَقَالَ ((مَا هٰذَا)) قَالُوْا صَآئِمٌ فَقَالَ ((لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ))۔ **(متفق علیه)** (البخاری حدیث رقم ۱۹۳٦ ومسلم حدیث رقم (۹۲۔ ۱۱۱۵) وابوداؤد حدیث رقم ۲٤۰۷ والنسائی حدیث رقم ۲۲٦۲ وابن ماجه حدیث رقم ۱٦٦٤ والدارمی حدیث رقم ۱۷۰۹ واحمد فی المسند ۳/ ۲۹۹)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے ایک مقام پر آپ نے دیکھا کہ مجمع میں ایک شخص پر سایہ کیا گیا ہے تو آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا، یہ روزہ دار ہے، آپ نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔'' ❶ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں نیکی الخ یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر میں روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضروری نہیں۔

۲۰۲۲ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِی السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّآئِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِیْ یَوْمٍ حَآرٍّ فَسَقَطَ الصَّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم میں سے بعض روزہ دار تھے اور بعض روزہ دار نہیں تھے، تو ہم گرمی کے دن ایک منزل میں اترے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَضَرَبَ الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۲۸۹۰ ومسلم حدیث رقم (۱۰۰۔ ۱۱۱۹) والنسائی حدیث رقم ۲۲۸۳)

روزہ دار گر پڑے اور افطار کرنے والے کھڑے رہے' انہوں نے خیمے کھڑے کیے اور اونٹوں کو پانی پلایا' تو نبی ﷺ نے فرمایا: "آج کے دن افطار کرنے والے ثواب لے گئے۔" ❶ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ آج کے دن ثواب لے گئے افطار کرنے والے الخ یعنی خدمت کا ثواب آج صرف ان کو نصیب ہوا جو روزہ سے نہ تھے۔

۲۰۲۳- (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذَالِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری حدیث رقم ۱۹۴۸ ومسلم حدیث رقم (۸۸۔ ۱۱۱۳) والنسائی حدیث رقم ۲۲۹۰ واحمد فی المسند ۱/ ۲۹۱)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ مدینہ سے مکہ کی طرف تشریف لے چلے تو آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ عسفان تک پہنچے ❶ پھر پانی منگوایا' پھر ❷ اس کو ہاتھ میں اٹھایا تا کہ اس کو لوگ دیکھیں ❸ آپ نے پھر افطار کیا یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور یہ سفر رمضان میں تھا' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا اور افطار بھی کیا' تو جو چاہے ❹ روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ عسفان تک پہنچے یہ ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ سے دو منزل ہے۔ ❷ پھر اس کو ہاتھ میں اٹھایا الخ یعنی ہاتھ میں لے کر اس کو بہت اونچا کیا۔ ❸ تا کہ لوگ اس کو دیکھیں الخ یعنی افطار کرنا جائز ہے یا نبی ﷺ کی متابعت اختیار کریں۔ ❹ جو چاہے روزہ رکھے الخ اس حدیث میں بھی جمہور کی دلیل ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور افطار کرنا دونوں برابر ہیں۔

۲۰۲۴- (۶) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ (مسلم حدیث رقم (۹۱۔ ۱۱۱۴)

اور مسلم کی ایک روایت میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اس طرح ہے کہ نبی ﷺ نے عصر کے بعد پانی پیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲۰۲۵- (۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى))۔ (رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة) (ابو داؤد حدیث

سیدنا انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز موقوف کر دی جبکہ روزہ مسافر سے' دودھ پلانے والی ❶ اور حمل والی سے معاف فرما دیا ہے۔" ❷ (ابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقم ۲٤۰۸ والترمذی حدیث رقم ۷۱۵ والنسائی حدیث رقم ۲۲۷۵ وابن ماجه حدیث رقم ۱٦٦۷ واحمد فی المسند ٥/ ۲۹)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور دودھ پلانے والی الخ لیکن ان کو قضاء لازم ہے بعض علماء نے کہا قضا بھی کریں اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائیں اور بعض نے کہا اگر کھانا کھلا دیں تو پھر قضا واجب نہیں اور جو قضا کرنا چاہیں تو پھر کھانا کھلانا واجب نہیں۔

۲۰۲٦ – (۸) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ لَهٗ حَمُوْلَةٌ تَاْوِیْ اِلٰى شِبْعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ))۔ (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد حدیث رقم ۲٤۱۰ واحمد فی المسند ٥/ ۷)

سیدنا سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس اچھی سواری ہو جو اسے آرام سے منزل تک پہنچائے تو اس کو رمضان کا روزہ رکھنا چاہیے ❶ اسے جہاں بھی رمضان آ جائے۔“ (ابوداوٗد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❷ رمضان کا روزہ الخ یہ حکم استحباب کے لئے ہے ورنہ سب تمام کے نزدیک سفر میں افطار کرنا جائز ہے اگرچہ مشقت نہ ہو۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۰۲۷ – (۹) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ ((اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۹۰۔ ۱۱۱٤) والترمذی حدیث رقم ۷۱۰ والنسائی حدیث رقم ۲۲٦۳)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کی طرف تشریف لے چلے تو آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ پہنچے کراع الغمیم تک اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا پیالہ منگوایا، پھر اس کو اٹھایا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کی طرف دیکھا پھر آپ نے پانی پیا، اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا کہ تحقیق بعض لوگوں نے روزہ رکھا (ہوا) ہے تو آپ نے فرمایا کہ: ”یہ لوگ نافرمان ہیں، یہ لوگ نافرمان ہیں۔“ ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ لوگ نافرمان ہیں الخ جس سال مکہ فتح ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں روزہ رکھ کر جہاد کے لیے چلے، جب مکہ کے قریب پہنچے تب یہ فرمایا، خلاصہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل اس لئے کیا تھا کہ لوگ دیکھ کر آپ کی پیروی کریں، تو جنہوں نے روزہ افطار نہ کیا انہوں نے آپ کی مخالفت کی اس لئے آپ ناراض ہوئے اور مکرر تنبیہ اور زجر فرمائی۔ (مرقاۃ ج ٤ ص ۳۷۹)

۲۰۲۸ – (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ)) (رواه ابن ماجة) (النسائی حدیث رقم ۲۲۸۵)

نے فرمایا: ''سفر میں رمضان کا روزہ رکھنے والا حضر میں افطار کرنے والے کی مانند ہے۔'' ❶ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مانند افطار کرنے والے کے ہے الخ آپ نے یہ مبالغہ کے طور پر اس شخص کے حق میں فرمایا جس کو ہلاکت یا ضعف کا ڈر ہو مثلاً لڑائی میں ضعف پیدا ہونے کا اور اگر ہلاکت یا ضعف کا خوف نہ ہو تو روزہ رکھنا نہ دونوں درست ہیں اور حمزہ بن عمرو کی حدیث جو آگے آ رہی ہے وہ اس پر دلیل ہے۔

۲۰۲۹- (۱۱) وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ ((هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۰۷۔ ۱۱۲۱) والنسائی حدیث رقم ۲۳۰۳)

سیدنا حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں' تو کیا مجھ پر گناہ ہے؟ فرمایا: ''یہ اللہ عزوجل کی طرف سے رخصت ہے پس جس نے یہ رخصت لی تو اس نے اچھا کیا' اور جو شخص چاہے روزہ رکھنا تو اس پر گناہ نہیں۔'' (مسلم)

بَابُ الْقَضَاءِ

باب قضا روزے کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۰۳۰- (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ تَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ ﷺ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۵۰ ومسلم حدیث رقم (۱۵۱۔ ۱۱۴۶) والترمذی حدیث رقم ۷۸۳ واحمد فی المسند ۶/ ۱۷۹)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ پر رمضان کے روزے ہوتے تو میں قضا کرنے کی طاقت نہ رکھتی مگر شعبان ❶ میں' یحییٰ بن سعید راوی نے کہا کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں مشغول رہنے کی وجہ سے قضا نہیں کر سکتی تھیں۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مگر شعبان میں الخ جب شعبان کا مہینہ آتا تو نبی ﷺ بھی اس مہینہ میں بہت روزے رکھتے اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی قضاء روزے رکھ لیتیں اور قضاء میں دیر کرنے کی وجہ یحییٰ ابن سعید نے جو اس حدیث کا راوی ہے یہ بیان کی ہے کہ نبی ﷺ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی اس لیے ان کا خیال تھا کہ روزہ رکھنے سے آپ ﷺ کو تکلف ہوگا۔

۲۰۳۱- (۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ ((لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَأْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ))۔ (رواہ مسلم)
(البخاری حدیث رقم ٥١٩٥ ومسلم حدیث رقم ٨٤-١٠٢٦، ابوداوٗد حدیث رقم ٢٤٥٨، الترمذی حدیث رقم ٧٨٢، ابن ماجه حدیث رقم ١٧٦١، الدارمی حدیث رقم ١٧٢٠ واحمد فی المسند ٢/ ٤٤٤)

''عورت ❶ کو نفل روزہ رکھنا درست نہیں جبکہ اس کا خاوند موجود (حاضر) ہو مگر اس کی اجازت سے اور کسی کو اپنے گھر میں اپنے خاوند کے حکم کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ عورت کو نفل روزہ رکھنا درست نہیں الخ اس حدیث میں خاوند کے حق عورت پر فرض روزوں میں خاوند کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے اور نفل روزہ بغیر اس کی مرضی کے درست نہیں کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہ ہو۔

٢٠٣٢-(٣) وَعَنْ مُّعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (٦٩۔ ٣٣٥)

سیدہ معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حائضہ عورت کا کیا حال ہے کہ وہ روزہ قضا کرتی ہے اور نماز قضا نہیں کرتی؟ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''ہم حیض سے ہوتیں پس ہم کو روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور ہم کو نمازوں کی قضا کا حکم نہیں ❶ دیا جاتا تھا۔''

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ حکم کی جاتی تھیں الخ یعنی شارع ﷺ نے جو فرمایا اس کی علت پوچھنے کی ضرورت نہیں، جو آپ نے فرمایا وہ کرنا چاہیے۔

٢٠٣٣- (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٩٥٢ ومسلم حدیث رقم (١٥٣۔ ١١٤٧) وابوداوٗد حدیث رقم ٢٤٠٠ وابن ماجه حدیث رقم ٢١٣٣ واحمد فی المسند ٦/ ٦٩)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مر جائے اور اس پر روزہ ہو تو اس کی طرف سے اس کا وارث ❶ روزہ رکھے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ روزہ رکھے الخ امام احمد اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ وارث میت کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی ایک قول میں اس کے موافق ہیں اور کہا کہ ولی کے میت کو میت کی طرف سے روزہ رکھنا مستحب ہے کسی اور کو کھانا کھلانے کی ضرورت نہیں اور یہی قول صحیح اور مختار ہے اور یہ جو حدیث میں آیا ہے یہ کہ مر جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے یہ حدیث ثابت نہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو تطبیق اس طرح ہے کہ دونوں امر جائز ہیں اور اس سے احادیث کا اختلاف جاتا رہتا ہے۔ ملتقطاً من شروح کثیرة۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٠٣٤- (٥) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِّسْكِيْنٌ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ) (الترمذی حدیث رقم ٧١٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٥٧)

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے نقل کیا' آپ نے فرمایا: ''جو شخص مر جائے اور اس پر رمضان کے مہینہ کے روزے ہوں تو چاہیے کہ اس کی طرف سے ہر روزہ کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔'' (ترمذی) اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٠٣٥- (٦) عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْئَلُ هَلْ يَصُوْمُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ فَقَالَ لَا يَصُوْمُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ۔ (رواه فی المؤطا) (المؤطا حدیث رقم ٤٣ من كتاب الصيام)

امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ان کو یہ بات پہنچی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا جاتا تھا کہ کیا کوئی روزہ رکھے کسی کی طرف سے یا کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھے؟ تو وہ کہتے کسی کی طرف سے کوئی روزہ ❶ رکھے اور نہ کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھے۔ (موطا)

حکم الحدیث: اس کی سند منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ روزہ نہ رکھے الخ اہل حدیث کہتے ہیں کہ یہ روایت موقوف ہے اور صحیحین میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو مر جائے اور اس پر روزہ ہو تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے اور یہ حدیث اس باب کی سب احادیث سے زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

باب نفل روزے کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٠٣٦- (١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِيْ شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ پورے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيْلًا۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۶۹ ومسلم حدیث رقم (۱۷۵۔ ۱۱۵۶) وابوداود حدیث رقم ۲۴۳۴ والترمذی حدیث رقم ۷۳۶ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷۱۰ والموطا حدیث رقم ۵۶ من کتاب الصیام واحمد فی المسند ۶/ ۱۰۷)

مہینہ کے روزے رکھے ہوں کبھی مگر رمضان میں اور میں نے آپ کو کسی مہینہ میں نہیں دیکھا کہ بہت روزے رکھتے ہوں بہ نسبت شعبان کے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ شعبان ❶ میں اکثر روزے رکھتے تھے (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ روزے رکھتے تھے شعبان میں الخ ویسے تو آپ کی طبع مبارک ہمیشہ صاف اور ایمانی قوت سے معمور رہتی تھی لیکن پھر بھی فرائض کی ادائیگی کے لئے نفلی عبادت کے ذریعہ اپنے کو مستعد اور تیار رکھتے چنانچہ شعبان کے روزے بھی اسی لئے رکھتے تھے کہ رمضان کے روزوں کے لئے طبیعت بالکل روشن ہو جائے اور امت کو از راہ شفقت نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے سے منع فرمایا کہ مبادا طبع کمزور ہو جائے اور فرض روزوں میں کوتاہی آ جائے' اسی طرح آپ متواتر روزے رکھتے جس کو وصال کہتے ہیں لیکن امت کو منع فرمایا اور فرمایا میں تمہارے جیسا نہیں ہوں' میں رات اپنے رب کریم کے پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلا پلا دیتا ہے۔

۲۰۳۷ - (۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۷۳۔ ۱۱۵۶)

سیدنا عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی ﷺ پورا مہینہ روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتی کہ کسی مہینہ میں پورے روزے رکھے ہوں سوائے رمضان کے اور نہ ہی افطار کئے پورا مہینہ یہاں تک کہ روزے رکھتے کچھ اس میں سے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ (مسلم)

۲۰۳۸ - (۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ ((يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۸۳ ومسلم حدیث رقم (۱۹۹۔ ۱۱۶۱) والدارمی حدیث رقم ۱۷۴۲ واحمد فی المسند ۴/ ۴۴۴)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان (مجھ) سے پوچھا یا کسی آدمی سے پوچھا اور عمران سنتا تھا آپ نے فرمایا: ''اے فلاں کے باپ! کیا تو نے آخر شعبان کے روزے نہیں رکھے؟'' اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا: ''جس وقت افطار کرے تو پس ❶ دو دن روزے رکھ۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس تو دو دن روزے رکھ الخ ہر ماہ کے آخر پر دو روزے رکھنے کی اس شخص کی عادت تھی اور اس شخص نے اس خیال سے کہ نبی ﷺ نے رمضان کی پیشوائی کے لئے روزوں سے منع کیا ہے وہ عادی روزے نہ رکھے آپ نے فرمایا کہ جب رمضان گزر جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ان روزوں کی قضا دینا' یہ امر بطور ندب تھا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کو آخر ماہ میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ شخص رمضان کے قبل روزہ رکھ سکتا ہے اور جس کو عادت نہ ہو تو اس کو ایک دو دن پیشگی رمضان سے روزہ رکھنا منع ہے۔

۲۰۳۹ - (٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلٰوةُ اللَّیْلِ. **(رواه مسلم)** (مسلم حدیث رقم (۲۰۲ - ۱۱٦۳) وابو داود حدیث رقم ۲٤۲۹ والترمذی حدیث رقم ۷٤۰ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷٤۲ والدارمی حدیث رقم ۱۷۵۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین روزے رمضان کے بعد اللہ تعالیٰ کے مہینہ ماہ محرم کے روزے ہیں اور بہترین نماز نماز فرض کے بعد' نماز رات کی ہے۔'' (مسلم)

۲۰٤۰ - (۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضَّلَهٗ عَلٰی غَیْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ یَعْنِیْ شَهْرَ رَمَضَانَ۔ **(متفق علیه)** (البخاری حدیث رقم ۲۰۰٦ ومسلم حدیث رقم (۱۳۱ - ۱۱۳۲) واحمد فی المسند ۱/ ۲۲۲)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ارادہ کرتے ہوں کسی دن کے روزے کا جس کو دوسرے دنوں کے روزوں سے بہتر سمجھتے ہوں' اس یعنی عاشورہ کے دن کے روزہ کو اور اس مہینہ کے روزہ کو یعنی ماہ رمضان کے روزے کو۔'' (بخاری ومسلم)

۲۰٤۱ - (٦) وَعَنْهُ قَالَ حِیْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِیَامِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ یَوْمٌ یُعَظِّمُهُ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۳۳ - ۱۱۳٤ وابو داود حدیث رقم ۲٤٤۵)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس دن کے روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس دن کی تو یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نو ❶ کو (بھی) روزہ رکھوں گا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نو کو بھی الخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں محرم کی دس تاریخ کا روزہ رکھتے تھے' جب مدینہ میں رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اس کی فرضیت منسوخ ہوگئی' پھر آپ ان کو مستحب سمجھ کر رکھتے تھے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یہودی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں تو اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا یعنی اگر میں زندہ رہا تو اگلے محرم میں نو اور دس دو تاریخ کا روزہ رکھوں گا تا کہ یہود کی مشابہت نہ ہو' لیکن اسی سال محرم سے پہلے ہی آپ کا انتقال ہوگیا۔

۲۰٤۲ - (۷) عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا یَوْمَ عَرَفَةَ فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

سیدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ کے دن کے روزہ کے بارہ میں ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَصَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِقَدْحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ۔ (متفق علیه) (مسلم حدیث رقم (۱۱۰۔ ۱۱۲۳) والبخاری حدیث رقم ۱۹۸۸ وابوداود حدیث رقم ۲۴۴۱ والنسائی حدیث رقم ۲۲۸۹)

موجودگی میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا' تو بعض نے کہا کہ آپ روزہ سے ہیں اور بعض نے کہا کہ آپ روزہ سے نہیں' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دودھ کا پیالہ بھیجا' آپ اپنے اونٹ پر عرفہ کے میدان میں کھڑے تھے تو آپ نے اس ❶ کو پی لیا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس دودھ کو پی لیا الخ معلوم ہوا کہ حاجی کو عرفہ میں افطار مستحب ہے۔

۲۰۴۳ - (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹/ ۱۱۷۶ وابوداوٗد حدیث رقم ۲۴۳۹ والترمذی حدیث رقم ۷۵۶ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷۲۹)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی (بقرعید کے) پہلے عشرہ میں روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں دیکھا ہے الخ عشرہ سے یہاں نو دن ذوالحجہ کے مراد ہیں اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نہ دیکھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ نے کبھی ان دنوں میں روزہ نہ رکھا ہو حالانکہ آپ نے متعدد احادیث میں اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے امام احمد رحمہ اللہ اور نسائی رحمہ اللہ نے ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ چار روزوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے ایک عاشوراء کا دوسرے ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کے روزے' (الحدیث) اور اس سے اگلی حدیث میں آئے گا اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (الروضۃ الندیہ)

۲۰۴۴ - (۹) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْقَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' اس نے کہا' آپ کس طرح روزہ رکھتے ہیں؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کہنے سے ناراض ہوئے ❶ جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا غصہ دیکھا تو کہا' ہم راضی ہوئے ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ تعالیٰ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے' اور وہ یہ کلام بار بار کہتے تھے یہاں تک کہ آپ کا غصہ ٹھہر گیا' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزے رکھے؟ آپ نے فرمایا' اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُّ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذَالِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٩٦۔ ١١٦٢) وابوداؤد حديث رقم ٢٤٢٥)

نہ ❷ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا' یا کہا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس شخص کا کیا حال ہے کہ دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ نے فرمایا: ''کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟'' کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا کیا حال ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ روزہ داؤد علیہ السلام کا ہے'' کہا اس کا کیا حال ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ آپ نے فرمایا: میں دوست رکھتا ہوں کہ میں اس کی طاقت دیا جاؤں' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مہینہ میں تین ❸ روزے اور رمضان سے رمضان تو یہ ہمیشہ کے روزے ہیں۔ عرفہ کے دن کا روزہ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں یہ کہ اس سال کے گناہ مٹا دے کہ جو اس سے پہلے ہے اور اس سال کے گناہ کہ جو اس کے بعد ہے اور عاشورہ کے دن کا روزہ رکھنا میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں یہ کہ مٹائے ❹ گناہ گذرے ہوئے برس کے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس ناراض ہوئے الخ اس لئے کہ یہ سوال کرنے کا طریقہ مناسب نہ تھا اس کو چاہئے تھا کہ وہ اس طرح پوچھتا کہ میں روزہ کیسے رکھوں؟ ❷ نہ اس نے روزہ رکھا الخ ظاہر یہ مذہب یہی ہے کہ صوم دہر ممنوع ہے اور جمہور کے نزدیک اگر ایام نہی عنہا یعنی عیدین اور ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے تو روا ہے مگر شرط یہ ہے کہ دوسرے حقوق میں کمی نہ ہو اور اگر دوسرے حقوق میں کمی ہو تو پھر یہ مکروہ ہے اور اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس حدیث میں وہی شخص مراد ہے جو ان پانچ دنوں کا بھی روزہ رکھے۔ ❸ تین روزے ہر مہینہ میں الخ ان کو ایام بیض کہتے ہیں اور ایک جماعت صحابہ و تابعین سے مروی ہے کہ ایام بیض تیرہ' چودہ' پندرہ ہیں اور انہیں میں سیدنا عمر' سیدنا ابن مسعود اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہم ہیں اور بعض نے آخر ماہ کے تین دن کہے ہیں اور بعض نے تین دن اول کے کہے ہیں اور بعض علماء نے کہا ہے کہ ایک ماہ میں ہفتہ' یکشنبہ اور دوشنبہ کو روزہ رکھے اور دوسرے ماہ میں سہ شنبہ اور چہار شنبہ اور پنج شنبہ کو رکھے۔ ❹ یہ کہ مٹا دے الخ اس حدیث میں گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں اور یہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں میں بھی تخفیف ہوتی ہے اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو عبادات سے درجات بلند ہوتے ہیں' اس حدیث سے عرفہ اور عاشورہ کی فضیلت معلوم ہوئی اور ہر ماہ میں تین روزے رکھنے سے معلوم ہوا کہ سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

٢٠٤٥ - (١٠) وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٩٨۔ ١١٦٢)

انہی (سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''میں اس دن میں پیدا کیا گیا ہوں اور اس دن میں مجھ پر وحی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحمد فی المسند ٥/ ٢٩٩)

نازل کی گئی۔" (مسلم)

٢٠٤٦ - (١١) وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (١٩٤ - ١١٦٠) وابوداؤد حدیث رقم ٢٤٥٣ والترمذی حدیث رقم ٧٦٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٠٩)

سیدہ معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا' ہاں! پھر میں نے ان سے کہا کہ مہینہ کے کون سے دنوں میں آپ روزہ رکھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا' آپ کو اس کی پرواہ نہیں تھی' آپ جن دنوں میں چاہتے روزہ رکھ لیتے تھے۔ (مسلم)

٢٠٤٧ - (١٢) وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (٢٠٤ - ١١٦٤) وابوداؤد حدیث رقم ٢٤٣٣ والترمذی حدیث رقم ٧٥٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٧١٦ والدارمی حدیث رقم ١٧٥٤)

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (شاگرد عمرو بن ثابت رضی اللہ عنہ کو) بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے مہینہ میں چھ روزے رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔" ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہوگا الخ کیونکہ رمضان کے تیس روزے اور چھ عید کے کل چھتیس ہوئے دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہیں' سال کے اتنے ہی دن ہوتے ہیں' تو گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے' سبحان اللہ کیا عنایت ہے مالک کی اپنے ضعیف بندوں پر۔

٢٠٤٨ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٩٩١ ومسلم حدیث رقم ١٤١ - ٨٢٧ وابوداؤد حدیث رقم ٢٤١٧ والترمذی حدیث رقم ٧٧٢ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٢١ والدارمی حدیث رقم ١٧٥٣ واحمد فی المسند ٣/ ٧١)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ ❶ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نحر سے مراد جنس ہے یعنی تمام دن نحر کے اور اس میں تغلیب ہے' اس لئے کہ تشریق کے دنوں میں بھی روزہ حرام ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ نحر کے دن تین ہیں اور تشریق کے بھی تین دن اور یہ کل چار دن ہوتے ہیں' کیونکہ دسویں ذی الحجہ کو فقط نحر ہے اور گیارہ بارہ بھی نحر ہے اور تشریق بھی' اور تیرہ فقط تشریق ہے' حاصل یہ کہ پانچ دن روزے رکھنا حرام ہیں' چار دن عید الاضحیٰ کے اور ایک دن عید الفطر کا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۴۹ - (۱۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ اَلْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۱۹۷ ومسلم حدیث رقم (۱۴۰ ـ ۸۲۷) وابوداوٗد حدیث رقم ۱۱۹۷ والترمذی حدیث رقم ۷۷۱ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷۲۲)

انہی (سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ نہیں ہے۔'' (بخاری ومسلم)

۲۰۵۰ - (۱۵) وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۴۴-۱۱۴۱ وابوداوٗد حدیث رقم ۲۴۱۹ والترمذی حدیث رقم ۷۷۳ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷۲۰)

سیدنا نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایام تشریق ❶ کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے دن ہیں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ایام تشریق ان دنوں کو کہتے ہیں جن میں حاجی لوگ منیٰ میں رہتے ہیں یعنی گیارہ' بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کے' بعض نے کہا یوم نحر بھی ایام تشریق میں داخل ہے اور تیرہ تاریخ ایام تشریق میں نہیں ہے' ان دنوں میں اکثر علماء کے نزدیک روزہ مطلقاً حرام ہے اور بعض کے نزدیک اس متمتع کو درست ہے' جس کو ہدی نہ ملے' اور اس نے دسویں تک روزے نہ رکھے ہوں۔

۲۰۵۱ - (۱۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۸۵ ومسلم حدیث رقم (۱۴۷ ـ ۱۱۴۴) وابوداوٗد حدیث رقم ۲۴۲۰ والترمذی حدیث رقم ۷۴۳ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷۲۳ واحمد فی المسند ۲/ ۴۵۸)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے جمعہ کے دن مگر اس طرح کہ اس سے پہلے ❶ یا اس کے بعد روزہ رکھے۔'' ❷ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے پہلے یعنی جمعرات کا دن۔ ❷ بعد یعنی ہفتہ کا دن۔

۲۰۵۲ - (۱۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۴۸ ـ ۱۱۴۴)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کی رات کو عبادت کے لئے اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مخصوص نہ کرو' ❶ مگر یہ کہ تم میں سے کوئی اس دن روزہ رکھتا ہو۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جمعہ کی رات کو خاص نہ کرو لخ جمعہ میں غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد میں جانا اور نماز جمعہ کا پڑھنا ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس لئے اس کی شب بیداری اور روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہیں ان کاموں میں خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ عبادت کے لیے تمام دن برابر ہیں اور بغیر حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہیں لہٰذا کسی کو درست نہیں کہ اپنی طرف سے کسی دن میں خصوصیت لگائے۔

۲۰۵۳ - (۱۸) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔(متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۲۸٤۰ ومسلم حدیث رقم ۱٦۸-۱۱۵۳ والترمذی حدیث رقم ۱٦۲۳ والنسائی حدیث رقم ۲۲٤٤ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۱۷ والدارمی حدیث رقم ۲۳۹۹ واحمد فی المسند ۳/ ۵۹)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ ایک دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں ❶ روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ ستر برس کے سفر کی مقدار کے برابر اس کے چہرہ کو آگ سے دور کرے گا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اللہ کی راہ میں' یعنی جہاد میں یا حج میں۔

۲۰۵٤ - (۱۹) وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَا عَبْدَاللّٰہِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّھَارَ وَتَقُوْمُ اللَّیْلَ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِعَیْنِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَیْكَ حَقًّا لَاصَامَ مَنْ صَامَ الدَّھْرَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَھْرٍ صَوْمُ الدَّھْرِ كُلِّہٖ صُمْ كُلَّ شَھْرٍ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَاقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِیْ كُلِّ شَھْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِیَامُ یَوْمٍ وَاِفْطَارُ یَوْمٍ وَاقْرَاْ فِیْ كُلِّ سَبْعِ لَیَالٍ مَرَّةً وَّلَا تَزِدْ عَلٰی ذٰلِكَ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۹۷۵ ومسلم حدیث رقم (۱۸۲۔ ۱۱۵۹) وابوداؤد حدیث رقم ۲٤۲۷ والنسائی حدیث رقم ۲۳۸۹)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! ❶ کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے؟'' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہاں میں کرتا ہوں' آپ نے فرمایا: ''نہ کر' روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی رہ' اس لیے کہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے' تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے' تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے' تجھ پر تیرے مہمان کا بھی حق ہے' جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا' اس نے روزہ نہیں رکھا' ہر مہینہ میں تین دن کے روزے ہمیشہ کے روزوں کے برابر ہیں' ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھ' اور قرآن پڑھ ہر مہینہ میں' میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا: ''روزہ رکھ روزہ بہترین داؤد کا روزہ' ایک دن روزہ رکھنا' ایک دن افطار کرنا اور سات رات میں ایک مرتبہ (مکمل) قرآن پڑھ اور نہ اس پر زیادہ کر۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اے عبداللہ یہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نہایت عابد مرد تھے' انہوں نے نکاح تو کیا لیکن شب و روز عبادت میں مشغول رہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی کی خبر نہ لیتے' ایک روز عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ یعنی عبداللہ رضی اللہ عنہ کے باپ گھر میں آئے تو بہو کو دیکھا کہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہے باپ نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ میرا خاوند میری خبر نہیں لیتا' وہ شب و روز عبادت میں مشغول رہتا ہے تو ان کے باپ عمرو نے ان کی شکایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت میں اعتدال اور میانہ روی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے' اتنی افراط بہتر کہ دوسرے حقوق ضائع ہوں اور نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانوروں کی طرح جماع اور خواب اور خورد و نوش میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۰۵۵- (۲۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ (رواه الترمذى والنسائى) (الترمذى حديث رقم ٧٤٥ والنسائى حديث رقم ٢٣٦١ وابن ماجه حديث رقم ١٧٣٩ واحمد فى المسند ٦/ ١٠٦)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۰۵۶- (۲۱) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِىْ وَاَنَا صَائِمٌ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٧٤٧ والدارمى حديث رقم ١٧٥١ واحمد فى المسند ٥/ ٢٥٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سوموار اور جمعرات کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں روزہ سے ہوں۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے لیکن شاہد اسے مضبوط کرتا ہے۔

۲۰۵۷- (۲۲) عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ))۔ (رواه الترمذى والنسائى) (الترمذى حديث رقم ٧٦١ والنسائى حديث رقم ٢٤٢٢ واحمد فى المسند ٥/ ١٥٠)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے ابوذر! جس وقت تو کسی مہینہ میں روزہ رکھنا چاہے تو تین دن تیرہ' چودہ اور پندرہ ❶ کو روزہ رکھ۔" (ترمذی و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور پندرہ کو تاریخ ان دنوں کو ایام بیض کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۵۸- (۲۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ کُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَقَلَّمَا کَانَ یُفْطِرُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اِلٰی ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ) (ابوداوٗد حدیث رقم ۲۴۵۰ والترمذی حدیث رقم ۷۴۲ والنسائی حدیث رقم ۲۳۶۸ واحمد فی المسند ۱/ ۴۰۶)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ کے آغاز سے تین روزے رکھتے تھے اور جمعہ ❶ کے دن کم ہی افطار کرتے تھے۔ (ترمذی' نسائی) اور ابوداوٗد نے تین دن تک روایت کیا ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جمعہ کے دن الخ یہ ایک ہی حدیث جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ فعل ہے اور فعل قول کے معارض نہیں ہوتا اور احتمال ہے' کہ آپ جمعہ کے اول یا بعد بھی روزہ رکھتے ہوں یا یہ اباحت آپ سے خاص ہو' اور امت کو منع ہو' جیسے وصال کے روزے ہیں۔

۲۰۵۹- (۲۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ اَلسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَیْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثَّلَاثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِیْسَ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۷۴۶)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں ہفتے' اتوار اور سوموار کا اور دوسرے مہینے میں منگل' بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۰۶۰- (۲۵) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسُ (رواہ ابو داوٗد و النسائی) (ابوداوٗد حدیث رقم ۲۴۵۲ والنسائی حدیث رقم ۲۴۱۹)

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ حکم فرماتے تھے کہ میں ہر مہینہ سے تین دن روزے رکھوں ان میں ❶ سے پہلا سوموار یا جمعرات ہو۔ (ابوداوٗد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان میں سے پہلا الخ الخمیس میں ''و'' ''او'' کے معنی میں ہے: یعنی تین روزے رکھ کر اول ان کا پیر کا دن ہو اور دو دن منگل اور بدھ ہوں یا اول جمعرات کا دن ہو اور دو دن جمعہ اور ہفتہ کے ہوں۔ منہ''

۲۰۶۱- (۲۶) وَعَنْ مُسْلِمِ نِ الْقُرَشِیِّ قَالَ سَاَلْتُ اَوْسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِیَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَیْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِیْ یَلِیْهِ وَکُلَّ

سیدنا مسلم قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ روزے رکھنے کے متعلق پوچھا گیا' تو آپ نے فرمایا: ''تجھ پر تیرے ❶ اہل کا حق ہے' رمضان کے روزے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَرْبِعَآءَ وَخَمِيْسَ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ (رواه ابو داوٗد والترمذی) (ابوداوٗد حدیث رقم ٢٤٣٢ والترمذی حدیث رقم ٧٤٨)

رکھ اور ان ایام کے جوان کے متصل ہیں اور ہر بدھ اور جمعرات کو تو اس طرح تو نے ہمیشہ روزے رکھے۔'' (ابوداؤد و ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تحقیق تیرے اہل کے لئے الخ اس سے نبی ﷺ کی اپنی امت مرحومہ پر نرمی' شفقت اور مہربانی معلوم ہوئی اور ارشاد ان کی صلاح خیر کا اور تلقین اور تعلیم آپ کی ان کے آرام و راحت کے لئے اور کمال اہتمام آپ کا اسباب میں اور نہایت تعمق اور استغراق سے عبادات شاقہ میں روکنا کیونکہ وہ دوسرے حقوق کے ادا کرنے سے مانع ہو جاتا ہے اور سنت ہمیشہ متوسط ہے جیسے ایمان اور اسلام تمام ادیان میں متوسط ہے۔

٢٠٦٢ - (٢٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ (رواه ابو داوٗد) (ابوداوٗد حدیث رقم ٢٤٤٠ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٣٢ واحمد فی المسند ٢/ ٤٤٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات ❶ میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عرفات میں کیونکہ کمزوری کی وجہ سے وہاں کے افعال میں کمی واقع ہو گی اور یہ نہی تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی۔

٢٠٦٣ - (٢٨) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهٖ الصَّمَّآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَآءَ عِنَبَةٍ اَوْعُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ۔ (رواه احمد' ابو داوٗد' الترمذی وابن ماجة والدارمی) (ابوداوٗد حدیث رقم ٢٤٢١ والترمذی حدیث رقم ٧٤٤ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٢٦ و الدارمی حدیث رقم ١٧٤٩ واحمد فی المسند ٦/ ١٦٨)

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن سیدہ صماء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر اس صورت میں کہ تم پر فرض کیا جائے ❶ اور اگر تم میں سے کوئی شخص نہ پائے (کوئی چیز) ایک مگر انگور کا چھلکا یا درخت کی لکڑی تو چاہئے کہ اس کو چبائے۔'' ❷ (احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ فرض کیا جائے مثلاً رمضان میں آ جائے۔ ❷ اس کو چبا لے الخ مطلب یہ ہے کہ افطار کرے جس طرح سے ممکن ہو روزہ نہ رکھے اور یہاں بھی مراد یہ ہے کہ ہفتہ کا اکیلا روزہ منع ہے اور اگر جمعہ کے ساتھ ملا کر رکھے تو درست ہے اور یہ حکم خود سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ملتا ہے جو فصل اول میں گزری ہے۔

٢٠٦٤ - (٢٩) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ١٦٢٤)

اس کے اور آگ کے درمیان خندق بنا دیتا ہے جیسے آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن غریب ہے۔

٢٠٦٥ - (٣٠) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَآءِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ۔ (الترمذى حديث رقم ٧٩٧ واحمد فى المسند ٤/ ٣٣٥)

سیدنا عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "موسم سرما میں روزہ رکھنا ٹھنڈی غنیمت ہے۔" (احمد و ترمذی) اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن شاہد کی بنا پر حسن ہے۔

٢٠٦٦ - (٣١) وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فِيْ بَابِ الْاُضْحِيَّةِ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ما من ایام احب الی اللہ قربانی کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٠٦٧ - (٣٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِىْ تَصُوْمُوْنَهُ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ۔ (متفق عليه) (البخارى حديث رقم ٢٠٠٤ ومسلم حديث رقم ١٢٧ ـ ١١٣٠) وابو داؤد حديث رقم ٢٤٤٤ وابن ماجه حديث رقم ١٧٣٤ والدارمى حديث رقم ١٧٥٩ واحمد فى المسند ٢/ ٣٥٩)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے دن روزہ سے پایا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا ہے یہ دن جس میں تم روزہ رکھتے ہو؟" یہود نے کہا کہ یہ عظیم دن ہے اللہ تعالیٰ نے نجات دی اس میں موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو اور غرق کیا فرعون کو اور اس کی قوم کو تو اس دن موسیٰ علیہ السلام نے شکر کا روزہ رکھا لہٰذا ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے حق دار ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ❶ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے حکم فرمایا۔" (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس روزہ رکھا مسلم کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بھی عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے جبکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کو دیکھ کر رکھنے لگے تو ان میں تطبیق یہ ہے کہ روزہ عاشورہ کا تو پہلے ہی سے رکھا کرتے تھے مگر جب یہود سے سنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کے لئے روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے اور زیادہ اہتمام کیا۔

٢٠٦٨ - (٣٣) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِّلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٦/ ٣٢٤)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ہفتہ اور اتوار کے دن اور دنوں سے اکثر روزہ رکھتے تھے ❶ اور فرماتے کہ تحقیق یہ دو دن مشرکوں کی عید کے ہیں ❷ تو میں بہت پسند کرتا ہوں کہ میں ان کا خلاف کروں۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ روزہ رکھتے الخ یہ حدیث اس حدیث کے مخالف نہیں ہے جس میں ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے روکا ہے کیونکہ اس میں اکیلے ہفتہ کے دن کا روزہ منع ہے اور ہفتہ کا روزہ جمعہ کے ساتھ ملا کر یا اتوار کے ساتھ ملا کر بلاشبہ درست ہے اور اس حدیث میں ہفتہ اور اتوار دونوں کے روزوں کا بیان ہے۔ ❷ مشرکوں کے لئے الخ مشرکوں سے مراد حدیث میں یہود اور نصاریٰ ہیں، یہود کو مشرک کہا کیونکہ وہ سیدنا عزیز علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے ہیں اور انصار کو مسیح ابن اللہ کہنے کی وجہ سے مشرک قرار دیا۔

٢٠٦٩ - (٣٤) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهٗ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهٗ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ١٢٥ ـ ١١٢٨)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ہم کو عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم فرماتے تھے اور ہم کو اس پر رغبت دلاتے اور خبر گیری کرتے ہماری، پھر جب رمضان فرض ہوا تو نہ حکم فرمایا ہم کو اور نہ ہم کو اس سے منع کیا اور نہ اس دن کے آنے سے ہماری خبر گیری رکھی۔ (مسلم)

٢٠٧٠ - (٣٥) وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ تَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ صِيَامُ عَاشُوْرَآءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ (رواه النسائی) (النسائی حدیث رقم ٢٤١٥)

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے چار چیزیں ہیں کہ جن کو نبی ﷺ نہ چھوڑتے تھے: عاشورہ کا روزہ رکھنا اور دس دن ذوالحجہ کے ❶ اور تین دن ہر مہینہ سے اور فجر سے پہلے دو رکعات۔ (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی کچھ سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ذوالحجہ کے دس دن الخ اس سے نو دن مراد ہیں کیونکہ عید کے دن روزہ حرام ہے۔

٢٠٧١ - (٣٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ۔ (رواه النسائی) (النسائی حدیث رقم ٢٣٤٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایام بیض کے روزے حضر اور نہ ہی سفر میں چھوڑتے تھے۔ (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٠٧٢ - (٣٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ شَیْءٍ زَکَاةٌ وَزَکَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٧٤٥)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر چیز کے لیے زکوۃ ہے اور بدن ❶ کی زکوۃ روزہ رکھنا ہے۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور بدن کی زکوۃ روزہ رکھنا ہے یعنی روزے کی وجہ سے بدن کا کچھ حصہ ڈھل جاتا ہے تو گویا بدن کی زکوۃ ہوئی۔

٢٠٧٣ - (٣٨) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقَالَ اِنَّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ یَغْفِرُ اللّٰهُ فِیْهِمَا لِکُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا هَاجِرَیْنِ یَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰی یَصْطَلِحَا (رواه احمد وابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٧٤٥ واحمد في المسند ٢/ ٢٢٩)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے' تو کہا گیا اے اللہ کے رسول! آپ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''سوموار اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ بخشش کرتا ہے ان دونوں میں سے ہر مسلمان کے لیے مگر دو شخص جو ملاقات ترک کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چھوڑ دے ان کو یہاں تک کہ وہ صلح کریں۔'' (احمد و ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٠٧٤ - (٣٩) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ کَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰی مَاتَ هَرَمًا۔ (احمد في المسند ٢/ ٥٢٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ایک دن کا روزہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو اڑتے ہوئے کوے کی جو کہ بچہ ہو یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو کر مر جائے اتنی مقدار ❶ اس کو دوزخ سے دور رکھے گا۔''

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اتنی مقدار الخ۔ کہتے ہیں کہ کوے کی عمر سو برس کی ہوتی ہے غرض یہ ہے کہ اگر کوا ابتداء عمر سے اخیر عمر تک اڑتا رہے تو خیال کرنا چاہئے کہ کس قدر مسافت طے کرے گا' اتنا ہی اللہ تعالیٰ روزہ دار کو دوزخ سے دور کرے گا۔

٢٠٧٥ - (٤٠) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَیْسٍ۔ (البيهقي في شعب الايمان عن سلمة بن قيس حديث رقم ٣٥٩٠)

احمد' بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

باب ہے ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٠٧٦- (١) عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذًا صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٧٠-١١٥٤ وابوداؤد حديث رقم ٢٤٥٥ والنسائي حديث رقم ٢٣٢٢ واحمد في المسند ٦/ ٢٠٧)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟'' ہم نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا: ''تو پھر میں اس وقت روزہ دار ہوں'' پھر ایک دن آپ ہمارے پاس آئے اور پوچھا ''کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟'' ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم کو حیس ہدیہ بھیجا گیا ہے' آپ نے فرمایا: ''لاؤ مجھے دکھاؤ' البتہ میں روزہ سے ❷ ہوں پھر آپ نے وہ کھا ❸ لیا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پہلے بابوں کے تتمہ اور لواحق میں۔ ❷ میرک شاہ نے فرمایا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل روزہ کو رکھ کر توڑنا جائز ہے' اور اکثر علماء کا یہی قول ہے جبکہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر عذر سے توڑے تو جائز ہے ورنہ نہیں' علامہ صدر الدین نے فرمایا ہے کہ جو شخص نفل نماز یا روزہ شروع کرے تو امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس کا پورا کرنا مستحب ہے اور اگر اس کو توڑ ڈالے تو قضا لازم نہیں اور ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اس کو پورا کرنا واجب ہے۔ ❸ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل روزہ کی نیت دن کو بھی زوال سے پہلے پہلے جائز ہے اور نفل روزہ والے کو اختیار ہے چاہے پورا کرے چاہے توڑ ڈالے۔

٢٠٧٧- (٢) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ فَقَالَ أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا۔ (رواه البخاري) (البخاري حديث رقم ١٩٨٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے' تو ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ کے لئے کھجور اور گھی لائیں' آپ نے فرمایا: ''اپنے گھی کو مشک اور کھجوروں کو برتن میں ڈال رکھو اس لئے کہ میں روزہ سے ❶ ہوں پھر آپ گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہوئے پس آپ نے فرضی نماز کے علاوہ (نفلی) نماز پڑھی پس آپ نے ام سلیم اور اس کے گھر والوں کے لیے دعا کی۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ میں روزہ سے ہوں الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نفل روزہ رکھنے والے کو افطار کرنا دعوت میں ضروری نہیں جب کہ میزبان کی خفگی کا ڈر نہ ہو۔

٢٠٧٨- (٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٥٩۔ ١١٥٠) والترمذی حديث رقم ٧٨١ وابن ماجه حديث رقم ١٧٥٠ والدارمي حديث رقم ١٧٣٧ واحمد في المسند ٢/ ٥٠٧)

''جس وقت تم میں سے کوئی شخص کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزے سے ہو تو اسے چاہئے کہ وہ کہے میں روزہ سے ہوں۔'' ❶ اور ایک روایت میں ہے: ''جس وقت تم میں سے کسی کو بلایا جائے تو اسے چاہئے کہ قبول کرے پھر اگر روزہ دار ہو تو دعا کرے اور اگر روزے سے نہ ہو تو کھائے۔'' ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ میں روزہ سے ہوں الخ یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے' لیکن دعوت میں اظہار کر دے' یعنی کہے روزہ کی وجہ سے معذور ہوں' ورنہ کھا لیتا' تا کہ اسے رنج نہ ہو۔ ❷ تو چاہئے کہ کھائے الخ یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہے اگر عذر ہو تو اختیار ہے اور اگر دعوت میں کچھ بدعت ہو' جیسے ناچ اور راگ' اگر اس کے جانے سے یہ موقوف ہو جائے تو ضرور جائے اور اگر موقوف نہ ہو سکے تو پھر نہ جائے اور اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

٢٠٧٩- (٤) عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَلَى يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأُمِّ هَانِئٍ عَنْ يَمِينِهِ فَجَاءَتِ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ وَفِيهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِيرُ نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔ (ابوداود حديث رقم ٢٤٥٦ والترمذی حديث رقم ٧٣١ والدارمي حديث رقم ١٧٣٦ واحمد في المسند ٦/ ٣٤٢)

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف بیٹھ گئیں اور ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف تھیں' پھر لونڈی ایک برتن لائی کہ اس میں کچھ پینے کی چیز تھی' لونڈی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ برتن دیا' آپ نے اس سے پیا پھر وہ برتن آپ نے ام ہانی رضی اللہ عنہا کو دیا پھر انہوں نے اس سے پیا' اور کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق میں نے افطار کر لیا اور میں روزہ سے تھی' آپ نے اسے فرمایا کہ کیا تو کچھ قضا ❶ کرتی تھی؟'' اس نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا: ''اگر یہ روزہ نفل تھا تو کچھ حرج نہیں۔'' (ابوداؤد' ترمذی' داری) احمد اور ترمذی کی روایت میں اس طرح ہے کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق میں روزہ سے تھی' آپ نے فرمایا نفل روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا مالک ہے اگر چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو افطار کرے۔

فوائد الحدیث: ❶ قضا کرتی تو کچھ الخ یعنی یہ روزہ قضاء رمضان کا تھا یا نذر کا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۸۰- (۵) وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اِقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا' انہوں نے کہا میں اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا روزہ دار تھیں' ہمارے سامنے کھانا لایا گیا کہ ہم نے اس کی خواہش کی تو ہم نے اس میں سے کھایا' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ کے رسول! شان یہ ہیں کہ ہم روزہ سے تھیں' ہمارے سامنے کھانا لایا گیا ہم نے اس کی خواہش کی تو ہم نے اس میں سے کھایا' آپ نے فرمایا: ''تم دونوں اس کے بدلہ میں ایک دن کی قضا کرو۔'' ❶ (ترمذی)

وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔ (ابوداؤد حديث رقم ٢٤٥٧ و الترمذی حديث رقم ٧٣٥ والموطا حديث رقم ٥٠ واحمد فی المسند ٦/ ٢٦٣)

اور ترمذی نے کہا کہ حفاظ کی ایک بہت بڑی جماعت نے اس حدیث کو زہری سے اور زہری نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بطریق ❷ ارسال روایت کیا اور اس میں عروہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ صحیح تر ہے اور اس کو ابوداؤد نے عروہ کے آزادہ کردہ غلام زمیل ❸ سے روایت کیا انہوں نے عروہ سے نقل کیا اور عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قضا کرو الخ امام مالک اور امام ابوحنیفہؒ نے اس سے یہ نکالا ہے کہ نفل روزہ واجب ہو جاتا ہے اور شافعیؒ احمد اہل حدیث کے نزدیک قضا واجب نہیں ہوتی وہ اس عمل کو ندب پر محمول کرتے ہیں۔ ❷ بطریق ارسال کے الخ مرسل اصطلاح اہل حدیث میں اس کو کہتے ہیں جس میں صحابی کا ذکر نہ ہو بلکہ تابعی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرے اور کبھی مرسل بمعنی منقطع بھی آتا ہے اور منقطع اس روایت کو کہتے ہیں کہ جس صحابی تو مذکور ہو مگر صحابی کے نیچے کوئی راوی مذکور نہ ہو اور یہاں بھی مرسل سے مراد منقطع ہے۔ ❸ قولہ زمیل سے الخ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نہ زمیل کا سماع عروہ سے پہچانا جاتا ہے' اور نہ یزید کا سماع زمیل سے اور یہ حدیث لائق حجت نہیں خطابیؒ نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور زمیل راوی مجہول ہے۔ (مرقاۃ)

۲۰۸۱- (٦) وَعَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا۔ (رواه احمد والترمذی وابن ماجة والدارمی) (الترمذی حديث رقم ٧٨٥ وابن ماجه حديث رقم

سیدہ ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کے لئے کھانا منگوایا' آپ نے فرمایا: ''کھاتو'' اس نے کہا' میں روزہ سے ہوں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ دار کے پاس کھایا جاتا ہے' تو اس ❶ پر فرشتے رحمت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ کھانے والے فارغ ہوں۔'' (احمد و ترمذی ❷ و ابن ماجہ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٧٤٨ والدارمی حدیث رقم ١٧٣٨ واحمد فی المسند ٦/ ٣٦٥) دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس پر فرشتے الخ کیونکہ فرشتوں سے بڑھ کر اس نے کام کیا کہ کھانے کی خواہش رکھتے ہوئے اس سے محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے باز رہا اور فرشتے جو کھانے سے باز رہتے ہیں تو وہ اس وجہ سے کہ ان کو کھانے پینے کی خواہش ہی نہیں ہے۔

❷ قولہ اور ترمذی الخ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اپنی کتاب میں۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ مرقات

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٠٨٢ - (٧) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْغَدَاءَ يَا بِلَالُ! قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَأْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ اَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ اَنَّ الصَّائِمَ يُسَبِّحُ عِظَامُهٗ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا اُكِلَ عِنْدَهٗ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ٣٥٨٦)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ صبح کا طعام کھا رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حاضر ہو کھانے کے لئے اے بلال!" بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں روزہ دار ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اپنا رزق کھاتے ہیں جبکہ بلال کا بہتر رزق جنت میں ہے اے بلال! کیا تجھے معلوم ہے کہ روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور اس کے لئے فرشتے بخشش چاہتے ہیں جب تک کہ اس کے نزدیک کھایا جائے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٠٨٣ - (١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٢٠١٧ ومسلم حدیث رقم (٢١٩ - ١١٦٩) وابوداؤد حدیث رقم ١٣٨٥ والترمذی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں ❶ میں تلاش کرو۔" (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ۷۹۲ والموطا حدیث رقم ۱۰ من کتاب الاعتکاف واحمد فی المسند ۶/ ۵۰)

فوائد الحدیث: ❶ طاق راتوں میں الخ یعنی اکیس' تئیس' پچیس' ستائیس' انتیس کی رات میں' شب قدر میں بہت اختلاف ہے بعض نے کہا رمضان کی پہلی رات ہے بعض نے کہا سترھویں ہے بعض نے کہا اٹھارہویں' بعض نے کہا انیسویں بعض نے کہا اکیسویں' بعض نے کہا تیئیسویں بعض نے کہا پچیسویں بعض نے کہا ستائیسویں بعض نے کہا انتیسویں بعض نے کہا رمضان کی آخری رات بعض نے کہا ان کی جفت راتوں میں بعض نے کہا پورے رمضان میں بعض' نے کہا رمضان کے آخری عشرہ میں پلٹتی رہتی ہے یعنی کسی سال اکیسویں' کسی سال تیئسویں کسی سال ستائیسویں میں ہوتی ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا' شب قدر رمضان میں ہے' لیکن مختلف تاریخوں میں ہوتی ہے' اور صاحبین کے نزدیک ایک ہی تاریخ میں ہوتی ہے لیکن وہ معین نہیں ہے اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور قیامت تک کبھی نہیں بدلتی غرض اس بارہ میں چالیس قول ہیں اور عمدہ یہ ہے کہ آخری عشرہ کی پانچ راتوں میں سے کوئی رات ہے یعنی اکیسویں' یا تیئسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں اور اکثر علماء سلف اور خلف اور اہل حدیث اس طرف گئے ہیں کہ شب قدر کی ستائیسویں رات ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کا یقین کیا۔ (فتح)

۲۰۸۴ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔ (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ۲۰۱۵ ومسلم حدیث رقم (۲۵۔ ۱۱۶۵) والموطا حدیث رقم ۱۴ من کتاب الاعتکاف واحمد فی المسند ۲/ ۱۷)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم شب قدر خواب میں سات راتوں کے اخیر میں دکھلائے گئے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے خواب کو دیکھتا ہوں کہ متفق ہوئے ہیں آخری سات راتوں میں' جو کوئی اس کو تلاش کرے تو چاہئے کہ تلاش کرے اس کو سات آخری راتوں میں۔'' (بخاری ومسلم)

۲۰۸۵ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِي سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِي خَامِسَةٍ تَبْقٰى۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۰۲۱ وابوداؤد حدیث رقم ۱۳۸۳ والترمذی حدیث رقم ۷۹۴ والدارمی حدیث رقم ۱۷۸۱ والموطا حدیث رقم ۱۳ من کتاب الاعتکاف)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''تلاش کرو اس کو رمضان کے آخری عشرہ میں یعنی شب قدر کو نویں ❶ رات میں کہ باقی رہے ساتویں رات میں کہ باقی رہے پانچویں رات میں کہ باقی رہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ قولہ نویں رات میں الخ ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ نویں رات سے مراد انتیسویں رات ہے۔ اور ساتویں رات سے مراد ستائیسویں ہے' اور پانچویں رات سے مراد پچیسویں ہے لیکن زرکشی نے کہا کہ نویں رات سے مراد اکیسویں ہے اور ساتویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات سے مراد تیئسویں ہے اور پانچویں رات سے مراد پچیسویں ہے' امام مالک رحمہ اللہ نے بھی یہی تفسیر کی ہے اور یہ حساب اس وقت درست آتا ہے جب مہینہ انتیس دن کا ہو۔ رحمہ اللہ تعالیٰ (مرقاۃ)

٢٠٨٦ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِیْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِیْ اِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ اِعْتَكَفَ مَعِیَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَّطِيْنٍ مِّنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِیْ كُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صَبِيْحَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِی الْمَعْنٰى) وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اِلٰى قَوْلِهٖ فَقِيْلَ لِیْ اِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْبَاقِیْ لِلْبُخَارِیِّ۔ (البخاری حدیث رقم ٢٠١٦ ومسلم حدیث رقم (٢١٣۔ ١١٦٧) وابوداؤد حدیث رقم ١٣٨٢ والموطا حدیث رقم ٩ من کتاب الاعتکاف)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا پھر درمیان والے عشرہ میں اعتکاف کیا ترکی کے خیمہ میں پھر اپنا سر نکالا اور فرمایا تحقیق میں نے اعتکاف کیا تھا پہلے عشرہ میں تلاش کرتا تھا میں شب قدر کو' پھر میں نے اعتکاف کیا درمیان والے عشرہ میں' پھر میرے پاس فرشتہ آیا اس نے مجھے کہا کہ تحقیق شب قدر آخری عشرہ میں ہے' تو جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ اعتکاف کرے آخری عشرہ میں' تحقیق میں خواب میں تعیین شب قدر کی دکھلایا گیا اور تحقیق دیکھا میں نے خود کو کہ میں سجدہ کرتا ہوں اس کی صبح کو کیچڑ میں پس تلاش کرو تم اس کو آخری عشرہ میں اور لیلۃ القدر کو تلاش کرو ہر طاق رات میں۔'' راوی نے کہا کہ اس رات کو بارش برسی اور مسجد کی چھت بنائی ہوئی تھی خرما کی شاخ کی تو مسجد ٹپکی اور میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کی پیشانی پر پانی اور مٹی کا نشان تھا اکیسویں ❶ رات کی صبح کو' بخاری اور مسلم اس کے معنی نقل کرنے میں متفق ہیں اور لفظ مسلم کے فقیل لی انها فی العشر الاواخر تک ہیں اور باقی الفاظ بخاری کے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ اکیسویں رات کی صبح کو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شب قدر اکیسویں رات یا تیئیسویں رات کو ہوئی تھی اس بارہ میں چالیس اقوال ہیں اور صحیح احادیث سے ثابت ہوتا ہے' کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو' تو اکیسویں' تیئیسویں' پچیسویں ستائیسویں انتیسویں ان پانچ راتوں میں عبادت کرنا بہتر ہے۔ اور شب قدر ضرور ان پانچ راتوں میں سے ایک رات میں ہوتی ہے اور ہر رمضان میں مختلف طور سے آتی ہے کبھی اکیسویں کو کبھی تیئیسویں کو' کبھی پچیسویں کو' کبھی ستائیسویں کو اور کبھی انتیسویں کو' لیکن ان پانچ راتوں سے باہر نہیں ہوتی۔

٢٠٨٧ - (٥) وَفِیْ رِوَايَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ لَيْلَةُ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ۔ **(رواه مسلم)** (مسلم حدیث

اور سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا تیئیسویں رات۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقم (۲۱۸-۱۱٦۸)

۲۰۸۸ - (٦) وَعَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَرَادَ اَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ اَمَا اِنَّهُ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ اَوْ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا۔ **(مسلم)** (مسلم فی صحیحہ ۲/ ۸۲۸)

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے (دینی) بھائی سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سال کی تمام راتوں میں عبادت کرے تو وہ شب قدر کو پالے گا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے انہوں نے اس خیال سے کہا ہے کہ لوگ اس رات پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے' پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ❶ نے ایسی قسم اٹھائی کہ ان شاء اللہ نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسویں رات ہے' میں نے کہا اے ابومنذر! تم یہ کس دلیل کے ساتھ کہتے ہو؟ انہوں نے کہا' بسبب علامت کے یا کہا بسبب نشانی کے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی کہ جب اس دن آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کے لیے روشنی نہیں ہوتی۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان شاء اللہ نہ کہا الخ مطلب یہ ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اپنی قسم پر یقین تھا کہ سچی ہے۔

۲۰۸۹ - (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ۔ **(مسلم)** (مسلم حدیث رقم (۸/ ۱۱۷۵) وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷٦۷ واحمد فی المسند ٦/ ۸۲)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اس قدر کوشش کرتے تھے کہ اس کے سوا کوشش نہ کرتے۔ (مسلم)

۲۰۹۰ - (۸) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِيْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ۔ **(متفق علیہ)** (البخاری حدیث رقم ۲۰۲٤ ومسلم حدیث رقم ۷- ۱۱۷٤ والنسائی حدیث رقم ۱٦۳۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷٦۸ واحمد فی المسند ٦/٤۱)

انہی (ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ جب آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے ❶ اور زندہ کرتے ❷ رات کو اور اپنے اہل کو جگاتے۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کمر کس لیتے الخ اس سے مراد یہ ہے کہ عادت سے زیادہ کوشش فرماتے۔

❷ یعنی عام راتوں کے قیام سے زیادہ قیام کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۰۹۱ - (۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَیْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَیُّ لَیْلَةٍ لَیْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِیْهَا قَالَ قُوْلِی اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمَذِیُّ وَصَحَّحَهٗ) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۱۳ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۵۰ واحمد فی المسند ۶/ ۱۷۱)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیے کہ اگر میں شب قدر کو معلوم کرلوں تو میں اس میں کیا کہوں؟ (پڑھوں) آپ نے فرمایا: ''تو کہہ ❶ یا الٰہی! تحقیق تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو معاف کر۔'' (احمد ابن ماجہ ترمذی) اور اس کو صحیح کہا۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا کہہ الخ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تین دن تک آتا رہا اور یہی پوچھتا رہا کہ اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ تو آپ یہی فرماتے رہے اپنے مالک سے دنیا اور آخرت میں تندرستی مانگ عافیت میں تمام بلاؤں بیماریوں اور تکالیف سے حفاظت ہوگئی اور معافی میں گناہوں کی بخشش ہوئی اب اور کیا چاہئے' یہ دو الفاظ ہزاروں الفاظ کو شامل ہیں' اور اس حدیث میں اسی طرف اشارہ فرمایا کہ گناہوں سے معافی کا سوال کرو کہ وہ سب دعاؤں سے افضل ہے اور ایک کے ذکر سے دوسری سمجھی گئی۔

۲۰۹۲ - (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِلْتَمِسُوْهَا یَعْنِیْ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِیْ تِسْعٍ یَّبْقَیْنَ اَوْفِیْ سَبْعٍ یَّبْقَیْنَ اَوْ فِیْ خَمْسٍ یَّبْقَیْنَ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْاٰخِرِ لَیْلَةٍ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۷۹۴ واحمد فی المسند ۵/ ۳۶)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''تلاش کرو یعنی شب قدر کو نویں ❶ رات میں کہ باقی رہے یا ساتویں ❷ میں کہ باقی رہے یا پانچویں ❸ میں کہ باقی رہے یا تیسری ❹ میں کہ باقی رہے یا آخری رات میں۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نویں رات میں کہ باقی رہے الخ یعنی انتیسویں رات۔ ❷ ساتویں رات میں کہ باقی رہے الخ یعنی ستائیسویں رات۔ ❸ پانچویں رات میں کہ باقی رہے الخ یعنی پچیسویں رات۔ ❹ تیسری رات میں کہ باقی رہے الخ یعنی تیئسویں رات۔

۲۰۹۳ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِیَ فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَقَالَ رَوَاهُ سُفْیَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ مَوْقُوْفًا عَلَی ابْنِ عُمَرَ) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۳۸۷)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ ہر رمضان میں ❶ ہے۔'' (ابوداؤد) اور ابوداؤد نے کہا کہ سفیان اور شعبہ نے ابواسحٰق سے یہ حدیث موقوفاً روایت کی ہے یعنی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

حکم الحدیث: اس کا موقوف ہونا زیادہ درست ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ رمضان میں ہے اس لفظ کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ کوئی رمضان شب قدر سے خالی نہیں جاتا یعنی ہر سال کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان میں شب قدر ہوتی ہے' دوسرا یہ کہ شب قدر تمام رمضان میں ہوتی ہے کچھ آخری عشرہ ہی خاص نہیں مگر یہ احتمال درست نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے دوسری صحیح احادیث میں اس کو آخری عشرہ سے خاص فرمایا۔

٢٠٩٤ - (١٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ بَادِيَةً اَكُوْنُ فِيْهَا وَاَنَا اُصَلِّيْ فِيْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِيْ بِلَيْلَةٍ اَنْزِلُهَا اِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَنْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ قِيْلَ لِابْنِهٖ كَيْفَ كَانَ اَبُوْكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهٖ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حديث رقم ١٣٨٠)

سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میرا گھر جنگل میں ہے کہ میں اس میں رہتا ہوں اور اس میں نماز پڑھتا ہوں اللہ کا شکر ہے' پس بتلائیں مجھ کو ایک رات کہ میں اس میں مسجد نبوی کے اندر حاضر ہو کر عبادت کروں آپ نے فرمایا: ''تیئیسویں رات کو ❶ آ جا' اس کے بیٹے سے پوچھا گیا تمہارا باپ کس طرح کرتا تھا؟'' اس نے کہا' نماز عصر کے بعد مسجد نبوی میں داخل ہوتا ہے اور نہ نکلتا مسجد سے کسی کام کے لئے یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھتا اور جب صبح کی نماز پڑھتا تو اپنی سواری جو مسجد کے دروازے پر موجود ہوتی سوار ہو کر اپنے جنگل میں چلا جاتا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تیئیسویں رات کو الخ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ لیلۃ القدر تیئیسویں رات میں ہی ہے' بلکہ جس سال نبی ﷺ نے ان کو یہ فرمایا اس سال اسی رات میں ہوگی' اور نبی ﷺ کو معلوم ہو گیا ہوگا یہ سمجھے کہ ہر سال میں اسی تاریخ کو ہوتی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٠٩٥ - (١٣) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ٢٠٢٣)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ گھر سے باہر نکلے تاکہ ہم کو شب قدر کی خبر دیں' تو مسلمانوں میں سے دو شخص جھگڑے ❶ آپ نے فرمایا: ''نکلا تھا میں کہ تم کو شب قدر کی خبر دوں پس جھگڑا کیا فلاں اور فلاں نے ❷ پس اٹھائی گئی پہچان شب قدر کی اور شاید کہ یہ بہتر ہو تمہارے لئے' تم اس کو انتیسویں میں' ستائیسویں میں اور پچیسویں میں تلاش کرو۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ دو شخص جھگڑے الخ یہ دو شخص سیدنا عبداللہ بن حدرد رضی اللہ عنہ اور سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔ ❷ اٹھائی گئی الخ یعنی اس کی تعیین میرے دل سے' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جھگڑنا ایسا برا ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔

٢٠٩٦ - (١٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فِيْ كُبْكُبَةٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْقَاعِدٍ يَّذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلَائِكَتَهٗ فَقَالَ يَا مَلَائِكَتِيْ مَا جَزَآءُ أَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاؤُهٗ أَنْ يُّوَفّٰى أَجْرُهٗ قَالَ مَلَائِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَ إِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَأُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ۳۱۱۷)

''جس وقت کہ شب قدر ہوتی ہے جبرائیل علیہ السلام اترتے ہیں فرشتوں کی جماعت میں بخشش کی دعا کرتے ہیں ہر بندہ کے لئے کہ کھڑا ہوا ❶ یا بیٹھا ہوا اللہ عزوجل کو یاد کرتا ہو پس جس وقت کہ ان کی عید کا دن ہوتا ہے یعنی عید الفطر ❷ کا تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے اپنے فرشتوں ❸ سے فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے' اے میرے فرشتو! اس مزدور کا کیا بدلہ ہے کہ جس نے اپنا عمل (کام) پورا کیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب ہمارے! اس کا بدلہ یہ ہے کہ پوری دی جائے مزدوری اس کے عمل (کام) کی' اللہ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے غلاموں اور میری لونڈیوں نے میرا ❹ فرض ادا کیا جو ان پر تھا پھر وہ گھروں سے عید گاہ کی طرف نکلے دعا کے ساتھ چلاتے ہوئے' مجھے اپنی بزرگی' اپنی جوڈ' اپنی بلند قدری اور اپنے بلند مکان ہونے کی قسم! البتہ میں ان کی دعا قبول کروں گا پھر اللہ فرماتا ہے کہ لوٹ جاؤ ❺ تحقیق بخشا میں نے تم کو اور بدل ڈالیں ❻ میں نے تمہاری برائیاں نیکیوں سے' آپ نے فرمایا: ''پس لوگ پھرتے ہیں اس حالت میں کہ ان کے لیے بخشش کی جاتی ہے۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

فوائد الحدیث: ❶ کھڑا ہوا الخ یعنی نماز میں یا طواف کرتا ہو یا اور کوئی عبادت کرتا ہو کھڑا ہو کر۔ ❷ ان کی عید کا دن الخ یعنی عید الفطر کا دن۔ ❸ اپنے فرشتوں سے کہ جنہوں نے سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش پر طعن کیا تھا۔ ❹ میرا فرض یعنی روزہ۔ ❺ لوٹ جاؤ الخ اپنے گھروں کو۔ ❻ اور بدل ڈالیں الخ یعنی ہر برائی کے بدلہ میں تمہارے صحیفہ اعمال میں نیکی ثبت کر دی۔

بَابُ الْإِعْتِكَافِ

اعتکاف ❶ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۰۹۷- (۱) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔ (متفق عليه) (البخاری

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے رمضان میں یہاں تک کہ اللہ نے آپ کی روح قبض کی' پھر آپ کے بعد آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔ (بخاری ومسلم)

حدیث رقم ۲۰۲٦ ومسلم حدیث رقم ٥/ ۱۱۷۲ و ابوداؤد حدیث رقم ۷۹۰ والترمذی حدیث رقم ۷۹۰ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷۷۳ واحمد فی المسند ۲/ ۲۸۱)

فوائد الحدیث: ❶ اعتکاف شرع میں یہ ہے کہ روزہ کی حالت میں مسجد میں شب وروز رہ کر عبادت کرے' اکثر علماء کے نزدیک اعتکاف سنت موکدہ ہے' اور نبی ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ میں ہمیشہ اعتکاف کیا اپنی وفات تک۔

۲۰۹۸ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرَئِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرَئِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۰۲ ومسلم حدیث رقم (٥٠۔ ۲۳۰۸) والنسائی حدیث رقم ۲۰۹٥ واحمد فی المسند ۱/ ۲۳۱)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے اور نفع پہنچانے کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہت سخی تھے ❶ اور خصوصاً رمضان میں آپ بہت سخاوت کرتے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کرتے (اور) آپ ان کے سامنے قرآن پڑھتے تھے۔ پس جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو آپ کی سخاوت بارش لانے والی ہوا سے بھی بڑھ جاتی تھی۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بہت سخی الخ یعنی نبی ﷺ دوسرے دنوں کی نسبت رمضان میں زیادہ سخاوت کرتے تھے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو افضل اوقات میں عبادات میں زیادہ کوشش کرنا چاہیے۔

۲۰۹۹ - (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْاٰنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٤٩٩٨ وابوداؤد حدیث رقم ۲٤٦٦ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷٦۹ والدارمی حدیث رقم ۱۷۷۹ واحمد فی المسند ۲/ ۳۳٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ کے سامنے ہر سال ایک مرتبہ قرآن پڑھا جاتا تھا اور جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ کے سامنے دو مرتبہ ❶ قرآن مجید پڑھا گیا اور آپ ہر سال میں دس دن اعتکاف کرتے تھے اور جس سال میں آپ کی وفات ہوئی تو آپ نے اس میں بیس دن ❷ اعتکاف فرمایا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ دوبار الخ تاکہ آخر عمر میں آپ کی امت کے لوگ آپ کی پیروی کریں اور عبادت میں زیادہ کوشش کریں۔
❷ بیس دن اعتکاف کیا الخ بعض علماء نے کہا ہے کہ آپ نے ایک سال پہلے رمضان کے آخری عشرہ میں اپنی ازواج مطہرات کی وجہ سے اعتکاف کو ترک کیا تھا اور شوال میں اس اعتکاف کو ادا کیا تھا' دوسرے رمضان میں بیس دن اعتکاف کیا گویا پہلے رمضان کے اعتکاف کی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قضا کی' میں کہتا ہوں بلکہ آپ نے اس اعتکاف کو قضا کیا جو سفر مکہ ۹ ہجری میں آپ سے رہ گیا تھا' سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے ایک سال آپ نے سفر کیا تو اعتکاف نہ کر سکے اور جب دوسرا سال ہوا تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا' اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۱۰۰ - (٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَأْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ۔ **(متفق عليه)** (البخاری حدیث رقم ۲۰۲۹ و مسلم حدیث رقم ٦-۱۹۷ والترمذی حدیث رقم ۸۰٤ وابن ماجه حدیث رقم ۱۷۷٦ واحمد فی المسند ٦/ ۲٦٤)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے ❶ تو اپنا سر میری طرف کرتے تھے اور آپ مسجد میں ہوتے' تو میں آپ کو کنگھی کر دیتی اور آپ گھر میں داخل نہ ہوتے مگر انسانی حاجت کے لیے۔ ❷ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نزدیک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتکف اعتکاف کی حالت میں اپنے بدن میں سے بعض اعضاء مسجد سے باہر نکال سکتا ہے۔ ❷ مگر حاجت انسانی کے لئے جیسے پاخانہ یا پیشاب یا غسل جنابت یا غسل جمعہ کیونکہ ضرورت کے بغیر اگر کوئی مسجد سے نکل جائے تو اس کا اعتکاف باطل ہو جاتا ہے۔

۲۱۰۱ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ۔ **(متفق عليه)** (البخاری حدیث رقم ۲۰۳۲ ومسلم حدیث رقم ۲۷-۱٦٥٦' ابوداوٗد حدیث رقم ۳۳۲٥' الترمذی حدیث رقم ۱٥۳۹' النسائی حدیث رقم ۳۸۲۰ واحمد فی المسند ۱/ ۳۷)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا' آپ نے فرمایا: ''اپنی نذر ❶ پوری کر۔'' (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا اپنی نذر پوری کر الخ اس سے معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا بھی واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو۔ اس حدیث سے دلیل لی گئی ہے کہ اعتکاف میں روزہ شرط نہیں ہے اس لئے رات کو روزہ نہیں ہو سکتا اور جواب یہ دیا گیا ہے کہ مسلم کی روایت میں رات کے بدلہ میں ایک دن ہے اور ابن حبان نے اس اختلاف میں یوں تطبیق دی ہے کہ انہوں نے ایک دن رات کے اعتکاف کی نذر کی تھی تو بعض رواۃ نے دن کا ذکر کیا بعض نے رات کا' نسائی کی روایت میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روزہ کا حکم صراحت سے مذکور ہے لیکن اس کی سند میں عبداللہ بن بذیل راوی ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۱۰۲ - (٦) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرتے تھے تو ایک سال آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ٨٠٣ واحمد فی المسند ٢/ ٤٠١)

نے اعتکاف ❶ نہ کیا اور جب آئندہ سال ہوا تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس اعتکاف نہ کیا ایک سال' ابن ماجہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ ایک سال آپ نے سفر کیا اور سفر کی وجہ سے آپ اعتکاف نہ کر سکے۔

٢١٠٣- (٧) وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔ (ابوداوٗد حدیث رقم ٢٤٦٣ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٧٠)

ابوداؤد اور ابن ماجہ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٢١٠٤- (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ (رواه ابو داوٗد و ابن ماجة) (مسلم حدیث رقم ٦/ ١١٧٣ وابوداوٗد حدیث رقم ٢٤٦٤ والترمذی حدیث رقم ٧٩١ والنسائی حدیث رقم ٧٠٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٧١)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اعتکاف کرنے کا ارادہ کرتے تو فجر کی نماز پڑھتے پھر اپنے اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوتے۔ ❶ (ابوداؤد و ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ پھر داخل ہوتے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کی مدت بیس روزہ سے ہے اور ائمہ اربعہ کے نزدیک اعتکاف کی ابتداء آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے جب ایک عشرہ کے اعتکاف کا ارادہ کرے اور اس حدیث کے یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں ابتداء اعتکاف کا ذکر بھی نہیں ہے بلکہ یہ مذکور ہے کہ آپ اپنے اعتکاف کی جگہ میں صبح کی نماز پڑھ کر داخل ہوتے۔ (مرقاۃ) اور اس حدیث کو مسلم وغیرہ نے بھی روایت کیا۔

٢١٠٥- (٩) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْئَالُ عَنْهُ (رواه ابو داوٗد) (ابوداوٗد و ابن ماجة حدیث رقم ٢٤٧٢)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کو پوچھتے ❶ تھے اس حال میں کہ اعتکاف میں ہوتے پس گذرتے جس طرح کہ ہوتے' پس اس سے پوچھتے ہوئے نہ ٹھہرتے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب ضروری حاجت کو جاتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف والے کو چلتے چلتے بیمار سے پوچھنا جائز ہے۔

٢١٠٦- (١٠) وَعَنْهَا قَالَتْ اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ مریض کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَرْأَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اِعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ٢٤٧٣)

عیادت کرے نہ نماز جنازہ کے لیے حاضر ہو' نہ عورت سے صحبت کرے' نہ عورت سے مباشرت کرے اور نہ ہی کسی کام کے لیے نکلے مگر اس کام کے لئے کہ ضروری ہے اور نہیں اعتکاف ہوتا مگر روزہ ❶ کے ساتھ اور نہیں اعتکاف مگر جامع مسجد میں (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر روزہ کے ساتھ الخ اس حدیث سے احناف نے دلیل لی ہے کہ اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے اور نسائی نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے مگر اس میں سنت کا لفظ نہیں ہے ابوداؤد نے کہا ابن اسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس حدیث میں سنت کا لفظ نہیں کہا ہے اور دارقطنی نے جزم کیا ہے کہ اس روایت میں دوسروں کا قول بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول میں شریک ہو گیا ہے اور ان کا قول یہاں تک ہے کہ ''نہ نکلتے مگر ضروری حاجت کے لئے'' اور باقی دوسروں کے اقوال ہیں کہ اعتکاف نہیں ہے مگر روزہ کے ساتھ اخیر تک۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢١٠٧ - (١١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَآءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٧٧٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جب آپ اعتکاف کرتے تو ان کے لئے ان کا بچھونا بچھایا جاتا یا ان کی چارپائی رکھی جاتی تھی ستون ❶ توبہ کے پیچھے (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ توبہ کے ستون کے پیچھے الخ ستون مسجد نبوی میں ہے جس سے ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو باندھ دیا تھا جب کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا راز بنی قریظہ کے بارہ میں ظاہر کرایا تھا' پھر جب ان کا قصور معاف ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کو تین دن کے بعد ستون سے کھولا۔

٢١٠٨ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ١٧٨١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے بارہ میں فرمایا کہ وہ گناہوں سے بند رہتا ہے اور اس کے لیے تمام نیکیوں ❶ کے کرنے والے کی مانند نیکیاں جاری کی جاتی ہیں۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سب نیکیوں کے کرنے والے الخ مثلاً معتکف اعتکاف کی وجہ سے بیمار پرسی کے لئے نہیں جا سکتا اور جنازہ میں شریک نہیں ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کا ثواب اس کو عنایت فرمائے گا' جن کو وہ اعتکاف کی وجہ سے نہ کر سکا۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کِتَابُ فَضَآئِلِ الْقُرْاٰنِ

قرآن کریم کی فضیلت کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۱۰۹ - (۱) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ (بخاری)

(البخاری حدیث رقم ۵۰۲۷ وابوداؤد حدیث رقم ۱۴۵۲ والترمذي حدیث رقم ۲۹۰۹ وابن ماجه حدیث رقم ۲۱۱ والدارمی حدیث رقم ۳۳۳۷ واحمد فی المسند ۱/ ۵۷)

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے خود قرآن سیکھا اور اس کو (لوگوں کو) سکھایا۔'' ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ قرآن سیکھا اور سکھایا الخ مطلب سمجھنا صرف لفظ پڑھنے سے زیادہ افضل ہے کیونکہ قرآن مجید نازل کرنے کا مقصد تہذیب نفوس ہے نہ کہ صرف حروف کی ترتیل۔

۲۱۱۰ - (۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْا اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمَ اَوْ يَقْرَاَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ۔ (مسلم)

(مسلم حدیث رقم (۲۵۱ - ۸۰۳) وابوداؤد حدیث رقم ۱۴۵۶)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور ہم صفہ (چبوترے) پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز ❶ بطحان یا عقیق کی طرف جائے اور وہ لائے دو اونٹنیاں بڑی کوہان کی بغیر گناہ اور بغیر ناطہ توڑے' ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم سب یہ پسند کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص مسجد کی طرف جائے تو سکھائے یا پڑھے دو آیات اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اس کے لیے بہتر ہے دو اونٹنیوں سے اور تین آیات بہتر ہیں اس کے لیے تین اونٹنیوں سے اور چار آیات بہتر ہیں اس کے لیے چار اونٹنیوں سے اور آیات ❷ کی گنتی اونٹنیوں کی گنتی سے بہتر ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بطحان کے یا عقیق کے الخ بطحان اور عقیق مدینہ سے دو کوس پر دو مکان ہیں وہاں بازار لگتے تھے' عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہیں اس لیے اس کو خاص کر ذکر کیا' خلاصہ مطلب یہ کہ قرآن پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہے اس لئے آخرت کا ثواب باقی ہے' اور دنیا کا اسباب فانی ہے۔ ❷ اور آیات کی الخ یعنی اس طرح کا شمار اونٹنیوں کے شمار سے افضل ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً پانچ پانچ سے افضل ہیں اور چھ چھ سے افضل ہیں۔

٢١١١ - (٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ اَنْ یَّجِدَ فِیْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰیَاتٍ یَّقْرَاُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ۔(مسلم) (مسلم حدیث رقم (٢٥١ - ٨٠٢) وابن ماجه حدیث رقم ٣٧٨٢ و الدارمی حدیث رقم ٣٣١٤ واحمد فی المسند ٢/ ٣٩٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جس وقت وہ اپنے گھر کی طرف لوٹے تو اپنے گھر میں تین اونٹنیاں موٹی تازی اور حمل والی (موجود) پائے؟'' ہم نے عرض کیا' جی ہاں' آپ نے فرمایا: ''تین آیات کہ ان کو پڑھے ایک تمہارا اپنی نماز میں اس کے لیے بہتر ہے تین بڑی موٹی حمل والی اونٹنیوں سے۔'' (مسلم)

٢١١٢ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٤٩٣٧ ومسلم حدیث رقم (٢٤٤ - ٧٩٨) وابو داؤد حدیث رقم ١٤٥٤ والترمذی حدیث رقم ٢٩٠٤ وابن ماجه حدیث رقم ٣٧٧٩ والدارمی حدیث رقم ٢٣٦٨ واحمد فی المسند ٦/ ٤٨)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کا ماہر لکھنے والوں بزرگ نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہے اور وہ شخص کہ جو قرآن پڑھتے ہوئے اس میں اٹکتا ہے اور قرآن اس پر مشکل ہوتا ہے تو اس کے لیے دو ثواب ❶ ہوتے ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس کے لئے دو ثواب ہوتے ہیں الخ یعنی جو قرآن مجید کے معانی سے خوب واقف ہے اور اس کو بے تکلف پڑھتا ہے اس کا مرتبہ نہایت عمدہ ہے کہ وہ ثواب میں ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں اور جس کی زبان نہیں چلتی اور محنت کے باوجود اس سے حروف ادا نہیں ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس کے لئے دو ثواب مقرر کئے گئے ہیں' مطلب یہ ہے کہ قرآن (کریم کی تلاوت اور عمل) سے کسی طرح غفلت نہیں کرنی چاہیے' اگر اس سے خوب واقف ہے تو سبحان اللہ کہ فرشتوں میں شمار ہوا اور اگر اچھی طرح زبان نہیں چلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہے۔

٢١١٣ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَی اثْنَیْنِ رَجُلٍ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٍ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٠٢٥ ومسلم حدیث

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں ❶ رشک مگر دو آدمیوں پر ایک وہ شخص کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا اور وہ شخص قیام کرتا ہے اس کے ساتھ رات کے اوقات میں اور دن کے اوقات میں اور دوسرا وہ شخص کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ مال میں سے خرچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقم ٢٦٦ـ ٨١٥)

کرتا ہے رات کے اوقات میں اور دن کے اوقات میں۔"
(بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں رشک مگر دو آدمیوں پر الخ حسد یہ ہے کہ دوسرے کی بھلائی نہ دیکھ سکے اور یہ چاہت ہو کہ اس سے جاتی رہے یہ سخت حرام ہے جبکہ اکثر خلق اسی رنج وبلا میں گرفتار ہے گویا حسد کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ناراض ہوتا ہے کہ اس کو کیوں دیا اور مجھے نہ دیا لیکن کسی دین دار کو دیکھ کر آرزو کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسا کرے تو یہ درست ہے' یہ حسد نہیں بلکہ اس کو غبطہ کہتے ہیں اور حدیث میں حسد سے یہی غبطہ یعنی رشک مراد ہے۔

٢١١٤ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِیْ رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِیْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ۔ (البخاری حدیث رقم ٥٤٢٧ ومسلم حدیث رقم (٢٤٣ـ ٧٩٧ وابوداؤد حدیث رقم ٤٨٢٩ والترمذی حدیث رقم ٢٨٦٥ والنسائی حدیث رقم ٥٠٢٨ وابن ماجه حدیث رقم ٢١٤ والدارمی حدیث رقم ٣٣٦٣ واحمد فی المسند ٤/ ٣٩٧)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان ❶ کی مثال کہ جو قرآن پڑھتا ہو نارنگی کی مثال کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو خوب ہوتی ہے اور اس کا مزہ اچھا ہوتا ہے اور اس مومن کی مثال کہ جو قرآن نہیں ❷ پڑھتا کھجور کی مثال کی طرح ہے اس میں بو نہیں اور اس کا مزہ شیریں ہے اور اس منافق ❸ کی مثال کہ جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کے پھل کی طرح ہے اس میں بو نہیں اور اس کا مزا تلخ ہے اور اس منافق ❹ کی مثال کہ جو قرآن پڑھتا ہو اس کی مثال پھول خوشبودار کی طرح ہے کہ اس کی بو اچھی ہے اور اس کا مزہ تلخ ہے۔ (بخاری ومسلم) اور ایک روایت میں اس طرح ہے: "وہ مسلمان کہ جو قرآن پڑھتا ہو اور اس پر عمل کرتا ہو نارنگی کی طرح ہے اور وہ مومن کہ قرآن نہیں پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے کھجور کی طرح ہے۔"

فوائد الحدیث: ❶ مسلمان کی مثال الخ یعنی مومن قرآن پڑھنے والے میں دو صفات ہیں ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اس کو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسرے ظاہری جس کا اثر لوگوں کو پہنچتا ہے اس کو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن پڑھنے والے کا ظاہر اور باطن دونوں بہتر ہیں۔ ❷ نہیں پڑھتا الخ یعنی جو مومن کہ قرآن نہیں پڑھتا اس کا باطن ایمان کے سبب سے اچھا ہے مگر اس کا ظاہر میں اثر نہیں ہے۔
❸ اس منافق کی مثال کہ جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن الخ یعنی جو منافق کہ قرآن نہیں پڑھتا اس کا ظاہر اچھا ہے اور نہ ہی باطن۔
❹ اور اس منافق کی مثال کہ قرآن پڑھتا ہو الخ یعنی منافق قرآن پڑھنے والے میں ظاہری اثر تو ہے مگر باطنی نہیں۔ منہ

٢١١٥ - (٧) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کتنے لوگوں کو اس کتاب کے ساتھ بلند کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم (٢٦٩ ـ ٨١٧) وابن ماجه حديث رقم ٢١٨ والدارمى حديث رقم ٣٣٦٥)

ہے ❶ اور کتنے لوگوں کو اس کے ساتھ پست کرتا ہے۔" ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بلند کرتا ہے اس کے ساتھ الخ یعنی جن لوگوں نے قرآن پڑھا اس پر عمل کیا ان کا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگوں نے اس پر عمل نہ کیا وہ بے قدر ہو گئے۔ ❷ قولہ یہ مسلم نے روایت کی الخ امام بغویؒ نے اپنی تفسیر معالم میں یہ روایت ذکر کی ہے کہ موضع عسفان میں نافع بن حارث رضی اللہ عنہ کی ملاقات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور نافع رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہل مکہ پر عامل تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے نافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اہل مکہ پر تو نے اپنے پیچھے کس کو عامل مقرر کیا ہے' نافع رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ابن ابزی کو عامل مقرر کیا ہے' عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ابن ابزی کون ہے؟ نافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک آزاد کیا ہوا غلام ہے' ہمارے آزاد کئے ہوئے غلاموں سے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آزاد کردہ غلام کو تو نے ان پر عامل مقرر کیا ہے؟ سیدنا نافع رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنین آوہ تو قرآن پڑھا ہوا ہے احکام الٰہی سے واقف ہے اور لوگوں کے مقدمات کے شریعت مطہرہ کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہے اس قرآن سے کتنے لوگوں کو اور اس کے ساتھ کتنے لوگوں کو پست کرتا ہے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ (مرقاۃ)

٢١١٦ - (٨) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَاُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطَةٌ عِنْدَهٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَاَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ ثُمَّ قَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِّنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهٗ وَلَمَّا اَخَّرَهٗ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِقْرَاْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اِقْرَاْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَطَاَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَاْسِىْ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰى لَا اَرٰهَا قَالَ اَتَدْرِىْ مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِىِّ وَفِىْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِى الْجَوِّ' بَدَلَ: فَخَرَجْتُ عَلٰى صِيْغَةِ الْمُتَكَلِّمِ۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ رات کو سورہ بقرہ پڑھتا تھا اور گھوڑا اس کا اس کے نزدیک بندھا ہوا تھا' اچانک گھوڑا کودنے لگا' اسید رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا' پھر وہ پڑھنے لگے تو گھوڑے نے جولانی کی' پھر وہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا پھر وہ پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر اچھلنے لگا آخر میں نے پڑھنا بند کر دیا کیونکہ اسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب سو رہا تھا تو وہ ڈرا کہ کہیں گھوڑا اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے اور جب وہ اپنے بیٹے کو دور کرنے لگا تو اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو اس نے دیکھا کہ ایک چیز ہے سائے کی مانند' اس میں ہے مانند چراغوں کی' پس جب اسید رضی اللہ عنہ نے صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: "اے ابن حضیر! تو پڑھتا رہتا' اے ابن حضیر! تو پڑھتا رہتا" ابن حضیر نے کہا اے اللہ کے رسول! میں ڈرا اس سے کہ گھوڑا یحییٰ کو کچلے اور گھوڑا یحییٰ کے نزدیک تھا تو میں یحییٰ کی طرف پلٹا اور میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو دیکھا ایک چیز سائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(البخاری حدیث رقم ۵۰۱۸ و مسلم حدیث رقم ۲۴۲-۷۹۶)

کے مانند تھی اس میں چراغوں کے مانند' اور میں نکلا یہاں تک کہ نہ دیکھا میں نے اس کو' آپ نے فرمایا: ''جانتا ہے تو یہ کیا تھا؟'' کہا نہیں' آپ نے فرمایا: ''یہ فرشتے تھے نزدیک ہوئے تھے تیری قرأت ❶ کے لیے اور اگر پڑھتا رہتا تو صبح کرتے فرشتے' دیکھتے لوگ ان کی طرف نہ چھپتے ان سے۔'' (بخاری ومسلم) اور لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں عرجت فی الجو کے الفاظ ہیں' اور یہ صیغہ متکلم کے الفاظ فخرجت کے بدل ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ تیری قرأت کے الخ معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کے لیے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ ہر کسی کو نظر نہیں آتے۔

۲۱۱۷- (۹) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَإِلٰى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطْنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ۔ (متفق علیه)

(البخاری حدیث رقم ۵۰۱۱ و مسلم حدیث رقم (۲۴۰-۷۹۵) والترمذی حدیث رقم ۱۸۸۵ حدیث رقم ۲۸۸۵ واحمد فی المسند ۴/ ۲۸۱)

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سورۃ کہف پڑھتا تھا اور اس کے ایک طرف دو رسیوں کے ساتھ گھوڑا بندھا ہوا تھا تو اس کو ڈھانپ لیا ایک بادلی نے اور وہ اس کے نزدیک ہونے لگا تو گھوڑے نے اچھلنا کودنا شروع کیا' یہ شخص صبح نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا' آپ نے فرمایا: ''یہ سکینت ❶ اتری تھی قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سکینت سے ملائکہ مراد ہیں کیونکہ شیخین کی دوسری روایت میں ''تلك السکینة'' کے بدل ''تلك الملائكة'' موجود ہے اور گھوڑا ان فرشتوں کے ڈر سے بدک رہا تھا جو قرآن سننے کے لئے اترے تھے اور جب سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ خاموش ہو جاتے تو وہ آسمان کی طرف چڑھ جاتے اور گھوڑا بھی شوخی کرنے سے رک جاتا اور یہ جو فرمایا اے ابن حضیر تو پڑھتا رہتا' تو اس کی تشریح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمیشہ اس سورت کو پڑھا کر کیونکہ یہ عجیب حالت اس کے باعث ظاہر ہوئی اور اگر آئندہ پھر ایسا موقع بنے تو پھر اس کا پڑھنا نہ چھوڑنا بلکہ پڑھتے رہنا اور طیبی رحمہ اللہ نے کہا اس کے معنی زمانہ ماضی میں طلب زیادت کے ہیں اور یہ معنی ہیں کہ تو نے اس سورت کا پڑھنا کیوں چھوڑا اور تو نے اس کو کیوں چھوڑا' اسی لئے سیدنا اسید رضی اللہ عنہ نے جواب میں عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں ڈرا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو کچل نہ دے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۱۱۸- (۱۰) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْ

سیدنا ابی سعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا' مجھے نبی ﷺ نے بلایا تو میں نے جواب نہ دیا' پھر میں آپ کے پاس آیا' تو میں نے کہا' اے اللہ کے رسول!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ" ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٥٠٠٦ والترمذی حدیث رقم ٢٨٧٥ والنسائی حدیث رقم ٩١٣ واحمد فی المسند ٤/ ٢١١)

تحقیق میں نماز پڑھ رہا تھا' آپ نے فرمایا: "کیا نہیں کہا ❶ اللہ تعالیٰ نے' اللہ تعالیٰ اور رسول کے لیے جواب دو اور اس کے حکم کی اطاعت کرو جس وقت تم کو پکارے' پھر آپ نے فرمایا' کیا نہ سکھلاؤں میں تجھے بہت بڑی سورت قرآن میں پہلے اس کے کہ نکلے تو مسجد سے' پھر پکڑا آپ نے میرا ہاتھ' پس جب کہ ارادہ کیا ہم نے کہ نکلیں' تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق آپ نے فرمایا تھا کہ میں تجھے قرآن سے بہت بڑی سورت سکھاؤں گا' آپ نے فرمایا: "وہ سورۂ الحمدللہ رب العلمین ہے' وہ سات آیات ہیں کہ بار بار پڑھی جاتی ہیں نماز میں اور قرآن ❷ بڑا ہے کہ میں وہ دیا گیا ہوں۔" (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ کیا اللہ نے نہیں کہا الخ نبی ﷺ کے صرف بلانے سے جواب دینا فرض ہو جاتا تھا خواہ نماز ہی میں ہو' اس کی وجہ یہ تھی کہ اگر حکم بجالانے میں دیر کی جائے تو شاید اس وقت دل ایسا نہ رہے' دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے' اللہ تعالیٰ کسی کے دل کو نہیں روکتا اور اس پر مہر نہیں کرتا جب بندہ کاہلی کرے تو اس کی جزا میں روک دیتا ہے یا ضد کرے حق پرستی نہ کرے تو مہر کر دیتا ہے۔

❷ اور قرآن بڑا ہے کہ الخ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو اپنا احسان جتایا کہ ہم نے آپ کو سبع مثانی اور قرآن عظیم دیا سو نبی ﷺ نے فرمایا سبع مثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہے اس کو سبع المثانی اس لیے کہا کہ اس میں سات آیات ہیں اور کسی بھی نماز میں ایک وتر کے سوا سورۂ فاتحہ دو بار سے کم نہیں پڑھی جاتی اور اس کا نزول بھی دو بار ہوا' مکہ میں بھی اور مدینہ میں بھی اور قرآن عظیم فاتحہ کو اس لیے فرمایا کہ جو مطلب قرآن میں مفصل ہیں وہ تمام اس صورت میں مجمل ہیں۔

٢١١٩ - (١١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (٢١٢ ـ ٧٨٠) والترمذی حدیث رقم ٢٨٧٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے گھروں ❶ کو مقبرے نہ بناؤ' تحقیق شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ' یعنی گھروں میں مُردوں کی طرح بے عمل نہ پڑے رہا کرو بلکہ گھر میں قرآن پڑھا کرو تا کہ شیطان بھاگے۔

٢١٢٠ - (١٢) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: "قرآن پڑھو پس تحقیق وہ قیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَفِیْعًا لِاَصْحَابِہٖ اِقْرَءُ وا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَیَابَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَآفَّ تُحَآجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَأُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۵۲۔ ۸۰۴) واحمد فی المسند ۴/ ۱۵۴)

کے دن پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرنے والا ہوگا پڑھا کرو ان دو سورتوں کو جو بہت چمکدار اور روشن ہیں سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران' پس وہ دونوں قیامت کے دن آئیں گی گویا کہ وہ دونوں ٹکڑے بادلی کے ہیں یا دونوں سایہ کرنے والی چیزیں ہیں یا دونوں ٹکڑیاں پرندوں کی ہیں صف باندھی ہوئی' اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑیں گی' پڑھو سورۃ بقرہ اور تحقیق اس پر عمل کرنا برکت ہے' اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور اہل ❶ باطل اس کے حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور اہل باطل یعنی جادوگروں کا اس پر قابو نہیں چلتا معلوم ہوا کہ اس کی برکت سے جادو اثر نہیں کرتا۔

۲۱۲۱- (۱۳) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ یُؤْتٰی بِالْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِیْنَ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ کَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَیْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ کَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَآفَّ تُحَآجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۵۳۔ ۸۰۵) والترمذی حدیث رقم ۲۸۸۳ والدارمی حدیث رقم ۳۳۰۱ واحمد فی المسند ۵/ ۳۶۱)

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' فرماتے تھے: ''قیامت کے دن قران اور اس کے پڑھنے والوں کو لایا جائے گا کہ جو عمل کرتے تھے اس کے ساتھ' سارے قرآن کے آگے ❶ ہوں گی سورۃ بقرہ اور آل عمران' گویا کہ وہ بادلی کے دو ٹکڑے ہیں یا دو ٹکڑے سیاہ بادلی کے ہیں کہ ان کے درمیان چمک ہے یا گویا وہ پرندوں کی دو ٹکڑیاں ہیں پڑھنے والوں کی طرف سے صف باندھی ہوئی جھگڑیں گی۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ آگے ہوں گی الخ اس حدیث سے سورۃ بقرہ اور آل عمران کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی' اور معلوم ہوا کہ قران سے بڑھ کر کوئی شفیع نہیں جس کو قرآن کی شفاعت منظور ہو تو وہ قرآن پر عمل کرے۔

۲۱۲۲- (۱۴) وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَةٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَةٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' قَالَ فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ لِیَهْنِكَ الْعِلْمُ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابومنذر! کیا جانتا ہے تو کون سی آیت کتاب اللہ تعالیٰ سے تیرے علم میں بہت بڑی ہے؟'' میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا: ''اے ابومنذر! تو جانتا ہے کون سی آیت کتاب اللہ سے تیرے علم میں بڑی ہے؟'' میں نے کہا' اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم ابومنذر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۵۸ـ ۸۱۰) وابوداوٗد حدیث رقم ۱۴۱۰ واحمد فی المسند ۵/ ۱۴۲)

سینے پر مارا اور فرمایا: ''ابومنذر! ❶ تجھے علم مبارک ہو۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ابوالمنذر، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ابومنذر ہے، آپ قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذہنی امتحان لیا، پھر ان کے علم اور فہم سے خوش ہوئے اور ان کے لیے برکت کی دعا کی، آیت الکرسی اس لیے تمام آیات سے افضل ہے کہ اس میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا بیان ہے۔

۲۱۲۳- (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ وَکَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِحِفْظِ زَکٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ وَّلِیْ حَاجَةٌ شَدِیْدَةٌ قَالَ فَخَلَّیْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَا اَبَا هُرَیْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَکَا حَاجَةً شَدِیْدَةً وَّعِیَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ کَذَبَكَ وَسَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهٗ سَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَآءَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَا اَبَا هُرَیْرَةَ! مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَکَا حَاجَةً شَدِیْدَةً وَعِیَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ کَذَبَكَ وَسَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّهٗ سَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَآءَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ هٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی ❶ زکوۃ کی حفاظت پر مقرر کیا تو میرے پاس ایک شخص آیا تو اس نے غلہ میں سے لپیں بھرنا شروع کیں، تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچاؤں گا، اس نے کہا تحقیق میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ عیال کا نفقہ ہے اور مجھے سخت ضرورت ❷ ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، پس میں نے اسے چھوڑ دیا، میں نے صبح کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ! رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اس نے سخت ضرورت اور عیالداری کی شکایت کی، تو میں نے اس پر رحم کیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خبردار ہو جا تحقیق اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ❸ اور وہ پھر آئے گا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے سمجھ لیا کہ وہ پھر آئے گا اور میں اس کا منتظر رہا (چنانچہ) وہ پھر آیا غلہ میں سے لپیں لینے لگا تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور میں نے کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے جاؤں گا، اس نے کہا، مجھے چھوڑ دو کہ میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ نفقہ کنبے کا ہے پھر میں نہ آؤں گا تو میں نے اس پر رحم کیا تو اس کو ❹ چھوڑ دیا، پس میں نے صبح کی تو مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ! تیرے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس نے سخت ضرورت اور عیالداری کی شکایت کی، تو میں نے اس پر رحم کیا اور میں نے اس کی راہ چھوڑ دی ❺ تو آپ نے فرمایا: ''خبردار رہو! اس نے تجھ سے جھوٹ بولا اور پھر وہ آئے گا'' میں اس کا منتظر رہا، وہ پھر آیا، اس نے غلہ سے لپیں لیں پھر میں نے اس کو پکڑ لیا تو میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِیْ اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ "اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطٰنٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِیْ كَلِمٰتٍ يَنْفَعُنِیَ اللّٰهُ بِهَا قَالَ اَمَا اِنَّهٗ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطٰنٌ۔ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ٢٣١١)

کہا' البتہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف ضرور لے جاؤں گا اور یہ تین مرتبہ کی اخیر ہے' تحقیق تو کہتا ہے کہ میں نہیں آؤں گا اور پھر آ جاتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تم کو چند کلمات سکھلاؤں گا اللہ ان کو پڑھنے کی وجہ سے تمہیں نفع دے گا' جس وقت تو اپنے بچھونے کی طرف ❻ جگہ پکڑے تو آیۃ الکرسی پڑھو اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم۔ یہاں تک کہ تم آیت کو ختم کرو ❼ پس تحقیق ہمیشہ رہے گا تجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نگہبان ❽ اور شیطان صبح تک تمہارے ❾ نزدیک نہیں آئے گا' تو میں نے اس کی راہ چھوڑ دی' میں نے صبح کی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے کہا' قیدی نے کہا کہ اس نے چند کلمات مجھے سکھائے کہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا ان کی وجہ سے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''خبردار رہو! اس نے تجھ سے ❿ سچ کہا اور وہ جھوٹا ⓫ ہے' تو جانتا ہے کہ تین راتوں سے تو کس سے مخاطب تھا؟'' میں نے کہا' نہیں' آپ نے فرمایا: ''یہ ⓬ شیطان تھا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ رمضان کی زکوۃ یعنی صدقہ فطر۔ ❷ مجھے سخت ضرورت ہے یعنی اہل وعیال رکھتا ہوں۔ ❸ تجھ سے جھوٹ بولا یعنی ضرورت کے ظاہر کرنے میں۔ ❹ پس میں نے اس کی راہ چھوڑ دی الخ اس بار شاید رحم کیا اس کے کہنے کی وجہ سے اور پھر نہ آؤں گا والا اس کا جھوٹ مخبر صادق ﷺ کی زبانی ثابت ہو چکا تھا۔ ❺ میں نے اس کی راہ چھوڑ دی یعنی اس کے وعدہ کرنے کی وجہ سے کہ پھر نہ آؤں گا۔ ❻ اپنے بچھونے کی طرف یعنی سونے کے لئے۔ ❼ یہاں تک کہ تم آیت کو ختم کرو یعنی العلی العظیم تک پڑھو۔ ❽ نگہبان یعنی فرشتہ ❾ کوئی شیطان یعنی جن وانس سے دینی ودنیوی ایذا دینے کے لیے۔ ❿ اس نے تجھ سے سچ کہا۔ ⓫ جھوٹا ہے یعنی دوسری باتوں میں۔ ⓬ یہ شیطان تھا یعنی صدقات کو ناقص کرنے کے لئے آیا تھا۔

٢١٢٤ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَآءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَاَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ❶ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے اوپر کی طرف سے دروازہ کھلنے کی سی آواز سنی پس اپنا سر اٹھایا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا' یہ آسمان کا دروازہ ہے کھولا گیا آج کے دن' نہیں کھولا گیا کبھی مگر آج' پس اس دروازہ سے اترا ایک فرشتہ' جبرائیل علیہ السلام نے کہا' یہ فرشتہ زمین کی طرف کبھی نہیں اترا مگر آج' پس فرشتے نے آپ کو سلام کیا' پھر کہا تم خوش ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ. (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢٥٤ـ ٨٠٦) والنسائي حديث رقم ٩١٢)

دونوروں کے ساتھ کہ تم وہ نور دیئے گئے ہو کہ کوئی نبی آپ سے پہلے نہیں دیا گیا' سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات تو کوئی حرف نہ پڑھے گا ان میں سے مگر تو اس کا ثواب دیا جائے گا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس وقت الخ اس حدیث میں جو فرمایا پس اترا تو یہ راوی کا کلام ہے کہ اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا اور یہ جو فرمایا خوش ہو ساتھ دونوروں کے الخ تو ان کا نام نور اس لئے ہوا کہ یہ روشن ہو کر چلیں گی' قیامت کے دن پڑھنے والے کے آگے اور سورۂ بقرہ کا خاتمہ لله مافي السموات سے آخر تک ہے اور یہ جو فرمایا کوئی حرف' تو حرف سے مراد کلمہ ہے اور ان میں دو طرح کے کلمات ہیں ایک تو وہ ہیں کہ جس میں دعا ہے اهدنا الصراط المستقيم اور غفرانك ربنا کی طرح اور ان کے سوا اور دوسرے کلمات فقط حمد وثنا کے ہیں' تو جو کلمہ دعا کا پڑھے گا تو وہ چیز دیا جائے گا کہ جو اس کلمہ میں ہے اور جو کلمہ حمد وثنا کا پڑھے گا اس کا ثواب دیا جائے گا۔

٢١٢٥ - (١٧) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَاَ بِهِمَا فِیْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ. (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٤٠٠٨ ومسلم حديث رقم ٢٥٥ـ ٨٠٧ والترمذي حديث رقم ٢٨٨١ وابن ماجه حديث رقم ١٣٦٨ والدارمي حديث رقم ٣٣٨٨ واحمد في المسند ٤/١١٨)

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات جو شخص ان کو رات میں پڑھے تو اس کو کفایت ❶ کرتی ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کفایت کرتی ہیں یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہے اور برکت کا سبب ہے تو جس نے امن الرسول پڑھا تو کافی ہے یا بجائے تہجد کفایت کرتا ہے۔

٢١٢٦ - (١٨) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ)). (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢٥٧ـ ٨٠٩) وابوداؤد حديث رقم ٤٣٢٣ والترمذي حديث رقم ٢٨٨٦ واحمد في المسند ٥/١٩٦)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ کہف کی اول دس آیات یاد کرے تو وہ دجال کے شر سے بچایا جائے گا۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ شر دجال سے بچایا جائے گا ان دنوں میں ان آیات کو یاد کرنا اور غور کرنا ضروری ہے اس لئے کہ نیچری اور مرزائی لوگ ملحد مزاج کہ پیش خیمہ دجال لعین ہیں ان کے اس زمانہ میں بڑے بلوے ہیں اور ان کے خیالات فاسدہ اکثر لوگوں میں پھیل رہے ہیں اور صریح معجزات انبیاء علیہم السلام کا اور آیات قرآنیہ اور بینات رحمانیہ کا انکار کرتے ہیں۔

٢١٢٧ - (١٩) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

انہی (سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَاَ فِیْ لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَکَیْفَ یَقْرَاُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۵۹۔ ۸۱۱) وابوداؤد حدیث رقم ۱۴۶۱ والترمذی حدیث رقم ۲۸۹۶ والنسائی حدیث رقم ۹۹۶)

نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شخص عاجز ہے کہ وہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، تہائی قرآن کس طرح پڑھے؟ آپ نے فرمایا: ''قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی تمام قرآن کا مطلب تین اقسام پر ہے، ایک قسم میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی صفات کا بیان ہے دوسری قسم میں قصائص ہیں، تیسری قسم میں حلال وحرام کے احکامات ہیں اس حساب سے قل ھو اللہ احد قرآن کا تہائی ٹھہرا کہ اس میں توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہے۔

۲۱۲۸- (۲۰) وَرَوَاہُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ۔ (البخاری حدیث رقم ۷۳۷۴)

اور بخاری نے سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲۱۲۹- (۲۱) وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ وَکَانَ یَقْرَاُ لِاَصْحَابِہٖ فِیْ صَلَاتِھِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذَالِكَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ سَلُوْہُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذَالِكَ فَسَاَلُوْہُ فَقَالَ لِاَنَّھَا صِفَۃُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَخْبِرُوْہُ اَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہٗ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۷۳۷۵ ومسلم حدیث رقم (۲۶۳۔ ۸۱۳) والنسائی حدیث رقم ۹۹۳)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک لشکر پر امیر بنا کر بھیجا اور وہ اپنے ساتھیوں کی نماز میں امامت کرتا تھا اور قل ھو اللہ احد پر قراءت ختم کرتا تھا، تو جب وہ واپس آئے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس سے پوچھو کہ یہ کس لیے کرتا ہے؟'' انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ میں یہ اس لئے کرتا ہوں کہ اس میں رحمٰن کی صفت ہے اور میں اس کے پڑھنے کو پسند کرتا ہوں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو خبر دو کہ اللہ تعالیٰ اس کو پسند کرتا ❶ ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس لیے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی صفت کو دوست رکھا اور اس حدیث میں جو آیا ہے کہ وہ شخص اپنی قراءت کو قل ھو اللہ احد کے ساتھ ختم کرتا تھا تو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ نماز کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دوسری سورت سے پہلے سورۂ اخلاص پڑھتا۔

۲۱۳۰- (۲۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِیَّاھَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّۃَ (رواہ الترمذی و روی البخاری معناہ) (البخاری حدیث رقم ۷۷۴ والترمذی حدیث رقم ۲۹۰۱)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں اس سورت کو پسند کرتا ہوں اس سے مراد قل ھو اللہ احد ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے تیری محبت تجھے بہشت میں داخل کرے گی۔'' (ترمذی) اور بخاری نے روایت کی اس کے معنی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢١٣١ - (٢٣) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَمْ تَرَ اٰيٰتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم ٢٦٤-٨١٤ والترمذی حديث رقم ٢٩٠٢ والنسائی حديث رقم ٩٥٤)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے غور نہیں کیا کہ آج کی رات جو آیات اتاری گئیں ان کی مانند نہیں ❶ دیکھی گئیں کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے لیے یہ دونوں سورتیں بے نظیر ہیں۔

٢١٣٢ - (٢٤) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (البخاری حديث رقم ٥٠١٧ والترمذی حديث ٣٤٠٢ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٧٥ واحمد فی المسند ٦/ ١١٦)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب ہر رات اپنے بستر پر آتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ ملاتے پھر دونوں ہاتھوں میں دم ❶ کرتے تو ان میں قل ھو اللہ احد' قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے' پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے بدن پر پھیرتے جہاں تک ہو سکتا' شروع کرتے پھیرنا ہاتھوں کا اپنے سر اور چہرہ سے اور اپنے بدن کی اگلی جانب سے' یہ تین بار کرتے۔'' (بخاری و مسلم) اور ہم ❷ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ❸ حدیث لما اسری برسول اللہ ﷺ کا ذکر باب المعراج میں ان شاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ ثم نفث فیھما کا ترجمہ ہے ان ظاہر الفاظ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ پہلے اپنے ہاتھوں پر دم کر لیتے اس کے بعد معوذات پڑھتے تو بعض نے اس کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اس لئے کرتے تھے کہ ساحروں کی مخالفت لازم آئے کیونکہ وہ پڑھ کر پیچھے دم کرتے ہیں اور بعض نے اس کے وہی معنی کیے ہیں جو ہم نے ترجمہ میں لکھے ہیں کہ جب ارادہ کرتے دم کرنے کا۔

❷ یعنی اس حدیث کو صاحب مصابیح نے اس باب میں بیان کیا ہے مگر ہم اس حدیث کو اللہ چاہے گا تو باب المعراج میں بیان کریں گے کیونکہ باب المعراج سے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو زیادہ تعلق ہے۔

❸ وہ حدیث جو باب المعراج میں ذکر ہوگی اس کا ترجمہ یہ ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ معراج کرائے گئے تو آپ سدرۃ المنتہیٰ کو پہنچائے گئے اور وہ سدرہ چھٹے آسمان میں ہے اسی سدرہ کی طرف وہ چیز پہنچتی ہے کہ جو زمین سے چڑھائی جاتی ہے پس اس سے لے لی جاتی ہے اور اسی سدرہ کی طرف وہ چیز پہنچتی ہے کہ اس کے اوپر سے نیچے اتاری جاتی ہے پس اس سے لے لی جاتی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اس وقت سدرہ کو اس چیز نے ڈھانپ لیا کہ ڈھانپا'' سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا وہ سونے کے پروانے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو شب معراج میں تین چیزیں دی گئیں پانچ نمازیں' سورۂ بقرہ کی آخری آیات اور اس شخص کے لیے (کبیرہ) گناہ بخشے گئے کہ جو ان کی امت سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے یہ مسلم نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲۱۳۳ - (۲۵) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَلَهٗ ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَ الرَّحِمُ تُنَادِيْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ۔ (رواه فى شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة حديث رقم ٣٤٣٣)

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: ''عرش کے نیچے تین چیزیں ہوں گی قیامت کے دن ایک تو قرآن بندوں سے جھگڑے گا اور قرآن کے لئے ظاہر ❶ بھی اور باطن بھی ہے عرش کے نیچے دوسری چیز امانت ہوگی اور تیسری قرابت ہوگی وہ پکارے گی خبردار جس نے مجھے ملایا تو اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جس نے مجھے توڑا تو اللہ تعالیٰ اس کو توڑے گا۔'' (نقل کیا ❷ یہ شرح السنہ میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ظاہر بھی اور باطن بھی ہے۔ظاہر اس کے یعنی معنی ظاہر ہیں کہ عوام سمجھتی ہے فکر کی احتیاج نہیں اور باطن بھی ہے یعنی معنی قرآن کے محتاج ہیں تامل اور فکر اور تفسیر کے۔ ❷ نقل کی یہ شرح السنہ میں الخ امام جزری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد میں کثیر بن عبداللہ ہے اور وہ سست راوی ہے۔مرقاۃ

۲۱۳٤ - (۲٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا (رواه احمد والترمذى و ابوداوٗد و النسائى) (ابوداوٗد حديث رقم ١٤٦٤ والترمذى حديث رقم ٢٩١٤ واحمد فى المسند ٢/ ١٩٢)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صاحب قرآن کے لئے کہا جائے گا پڑھ اور چڑھ ❶ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا' پس تحقیق تیرا مرتبہ آخری آیت کے نزدیک ❷ ہے کہ تو اس کو پڑھے گا۔'' (احمد ❸ اور ترمذی وابوداؤد ونسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجات پر۔ ❷ آخری آیت کے نزدیک کہ تو پڑھے گا دیلمی نے حدیث بیان کی ہے کہ جنت کے درجات بقدر آیات قرآن کے ہیں اور قول مشہور پر چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات ہیں اس جگہ سے ترقی مدارج قاری کو بعدد آیات قیاس کر لینا چاہئے' ظاہر حدیث سے نکلتا ہے کہ یہ مرتبہ حافظ کو ملے گا اور اگر قاری کو بھی ملے تو کیا بعید ہے اللہ کی رحمت متحجر نہیں ہوتی ہے اور عالم افضل ہیں خالی حافظ قرآن سے جن کو علم نہیں ہے۔اس چیز سے بہتر کہ یعنی جو شخص دوسرے اذکار واوراد چھوڑ کر صرف قرآن مجید کو اپنا وظیفہ ٹھہرائے میں اصحاب اوراد واذکار سے بڑھ کر ان کی مرادیں برلاتا ہوں' یہ کیوں نہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے ساتھ مشغول ہوا جو تمام اذکار واوراد سے افضل ہے' سچ ہے کلام الملوک ملوک الکلام۔

❸ قولہ یہ احمد اور ترمذی نے نقل کی الخ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور نیز ترمذیؒ نے اسی روایت کو ذکر کیا ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے اور اس روایت میں ہے کہ قرآن کہے گا اے رب اس کو زیور پہنا' تو صاحب قرآن کو عزت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تاج پہنائیں جائیں گے' قرآن کہے گا اے رب اس کو زیادہ دے تو قرآن والے کو عزت کے کپڑے پہنائے جائیں گے پھر قرآن کہے گا اے رب تو اس سے راضی ہو جا تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور صاحب قرآن کو کہا جائے گا پڑھ اور چڑھ۔ مرقاۃ

٢١٣٥- (٢٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِىْ لَيْسَ فِىْ جَوْفِهٖ شَىْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ. (رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ وَالدَّارِمِىُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جس شخص کے دل میں کچھ (تھوڑا سا بھی) قرآن نہیں ہے تو وہ دل ویران ❶ گھر کی مانند ہے۔'' (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

(الترمذی حدیث رقم ٢٩١٣ والدارمی حدیث رقم ٣٣٠٦ واحمد فی المسند ١/ ٢٢٣)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لئے کہ دلوں کی آبادی اور باطن کی زینت اور خوبصورتی ایمان باللہ اور قرآن شریف کی تلاوت کے ساتھ ہے اور حدیث شریف میں لفظ جوف کا ہے اور جوف پیٹ کو کہتے ہیں مگر یہاں مراد پیٹ سے دل ہے۔ (مرقاۃ)

٢١٣٦- (٢٨) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِىْ وَمَسْاَلَتِىْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِى السَّآئِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ (رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ وَالدَّارِمِىُّ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) وَقَالَ التِّرْمَذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. (الترمذی حدیث رقم ٢٩٢٦ والدارمی حدیث رقم ٣٣٥٦)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بابرکت اور بلند پروردگار فرماتا ہے جس کو قرآن میرے ذکر کی وجہ سے اور مجھ سے مانگنے سے باز رکھے' میں اس کو دیتا ہوں بہتر اس چیز سے کہ جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور کلام الٰہی کی بزرگی تمام کلاموں پر ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی بزرگی تمام مخلوقات پر ہے۔'' (ترمذی و دارمی و بیہقی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢١٣٧- (٢٩) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ (رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ وَالدَّارِمِىُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا. (الترمذی حدیث رقم ٢٩١٠ والدارمی حدیث رقم ٣٣٠٨)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھے تو اس کے لئے ہر حرف کے عوض نیکی اور نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے' نہیں کہتا میں کہ الم ایک حرف ہے الف ایک حرف' لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔'' (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث باعتبار سند کے حسن صحیح غریب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

٢١٣٨- (٣٠) وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَ النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَابَعْدَكُمْ وَ حُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَآءُ وَ لَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَآءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ ۔ (الترمذی حدیث رقم ٢٩٠٦ والدارمی حدیث رقم ٣٣٣١)

سیدنا حارث الاعور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں مسجد ❶ میں گذرا تو دیکھا لوگ بے کار باتوں میں مشغول تھے' ❷ پھر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے ان کو خبر دی' پس سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا وہ یہ کر رہے ہیں؟'' میں نے کہا' ہاں' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''عنقریب فتنہ ❸ ہوگا'' میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس سے کس طرح نجات ہوگی؟ فرمایا: ''کتاب اللہ' ❹ اس میں خبر ہے تمہارے ❺ پہلوں کی اور خبر ہے اس چیز کی جو تمہارے پیچھے ❻ ہے اور اس میں اس چیز کا حکم ہے کہ جو تمہارے درمیان واقع ہے ❼ وہ حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے' نہیں بیہودہ' جس متکبر نے قرآن کو چھوڑا ❽ تو اس کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرے گا اور جس نے اس کے غیر ❾ میں ہدایت ڈھونڈی تو اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے گا اور وہ رسی اللہ تعالیٰ کی ❿ مضبوط ہے اور وہ نصیحت باحکمت ہے اور وہ راہ سیدھی ہے اور وہ ایسا ہے کہ بسبب اس کی اتباع کے کج نہیں ہوتیں خواہشات حق سے باطل کی طرف اور نہیں ملتیں اس کے ساتھ زبانیں اور اس سے علماء سیر نہیں ہوتے' نہیں پرانا ہوتا بسبب کثرت مزاولت کے اور نہیں تمام ہوتے اس کے عجائب اور وہ ایسا ہے کہ نہ توقف کیا جنوں نے اس وقت جس وقت کہ اس کو سنا یہاں تک کہ انہوں نے کہا تحقیق ہم نے سنا قرآن عجب' راہ بتاتا ہے ہدایت کی طرف' تو ہم اس کے ساتھ ایمان لائے جس نے اس کے موافق کہا اس نے سچ کہا اور جس نے اس کے ساتھ عمل کیا تو اس کو ثواب دیا جائے گا اور جس نے اس کے ساتھ حکم کیا تو انصاف کیا اور جس نے اس کی طرف ⓫ بلایا تو وہ راہ دکھایا گیا سیدھی راہ کی طرف۔'' (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں مجہول راوی ہیں اور حارث میں جو اس حدیث کا راوی ہے بہت کلام ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ کہ میں مسجد میں گذرا الخ یعنی کوفہ کی مسجد میں۔ ❷ لوگ باتوں میں مشغول تھے الخ یعنی قصص وغیرہ میں اور قرآن مجید کی تلاوت چھوڑ دی تھی۔ ❸ فتنہ ہوگا الخ یعنی اختلاف واقع ہوگا اور برے مذاہب نکالیں گے۔ ❹ فرمایا کتاب اللہ الخ یعنی خلاصی کا طریقہ اس فتنہ سے کتاب اللہ پر عمل کرنا ہے۔ ❺ تمہارے پہلوں الخ یعنی اگلی امتوں کی خبریں۔ ❻ کہ تمہارے پیچھے ہے الخ یعنی قیامت کی علامات اور قیامت کے احوال۔ ❼ یعنی کفر اور ایمان اور اطاعت و گناہ اور حلال وحرام اور تمام شرائع اسلام کے اور آپس کے معاملات۔ ❽ جس متکبر نے چھوڑا الخ یعنی قرآن شریف پر از راہ تکبر ایمان نہ لایا اور اس کے موافق عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر ڈالے گا' اس کی گردن توڑے گا اصل میں قصم کے معنی ہیں توڑنے اور جدا کرنے کے تو معنی یہ ہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ قطع کرے گا اور اس کو اپنی رحمت سے دور کرے گا بخلاف اس کے کہ جو قرآن پر عمل کرے اس کو اللہ تعالیٰ اعلیٰ مراتب پر پہنچائے گا' طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ جس نے ایک آیت یا ایک کلمہ کے ساتھ جو واجب العمل ہو عمل کرنا چھوڑا یا ان کا پڑھنا چھوڑا از راہ تکبر کے تو وہ کافر ہو جائے گا اور جس نے قرآن شریف کے بہ سبب عاجز ہونے اور سستی اور ضعف کے چھوڑا اور اس کے دل میں تعظیم ہو قرآن شریف کی تو یہ شخص نہ پڑھنے کی وجہ سے گناہ گار نہ ہوگا قرآن شریف کے لیکن فضیلت اور ثواب سے محروم ہوگا۔ مرقاۃ ❾ اس کے غیر میں الخ یعنی ان علوم میں کہ جو قرآن کے موافق نہیں ہیں۔

❿ استوار الخ یعنی وسیلہ قوی ہے معرفت اور قرب الٰہی کا۔ ⓫ بلایا الخ یعنی لوگوں کو اس کی طرف یعنی اس کے ساتھ ایمان لائے اور اس پر عمل کرنے کی طرف' اس حدیث کی اسناد میں اگرچہ حارث کی وجہ سے کلام ہے مگر اس حدیث کا مضمون قرآن اور دوسری احادیث کے مطابق ہے اس لئے حدیث کا معنی صحیح ہے اور اس حدیث میں جو یہ فرمایا کہ کج نہیں ہوتیں بسبب اس کے خواہش تو اس کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص قرآن کی کامل طور پر اتباع کرتا ہے تو وہ حق سے باطل کی طرف نہیں پلٹتا اور فرق ضالہ مانند خوارج روافض قدریہ جبریہ وغیرہ کے ہیں اگرچہ وہ قرآن مجید سے استدلال کرتے ہیں مگر وہ کامل طور پر قرآن مجید کے متبع نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے احادیث کو چھوڑ دیا جو قرآن مجید کی تفسیر ہیں اور انہوں نے قبول نہ کیا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تفسیر کو' اس لئے انہوں نے قرآن مجید کا مطلب نہیں سمجھا امام الصوفیاء جنید بغدادی نے کہا جس نے قرآن مجید کو یاد نہ کیا اور حدیث کی پیروی نہ کی تو وہ اتباع کے لائق نہیں' اس کی پیروی نہ کی جائے اور جو ہمارے طریقہ میں بغیر علم کے داخل ہوا اور اپنی جہالت پر اڑا رہا تو اس کے ساتھ شیطان کھیلتا ہے کیونکہ ہمارا طریق کتاب اور سنت کے ساتھ مقید ہے اور اس میں جو یہ فرمایا کہ نہ توقف کیا جنات نے اس قصے کی طرف اشارہ ہے جو سورۂ احقاف میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کے دنوں میں شہر سے باہر بطن نخلہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ صبح کی نماز پڑھنے لگے تو کچھ جن آپ کا قرآن پڑھنا سن کر گئے اور مسلمان ہو گئے پھر اپنی قوم کو جا کر سمجھایا اور کہا انا سمعنا قرانا الایة اور جنات کا یہ کلام مفصل طور پر سورۂ جن میں مذکور ہے۔

۲۱۳۹ - (۳۱) وَعَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔ (رواه احمد وابو داوٗد)

(ابو داوٗد حدیث رقم ۱۴۵۳ واحمد فی المسند ۳/ ۴۴۰)

سیدنا معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ قرآن پڑھے ❶ اور عمل کرے اس چیز کے ساتھ کہ جو اس میں ہے' تو اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا کہ روشنی اس تاج کی دنیا کے سورج کی روشنی سے زیادہ اچھی ہوگی سورج بالفرض اگر تمہارے گھروں کے اندر ❷ روشن ہو تو کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے درجہ کے متعلق جس نے قرآن پر عمل کیا۔'' (احمد' ابو داوٗد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ کہ قرآن کے ساتھ عمل کیا الخ مطلب یہ ہے کہ جب عامل قرآن کے والدین کو وہ درجہ اعلیٰ عنایت ہوگا جو حدیث میں مذکور ہوا ہے تو اس عامل کے درجہ کا کیا ٹھکانا ہے۔ ❷ تو پھر بہت ہی روشنی اور رونق ہوگی۔

٢١٤٠ - (٣٢) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ۔ (رواه الدارمي) (الدارمي حديث رقم ٣٣١٠ واحمد في المسند ٤/ ١٥٥)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''اگر قرآن چمڑے میں بند کیا جائے پھر آگ میں ڈالا جائے تو وہ نہ جلے گا۔'' ❶ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ کے دور میں یا یہ کہ جس کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید سکھاتا ہے پھر اس کو آخرت میں آگ نہ جلائے گی۔

٢١٤١ - (٣٣) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشْرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔ (الترمذي حديث رقم ٢٩٠٥ وابن ماجه حديث رقم ٢١٦ واحمد في المسند ١/ ١٤٨)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے قرآن پڑھا پھر اس کو یاد کیا اور حلال جانا اس کے حلال کو اور حرام جانا اس کے حرام کو تو اس کو اللہ تعالیٰ بہشت میں داخل کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کرے گا دس آدمیوں کے حق میں اس کے گھر والوں سے کہ سب ایسے ہوں گے کہ ان کے لئے آگ واجب ہو چکی ہوگی۔'' ❶ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور حفص بن سلیمان راوی قوی نہیں (بلکہ ضعیف ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند سخت کمزور تھی۔

فوائد الحدیث: ❶ داخل کرے گا یعنی اول وہلہ میں۔ ان کے لیے آگ واجب ہوگی اور وجوب سے مراد دخول ہے، نہ کہ خلود۔

٢١٤٢ - (٣٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَاَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَآ اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کس طرح ❶ سے تم نماز میں پڑھتے ہو، تو انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نہیں اتاری گئی تورات میں، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآن میں کوئی سورۃ اس طرح کی اور تحقیق سورۃ فاتحہ سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور قرآن ❷ عظیم ہے کہ میں دیا گیا ہوں۔'' (ترمذی) اور دارمی نے قول ما انزلت تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَسَنٌ صَحِيحٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۸۷۵ والنسائی حدیث رقم ۹۱٤ واحمد فی المسند ۲/ ۳۵۷)

نقل کیا ہے اور سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نہیں ذکر کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کیا پڑھتے ہو۔ ❷ یعنی اس آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ولقد اتیناك سبعا من المثانی و القرآن العظیم" تو سبع مثانی اور قرآن عظیم سے سورۂ فاتحہ مراد ہے اس کو سبع اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں سات آیات ہیں اور مثانی اس لئے کہ اس میں سات لفظ مکرر آئے ہیں اللہ اور رحمٰن اور رحیم اور ایاک اور صراط اور علیہم اور لا جو غیر کے معنی میں ہے تو گویا غیر کا لفظ بھی مکرر ٹھہرا اور ایک قراءت میں اس طرح بھی ہے غیر المغضوب علیهم اور غیر الضالین اور یہ اس وقت ہوگا جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی اس سورت کا جزو ہو اور بعض نے کہا مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ ہر نماز میں مکرر یعنی دو تین چار بار پڑھی جاتی ہے' بعض نے کہا اس لئے کہ یہ سورت دو بار اتری پہلے مکہ میں اور اور دوسری بار مدینہ میں اور بعض نے کہا سبع مثانی سے قرآن مجید کی سات لمبی سورتیں مراد ہیں یعنی بقرہ آل عمران' نساء' مائدہ' انعام' اعراف اور توبہ' انفال سمیت کیونکہ یہ دونوں ایک سورت کے حکم میں ہیں اور مثانی ان کو اس لئے کہا کہ ہر ایک سورت کی بعض آیات دوسری سورت میں دوہرائی گئی ہیں لیکن یہ قول اس حدیث کی صراحت کے خلاف ہے اور ہمارے لیے حدیث کی اتباع مقدم ہے۔

۲۱٤۳ - (۳۵) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِّسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ (راوه الترمذی والنسائی وابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ۲۸۷٦ وابن ماجه حدیث رقم ۲۱۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن سیکھو پھر اس کو پڑھو' کیونکہ قرآن کا حال اس شخص کے لیے کہ جو سیکھتا ہے پھر پڑھتا ہے اور اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اس تھیلی کی مانند ہے جس میں کستوری بھری ہوئی ہو اس کی خوشبو مکان کے گوشہ گوشہ میں پہنچ جاتی ہے اور اس شخص کا حال کہ جس نے سیکھا اس کو اور سو ❶ رہا اس تھیلی کی مانند ہے جس کے منہ کو باندھ کر اوپر مہر لگا دی ❷ گئی ہو۔'' (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور سو رہا یعنی تہجد وغیرہ میں نہ پڑھا۔ ❷ مہر لگا دی گئی ہو الخ یعنی اس کی خوشبو پھیلتی نہیں۔

۲۱٤٤ - (۳٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَاَ بِهِمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۸۷۹ و الدارمی

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ حم یعنی سورۃ مومن الیه المصیر تک اور آیۃ الکرسی صبح کے وقت پڑھے تو ان کی وجہ سے شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو ان کو شام کے وقت پڑھے تو وہ ان کی وجہ سے صبح تک محفوظ رہتا ہے۔'' (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حديث رقم ٣٣٨٦)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢١٤٥ - (٣٧) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حديث رقم ٢٨٨٢ والدارمی حديث رقم ٣٣٨٨ واحمد فی المسند ٤/ ٢٧٤)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے کتاب لکھی اس کتاب میں سے دو آیات ❶ اتاریں کہ جن کے ساتھ سورہ بقرہ کو ختم کیا ہے اور جس مکان میں یہ آیات تین رات تک پڑھی جائیں ان کے نزدیک شیطان نہیں آتا۔'' (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آمن الرسول سے آخر تک۔

٢١٤٦ - (٣٨) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ (الترمذی حديث رقم ٢٨٨٦)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ کہف کی پہلی تین آیات پڑھے تو اسے دجال کے فتنہ سے بچایا ❶ جائے گا۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث اس حدیث کے معارض نہیں ہے جس میں دس آیات کے یاد کرنے کی یہ خاصیت بیان فرمائی پھر وسعت فضل کی راہ سے تین آیات کے پڑھنے کی خاصیت ٹھہر گئی۔

٢١٤٧ - (٣٩) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَاَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حديث رقم ٢٨٨٧ والدارمی حديث رقم ٣٤١٦ واحمد فی المسند ٥/ ٢٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن ❶ کا دل یٰسین ہے اور جو شخص یٰسین پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے پڑھنے کی وجہ سے قرآن کا ثواب دس بار لکھتا ہے۔'' (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ قرآن کا دل یٰسین ہے کہ اس میں قیامت کے احوال اور قرآن مجید کے مقاصد مذکور ہیں۔

٢١٤٨- (٤٠) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِأُمَّةٍ يَّنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا۔ (رواه الدارمي) (الدارمی حدیث رقم ٣٤١٤)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ ❶ اور یٰسین آسمان اور زمین کے پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے پڑھیں تو جب فرشتوں نے قرآن سنا تو کہا اس امت کے لئے خوش خبری ہے کہ یہ قرآن ❷ جس پر اتارا جائے گا اور ان دلوں کے لئے خوشخبری ہے جو اس کو اٹھائیں ❸ گے اور ان زبانوں کے لئے خوش خبری ہے کہ جو یہ قرآن پڑھیں گی۔'' (دارمی)

حکم الحدیث: یہ روایت من گھڑت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سورۂ طٰہٰ اور یٰسین پڑھی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ بعض فرشتوں کو ساتھ ان کے پڑھنے کا باقی فرشتوں پر حکم کیا تاکہ وہ ان کی جانیں بزرگی لیکن یہ تاویل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پڑھا اور اہل سنت والجماعت کا قدیما وحدیثا یہی اعتقاد ہے کہ کلام کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا وصف ہے اور قرآن مجید میں اس کی صراحت ہے۔ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے کہا اس پر اہل سنت کا اجماع ہے کہ وہ ان صفات کا اقرار کرتے ہیں جو کتاب وسنت میں وارد ہوئی ہیں کہ ان کی کیفیت کچھ بیان نہیں کرتے۔
❷ یہ قرآن الخ یعنی دونوں سورتیں۔ ❸ اٹھائیں گے الخ یعنی یاد کریں گے اور اس کی محافظت کریں گے۔

٢١٤٩- (٤١) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعُمَرُ بْنُ أَبِيْ خَثْعَمٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ (الترمذی حدیث رقم ٢٨٨٨)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ حم الدخان رات میں پڑھے تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بخشش مانگتے ہیں۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اس میں عمر بن ابی خثعم راوی ضعیف ہے اور محمد رحمہ اللہ یعنی امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

٢١٥٠- (٤٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهِشَامٌ أَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ۔ (الترمذی حدیث رقم ٢٨٨٩ والدارمی حدیث رقم ٣٤٢٠)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ حم الدخان جمعہ کی رات میں پڑھے تو اس کے لئے بخشش کی جاتی ہے۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اس میں ہشام ابوالمقدام راوی ضعیف ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢١٥١ - (٤٣) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) (ابوداؤد حديث رقم ٥٠٥٧ والترمذی حديث رقم ٢٩٢١ واحمد فی المسند ٤/ ١٢٨)

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سونے سے پہلے مسبحات ❶ پڑھتے تھے' آپ فرماتے ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔ (ترمذی و ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مسبحات پڑھتے الخ اور مسبحات وہ سورتیں ہیں کہ جن کے شروع میں سبح یا یسبح یا سَبِّحْ یاسبحان کا لفظ آیا ہے اور وہ سات سورتیں ہیں (۱) سورۂ بنی اسرائیل (۲) حدید (۳) حشر (۴) صف (۵) جمعہ (۶) تغابن (۷) اعلیٰ۔

٢١٥٢ - (٤٤) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الدارمی حديث رقم ٣٤٢٤)

اور دارمی نے روایت کی خالد بن معدان سے بطریق ارسال کے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢١٥٣ - (٤٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ (رواه احمد والترمذی و ابوداؤد والنسائی وابن ماجة) (ابوداؤد حديث رقم ١٤٠٠ والترمذی حديث رقم ٢٨٩١ وابن ماجه حديث رقم ٣٧٨٦ واحمد فی المسند ٢/ ٢٩٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن میں تیس آیت کی ایک سورت ہے کہ اس نے ایک شخص کے لیے شفاعت ❶ کی یہاں تک کہ اس کے بخشش کی گئی اور وہ سورۃ تبارك الذی بیده الملك ہے۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ شفاعت کی الخ یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس۔

٢١٥٤ - (٤٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حديث رقم ٢٨٩٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک نے ایک قبر پر اپنا خیمہ کھڑا کیا اور وہ اسے قبر گمان نہ کرتے تھے' تو دیکھا ❶ اس میں ایک آدمی سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ اس کو تمام کیا پھر خیمہ کھڑا کرنے والا نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی' نبی ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ ملک ❷ منع کرنے والی ہے' وہ نجات دینے والی ہے نجات دیتی ہے پڑھنے والے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے۔" (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تو دیکھا الخ یعنی خیمہ کھڑا کرنے والے نے اس مردہ کو سورۂ ملک پڑھتے ہوئے سنا نیند میں یا جاگتے میں اور ظاہر تر یہی آخری (جاگنے میں) معنی ہے۔ ❷ منع کرنے والی ہے یعنی نجات دینے والی ہے پڑھنے والے کو قبر کے عذاب سے یا گناہوں سے نجات دیتی ہے جو کہ قبر کے عذاب کا سبب ہیں یا اپنے قاری کو اس سے بچاتی ہے کہ اس کو محشر میں رنج پہنچے۔

۲۱۵۵ - (۴۷) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ آلٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَكَذَافِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۸۹۲ والدارمی حدیث رقم ۳۴۱۱ واحمد فی المسند ۳/ ۳۴۰)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نہ سوتے یہاں تک کہ پڑھتے الم تنزیل (سورۃ السجدہ) اور تبارک الذی بیدہ الملک۔ (احمد، ترمذی، دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور اسی طرح محی السنہ نے شرح السنہ میں کہا کہ یہ حدیث صحیح اور مصابیح میں کہا کہ ❶ یہ غریب ہے

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن مجھے اس کی موصولاً صحیح سند ملی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غریب ہے غریب ہونا صحیح ہونے کے منافی نہیں ہے اس لئے کہ غریب کبھی صحیح ہوتی ہے۔

۲۱۵۶ - (۴۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۸۹۴)

سیدنا ابن عباس اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سورۃ اذا زلزلت آدھے قرآن مجید کے برابر ❶ ہے اور قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے اور قل یا ایھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔" ❷ (ترمذی)

حکم الحدیث: آخری فقرہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ قرآن میں مبدا اور معاد کا بیان ہے اور اذا زلزلت میں معاد کا بیان ہے اس لئے نصف قرآن کے برابر ہے۔ ❷ کیونکہ قرآن میں بیان ہے توحید، نبوت، احکام اور قصص کا اور اس سورت میں توحید کا بیان مذکور ہے۔

۲۱۵۷ - (۴۹) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَرَاَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ صبح کے وقت تین بار کہے، میں اللہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں کہ سننے والا جاننے والا ہے راندھے ہوئے شیطان سے، پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیات ❶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُّصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۹۲۲ والدارمی ۲/ ۵۵۰ حدیث رقم ۳۴۲۵)

پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے متعین کرتا ہے جو اس کے لئے دعا ❷ کرتے ہیں اور اس کے گناہوں کے لئے بخشش مانگتے ہیں شام تک اور اگر اس دن میں مر جائے تو شہید مرتا ہے اور جو شخص پڑھے اس اعوذ کو اور آیت کو شام کے وقت تو وہ بھی اسی مرتبہ کے ساتھ ❸ ہوتا ہے۔" (ترمذی و دارمی) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سورۂ حشر الخ یعنی ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو سے آخر سورۃ تک۔ ❷ اس کے لئے دعا کرتے ہیں یعنی توفیق خیر اور دفع شر کی ❸ اسی مرتبہ کے ساتھ الخ یعنی جو کہ مذکور ہوا۔

۲۱۵۸- (۵۰) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَفِيْ رِوَايَتِهٖ خَمْسِيْنَ مَرَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۸۹۸ والدارمی حدیث رقم ۳۴۳۸)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کہ ہر روز دو سو بار قل ھو اللہ احد پڑھے ❶ تو اس سے پچاس برس کے گناہ دور کئے جاتے ہیں مگر قرض کا گناہ ❷ معاف نہیں کیا جائے گا۔" (ترمذی و دارمی) اور دارمی کی ایک روایت میں پچاس بار اور الا ان یکون علیہ دین کا ذکر نہیں ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے الخ یعنی اس کے اعمال نامہ میں سے۔ ❷ مگر قرض کا گناہ الخ بعض علماء نے یہ معنی کیا ہے کہ قرض کے ہوتے ہوئے دیگر گناہ بھی معاف نہ ہوں گے۔ اور دین سے مراد بندوں کے حقوق ہیں۔

۲۱۵۹- (۵۱) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيْ اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۲۸۹۹)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ "جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹے پھر سو بار قل ھو اللہ احد پڑھے اور جس وقت قیامت کا دن ہوگا تو اس کو پروردگار فرمائے گا اے میرے بندے اپنی دائیں طرف سے بہشت میں ❶ میں داخل ہو جا۔" (ترمذی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنی دائیں طرف سے الخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اطاعت کی کہ دائیں کروٹ لیٹا اور ایسی سورت پڑھی جس میں رحمان کی صفت ہے تو اس کے بدلہ میں یہ ملا کہ جنت میں اپنی دائیں طرف سے داخل ہو اور اس میں اشارہ ہے کہ جنت کے دائیں طرف کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باغات اور محلات' بائیں طرف کے باغات اور محلات سے بہتر ہوں گے۔

۲۱۶۰ - (۵۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ ؟ قَالَ اَلْجَنَّةُ (رواه مالك والترمذی والنسائی) (الترمذی حدیث رقم ۲۸۹۷ والنسائی حدیث رقم ۹۹٤ ومالك حدیث رقم ۸ من کتاب فضائل القرآن واحمد فی المسند ۲/ ۳۰۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے ایک شخص سے سنا کہ وہ قل ھو اللہ احد پڑھتا ہے' آپ نے فرمایا: ''واجب ہوئی'' میں نے عرض کیا: ''کیا واجب ہوئی؟'' آپ نے فرمایا: ''بہشت''۔ (مالک وترمذی ونسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح غریب ہے۔

۲۱۶۱ - (۵۳) وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَیْتُ اِلٰی فِرَاشِیْ فَقَالَ اِقْرَأْ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد و الدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۵۵ والترمذی حدیث رقم ۳٤۰۳ والدارمی حدیث رقم ۳٤۲۷ واحمد فی المسند ۵/ ٤۵٦)

سیدنا فروہ بن ❶ نوفل رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے نقل کیا انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! مجھے کچھ سکھاؤ کہ میں اس کو کہوں کہ جس وقت میں اپنے بچھونے کی طرف آؤں' آپ نے فرمایا: ''قل یا یھا الکفرون پڑھ' اس لئے کہ تحقیق وہ شرک سے ❷ بے زاری ہے۔'' (ترمذی وابوداؤد ودارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تقریب میں لکھا ہے کہ فروہ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر ٹھیک بات یہ ہے کہ ان کے باپ نوفل صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مرقاۃ) ❷ یعنی جو پڑھ کر سوئے گا وہ پاک ہو کر سوئے گا شرک سے اور اگر مر ے گا تو حید پر مرے گا۔

۲۱۶۲ - (۵٤) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ الْجُحْفَةِ وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِیَتْنَا رِیْحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِیْدَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَعَوَّذُ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَیَقُوْلُ یَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) (ابوداؤد حدیث رقم ۱٤٦۳)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جحفہ ❶ اور ابواء کے درمیان چلے جا رہے تھے اچانک ہم کو آندھی اور تاریکی نے آ گھیرا' تو رسول اللہ ﷺ شروع ہوئے پناہ مانگتے تھے ساتھ اعوذ برب الفلق کے اور اعوذ برب الناس کے اور فرماتے: ''اے عقبہ! ان دونوں سورتوں کے ساتھ پناہ پکڑ' پس کسی پناہ پکڑنے والے نے پناہ ❷ نہیں پکڑی ساتھ ❸ مانند ان دونوں کے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جحفہ اور ابواء دو گاؤں ہیں مکہ اور مدینہ کے درمیان۔ ❷ پناہ نہیں پکڑی الخ یہ دونوں سورتیں تمام جہان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعویذات سے افضل ہیں، رسول اللہ ﷺ پر ایک یہودی نے جادو کیا تھا اس جادو کا اثر آپ پر ایک سال تک رہا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے اتارے انہوں نے آپ کو یہ دو سورتیں سکھائیں ان کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا عطا فرما دی۔ (مرقاۃ)

❸ ان دونوں کے مانند الخ یعنی دفع آفات اور حفظ بلیات کے لیے یہ دونوں سورتیں بے مثل ہیں۔ ۱۲ منہ

٢١٦٣ - (٥٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ خُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَّطَرٍ وَّظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ (رواه الترمذى وابوداؤد والنسائى) (ابو داؤد حديث رقم ٥٠٨٢ والترمذى حديث رقم ٣٥٧٥ والنسائى حديث رقم ٥٤٢٨)

سیدنا عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک بارش کی رات میں جو نہایت تاریک تھی رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے، پس ہم نے آپ کو پا لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہہ'' میں نے کہا میں کیا کہوں؟ فرمایا: ''قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح کے وقت اور شام کے وقت تین بار، تجھ کو ہر چیز سے کفایت ❶ کریں گی۔'' (ترمذی وابوداؤد ونسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کفایت کریں گی الخ یعنی ہر آفت وبلاء کو دفع کریں گی۔

٢١٦٤ - (٥٦) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (رواه احمد والنسائى والدارمى) (النسائى حديث رقم ٩٥٣ والدارمى حديث رقم ٣٤٣٩ واحمد فى المسند ٤/ ١٤٩)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں (پناہ حاصل کرنے کے لئے) سورۃ ھود ❶ یا سورۃ یوسف پڑھا کروں، آپ نے فرمایا: ''پناہ حاصل کرنے میں قل اعوذ برب الفلق سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز بہتر نہیں ہے۔'' (احمد نسائی دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سورۃ ھود الخ اس لئے کہ اس میں ہر مخلوق کی برائی سے پناہ مانگی ہے۔ کیونکہ اس میں فرمایا ہے قل اعوذ برب الفلق، من شر ما خلق O اور امام طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس سے مراد دونوں سورتیں ہیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور پناہ مانگنے کے بارہ میں ان دونوں سورتوں کے برابر کوئی نہیں ہے اور ابن مالک نے کہا اس فرمان سے ان دونوں سورتوں کے ساتھ پناہ مانگنے کی رغبت دلانا مقصود ہے۔ یعنی ایک سورت کا ذکر کیا اور دوسری قرینہ سے سمجھی گئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢١٦٥ - (٥٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَآئِبَهٗ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کے معانی بیان کرو، اس کے غرائب کی پیروی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَغَرَآئِبُهُ فَرَآئِضُهُ وَحُدُوْدُهُ۔ (البیھقی حدیث رقم ۲۲۹۳)

کرو اور اس کے غرائب اس کے فرائض ❶ اور اس کی حدود ہیں۔"

حکم الحدیث: یہ سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کے فرائض ہیں الخ فرائض سے مراد مامورات ہیں یعنی جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا اور مراد حدود سے منہیات ہیں یعنی جن چیزوں کے کرنے سے منع فرمایا۔

۲۱۶۶ - (۵۸) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِی الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَیْرِ الصَّلَاةِ وَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّسْبِیْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ۔ (البیھقی حدیث رقم ۲۲۴۳)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قرآن کا نماز ❶ میں پڑھنا قرآن کے غیر نماز میں پڑھنے سے بہتر ہے اور قرآن کا نماز میں پڑھنا تسبیح ❷ اور تکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح صدقہ دینے سے بہتر ہے اور صدقہ کرنا ❸ افضل ہے روزہ ❹ سے اور روزہ دوزخ کی آگ سے ڈھال ہے۔"

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قرآن کا پڑھنا الخ یعنی نماز میں قرآن شریف پڑھنا قرآن مجید کی ویسے تلاوت کرنے سے بہتر ہے۔ ❷ تسبیح اور تکبیر سے الخ یعنی دوسرے اذکار اور دعاؤں سے یہی افضل ہے اس لئے کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں۔ ❸ صدقہ دینے سے مشہور یہ ہے کہ وہ عبادت جس کا فائدہ غیر کو پہنچے اس عبادت سے افضل ہے جس کا فائدہ صرف کرنے والے کو پہنچے ❹ روزہ سے یعنی نفلی روزہ سے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ بنی آدم کے ہر عمل کا دس حصے ثواب ہوتا ہے مگر روزہ میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا' باب کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ روزہ سے افضل ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ صدقہ سے افضل ہے تو ان میں تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ باب کی حدیث میں نفلی روزہ مراد ہے اور اس دوسری حدیث میں فرض روزہ مراد ہے یا افضلیت باعتبار جہاد کے ہے یعنی صدقہ اس اعتبار سے افضل ہے کہ اس سے دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے اور روزہ اس اعتبار سے افضل ہے کہ یہ رحمان کی صفت ہے کھانا نہ پینا اور روزہ میں آدمی کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۱۶۷ - (۵۹) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِیِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِیْ غَیْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَ قِرَاءَتُهُ فِی الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰی ذٰلِكَ اِلٰی اَلْفَیْ دَرَجَةٍ۔ (البیھقی حدیث رقم ۲۲۱۸)

عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی کا قرآن کو پڑھنے کا ثواب غیر مصحف میں ہزار درجہ اور اس کے پڑھنے کا ثواب مصحف میں زیادہ کیا جاتا ہے زبانی پڑھنے کے ثواب پر دو ہزار درجہ تک۔"

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۱۶۸ - (۶۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ کَمَا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ ❶ دل زنگ پکڑتے ہیں جیسا کہ لوہا زنگ پکڑتا ہے جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَصْدَأُ الْحَدِيْدُاِذَآاَصَابَهُ الْمَآءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ۲۰۱٤)

وقت کہ اس کو پانی پہنچتا ہے" کہا گیا' اے اللہ کے رسول! اس کی چمک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "موت کا بہت یاد کرنا اور قرآن کا پڑھنا۔" (بیہقی نے یہ چاروں احادیث شعب الایمان میں نقل کیں۔)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آں فکری کند کہ بگیرد گلیم خویش۔ واین جہدی کند بگیرد وغریق را۔

۲۱٦۹- (٦١) وَعَنْ اَيْفَعَ ابْنِ عَبْدِ الْكُلَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةِ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّهَا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ۔ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۳۳۸۰)

ایفع بن عبد کلاعی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! قرآن میں بہت ❶ بڑی سورت کون سی ہے؟ فرمایا: "قل ھو اللہ احد" اس شخص نے کہا پھر کون سی آیت قرآن میں بہت بڑی ہے؟ آپ نے فرمایا: "آیۃ الکرسی' الله لا اله الا هو الحی القیوم" اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپ اپنے اور اپنی امت کے لئے کون سی آیت پسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "سورۂ بقرہ کا خاتمہ' پس تحقیق وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں سے اتری ہے جو کہ اس کے عرش کے نیچے ہیں' دی ہیں یہ آیات میری امت کو نہیں چھوڑی اس نے دین اور دنیا کی کوئی بھلائی مگر شامل ہیں اس پر۔" (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بہت بڑی ہے الخ یعنی اس حدیث اور اس حدیث کے درمیان جس میں فاتحہ کو بہت بڑی سورت کہا اللہ تعالیٰ کی صفات کے بیان میں اب تعارض نہ رہا کیونکہ وہ بڑی ہے اس اعتبار سے کہ وہ قرآن مجید کا خلاصہ ہے۔

۲۱۷۰- (٦٢) وَعَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَآءٌ مِّنْ كُلِّ دَآءٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (الدارمی حدیث رقم ۳۳۷۰ والبیهقی حدیث رقم ۲۳۷۰)

عبدالملک بن عمیر سے بطریق ارسال کے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سورۂ فاتحہ میں ❶ ہر بیماری سے شفا ہے۔" (دارمی' بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سورۂ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے الخ تفسیر فتح البیان میں تیس دلائل فاتحہ سے اثبات توحید پر استنباط کیے ہیں' بہر حال یہ سورت مبارک اسقام وآلام سے عافیت بخشتی ہے اور جلد صحت وتندرستی دیتی ہے' اور حدیث باب اس کی شاہد ہے اگر بیمار اس کو لکھ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محو کر کے اپنا چہرہ دھوئے تو باذن اللہ تعالیٰ شفا پائے' اہل علم نے کہا ہے اس سورت میں ہزار خاصیت ظاہر' اور ہزار خاصیت باطن ہے' ایک بار شہر ملتان میں وباء عظیم آ ئی تھی' شیخ تمیمی جواس وقت ایک بزرگ تھے انہوں نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ سورۃ فاتحہ کو بسم اللہ کے ساتھ ہر مریض طاعون ووباء پر پڑھ کر دم کرو' چنانچہ اسی طرح کیا گیا اور شفا ہوئی' لہٰذا اس کا ثمرہ مشاہدہ ہوا۔

٢١٧١ - (٦٣) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِیْ لَیْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِیَامُ لَیْلَةٍ. (الدارمی حدیث رقم ٣٣٩٦)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص رات میں آل عمران ❶ کا آخر پڑھے اس کے لیے رات کے قیام کا ثواب ❷ لکھا جاتا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند موقوف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات سے لے کر آخر سورت تک۔ ❷ رات کا قیام الخ یعنی تہجد کا۔

٢١٧٢ - (٦٤) وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلَائِكَةُ اِلَی اللَّیْلِ. (رَوَاهُمَا الدَّارِمِیُّ) (الدارمی حدیث رقم ٣٣٩٧)

اور مکحول سے روایت ہے کہ جو شخص آل عمران جمعہ کے دن پڑھے اس کے لئے فرشتے رات تک دعا کرتے ہیں۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند مقطوع ہے۔

٢١٧٣ - (٦٥) وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰیَتَیْنِ اُعْطِیْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَآءَكُمْ فَاِنَّهَا صَلَاةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ. (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا) (الدارمی حدیث رقم ٣٣٩٠)

سیدنا جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ دو آیات کے ❶ ساتھ ختم کی' دیا گیا میں وہ دو آیات اس کے خزانے سے کہ جو عرش کے نیچے ہے' پس ان کو سیکھو اور سکھاؤ اپنی عورتوں کو اس لئے کہ وہ دو آیات رحمت ہیں' نزدیکی کا سبب ہیں اور دعا ہیں'' (دارمی نے بطریق ارسال کے روایت کیا ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دو آیات کے ساتھ یعنی آمن الرسول سے آخر تک۔

٢١٧٤ - (٦٦) وَعَنْ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ یَوْمَ الْجُمُعَةِ. (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا) (الدارمی حدیث رقم ٣٤٠٣)

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ ھود جمعہ کے دن پڑھو'' (دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہے۔

٢١٧٥ - (٦٧) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ. (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ❶ سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھے تو اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان نور روشن ہو جاتا ہے۔'' (بیہقی فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْكَبِيْرِ) الدعوات الكبير)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جو شخص الخ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے سورۂ کہف کو اسی طرح پڑھا جیسے اتری (یعنی کمی بیشی نہ کی اور ترتیل سے اس کو ادا کیا) اس کے لئے قیامت کے دن اتنا لمبا نور ہو گا جیسے (دنیا میں) اس کے مقام سے مکہ تک فاصلہ ہوگا' اور جو شخص اس سورت کی آخری دس آیات پڑھا کرے' اگر اس کے سامنے دجال نکلے گا تو اس پر دجال کا قابو نہ چلے گا اور مسلم کی حدیث میں گذر چکا کہ جو شخص سورۂ کہف کے شروع کی دس آیات یاد کرلے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

٢١٧٦- (٦٨) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَأُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الٓمٓ تَنْزِيْلُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهٗ فَإِنَّهٗ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِيْ فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ وَقَالَ اُكْتُبُوْا لَهٗ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوْا لَهٗ دَرَجَةً وَقَالَ اَيْضًا اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَاِنْ لَّمْ اَكُنْ مِّنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِيْ عَنْهُ وَاِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِيْ تَبَارَكَ مِثْلَهٗ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتّٰى يَقْرَاَهُمَا وَقَالَ طَاؤُسٌ فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ٣٤٠٨)

سیدنا خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ پڑھو ❶ نجات دینے ❷ والی کو اور وہ الم تنزیل ہے' اس لئے کہ مجھ کو پہنچا ہے کہ ایک شخص اس کو پڑھتا تھا اس کے سوا کسی چیز کو نہ پڑھتا تھا ❸ اور وہ بہت گناہ گار تھا پس اس سورت نے اپنے بازو اس پر پھیلائے ❹ کہا اے پروردگار میرے! اس کو بخش دے اس لیے کہ وہ مجھ کو بہت پڑھتا تھا تو پروردگار تعالیٰ نے اس کی شفاعت قبول کی اس شخص کے حق میں اور فرمایا اس کے ہر گناہ کے بدلہ میں نیکی لکھو اور اس کے لئے درجہ بلند کرو اور خالد نے بھی کہا کہ تحقیق یہ سورت ❺ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی ہے قبر میں اور کہتی ہے یا الٰہی اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما' اگر میں تیری کتاب سے نہیں تو مجھ کو اس سے مٹا دے۔ اور خالد نے کہا تحقیق یہ سورت ❻ پرندہ کی مانند ہوگی' اپنے بازو اس پر رکھے گی' پھر اس کے لیے شفاعت کرے گی' اس کو عذاب قبر سے باز رکھے گی۔ اور کہا خالد نے سورۂ تبارک الذی کے متعلق بھی اسی طرح ہے اور خالد نہیں سوتے تھے یہاں تک کہ یہ دونوں سورتیں پڑھتے تھے۔ اور طاؤس نے کہا کہ قرآن کی یہ دونوں سورتیں دوسری سورتوں پر ساٹھ ❼ نیکیوں کے بقدر فضیلت دی گئی ہیں۔'' (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پڑھو یعنی اول رات جیسے اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ ❷ نجات دینے والی کو الخ یعنی قبر و حشر کے عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے۔ ❸ کسی چیز کو اس کے سوا نہ پڑھتا الخ یعنی اس کے علاوہ اپنا ورد کچھ نہیں ٹھہرایا تھا۔ ❹ پس بازو پھیلائے الخ یعنی وہ سورت یا اس کا ثواب بصورت جانور کے بن گیا اور اس پر بازو پھیلائے تا کہ اس پر سایہ کرے یا رحمت کے بازو پھیلائے یعنی اپنی پناہ میں لیا اور اس کی حمایت کی۔ ❺ یہ سورت جھگڑتی ہے الخ یعنی جو اس کو بہت پڑھتا ہے اس کی قبر میں شفاعت کرتی ہے اس کے عذاب سے یا اس کے عذاب سے تخفیف کرنے کے لئے یا اس کی قبر کو فراخ کرنے کے لئے۔ ❻ یعنی قبر میں یہی صورت ہوگی۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ❼ ساتھ نیکیوں کے الخ یعنی اس اعتبار سے کہ قبر کے عذاب سے بچاتی ہیں' پس یہ حدیث اس حدیث کی معارض نہ ہوگی جس میں سورۂ بقرہ کو فاتحہ کے بعد افضل فرمایا ہے کیونکہ اس کو اس اعتبار سے افضلیت ہے کہ اس میں عمدہ مضامین ہیں۔

۲۱۷۷ - (۶۹) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَاَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُهٗ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا) (الدارمی حدیث رقم ۳۴۱۸)

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ مجھے یہ خبر ہے پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ یٰسین ❶ پڑھے شروع دن میں تو اس کی حاجات ❷ روائی کی جاتی ہیں۔'' (دارمی مرسلاً)

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اسی جگہ سے منجملہ پنج سورہ کی ایک یہ سورت مبارکہ بھی ہوتی ہے جو مرد وعورت تمام قرآن کی تلاوت سے محروم رہتے ہیں ان کے لئے پنج سورہ جمع کیا گیا ہے باعتبار مزید اجر و کثرت ان سورتوں کے' سیدنا انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں جو شخص سورۂ یٰسین ہر رات میں پڑھے پھر مر جائے تو وہ شہید ہو کر مرے گا' اس کو طبرانی نے نکالا۔ ❷ اس کی حاجات الخ یعنی دینی و دنیاوی۔

۲۱۷۸ - (۷۰) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارِ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَاَ یٰسٓ اِبْتِغَآءَ وَجْهِ اللهِ تَعَالٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَاقْرَاُوْهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ۲۴۵۸)

سیدنا معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی طلب کرنے کے لیے سورۂ یٰسین پڑھے تو اس کے لئے اس کے ❶ پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں' پس اس سورت کو اپنے مردوں ❷ کے نزدیک پڑھو۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ گناہ کہ پہلے کئے الخ یعنی صغیرہ اور اگر وہ چاہے تو کبیرہ بھی معاف کر دے۔
❷ اپنے مُردوں کے نزدیک یعنی جو کہ قریب المرگ ہوں۔

۲۱۷۹ - (۷۱) وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ سَنَامًا وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ لُبَابًا وَاِنَّ لُبَابَ الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلُ۔ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۳۳۷۷)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''ہر چیز کے لئے بلندی ہے اور تحقیق بلندی قرآن کی سورۂ بقرہ ہے اور تحقیق ہر چیز کے لئے خلاصہ ہے اور تحقیق قرآن کا ❶ خلاصہ مفصل ہے۔'' (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قرآن کا خلاصہ مفصل ہے الخ مفصل کے معنی قول کے ہیں اور مشہور یہ ہے کہ سورۂ حجرات سے لے کر آخر تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تمام سورتوں کو مفصل کہتے ہیں اور مفصل ان سورتوں کو اس لئے کہا کہ جو مضامین اور سورتوں میں مجمل تھے وہ ان میں تفصیل سے مذکور ہیں۔

۲۱۸۰ - (۷۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ۔ (البیهقی حدیث رقم ۲٤٩٤)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ: ''ہر چیز کے لئے زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن ہے۔''

حکم الحدیث: یہ منکر روایت ہے۔

۲۱۸۱ - (۷۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَاْمُرُ بَنَاتِهٖ يَقْرَاْنَ بِهَا فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ۲٤٩٨)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر رات میں سورۂ واقعہ پڑھے ❶ تو اس کو کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا''۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو حکم کرتے تھے کہ یہ سورت ہر شب میں پڑھیں۔'' (بیہقی نے دونوں احادیث شعب الایمان میں بیان کی ہیں)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سورۂ واقعہ پڑھے الخ ابویعلی اور ابوعبیدہ اور ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اتنا زیادہ کیا کہ جو اس کو ہمیشہ پڑھے گا تو وہ کبھی محتاج اور فقیر نہ ہوگا لہٰذا اس کو خود بھی پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ' اس کو سورۃ الغنی کہتے ہیں' اس لئے کہ یہ دافع فقر و محصل تونگری ہے۔ امام شاطبی رحمہ اللہ نے کہا کہ عالم آدمی کے لئے مال اور مرتبہ کا ہونا ضروری ہے تاکہ کسی کے آگے ذلیل ہونہ کسی کا محتاج ہو۔ منہ

۲۱۸۲ - (۷٤) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى (رواه احمد) (احمد فی المسند ۱/ ۹٦)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اس سورت کو دوست رکھتے تھے اس سے مراد **سبح اسم ربك الا علی** ہے۔ (احمد)

۲۱۸۳ - (۷۵) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ اقْرَاْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ فَاقْرَاْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَاَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِ اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ (رواه احمد و ابوداؤد) (احمد فی المسند ۲/ ۱٦٩)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے پڑھائیے آپ نے فرمایا: ''ان میں سے تین سورتیں پڑھ کہ جن کے پہلے الٓر ہے' اس نے کہا میری عمر بڑی ❶ ہوئی اور میرا دل سخت ہے اور میری زبان موٹی ❷ ہے' آپ نے فرمایا: ''پس ان میں سے تین سورتیں پڑھ کہ ان کی اول حٰم ہے' اس نے اب بھی پہلی طرح کا جواب دیا' اس شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے ایک جامعہ سورت پڑھائیے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو سورۂ اذا زلزلت ❸ پڑھائی یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوئے' پس اس شخص نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو ساتھ حق کے بھیجا میں اس پر کبھی زیادہ نہ کروں گا' پھر اس شخص نے پیٹھ پھیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص نے مراد پائی'' یہ جملہ آپ نے دو بار کہا۔ (احمد و ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بڑی ہوئی الخ یعنی مجھ پر حافظہ کی اور کثرت نسیان کی کمی واقع ہے۔ ❷ اور میری زبان موٹی ہے یعنی کلام یاد نہیں ہوسکتا خصوصا بڑی سورت۔ ❸ سورۃ اذا زلزلت اس لئے جامع ہے کہ اس میں ایک آیت جامع ہے **فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ٥ ومن یعمل مثقال ذرۃ شر ایرہ٥** اس میں سب چیزیں کرنے نہ کرنے کی آ گئیں۔

٢١٨٤ - (٧٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ٢٠١٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی ایک بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ ہر دن میں ہزار آیات پڑھے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کون ❶ طاقت رکھتا ہے کہ ہر روز ہزار آیات پڑھے' آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی ایک یہ طاقت نہیں رکھتا کہ الھکم التکاثر پڑھے۔'' ❷ (بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کون طاقت رکھتا ہے الخ یعنی ہمیشہ کون پڑھ سکتا ہے۔ ❷ سورہ الھکم پڑھے الخ یعنی اس سورت کے پڑھنے سے ہزار آیات کا ثواب ملتا ہے کیونکہ اس میں بے رغبتی دلائی ہے دنیا سے۔

٢١٨٥ - (٧٧) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَاَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَاَهَا ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ (رواه الدارمي) (الدارمی حدیث رقم ٣٤٢٩)

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے بطریق ارسال روایت ہے' انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص ❶ قل ھو اللہ احد دس بار پڑھے تو اس کے لئے اس سورۃ کے پڑھنے کی وجہ سے بہشت میں ایک محل بنایا جاتا ہے اور جو بیس مرتبہ پڑھے اس کے لئے اس سورت کے پڑھنے کی وجہ سے بہشت میں دو محل بنائے جاتے ہیں اور جو اس کو تیس بار پڑھے تو اس کے لئے اس کے پڑھنے کی وجہ سے بہشت میں تین محل بنائے جاتے ہیں' پس عمر نے کہا اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! پھر تو ہم ❷ اپنے محل بہت بنائیں گے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس سے بہت ❸ فراخ ہے۔'' (دارمی)

حکم الحدیث: یہ روایت مرسل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ اس سورت کی فضیلت میں احادیث کثیرہ وارد ہیں نبی ﷺ نے ایک شخص سے سنا کہ وہ قل ھو اللہ احد پڑھتا ہے فرمایا واجب ہوگئی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا چیز؟ آپ نے فرمایا جنت' اس کو امام مالکؒ نے روایت کیا اس کے بیس نام ہیں' جیسے سورۃ اخلاص' سورہ تفرید' سورہ تجرید' سورۃ توحید' سورۃ نجات' سورۃ ولایت' سورۃ نسبت الیٰ غیر ذلک ان اسماء کو خزینۃ الاسرار میں ذکر کیا ہے اور وجہ تسمیہ لکھی ہے بیسواں نام سورۃ امان ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے لا الہ الا اللہ سورۃ حصن تو جو میرے حصن میں آیا وہ عذاب سے بچ گیا اور یہی معنی اس سورۃ کے ہیں۔ ❷ ہم اس وقت بہت محل اپنے بنائیں گے الخ یعنی جب ایسا ثواب ہے تو بہت پڑھیں گے تاکہ بہت سے محل بنائیں ❸ اللہ تعالیٰ بہت فراخ ہے یعنی ثواب اور اس کا فضل بہت فراخ ہے پس اس میں رغبت کرو اور تعجب نہ کرو۔ منہ

۲۱۸۶ - (۷۸) وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ مِائَةَ اٰیَةٍ لَّمْ یُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَمَنْ قَرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ مِائَتَیْ اٰیَةٍ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ لَیْلَةٍ وَمَنْ قَرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ خَمْسَ مِائَةٍ اِلَی الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَهٗ قِنْطَارٌ مِّنَ الْاَجْرِ قَالُوْا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۳۴۵۹)

حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے بطریق ارسال کے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رات میں سو آیات پڑھے اس رات میں اس سے قرآن نہیں ❶ جھگڑے گا اور جو شخص رات میں دو سو آیات پڑھے تو اس کے لئے رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو شخص رات میں پانچ سو آیات پڑھے ہزار تک تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے قنطار کے بقدر ثواب ہوتا ہے'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''قنطار کیا ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''بارہ ❷ ہزار۔'' (دارمی)

حکم الحدیث: یہ سند مرسل ہونے کے ساتھ ساتھ ضعیف بھی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے قرآن نہیں جھگڑے گا الخ یہ مضمون صحیح حدیث میں موجود ہے کہ قرآن یا تجھے چھڑانے والا ہوگا یا پکڑنے والا جیسا کہ فرمایا القران حجة لك او علیك اگر قرآن پڑھا اس پر عمل کیا' تو چھڑانے والا ہوا اور نہ پکڑنے والا' حاصل یہ کہ سو آیت کی تلاوت پر ہمیشگی قرآن کی تلاوت کے حق کو ادا کرنے کے لئے کافی ہے۔ ❷ بارہ ہزار درہم یا دینار۔

بَابٌ

متعلقات پہلے باب کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۱۸۷ - (۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۵۰۳۳ ومسلم حدیث رقم (۲۳۱-۷۹۱) والدارمی حدیث رقم ۳۳۴۹

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی خبر گیری کرو پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! البتہ قرآن سینے سے جلد نکل ❶ جاتا ہے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسی سے (نکل جانے کے)۔'' (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحمد فی المسند ٤/ ٣٩٧)

فوائد الحدیث: ❶ جیسے اونٹ جب اپنی رسی چھڑا کر بھاگتا ہے تو اسی طرح جب حافظ قرآن نے منزل پڑھنا چھوڑی تو بھول گیا' اس لیے نبی ﷺ نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ منزل پڑھتے رہو تا کہ قرآن مجید قابو میں رہے۔

٢١٨٨ - (٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔ (متفق عليه وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِهَا) (البخاری حدیث رقم ٥٠٣٢، مسلم حدیث رقم ٢٨٨ - ٧٩٠، الترمذی حدیث رقم ٢٩٩٢، النسائی حدیث رقم ٩٤٣، الدارمی حدیث رقم ٣٣٤٧ واحمد فی المسند ١/ ٣٨٢)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے کسی شخص کے لیے بری چیز ہے کہ کہے' ❶ میں بھول گیا فلاں آیت اور فلاں' بلکہ یہ کہے کہ بھلایا گیا اور قرآن کو یاد کرتے ❷ رہو کہ وہ لوگوں کے سینوں سے جلد جانے والا ہے اونٹوں کی بہ نسبت۔'' (بخاری و مسلم) اور مسلم نے زیادہ کیا: ''اپنی رسی کے ساتھ بندھے ہوں۔''

فوائد الحدیث: ❶ اس لیے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہے تو اس طرح نہ کہے کیونکہ اس سے بے پرواہی ثابت ہوتی اور خلاف شرع بات پر جرأت ہوتی ہے۔ ❷ قرآن کو یاد کرتے رہو اخ نبی ﷺ نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اس کا دور اور تکرار کرتے رہو تا کہ ایسی عمدہ نعمت کہ جو بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہے' وہ مفت میں برباد نہ ہو' قرآن شریف کا بھلانا کبیرہ گناہ ہے اس کو معمولی بات نہ سمجھو۔

٢١٨٩ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَلَّقَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٥٠٣١ ومسلم حدیث رقم (٢٢٦ ـ ٧٨٩) والنسائی حدیث رقم ٩٤٢ وابن ماجه حدیث رقم ٣٧٨٣ والموطا حدیث رقم ٦ من کتاب فضائل القرآن واحمد فی المسند ٢/ ١٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سوائے اس کے نہیں کہ صاحب قرآن کی مثل اونٹ والے کی مانند ہے کہ اونٹ پابندی کے ساتھ باندھا گیا اگر خبرگیری رکھتا ہے اس کی تو روکے رکھتا ہے اس کو اور اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے تو جاتا رہتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

٢١٩٠ - (٤) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٥٠١٠ ومسلم حدیث رقم ٣/ ٢٦٦٧ والدارمی حدیث رقم ٣٣٦١ واحمد فی المسند ٤/ ٣١٣)

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن پڑھو جب تک کہ اس پر تمہارے دل خواہش کریں پس جب طبیعت گھبرا جائے تو ❶ اس سے کھڑے ہو جاؤ۔'' (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ پس اس سے کھڑے ہوا لخ یعنی قراءت قرآن حضور دل سے چاہئے اور جب دل پریشان ہو تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہے بلکہ عجب نہیں کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھ جائے۔

۲۱۹۱- (۵) وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٥٠٤٦ وابوداوٗد حدیث رقم ١٤٦٥ والدارمی حدیث رقم ٣٤٩٠ واحمد فی المسند ٣/ ١١٩)

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کس طرح کی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: ''قراءت درازی کے ساتھ تھی پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی دراز کرتے تھے ❶ بسم اللہ کے ساتھ اور دراز کرتے تھے رحمٰن کے ❷ ساتھ اور دراز کرتے تھے رحیم ❸ کے ساتھ۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ساتھ بسم اللہ کے الخ یعنی ''اللہ'' کے لام کو۔ ❷ رحمٰن کے ساتھ الخ یعنی رحمٰن کی میم کو۔ ❸ رحیم کے ساتھ الخ یعنی رحیم کی یا کو۔

۲۱۹۲- (۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٠٢٣ ومسلم حدیث رقم (٢٣٢۔ ٧٩٢) والنسائی حدیث رقم ١٠١٨ والدارمی حدیث رقم ٣٤٩٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی چیز کو نہیں سنتا مانند سننے آواز نبی کو کہ قرآن خوش آوازی ❶ سے پڑھتا ہو۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کہ قرآن خوش آوازی سے پڑھتا ہو الخ قرآن کا خوش آوازی سے پڑھنا درست بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ حروف میں کمی بیشی نہ ہو اور راگ راگنی کی رعایت نہ کرے اور معانی میں خلل نہ پڑے۔

۲۱۹۳- (۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٧٥٤٤ ومسلم حدیث رقم (٢٣٣۔ ٧٩٢) وابوداوٗد حدیث رقم ١٤٧٣ والدارمی حدیث رقم ١٤٨٨ واحمد فی المسند ٢/ ٤٥٠)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی چیز کو نہیں ❶ سنتا جیسا کہ سنتا ہے نبی کی آواز کو جب کہ وہ خوش آوازی سے قرآن پڑھتا ہو۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کان نہیں رکھتا الخ اذن اور سماع دونوں کے معنی لغت میں سننے کے ہیں اور یہ ایک اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کہ مومن کو اس پر بلا کیف اور صفات کی طرح ایمان لانا ضروری ہے۔

۲۱۹۴- (۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۷۵۲۷' ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۶۹' الدارمی حدیث رقم ۱۴۹۰ واحمد فی المسند ۱/۱۷۲)

نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ❶ جو قرآن کے ساتھ خوش آوازنہ کرے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ہم میں سے نہیں الخ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہے بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہ ہوں اور راگ راگنی کو دخل نہ دے کہ اس میں قرآن کی عظمت اور جلال میں خلل پڑتا ہے دوسرا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عرب کا دستور تھا کہ مجالس اور سیر وسفر میں شعر خوانی کیا کرتے تھے' تو اس لیے فرمایا کہ قرآن کے ہوتے ہوئے کسی کلام کی حاجت نہیں کیونکہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہیں ہے اور اگر قرآن کا مطلب سمجھے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہے کسی اور کتاب میں ایسی پند ونصائح موجود نہیں تو باوجود قرآن کے جو شخص شعر یا سخن دل میں لگائے یا دنیا سے اس کا دل سرد نہ ہو تو وہ حقیقت کی راہ سے بے نصیب رہا۔

۲۱۹۵ - (۹) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِقْرَأْ عَلَیَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِیْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ "فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا" قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۵۰۵۰ ومسلم حدیث رقم (۲۴۵ـ ۷۹۹) وابوداؤد حدیث رقم ۳۶۶۸ والترمذی حدیث رقم ۳۰۲۵ واحمد فی المسند ۱/ ۳۸۰)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا' جس وقت وہ منبر پر تھے: ''میرے سامنے پڑھ'' میں نے کہا' میں آپ کے روبرو پڑھوں حالانکہ آپ پر قرآن اتارا گیا ہے' آپ نے فرمایا: ''تحقیق میں قرآن سننے کو پسند کرتا ہوں غیر اپنے سے'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا تو میں نے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ میں اس آیت تک پہنچا ''پس یہ کیا کریں گے (یہود وغیرہ) جس وقت کہ ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور تجھ کو اس امت پر گواہ لائیں گے'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''پس موقوف کر اب پڑھنا'' پس میں نے آپ کی طرف التفات کیا تو اچانک آپ کی آنکھیں آنسو ❶ بہاتی تھیں۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ آنسو بہاتی تھیں الخ نبی ﷺ اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کر کے روئے اور اپنی امت پر شفقت سے کہ ان کے افعال کا میں کیا بیان کروں گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلب سمجھ کر رونا مستحب ہے اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سننے میں زیادہ تاثیر ہوتی ہے۔

۲۱۹۶ - (۱۰) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اَللّٰهُ سَمَّانِیْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِیْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ❶ کو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں تجھ کو قرآن سناؤں'' انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نام آپ کے سامنے لیا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' ابی نے عرض کیا تحقیق میں پروردگار عالم کے نزدیک ذکر کیا گیا؟ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَکٰی۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۴۹۷۰ واحمد فی المسند ۳/ ۲۱۸)

نے فرمایا: ''ہاں'' پس ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم کیا ہے کہ تجھ پر سورۂ لم یکن الذین کفروا پڑھوں' ابی نے کہا' کیا میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں' تو ابی ❷ روئے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے لیے الخ ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ صحابی ہیں' یہ قرآن کے بڑے ماہر قاری تھے' سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی استادی کی سند کر دی تا کہ دوسرے مسلمان بھی ان کو استاد جان کر ان سے قرآن سیکھیں اس حدیث سے ان کی بڑی بزرگی ثابت ہوتی ہے۔ ❷ تو ابی روئے الخ یہ رونا شکر اور بشاشت کا تھا کہ زہے نصیب مجھ مشت خاک کے' کہ رب الافلاک نے میرا نام لیا' یہ قرآن سے الفت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا نتیجہ تھا۔

۲۱۹۷- (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّنَالَهُ الْعَدُوُّ۔ (البخاری حدیث رقم ۲۹۹۰ و مسلم حدیث رقم ۹۲-۱۸۶۹ وابوداؤد حدیث رقم ۲۶۱۰' ابن ماجه حدیث رقم ۲۸۷۹ واحمد فی المسند ۲/ ۶)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے ساتھ سفر کرنے سے دشمن ملک کی طرف منع کیا۔ ❶ (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ قرآن کے ساتھ سفر نہ کرو اس لئے کہ تحقیق میں اس سے امن نہیں پاتا کہ اس کو دشمن لے۔

فوائد الحدیث: ❶ منع کیا الخ نووی رحمہ اللہ نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ بے ادبی نہ کریں اور اگر یہ ڈر نہ ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اس وقت منع نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۱۹۸- (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَآءِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْیِ وَقَارِئٌ یَقْرَاُ عَلَیْنَا اِذْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَیْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَکَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا کُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰی کِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِیَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِیْنَا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مہاجرین غرباء کی ایک جماعت میں بیٹھا اور تحقیق ان کے بعض اوٹ کرتے ❶ تھے بعض کے ساتھ ننگے ہونے کی وجہ سے اور پڑھنے والا ہم پر قرآن پڑھتا تھا کہ اچانک ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے' تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو پڑھنے والا خاموش ہو گیا' آپ نے سلام کہا' پھر فرمایا: ''تم کیا کرتے ہو؟'' ہم نے عرض کیا' ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب سنتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''سب تعریف اس اللہ کو ہے کہ جس نے میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَآءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَّ ذٰلِكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ (رواه ابو داوٗد) (ابوداوٗد حديث رقم ٣٦٦٦ واحمد فی المسند ٣/ ٦٣)

امت سے وہ لوگ پیدا کئے کہ مجھے حکم کیا گیا کہ میں اپنے نفس کو ان کے ساتھ ٹھہراؤں۔" راوی نے کہا پھر آپ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے تا کہ اپنی ذات شریف کو ہم میں برابر کریں ❷ پھر اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا پس حلقہ باندھا اوران کے چہرے ظاہر ہوئے آپ کے لئے' تو آپ نے فرمایا: ''اے مفلس مہاجرین کے گروہ! خوش ہو جاؤ پورے نور کے ساتھ' تم قیامت کے دن دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہو گے اور یہ آدھا دن پانچ سو برس کا ہوگا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ البتہ اوٹ کرتے تھے ساتھ بعض کے الخ یعنی جن کے پاس کپڑا چھوٹا ہوتا جس سے اتنا بدن نہ ڈھانپ سکتے جس کا ڈھانپنا ضروری ہے تو وہ ایک دوسرے کی آڑ میں بیٹھ جاتے تا کہ کسی کی نظران کے ستر پر نہ پڑے اور اس سے مقصود ان کے فقر کا بیان کرنا ہے۔ ❷ تا کہ اپنی ذات شریف کو ہم میں برابر کریں الخ اس کے معنی یہ ہیں تا کہ برابر کرنے والے ہوں ہمارے درمیان بیٹھنے سے اپنے آپ کو ہمارے ساتھ تا کہ قرب سب سے برابر ہو۔

٢١٩٩- (١٣) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔ (رواه احمد و ابوداوٗد و ابن ماجة والدارمی) (ابوداوٗد حديث رقم ١٤٦٨ والنسائی حديث رقم ١٠١٥ وابن ماجه حديث رقم ١٣٤٢ والدارمی حديث رقم ٣٥٠٠ واحمد فی المسند ٤/ ٢٨٥)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی آوازوں کے ساتھ قرآن کو زینت ❶ دو۔'' (احمد وابوداؤد وابن ماجہ ودارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث ❶ اپنی آواز کے ساتھ قرآن کو زینت دو الخ خوش آوازی کا قرآن میں ہونا دل پر اس کے زیادہ اثر کرنے کا باعث ہے اس لئے مستحب ہے کہ نہایت خوش آوازی سے پڑھے مگر گلوکاروں اور عشاق وفساق کی آواز سے پڑھنا بے ادبی ہے۔

٢٢٠٠- (١٤) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اِمْرِءٍ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَجْذَمَ (رواه ابو داوٗد والدارمی) (ابوداوٗد حديث رقم ١٤٧٤ والدارمی حديث رقم ٣٣٤٠ واحمد فی

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ قرآن پڑھتا ہو پھر اس کو بھول جائے تو وہ قیامت کے دن کوڑھی ❶ بن کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔'' (ابوداؤد ودارمی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المسند ٥/ ٢٨٤)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث ❶ کوڑھی بن کرالخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کو سیکھ کر یا دکر کے بھلانا کبیرہ گناہ ہے۔

٢٢٠١ - (١٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد والدارمی)

(ابوداؤد حدیث رقم ١٣٩٤ والترمذی حدیث رقم ٢٩٤٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٣٤٧ والدارمی حدیث رقم ١٤٩٣ واحمد فی المسند ٢/ ١٦٤)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے قرآن کو نہیں سمجھا جس نے تین رات سے ❶ کم میں قرآن ختم کیا۔'' (ترمذی وابوداؤد و دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث ❶ تین راتوں سے کم الخ تین شب سے کم میں قرآن کا ختم کرنا بے سمجھی سے پڑھنے کے مترادف ہے کیونکہ اس میں جلد بازی کی وجہ سے تدبر اور تفکر نہیں ہوسکتا۔

٢٢٠٢ - (١٦) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ (ابوداؤد حدیث رقم ١٣٣٣ و الترمذی حدیث رقم ٢٩١٩ والنسائی حدیث رقم ٢٥٦١ واحمد فی المسند ٤/ ١٥١)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کو پکار کر پڑھنے والا ظاہر صدقہ دینے والے کی مانند ہے اور قرآن کو آہستہ پڑھنے والا خاموشی سے صدقہ دینے والے کی مانند ❶ ہے۔'' (ترمذی وابوداؤد ونسائی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث ❶ طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ پکار کر پڑھنے کی فضیلت میں بہت سی احادیث آئی ہیں تو تطبیق یہ ہے کہ خاموشی سے پڑھنا اس کے لئے افضل ہے جو کہ ریا سے ڈرتا ہو اور اس کے لئے پکار کر پڑھنا افضل ہے جو ریا سے بے خوف ہو۔

٢٢٠٣ - (١٧) وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ) (الترمذی حدیث رقم ٢٩١٨)

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کے ساتھ وہ شخص ایمان نہیں ❶ لایا جس نے حرام کو حلال جانا۔'' (ترمذی) اور کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایمان نہیں لایا الخ یعنی جس نے حلال جانا اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے تو وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہ ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان کامل قرآن پر نہ لایا وہ شخص جس نے معاملہ حلال کا سا کیا ان چیزوں کے ساتھ کہ قرآن میں حرام ہیں یعنی حرام اور ممنوع چیزوں کا مرتکب ہوا قرآن پر ایمان لانے کا حق یہ ہے کہ اس پر عمل کرے جیسے کہ محبت کا حق یہ ہے کہ محبوب کی متابعت کرے۔

٢٢٠٤ - (١٨) وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِیِّ ﷺ فَاِذَا هِیَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و النسائی)

(ابوداؤد حدیث رقم ١٤٦٦ والترمذی حدیث رقم ٢٩٢٣ والنسائی حدیث رقم ١٠٣٢)

لیث بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے نقل کیا انہوں نے یعلی بن مملک سے کہ انہوں نے ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کی قراءت کا حال پوچھا تو ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے واضح ہر حرف جدا جدا قراءت بیان کی۔ (ترمذی وابوداؤد ونسائی)

٢٢٠٥ - (١٩) وَعَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ثُمَّ یَقِفُ ثُمَّ یَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ یَقِفُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّیْثَ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِیْثُ اللَّیْثِ اَصَحُّ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ٤٠٠١ والترمذی حدیث رقم ٢٩٢٧ واحمد فی المسند ٦/ ٣٠٢)

ابن جریج سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے نقل کی انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قراءت ❶ جدا جدا پڑھتے تھے الحمد للہ رب العالمین پڑھتے پھر ٹھہر جاتے پھر الرحمٰن الرحیم پڑھتے پھر ٹھہر جاتے۔ (ترمذی) اور کہا سند اس کی متصل نہیں ❷ اس لئے کہ لیث نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے روایت کی اور اس نے یعلی بن مملک سے انہوں نے ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور لیث کی حدیث متصل اور صحیح تر ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنی قراءت جدا جدا پڑھتے تھے الخ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں کہا کہ آیات کے آخر پر وقف کرنا افضل ہے اگرچہ اگلی آیت پہلی آیت سے متعلق ہو اور بعض قراء کا یہ مذہب ہے کہ جس آیت کا پہلی آیت سے تعلق ہو اس کے آخر پر وقف نہ کیا جائے اور اس کو پہلی آیت سے ملایا جائے مگر نبی ﷺ کے طریق اور سنت پر چلنا افضل اور اولیٰ ہے قراء کے قواعد پر چلنے سے زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ نبی ﷺ مالك یوم الدین کو پہلی آیت یعنی الرحمٰن الرحیم سے ملا کر نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کے آخر پر وقف فرماتے تھے۔ علامہ جزری رحمہ اللہ نے کہا کہ آیات کے آخر پر وقف کرنا مستحب ہے اور انہوں نے اس حدیث سے دلیل لی ہے اور شافعیہ رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ ❷ قولہ متصل نہیں الخ اس لئے کہ ابن جریج ابن ابی ملیکہ اور ام سلمہ کے درمیان واسطہ یعلی بن مملک کا چھوڑ دیا ہے جب کہ لیث بن سعد نے ذکر کیا ہے اس لئے لیث کی حدیث صحیح اور متصل ہے اور ابن جریج کی حدیث منقطع ہے۔ (تحفہ جز ۴ ص ۵۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٢٠٦ - (٢٠) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَ فِیْنَا الْاَعْرَابِیُّ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن پڑھتے تھے اور ہم میں گنوار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اِقْرَأُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

(ابوداؤد حديث رقم ۸۳۰ واحمد في المسند ۳/ ۱۵۵ والبيهقي حديث رقم ۲٦٤۲)

اور عجمی تھے آپ نے فرمایا: ''پڑھو ہر ایک شخص اچھا پڑھتا ہے اور ایک قوم آئے گی قرآن کو سیدھا کریں گے جیسا کہ ❶ تیر سیدھا کیا جاتا ہے جلدی کریں گے دنیا میں قرآن کے بدلہ (معاوضہ کو) اور اس کو آخرت کے لیے نہیں رکھیں گے۔'' (ابوداؤد' بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جیسا کہ تیر سیدھا کیا جاتا ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ صورت تجوید کی جس سے آنکھ ناک کان منہ ٹیڑھا ہو جائے اور گردن کی رگیں پھول جائیں بدعت ہے۔

۲۲۰۷-(۲۱) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُّرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ رَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ)

(البيهقي حديث رقم ۲٦٤۹)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرب کے لہجہ پر اور ان کی آوازوں کے مطابق قرآن پڑھو اور تم اہل عشق کے طور سے بچو ❶ اور اہل کتابوں کے طور سے بھی اور میرے بعد ایک قوم آئے گی کہ جو قرآن کو راگ اور نوحہ کی طرح کی آواز بنا کر پڑھیں گے ان کا حال یہ ہوگا کہ قرآن ان کے حلقوں سے نہ گذرے گا ان کے دل اور دل ان لوگوں کے کہ جن کو ان کا پڑھنا اچھا لگے گا فتنہ میں پڑے ہوں گے۔'' (بیہقی شعب الایمان اور رزین نے اپنی کتاب میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تم اہل عشق کے طور سے بچو الخ لحن کو ایک جماعت نے حرام کہا ہے غرض کہ جو الحان وتطریب اور تغنی غناء، وغزل میں ایقاعات مخصوصہ واوزان مخترعہ پر مستعمل ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کلام میں اشنع بدعات واسوء محرمات سے ہے سامع پر اس کا انکار کرنا اور پڑھنے والے پر تعزیز لگانا واجب ہے۔

۲۲۰۸-(۲۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا (رواه الدارمي) (الدارمي حديث رقم ۳۵۰۱)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''اپنی آوازوں کے ساتھ قرآن اچھی طرح پڑھو اس لئے کہ اچھی آواز قران میں خوبی زیادہ کرتی ❶ ہے۔'' (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قرآن میں خوبی زیادتی کرتی ہے الخ قطلانی رحمہ اللہ کہتے ہیں تحسین صورت میں تو کچھ نزاع نہیں ہے البتہ لحن کو ایک جماعت نے حرام اور دوسری نے مکروہ کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۰۹ - (۲۳) وَعَنْ طَاءُوْسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ اُرِيْتَ اَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاءُوْسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ (رواه الدارمي) (الدارمي حديث رقم ٣٤٨٩)

طاؤس رحمہ اللہ سے بطریق ارسال کے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آدمیوں میں سے کون سا بہت خوب ہے قرآن کے پڑھنے کے لئے ازروئے آواز کے آپ نے فرمایا: ''وہ شخص پڑھنے میں بہت خوب ہے کہ جس وقت تو اسے سنے پڑھتے ہوئے اور گمان کرے تو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔'' طاؤس نے کہا اور ایسا ہی طلق تھا (دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۱۰ - (۲۴) وَعَنْ عَبِيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تُعَجِّلُوْا ثَوَابَهُ فَاِنَّ لَهُ ثَوَابًا۔ (رواه البيهقي في شعب الايمان) (البيهقي حديث رقم ٢٦٤٩)

سیدنا عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ صحابی تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اہل قرآن! قرآن سے نہ تکیہ کرو ❶ اور اس کو پڑھو جیسے اس کے پڑھنے کا حق رات اور دن کے اوقات میں ہے اور قرآن کو عام کرو اور اس کو خوش آواز میں پڑھو اور تدبر کرو اس چیز میں کہ اس میں ہے شاید کہ تم مطلب حاصل کر لو اور اس کے ثواب کی جلدی نہ کرو اس لئے کہ اس کا آخرت میں بڑا ثواب ہے۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

فوائد الحدیث: ❶ قرآن سے تکیہ نہ کرو لح یعنی اس کی تلاوت نہ چھوڑ دو۔ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ قرآن سے تکیہ لگانا اور اس کی طرف پاؤں پھیلانا اور اس پر کسی چیز کا رکھنا اور اس کی طرف پیٹھ کرنا اور اس کو روندنا اور اس کو پھینک دینا حرام ہے۔

بَابٌ ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۲۱۱ - (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ ابْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْسِلْهُ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سیدنا ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان اس طریقہ کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا کہ میں اسے پڑھتا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے وہ سورہ مجھے پڑھائی تھی تو میں قریب تھا کہ اس پر جلدی کروں پھر میں نے اسے مہلت دی یہاں تک کہ وہ پڑھنے سے فارغ ہوا تو میں نے اس کی گردن میں اس کی چادر ڈالی اور پھر کھینچ کر اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا میں نے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔ (متفق عليه واللفظ لمسلم) (البخاری حدیث رقم ۲۳۱۹ ومسلم حدیث رقم (۲۷۰۔ ۸۱۸) وابو داؤد حدیث رقم ۱٤۷٥ والترمذی حدیث رقم ۲۹٤۳ والنسائی حدیث رقم ۹۳٦ والموطا حدیث رقم ٥ من کتاب فضائل القرآن)

اے اللہ کے رسول! میں نے اس کو سورۂ فرقان اس طریقہ کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے وہ سورت مجھ کو پڑھائی ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! اسے چھوڑ دے'' اور ہشام کو فرمایا: ''پڑھ'' تو ہشام نے اس طرح پڑھا جس طرح کہ میں نے اسے پڑھتے سنا تھا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سورت اسی طرح اتاری گئی'' پھر مجھ سے فرمایا: ''پڑھ'' پس میں نے پڑھی تو آپ نے فرمایا: ''یہ سورت اسی طرح سے اتاری گئی ہے' تحقیق یہ قرآن سات طرح ❷ پر اتارا گیا ہے پس تم پڑھو جو ان میں سے آسان ہو۔'' (بخاری ومسلم) اور لفظ مسلم کے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ اکثر نسخوں میں صرف باب لکھا ہے اور بعض نسخوں میں باب اختلاف القراءات وجمع القران ہے یعنی باب قرآن کی قراءتوں کے اختلاف اور اس کے جمع کرنے کے بیان میں ہے۔ ❷ سات طرح پر الخ یعنی سات لغات میں سات لغات عمدہ جن میں قرآن اترا ہے وہ یہ ہیں پہلے قریش کی لغت' دوسری ہذیل کی لغت' تیسری ہوازن کی لغت' چوتھی یمن کی لغت' پانچویں طے کی لغت' چھٹی ثقیف کی لغت اور ساتویں تمیم کی لغت' اس حدیث کے مطلب میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ سات قراءتیں مراد ہیں بعض کچھ اور کہتے ہیں لیکن ٹھیک بات یہی ہے کہ سات لغات مراد ہیں۔

۲۲۱۲ - (۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اِخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲٤۳۰ واحمد فی المسند ۱/ ٤۱۲)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے قرآن پڑھتے سنا اور میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ اس کے خلاف پڑھتے تو پس اس شخص کو میں نبی ﷺ کے پاس لے آیا اور میں نے ان کو خبر دی پھر میں نے آپ کے چہرے پر ناخوشی پہچانی' آپ نے فرمایا: ''دونوں اچھا پڑھتے ہو' پس ❶ تم آپس میں اختلاف نہ کرو' کیونکہ وہ لوگ جو کہ تم سے پہلے تھے انہوں نے اختلاف کیا تو وہ ہلاک ہوئے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ پس نہ اختلاف کرو الخ مطلب یہ ہے کہ جب آیت کی قرأت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اس میں اختلاف نہ کرو یہ نہیں کہ ایک کو مانو اور دوسری قراءت کا انکار کرو بلکہ دونوں کو مانو۔

۲۲۱۳ - (۳) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُّصَلِّيْ فَقَرَأَ قِرَائَةً اَنْكَرْتُهَا

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مسجد میں تھا پس ایک شخص داخل ہوا وہ نماز پڑھنے لگا' تو اس نے ایسی قراءت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَاَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا قَرَاَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَاَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ فَاَمَرَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَاَ فَحَسَّنَ شَاْنَهُمَا فَسُقِطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِيْ يَا اُبَيُّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُّ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ اِقْرَاْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُّ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّالِثَةَ اِقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْاَلَةٌ تَسْاَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۲۷۳۔ ۸۲۰)

پڑھی کہ میں نے اس پر اس کا انکار کیا' پھر ایک اور شخص داخل ہوا اس نے پہلے شخص کے خلاف قراءت پڑھی' پھر جب ہم نماز پڑھ چکے تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوئے' میں نے کہا' تحقیق اس شخص نے قراءت پڑھی کہ میں نے اس پر اس قراءت کا انکار کیا اور ایک اور شخص داخل ہوا تو اس نے پہلے کے خلاف قراءت کی پھر ان دونوں کو نبی ﷺ نے حکم دیا دونوں نے پڑھا' تو آپ نے ان کی قراءت کی تحسین کی' میرے دل میں سخت جھوٹ کا شک وشبہ ایسا پیدا ہوا کہ جو جاہلیت ❶ میں بھی نہ تھا' جب رسول اللہ ﷺ نے وہ چیز دیکھی کہ اس نے مجھے ڈھانپ لیا ہے تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا تو میں پسینہ پسینہ ہو گیا' گویا کہ ❷ میں ڈر کے مارے اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنے لگا پھر آپ نے مجھے فرمایا: ''اے ابی! میری طرف فرشتہ بھیجا گیا یہ حکم دے کر کہ پڑھ تو قرآن ایک طریقہ پر' میں نے دوبارہ عرض کیا ❸ کہ یا الٰہی! میری امت پر آسانی کر' تو دوسری بار حکم کیا گیا دو طرح کے پڑھنے کا' میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا یا الٰہی میری امت پر آسانی کر' تو تیسری بار حکم کیا گیا سات طریقوں پر پڑھنے کا اور تیرے لئے جتنی بار ہم نے تجھ کو حکم کیا ہے اتنی بار ہی سوال کرنے کی اجازت ہے کہ تو مجھ سے سوال کر' میں نے کہا' یا الٰہی! میری امت کو بخش' یا الٰہی! میری امت کو بخش اور تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لئے اٹھا رکھا جب کہ تمام مخلوق خواہش کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ایسا کہ جاہلیت میں نہ تھا الخ یعنی اس وقت ایسا شک پڑ گیا کہ حالت کفر میں بھی ایسا شک نہ تھا۔
❷ گویا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنے لگا الخ یعنی شک جاتا رہا۔ ❸ دوبارہ عرض کیا الخ سبحان اللہ نبی ﷺ کو اپنی امت پر کتنی شفقت تھی کہ عرض معروض کر کے سات قراءت یا سات لغات کی اجازت لی تاکہ امت پر ایک قراءت مشکل نہ پڑے اور اللہ کی رحمت کا خیال کرنا چاہیے کہ جب اس نے اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق میں تین بار سوال کرنے کی بھی اجازت دی' آپ نے امت کی بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے لیے رکھ چھوڑا کہ جب تمام انبیاء علیہم السلام پر رعب طاری ہوگا اور کسی کے لیے نہ کہہ سکیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے تو اس وقت ہمارے نبی ﷺ شفاعت پر مستعد ہوں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں انبیاء ﷩ بھی نبی ﷺ سے اپنے لیے سعی سفارش چاہیں گے یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام جیسے نبی بھی رسول اکرم ﷺ سے سفارش چاہیں گے اس حدیث سے ہمارے نبی ﷺ کی فضیلت تمام انبیاء ﷩ پر صاف ثابت ہوئی۔

۲۲۱۴ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَقْرَاَنِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلٰی حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِیْدُهٗ وَیَزِیْدُنِیْ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِیْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِیَ فِی الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِیْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٠٢٤٣٠ واحمد فی المسند ١/ ٤١٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ کو جبرائیل علیہ السلام نے ایک طور پر پڑھایا پھر میں نے اس سے تکرار کی پھر میں اس سے زیادہ کراتا رہا اور وہ مجھ کو زیادہ کرتا تھا یہاں تک کہ سات طرق پر پہنچا۔'' ابن شہاب نے کہا کہ مجھ کو یہ بات پہنچی کہ تحقیق وہ سات طرق امر دین میں متفق و متحد اور یکساں ہیں اور حلال و حرام میں اختلاف نہیں۔ ❶ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ساتوں لغات یا قراءتوں کا مقصد ایک ہی ہوتا ہے' کسی حلال و حرام میں ان سے اختلاف نہیں پڑتا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۲۱۵ - (٥) عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِیْلَ فَقَالَ یَا جِبْرِیْلُ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰی اُمَّةٍ اُمِّیِّیْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّیْخُ الْكَبِیْرُ وَ الْغُلَامُ وَالْجَارِیَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِیْ لَمْ یَقْرَاْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ یَامُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات کی' تو آپ نے فرمایا: اے جبرائیل! تحقیق میں ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہوں کہ ان میں بوڑھیاں' بوڑھے ہیں' لڑکے اور لڑکیاں ہیں اور ان میں ایسا بھی شخص ہے کہ جس نے کبھی کتاب نہیں پڑھی' جبرائیل نے کہا' اے محمد (ﷺ)! تحقیق قرآن ❶ سات طرح پر اتارا گیا ہے۔'' (ترمذی)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ لَیْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنَّسَائِیِّ قَالَ اِنَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْكَائِیْلَ اَتَیَانِیْ فَقَعَدَ جِبْرِیْلُ عَنْ یَّمِیْنِیْ وَمِیْكَائِیْلُ عَنْ یَّسَارِیْ فَقَالَ جِبْرِیْلُ اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ قَالَ مِیْكَائِیْلُ اِسْتَزِدْهُ حَتّٰی بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ١٤٧٧ والترمذی حدیث رقم ٢٩٤٤ والنسائی حدیث رقم ٩٤١)

اور احمد اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ: ''جبرائیل علیہ السلام نے کہا ❷ ان سات طریقوں میں سے ہر طریقہ شافی ❸ کافی ہے ❹ اور نسائی کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا: ''تحقیق جبرائیل اور میکائیل ﷩ میرے پاس آئے تو جبرائیل علیہ السلام میری دائیں طرف بیٹھے اور میکائیل علیہ السلام میری بائیں طرف' جبرائیل علیہ السلام نے کہا قرآن ایک طرح پر پڑھو میکائیل علیہ السلام نے کہا ❺ اور زیادہ کراؤ یہاں تک کہ سات طرح کو پہنچا ❻ تو ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سات لغات پر یا سات قراءت پر تو ہر کوئی پڑھے جو اس پر آسان ہو۔ ❷ یعنی جبرئیل علیہ السلام نے بعد لفظ احرف کے۔ ❸ یعنی کفر و شرک اور جہل وغیرہ کی بیماری کو دفع کرتی ہے۔ ❹ یعنی کفایت کرتی ہے نبی کی صداقت پر اور دین کی حقانیت پر اور منکرین کے الزامات کے جواب دیئے ہیں۔ ❺ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ❻ یعنی امر قراءت کا یا جبرائیل علیہ السلام۔

۲۲۱٦ - (٦) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰی قَاصٍ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ (رواه احمد والترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۹۱۷ واحمد فی المسند ٤/ ٤٣٢)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک قصہ گو پر گزرے اس حال میں کہ وہ قرآن پڑھتا تھا' پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو شخص قرآن پڑھے تو اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے ساتھ اس کے' تحقیق (ایک دور میں ایسے) لوگ آئیں گے قرآن پڑھیں گے' قرآن پڑھنے کے (عوض میں) لوگوں سے مانگیں گے۔'' (احمد و ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن لغیرہ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۲۱۷ - (۷) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ (رواه البیهقی فی شعب الایمان) (البیهقی حدیث رقم ۲٦۲۵)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ قرآن پڑھے اس کی وجہ سے لوگوں سے کھائے تو وہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کا چہرہ ہڈی ہوگا' نہیں ہوگا اس پر گوشت۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: یہ روایت من گھڑت ہے۔

۲۲۱۸ - (۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰی يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۷۸۸)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پہچانتے تھے ❶ سورت کا فرق یہاں تک کہ ان پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوتی۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں پہچانتے تھے سورۃ کا فرق الخ یعنی دوسری سورت سے

۲۲۱۹ - (۹) وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ

سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم حمص میں تھے' تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف پڑھی' ایک شخص نے کہا' اس طرح سے نازل نہیں کی گئی پھر عبداللہ ابن

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ۵۰۰۱ ومسلم حديث رقم (۲۴۹۔ ۸۰۱) واحمد فی المسند ۱/ ۳۷۸)

مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا' اللہ کی قسم! میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت پڑھا تو آپ نے فرمایا: "تو نے خوب پڑھا" تو وہ شخص کہ جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کلام کرتا تھا اچانک اس سے شراب کی بو پائی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: "کیا تو شراب پیتا ہے اور کتاب اللہ کو جھٹلاتا ہے پس اس کو حد ماری۔" (بخاری و مسلم)

۲۲۲۰- (۱۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّآءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّآءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْبَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اہل یمامہ کے قتل کے دنوں میں ❶ مجھے بلا بھیجا' جب میں آیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر! میرے پاس آئے اور کہا کہ یمامہ کی لڑائی میں بہت سے قاری شہید ہو گئے ہیں اور تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اگر کثرت سے قاری حضرات اسی طرح کئی مقامات پر مارے جانے لگے تو بہت سا قرآن جاتا رہے گا اور تحقیق میں مصلحت دیکھتا ہوں کہ قرآن کے جمع کرنے کے ساتھ حکم کرو میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ایک چیز کو تم کس طرح کرو گے کہ وہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ❷ کی تو عمر نے کہا اللہ کی قسم! یہ بہتر ہے اور عمر مجھ سے ہمیشہ گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ❸ میرا سینہ کھولا اور میں نے مصلحت (اس میں وہ) دیکھی جو کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھی تھی' زید رضی اللہ عنہ نے کہا' مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تحقیق تو مرد جوان سمجھ والا ہے' ہم تجھے متہم نہیں سمجھتے اور تحقیق تو وحی لکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پس تو قران کو تلاش کر اور اس کو اکٹھا کر (زید رضی اللہ عنہ نے کہا) اللہ کی قسم! اگر مجھ کو تکلیف دیتے نقل کرنے پہاڑ کی پہاڑوں میں سے تو نہ ہوتا مجھ پر بہت بھاری اس چیز سے کہ مجھ کو حکم کیا قرآن کے جمع کرنے سے میں نے کہا تم ایک چیز کس طرح کرو گے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! بہتر ہے' پس ابوبکر مجھ سے ہمیشہ (اس بارہ میں) گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے لئے میرا سینہ کھولا کہ جس کے لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا تھا' پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَبِیْ خُزَیْمَةَ الْاَنْصَارِیِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَیْرِہٖ لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ حَتّٰی خَاتِمَةِ بَرَآءَةٍ فَکَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِیْ بَکْرٍ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَیٰوتَهٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ٤٩٨٦)

تلاش کیا میں نے قرآن اس طرح کہ جمع کرتا تھا میں اس کو کھجور کے پتوں سے سفید پتھروں سے اور لوگوں کے سینہ سے یہاں تک کہ میں نے سورۂ توبہ کا آخری حصہ ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ملا' ان کے علاوہ کسی اور سے مجھے یہ حصہ نہیں ملا وہ آخر سورۃ کا یہ ہے **لقد جآء کم رسول من انفسکم** آخر سورۂ براءۃ تک' پس یہ مرتب کیا ہوا مصحف ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی زندگی تک یہاں تک رہا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے وفات دی پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی زندگی تک پھر عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اہل یمامہ کے قتل کے دنوں میں الخ یعنی اہل یمامہ کے مقتول ہونے کے بعد اور اہل یمامہ سے وہ صحابہ مراد ہیں جو یمامہ میں شہید ہوئے اس جنگ میں جو مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہوئی اور اس کا حال یہ تھا کہ مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس کو بہت قوت ہوگئی کیونکہ عرب کے بہت سے لوگ مرتد ہوگئے تھے تب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو صحابہ کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ اس کے مقابلہ کو بھیجا تو جانبین میں خوب لڑائی ہوئی یہاں تک کہ مسیلمہ کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا اور وہ مارا گیا اور مسلمانوں کی بھی ایک بڑی جماعت تقریباً سات سو یا اس سے زیادہ شہید ہوئی اس لڑائی کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ (فتح الباری) ❷ وہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی الخ خطابیؒ وغیرہ نے کہا احتمال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو جو مصحف میں جمع نہ کرایا تو اس لئے کہ شاید بعض حکموں کا نسخ وارد ہو جائے جب آپ کی وفات تک قرآن پورا اتر چکا تو قرآن جمع کرنے کا امر اللہ تعالیٰ نے خلفائے راشدین کے دل میں ڈالا اس لئے کہ اس کا وعدہ تھا کہ میں قرآن کی نگہبانی کروں گا تو یہ کام اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے شروع کرایا عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے اور مؤید ہے اس کی وہ روایت جس کو ابن ابی داؤد نے مصاحف میں نکالا عبد خیر سے کہ میں نے امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے سنا کہ مصحف کے بارے میں فرماتے تھے سب سے زیادہ مزدوری ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملے گی یہی ہے کہ جس نے پہلے اللہ کی کتاب کو اکٹھا کیا۔ (فتح) ❸ اس کے لئے الخ یعنی قرآن جمع کرنے کے واسطے اور بعض روافض نے یہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا ہے اور کہا ہے ان کے لئے وہ کام کیسے جائز ہوا جس کو رسول کریم علیہ افضل التحیۃ والتسلیم نے نہیں کیا اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سارا لکھا ہوا تھا البتہ امیر المؤمنین نے اتنا کام کرایا کہ اس کو بصد محنت یکجا جمع کرایا اور یہ کام بھی نہیں کیا مگر اجتہاد کے ساتھ جو جائز ہے اس پر ان کو اللہ اور اس کے دین اور اس کی کتاب اور ائمہ مسلمین اور عوام مسلمین کی نصیحت باعث ہوئی اور اپنے زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے لکھنے کی اجازت دی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ اس کے غیر کے لکھنے سے منع کیا ہوا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تو اس چیز کے لکھنے کا حکم کیا جو پہلے سے مکتوب تھا اسی لئے زید نے سورت براءۃ کی آخر آیت کے لکھنے میں دیر کی یہاں تک کہ وہ لکھی ہوئی پائی ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس حالانکہ وہ آیت زید اور اس کے ساتھیوں کو یاد تھی اور جب منصف مزاج ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس کام میں غور کرے گا تو وہ یقین کرے گا کہ یہ کام ان کی فضیلت کا موجب ہے اور ان کی عظیم منقبت کا باعث۔ (فتح)

٢٢٢١- (١١) وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ حُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ قَدِمَ عَلٰی عُثْمَانَ وَکَانَ یُغَازِیْ اَهْلَ الشَّامِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس دور میں جب کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِیْ فَتْحِ اَرْمِیْنِیَّةَ وَاَذْرَبِیْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اِخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اِخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِيْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ فَاَمَرَ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَيْشِيِّيْنَ الثَّلٰثِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمٰنُ الصُّحُفَ اِلٰى حَفْصَةَ وَاَرْسَلَ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوْا وَاَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ يُّحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُّ اٰيَةً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِيْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ "مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ" فَاَلْحَقْنَاهَا فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۴۹۸۷ واحمد فی المسند ۵/ ۱۸۸)

عثمان رضی اللہ عنہ شام و عراق کے مجاہدوں کے لئے سامان جہاد فراہم کرنے میں مشغول تھے جو آرمینیہ و آزربائیجان کی جنگوں کے لئے تیار ہو رہے تھے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ کو خوف میں ڈالا لوگوں کے اختلاف قراءت نے' حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا' اے امیر المومنین! اس امت کا تدارک کریں اس سے پہلے یہ لوگ کلام اللہ میں یہود و نصاریٰ کے اختلاف ❶ کی مانند اختلاف کریں' تو عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ ہماری طرف صحیفہ بھیج دے ❷ کہ ہم اس کو نقل کرائیں پھر ہم اس کو آپ کی طرف پہنچا دیں گے' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے صحیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو انہوں نے زید بن ثابت' عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ' سعید بن عاص رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا (نقل کرنے کا) تو وہ صحیفے سب نے نقل کئے مصحفوں میں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے تینوں قریشیوں سے فرمایا' جب تم اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کسی جگہ قرآن میں اختلاف کرو تو اس کو لکھو قریش کی لغت کے موافق' اس لئے کہ کلام اللہ ان کی زبان کے موافق نازل ہوا ہے چنانچہ سب نے اسی طرح سے کیا یہاں تک کہ جس وقت صحیفے نقل کر چکے مصحفوں میں' عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا اور ہر جانب ان میں سے ایک ایک مصحف بھیجا اور حکم جاری کر دیا کہ اس کے علاوہ اور جو مصحف یا صحیفہ پایا جائے تو اس کو آگ میں جلایا جائے ❸ ابن شہاب نے کہا کہ مجھ کو خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اس نے زید ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے ایک آیت سورۂ احزاب میں سے اس وقت نہ پائی کہ ہم نے مصحف نقل کئے تحقیق میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ آپ اس کو پڑھتے تھے تو میں نے وہ آیت تلاش کی تو میں نے اسے خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پایا وہ آیت یہ ہے من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ پس ہم نے وہ آیت اس کی سورت میں لکھ دی۔'' ❹ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہود و نصاریٰ کے اختلاف کی مانند الخ یعنی جیسے یہود و نصاریٰ نے تورات و انجیل میں کمی بیشی کر دی ہے اور اس کو ادل بدل دیا ہے مبادا مسلمانوں میں بھی یہ بلا پھیل جائے لہٰذا اس فتنہ کے واقع ہونے سے قبل اس کی کوئی تدبیر کرو۔
❷ صحیفہ کہ ہم ان کو مصحفوں میں نقل کرائیں الخ صحیفہ اور مصحف میں یہ فرق ہے کہ صحف وہ ورق تھے جن میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قرآن کو جمع کیا تھا لیکن سورتیں علیحدہ علیحدہ تھیں ہر ایک سورت اپنی آیات کے ساتھ علیحدہ مرتب تھی اور بعض بعض کے پیچھے نہ تھیں جب ان کو نقل کیا گیا اور بعض کو بعض کے پیچھے رکھا گیا تو وہ مصحف بن گیا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ کام صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشورہ سے کیا۔ ❸ جلایا جائے الخ ابن بطال رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن کتابوں میں اللہ کا نام لکھا ہو' ان کو آگ سے جلا دینا جائز ہے اور اس میں ان کا اکرام ہے اور پاؤں کے نیچے آنے سے بچاؤ ہے آج کل مطابع میں کتب احادیث اور دوسری اسلامی کتب کے جو پروف نکالے جاتے ہیں ان کی اس قدر بے ادبی ہوتی ہے کہ اللہ کی پناہ' پریس میں ان کو حقہ میں جلا کر پیتے ہیں اور سردیوں میں ان کو جلا کر ان سے تپش حاصل کرتے ہیں' ان پر کھانا کھاتے ہیں اور ان کو پاؤں میں روندتے ہیں اور گندی نالیوں میں بہائے جاتے ہیں اس سے ان کا جلا دینا ہزار درجہ اچھا ہے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ❹ اس کی سورت میں الخ یعنی احزاب کے مصحف میں علماء نے لکھا ہے کہ قرآن مجید تین بار جمع ہوا' ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو مگر یہ ایک مصحف میں نہ تھا بلکہ متفرق طور پر تھا۔ دوسری بار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کام کیا' علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مصحف کے معاملہ میں سب سے بڑھ کر مزدوری سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملے گی اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحمت کرے کیونکہ یہی ہیں جنہوں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اکٹھا کیا اور تیسری بار عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت میں جمع ہوا آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا پھر قرآن کو مصحفوں میں قریش کی لغت پر لکھایا اور ان مصاحف کو جوانب و اطراف میں بھیجا ابوداؤد نے کہا میں نے سنا ابوحاتم سجستانی سے کہ سات مصحف تھے' ایک مکہ کو بھیجا' ایک شام کو اور ایک یمن کو' اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفہ کو اور ایک مدینہ میں رکھا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے جمع کرنے میں فرق یہ ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمع کیا اس ڈر سے کہ مبادا قرآن مجید سے کچھ جاتا رہے' گم ہو جائے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس لئے جمع کیا کہ اختلاف واقع نہ ہو' تو حقیقت میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جامع قرآن نہیں ہیں بلکہ لوگوں کو قریش کی لغات پر جمع کرنے والے ہیں۔

۲۲۲۲ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى عَمَدْتُّمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلٰى بَرَآءَةٍ وَهِيَ مِنَ الْمَئِيْنِ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِمَّا يَأْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا تم کو اس پر کسی چیز نے ابھارا کہ تم نے سورۂ انفال کو حالانکہ وہ مثانی ❶ میں سے ہے اور وہ مئین میں سے ہے کہ ملا دیا تم نے ان دونوں کو آپس میں اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھی اور (پھر) تم نے سورۂ انفال کو سات لمبی سورتوں میں رکھا ہے ان دونوں چیزوں کا سبب کیا ہے؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کئی آیات والی سورتیں نازل ہوتی تھیں اور آپ کی عادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَآءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَ كَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَ كَانَتْ بَرَاءَةٌ مِّنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ۔ (رواه احمد و الترمذی وابوداؤد)

(ابوداؤد حديث رقم ٧٨٦ والترمذى حديث رقم ٣٠٨٦ واحمد فى المسند ١/ ٥٧)

تھی کہ جب کچھ اترتا تھا تو کسی کاتب وحی کو بلاتے اور حکم دیتے کہ ان آیات کو اس سورت میں لکھ دو جس میں ایسا ایسا ذکر ہے' اور سورۂ انفال ان سورتوں میں سے ہے جو مدینہ میں پہلے نازل ہوئی تھیں اور سورۂ براءت آخر میں نازل ہوئی ہے (لیکن) سورۂ انفال کا بیان مشابہ ہے اس بیان کے جو سورۂ براءت میں ہے' رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور نہیں بیان کیا ہم کو براءت سورۂ انفال سے ہے یا نہیں' تو آپ کے بیان نہ کرنے کی وجہ سے نیز دونوں کے بیان باہم مشابہ ہونے کے سبب ہم نے دونوں کو آپس میں ملا دیا اور ان کے درمیان سطر بسم اللہ کی نہیں لکھی اور ہم نے وہ اکٹھی دونوں سورتیں سات لمبی سورتوں میں رکھ دی۔'' ❷ (ابوداؤد و ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مثانی الخ قرآن مجید کی سورتوں کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے سورۂ شعراء سے سورۂ فتح تک کو مثانی کہتے ہیں ان سورتوں میں سوسو آیات سے کم والی سورتیں ہیں اور قصے ان میں مکرر ہیں اس لئے ان کا نام مثانی ہے یعنی بار بار والی سورتیں اور سورۂ یونس سے سورۂ فرقان تک کو مئین یعنی سو سو آیت والی یا سو آیات سے زیادہ والی سورتیں کہا جاتا ہے سورۃ بقرہ سے سورۃ توبہ تک طوال یعنی لمبی سورتیں کہلاتی ہیں اور سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں' اس لئے کہ ان سورتوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا فاصلہ قریب قریب ہے یعنی فاصلہ رکھنے والی سورتیں پھر اس مفصل کی تین اقسام ہیں ایک طوال' دوسری اوساط' تیسری قصار' سورۂ حجرات سے سورۂ انشقاق تک کو طوال یعنی لمبی' اور فاصلہ والی سورتیں اور و السماء ذات البروج سے لم یکن تک کو اوساط مفصل یعنی درمیان فاصلہ والی سورتیں اور یہاں سے آخر قرآن تک کو قصار مفصل یعنی چھوٹی فاصلہ والی سورتیں کہتے ہیں۔ ❷ اور ہم نے رکھ دیں الخ حاصل جواب یہ ہے کہ ان دونوں سورتوں کے مضمون ایک ہونے سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید یہ دونوں سورتیں ایک ہوں اور نبی ﷺ کے ان کے درمیان بسم اللہ نہ لکھوانے سے اس شبہ کو اور تقویت ملتی ہے اس لئے ہم نے ان دونوں کو سبع طوال میں رکھ دیا' سورۂ بقرہ سے سورہ یونس تک کو سبع طوال کہتے ہیں اور سورہ یونس سے سورہ شعراء تک کو مئین اور سورہ شعراء سے سورہ حجرات تک کو مثانی اور سورہ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

کتاب دعاؤں کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٢٢٣ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَاِنِّیْ اِخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِیْ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَلِلْبُخَارِیِّ اَقْصَرُ مِنْهُ (البخاری حدیث رقم ٦٣٠٤ ومسلم حدیث رقم ٣٣٨٠) والترمذی حدیث رقم ٣٦٧٢ وابن ماجه حدیث رقم ٢٣٠٧ مع تغییر بسیط والدارمی حدیث رقم ٢٨٠٥ واحمد فی المسند ٢/ ٤٢٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے لئے دعا ہے کہ قبول کی جاتی ہے' پس ہر نبی نے اپنی دعا کی جلدی کی اور تحقیق میں نے اپنی دعا چھپا (باقی) رکھی ہے اپنی امت کی شفاعت کے لئے دن قیامت کے' پس وہ پہنچنے والی ❶ ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اس شخص کو میری امت سے جو اس حال میں مرا ہے کہ اس نے شریک نہیں کیا کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔'' (مسلم) بخاری کی روایت اس سے مختصر ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس وہ پہنچنے والی ہے الخ اس حدیث میں امت کی بخشش کی بشارت ہے جو ایمان سے فوت ہوا اور معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر بڑے رحیم تھے کہ اپنی خاص دعا امت کے لیے باقی رکھی اور اپنی ذات کے لیے نہ کی' اس نبی رحیم وکریم پر قربان جائیں۔

٢٢٢٤ - (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّ زَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٣٦١ ومسلم حدیث رقم (٨٨ - ٢٦٠٠) واحمد فی المسند ٢/ ٣١٧)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''الٰہی میں نے تجھ سے ایک عہد طلب کیا' تو اس کی خلاف ورزی نہیں کرے گا پس سوائے اس کے نہیں کہ میں ❶ ایک آدمی ہوں' جس شخص کو میں نے ایذا دی کہ میں نے اس کو برا کہا ہو' میں نے اس کو لعنت کی ہو' میں نے اس کو مارا ہو' تو ان سب چیزوں کو اس کے حق میں کر سبب رحمت کا اور گناہوں سے پاکی کا اور نزدیک کرے تو اس کو بسبب ان چیزوں کے اپنی طرف قیامت کے دن۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کہ میں ایک آدمی ہوں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہیں وہ آپ میں بھی موجود تھے جیسے غصہ وغیرہ لیکن آپ غصہ میں بھی سوا حق کے اور کچھ نہ فرماتے تھے اور یہ آپ کی کمال شفقت ہے اپنی امت پر کہ لعنت کو بھی ان کے حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رحمت کر دیا۔

۲۲۲۵ - (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ اِرْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ اُرْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَلَا مُكْرِهَ لَهٗ۔ (رواه البخارى) (البخاری حدیث رقم ۶۳۳۸ ومسلم حدیث رقم (۷۔ ۶۷۸)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت دعا مانگے ایک تمہارا تو یہ نہ کہے یاالٰہی! میرے لیے بخش اگر چاہے تو، مجھ پر رحم کر اگر چاہے تو، مجھ کو روزی دے اگر چاہے تو اور چاہئے کہ عزم بالجزم کرے اپنے مانگنے میں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس پر کوئی زبردستی ❶ کرنے والا نہیں۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ زبردستی کرنے والا نہیں الخ وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی سے کرتا تو بندے کو یہ شرط لگانا کیا ضروری ہے اس میں ایک طرح کی لاپرواہی نکلتی ہے، غلام کو چاہئے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے۔

۲۲۲۶ - (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهٗ شَيْءٌ اَعْطَاهُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۹۔ ۲۷۳۵)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ ایک تمہارا دعا مانگے تو یہ نہ کہے یاالٰہی! بخش مجھ کو اگر تو چاہے لیکن طلب کرے یقین کر کے اور بڑی رغبت کرے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز مشکل نہیں ہوتی کہ وہ دیتا ہے۔'' (مسلم)

۲۲۲۷ - (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَآءَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۔ ۲۷۳۵)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ گناہ کی دعا نہیں مانگتا یا ناطہ توڑنے کی جب تک کہ جلدی نہیں کرتا'' کہا گیا، اے اللہ کے رسول! جلدی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کہے کہ میں نے دعا مانگی اور میں نے دعا مانگی، پس میں نہیں سمجھتا کہ میرے لئے قبول کی گئی، پھر تھک جائے اور دعا مانگنا چھوڑ ❶ دے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور دعا مانگنا چھوڑ دے الخ دعا میں اس طرح جلدی کرنا ایسی بے ادبی ہے کہ اس کا ثمرہ محرومی ہے آدمی کو اللہ تعالیٰ کے کارخانہ کا بھید کیا معلوم ہے جو جلدی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ جلد دعا قبول نہ ہونے میں کیا حکمت ہے۔

۲۲۲۸ - (۶) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان آدمی کی دعا قبول کی جاتی ہے اپنے مومن بھائی کے لیے پیٹھ کے پیچھے دعا کرنے والے کے نزدیک ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے واسطے بھلائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسلم) (مسلم حدیث رقم (٨٦۔ ٢٧٣٢) وابن ماجه حدیث رقم ٢٨٩٥ واحمد فی المسند ٥/ ١٩٥)

کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور دعا مانگنے والے کے لئے کہتا ہے اور تجھ کو بھی اسی کی مانند۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور تیرے لئے مانند اس کی الخ معلوم ہوا کہ مسلمان کی غیر موجودگی میں اس کے لیے دعا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی عمدہ بات ہے کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے لئے دعا کرتا ہے۔

٢٢٢٩ - (٧) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَاتَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تَوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَآءً فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ (رواه مسلم) وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ۔ (ابو داؤد حدیث رقم ١٥٣٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی جانوں پر بددعا کرو نہ اپنی اولاد پر اور نہ ہی اپنے مالوں پر ❶ بددعا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی گھڑی پالو جس میں دعا قبول کی جاتی ہے تو تمہاری دعا بھی قبول کی جائے۔'' (مسلم) اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ اتق دعوۃ المظلوم کتاب الزکوۃ میں ذکر کی گئی۔

فوائد الحدیث: ❶ بددعا نہ کرو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض نادان جو غصہ اور مصیبت کے وقت اپنے لئے بددعا کرتے ہیں وہ اچھا نہیں کرتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٢٣٠ - (٨) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَ قَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ (رواه احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ما جة) (الترمذی حدیث رقم ٤٠٤٩ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨٢٨ واحمد فی المسند ٤/ ٢٦٧)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا ہی عبادت ہے' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور تمہارے پروردگار نے کہا مجھ سے ❶ دعا مانگو میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ مجھ سے دعا مانگو میں تمہارے لئے قبول کروں گا الخ اپنے رب سے مانگنا بندگی کی شرط ہے اور نہ مانگنا غرور ہے اگر دنیا مانگے تو مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ پکار کو قبول کرتا ہے سو یہ برحق بات ہے مگر یہ نہیں کہ ہر بندہ کی ہر دعا قبول کرے کیونکہ وہ بہتر جانتا ہے کہ یہ دعا اس کے لئے فائدہ مند ہے یا مضرت رساں۔

٢٢٣١ - (٩) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٤٣١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا عبادت کا مغز ❶ ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دعا عبادت کا مغز ہے الخ اس سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ سے مانگنا اس کی عبادت کرنا ہوا اور عبادت غیر اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالاتفاق شرک ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی بزرگوں سے دعا کرے کہ مجھ کو بچہ دو یا دولت دو یا صحت دو تو وہ مشرک ہے۔

۲۲۳۲ - (۱۰) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الدُّعَآءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۴۲۹ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۲۹ واحمد فی المسند ۲/ ۳۶۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے معزز نہیں۔'' (ترمذی وابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۲۳۳ - (۱۱) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمَرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۲۲۵ وابن ماجه حدیث رقم ۹۰)

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تقدیر ❶ کو نہیں پھیرتی مگر دعا اور عمر کو زیادہ نہیں کرتی مگر نیکی۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تقدیر کو نہیں پھیرتی مگر دعا الخ تقدیر کی دو اقسام ہیں ایک بدلتی ہے اور ایک نہیں بدلتی مگر اس حدیث کو صحیح نہیں کہا کیوں کہ اس کی سند میں ابو داؤد راوی ضعیف ہے اور اس حدیث کو ابن حبان نے بھی اپنی کتاب میں درج کیا ہے اور اس کو ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا سے تقدیر کو ٹال دیتا ہے اور اس باب میں بہت احادیث مروی ہیں اور اسی کا موید ہے اللہ عزوجل کا یہ قول ''یمحوا الله مایشاء ویثبت وعنده ام الکتب'' یعنی ''جس چیز کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے'' اور یہ مسئلہ بھی مشکل مسائل میں سے ہے کیونکہ کتاب وسنت کے دلائل اس میں مختلف ہیں اور حق امر یہ ہے کہ ہر ایک نیک کام عام طور پر حقیقۃً عمر کو بڑھاتا ہے بعض نے کہا عمر میں برکت ہوتی ہے لیکن ظاہر معنی پہلے ہی ہے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے ''وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمره الا فی کتاب ان ذالك علی الله یسیر'' یعنی ''اور نہ عمر دیا جاتا ہے کوئی بڑی عمر والا اور نہ کسی کی عمر گھٹتی ہے مگر کتاب میں لکھا ہے یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے'' تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمر کا گھٹنا بڑھنا بھی تقدیر ہی میں لکھا ہے تو اب اختلاف نہ رہا۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۲۳۴ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَآءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَآءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) (الترمذی حدیث رقم ۳۶۱۶)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا اس چیز سے نفع کرتی ہے کہ اتری اور اس چیز سے کہ نہیں اتری تو اللہ کے بندو! اپنے آپ پر دعا کو لازم کرو۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن اس کا شاہد حسن درجہ کا موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٢٣٥ - (١٣) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (احمد فی المسند ٥/ ٢٣٤)

اور احمد نے یہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

٢٢٣٦ - (١٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْا بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٤٤١ واحمد فی المسند ٣/ ٣٦٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں کوئی شخص کہ دعا مانگے مگر اس کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے جو وہ مانگتا ہے یا اس سے برائی بند رکھتا ہے اس کی مانند جب تک کہ گناہ کی دعا نہیں مانگتا یا ناطہ توڑنے کی۔“ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٢٣٧ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّسْأَلَ وَ اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ (الترمذی حدیث رقم ٣٦٤٢)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے مانگو اس کے فضل سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ ❶ مانگا جائے اور بہترین عبادت انتظار کرنا کشادگی کا ہے۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ کہ مانگا جائے یعنی اس کا فضل

٢٢٣٨ - (١٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٤٣٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے‘ تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ❶ ہوتا ہے۔“ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے الخ کیونکہ بندگی کا مقتضا یہ ہے کہ اپنے مالک سے مانگے اور نہ مانگنے میں غرور اور استغنا نکلتا ہے اس لئے معلوم ہوا کہ دعا کرنا اہم الواجبات اور اعظم المفروضات سے ہے کیونکہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ غصہ ہوتا ہے ان چیزوں سے بچنے کے واجب ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور اللہ عزوجل کا یہ قول ام من یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء اس کی تائید کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس شخص کو ڈانٹا جو اس سے نہیں مانگتا اور اس کی مؤید یہ آیت بھی ہے کہ جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو میں پکارنے والے کے نزدیک ہوں‘ اس کی پکار کو سنتا ہوں جب وہ پکارتا ہے اور یہ قرب کی علت بیان کرنا اور پھر دعا کی قبولیت کا وعدہ دینا کوئی عذر باقی نہیں رہنے دیتا اور سب بہانے اٹھا دیتا ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ دعا میں سستی نہ کرو کہ دعا کے ساتھ کوئی شخص ہلاک نہیں ہوتا اس حدیث میں بھی دعا نہ کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ دعا نہ کرنے کا ضرر اسی پر پلٹے گا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے اس کی کیسی عجیب وجہ بیان کی ہے کہ دعا کرنے سے کوئی ہلاک نہیں ہوتا تو اس فضیلت کا ہر طالب خواہاں ہوگا اور اس کی وجہ سے ہر کلام کا مطلب سمجھنے والا کوشاں ہوگا۔ ملتقطا من نزول الابرار۔

۲۲۳۹- (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَآءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْئَلَ الْعَافِيَةَ۔ (رواه الترمذى)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے لئے کھولا گیا تم میں سے دعا کا دروازہ تو اس کے لئے کھولے گئے رحمت کے دروازے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ چیز عافیت ہے۔“ (ترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ٣٦١٦)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۲۴۰- (۱۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَآءَ فِي الرَّخَآءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٤٤٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو یہ خوش لگے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے سختیوں کے نزدیک تو اسے چاہئے کہ وہ فراخی کی حالت میں بہت دعا کرے۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۲۴۱- (۱۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَآءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَّاهٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ تم قبولیت کا ساتھ یقین رکھتے ہو اور جانو کہ اللہ تعالیٰ غافل، کھیلنے والے دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے

(الترمذی حدیث رقم ٣٥٤٥)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔ البتہ شاہد کی بنا پر حدیث حسن ہے۔

۲۲۴۲- (۲۰) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْاَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا۔

سیدنا مالک بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو تم اس سے اپنے ہاتھوں کی اندر کی جانب سے مانگو اور نہ مانگو تم اس سے اپنے ہاتھوں کی اوپر کی جانب ❶ سے۔“

(ابو داؤد حدیث رقم ١٤٨٦)

حكم الحديث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اوپر کی جانب سے الخ مگر نماز استقاء میں ہاتھوں کی پیٹھ اوپر رکھنا چاہئے جیسے کہ مسلم کی روایت میں ہے۔ منہ

۲۲۴۳- (۲۱) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوْا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ١٤٨٥)

سے مانگو اپنے ہاتھوں کی اندر کی جانب سے اور نہ مانگو اپنے ہاتھوں کی اوپر کی جانب سے اور جس وقت کہ تم فارغ ہو (دعا سے) تو ہاتھوں کو پھیر و اپنے چہروں پر۔'' (ابوداؤد)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٢٤٤ - (٢٢) وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) (ابو داؤد حديث رقم ١٤٨٨ والترمذي حديث رقم ٣٦٢٧)

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پروردگار تمہارا بہت حیامند سخی داتا ہے' وہ حیا کرتا ہے اپنے بندہ سے جس وقت کہ بندہ اٹھاتا ہے اپنے دونوں ہاتھ اس کی طرف کہ ان کو خالی پھیرے۔'' ❶ (ترمذی وابوداؤد اور بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا ہے)

حكم الحديث: اس کی سند موقوف ہے۔ لیکن شاہد کی بنا پر حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ کہ ان کو خالی پھیرے الخ یعنی دعا قبول نہ کرے معلوم ہوا کہ مومن کی دعا خالی نہیں جاتی یا تو دنیا میں قبول ہوتی ہے یا آخرت میں اس کا بدلہ ملے گا۔ منہ

٢٢٤٥ - (٢٣) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔ (رواه الترمذي) (الترمذي حديث رقم ٣٤٤٦)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے دونوں ہاتھ دعا میں اٹھاتے تو ان کو نہ رکھتے جب تک کہ ان کو نہ پھیرتے اپنے چہرہ پر۔'' ❶ (ترمذی)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ جب تک کہ ان کو اپنے چہرہ پر نہ پھیرتے الخ اس حدیث اور سیدنا مالک بن یسار رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھوں کا اٹھانا دعاء میں اور پھر ان کا چہرہ پر پھیرنا سنت ہے۔

٢٢٤٦ - (٢٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَاسِوٰى ذٰلِكَ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ١٧٨٢)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع ❶ دعاؤں کو اچھا جانتے تھے اور ان دعاؤں کو چھوڑتے تھے جو جامع نہ تھیں۔ (ابوداؤد)

حكم الحديث: یہ حدیث سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ کہ جامع ہوں' جامع وہ دعا ہے کہ اس کے لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت ہوں جیسے ربنا اتنا الآیۃ اور یہ باعتبار اکثر کے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دعائیں جامع ہی مانگتے تھے خاص کر ایک ہی مطلب کی دعا نہ مانگتے تھے لیکن کبھی کبھی خاص مطلب کے لئے دعا مانگنا بھی ثابت ہے۔ منہ

٢٢٤٧ - (٢٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَآءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِّغَائِبٍ(رواہ الترمذی و ابوداوٗد) (ابو داوٗد حدیث رقم ۱۵۳۵ والترمذی حدیث رقم ۱۹۸۰)

فرمایا: ''تحقیق بہت جلد قبول ہونے والی دعا' غیب کے واسطے غیب ❶ کی دعا ہے۔'' (ترمذی وابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ کسی کی غیر موجودگی میں دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بے حد ہے۔

۲۲۴۸- (۲۶) وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِسْتَاذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ دُعَآئِكَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ وَلَا تَنْسَنَا) (ابو داوٗد حدیث رقم ۱۴۹۸ والترمذی حدیث رقم ۳۶۳۳ وابن ماجه حدیث رقم ۶۸۹۴)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے نبی ﷺ سے عمرہ ادا کرنے کے لئے اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دیدی اور فرمایا: ''اے میرے چھوٹے بھائی! اپنی دعا میں ہم کو شریک کرنا اور ہم کو نہ بھولنا'' تو نبی ﷺ ❶ نے ایک کلمہ فرمایا کہ مجھ کو خوش نہیں کرتا اگر چہ میرے لئے اس کے بدلہ تمام دنیا (بھی کیوں نہ) ہو۔ (ابوداؤد و ترمذی) اور ترمذی نے ولا تنسنا تک روایت کی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کلمہ سے یہی مراد ہے جو نبی ﷺ نے ان کو فرمائی' اس حدیث سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بڑی شان معلوم ہوئی۔

۲۲۴۹- (۲۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۵۹۸)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین شخص ہیں کہ ان کی دعا رد نہیں ہوتی' ایک روزہ دار کی جس وقت کہ افطار کرتا ہے اور دوسرا عادل حکمران اور تیسری دعا مظلوم کی کہ اس کو اللہ تعالیٰ اٹھاتا ہے آسمان ❶ کے اوپر اور کھولے جاتے ہیں اس کے لئے آسمان کے دروازے اور پروردگار فرماتا ہے: ''مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تیری ضرور مدد کروں گا اگر چہ مدت کے بعد ہو۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آسمان کے اوپر الخ یہ کنایہ ہے مظلوم کی دعا جلد قبول ہونے سے۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

۲۲۵۰- (۲۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَاشَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ۔

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں ان میں شک نہیں' باپ کی دعا' مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔'' (ترمذی وابوداؤد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۳٦ والترمذی حدیث رقم ۳۵۰۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸٦۲)

وابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۲۵۱ - (۲۹) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْاَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳٦۸۲)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’چاہئے کہ تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے مانگے اپنی ساری حاجات یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی مانگے جب وہ ٹوٹ جائے۔‘‘

۲۲۵۲ - (۳۰) زَادَ فِیْ رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا حَتّٰى يَسْاَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْاَلَهٗ شِسْعَهٗ اِذَا انْقَطَعَ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳٦۸۳)

ترمذی نے ثابت بنانی کی مرسل روایت میں یہ الفاظ زیادہ کئے یہاں تک کہ مانگے اس سے نمک اور یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی اسی سے مانگے جب کہ وہ ٹوٹ جائے۔ (ترمذی)

۲۲۵۳ - (۳۱) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِی الدُّعَآءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۱٤۸۹)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ دعا میں یہاں تک اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔‘‘

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۲۵٤ - (۳۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ حِذَآءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْ۔ (احمد فی المسند ۲/ ٦۱)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کندھوں کے برابر کرتے ❶ اور دعا مانگتے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کرتے تھے اپنی دونوں انگلیاں الخ یعنی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سر کندھوں کے برابر، یہ حدیث محمول ہے اکثر اوقات پر اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث گذشتہ محمول ہے بعض موارد پر جیسے استسقاء وغیرہ میں۔

۲۲۵۵ - (۳۳) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِيَدَيْهِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دعا مانگتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اپنے چہرہ پر پھیرتے تھے اپنے دونوں ہاتھ‘ (بیہقی نے ان تینوں احادیث کو دعوات کبیر میں نقل کیا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٢٥٦ - (٣٤) وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ اَوْ نَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيْرَ بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ وَّالْاِبْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهٗ (رواه ابو داوٗد) (ابو داوٗد حديث رقم ١٤٨٩)

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ سوال کرنے کا ادب یہ ہے کہ تو اپنے دونوں ہاتھ کاندھوں کے برابر اٹھائے یا ان کے قریب اور استغفار کا ادب یہ ہے کہ تو ایک انگلی سے اشارہ کرے ❶ اور عاجزی اور مبالغہ کرنا دعا میں یہ ہے کہ دراز کرے تو اپنے ہاتھ اکٹھے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ عاجزی کرنا اس طرح سے ہے کہ اپنے ❷ دونوں ہاتھ اٹھائے اور اپنے ہاتھوں کی پیٹھ اپنے چہرہ کے قریب کی (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک انگلی کے ساتھ الخ یعنی شہادت کی انگلی کو جس کو سبابہ کہتے ہیں اور اس کو اس لئے سبابہ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ اشارہ کرنا گویا ملامت کرنا ہے نفس بد اور مردود شیطان کو۔ ❷ اور اپنے ہاتھوں کی پیٹھ کی الخ یعنی جیسے استقاء میں معمول ہے۔

٢٢٥٧ - (٣٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَازَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ اِلَى الصُّدُوْرِ (رواه احمد) (احمد فى المسند ٢/ ٦١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ تحقیق تمہارا اٹھانا اپنے ہاتھوں کو بدعت ❶ ہے رسول اللہ ﷺ نے اس پر زیادہ ❷ نہیں کیا یعنی سینہ تک۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بدعت ہے الخ یعنی فرق نہ کرنا اور ہر دعا میں ہاتھوں کا زیادہ اٹھانا بدعت ہے۔ ❷ زیادہ نہیں کیا یعنی غالبًا۔

٢٢٥٨ - (٣٦) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔ (الترمذى حديث رقم ٣٤٤٥)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس وقت کسی کا ذکر کرتے تھے تو اس کے لئے دعا مانگتے اور ❶ پہلے اپنے لئے دعا مانگتے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن اس کا شاہد موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے لیے پہلے دعا مانگتے الخ مطلب یہ ہے کہ دعا پہلے اپنے لئے مانگے پھر دوسرے لوگوں کے لئے کرے مثلاً یوں کہے غفر لنا الله ولكم يا عافانا الله و عافكم مثل مشہور ہے دل خویش بعد درویش۔

٢٢٥٩ - (٣٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَّيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَّلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلَاثٍ اِمَّا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مسلمان نہیں کہ مانگے کوئی دعا کہ اس میں گناہ کا مانگنا ہو نہ ناطہ کا توڑنا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیتا ہے اس دعا کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَ اِمَّـا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا اِذًا نُّكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٣/ ١٨)

سے تین چیزوں میں سے ایک کہ اس کے لئے جلدی دے اس کا مطلب' یا یہ کہ اس دعا کو ذخیرہ کر رکھے اس کے لئے اور آخرت میں دے اور یا یہ کہ اس سے برائی پھیر دے اس کی مانند' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اب ہم بہت دعا کریں گے' تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کا فضل ❶ بہت ہے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فضل اللہ کا بہت ہے یعنی تمہاری بہت دعاؤں کا اجر دینا اس کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ منہ

٢٢٦٠ - (٣٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسُ دَعْوَاتٍ يُّسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَ دَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَ دَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَ دَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَاَ وَ دَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعْوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی' آپ نے فرمایا: ''پانچ دعائیں ہیں کہ ان کے لئے قبولیت کی جاتی ہے' مظلوم کی دعا یہاں تک کہ وہ بدلہ لے ❶ حاجی کی دعا یہاں تک کہ ❷ واپس آئے اور جہاد کرنے والے کی دعا یہاں تک کہ وہ بیٹھے ❸ اور مریض کی دعا یہاں تک کہ وہ اچھا ہو اور بھائی کی دعا مسلمان بھائی اپنے کے غائبانہ' پھر فرمایا بہت جلدی قبول ہوتی ہے ان دعاؤں سے بھائی کی دعا سے جو پس پشت ہے۔'' (روایت کیا اس کو بیہقی نے الدعوات الکبیر میں)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بدلہ لے الخ یعنی ظالم سے زبان یا اپنے ہاتھ کے ساتھ۔ ❷ یعنی اپنے شہر کی طرف یا اپنے اہل کی یا حج سے فارغ ہو۔ ❸ یعنی جہاد کرنے سے۔

بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ التَّقَرُّبِ اِلَيْهِ

اللہ عزوجل کے ذکر اور اس کی نزدیکی حاصل کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٢٦١ - (١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ

سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہما دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں بیٹھتی کوئی قوم ذکر الٰہی کے لئے مگر کہ ان کو فرشتے گھیرتے ❶ ہیں' ان کو رحمت ڈھانپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ۔ (رواه مسلم)

(مسلم الحديث رقم (٣٩۔ ٢٧٠٠)

لیتی ہے' ان پر سکینہ اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے نزدیک ہیں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذکر کرنے والوں کو چاروں طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمت ان پر نازل ہوتی ہے اور دل میں لذت اور چین حاصل ہوتا ہے اور عرش پر اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتا ہے کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے ہیں جو مجھ کو یاد کرتے ہیں زہے قسمت ذکر کرنے والوں کی اور زہے قدردانی اللہ تعالیٰ کی قرآن وحدیث پڑھنا' اللہ تعالیٰ کا نام لینا لوگوں کو وعظ اور نصیحت کرنا' درود وکلمہ پڑھنا اور نماز پڑھنا یہ سب ذکر میں داخل ہیں۔

٢٢٦٢ - (٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَّالذَّاكِرَاتُ۔ (مسلم) (مسلم الحديث رقم ٤/ ١٦٧٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستہ پر چلتے ہوئے ایک پہاڑ پر گذرے کہ اس کو جمدان کہا جاتا تھا تو آپ نے فرمایا: ''چلو یہ ہے جمدان' ❶ سبقت لے گئے مفردون'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور بہت زیادہ ذکر کرنے والی عورتیں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ جمدان ہے الخ اس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہیں ہے یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے یاد کرنے والے بھی اس کی یاد میں تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہیں۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

٢٢٦٣ - (٣) وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٦٤٠٧ ومسلم الحديث رقم ٢ - ٧٧٩)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو کہ اپنے پروردگار کو یاد کرتا ہو اور اس شخص کی کہ جو یاد نہیں کرتا مانند ❶ زندہ اور مردہ کی ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ زندہ اور مردہ کی مانند ہے الخ یعنی جس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد ہوتی ہے وہ بابرکت اور بارونق ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کی یاد نہیں وہ بے برکت ہے۔ منہ

٢٢٦٤ - (٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٧٤٠٥ ومسلم الحديث رقم ٢ - ٢٦٧٥)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندہ کے گمان کے مطابق ❶ ہوں کہ جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے اور اس کے ساتھ ہوں جب مجھ کو یاد کرتا ہے پس اگر وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اپنی ذات میں تو میں اس کو اپنی ذات میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس جماعت میں یاد کرتا ہوں جو کہ ان سے بہتر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ بندہ کے گمان الخ اس حدیث میں ذکر کی فضیلت اور نیک عمل کی ترغیب ہے جس سے حسن ظن اللہ تعالیٰ کو حاصل ہو اور یہ نہیں کہ گناہوں پر تو اڑ جائے اور یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ضرور بخشے گا اس لیے کہ اس کا نام رجاء ہے' حسن ظن نہیں بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہے جیسے کوئی بغیر ہل چلائے اور بیج ڈالے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ شمار کیا جائے گا۔

٢٢٦٥ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً (رواه مسلم) (ومسلم حديث رقم (٢٢ - ٢٦٨٧) والترمذی حديث رقم ٣٦٠٨ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٢١ واحمد فی المسند ٥/ ١٦٩)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' جو شخص ایک نیکی لائے تو اس کے لئے ثواب ہوتا ہے اس کے دس گنا برابر اور زیادہ بھی دیتا ہوں اور جو شخص برائی لائے تو برائی کی سزا اس کے برابر یا بخش دیتا ہوں اور جس نے مجھ سے نزدیکی ڈھونڈھی ایک بالشت' میں نزدیک ہوتا ہوں اس سے ایک گز' جس نے نزدیکی ڈھونڈی مجھ سے ایک گز' میں نزدیک ہوتا ہوں اس کے دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کی مانند اور جو شخص کہ میرے پاس آتا ہے چل کر میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین کی مقدار کے گناہ لے کر' وہ میرے ساتھ نہ شریک کرتا ہو کسی کو تو میں اس سے ملاقات کروں گا مانند اس زمین ❶ کے بخشش سے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس زمین کی مانند الخ یعنی جتنا بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس سے دس گنا زیادہ اللہ تعالیٰ بندہ پر متوجہ ہوتا ہے اور اس کا مددگار ہو کر دین کے مشکل کام اس پر آسان کر دیتا ہے اس حدیث میں نیک کاموں کی ترغیب ہے جن سے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے اور کمال رحمت کا بیان ہے جس کا کچھ حساب نہیں ہو سکتا۔

٢٢٦٦ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اَحْبَبْتُهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص کے میرے ولی (دوست) کو ایذا دے تو میں اس کو خبردار کرتا ہوں لڑائی کے ساتھ اور نہیں قریب ہوتا میرا بندہ میری طرف کوئی چیز لے کر جو مجھ کو بہت پسند ہو ان چیزوں سے جو میں نے اس پر فرض کی ہیں اور میرا بندہ ہمیشہ رہتا ہے میری طرف نزدیکی ڈھونڈھتا نوافل کے ساتھ یہاں تک کہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں اور جس وقت میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو میں اس کی شنوائی (کان) ہوتا ہوں کہ اس کے ساتھ سنتا ہے اور میں اس کی بینائی (آنکھیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَآءَتَهٗ وَلَابُدَّلَهٗ مِنْهُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦٥٠٢)

ہوتا ہوں کہ اس کے ساتھ دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ ہوتا ہوں کہ اس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں کہ وہ اس کے ساتھ چلتا ہے اور مجھ سے یہ بندہ مانگتا ہے تو ❶ میں اسے دیتا ہوں اور اگر میرے ساتھ پناہ پکڑتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں اور میں توقف اور تردد نہیں کرتا کسی چیز میں سے کہ میں اس کو کرنے والا ہوں میرے تردد کی مانند مومن کی جان قبض کرنے سے وہ موت کو ناخوش رکھتا اور میں ناپسند کرتا ہوں اس کی تکلیف کو حالانکہ اس کو مرنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ البتہ الخ اس حدیث میں اس مقام کا بیان ہے جس کو علم سلوک میں فنافی اللہ اور بقاء باللہ کہتے ہیں' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان' ناک' ہاتھ' پاؤں کا حافظ ہو جاتا ہے' ان کو گناہوں سے روکتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مقبول کی حاجت روائی پر اس کے کان اور آنکھ اور پاؤں سے بھی زیادہ متوجہ ہوتا ہے لیکن صحیح مطلب یہ ہے کہ جب محبت الٰہی نے بندہ پر سایہ کیا تو اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز سے تعلق اور دل بستگی نہیں رہتی اور سوائے رضاء الٰہی کے کوئی آرزو اور تمنا اس کے دل میں نہیں دخل پاتی تو کوئی کام جس میں اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو اس سے نہیں ہو سکتا' آنکھ کان ہاتھ پاؤں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہو جاتے ہیں' اس کی مرضی کے بغیر نہ کسی چیز کو دیکھتے ہیں اور نہ کوئی بات سنتے ہیں' سو ایسے عمدہ درجات حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث میں اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہے یعنی جب بندہ نے یہ جان لیا کہ قرب الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کا عبادت کے بغیر کوئی طریقہ نہیں ہے تو اس کے لئے عبادت پر کمر باندھتا ہے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

٢٢٦٧ - (٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْئَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُحَمِّدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے لئے کئی فرشتے ہیں راہوں ❶ میں پھرتے ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں' ❷ پس جب وہ ایک جماعت کو پاتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے تو آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں اپنے مطلب ❸ کی طرف جلدی آؤ' آپ نے فرمایا: ''پس فرشتے اس جماعت کو گھیر لیتے ہیں اپنے پروں سے آسمان دنیا تک'' آپ نے فرمایا: فرشتوں سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے حالانکہ وہ فرشتوں سے ان کا حال بہت بہتر جانتا ہے' میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''فرشتے کہتے ہیں کہ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں' ❹ تیری بڑائی بیان کرتے ہیں' تیری تعریف کرتے ہیں اور تجھ کو بزرگی کے ساتھ یاد کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَّ اَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَّ اَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْئَلُوْنَ قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَؤُا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَآءِ قَالَ فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ اَعْلَمُ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيُحَمِّدُوْنَكَ وَيَسْئَلُوْنَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْئَلُوْنِّيْ قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ

ہیں' آپ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' کیا انہوں نے مجھ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں' اللہ کی قسم! تجھ کو نہیں دیکھا' آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان کا کیا حال ہوتا وہ اگر مجھ کو دیکھتے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں' اگر وہ تجھ کو دیکھتے تو تیری بہت بندگی کرنے والے ہوتے اور تیرے لیے بہت بزرگی سے یاد کرنے والے ہوتے' اور تیرے لیے بہت تسبیح کرنے والے ہوتے' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے بہشت مانگتے ہیں' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے بہشت کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا' فرشتے کہتے ہیں' اے پروردگار! انہوں نے اس کو نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ جنت کو دیکھتے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں اگر وہ اس کو دیکھتے تو اس پر بہت حرص کرنے والے ہوتے اور اس کو بہت طلب کرنے والے ہوتے اور اس میں بہت رغبت ❺ کرتے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں' دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں' آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا' فرشتے کہتے ہیں' اللہ کی قسم ہے' اے ہمارے پروردگار! انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا' آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا حال ہوتا اگر دوزخ کو دیکھتے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں' اگر اس کو دیکھتے تو اس سے بہت ❻ ہوتے بھاگنے والے اور اس سے بہت ڈرنے والے ہوتے ❼ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا' آپ نے فرمایا' ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ذکر کرنے والوں میں فلاں شخص ہے کہ جو ذکر کرنے والا نہیں ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ کسی کام کے لیے آیا تھا پھر ان میں ❽ بیٹھ گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ایسے بیٹھنے ❾ والے ہیں کہ ان کا ہمنشیں بد بخت نہیں ہوتا۔" (بخاری) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کے کتنے فرشتے ہیں زیادہ ❿ پھرنے والے ذکر کی مجالس ڈھونڈتے ہیں تو جب مجلس پاتے ہیں کہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ وَهَلْ رَاَوْا اَجَنَّتِيْ قَالُوْا لَا اَيْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنِيْ قَالُوْا مِنْ نَّارِكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا نَارِيْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِيْ قَالُوْا يَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔ (البخاری حدیث رقم ٦٤٠٨ ومسلم حدیث رقم (٢٥ ـ ٢٦٦٩) واحمد فی المسند ٢/ ٣٨٢)

میں ذکر ⓫ ہوتو وہ ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور بعض ان کا بعض کو گھیرتا ہے اپنے پروں کے ساتھ یہاں تک کہ بھر جاتی ہے وہ ساری فضا جو آسمان اور اس مجلس کے درمیان ہے فرشتوں سے اور جس وقت کہ ذکر کرنے والے جدا ہوتے ہیں تو فرشتے چڑھتے ہیں اور آسمان تک پہنچتے ہیں ⓬ آپ نے فرمایا: ''پھران سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے اور وہ ان کا حال خوب جانتا ہے' تم کہاں سے آئے؟ فرشتے کہتے ہیں' ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے کہ جو زمین میں ہیں تیری تسبیح اور بڑائی بیان کرتے ہیں اور تیرا کلمہ پڑھتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں' فرشتے کہتے ہیں کہ تجھ سے تیری بہشت مانگتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری بہشت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں اے ہمارے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا حال ہوتا اگر وہ میری بہشت دیکھتے فرشتے کہتے ہیں اور وہ تجھ سے پناہ مانگتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور کس چیز سے مجھ سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں تیری آگ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر میری آگ دیکھتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تجھ سے بخشش طلب بھی کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان کو بخش دیا اور ان کو وہ چیز دی جو انہوں نے مانگی ⓭ اور میں نے ان کو اس چیز سے پناہ دی کہ جس چیز سے انہوں نے پناہ ⓮ مانگی' آپ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ان میں فلاں شخص بڑا گناہ گار ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ گذر رہا ⓯ تھا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا' آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اس کو بھی میں نے بخش دیا' یہ وہ قوم ہے کہ ان کی برکت کی وجہ سے ان کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا۔''

فوائد الحدیث: ❶ راہوں میں الخ یعنی مسلمانوں کے راہوں میں۔ ❷ ڈھونڈتے ہیں الخ یعنی تاکہ ان سے ملاقات کریں اور ان کا ذکر سنیں۔ ❸ اپنے مطلب کی طرف الخ یعنی ذکر کے سننے اور ذاکرین کی ملاقات کی طرف۔ ❹ تیری تسبیح کرتے ہیں یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجھ کو پاک بتلاتے ہیں۔ ❺ اس میں رغبت الخ یعنی اس لئے کہ دیکھنے کی مانند خبر نہیں ہے۔ ❻ اس سے بہت بھاگنے والے الخ یعنی جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزیں کہ دوزخ میں داخل ہونے کا سبب ہیں ان سے بہت بھاگتے۔ ❼ یعنی اپنے دلوں میں ڈرنے والے۔ ❽ پھر ان میں بیٹھ گیا الخ یعنی وہ لائق مغفرت نہیں۔ ❾ کہ نہیں الخ یعنی ان کے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا اس حدیث سے ذکر الٰہی کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی اور اولیاء اللہ کی اور جو رات دن ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکیوں کی صحبت آخرت میں کام آئے گی۔ ❿ یعنی اعمال لکھنے والوں کے علاوہ ہیں کہ ان کا مقصود ذکر کے حلقوں کے سوائے کچھ نہیں۔

⓫ کہ اس میں ذکر ہو یعنی اکثریت کے ساتھ۔ ⓬ اور پہنچتے ہیں یعنی ساتویں آسمان تک اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ذات الٰہی ہمارے آسمانوں پر عرش کے اوپر ہے تمام اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے' علاوہ چند جہمیہ اور پچھلے کٹے ملاؤں کے جو علم منطق اور کلام پڑھ کر اس اجماع سے نکل گئے۔ ⓭ کہ مانگی الخ یعنی بہشت۔ ⓮ پناہ مانگی الخ یعنی آگ سے۔ ⓯ گذرا تھا الخ یعنی کسی کام کے لئے۔ منہ

۲۲۶۸ - (۸) عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ لَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (۱۲ - ۲۷۵۰) والترمذي حديث رقم ۲۶۳۳ واحمد في المسند ۴ / ۳۴۶ بتغير بسيط)

سیدنا حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ملاقات کی انہوں نے کہا' اے حنظلہ! تیرا ❶ کیا حال ہے؟ میں نے کہا' حنظلہ ❷ منافق ہو گیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا' سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا اس لئے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ہوتے ہیں تو آپ ہم کو دوزخ کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں اور جنت کے ساتھ گویا کہ ہم جنت اور دوزخ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور جس وقت کہ ہم نکل کر جاتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے تو مشغول رہتے ہیں بیویوں' اولاد میں' زمینوں اور باغوں میں ہم بہت بھول جاتے ہیں' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا' اللہ کی قسم! ہم بھی مانند اس حال کے پہنچتے ہیں' ❸ میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہو گیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس قول کا کیا سبب ہے؟ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمیں دوزخ اور جنت کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں تو گویا کہ ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور جب ہم آپ کے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو ہم مشغول ہوتے ہیں بیویوں اولاد زمینوں اور باغوں میں اور ہم بہت سی نصیحت کی باتیں بھول جاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اس حال پر رہو کہ میرے نزدیک ہوتے ہو حالت ذکر میں' تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں بچھونوں پر اور تمہاری راہوں میں لیکن اے حنظلہ ❹ ایک ساعت اور ایک ساعت یہ آپ نے تین بار کہا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کیا حال ہے الخ یعنی تیری استقامت کیسی ہے اس چیز پر کہ تو نے نبی ﷺ سے سنی آیا موجود ہے یا نہیں۔ ❷ منافق ہو گیا الخ یعنی باعتبار حال کے نہ کہ ایمان کے۔ ❸ اس حالت کی مانند الخ یعنی ہمارا بھی یہی حال ہے کہ حاضر و غیب میں تفاوت ہے۔ ❹ لیکن اے حنظلہ! الخ یعنی ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار یعنی اگر حضور ہر دم یہی حال بنا رہے تو آدمی بالکل اس عالم کے کاروبار سے معطل ہو جائے اور انسان کا فرشتوں جیسا حال ہو جائے اس لیے یہ عالم ہر دم نہیں رہتا اس کو نفاق نہ جاننا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲۲۶۹ - (۹) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِكُمْ وَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) اِلَّا اَنَّ مَالِكًا وَقَفَهٗ عَلٰی اَبِی الدَّرْدَآءِ

(الترمذی حدیث رقم ۳۴۳۷ وابن ماجه حدیث رقم ۳۷۹۰ والموطا واحمد فی المسند ۶/ ۴۴۷)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم کو خبردار نہ کروں تمہارے بہترین اعمال سے اور بہت پاکیزہ اعمال کے تمہارے بادشاہ کے نزدیک اور بہت بلند اعمال کے تمہارے درجات میں اور بہتر تمہارے لئے سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے اور بہتر تمہارے لئے اس سے کہ اپنے دشمنوں سے ملو پھر تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' ہاں خبر دیجئے' آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ذکر۔'' ❶ (مالک واحمد و ترمذی وابن ماجہ) مگر یہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہے یہ حدیث سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ پر۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ کا ذکر الخ اب عام ہے کہ یہ ذکر زبان سے ہو یا دل سے یا دونوں سے' علماء ظاہر کے نزدیک جب تک زبان سے کوئی لفظ نہ نکالے تو وہ ذکر نہ ہوگا اور ادنی درجہ ذکر کا ان کے نزدیک یہ ہے کہ آدمی خود سنے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۲۷۰ - (۱۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہا کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا کون سا آدمی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کے لئے خوش خبری ہے کہ اس کی عمر دراز ہوئی اور اس کے عمل نیک ہوئے'' اس نے کہا اے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِیُّ) (الترمذی حدیث رقم ۲٤۳۱ والدارمی حدیث رقم ۲۷٤۸ واحمد فی المسند ٥/ ٤۳)

اللہ کے رسول! کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تو دنیا سے جدا ہو ❶ اور تیری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔'' (احمد و ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تیری زبان تر ہو الخ اس میں بھی زبان کی قید لگائی کہ زبان سے ذکر کیا کر۔

۲۲۷۱ - (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَارِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳٥۷۷ واحمد فی المسند ۳/ ٦٥)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ تم بہشت کے باغوں میں سے گذرو تو میوہ خوری کرو'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' بہشت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ❶ ''ذکر کے حلقے (مجالس)۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث شواہد کی بنا پر حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ذکر کے حلقے الخ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب ایسی جماعت پر گزرو جو اللہ عزوجل کو یاد کرتے ہوں تو تم بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اور ذکر کے حلقوں کو بہشت کے باغ فرمایا اس لئے کہ آدمی ان کی وجہ سے بہشت میں داخل ہوتا ہے' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا جیسے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا مستحب ہے' ویسے ہی ذکر کی مجالس میں بیٹھنا مستحب ہے اب عام ہے کہ یہ ذکر زبان سے ہو یا دل سے یا دونوں سے علماء ظاہر کے نزدیک جب تک زبان سے کوئی لفظ نہ نکالے وہ ذکر نہ ہوگا اور ذکر کا ادنیٰ درجہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ آدمی خود سنے لیکن اہل تصوف کے نزدیک ذکر قلبی یعنی دل سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو یاد کرنا سب سے اعلیٰ ہے وہ کہتے ہیں کہ ذکر قلب' صدقہ اور جہاد اور سب عبادات سے افضل ہے کیونکہ یہ تمام عبادات ہاتھ اور پاؤں سے ہوتی ہیں اور ذکر دل سے ہوتا ہے اور دل ہاتھ اور پاؤں سے اشرف ہے اور یہی ذکر جہاد اکبر ہے نہ وہ ذکر جس میں آدمی چیخے چلائے اور صحیح قول اس باب میں یہ ہے کہ جو اذکار آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص خاص اوقات میں وارد ہیں ان کو سنت کے موافق زبان سے ادا کرے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادا کیا کرتے تھے اور جو اذکار آپ سے جہراً منقول ہیں ان کو جہر سے ادا کرے اور جو آہستہ منقول ہیں' انہیں آہستہ سے ادا کرے لیکن جہر میں مبالغہ کرنا اور نعرے مارنا اور ضرب لگانا جو آج کل کے دور میں صوفیاء یا نام نہاد علماء سکھلاتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے' آواز صرف اس قدر بلند ہونی چاہیے کہ پاس والا آدمی سن لے اور پوشیدگی اس قدر کہ خود سنے' یہ طریقہ افضل ہے اور فقر کا مدار دو چیزوں پر ہے' ایک خالی کرنا دل کا ماسویٰ اللہ سے یعنی ہر ایک لذت اور دنیا کی ہر ایک چیز کی محبت سے' دوسرے بھر دینا دل کا اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی یاد سے۔

۲۲۷۲ - (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَّمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَّمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ٤۸٥٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ ایک مجلس میں بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کو اس میں نہ یاد کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت کا باعث ہوگا اور جو شخص کہ خواب گاہ میں لیٹے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کو نہ یاد کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت کا باعث ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۷۳- (۱۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَّجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ إِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَ كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ۔ (رواه احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد حديث رقم ٤٨٥٥ واحمد فى المسند ٢/ ٣٨٩)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہیں کوئی قوم کہ ایک مجلس سے کھڑے ہوں اس میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا ہو' مگر کھڑے ہوئے مردار گدھے کی مانند اور ان پر حسرت ہوگی۔" (احمد و ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۷۴- (۱٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ فَإِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَآءَ غَفَرَلَهُمْ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٤٤٠ واحمد فى المسند ٢/ ٤٥٣)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی قوم کسی مجلس میں نہیں بیٹھی کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا' نہ اپنے نبی پر درود بھیجا مگر وہ مجلس ان پر ہوگی افسوس' پھر اگر وہ چاہے ان کو عذاب کرے اور اگر چاہے ان کو بخشے۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۲۷۵- (۱۵) وَعَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْنَهْيٌ عَنْ مُّنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (ابن ماجه حديث رقم ٣٩٧٤)

اِم المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابن آدم کا ہر کلام اس پر وبال (یعنی اس پر حسرت) ہے اس کو نفع نہیں مگر نیکی کے ساتھ امر کرنا یا برائی سے منع کرنا یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔" (ترمذی و ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۲۷٦- (۱٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ۔ (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث ٢٤١١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام نہ کرو' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام کرنا دل کی سختی کا سبب ❶ ہے اور آدمیوں کا بہت دور اللہ تعالیٰ سے سخت دل ہے۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سختی دل کا سبب ہے الخ یعنی زیادہ کلام کرنے والا حق بات نہیں سنتا اور لوگوں سے ملنا جلنا اور اللہ تعالیٰ سے کم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرتا ہے اور آخرت سے غافل رہتا ہے۔ منہ"

٢٢٧٧ - (١٧) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذُهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَ زَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ (رواه احمد والترمذی و ابن ماجة) (ابن ماجة حديث رقم ١٨٥٦ مع تغيير واحمد في المسند ٥/ ٢٧٨)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت "اور وہ لوگ کہ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں نازل ہوئی تو اس وقت ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے آپ کے بعض سفروں میں، آپ کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یہ آیت سونے اور چاندی کے بارہ میں اتری ہے کاش کہ ہم جانیں کہ کون سا مال بہتر ہے، کہ ہم اس کو جمع کریں؟ آپ نے فرمایا: "بہترین ❶ مال زبان ہے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والی اور شکر کرنے والا دل اور مسلمان بیوی کہ اس کی مدد کرے اس کے ایمان ❷ پر۔"

(احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا بہترین مال الخ ظاہر میں اگرچہ سوال تعین مال سے تھا لیکن ان کی مراد یہ تھی کہ ایسی چیز سے مطلع فرمائیں کہ جو حاجات کے پیش آنے کے وقت نفع دے اس لئے آپ نے وہ چیزیں بتائیں کہ مفید ہیں۔ ❷ اس کے ایمان پر الخ یعنی اس کے دین کی مددگار رہے کہ نماز روزہ یاد دلائے اور دوسری عبادات اور اس کو زنا اور دوسری تمام حرام چیزوں سے منع فرمائے۔ منہ"

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٢٧٨ - (١٨) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَالِكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا غَيْرُهٗ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِّنِّیْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ هٰهُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَالِكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَالِكَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِیْ بِكُمُ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ ایک حلقہ (مجلس) پر نکلے کہ مسجد میں تھا کہا تم کو کس چیز نے بٹھایا ہے؟ انہوں نے کہا، ہم اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کے لئے بیٹھے ہیں، کہا اللہ کی قسم! نہیں بٹھایا ہے تم کو مگر اسی نے؟ انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! ہم کو اس کے بغیر کسی نے نہیں بٹھایا، معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، خبردار رہو! میں نے تم کو تم پر تہمت رکھنے کے لئے قسم نہیں دی اور رسول اللہ ﷺ سے حدیث کو کم نقل کرنے میں میرے مرتبہ کا کوئی ❶ شخص نہیں ہے اور تحقیق رسول اللہ ﷺ ایک حلقہ پر نکلے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے، آپ نے کہا کس چیز نے تم کو اس جگہ بٹھایا؟ انہوں نے عرض کیا، ہم اللہ کی یاد کرنے بیٹھے ہیں اور ہم اس کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم کو اس نے اسلام کا راستہ دکھایا ہے اور ہم پر اس کا احسان رکھا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَلٰئِكَةَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٤٠ - ٢٧٠١) واحمد فى المسند ٤/ ٩٢)

آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم کو نہیں ❷ بٹھایا مگر اسی نے؟" انہوں نے عرض کیا' اللہ کی قسم! ہم کو نہیں بیٹھایا مگر اسی نے؟ آپ نے فرمایا: "خبردار رہو! میں نے تم کو تم پر تہمت رکھنے کے لئے قسم نہیں دی لیکن میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھ کو خبر دی کہ اللہ عزوجل تمہارے ❸ ساتھ فرشتوں سے فخر کرتا ہے۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور میرے مرتبہ میں کوئی نہیں تھا الخ یعنی میں سب لوگوں سے کم حدیث روایت کرتا ہوں۔ ❷ اللہ کی قسم ہے تم کو نہیں بٹھایا مگر اسی نے الخ معمول ہے کہ کمال خوشی میں کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دے کر پوچھتے ہیں تا کہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو' اسی قسم کی آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو قسم دلائی' پھر کمال شفقت سے فرما بھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کی وجہ سے نہیں ہے تا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو رنج (تکلیف) نہ ہو۔ ❸ اللہ عزوجل تمہارے ساتھ فرشتوں سے فخر کرتا ہے الخ یعنی ان کی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہے کہ اس کے باوجود کہ بنی آدم شہوت اور غضب کے جال میں گرفتار ہیں' پھر بھی وہ میری یاد سے غافل نہیں' اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

٢٢٧٩ - (١٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ (الترمذى حديث رقم ٣٤٣٥ وابن ماجه حديث رقم ٣٧٩٣)

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا' اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکام مجھ پر بہت ہیں ❶ پس مجھ کو ایسی چیز کے ساتھ خبر دیجئے کہ اس کے ساتھ بھروسا کروں ❷ آپ نے فرمایا: "تیری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے تر رہے۔" (ترمذی و ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مجھ پر بہت ہیں الخ یعنی سلام میں بہت سے اعمال خیر ہیں اور ہر ایک کے شرائط اور احکام ہیں۔ منہ
❷ میں اس کے ساتھ بھروسا کروں الخ یعنی ہر حال میں اٹھتے بیٹھتے' کھاتے پیتے' تنہائی اور صحبت جوانی اور پیری طاقت اور ناطاقتی صحت اور بیماری میں۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

٢٢٨٠ - (٢٠) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَ يَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً۔

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوال کئے گئے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا بندہ بہتر اور درجہ میں بلند تر ہے؟ آپ نے فرمایا: "مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے" کہا گیا اے اللہ کے رسول! اور جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "اگر اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں میں چلائے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِیُّ) وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

(الترمذی حدیث رقم ۳۴۳۶ واحمد فی المسند ۳/ ۷۵)

جائے اور وہ خون سے رنگین ہو جائے تو تحقیق اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا اس سے درجہ میں بہتر ہے۔'' (احمد' ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۲۸۱- (۲۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّیْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَکَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ۔ (رواہ البخاری تعلیقًا)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان ابن آدم کے دل سے چمٹا رہتا ہے تو جب ابن آدم اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور جب یہ غافل ہوتا ہے تو وہ وسوسہ ڈالتا ہے۔'' (یہ بخاری نے نقل کی بطریق تعلیق ❶ کے)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بغیر سند کے۔

۲۲۸۲- (۲۲) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ ذَاکِرُ اللّٰهِ فِی الْغَافِلِیْنَ کَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِیْنَ وَذَاکِرُ اللّٰهِ فِی الْغَافِلِیْنَ کَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِیْ شَجَرٍ یَابِسٍ۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا غافلوں میں مانند لڑنے والے کے ہے بھاگنے والوں کے پیچھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا غافلوں میں سبز ٹہنی کے مانند ہے خشک درخت میں۔

۲۲۸۳- (۲۳) وَفِیْ رِوَایَةٍ مَثَلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَآءِ فِیْ وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاکِرُ اللّٰهِ فِی الْغَافِلِیْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِیْ بَیْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاکِرُ اللّٰهِ فِی الْغَافِلِیْنَ یُرِیْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَیٌّ وَذَاکِرُ اللّٰهِ فِی الْغَافِلِیْنَ یُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ کُلِّ فَصِیْحٍ وَاَعْجَمَ وَالْفَصِیْحُ بَنُوْ اٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ الْبَهَائِمُ (رواہ رزین)

ایک روایت میں ہے سبز درخت کی مانند درختوں کے درمیان میں اور اللہ کا ذکر کرنے والا غافلوں میں مانند چراغ کے ہے اندھیرے گھر میں اور غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو دکھا ❶ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو زندگی ہی میں اس کی جگہ کو جو جنت میں ہے اور غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا اس کے لئے گناہ بخشے جاتے ہیں بقدر گنتی ہر فصیح اور عجم کے اور فصیح سے مراد آدم کے بیٹے اور عجم سے مراد جانور ہیں۔ (رزین)

فوائد الحدیث: ❶ دکھلاتا ہے الخ یعنی خواب میں یا ایسا عزم بالجزم بخشتا ہے کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔

۲۲۸۴- (۲۴) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰی لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ (رواہ مالك والترمذی وابن ماجة) (الترمذی حدیث

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا' نہیں عمل کرتا بندہ کوئی عمل کہ اس کو عذاب الٰہی سے زیادہ نجات دلانے والا ہو اللہ کے ذکر سے۔ (مالک و ترمذی و ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقم ٣٤٣٧ وابن ماجه حديث رقم ٣٧٩٠)

حکم الحدیث: اس کی سند موقوفا صحیح ہے۔

٢٢٨٥ - (٢٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَكَرَنِیْ وَتَحَرَّكَتْ بِیْ شَفَتَاهُ (رواه البخاری) (البخاری تعليقاً ١٣/ ٥٨٠ فی باب ((ولا تحرك لسانك لتعجل به))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندہ کے ساتھ ہوں جس وقت کہ وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اور میرے ذکر کے ساتھ دونوں ❶ ہونٹ ہلاتا ہے۔'' (بخاری)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہوسکا۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے دونوں ہونٹ الخ اس حدیث سے بھی علماء ظاہر نے استدلال کیا ہے کہ ذکر میں زبان سے کہنا ضروری ہے اگرچہ آہستہ ہی ہو دوسری حدیث میں ہے کہ لوگوں نے زور سے اللہ تعالیٰ کی یاد شروع کی یعنی بہت چلا کر تو آپ نے ارشاد فرمایا تم اس کو یاد نہیں کرتے جو بہرہ اور غائب ہے اپنے آپ پر آسانی کرو اور دوسری روایت میں ہے کہ وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے پالان کے آگے کی لکڑی سے یا تمہارے اونٹ کی گردن سے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر جگہ اور ہر چیز کو سنتا ہے اور دیکھتا ہے لہٰذا چلانے کی ضرورت نہیں اگرچہ اس کی ذات مقدس عرش معلیٰ پر ہے مگر اس کا سمع اور بصر ہر جگہ ہے۔ منہ''

٢٢٨٦ - (٢٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَیْءٍ صَقَالَةٌ وَصَقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَیْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل فرماتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے: ''ہر چیز کے لئے صفائی ہے اور صفائی دلوں کی اللہ تعالیٰ کی یاد ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے کوئی چیز زیادہ نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دے'' صحابہ نے عرض کیا: ''اور نہ جہاد اللہ کی راہ میں؟'' آپ نے فرمایا: ''اور نہ جہاد اگرچہ جہاد کرنے والے کی تلوار لڑتے لڑتے ٹوٹ جائے۔'' (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے ناموں کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٢٨٧ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ فِیْ رِوَايَةٍ وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔(متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٤١٠ ومسلم حديث رقم (٥۔ ٢٦٧٧) واحمد فی المسند ٢/ ٢٦٧)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے ❶ نام ہیں جو شخص ان کو یاد کرے (تو وہ) بہشت میں داخل ہوگا'' اور ایک روایت میں ہے ''اللہ تعالیٰ طاق ہے' طاق کو دوست ❷ رکھتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں الخ حق تعالیٰ کے نام بے شمار ہیں اس لیے کہ صفات الٰہی کی کوئی حد نہیں چنانچہ ان ننانوے ناموں کے علاوہ بھی قرآن اور حدیث میں بہت سے اسماء الٰہی ثابت ہیں جیسے وتر' فاتر' محیط' علام' ملیك' رفیع' ذوالطول ذی المعارج' مولٰی' نصیر' رب' ناصر' شدید العقاب' قابل التوب اور غافر الذنب ہے کہ ان کے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہے۔ ❷ طاق کو دوست رکھتا ہے الخ اسی وجہ سے اکثر عبادات طاق ہیں جیسے پانچ نمازیں' تین بار طہارت' سات بار طواف' سات بار سعی' ایام تشریق بھی تین ہیں' سات بار رمی' زکوٰۃ کا نصاب پانچ وسق یا پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ ہے۔ (نووی)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٢٨٨ - (٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكِيْمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے تو وہ بہشت میں داخل ہوگا' وہ نام یہ ہیں: وہ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں' بخشنے والا مہربان' بادشاہ حقیقی' نہایت پاک سلامت و بے عیب' ❶ امن دینے والا' نگہبان غالب مغلوب کرنے والا' کبریائی والا' عدم سے پیدا کرنے والا' صورت بنانے والا' بہت ہی بخشنے والا' غالب' بہت دینے والا' رزق پیدا کرنے والا' حکم کرنے والا' جاننے والا' تنگ کرنے والا' فراخ کرنے والا' پست کرنے والا' بلند کرنے والا' عزت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِيُّ الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوْ الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيُّ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ. (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٥٧٤)

دینے والا' ذلیل و رسوا کرنے والا' سننے والا' دیکھنے والا' حکم کرنے والا انصاف کرنے والا' باریک بین' دل کی باتوں پر خبردار' بردبار' بزرگ' بہت بخشنے والا' قدردان' بلند مرتبہ' ذات میں بڑا' نگاہ رکھنے والا' قوت کا پیدا کرنے والا' کفایت کرنے والا' بزرگ قدر' بڑا سخی' نگہبانی کرنے والا' قبول کرنے والا' علم میں فراخ و دانش مند' دوست رکھنے والا' بزرگ و شریف' اٹھانے والا' حاضر' ثابت' کارساز' قوت والا استوار سب امور میں' مددگار' تعریف کیا گیا' گھیرنے والا' پہلی بار پیدا کرنے والا' دوبارہ پیدا کرنے والا' زندہ کرنے والا' مارنے والا' زندہ' قائم' غنی' بزرگ' اکیلا' بے پروا' قدرت والا' قدرت ظاہر کرنے والا' آگے کرنے والا' پیچھے ڈالنے والا' سب سے پہلے' سب سے پیچھے' اوپر ہر چیز سے نزدیک' کارساز' بہت بلند' نہایت احسان کرنے والا' توبہ قبول کرنے والا' بدلہ لینے والا' درگزر کرنے والا' بہت مہربان' مالک سارے جہاں کا' صاحب بزرگی اور بخشش کا عدل کرنے والا' جمع کرنے والا' ہر چیز سے بے پروا' بے پروا کرنے والا' باز رکھنے والا' ضرر پہنچانے والا' نفع پہنچانے والا' روشن کرنے والا' راہ دکھانے والا' پیدا کرنے والا' ہمیشہ رہنے والا' باقی عالم کا رہنما' بردبار۔'' (ترمذی و بیہقی فی الدعوات الکبیر) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امن دینے والا الخ یعنی مومنین کو ہول قیامت سے یا اپنے دین حق کا باور کرنے والا۔ غالب یعنی باعزت۔ درست کرنے والا ٹوٹے پھوٹے کو جوڑنے والا۔ نہایت بزرگ گھمنڈ والا۔ عدم سے پیدا کرنے والا بغیر نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا۔ صورت بنانے والا ہر مخلوق کی یعنی مناسب شکل اور صورت عطا کرنے والا۔ بخشنے والا اور اپنے بندوں کے عیب اور گناہ ڈھانپنے والا۔ غالب یعنی سب پر۔ بہت دینے والا یعنی عوض کے بغیر۔ حکم کرنے والا اور رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا۔ جاننے والا الخ یعنی ظاہر اور پوشیدہ کا۔ تنگ کرنے والا الخ یعنی ارواح اور روزی کا بند کرنے والا۔ فراخ یعنی کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا ابدان میں ارواح کا۔ مغروروں اور کافروں کو پست کرنے والا۔ بلند کرنے والا یعنی مومنین منکسرین کو۔ یعنی آواز کو سننے والا۔ دیکھنے والا یعنی ہر چیز کو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر وفسق کو جلد نہیں پکڑتا۔ بزرگ جس کی بڑائی وہم وخیال سے باہر ہے۔ بلند مرتبہ یعنی سب سے اونچا۔ بڑا یعنی سب سے۔ نگاہ رکھنے والا یعنی اپنی مخلوق کو۔ تمام عالم کو کفایت کرنے والا اس کے علاوہ کسی دوسرے کی حاجت نہیں۔ بڑا سخی جس کی عطاء کی انتہا نہیں۔ نگہبانی کرنے والا یعنی ہر شے کا۔ قبول کرنے والا یعنی دعا کا۔ دوست رکھنے والا یعنی نیکوں کا۔ اٹھانے والا یعنی قبروں سے مردوں کو۔ حاضر یعنی ہر چیز اس کے سامنے حاضر ہے۔ ثابت' سچ مچ جس کی ذات اور صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں۔ کارساز یعنی سارے عالم کا روزی رساں اور ضامن۔ استوار یعنی سب امور میں جس کو تھکاوٹ اور ماندگی (سستی) نہیں۔ زندہ یعنی بذات خود۔ قائم یعنی بذات خود اور جہان کا تھامنے والا۔ غنی جس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اکیلا یعنی ذات وصفات میں جس کا کوئی دوسرا نہیں۔ بے پرواہ اور سردار دائمی جو نہ کھائے نہ پیئے' سب اس کے محتاج ہیں وہ سب سے بے نیاز ہے۔ سب سے اوپر جس کے اوپر کوئی نہیں۔ ہر چیز کے نزدیک علم کے ساتھ جس کے ورے کوئی چیز نہیں۔ بہت بلند جس کا وصف نہ ہو سکے۔ نہایت احسان کرنے والا یعنی اپنے بندوں اور تمام مخلوقات پر۔ بدلہ لینے والا اور بدکاروں کو سزا دینے والا۔ درگزر کرنے والا یعنی گناہ گاروں سے اور ان کے گناہوں کا مٹانے والا۔ سارے جہان کا مالک جو چاہے سو کرے۔ جمع کرنے والا یعنی قیامت میں خلائق کو۔ بے پرواہ کرنے والا جس کو چاہے۔ روشن کرنے والا الخ یعنی بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جس کے نور سے ایمان کا ظہور ہے۔ راہ دکھلانے والا اور مطلب پر پہنچانے والا۔ پیدا کرنے والا یعنی جہان کو نمونہ کے بغیر ہمیشہ یعنی موجود دائمی ہمیشہ قائم۔ وارث یعنی فنائے عالم کے بعد قائم رہنے والا۔

صابر' جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا۔ گھیرنے والا الخ یعنی ہر چیز کو اور ایک ذرہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں۔ منہ

٢٢٨٩ - (٣) عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِىْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِىَ بِهٖ اَجَابَ (رواه الترمذى و ابوداؤد) (ابوداؤد حديث رقم ١٤٩٣ والترمذى حديث رقم ٣٥٤٢ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٥٧)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا: ''یاالٰہی! میں تجھ سے اس لیے مانگتا ہوں کہ تو اللہ ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو ایک' بے نیاز ایسا ہے کہ نہ (تونے) جنا اور نہ (تو) جنا گیا اور اس کا کوئی ہم سر نہیں' تو آپ نے فرمایا: ''اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اس کے اسم اعظم کے ساتھ' ایسا اسم اعظم کہ جب ان کے ساتھ مانگا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور جس وقت دعا کی جاتی ہے اس کے ساتھ تو وہ قبول کرتا ہے۔'' (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٢٩٠ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِى الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّىْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَوا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْاَلُكَ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِىْ اِذَا دُعِىَ بِهٖ اَجَابَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھا تھا اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا' پس اس نے کہا' یاالٰہی! میں تجھ سے اپنا مطلب مانگتا ہوں کہ تیرے لئے ہی سب تعریف ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' مہربان' بہت دینے والا' آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا' اے صاحب بزرگی اور بخشش کے! اے زندہ! اے تھامنے والے! میں تجھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی۔ (رواه الترمذی وابوداؤد و النسائی وابن ماجة) (ابوداؤد حديث رقم ١٤٩٥ والنسائي حديث رقم ١٣٠٠ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٥٨ واحمد في المسند ٣/ ١٢٠)

سے سوال کرتا ہوں' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ جب اس کے ساتھ مانگا جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ اس سے سوال کیا جائے تو وہ دیتا ہے۔'' (ترمذی ابوداؤد ونسائی وابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٢٩١- (٥) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةُ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة والدارمی) (ابوداؤد حديث رقم ١٤٩٦ والترمذي حديث رقم ٣٥٤٣ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٥٥ والدارمي حديث رقم ٣٣٨٩)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا اسم ❶ اعظم ان دو بڑی آیات میں ہے اور معبود تمہارا معبود ایک ہے' کوئی معبود نہیں مگر وہ' بخشنے والا مہربان ہے اور سورۂ آل عمران کی ابتدا ''کوئی معبود نہیں مگر وہ اکیلا' وہ زندہ قائم رکھنے والا ہے۔'' (ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ ودارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اسم اللہ کا اعظم الخ اس حدیث سے نکلتا ہے کہ اسم اعظم الٰہ کا لفظ ہے اسم اعظم کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے اور اس میں بہت سے اقوال ہیں لیکن راجح قول یہ ہے کہ اللہ کا لفظ ہی اسم اعظم ہے۔

٢٢٩٢- (٦) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِى النُّوْنِ اِذَا دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِي شَيْءٍ اِلَّا اسْتُجَابَ لَهٗ۔ (رواه احمد والترمذی) (الترمذي حديث رقم ٣٥٧٢ واحمد في المسند ١/ ١٧٠)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعا صاحب ❶ مچھلی کی جس وقت کہ اپنے رب سے دعا مانگی اس حال میں کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے یہ ہے: ''کوئی معبود نہیں' مگر تو' تو پاک ہے' تحقیق میں ظالموں میں سے تھا' کوئی مسلمان شخص ساتھ اس کے دعا نہیں مانگتا کسی ❷ چیز میں مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے قبول کرتا ہے۔'' (احمد و ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ صاحب مچھلی کے الخ یعنی یونس علیہ السلام۔

❷ کسی چیز میں الخ یعنی کسی حاجت میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٢٩٣ - (٧) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْجِدَ عِشَآءً فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَقُوْلُ هٰذَا مُرَآءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُّنِيْبٌ قَالَ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِهِ ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْ مُوْسٰى يَدْعُوْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخْبِرُهٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ اَنْتَ الْيَوْمَ لِيْ اَخٌ صَدِيْقٌ حَدَّثْتَنِيْ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواه رزين)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں عشاء کے وقت داخل ہوا' تو اس وقت ایک شخص اپنی بلند آواز سے قرآن پڑھ رہا تھا میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا آپ اسے ❶ ریا کرنے والا کہیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''بلکہ رجوع کرنے والا مومن'' ❷ بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ❸ پڑھتے تھے قرآن اور اپنی آواز بلند کرتے تھے' پھر شروع کیا رسول اللہ ﷺ نے ان کی قراءت کا سننا' پھر ❹ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھے دعا مانگنے لگے' پس کہا یاالٰہی! میں تجھ کو گواہ ❺ کرتا ہوں کہ تو اللہ ہے' تیرے سوائے کوئی معبود نہیں' ایک ہے' بے نیاز' نہ جنا اور نہ جنا گیا اور اس کا کوئی ہم سر نہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے اللہ تعالیٰ ❻ سے اس کے اس نام سے مانگا ہے کہ جب اس سے اس کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ دیتا ہے اور جس وقت اس کے ساتھ اس سے دعا مانگی جاتی ہے تو وہ قبول کرتا ہے'' بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! اس چیز کی کہ آپ سے سنی اس کو خبر دے دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' تو میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ کے قول کی خبر دی تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ تو آج کے دن میرا بھائی سچا ہے تو نے مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان فرمائی۔ (رزین)

حکم الحدیث: یہ حدیث مسند احمد میں آتی ہے اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ریاء کرنے والا یعنی منافق کہ پڑھتا ہے پکار کر سنانے اور دکھانے کے لئے۔ ❷ رجوع کرنے والا یعنی غفلت سے ذکر کی طرف۔ ❸ اور ابوموسیٰ الخ یعنی اوپر جو گزرا کہ ایک شخص پڑھتا تھا وہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ ❹ شاید تشہد میں بیٹھے یا نماز کے بعد۔ ❺ تجھ کو گواہ کرتا ہوں یعنی تیرے بارہ میں عقیدہ رکھتا ہوں۔ ❻ اللہ تعالیٰ سے الخ اسم اعظم کے متعلق تمام احادیث کو جمع کر کے ایک دعا بنائی گئی ہے یقین ہے کہ اس میں اسم اعظم ضرور ہوگا جو اس دعا کے وسیلہ سے اپنا مطلب اللہ تعالیٰ سے مانگے پھر تین بار درود شریف پڑھے تو امید ہے کہ اس کی دعا ضرور قبول ہوگی مگر احتیاط رکھے ورنہ نفع کے بجائے نقصان ہوگا۔ وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هُوَ اللّٰهُ الَّذِى لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ط هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَ تُولِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّى كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْاَلُكَ بِاَنِّى اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِى لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْاَلُكَ بِاِسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَيْكَ الَّذِى اِذَا دُعِيتَ بِهِ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِهِ اَعْطَيْتَ وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهِ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهِ فَرَّجْتَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَدْعُوكَ اللّٰهَ وَاَدْعُوكَ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوكَ الرَّحِيمَ وَاَدْعُوكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ يَارَبِّ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوحِ۔

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے ثواب کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۲۹۴- (۱) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَفِى رِوَايَةٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ۔ (رواه مسلم) (الرواية الاولى البخارى تعليقا ١١/ ٥٦٦ باب ١٩ من كتاب الايمان والنذور وابن ماجه حديث رقم ٣٨١١ واحمد فى المسند ٥/ ١٠ والرواية الثانية مسلم حديث رقم (١٢- ٢١٣٧)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے بہترین کلام چار ہیں' سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بہت پیارا کلام چار ہیں' سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ان میں جس کلام سے تو پڑھنا شروع کرے کوئی مضائقہ ❶ نہیں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مضائقہ نہیں ضرر نہیں کرتا الخ یعنی چاہے اول سبحان اللہ پڑھے یا الحمد للہ پڑھے یا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر یہ ہر طرح سے درست ہے۔

۲۲۹۵- (۲) وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔ (رواہ مسلم) (البخاری حدیث رقم ٦٣٠٥ ومسلم من حدیث طویل حدیث رقم (٢٨۔ ٢٦٩١) واحمد فی المسند ٢/ ٣٧٥)

''میرا کہنا' سبحان اللہ' الحمدللہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر مجھے بہت محبوب ہے اس چیز سے کہ اس پر آفتاب نکلا ❶ ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کہ اس پر آفتاب نکلا ہے الخ یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں۔

٢٢٩٦- (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٤٠٥ ومسلم من حدیث طویل حدیث رقم ٢٨۔ ٢٦٩١ واحمد فی المسند ٢/ ٣٧٥)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی دن میں سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہا' اس کے گناہ دور کیے جاتے ہیں اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کی مانند ❶ ہوں۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے مانند ہوں الخ یعنی اگرچہ بہت زیادہ گناہ ہوں تو بھی معاف ہوں گے۔

٢٢٩٧- (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم .... و مسلم حدیث رقم (٢٩۔ ٢٦٩٢) والترمذی حدیث رقم ٣٥٣٦ واحمد فی المسند ٢/ ٣٧١)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے صبح اور شام کے وقت سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار کہا تو قیامت کے دن اس شخص کے عمل سے بہتر کسی کا عمل نہ ہو گا مگر وہ شخص کہ جس نے اسی کے مانند یا اس سے زیادہ کہا۔'' ❶ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور اس پر زیادہ کہا الخ یہ معنی ہیں أو زاد علیه کے اور أو بمعنی واو ہے' سبحان اللہ کیا رتبہ ہے سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کا۔

٢٢٩٨- (٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٦٨٢ ومسلم حدیث رقم (٣١۔ ٢٦٩٤) والترمذی حدیث رقم ١٧٣٤ حدیث رقم ٣٥٣٤ وابن ماجه

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو کلمات زبان پر بہت ہلکے ہیں' ترازو میں بہت بھاری ہیں' اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں وہ دو کلمات یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ موصوف ہے اللہ تعالیٰ بڑا پاک ہے۔'' (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ۳۸۰۶ واحمد فی المسند ۲/ ۲۳۲)

۲۲۹۹ - (٦) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَآئِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبَ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ. (رواه مسلم) وَفِیْ كِتَابِهٖ فِیْ جَمِيْعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ اَوْيُحَطُّ قَالَ اَبُوْبَكْرِ الْبُرْقَانِيِّ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَ اَبُوْعَوَانَةَ وَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ نِ الْقَطَّانُ عَنْ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا فِیْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ۔ (مسلم حدیث رقم ۳۷-۲۶۹۸ واحمد فی المسند ۱/ ۱۷٤)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے؟'' ہم نشینوں میں سے ایک نے پوچھا: کہ ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں کس طرح حاصل کرے؟ آپ نے فرمایا: ''جو سو بار سبحان اللہ پڑھے ❶ تو اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس سے ہزار گناہ دور کئے جائیں گے۔'' (مسلم) اور مسلم کی تمام روایات میں موسیٰ جہنی سے لفظ اویحط کا ہے ابوبکر برقانی نے کہا اس کو شعبہ اور ابوعوانہ نے اور یحییٰ بن سعید قطان نے موسیٰ جہنی سے لفظ ''ویحط'' بلا الف ❷ روایت کیا ہے اور حمیدی کی کتاب ❸ میں بھی اسی طرح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سو بار سبحان اللہ پڑھے اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی الخ سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیاں اس لیے ہوئیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہے تو سو کا دس چند (اوپر) ہزار ہوا۔
❷ یعنی اس میں اویحط کی بجائے ویحط ہے۔ ❸ یعنی جامع الاصول میں

۲۳۰۰ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ (رواه مسلم)

(مسلم حدیث رقم (۸٤۔ ۲۷۳۱)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ پوچھے گئے کہ کون سا کلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ کلام کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے چن لیا یعنی سبحان اللہ وبحمدہ'' (مسلم)

۲۳۰۱ - (۸) وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِیَ فِیْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِیَ جَالِسَةٌ قَالَ مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ"۔ (رواه مسلم) (مسلم

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' نبی ﷺ ان کے پاس سے صبح کے وقت نکلے جب کہ صبح کی نماز کا ارادہ کیا اور وہ آپ کی زوجہ محترمہ اپنے مصلیٰ پر بیٹھی ہوئی تھیں' پھر آپ چاشت کے وقت واپس آئے اور وہ اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھیں' آپ نے فرمایا: ''تو اس حال پر رہی کہ میں تم سے اس حال پر جدا ہوا؟'' انہوں نے کہا' ہاں' نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تیرے پاس سے جانے کے بعد تین مرتبہ چار ایسے کلمات کہے ہیں کہ اگر ان کا اس کے ساتھ وزن کیا جائے ❶ جو تو نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم (۷۹۔ ۲۷۲۶) وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۰۸)

شروع وقت سے لے کر اب تک پڑھے ہیں وہ یہ ہیں' اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوقات کی گنتی کے بقدر اور موافق مرضی اس کی کے ❷ تو وہ ان پر غالب آئیں اس کی ذات کے اور موافق بوجھ اس کے عرش کے اور موافق مقدار ❸ اس کے کلمات کی سیاہی کے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اگران کا وزن کیا جائے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر ایک دعا کا ثواب مختلف ہے اور جس دعا کا مضمون زیادہ حاوی اور جامع ہے اس میں زیادہ ثواب ہے۔ ❷ تو البتہ ان پر غالب آئیں الخ یعنی میں نے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار کلمات تین بار کہے جن کا ثواب تیرے اس تمام وظیفہ سے زیادہ ہے اس حدیث میں اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے میں تھوڑے اور ثواب میں زیادہ ہیں۔ ❸ اور موافق مقدار سیاہی اس کی کلمات کے الخ یعنی بے انتہا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات کی کوئی حد نہیں اگر سب درخت جو زمین میں ہیں قلم ہوں اور سمندر سیاہی ہوں اور اس کے علاوہ سات سمندر اور ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہ ہوں گے۔

۲۳۰۲ - (۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٤٠٣ ومسلم حدیث رقم (۲۸۱۔ ۲۶۹۱) والترمذی حدیث رقم ۳۵۳۵ واحمد فی المسند ٤/ ٦٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تنہا' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہت اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے'' دن میں سو بار' اس کے لئے دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا' اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں' سو برائیاں دور کی جاتی ہیں اور (یہ) اس کے لئے شیطان سے پناہ ہوتی ہے اس شام تک اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا قیامت کے دن مگر وہ شخص جس نے ان کلمات کو اس سے زیادہ پڑھا۔'' (بخاری و مسلم)

۲۳۰۳ - (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِیْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰۤی اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے' پس لوگوں نے اللہ اکبر پکار کر کہنا شروع کیا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو' ❶ تحقیق تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے' (بلکہ) تم سننے والے دیکھنے والے کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے ❷ اور تم اس ذات کو پکارتے ہو کہ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنَا خَلْفَهٗ اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِيْ نَفْسِيْ فَقَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٣٨٤ ومسلم حديث رقم ٤٤۔ ٢٧٠٤ والترمذی حديث رقم ٣٥٢٨)

تمہاری سواری کی گردن سے بھی تمہارے زیادہ قریب ❸ ہے'' ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کے پیچھے دل میں ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' کہہ رہا تھا' آپ نے فرمایا: ''عبداللہ بن قیس! ❹ کیا میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتلا دوں؟'' میں نے کہا' ہاں اے اللہ کے رسول! ضرور (بتایئے) آپ نے فرمایا: ''وہ خزانہ ❺ ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اپنی جانوں پر نرمی کرو الخ یعنی آہستہ آواز سے کہو۔ ❷ اور وہ تمہارے ساتھ ہے الخ یعنی علم اور احاطہ سے۔ نووی رحمہ اللہ ❸ بہت قریب ہے الخ اس قسم کی آیات اور احادیث جن میں اللہ تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف وخلف معیت اور قرب علمی پر محمول ہیں تو پھر وہ جہمیہ کی دلیل کیوں کر ہو سکتی ہیں جو معاذ اللہ! اللہ کریم کو ہر جگہ ذات سے سمجھتے ہیں۔ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اس کا علم' سمع اور بصر ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہ اپنے علم سے حاضر اور ناظر ہے۔
❹ اے عبداللہ بن قیس! ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔ ❺ وہ خزانہ یہ ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ الخ یعنی بہشت میں اس کا اتنا کثرت سے ثواب ہے جتنا کہ کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہے اور چونکہ اس کلمہ میں اقرار ہے کہ اور کسی کو طاقت ہے اور نہ قدرت' تو یہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٣٠٤ - (١١) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حديث رقم ٣٥٢٨)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سبحان الله العظيم وبحمده کہا' اس کے لئے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٣٠٥ - (١٢) وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مُنَادٍ يُّنَادِيْ سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ (رواه الترمذی) (الترمذی حديث رقم ٢٦٢٠)

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں کوئی صبح کہ اس میں لوگ صبح کریں مگر یہ کہ ایک فرشتہ پکارنے والا پکارتا ہے کہ پاک بادشاہ کی تسبیح بیان کرو۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٣٠٦ - (١٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ (الترمذی و ابن ماجة) (ترمذی وابن ماجہ)

(الترمذی حدیث رقم ۳٤٤۳ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۰۰)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۲۳۰۷- (١٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَّا يَحْمَدُهٗ۔ (البیهقی الحدیث رقم ٤۳۹۵)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حمد (تعریف کرنا) شکر کی چوٹی ہے اللہ کا شکر اس بندے نے نہیں کیا ❶ جس نے اس کی تعریف نہیں کی۔"

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ شکر نہیں کیا الخ حمد فقط زبان سے ہوتی ہے اور شکر زبان دل اور اعضاء سے ہوتا ہے پس حمد شکر کی ایک شاخ ہے اور حمد کو شکر کی چوٹی کا اس لئے کہا کہ وہ زبان کا فعل ہے اور زبان سے نعت اور تعریف الہی کا بیان خوب ہوتا ہے اور زبان تمام اعضاء کی نائب ہے پس گویا حمد شکر ہے اور مفصل شکر کا جزو اعظم ہے اس لئے فرمایا کہ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا جس نے اس کی حمد نہ کی اس میں اشارہ ہے کہ آدمی کو چاہئے کہ باوجود تصفیہ باطن کے ظاہر کی بھی محافظت کرے۔

۲۳۰۸- (١٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی الحدیث رقم ٤۳[illegible])

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جن لوگوں کو قیامت کے دن سب سے پہلے جنت کی طرف بلایا جائے گا یہ وہ لوگ ہوں گے جو خوشی ❶ اور سختی کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں۔" (بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ خوشی اور سختی کے وقت الخ یعنی ہر حال میں راضی برضاء مولیٰ ہیں۔

۲۳۰۹- (١٦) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهٖ اَوْ اَدْعُوْكَ بِهٖ فَقَالَ يَا مُوْسٰى قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا اِنَّمَا اُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ بِهٖ قَالَ يَا مُوْسٰى لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِيْ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِيْ كَفَّةٍ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے پروردگار! مجھے ایک چیز سکھلا کہ میں تجھ کو اس کے ساتھ یاد کروں اور میں تجھ سے دعا کروں ساتھ اس کے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے موسیٰ! لا الہ الا اللہ کہہ" موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار! یہ کلمہ تو تیرا ہر بندہ کہتا ہے میں تو کوئی خاص چیز چاہتا ہوں جو میرے لئے مخصوص ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے موسیٰ! اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَفَّةٍ لَمَالَتْ بِهِنَّ لَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ (رواه فی شرح السنة) (الترمذی الحدیث رقم ٣٤٣٠)

ساتوں آسمان اور ان کے آباد رکھنے والے میرے سوا اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھی جائیں اور لا الہ الا اللہ کو ایک پلڑے میں رکھا جائے تو ان چیزوں کے پلڑے سے لا الہ الا اللہ جھک ❶ جائے گا۔'' (بغوی فی شرح السنۃ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جھک جائے الخ اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اکثر چیزیں حقیقت میں خوب ہیں لیکن ان کی کثرت کے باعث لوگ ان کی قدر نہیں کرتے اور بعض چیزیں اس درجہ کی عزیز نہیں اور لوگ ان کو ان کی کمی کے باعث عزیز رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ سوال موسیٰ علیہ السلام کو الہام کیا تا کہ وہ پوچھیں اور رب العزت جواب دے اور اس کی بزرگی ظاہر ہو خاص و عام کے نزدیک اور اس کا ہر وقت اور مقام میں ورد رکھیں۔

٢٣١٠ - (١٧) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِيْ لَاشَرِيْكَ لِيْ وَإِذَا قَالَ لَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِيْ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ (رواه الترمذی وابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ٣٤٩٠ وابن ماجه حدیث رقم ٣٧٩٤)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اس کا رب اس کو سچا کرتا ہے' فرماتا ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں بہت بڑا ہوں اور جس وقت کہ بندہ کہتا ہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ تنہا' اس کا کوئی شریک نہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کوئی معبود نہیں مگر میں ایک ہوں' میرا کوئی شریک نہیں اور جب بندہ کہتا ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہی ہے تعریف (تو) اللہ فرماتا ہے: کوئی معبود نہیں مگر میں' میرے لئے ہی بادشاہت اور تعریف ہے اور جب بندہ کہتا ہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اور نہیں پھرنا بچنا گناہ سے اور نہ قوت اطاعت کی مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بغیر کوئی معبود نہیں' نہیں پھرنا (بچنا) گناہ سے اور نہ قوت اطاعت کی مگر میری مدد کے ساتھ اور آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ: ''جس شخص نے ان کلمات کو اپنی بیماری میں کہا' پھر مر گیا تو اس کو آگ نہیں جلائے گی۔'' ❶ (ترمذی وابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ اس کو آگ نہ جلائے گی الخ اس حدیث سے ان کلمات کی بزرگی ثابت ہوئی اور اس میں کلمہ تمجید کے علیحدہ علیحدہ کلمات مذکور ہیں پورا کلمہ اس طرح ہے جو ہر نماز کے بعد پڑھنا مسنون ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

۲۳۱۱ - (۱۸) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَاَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى اَوْحَصًى تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْاَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلُ ذَالِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلُ ذَالِكَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (ابو داود حديث رقم ۱۵۰۰ والترمذي حديث رقم ۳۶۳۹)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس داخل ہوئے اور اس کے آگے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں اور وہ ان کے ساتھ تسبیح پڑھتی تھی تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں اس تسبیح کی تم کو خبر نہ دوں کہ وہ تجھ پر اس سے بہت آسان ❶ ہو بلکہ بہت بہتر ہو' وہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی پاکی بقدر اس چیز کے پیدا کی آسمان میں اور اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے اس چیز کی گنتی کے موافق کہ وہ پیدا کرنے والا ہے جو کچھ زمین میں اور اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے اس چیز کی گنتی کے موافق کہ آسمان و زمین کے درمیان ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے اس چیز کی گنتی کے موافق کہ وہ پیدا کرنے والا ہے اور اسی کی مانند اللہ اکبر اور اسی کی مانند الحمد للہ اور اسی کی مانند لا الہ الا اللہ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ اسی کی مانند'' (ترمذی' ابوداؤد) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ وہ بہت آسان الخ سبحان اللہ مالک کی اپنے ناتواں اور کمزور بندوں پر کیا عنایت ہے؟ بعض صوفیہ نے کہا ہے کہ بہت سے لوگ عبادت اور ریاضت میں سخت کوشش کرتے ہیں لیکن ان کا دل صاف نہیں ہوتا اور عبادت کا نور اور اثر ظاہر نہیں ہوتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تھوڑی سی عبادت جو سنت کے موافق کی جائے اس میں اس عبادت' سے زیادہ اثر ہوتا ہے جس میں اتباع سنت کا خیال نہ ہو اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے زمانہ کے عباد اور زہاد باوجود کثرت ریاضت کے صاف دل نہیں ہیں اور نہ ان میں وہ آثار اور کرامات ہیں جو پہلے لوگوں میں تھیں۔

۲۳۱۲ - (۱۹) وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَ مِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص شروع دن میں سو بار اور سو بار آخر دن میں سبحان اللہ کہے تو وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے کہ اس نے سو حج کئے اور جس شخص نے الحمد للہ سو بار کہا' شروع دن اور سو بار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَ مِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَوْزَادَ عَلٰى مَاقَالَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۳۸)

آخر دن میں (تو یہ) اس شخص کی مانند ہوتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوگوں کو سو گھوڑوں پر سوار کیا اور جس نے لا الہ الا اللہ سو بار شروع دن میں کہا اور سو بار آخر دن میں (تو یہ) اس شخص کی مانند ہوتا ہے کہ اس نے سو اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے غلام آزاد کئے اور جس نے شروع دن میں سو بار اللہ اکبر کہا اور سو بار آخر دن میں تو نہیں ❶ لائے گا اس دن میں کوئی شخص اس سے زیادہ ثواب مگر وہ شخص کہ جو اس کی مانند ❷ یا اس سے زیادہ ❸ پڑھے۔'' (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں لائے گا الخ سبحان اللہ کیا آسان طریقہ ہے گناہوں کے بخشوانے اور درجات کے بڑھانے کا۔
❷ اس کی مانند یعنی وہ اس کے برابر ہوگا۔ ❸ یا اس سے زیادہ پڑھے الخ یعنی وہ اس سے افضل ہوگا۔

۲۳۱۳ - (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۸٤)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ کہنا اعمال کے ترازو کو آدھا بھرتا ہے الحمد للہ کہنا سارے ترازو کو بھرتا ہے اور لا الہ الا اللہ کہنا اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچتا ہے۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۳۱٤ - (۲۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳٦٦۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بندہ خالص دل سے لا الہ الا اللہ نہیں کہتا کبھی مگر اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش کی طرف ❶ پہنچتا ہے جب تک کہ وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عرش کی طرف پہنچتا ہے الخ یعنی اللہ جل شانہ کے پاس اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ پروردگار آسمانوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوپر اپنے عرش پر ہے اس حدیث سے کلمہ توحید کی فضیلت معلوم ہوئی اور یہ کلمہ توحید کلید جنت ہے۔

۲۳۱۵- (۲۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِقْرَاْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَآءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۲۹)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ابراہیم علیہ السلام سے اس رات ملا کہ جس میں مجھ کو معراج ہوئی' تو انہوں نے کہا: ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور ان کو خبر دینا کہ جنت اس کی مٹی پاکیزہ ہے اس کا پانی شیریں ہے اور وہ چٹیل میدان ہے اور تحقیق ❶ اس کے درخت سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہیں۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے اس کی اسناد غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔لیکن حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور تحقیق درخت الخ یہ بہت مختصر کلمات ہیں اور ان کا پڑھنا بھی آسان ہے' انسان کو چاہئے کہ ہر وقت ان کلمات کو پڑھتا رہے۔

۲۳۱۶-(۲۳) وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ۔ (رواه الترمذی وابوداود) (ابوداود حدیث رقم ۱۵۱۰ والترمذی حدیث رقم ۳۶۵۳ واحمد فی المسند ۶/ ۲۷۱)

سیدہ یسیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور وہ ہجرت کرنے والیوں سے ہیں' کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے اوپر سبحان اللہ' لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس کا کہنا لازم کرو اور انگلیوں کے ❶ ساتھ گنو کہ وہ پوچھی جائیں گی وہ بلوائی جائیں گی اور تم ان سے غافل نہ ہو جاؤ ❷ ورنہ رحمت سے بھلائی جاؤ گی۔'' (ترمذی و ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور انگلیوں کے ساتھ گنو الخ یعنی ان کے پوروں سے اس میں رغبت دلائی ہے اس پر کہ آدمی اعضا کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ باتوں میں استعمال کرے اور ان کو گناہوں سے بچائے' اس سے معلوم ہوا کہ پوروں پر ذکر کرنا افضل ہے۔ ❷ اور نہ غافل ہو جاؤ ورنہ رحمت الخ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہوشیار رہنا اللہ تعالیٰ کی رحمت اترنے کا سبب ہے اور اس میں غفلت کرنا' اللہ تعالیٰ کے غضب اترنے کا موجب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۳۱۷- (۲۴) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا مجھے ایک ذکر سکھائیں کہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَقُوْلُہٗ قَالَ قُلْ (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ فَقَالَ فَھٰؤُلَاءِ لِرَبِّیْ فَمَالِیْ فَقَالَ "قُلْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ، وَاھْدِنِیْ، وَارْزُقْنِیْ وَ عَافِنِیْ شَکَّ الرَّاوِیْ فِیْ عَافِنِیْ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) (مسلم حدیث رقم (۳۳۔ ۲۶۹۶)

کہتا رہوں' آپ نے فرمایا: "کہہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں' اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کے لئے بہت تعریف ہے' اللہ رب العالمین کے لئے پاکی ہے' گناہوں سے پھرنا نہیں اور عبادت پر طاقت نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کی مدد سے" اس نے کہا' یہ الفاظ تو میرے رب کے ذکر کے لئے ہیں' ❶ میرے لئے کیا ہے کہ اس کے ساتھ اپنے لئے دعا کروں' آپ نے فرمایا: "کہہ یا الٰہی! مجھ کو بخش اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت کر اور مجھے روزی دے اور مجھے عافیت سے رکھ" لفظ عافنی میں راوی نے شک کیا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس میرے لئے کیا ہے الخ یعنی میرے فائدہ کی چیز بھی بتلائے۔

۲۳۱۸- (۲۵) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَرَّ عَلٰی شَجَرَۃٍ یَابِسَۃِ الْوَرَقِ فَضَرَبَھَا بِعَصَاہُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ کَمَا یَتَسَاقَطُ وَرَقُ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ) وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۹۹)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ ایک خشک پتوں والے درخت سے گذرے' پھر اس کی ٹہنیوں کو اپنی لاٹھی سے مارا تو اس کے پتے جھڑے' آپ نے کہا: "تحقیق الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا کہنا بندہ کے گناہ جھاڑتا ہے جیسے کہ اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔" (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۳۱۹- (۲۶) وَعَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ قَالَ مَکْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ کَشَفَ اللّٰہُ عَنْہُ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاھَا الْفَقْرُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ) وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ وَمَکْحُوْلٌ لَمْ یَسْمَعْ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۶۷۱ واحمد فی المسند ۴/ ۳۳۳)

مکحول سے رحمۃ اللہ علیہ روایت ہے انہوں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کثرت سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کر' تحقیق یہ خزانہ ہے ❶ بہشت کے خزانوں سے" مکحول نے کہا' کہ جو شخص کہے نہیں ❷ حیلہ اور نہ قوت ❸ مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور نہیں جائے نجات اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مگر اس کے پاس ❹ تو اللہ تعالیٰ اس کے نقصان کی ستر اقسام ❺ دور کر دیتا ہے جن کی ادنیٰ قسم محتاجگی ہے۔" (ترمذی) اور کہا اس حدیث کی سند متصل نہیں اس لئے کہ مکحول رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن دوسری ایک سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ خزانہ ہے الخ یعنی ذخیرہ ہے جنت کا کہ اس سے اس کا پڑھنے والا اس دن فائدہ اٹھائے گا جس دن کہ مال اور اولاد نفع نہ دے گی اور فقر سے مراد حدیث میں دل کا فقر ہے اور یہی فقر آدمی کو کافر بنا دیتا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس کلمہ کے پڑھنے سے دل کی حاجت دور ہوتی ہے اور اگر اس کو ظاہر حاجت پر حمل کیا جائے تو بھی بعید نہیں ہے۔ ❷ حیلہ نہیں الخ یعنی دفع ضرر کے لیے۔ ❸ اور قوت نہیں الخ یعنی نفع کے حاصل کرنے پر۔ ❹ مگر اسی کے الخ یعنی رجوع کرنے کے ساتھ رضاء اور اس کی رحمت کی طرف۔ ❺ ستر اقسام ستر دروازے۔

۲۳۲۰ - (۲۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دَوَآءٌ مِّنْ تِسْعَةٍ وَّ تِسْعِیْنَ دَآءً اَیْسَرُهَا الْهَمُّ. (ابن ابی الدنیا ذکرہ فی کنز العمال الحدیث رقم ۱۹۵٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ ننانوے ❶ بیماریوں کی دوا ہے ان میں سب سے ادنیٰ (بیماری) ❷ غم ہے۔''

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ننانویں بیماریوں کی الخ یعنی دنیوی اور اخروی بیماریوں کی۔ ❷ یعنی دین و دنیا کا غم۔

۲۳۲۱ - (۲۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَلِمَةٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ. (رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تجھ کو ایک کلمہ نہ بتاؤں کہ جو عرش کے نیچے سے اترا ہے، بہشت کے خزانہ سے، وہ کلمہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے جب بندہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرا بندہ تابعدار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا۔'' (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۲۲ - (۲۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هِیَ صَلٰوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ. (رواه رزین)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ: ''سبحان اللہ مخلوقات کی عبادت ہے اور الحمدللہ شکر کا کلمہ ہے اور لا الٰہ الا اللہ اخلاص کا کلمہ ہے اور اللہ اکبر کا ثواب اس چیز کو بھر دیتا ہے کہ جو زمین و آسمان کے درمیان ہے اور جب بندہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرمانبردار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا۔'' (رزین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

استغفار و توبہ کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٣٢٣- (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ٦٣٠٧ وابن ماجه حديث ٣٨١٦ واحمد فی المسند ٢/ ٣٤١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے دن میں ستر بار سے زیادہ استغفار و توبہ کرتا ہوں۔'' ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ستر بار سے زیادہ الخ دوسری روایت میں استغفار کو سو بار فرمایا ہے اس حدیث میں استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی ہے یعنی جب نبی معصوم ﷺ ستر بار یا اس سے زیادہ استغفار کریں تو دوسرے گناہ گار لوگوں کو بطریق اولیٰ استغفار اور توبہ کرنا لازم ہے۔

٢٣٢٤- (٢) عَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٤١ـ ٢٧٠٢ واحمد فی المسند ٥/ ٤١١)

انہی (سیدنا اغر مزنی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شان یہ ہے کہ میرے دل پر ❶ پردہ کیا جاتا ہے اور میں دن میں اللہ تعالیٰ سے سو بار استغفار کرتا ہوں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ میرے دل پر پردہ کیا جاتا ہے الخ نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ آپ ﷺ کی یہ شان تھی کہ ہر آن اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے اور کبھی غفلت ہو جاتی تو آپ اس کو گناہ سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ ہر دم اللہ تعالیٰ کی حضوری آپ کی شان تھی لیکن امت کے سمجھانے بجھانے میں اس حالت میں کچھ فرق آ جاتا تھا اس لیے نبی ﷺ سو بار استغفار کرتے۔

٢٣٢٥- (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يٰاَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٤٢-٢٧٠٢)

سیدنا اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو، تحقیق میں اس کی طرف دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔'' (مسلم)

٢٣٢٦- (٤) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَرْوِیْ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَّهٗ قَالَ يَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُّحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان احادیث میں کہ اللہ برکت والے اور بلند سے روایت کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے میرے بندو! میں نے اپنے پر ظلم حرام کیا اور میں نے اس کو تمہارے درمیان ❶ بھی حرام کیا، پس تم آپس میں ظلم نہ کرو، اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر میں جس کو ہدایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاسْتَهْدُوْنِي اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِي اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِي اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِي اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِي وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِي فَتَنْفَعُوْنِي يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ.

(رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۵۵۔ ۲۵۷۷)

کروں پس تم مجھ سے ہدایت چاہو میں تمہیں ہدایت کروں گا' اے میرے بندو! تم بھوکے ہو مگر میں جس کو کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا' اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں نے پہننے کو دیا' پس تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں پہناؤں گا' اے میرے بندو! تم رات اور دن خطائیں کرتے ہو اور میں سب گناہ بخشتا ہوں پس تم مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخشوں گا' اے میرے بندو! تم میرے ضرر کو ہرگز نہ پہنچو گے تاکہ مجھے ضرر پہنچا سکو اور میرے نفع کو ہرگز نہ پہنچو گے تاکہ مجھے نفع پہنچا سکو اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے آدمی اور تمہارے جن' یہ سب مل کر ایک بہت پرہیزگار شخص والے دل کی طرح ہو جائیں تو وہ میرے ملک (بادشاہت) میں کچھ زیادہ نہیں کر سکتے' اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے آدمی اور جن' سب تم میں سے ایک بدترین شخص کے دل کی طرح ہو جائیں' تو وہ میرے ملک (بادشاہت) میں سے کسی چیز کو ناقص نہیں کر سکتے ہیں' اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور بعد والے اور تمہارے آدمی اور جن ایک مقام میں کھڑے ہو جائیں پھر مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کے مانگنے کے موافق دوں (تو میرا) وہ دینا نہ گھٹائے گا اس چیز سے کہ جو میرے نزدیک ہے مگر جیسے ❷ کہ سوئی کم کرتی ہے جب کہ دریا میں ڈالی جائے' اے میرے بندو! صرف میں تو تمہارے اعمال محفوظ رکھتا ہوں' پھر میں تم کو ان کا بدلہ پورا پورا دوں گا تو جو شخص کہ بھلائی پائے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو بھلائی کے علاوہ کوئی چیز پائے تو وہ نہ ملامت کرے مگر اپنے نفس کو۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور میں نے کیا الخ یعنی اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے اس کی صفت عدل ہے اس لیے بندوں میں بھی عدل کو پسند رکھتا ہے۔ ❷ مگر جیسے سوئی کم کرتی ہے الخ یعنی اتنی عطاء سے بھی میری قدرت کے خزانوں میں کمی نہیں آتی قرآن میں آیۃ الکرسی اور احادیث میں یہ حدیث اللہ عالی جاہ بے پروا کی عظمت اور دبدبہ کے بیان میں بے مثل ہے' اس حدیث میں تمام بندوں کی محتاجی اور عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی شوکت اور بادشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہے یعنی میری التجا کے بغیر تمہارا کوئی کام نہیں چل سکتا نہ دنیا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت اور روزی اور لباس تم کو مل سکتا ہے اور نہ ہی آخرت میں گناہوں کی مغفرت میرے بغیر ہو سکتی ہے تو تم کو میرے آگے گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال میں لازم ہے میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہے کہ اگر تم سب کے سب نبی کے برابر متقی ہو جاؤ تو اس پر میری سلطنت کی کچھ رونق موقوف نہیں اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہو جائے تو میرا کچھ نقصان نہیں' پھر اپنی عطاء بے حساب کی مثال دی کہ اگر تمام جہان کی مخلوق کے طرح طرح کے سوال پورے کیے جائیں تو بھی یہاں کچھ کمی نہیں ہے' پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سب اعمال ہیں ہماری طرف سے کچھ ظلم نہیں۔

۲۳۲۷- (۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اَلَهٗ تَوْبَةٌ قَالَ لَا فَقَتَلَهٗ وَجَعَلَ یَسْاَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْیَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰی هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ۔ (متفق علیه)

(البخاری حدیث رقم ۳۴۷۰ ومسلم حدیث رقم ٤٦۔ ۲۷٦٦)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا کہ اس نے سو سے ایک کم آدمی مارے' پھر نکلا ❶ وہ پوچھتا تھا' پھر ایک عابد زاہد کے پاس آیا' اس سے پوچھا اس ❷ نے کہا' کیا اس کے لیے توبہ ہے؟ اس نے کہا' نہیں' تو اس نے اس شخص کو مار ڈالا اور (پھر لوگوں سے) پوچھنا شروع کیا' اسے ایک شخص نے کہا ❸ کہ تو فلاں اور ایسی بستی میں جا' اس کو موت آئی تو ❹ اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکایا' پھر اس کی روح قبض کرنے میں رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑے' تو اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو حکم کیا کہ تو نزدیک ہو جا اور اس بستی ❺ کو حکم کیا کہ دور ہو جا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم دونوں بستیوں کے درمیان پیمائش کرو' تو اس بستی کی طرف ❻ کہ جس کی طرف چلا تھا ایک بالشت نزدیک تر ❼ پایا گیا پس اس کے لئے بخشش کی گئی۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پوچھتا تھا کہ میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے۔ ❷ اس کے لیے الخ یعنی میرے لیے۔ ❸ اس کو ایک شخص نے کہا کہ تو فلاں الخ ایک روایت میں ہے کہ اس دوسرے نے کہا کہ ہاں توبہ قبول ہو سکتی ہے توبہ قبول ہونے سے کون سی چیز مانع ہے لیکن تو فلاں ملک میں چلا جا کیونکہ وہاں کے لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ ❹ پس اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکایا الخ یعنی مرتے وقت دونوں زمین کے درمیان تھا چھاتی کو جھکا کر ادھر قریب ہو گیا۔ ❺ اس بستی کو الخ یعنی جدھر چلا تھا۔ ❻ اس بستی کی طرف الخ یعنی جہاں سے نکلا تھا۔ ❼ پس اس کے لیے بخشش کی گئی الخ اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے' دوسرا یہ کہ جہاں گناہ کیا ہو اس سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بدیاروں کی صحبت پھر اس کو گناہ میں نہ ڈالے' تیسرا یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں اگر ان کو علم ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث نہ کرتے' چوتھا یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچائیت کرنا درست ہے' پانچواں یہ کہ رحمت الٰہی کی کوئی حد نہیں ادھر بندہ نے خالص دل سے توبہ کی ادھر دریائے رحمت اور مغفرت جوش میں آیا۔

۲۳۲۸- (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۱۔ ۲۷۴۹) واحمد فی المسند ۲/ ۳۰۹)

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جائے گا اور ایسی قوم کو لائے گا کہ وہ گناہ کریں گے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں گے پس ان کو اللہ تعالیٰ بخش دے ❶ گا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے الخ اس میں دلاسہ ہے اہل خوف اور تائب گناہ گاروں کو اور اشارہ ہے کہ گناہ حکمت الٰہی کے مخالف نہیں تا کہ اس کی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو' اس کا مطلب یہ نہیں کہ آدمی اپنے گناہوں سے نڈر ہو جائے کیونکہ یہ تو صاف کفر ہے۔

۲۳۲۹ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۱-۲۷۴۹ واحمد فی المسند ۴/ ۳۹۵)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تا کہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلاتا ہے تا کہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ ❶ کرے یہاں تک کہ آفتاب مغرب ❷ کی طرف سے نکلے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قولہ یہاں تک کہ آفتاب نکلے اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ ہاتھ پھیلانا ظاہر معنی پر محمول ہے لیکن جس طرح دیگر صفات الٰہی کی کیفیت معلوم نہیں اسی طرح ہاتھ کی کیفیت نامعلوم ہے۔ ❷ مغرب کی طرف سے' قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا تو قیامت کا واقع ہونا سب پر واضح ہو جائے گا پھر توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

۲۳۳۰ - (۸) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۴۱۴۱ ومسلم حدیث رقم (۵۶۔ ۲۷۷۰)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ گناہ کا اقرار کرتا ہے' پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

۲۳۳۱ - (۹) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۴۳۔ ۲۷۰۳ واحمد فی المسند ۲/ ۵۰۶)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا۔'' (مسلم)

۲۳۳۲ - (۱۰) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَللّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ اَحَدِکُمْ کَانَتْ رَاحِلَتُہٗ بِاَرْضٍ فَلَاۃٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْہُ وَعَلَیْھَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَاَیِسَ مِنْھَا فَاَتٰی شَجَرَۃً

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے اپنے بندہ کی توبہ سے جس وقت کہ وہ اس کی طرف توبہ کرتا ہے اس قدر کہ اتنا خوش تم میں سے وہ شخص بھی نہیں ہوتا جو اپنی سواری پر چٹیل ❶ میدان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّهَا قَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَیْنَمَا هُوَ كَذَالِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَآئِمَةٌ عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۷۔ ۲۷۴۷)

میں جا رہا ہو پھر وہ سواری گم ہو گئی ہو اور اس پر کھانا اور پانی بھی ہو تو وہ ناامید ہو کر ایک درخت کے سایہ میں آ کر لیٹ گیا ہو اور وہ اسی مایوسی کی حالت میں غم زدہ پڑا ہو کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آ کھڑی ہوئی تو اس نے اس کی رسی پکڑی ہو پھر نہایت خوشی کے مارے اس کے منہ سے یہ غلط الفاظ نکل گئے ہوں اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں' بھول گیا نہایت خوشی کے مارے۔'' ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ چٹیل زمین میں الخ یعنی جہاں سایہ ہو نہ پانی ہو۔ ❷ خوشی کے مارے الخ یعنی خوشی کے سبب سے ایسی غلطی ہو گئی کہنا یوں تھا یا اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں لیکن خوشی کی وجہ سے زبان سے الٹا نکلا۔

۲۳۳۳- (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَ یَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَفْعَلْ مَاشَآءَ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۷۵۰۷ ومسلم حدیث رقم (۲۹۔ ۲۷۵۸) واحمد فی المسند ۲/ ۴۰۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بندہ نے گناہ کیا' پھر کہا' اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کیا' تو اس گناہ کو بخش' تو پروردگار کہتا ہے کیا میرے بندہ کو اس کا علم ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر پس بخش دیا میں نے اپنے بندہ کو' پھر کچھ مدت باز رہا گناہ سے جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا' پھر اس کے بعد کوئی گناہ کیا' تو کہا اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو معاف کر دے تو پروردگار کہتا ہے کیا جانتا ہے میرا بندہ کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر' پس بخش دیا میں نے اس کو' پھر باز رہتا ہے بندہ گناہ سے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے رب میں نے ایک اور گناہ کیا ہے تو اس کو بھی بخش دے' پس اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا میرے بندہ کو یہ علم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو معاف کرتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر' پس بخشتا میں نے اپنے بندہ کو پس جو چاہے کرے۔'' ❶ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جو چاہے کرے الخ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سو بار گناہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور گناہ معاف ہو جائے گا اور جو سب گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی صحیح ہے اور یہ جو فرمایا پس جو چاہے کرے اس کا یہ مطلب ہے کہ جب بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ کے بعد توبہ کرے گا معافی ہوتی جائے گی۔

٢٣٣٤- (١٢) وَعَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَالَّذِىْ يَتَاَلّٰى عَلَىَّ اَنِّىْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ۔(مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٣٧- (٢٦٢١)

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے کہا' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ❶ کون شخص ہے جو مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا' پس تحقیق میں نے فلاں کو بخشا اور تیرا عمل ناپید کیا یا اس کی مانند کہا۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کون شخص ہے کہ قسم کھاتا ہے جس نے اس طرح کہا کہ قسم اللہ کی فلاں شخص کو اللہ ہرگز نہ بخشے گا اس نے گویا اللہ تعالیٰ پر حکومت کی' اس لیے اس کے نیک اعمال کو اللہ تعالیٰ برباد کر ڈالتا ہے اور جس پر اس نے قسم کھائی اس کو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہے' سعادت اور شقاوت اور خاتمہ کا حال اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں' کوئی کیسا ہی گناہ گار مسلمان کیوں نہ ہو' یقینی طور پر اس کو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہیں اس لیے کہ شاید اس کا خاتمہ بھلائی پر ہو اور وہ مرنے کے قریب توبہ کر لے۔

٢٣٣٥- (١٣) عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِىَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رواه البخارى) (البخارى حديث رقم ٦٣٠٦ والترمذى حديث رقم ٣٤٥٣)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "افضل استغفار یہ ہے کہ تو کہے یا الٰہی! تو میرا پروردگار ہے کوئی معبود نہیں مگر تو' تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدہ پر ہوں اپنی طاقت کے مطابق پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اس چیز کی برائی سے کہ جو میں نے کی' اقرار کرتا ہوں میں تیرے لیے تیری نعمتوں کے ساتھ کہ جو مجھ پر ہیں اور میں اپنے گناہوں کے ساتھ اقرار کرتا ہوں پس مجھ کو بخش دے کیونکہ تحقیق گناہوں کو نہیں بخشتا مگر تو' آپ نے فرمایا جو شخص ان الفاظ کو پڑھے دن میں یقین کر کے ان کے معانی پر پھر اس دن شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بہشتیوں میں سے ہے اور جو کوئی یہ الفاظ رات کو پڑھے اور وہ ان الفاظ کے معانی کے ساتھ یقین رکھنے والا ہو اور پھر صبح سے پہلے فوت ہو جائے تو ❶ وہ بہشتیوں میں سے ہے۔" (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ پس وہ بہشتیوں میں سے ہے الخ یعنی اللھم سے الا انت تک صبح شام پڑھا کرے اس میں رات اور دن دونوں آ گئے تو رات اور دن میں جب بھی مرے گا اس عمدہ بشارت میں داخل ہوگا اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٣٣٦- (١٤) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَاتُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ)

(الترمذی حدیث رقم ٣٦٠٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اے آدم کے بیٹے! تو جب تک کہ مجھ سے مانگے گا اور مجھ پر امید رکھے گا تو میں تجھے بخشوں گا خواہ تو نے کتنا ہی برا کام کیا ہو اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہے اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی مانگے تو میں تجھے بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں اے آدم کے بیٹے! اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ تیرے گناہوں سے زمین بھری ہوئی ہو (لیکن) میرے ساتھ تو کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تیرے ❶ پاس زمین (کے برابر) بھری ہوئی بخشش لے کر آؤں گا۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ میں تیرے پاس آؤں گا الخ یہ حدیث بڑی امید دلاتی ہے مومنین موحدین کو توحید کی برکت سے اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کے گناہ خواہ کتنے ہی زیادہ ہوں بخش دے لیکن کسی کو اس مغفرت پر تکیہ نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ اس کا حال معلوم نہیں اور پروردگار کی جیسی رحمت وسیع ہے ویسے ہی اس کا عذاب بھی سخت ہے تو اس کے لیے ہمیشہ گناہوں سے ڈرتا اور بچتا رہے اور گناہ سے توبہ واستغفار کرتا رہے اور شرک کے بخشے جانے کی توقع نہیں ہے مگر یہ کہ کوئی شخص موت کے آنے سے پہلے پہلے اپنے شرک سے توبہ کر لے۔

٢٣٣٧- (١٥) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

(الدارمی حدیث رقم ٢٧٨٨ واحمد فی المسند ٥/ ١٤٧)

اس حدیث کو احمد اور دارمی نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٣٣٨- (١٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ عَلِمَ اَنِّيْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ مَا لَمْ يُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا۔ (رواه فى شرح السنة) (فی شرح السنة الحدیث رقم ٤١٩١ والحاکم فی المستدرك ٤/ ٢٦٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جس شخص نے ❶ جان لیا کہ میں صاحب قدرت ہوں اور بخشنے گناہوں کے' بخشتا ہوں اس کے لیے اور میں پرواہ نہیں کرتا جب تک کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔'' (یہ شرح السنہ میں نقل کی)

فوائد الحدیث: ❶ جس شخص نے جانا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کا اس بات کا پختہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے گناہوں کے معاف کرنے پر' یہ مغفرت کا موجب ہے کیونکہ جو کوئی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بخشنے پر قادر ہے تو وہ اس سے امید رکھتا ہے اور جو کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم سے امید رکھتا ہے وہ محروم نہیں کرتا۔

۲۳۳۹ - (۱۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَّخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (رواہ احمد وابوداؤد و ابن ماجۃ (ابوداود حدیث رقم ۱۵۱۸ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۱۹ واحمد فی المسند ۱/ ۲٤۸)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی استغفار کو لازم کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ نکال دیتا ہے اور اس کو ہر غم وفکر سے نجات دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے کہ اس کو گمان ❶ بھی نہیں ہوتا۔'' (احمد وابوداؤد وابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ گمان نہیں کرتا الخ استغفار کی یہ خاصیت ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دیتا ہے' تکلیف رفع کر دیتا ہے' روزی کشادہ کر دیتا ہے' مال اور اولاد عنایت فرماتا ہے۔

۲۳٤۰ - (۱۸) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ۱۵٤۰ والترمذی حدیث رقم ۳٦۳۰)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے ہر گناہ پر استغفار کیا تو اس نے گناہ پر اصرار ❶ نہیں کیا اگرچہ وہ دن میں ستر بار اس گناہ کو کرے۔'' (ترمذی وابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ گناہ دوام نہیں کیا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصر سے مراد وہ شخص ہے جو استغفار نہ کرے اور اپنے گناہ پر شرمسار نہ ہو' گناہ پر اصرار برا ہے کیونکہ صغیرہ گناہ پر اصرار کبیرہ گناہ بنا دیتا ہے اور کبیرہ گناہ پر اصرار کرنا کفر کو پہنچا دیتا ہے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہر گناہ پر خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ استغفار اور توبہ کی تو وہ اصرار کی تعریف سے نکل گیا۔

۲۳٤۱ - (۱۹) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّآءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ۲٦۱٦ وابن ماجه حدیث رقم ٤۲۵۱ واحمد فی المسند ۳/ ۱۹۸)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر بنی آدم خطا کار ہے اور بہترین خطا کرنے والے توبہ کرنے والے ہیں۔'' (ترمذی وابن ماجہ ودارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۲۳٤۲ - (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن جب گناہ کرتا ہے تو ایک نکتہ ہوتا ہے اس کے دل پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ زَادَزَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ فَذَالِكُمُ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۳۹۰ وابن ماجه حدیث رقم ۴۲۵۱ واحمد فی المسند ۳/ ۱۹۸)

سیاہ پس اگر وہ توبہ کرتا اور بخشش طلب کرتا ہے تو اس کا دل صاف کیا جاتا ہے اور اگر گناہ زیادہ کیا تو وہ نکتہ زیادہ ہوتا ہے یہاں تک کہ چھا جاتا ہے اس کے دل پر پس یہ ہے زنگ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا ''ہرگز نہیں یوں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھایا ہے اس چیز نے کہ جو وہ کرتے تھے۔'' (ترمذی وابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۲۳۴۳ - (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ (رواه الترمذی وابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ۳۶۰۳ وابن ماجه حدیث رقم ۴۲۵۳ واحمد فی المسند ۲/ ۱۳۲)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک ❶ کہ اس کی روح حلق میں نہ آئے۔'' (ترمذی وابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جب تک کہ خرخرہ نہیں کرتا الخ اس کے بعد توبہ قبول نہیں ہوتی کیونکہ عالم آخرت کا ظہور شروع ہو جاتا ہے۔

۲۳۴۴ - (۲۲) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَارَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِيْ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُلَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۳/ ۲۹)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان نے پروردگار سے عرض کیا' اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو ہمیشہ گمراہ کرتا رہوں گا جب تک کہ ان کے ارواح ان کے بدنوں میں ہوں گے' تو پروردگار نے فرمایا: ''مجھے اپنی بزرگی وعزت اور بلند مرتبہ کی قسم! میں ان کو ہمیشہ بخشتا رہوں گا جب تک کہ وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے اگرچہ سند کمزور ہے۔

۲۳۴۵ - (۲۳) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَايُغْلَقُ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کے لئے ایک دروازہ بنایا ہے عرض (یعنی چوڑائی) اس کا ستر برس کی مسافت ہے' نہیں بند کیا جائے گا وہ جب تک کہ مغرب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ يَاتِيْ بَعْضُ ايَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَالَمْ تَكُنْ امَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ٣٦٠٢ وابن ماجه حديث رقم ٤٠٧٠)

آفتاب نہ نکلے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی ہیں' جس دن کہ تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں آئیں گی کسی جان کو اس کا ایمان نفع ❶ نہیں دے گا ایسی جان کہ جو پہلے سے ایمان نہ لائی تھی۔'' (ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نفع نہیں دے گا الخ کیونکہ کھلی کھلی نشانیاں پروردگار کی ظاہر ہو جائیں گی اور ایسی حالت میں تو سب مومن ہو جاتے ہیں جیسے قیامت میں جنت' حشر اور دوزخ کو دیکھ کر سب ایمان لائیں گے لیکن غیب پر ایمان جو قبول ہے وہ یہی ہے کہ غیب پر ایمان لائے' بہر حال مغرب سے جب تک سورج نہ نکلے اس وقت تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور یہ مغرب سے سورج طلوع ہونے کے بعد بند ہو جائے گا۔

٢٣٤٦ - (٢٤) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا (رواه احمد و ابوداؤد و الدارمی) (ابوداود حديث رقم ٢٤٧٩ واحمد فی المسند ٢/ ٣١٢ والدارمی حديث رقم ٢٥١٣)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہجرت موقوف (بند) نہیں ہوگی یہاں تک کہ توبہ موقوف ہو اور توبہ اس وقت بند ہوگی جب آفتاب مغرب کی طرف سے نکلے گا۔'' ❶ (احمد وابوداؤد ودارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن دوسری ایک سند اس کو مضبوط کرتی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں توبہ کے موقوف نہ ہونے سے اس کا قبول ہونا مراد ہے اور غرض یہ ہے کہ جب تک آفتاب مغرب سے نہیں نکلتا توبہ کرکے پاک ہو سکتا ہے اور جب آفتاب ادھر سے نکلا تو پھر یہ پاک نہ ہوگا۔

٢٣٤٧ - (٢٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ أَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ أَقْصِرْ عَمَّا أَنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ حَتّٰى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اِسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ أَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اُدْخُلِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں دو شخص آپس میں دوست تھے' ان میں سے ایک بے حد بندگی کرتا تھا اور دوسرا کہتا میں گناہ گار ہوں' تو عبادت گذار اسے کہتا تھا کہ جس گناہ میں تو مبتلا ہے اس کو چھوڑ دے' وہ کہتا مجھ کو میرے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دے' یہاں تک کہ ایک روز عابد نے اس گناہ گار کو ایک گناہ میں مبتلا پایا جو اس کی نظر میں بڑا گناہ تھا' اس نے کہا: باز آ جا تو گناہ گار نے کہا میرے معاملہ کو میرے رب پر چھوڑ دے' کیا تو مجھ پر نگہبان بنا کر بھیجا گیا ہے؟ عابد نے کہا' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تجھے کبھی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخِرِ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ لَا يَارَبِّ قَالَ اِذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۲/ ۳۲۳)

بخشے گا اور نہ تجھے جنت میں داخل کرے گا' اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف موت کا فرشتہ بھیجا تو (اس نے) ان دونوں کی روحیں قبض کیں' اور وہ دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے پاس اکٹھی ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے گناہ گار سے فرمایا تو میری رحمت کے ذریعہ جنت میں داخل ہو جا اور دوسرے سے کہا' کیا تو اتنی طاقت رکھتا ہے کہ میرے بندہ کو میری رحمت سے محروم کر دے؟ اس نے کہا میں اتنی طاقت نہیں رکھتا' اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کو دوزخ کی طرف ❶ لے جاؤ۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کو لے جاؤ الخ یہی مضمون فصل اول میں سیدنا جندب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گذر چکا ہے کہ بالیقین کسی کو دوزخی کہنا درست نہیں کیونکہ مدار خاتمہ پر ہے اور شاید اس کا خاتمہ بخیر ہو۔

۲۳۴۸- (۲۶) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِيْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُوْلُ بَدْلَ يَقْرَأُ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۲۹۰)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ یہ آیت پڑھتے تھے: ''اے میرے بندو جنہوں نے گناہ کر کے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سب ❶ گناہ بخشتا ہے اور پرواہ نہیں رکھتا۔'' (احمد و ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور شرح السنہ میں بھی یقول کا لفظ یقراء کے بدلے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سب گناہ الخ یعنی توبہ کے ساتھ' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا توبہ کی تین شرائط ہیں' ایک یہ کہ گناہ سے باز آئے' دوسرا اس پر نادم وافسردہ ہو' تیسرا یہ کہ عہد کرے دوسری بار پھر یہ نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد سے ہو تو اس کے لئے ایک شرط اور بھی ہے' وہ یہ کہ اس بندہ کا حق وہ ادا کرے یا اس سے معاف کرائے۔

۲۳۴۹- (۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۳۳۳۸)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ کے اس قول الا اللمم کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا الٰہی! اگر تو بخشنے ❶ (پر آئے تو) بندہ کے بڑے گناہوں کو بھی بخش دے اور تیرا کون سا بندہ ہے جس نے چھوٹے گناہ نہ کئے ہوں۔'' (ترمذی) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر تو بخشے الخ یہ شعر امیہ بن ابی الصلت کا ہے امیہ زمانہ کفر میں ایک شاعر تھا اس کے شعر میں حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اس واسطے نبی ﷺ اس کو سنتے اور کبھی زبان پر لاتے آپ نے فرمایا کہ امیہ کی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال ہے اکثر شاعروں کا کہ اشعار میں بعض مضامین تو نہایت اچھے اور درست زبان سے نکلتے ہیں لیکن دل سیاہ رہتا ہے۔ع گو زبان تیری درافشاں ہوئی ہائے پر دل کی سیاہی نہ گئی۔

٢٣٥٠ - (٢٨) وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَاعِبَادِىْ كُلُّكُمْ ضَآلٌّ اِلَّامَنْ هَدَيْتُ فَاسْاَلُوْنِى الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقَرَآءُ اِلَّامَنْ اَغْنَيْتُ فَاسْاَلُوْنِىْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُّذْنِبٌ اِلَّامَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّىْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِىْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِىْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِىْ مَازَادَ ذٰلِكَ فِىْ مُلْكِىْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِىْ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِىْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا فِىْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَابَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْكُمْ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِىْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّبِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذٰلِكَ بِاَنِّىْ جَوَّادٌ مَّاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِىْ كَلَامٌ وَعَذَابِىْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِىْ لِشَىْءٍ اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

(رواه احمد والترمذى وابن ماجة) (الترمذى حديث رقم ٢٦١٣ وابن ماجه حديث رقم ٤٢٥٧ واحمد فى المسند ٥/ ١٥٤)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں نے ہدایت کی' تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تم کو ہدایت کروں گا اور تم سب محتاج ہو مگر جس کو میں نے دولت مند کیا پس تم مجھ سے روزی مانگو میں تم کو دوں گا اور تم سب گناہ گار ہو مگر جس کو میں نے بچالیا پس جس نے تم میں سے جانا کہ تحقیق میں بخشنے پر قدرت والا ہوں پھر وہ مجھ سے بخشش مانگے تو میں اسے بخشوں گا اور میں نہیں پرواہ رکھتا اور تمہارے تمام اگلے اور پچھلے اور تمہارے زندہ اور مردہ اور تمہارے تر ❶ اور خشک میرے ایک بہت متقی ❷ دل بندہ کی مانند ہو جائیں تو اس سے میری ملکیت میں مچھر کے پر برابر ❸ بھی زیادتی نہ ہوگی اور اگر تمہارے تمام اگلے اور پچھلے اور تمہارے زندہ اور مردہ تمہارے تر اور خشک میرے ایک بدترین بندہ کے دل کی مانند ہو جائیں تو اس سے میری ملکیت میں مچھر کے پر برابر کمی نہ ہوگی اور اگر تحقیق تمہارے تمام اگلے اور پچھلے اور تمہارے زندہ اور مردہ اور تمہارے تر اور خشک ایک جگہ میں جمع ہوں' پھر ہر آدمی تم میں سے اپنی اپنی خواہش کے مطابق مانگے ❹ پھر میں ہر مانگنے والے کو دوں تو اس سے میری ملکیت میں اتنی بھی کمی نہ ہوگی جتنی کہ اگر تم میں سے کوئی سمندر کے قریب سے گزرے اور وہ اس میں سوئی کو پانی میں ڈبو کر اٹھالے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں بہت سخی ہوں بہت دینے والا ہوں کرتا ہوں ❺ جو میں چاہتا ہوں اور میرا دینا ❻

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ دینا ہے اور میرا عذاب کہہ دینا ہے اور جب میں کسی چیز کا ارادہ ❼ کرتا ہوں تو صرف یہ کہہ دیتا ہوں کہ ہو جا' تو وہ ہو جاتی ہے۔'' (احمد وترمذی وابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی حجر وشجر اگر یہ بھی انسان ہو جائیں۔ ❷ متقی بندے کے دل پر الخ یعنی سب محمد ﷺ کی طرح ہو جائیں۔ ❸ تو یہ جمع ہونا میرے ملک میں نہ زیادہ کرے ایک مچھر کے پر کے برابر یعنی میری سلطنت ویسی ہی رہے گی یہ نہ ہوگا کہ ان لاکھوں اربوں کے تابعدار بن جانے سے میری قوت بہ نسبت سابق کچھ زیادہ ہو جائے گی۔ ❹ مثلاً شیطان فرعون نمرود ہاماں کی طرح ہو جائیں۔ ❺ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کی بغاوت سے میری سلطنت میں بہ نسبت سابق ایک ذرہ برابر فتور آئے۔ ❻ یعنی جہاں تک ان کا خیال بلند پروازی کر سکے۔ ❼ کرتا ہوں جو چاہتا ہوں الخ یعنی یہ تمام سخاوت وکرم میرے ارادہ اور اختیار سے ہے اس میں بندہ کے ارادہ کو دخل نہیں۔ یعنی میں ایک حکم سے یہ سب کچھ کرتا ہوں اور میں اسباب کا محتاج نہیں ہوں۔ یعنی اس کا پیدا کرنا جب یہ قدرت طاقت اور وسعت ہے تو اب کیا شبہ رہا کہ ادنیٰ جنتی کی جنت دس دنیا کے برابر ہوگی دس دنیا کیا ہر جنتی کو وہ کروڑ دنیا کے برابر دے سکتا ہے صرف اس کے حکم کی دیر ہے' اس حدیث سے مجوس کا اعتقاد باطل ہوا کہ اہرمن یعنی شیطان اللہ تعالیٰ کا مقابل بن گیا ہے اور معاذ اللہ تعالیٰ نے اس سے عاجز ہو کر دنیا اس کے سپرد کر دی ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنی طرف گھسیٹتا ہے' لاحول والاقوۃ' اہرامن کا کیا وجود ہے اگر لاکھوں اربوں اہرمن اور شیطان مل کر بڑے زور قوت سے مالک الملک کا مقابلہ کریں تو وہ ایک کلمہ میں سب کو خاک سیاہ بنا دے اور سب کو فنا کر دے غرض اس کے سامنے کسی کو وجود نہیں اللہ ہی اللہ ہے باقی کچھ بھی نہیں۔

۲۳۵۱ - (۲۹) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَرَأَ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ اَنَا اَهْلُ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَاَنَا اَهْلُ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ (رواه الترمذى وابن ماجة والدارمى) (الترمذی حدیث رقم ۳۳۸٤ وابن ماجه حدیث رقم ٤۲۹۹ والدارمی حدیث رقم ۲۷۲٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''کہ وہی صاحب تقویٰ اور صاحب بخشش ہے۔'' نبی ﷺ نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ تمہارے رب نے فرمایا: ''میں اس لائق ہوں کہ لوگ مجھ سے ڈریں پس جو مجھ سے ڈرا تو میں اس کے لائق ہوں کہ اسے بخشوں۔'' (ترمذی) و ابن ماجہ ودرامی

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۳۵۲ - (۳۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ مِائَةَ مَرَّةٍ (رواه احمد والترمذى وابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداود حدیث رقم ۱۵۱٦ والترمذی حدیث رقم ۳۸۱٤ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۱٤ واحمد فی المسند ۲/ ۲۱)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے لئے گنتے تھے ایک مجلس میں کہ ❶ آپ سو بار یہ دعا کہتے: ''اے میرے پروردگار! مجھے بخش اور میری توبہ قبول کر تحقیق تو ہی توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا ہے۔'' (احمد وترمذی وابوداؤد و ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: تین میں سے ایک سند شیخین کی شرط پر ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سو بار کہتے الخ یہ سب امت کی تعلیم کے لئے تھا ورنہ آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیئے تھے' دوسرا یہ کہ آدمی جتنا مقرب ہو اس کو اتنا ہی زیادہ ڈر ہوتا ہے اور اپنے مالک کے سامنے اتنی ہی تضرع اور عاجزی کی اس کو ضرورت ہوتی ہے' تیسرا یہ کہ اللہ عزوجل کا جلال اور استغناء ظاہر کرنا آپ کو منظور تھا کہ ہر چند کہ میں اللہ تعالیٰ کا نبی اور اس کا مقبول بندہ ہوں مگر وہ عالی شہنشاہ بے پرواہ ہے اور میرا کام یہی ہے کہ ایسے بے پرواہ مالک کے سامنے ہمیشہ اپنی خطاؤں کی معافی چاہتا رہوں۔ بے وقوف پادریوں نے ان احادیث کو دیکھ کر نبی ﷺ پر اعتراض کیا ہے کہ جب آپ خود گناہوں سے پاک نہ تھے تو دوسروں کی شفاعت کیا کر سکیں گے؟ انہوں نے ان نکات میں غور نہیں کیا کہ غلام کیسا ہی مقرب ہو لیکن اس کی عقل مندی اس میں ہے کہ اپنے آقا کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل اور قصوروار سمجھے۔

۲۳۵۳ - (۳۱) وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ غُفِرَلَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّمِنَ الزَّحْفِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ لٰكِنَّهُ عِنْدَ أَبِيْ دَاوُدَ هِلَالُ ابْنُ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (ابو داود حدیث رقم ۱۵۱۷ والترمذی حدیث رقم ۳۶۴۸)

سیدنا بلال بن یسار بن زید رضی اللہ عنہ جو نبی ﷺ کے غلام تھے انہوں نے کہا: ''مجھ سے میرے باپ نے حدیث بیان کی اس نے میرے دادا سے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے' جو شخص کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں وہ اللہ کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں مگر وہ زندہ خبر گیری کرنے والا ہے اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں اگر وہ کفار کی لڑائی سے بھاگا ہو تو اس کے لئے بخشش کی جاتی ہے۔'' (ترمذی وابوداؤد) لیکن ابوداؤد کے نزدیک ہلال بن یسار رضی اللہ عنہ ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث مفہوم کے اعتبار سے صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۳۵۴ - (۳۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ أَنّٰى لِيْ هٰذِهِ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ (رواه احمد) (ابن ماجه حديث رقم ٣٦٦٠ واحمد في المسند ٢/ ٥١٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نیک بخت آدمی کے لئے درجہ بلند کرتا ہے بہشت میں'' تو وہ کہتا ہے' اے میرے پروردگار! یہ درجہ مجھے کہاں سے حاصل ہوا؟ ❶ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''یہ تیرے فرزند کے مغفرت کرنے سے حاصل ہوا ہے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ درجہ تیرے فرزند کے استغفار سے حاصل ہوا الخ اس حدیث سے اولاد صالح کی فضیلت معلوم ہوئی' دوسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کو تین چیزوں کے سوا کسی چیز کا فائدہ نہیں پہنچتا اوران تین چیزوں میں ایک ولد صالح شمار کیا ہے۔

۲۳۵۵- (۳۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البيهقي الحديث رقم ۷۹۰٤)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردہ قبر میں ڈوبنے ❶ اور فریاد کرنے والے کی مانند ہوتا ہے کہ دعا کا منتظر ہوتا ہے کہ اس کو باپ یا ماں کی طرف سے یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچے' جس وقت اس کو دعا پہنچتی ہے تو وہ (دعا) اس کو دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے زیادہ پسند ہوتی ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ قبر والوں کو زمین والوں کی دعا کی وجہ سے پہاڑوں کی مانند پہنچاتا ہے ❷ اور تحقیق زندوں کا تحفہ مردوں کی طرف ان کے لئے استغفار کرنا ہے۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر ڈوبنے والے کی مانند الخ کہ اس کا کوئی ہاتھ پکڑے۔ ❷ پہاڑوں کی مانند الخ یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش۔

۲۳۵٦- (۳٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِمَنْ وَّجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِيْ عَمَلِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ) (ابن ماجه حديث رقم ۳۸۱۸)

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کے لئے خوش خبری ہے جو اپنے اعمال نامہ میں بہت ❶ استغفار پائے۔'' (ابن ماجہ اور نسائی نے کتاب عمل یوم ولیلہ میں روایت کیا ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ استغفار بہت الخ یعنی استغفار مقبول' بزار نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ دونوں فرشتے عمل لکھنے والے جب بندہ کا عمل نامہ لے جاتے ہیں اور اللہ عزوجل اس کے عمل نامہ کے اول اور آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو فرماتا ہے میں نے اپنے بندہ کے وہ گناہ بخش دیئے جو عمل نامہ کے اول اور آخر کے درمیان ہیں حاصل یہ کہ صبح وشام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

۲۳۵۷- (۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اِسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا اِسْتَغْفَرُوْا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) (ابن ماجه حديث رقم ۳۸۲۰)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''یاالٰہی مجھے ان لوگوں میں سے کر کہ جب نیکی کریں تو خوش ہوں اور جب برائی کریں تو استغفار ❶ کریں۔'' (ابن ماجہ وبیہقی فی الدعوات الکبیر)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ ہر ایک ایمان دار کو ایسا ہی کرنا لازم ہے۔

۲۳۵۸ - (۳۶) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا اَىْ بِيَدِهٖ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِىْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِىَ الَّذِىْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَ شَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ رَوٰى مُسْلِمٌ الْمَرْفُوْعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِىُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا۔ (البخاری حدیث رقم ۶۳۰۸ ومسلم حدیث رقم (۳۔ ۲۷۴۴) واحمد فی المسند ۱/ ۳۸۳)

سیدنا حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو احادیث ❶ بیان کیں‘ ان میں سے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی اور دوسری اپنی طرف سے نقل کی‘ وہ یہ ہے کہ تحقیق مومن ❷ اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے گویا کہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے اس سے ڈرتا ہے کہ پہاڑ اس پر گر پڑے اور تحقیق فاجر اپنے گناہوں کو مکھی کی مانند دیکھتا ہے کہ اس کے ناک پر اڑی پس اس مکھی کے ساتھ اس طرح سے اشارہ کیا‘ اس کو اپنی ناک سے اڑایا پھر عبداللہ ❸ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ”اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے اس شخص سے زیادہ جو ایک بے آب و گیاہ ہولناک جنگل میں جا رہا ہو اس کے ساتھ سواری بھی ہو اور اس سواری پر کھانا اور پانی ہو‘ ایک جگہ ❹ وہ لیٹا اور کچھ سو گیا پھر جب نیند سے بیدار ہوا تو دیکھا کہ اس کی سواری چلی گئی ہے اس کو تلاش کیا یہاں تک کہ جب سخت گرمی اور پیاس اور جو تکالیف اللہ تعالیٰ کو منظور تھیں پہنچیں تو اس نے کہا اسی جگہ واپس چلوں جہاں پہلے تھا اور وہاں جا کر سو رہوں یہاں تک کہ مر جاؤں چنانچہ اس نے اپنے بازو پر سر رکھ لیا اور موت کے انتظار میں لیٹ گیا پھر (جب) نیند سے بیدار ہوا تو دیکھا اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے اور کھانا پانی بھی اس پر موجود ہے (پس اس شخص کو ❺ کھانا پینا اور سواری پانے سے خوشی ہوئی ہوگی) اللہ تعالیٰ کو مومن بندہ کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔“ (اس حدیث کو مرفوع طریقہ پر صرف مسلم نے روایت کیا اور بخاری نے موقوفاً یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول بھی نقل کیا ہے۔) ❻

فوائد الحدیث: ❶ دو احادیث الخ اس حدیث کے دوسرے جملہ میں اس آیت کی طرف ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطھرین اشارہ ہے۔ ❷ یعنی مومن گناہوں سے بہت ڈرتا ہے اور خوف کرتا ہے کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں اور فاجر کو اپنے گناہوں کی پرواہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتی۔ ❸ پھر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا الخ یعنی جو حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی وہ بیان کی۔ ❹ پس اپنا سر رکھا الخ یعنی استراحت کے لئے۔ ❺ اس شخص کو الخ یعنی جیسے یہ شخص اپنی سواری اور توشہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ بندہ کے توبہ کرنے سے خوش ہوتا ہے۔ ❻ بخاری نے یہ حدیث موقوف بھی نقل کی۔ حاصل یہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہے اور حدیث موقوف بخاری کی افراد سے ہے۔

٢٣٥٩ - (٣٧) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ. (احمد فی المسند ١/ ٨٠)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس مومن بندہ کو دوست رکھتا ہے جو گناہوں میں مبتلا ❶ ہوتا ہے اور بہت توبہ کرتا ہے۔''

فوائد الحدیث: ❶ کہ گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے اور بہت توبہ کرتا ہے یہ دوست رکھنا توبہ کی وجہ سے ہے نہ کہ گناہ کی وجہ سے۔

٢٣٦٠ - (٣٨) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اِنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَاتَقْنَطُوْا اَلْاٰيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ (احمد فی المسند ٥/ ٢٧٥)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''میں نہیں پسند کرتا کہ میرے لئے دنیا ہو اس آیت کے بدلہ ''اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ناامید نہ ہو'' آخر آیت تک' پھر ایک شخص نے کہا پس جس نے ❶ شرک کیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے' پھر آپ نے فرمایا: ''جس ❷ نے شرک کیا'' یہ کلمہ آپ نے تین بار کہا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس جس نے شرک کیا الخ یعنی وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم میں یا نہیں یعنی وہ بھی بخشا جائے گا یا نہیں۔ ❷ اور جس شخص نے شرک کیا یعنی اگر مشرک بھی اپنے شرک کو چھوڑ دے اور توبہ کرے تو بخشا جائے گا۔

٢٣٦١ - (٣٩) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَالَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ؟ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ۔ (رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَخِيْرَ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ) (احمد فی المسند ٥/ ١٧٤)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے ❶ بخشتا ہے جب تک کہ پردہ نہ ہو'' ❷ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! پردہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''آدمی اس حال میں مرے کہ شرک کرنے والا ہو۔'' (یہ تینوں احادیث احمد نے نقل کیں اور بیہقی نے آخری حدیث کتاب البعث والنشور میں نقل کی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو کچھ گناہوں سے چاہتا ہے۔ ❷ یعنی بندے۔ اور رحمت حق کے درمیان۔

٢٣٦٢ - (٤٠) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يَعْدِلُ بِهِ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو نہ برابر کرتا ہو دنیا میں پھر اس پر پہاڑ کی مانند گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔'' ❶

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

فوائد الحدیث: ❶ بخشے گا الخ یہ دونوں احادیث بڑی امید دلاتی ہیں مومنین موحدین کو کہ توحید کی برکت سے اللہ تعالیٰ چاہے تو گناہ خواہ کتنے ہی زیادہ ہوں بخش دیئے جائیں گے لیکن کسی کو اس مغفرت پر تکیہ نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ اس کا حال نہیں معلوم اور پروردگار کی جیسی رحمت وسیع ہے ویسے ہی اس کا عذاب بھی سخت ہے پس ہمیشہ گناہوں سے ڈرتا اور بچتا رہے اور توبہ اور استغفار کرتا رہے اور شرک سے بچنے کا بڑا خیال رکھے کیونکہ شرک بخشے جانے کی توقع نہیں ہے۔

٢٣٦٣ - (٤١) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ رَوَاهُ عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهُ۔ (ابن ماجه حديث رقم ٤٢٥٠)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے کہ جس کا کوئی گناہ نہیں۔'' (ابن ماجۃ وبیہقی فی شعب الایمان) اور بیہقی نے کہا اسے فقط نہرانی نے نقل کیا ہے اور وہ مجہول ہے اور بغوی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے شرح السنۃ میں روایت کیا بطریق موقوف کے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا پشیمانی ❶ توبہ ہے اور توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے کہ جس کا کوئی گناہ نہیں۔

حکم الحدیث: اس کی تمام اسناد ضعیف ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ پشیمانی توبہ ہے یعنی پشیمانی توبہ کا بڑا رکن ہے۔

بَابٌ

باب متعلق سابق بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٣٦٤ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِيْ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٧٤٠٤ ومسلم حديث رقم (١٤ - ٢٧٤١) وابن ماجه

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا پیدا کرنا ❶ مقدر کیا' تو ایک کتاب لکھی جو کہ اس کے پاس ہے اس کے عرش پر' اس میں یہ ہے کہ تحقیق میری رحمت میرے غضب سے سبقت لے گئی ہے۔'' اور ایک روایت ❷ میں ہے: ''میری رحمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ٤٢٩٥ واحمد فی المسند ٢/ ٤٣٣)

میرے غضب پر غالب ہے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مقدار کیا الخ یعنی میثاق کے دن یا اس کا پیدا کرنا شروع کیا۔ ❷ میری رحمت غالب ہے میرے غضب پر یعنی غصہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت زیادہ ہے اسی لئے کافروں اور گناہ گاروں کو جلد نہیں پکڑتا اور عذاب میں جلدی نہیں کرتا، گناہ دیکھتا ہے اور پردہ ڈالتا ہے روزی بند نہیں کرتا۔

٢٣٦٥- (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (متفق عليه۔ (البخاری حدیث رقم ٦٠٠٠ ومسلم حدیث رقم (١٧ـ ٢٧٥٢) والترمذی حدیث رقم ٣٦٠٩ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٩٣ والدارمی حدیث رقم ٢٧٨٥ واحمد فی المسند ٢/ ٥١٤)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے لئے ❶ سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت جنوں، انسانوں، چوپاؤں اور زہریلے جانوروں میں اتاری پس اسی رحمت کی وجہ سے وہ آپس میں میل (محبت) کرتے ہیں اور اسی کے سبب آپس میں رحم کرتے ہیں اور اسی رحمت کے سبب وحشی جانور اپنے بچے پر رحم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ننانویں رحمتیں رکھ چھوڑی ہیں کہ ان کے ساتھ اپنے بندوں پر قیامت کے دن رحم کرے گا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ کے لئے سو رحمتیں ہیں الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے کئے، ایک حصہ تمام خلق کو دیا اور اسی کا یہ اثر ہے کہ جانور اپنے بچوں کو پالتے ہیں خود بھوکے رہتے سوئے ان کو کھلاتے ہیں اور اسی کا اثر ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو پالتے ہیں اور ان کی مصیبتیں اٹھاتے ہیں اور ننانوے حصے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے قیامت کے دن ظاہر ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور گناہ گاروں کی بخشش اور بہشت کی بے حساب نعمتیں انہی رحمتوں کا اثر ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی کوئی حد نہیں۔

٢٣٦٦- (٣) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ قَالَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ۔ (مسلم حدیث رقم (٢١ـ ٢٧٥٣)

اور مسلم کی ایک روایت میں سلمان سے اس کی مانند ہے لیکن اس کے آخر میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس جس وقت قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ ننانویں رحمتوں کو اس رحمت کے ساتھ پورا کرے گا۔''

٢٣٦٧- (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمَعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَاقَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٤٦٩ ومسلم حدیث رقم (٢٣ـ ٢٧٥٥) واحمد فی المسند ٢/ ٣٣٤)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر مومن اس چیز کو جانے جو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عذاب ہے (تو) نہ طمع کرے اس کی بہشت کا کوئی بھی اور اگر کافر اس چیز کو جانے جو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک رحمت ہے تو اس کی جنت سے ❶ کوئی ناامید نہ ہو۔'' (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶

اس کی جنت سے کوئی ارخ بیچ ہے۔

ع اگر درد بدیک صلائے کرم عزازیل گوید نصیبے برم

دراں دم کہ از فعل پرسند قول اولو العزم را تن بلرزد زھول

رحمت اور عذاب الٰہی کی دوصفات ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفت کی انتہا نہیں جیسے اس کی ذات کامل ہے ویسے ہی اس کی صفت بھی کامل ہے۔

٢٣٦٨- (٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٦٤٨٨)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہشت تمہارے ایک کی طرف بہت نزدیک ہے اس کے پاپوش (جوتے) کے تسمہ سے اور ❶ دوزخ بھی اسی کی مانند۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اور دوزخ بھی اسی کے مانند الخ یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت قریب ہیں دور نہ سمجھو اگر ایمان ہے اور نیک عمل ہے تو بہشت نزدیک ہے اور اگر کفر اور گناہ ہیں تو دوزخ قریب ہے۔

٢٣٦٩- (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِاَهْلِهٖ وَفِیْ رِوَايَةٍ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِيْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَارَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٤٨١ ومسلم حدیث رقم ٢٤-٢٧٥٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے جس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا اپنے گھر والوں کو کہا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے اپنے نفس پر زیادتی کی تھی پھر جب اس کو موت آئی تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اس کو جلا دینا اس کی آدھی راکھ جنگل میں اڑا دو اور آدھی دریا میں بہا دو پس اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر قابو پالیا تو وہ اس کو ایسا عذاب کرے گا کہ ایسا عذاب کسی کو جہاں والوں سے نہیں کرے تو جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے کیا جو وہ ان سے کہہ گیا تھا' اللہ تعالیٰ نے دریا کو حکم کیا تو دریا نے جمع کیا اس چیز کو کہ جو اس میں تھی اور جنگل کو حکم کیا تو جنگل نے وہ چیز جمع کی کہ جو اس میں تھی' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تو نے یہ کس لیے کیا؟ اس شخص نے کہا میں نے تیرے ڈر سے ایسا کیا اے رب اور تو خوب جانتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔'' ❶

فوائد الحدیث: ❶ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بخشا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہے۔

٢٣٧٠- (٧) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلٰی

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ ﷺ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْعٰى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّا تَطْرَحَهُ فَقَالَ اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٥٩٩٩ ومسلم حدیث رقم (٢٢۔ ٢٧٥٤)

کچھ قیدی آئے' ان قیدیوں میں ایک عورت تھی کہ اس کی چھاتی بہتی تھی ❶ وہ دوڑتی تھی جس وقت ❷ کہ کسی بچے کو پاتی' لیتی اس کو اپنے سینے سے لگاتی ❸ اور اس کو دودھ پلاتی' پس ہم کو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس عورت کو گمان ❹ کرتے ہو کہ بچہ ڈالے گی اپنا آگ میں؟'' ہم نے کہا' نہیں ڈالے گی جب کہ نہ ڈالنے پر قادر ہو تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا ہے اپنے بندوں پر ❺ بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے پر۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس کی چھاتی بہتی تھی الخ یعنی دودھ بہتا تھا بہ سبب کثرت کے اس لئے کہ بچہ اس کے ساتھ نہ تھا۔ ❷ یعنی بچہ کی تلاش میں دوڑتی تھی۔ ❸ اپنے بچے کی محبت کے ساتھ۔ ❹ اس عورت کو کیا گمان کرتے ہو الخ یعنی جب غیر کے بچے پر یہ محبت رکھتی ہے تو کیا گمان کرتے ہو کہ وہ اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی۔ ❺ اپنے بندوں پر الخ یعنی مومن بندوں پر اس حدیث میں بیان ہے رحمت الٰہی کی وسعت کا اور اس حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب سمجھ میں آتا ہے۔

٢٣٧١ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَنْ يُّنْجِيَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٤٦٣ ومسلم حدیث رقم ٧٨-٢٨١٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہرگز نجات ❶ نہ دے گا'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اور نہ آپ کو' آپ نے فرمایا: ''اور نہ مجھ کو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اپنی طرف سے اپنی رحمت کے ساتھ ڈھانپ لے پس عمل کو درست کرو اور میانہ روی کرو اور اول دن میں عبادت کرو' آخر دن میں عبادت کرو' کچھ رات کو اور میانہ روی ❷ اختیار کرو مقصود کو پہنچو گے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا الخ یعنی رحمت اور فضل الٰہی کے بغیر صرف نیک عمل ہی نجات کے لئے کافی نہیں حقیقت میں نجات کا سبب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کا عمل اثر اور نتیجہ ہے اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ پر کسی بندہ کا کچھ زور نہیں نہ اس کے حکم کے سامنے کسی کو چون و چرا کی مجال ہے' خواہ وہ نبی ہو' خواہ ولی یا فرشتہ اور اس کی قدرت بے حد و بے حساب ہے اور کسی کی کیا طاقت ہے کہ وہ اپنے خود کو جنت کا مستحق خیال کرے اور کسی کو جنت میں لے جا سکے' بقول شخصی پر خود درماندۂ شفاعت کس کے۔
❷ میانہ روی اختیار کرو الخ یعنی اچھے کام کرو لیکن اعتدال سے جس قدر مسنون ہے افراط کرو نہ تفریط' افراط یہ کہ عبادت میں اتنا غرق ہو کہ دنیا کے کاموں سے بالکل غافل ہو جائے اور اپنے حق اور گھر والوں کے حق فراموش کر دے اور تفریط یہ کہ دنیا میں ایسا غرق ہو کہ واجب اور ضروری عبادات میں خلل واقع ہو یہ دونوں طریق اچھے نہیں ہیں بہتر وہی شرع کا طریق ہے جو جامع ہے معاش اور معاد کی مصلحت کو۔

٢٣٧٢ - (٩) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۷۷۔ ۲۸۱۷)

میں سے کسی کو اس کا عمل بہشت میں داخل نہیں کرے گا اور نہ اس کو دوزخ سے بچائے گا اور نہ مجھ کو مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت۔'' ❶

فوائد الحدیث: ❶ مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت الخ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں جاؤ گے یہ حدیث ان احادیث کے معارض نہیں اس لئے کہ اعمال صالحہ جنت میں جانے کا سبب ہیں لیکن ان اعمال کی توفیق اور اخلاص و ہدایت اور ان کا قبول ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے ہے تو اس لیے صرف عمل ہی دخول جنت کا سبب نہ ہوا۔

۲۳۷۳ - (۱۰) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَّفَهَا وَكَانَ بَعْدَ الْقِصَاصِ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ٤١)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت کہ اسلام لائے بندہ تو اس کا اسلام اچھا ہو اس سے اللہ تعالیٰ ہر گناہ مٹا دیتا ہے کہ اسلام سے پہلے کیا تھا اور اس کے بعد اس کے اعمال کا اس کو بدلہ دیتا ہے ایک نیکی دس گنا لکھی جاتی ہے سات سو تک' بلکہ سات سو سے زیادہ اور برائی اس کی مانند مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے درگذر کرے۔'' (بخاری)

۲۳۷٤ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّاٰتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٤٩١ ومسلم حدیث رقم ٢٠٧-١٣١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں' تو جو شخص کہ نیکی کا قصد کرے پھر نیکی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے لئے ❶ اپنے نزدیک ایک پوری نیکی لکھتا ہے پس اگر نیکی کا قصد کرے اور اس کو کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے لکھتا ہے اپنے نزدیک دس نیکیاں سات سو تک' بلکہ اس سے زیادہ بہت اور جس نے برائی کا قصد کیا پھر برائی نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے نزدیک ایک پوری نیکی لکھتا ہے' اگر برائی کا قصد کیا پھر برائی کی تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک برائی لکھتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ایک پوری نیکی' سبحان اللہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندوں پر کتنی بے حساب ہے کہ بد کام کے قصد کو نہ لکھوائے اور نیک کام کے قصد کو بغیر کئے لکھوا دے اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن معلوم ہونا چاہئے کہ بدی کا محض ارادہ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنی اس کے کرنے کا پختہ ارادہ ہو گیا تو اس کی دو صورتیں ہیں' ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اس بد کام کو خوف الٰہی سے عمل میں نہ لایا اور اس پر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جائے گی اس لیے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی خواہش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفسانی کو مارا' دوسری صورت یہ ہے کہ بدی کا عزم مصمم خوف الٰہی کے بغیر کسی اور سبب سے ظاہر نہ ہو سکا تو بیشک ایک گناہ لکھا جائے گا جیسے کسی نے رات کو اپنے دل میں عزم مصمم کیا کہ میں کل فلاں کو قتل کروں گا یا فلاں عورت سے حرام کاری کروں گا اسی رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اس پر قصد قتل اور حرام کاری کا گناہ ثابت ہوا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٣٧٥- (١٢) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ یَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ أُخْرٰی فَانْفَكَّتْ أُخْرٰی حَتّٰی تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ (رواه فی شرح السنة) (احمد فی المسند ٤/ ١٤٥)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کا حال کہ جو برائیاں کرتا ہو پھر نیکیاں کرے مانند حال اس شخص کے ہے کہ اس پر تنگ زرہ ہے کہ تنگ کیا ہے اس کو زرہ کے حلقوں نے' پھر اس نے نیکی کی تو اس کے حلقے کھل گئے' پھر عمل کیا ❶ پھر دوسرا حلقہ کھل گیا' یہاں تک کہ وہ (زرہ) زمین کی طرف نکل پڑے۔'' (شرح السنۃ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عمل کیا الخ یعنی نیکیاں اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ برائی کرنے سے سینہ تنگ ہوتا ہے اور متحیر ہوتا ہے امور میں اور اس کو لوگ دشمن رکھتے ہیں اور نیکیوں کے کرنے سے سینہ فراخ ہوتا ہے اور اس کے امور آسان ہوتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں محبوب ہوتا ہے اس کو مشابہت دی تنگ زرہ کے پہننے سے کہ تنگ دلی کا سبب ہے اور اس کا کھلنا سبب فراخی اور خوش دلی کا ہے۔

٢٣٧٦- (١٣) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٦/ ٤٤٢)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ منبر پر نصیحت فرما رہے تھے ''اس شخص کے لئے کہ کھڑا ہونے سے ڈرا اپنے رب کے روبرو دو بہشتیں ہیں'' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اگر چہ اس نے زنا کیا ہو' اگر چہ چوری ❶ کی ہو اے اللہ کے رسول! پھر دوسری بار آپ نے فرمایا: ''اور اس شخص کے لئے کہ اپنے پروردگار کے روبرو کھڑا ہونے سے ڈرا دو بہشتیں ہیں پس میں نے دوسری بار کہا اے اللہ کے رسول! اگر چہ زنا کرے اور اگر چہ چوری کرے' پھر تیسری بار فرمایا: ''اور اس شخص کے لئے کہ اپنے رب کے روبرو کھڑا ہونے سے ڈرا دو بہشتیں ہیں'' پس میں نے تیسری بار کہا' اے اللہ کے رسول! اگر چہ زنا کرے اور اگر چہ چوری کرے' آپ نے فرمایا: ''اگر چہ ابو درداء کی ناک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاک آلودہ ہو۔'' ❷ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر چہ چوری کی ہو الخ یعنی ڈرنے والے نے اگر چہ چوری کی ہو تو بھی اس کے لئے دو بہشتیں ہوں گی' بعض احادیث میں آیا ہے کہ ایک بہشت ہے کہ جس کے مکان' محل اور زیورات وغیرہ سونے کے ہیں اور ایک بہشت ہے کہ جن کا سب سامان چاندی کا ہے۔ ❷ اگر چہ خاک آلودہ ہو ابو درداء رضی اللہ عنہ کی ناک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے کے خیال سے ڈرنا جنت میں جانے کا سبب ہے۔

۲۳۷۷ - (۱٤) وَعَنْ عَامِرِ نِ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ يَعْنِي عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُوْمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ اَللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا إِرْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ۔ (رواہ ابوداوٗد) (ابو داود حدیث رقم ۳۰۸۹)

سیدنا عامر رضی اللہ عنہ (تیرانداز) سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا اس پر ایک چادر تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس پر اس نے چادر لپیٹ رکھی تھی' اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میں درختوں کے جھنڈ پر گذرا تھا تو میں نے اس میں جانوروں کے بچوں کی آوازیں سنیں اور میں نے ان کو پکڑ کر اپنی چادر میں رکھ لیا' پھر بچوں کی ماں آئی جو میرے سر پر چکر لگانے لگی' تو میں نے ماں کے لیے بچوں ❶ سے چادر ہٹا دی پس آ پڑی ان پر پھر میں نے ماں اور بچوں کو چادر میں لپیٹ لیا' پس یہ سب میرے پاس ہیں' آپ نے فرمایا: ''ان کو رکھ دے پھر میں نے ان کو رکھ دیا' ❷ اور ان کی ماں نے ہر چیز چھوڑ دی (اور) ان سے چمٹنے لگی'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تعجب کرتے ہو ماں کے رحم سے بچوں کے لئے اپنے بچوں پر' اس ذات کی قسم جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت رحم کرنے والا ہے بہ نسبت ماں کے اپنے بچوں پر' پھر انہیں لے جا یہاں تک کہ ان کو رکھ دے جہاں سے تو نے ان کو پکڑا تھا اور ان کی ماں ان کے ساتھ ہو' پھر وہ انہیں لے گیا۔'' ❸

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بچوں پر سے چادر ہٹائی الخ یعنی تاکہ ماں اپنے بچوں کو دیکھے۔

❷ ان کو رکھ دیا الخ یعنی ان کو کھول دیا۔ ❸ پھر وہ ان کو لے گیا الخ اے ہمارے مالک! ایسی احادیث کے بھروسہ پر ہماری زندگانی ہے تو اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت سے ہمیں جہنم اور قبر کے عذاب سے نجات دے اور ہم کو جنت میں پہنچا دے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۳۷۸ - (۱۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَ امْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ بَلٰى قَالَتْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلٰى قَالَتْ إِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِيْ وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْكِيْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ وَ الَّذِيْ يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَأَبٰى أَنْ يَّقُوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ٤٢٩٧)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض غزوات میں ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے آپ ایک قوم پر گزرے تو آپ نے فرمایا: ''تم کون لوگ ہو؟'' انہوں نے عرض کیا' ہم مسلمان ہیں اور ایک عورت اپنی ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہی تھی اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا' جس وقت آگ کی لپٹ اٹھتی تو وہ اپنے لڑکے کو دور کرتی ❶ پھر وہ عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا تم اللہ کے رسول ہو؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' عورت نے کہا' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' کیا اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' عورت نے کہا' کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ماں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں؟ (اپنے بچے کے ساتھ) آپ نے فرمایا: ''ہاں'' عورت نے کہا' تحقیق ماں ❷ تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی' رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر روتے ہوئے جھکایا' پھر اپنا سر اس عورت کی طرف اٹھایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عذاب نہیں ❸ کرتا مگر سرکشی کرنے والے ایسے سرکش کو کہ جو سرکشی کرے ❹ اللہ تعالیٰ پر اور لا الٰہ الا اللہ کہنے کا انکار کرے۔'' ❺

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لڑکے کو دور کرتی ہے الخ یعنی تا کہ وہ آگ کی گرمی سے تکلیف نہ اٹھائے۔ ❷ ماں اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی الخ یعنی خواہ کتنی ہی شرارت کرے۔ ❸ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عذاب نہیں کرتا الخ یعنی ہمیشہ۔ ❹ اللہ تعالیٰ پر سرکشی کرے الخ یعنی اس کے حکم کا خلاف کرے۔ ❺ اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کرے اس حدیث میں تمام اہل توحید کو بشارت اور خوشخبری ہے۔

۲۳۷۹ - (۱۶) وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ إِنَّ فُلَانًا عَبْدِيْ يَلْتَمِسُ أَنْ يُّرْضِيَنِيْ أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ جِبْرِيْلُ رَحْمَةُ

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''بندہ ❶ رضا مندی ڈھونڈتا ہے اللہ تعالیٰ کی' پھر اس ڈھونڈنے کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے' تو اللہ عزوجل جبرائیل علیہ السلام کو فرماتا ہے: ''میرا فلاں بندہ ڈھونڈتا ہے کہ مجھے راضی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَهَا اَهْلُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ اِلَى الْاَرْضِ (رواه احمد) (احمد في المسند ٥/ ٢٧٩)

رکھے، سن لو! میری رحمت اس پر ہے، پھر جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت فلاں پر ہو اور یہی بات کہتے ہیں، فرشتے اٹھانے والے عرش کے اور وہ فرشتے کہ جو ان کے گرد ہیں ❷ یہاں تک کہ اس بات کو ساتوں آسمانوں کے فرشتے کہتے ہیں پھر اس شخص کے لئے رحمت اترتی ہے زمین کی طرف۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی الخ یعنی طاعات کے ادا کرنے کے ساتھ۔ ❷ یہاں تک کہ اس بات کو ساتوں آسمانوں کے الخ اس حدیث سے عرش کا سات آسمانوں کے اوپر اور اللہ عزوجل کا اس کے بھی اوپر ہونا ثابت ہوا۔

٢٣٨٠ - (١٧) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ''پس ان میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں ❶ اور ان میں سے بعض میانہ رو ہیں اور ان میں سے بعض سبقت کرنے والے ہیں نیکیوں میں'' آپ نے فرمایا: ''یہ سب بہشت میں ہیں۔'' (بیہقی فی کتاب البعث والنشور)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس آیت کی تفسیر میں حسن بصری رحمہ اللہ کا یہ قول ہے کہ سابق وہ ہے جس کی نیکیاں اس کی برائیوں پر غالب ہوں اور میانہ رو وہ ہے کہ جس کی نیکیاں برائیوں کے برابر ہوں اور ظالم وہ ہے کہ جس کی برائیاں نیکیوں پر غالب ہوں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

صبح و شام اور سونے کے وقت کی دعائیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٣٨١ - (١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمْسٰى قَالَ ((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جس وقت شام کرتے تو فرماتے: ''ہم نے شام کی اور شام کی ملک نے اس حال میں کہ ملک اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت اور تعریف ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسْلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذَالِكَ اَيْضًا ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ))۔ (رواه مسلم) (البخاری حدیث رقم ٦٣٦٥ ومسلم حدیث رقم (٧٤۔ ٢٧٢٣)

وہ ہر چیز پر قادر ہے' یاالٰہی! میں بھلائی مانگتا ہوں اس رات کی اور اس چیز کی بھلائی کہ جو اس میں ہے اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس رات کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے کہ جو اس میں ہے' یاالٰہی! میں تیرے ساتھ کاہلی سے پناہ مانگتا ہوں اور انتہائی بڑھاپے سے اور بڑھاپہ کی برائی سے اور دنیا کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے" اور جس ❶ وقت آپ صبح کرتے' یہی فرماتے: اصبحنا و اصبح الملك لله اور ایک روایت میں ہے: "اے میرے رب میں تیرے ساتھ عذاب سے پناہ مانگتا ہوں کہ دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔" ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اور جب صبح ہوتی تو بھی اسی طرح فرمایا کرتے مگر امسينا و امسى الملك کے مقام پر اصبحنا واصبح الملك لله فرماتے تھے یعنی ہم نے صبح کی اور اللہ تعالیٰ کے ملک نے صبح کی اور الليلة کی بجائے اليوم پڑھے۔

❷ اور قبر کے عذاب سے الخ اس حدیث سے قبر کے عذاب کا ثبوت ہوا قبر کا عذاب قرآن مجید کی بہت سی آیات اور رسول اللہ ﷺ کی بہت سی احادیث سے ثابت ہے اور اہل سنت و جماعت کا یہی مذہب ہے۔

٢٣٨٢ - (٢) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰی وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ))۔ (البخاری حدیث رقم ٧٣٩٤ وابوداود حدیث رقم ٥٠٤٩ والترمذی حدیث رقم ٣٤٧٧ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨٨٠ واحمد فی المسند ٥/ ١٥٤)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ جس وقت کہ رات بچھونے پر آتے تو ❶ اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے ❷ پھر کہتے' یاالٰہی! تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں ❸ اور زندہ ہوتا ہوں اور جس وقت جاگتے' کہتے اللہ تعالیٰ کے لئے سب تعریف ہے کہ ہمارے مارنے ❹ کے بعد جگایا اور اسی کی طرف رجوع ہے۔" (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اپنا ہاتھ الخ یعنی دایاں ہاتھ۔ ❷ اپنے رخسار کے نیچے الخ یعنی دائیں رخسار کے۔ ❸ میں مرتا اور زندہ ہوتا ہوں الخ یعنی سوتا اور جاگتا ہوں ❹ مارنے کے بعد الخ یعنی سلانے کے بعد کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی موت ہے۔

٢٣٨٣ - (٣) (رواه البخاری) ومسلم عن البراء۔ (مسلم حدیث رقم ٥٩۔ ٢٧١١)

اور مسلم نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٢٣٨٤ - (٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَوٰی اَحَدُكُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس وقت تم میں سے کوئی ایک اپنے بچھونے کی طرف جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِدَاخِلَةِ إِزَارِهٖ فَإِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ ((بِاسْمِكَ رَبِّىْ وَضَعْتُ جَنْبِىْ وَبِكَ أَرْفَعُهٗ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِىْ فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ)) وَفِىْ رِوَايَةٍ ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِىْ رِوَايَةٍ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لَهَا۔ (البخاری حدیث رقم ٦٣٢٠ ومسلم حدیث رقم (٦٤۔ ٢٧١٤) وابوداود والترمذی حدیث رقم ٣٤٦١ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨٧٤ والدارمی حدیث رقم ٢٦٨٤ واحمد فی المسند ٢/ ٢٩٥)

پکڑے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنا بچھونا اپنے تہبند کے اندر کے کونے سے جھاڑے ❶ اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا چیز اس کے بچھونے پر پڑی ہے' پھر کہے اے میرے پروردگار! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنی کروٹ رکھی اور تیرے نام کے ساتھ اور تیری مدد سے میں اسے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان قبض کرے ❷ تو اس پر مہربانی فرما اور اگر تو اس کو چھوڑے ❸ تو اس کی اس چیز کے ذریعہ حفاظت کر جس کے ذریعہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔'' اور ایک روایت میں یہ ہے پس چاہئے کہ بچھونے کو اپنے کپڑے کے کونے کے ساتھ تین بار جھاڑے اور اس روایت میں وان امسکت نفسی فاغفرلھا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنا بچھونا جھاڑے الخ سنت یہ ہے کہ سونے سے پہلے بستر کو جھاڑ لے تا کہ اگر کوئی کیڑا مکوڑا اور گرد وغبار ہو تو وہ دور ہو جائے' پھر وہ دعا پڑھے جو آگے مذکور ہے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے سو رہے' بستر جھاڑ لینا خصوصاً اندھیرے میں نہایت حکمت کی بات ہے۔ ❷ اگر تو میری جان قبض کرے یعنی نیند میں مجھ کو فوت کر لے۔ ❸ اگر تو اس کو چھوڑے الخ یعنی اس کو زندہ رکھے۔

٢٣٨٥ - (٥) عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِىْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِىْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِىْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِىْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِىْ أَرْسَلْتَ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهٖ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا اَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ ((اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِىْ إِلَيْكَ إِلٰى قَوْلِهٖ أَرْسَلْتَ)) وَقَالَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جس وقت جگہ پکڑتے تھے اپنے بچھونے کی طرف تو آپ اپنے دائیں پہلو پر سوتے' پھر کہتے' یاالٰہی! میں نے خالص متوجہ کیا اپنی ذات کو تیرے حکم کی طرف اور میں نے اپنا منہ تیری طرف متوجہ کیا اور میں نے اپنا کام تیری طرف ❶ سونپا اور میں نے لگائی اپنی پیٹھ تیری طرف' تیرے شوق' تیرے خوف اور تیرے عذاب سے پناہ اور نہیں نجات مگر تیری رحمت سے' تیری کتاب کے ساتھ میں ایمان لایا جو کہ تو نے اتاری ہے اور تیرے نبی کے ساتھ کہ جس کو تو نے بھیجا ہے'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ان کلمات کو کہا پھر اسی رات میں مر گیا تو وہ دین اسلام پر مرا'' اور ایک روایت میں ہے براء رضی اللہ عنہ نے کہا' رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ''اے فلاں! جس وقت کہ تو اپنے بچھونے کی طرف جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۷۴۸۸ ومسلم حدیث رقم (۵۶۔ ۲۷۱۰) والترمذی حدیث رقم ۲۳٤٥٤ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۷٦ والدارمی حدیث رقم ۲٦۸۳ واحمد فی المسند ٤/ ۲۸۵)

پکڑے تو نماز کی طرح کا وضو ❷ کر پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ پھر کہہ اللھم اسلمت نفسی الیك ارسلت تک اور آپ نے فرمایا: ''پس اگر تو اپنی اس رات میں مرے تو مرے گا دین اسلام پر اور اگر تو نے صبح کی تو بھلائی کو ❸ پہنچے گا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تیری طرف الخ یعنی میں نے تجھ پر اعتماد کیا اور تیری طرف پناہ لی۔ ❷ نماز کی طرح کا وضو الخ یعنی پورا۔ ❸ بھلائی کو پہنچے گا الخ یعنی بہت بھلائی کو یا دارین کی بھلائی کو۔

۲۳۸٦ - (٦) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ ((اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَّا كَافِىَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِىَ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٦٤۔ ۲۷۱۵) وابوداود حدیث رقم ۵۰۵۳ والترمذی حدیث رقم ۳٤۵٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جس وقت اپنے بچھونے کی طرف آتے تو کہتے: ''سب حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کہ جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور ہماری مہمات کو کفایت کیا اور ہم کو ٹھکانا دیا پس ان میں سے بہت لوگ ہیں کہ ان کے لیے کوئی ❶ کفایت کرنے والا ہے ❷ نہ ٹھکانا دینے والا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں کفایت کرنے والا الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں محفوظ نہیں رکھا ہر دن کی ایذا رسانی سے بلکہ وہ ان پر غالب ہو رہی ہے۔ ❷ اور نہ ٹھکانا دینے والا الخ یعنی کوچوں اور بازاروں اور جنگلوں میں سرگرداں پھرتے ہیں اور گرمی اور سردی میں ایذا پاتے ہیں۔

۲۳۸۷ - (۷) عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِيْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَآءَهٗ رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَآءَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَآءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَآءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى بَطْنِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ. (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۵۳٦۱ ومسلم حدیث رقم (۸۰۔ ۲۷۲۷) وابوداود حدیث رقم ۵۰٦۲ والترمذی حدیث رقم ۳٤٦۹ واحمد

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس اس لیے آئیں کہ شکایت کریں آپ سے اپنی مشقت کی جو کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں میں چکی سے پائی تھی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی تھی بات یہ کہ آپ کے پاس غلام آئے ہیں'' پس فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کو نہ پایا تو یہ ذکر کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ❶ پھر جب آپ آئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے' تو انہوں نے آپ کو خبر دی ❷ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ہمارے پاس آئے اس حالت میں کہ ہم اپنے بچھونے پر لیٹ رہے تھے' پس ہم نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو'' پھر آپ آئے اور میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدم کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر پائی' آپ نے فرمایا کیا میں تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱/۸۰)

کو اس چیز سے بہتر نہ بتلاؤں کہ جو تم نے مانگی ہے؟ وہ یہ ہے کہ جس وقت تم اپنے بچھونے پر جاؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمدللہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو پس یہ تمہارے لئے ❸ خادم سے بہتر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے الخ یعنی ان سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دینا کہ خادم مانگنے کے لیے آئی تھی۔ ❷ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی الخ یعنی جو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ❸ یہ تمہارے لئے بہتر ہے خادم سے الخ قدرت کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلایا اس لیے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم دینا منظور تھی اور اس ذکر کی تاثیر یہ ہے کہ جو شخص کسی کام میں تھک جائے اور سوتے وقت اس کو اس نیت سے پڑھے تو اس کی تھکاوٹ نہ رہے گی۔

۲۳۸۸- (۸) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّ ثَلٰثِيْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ۔ (رواه مسلم)

(مسلم حديث رقم ۸۱۔ ۲۷۲۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس ارادہ سے آئیں کہ آپ سے خادم مانگیں' آپ نے فرمایا: ''میں تم کو وہ چیز نہ بتاؤں کہ خادم سے بہتر ہو' تینتیس بار سبحان اللہ پڑھو' تینتیس بار الحمدللہ پڑھو اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھو' ہر نماز کے بعد اور سونے کے وقت۔'' (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۳۸۹- (۹) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ نَحْيٰى وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة)

(ابو داود حديث رقم ۵۰۶۸ والترمذی حديث رقم ۳۴۵۱ وابن ماجه حديث رقم ۳۸۶۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صبح کرتے تھے' کہتے: ''یا الٰہی! تیری قدرت کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیری قدرت کے ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے نام کے ساتھ ہم جیتے ہیں اور تیرے نام سے ہم مرتے ہیں اور تیری طرف رجوع ہے'' اور جب شام کرتے کہتے: ''یا الٰہی! تیری قدرت سے ہم نے شام کی اور تیری قدرت سے ہم نے صبح کی اور تیری مدد کے ساتھ ہم زندہ رہتے ہیں اور تیری مدد کے ساتھ ہم مرتے ہیں اور تیری طرف اٹھنا ہے۔'' (ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور تیری طرف اٹھنا ہے یعنی مرنے کے بعد۔

۲۳۹۰- (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ اَقُوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَ اِذَا اَمْسَيْتَ وَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد والدارمی) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٦٧ والترمذی حدیث رقم ٣٤٥٢ والدارمی حدیث رقم ٢٦٨٩ واحمد فی المسند ٢/١٩٦)

نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھ کو حکم کیجئے ایک چیز کے ساتھ کہ میں اس کو کہوں ❶ جس وقت کہ میں صبح کروں اور جب میں شام کروں' آپ نے فرمایا: ''تو کہہ یاالٰہی! جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے آسمانوں کے پیدا کرنے والے اور زمین کے' اے ہر چیز کے رب اور ہر چیز کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر تو ہی' میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اور اس کے شرک کروانے سے'' اس کو کہہ جس وقت کہ تو صبح کرے اور شام کرے اور جس وقت کہ تو اپنے سونے کی جگہ پر آئے''۔ (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ میں کہوں الخ یعنی اس کا ہمیشہ ورد کروں۔

٢٣٩١ - (١١) وَعَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَايَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهٗ شَيْءٌ فَكَانَ اَبَانٌ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانٌ مَاتَنْظُرُ اِلَيَّ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدْرَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٨٨ والترمذی حدیث رقم ٣٤٤٨ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨٦٩ واحمد فی المسند ١/ ٦٢)

سیدنا ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بندہ نہیں کہ ہر روز صبح میں کہے اور ہر رات شام میں' میں نے اللہ تعالیٰ کے نام سے صبح اور شام کی کہ اس کے نام سے زمین میں کوئی چیز ضرر نہیں کرتی اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے یہ تین بار کہے تو اس کو کوئی چیز ❶ ضرر نہ کرے گی اور جب ابان کو فالج کی بیماری پہنچی تھی تو اس شخص نے ابان کی طرف دیکھنا ❷ شروع کیا تو اسے ابان نے کہا' میری طرف کیا دیکھتا ہے' سن لو! تحقیق حدیث اسی طرح ہے کہ جس طرح میں نے تجھ سے بیان کی لیکن میں نے یہ دعا نہیں پڑھی تھی ❸ اس دن تاکہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر جاری کرے۔ ❹ (ترمذی و ابن ماجہ و ابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے ''اس کو صبح تک بلائے اچانک نہیں پہنچتی اور جو اس کو صبح کے وقت پڑھے تو اس کو بلائے اچانک شام تک نہیں پہنچتی''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس اس کو کوئی چیز ضرر کرے الخ یعنی کوئی بیماری اور آفت اس پر نہ آئے گی ❷ ابان کی طرف دیکھنا الخ یعنی اس حدیث کو بیان کرتے وقت تعجب سے ابان کی طرف دیکھتا تھا کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو تم کو فالج کی بیماری کیوں آتی۔ ❸ میں نے اس دن یہ دعاء نہیں پڑھی تھی الخ کیونکہ بھول گئے۔ ❹ تاکہ جاری کرے الخ یعنی میرے مقدر میں فالج گرنا تھا تو حق تعالیٰ نے اس روز یہ دعاء مجھ کو بھلادی اور مجھ پر فالج گر گیا لہٰذا اس حدیث کی صحت میں کچھ شک نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضائے مبرم یعنی قطعی نہیں رک سکتی اور جو تقدیر میں ہے وہ ضرور پورا ہوتا ہے اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پھر اس دعا کے پڑھنے سے کیا حاصل ہے کیونکہ یہ علم نہیں ہے کہ قضاء مبرم ہے یا معلق احتمال ہے کہ قضاء معلق ہو اس دعا کے پڑھنے پر یعنی یہ دعا اگر پڑھ لے گا تو اس صدمہ سے محفوظ رہے گا اور جب دعاء پڑھ لے تو سمجھنا چاہئے کہ تقدیر میں اس آفت کا ٹل جانا تھا اس دعا کی برکت سے اور اگر نہ پڑھے اور آفت آجائے تو اس سے معلوم ہوا کہ ہماری تقدیر میں آفت کا گرنا ضروری تھی اب ہم دعا کیسے پڑھ سکتے کیونکہ تقدیر سے بچنا محال ہے۔

۲۳۹۲ - (۱۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَافِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ شَرِّمَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْٓءِ الْكِبَرِ اَوِ الْكُفْرِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ مِّنْ سُوْٓءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ سُوْٓءِ الْكُفْرِ۔

(مسلم حديث رقم (٧٤ـ ٢٧٢٣) وابو داود حديث رقم ٥٠٧١ والترمذی حديث رقم ٣٤٥٠)

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شام کرتے تو فرماتے تھے ہم نے شام کی اور ملک نے شام کی اللہ تعالیٰ کے لئے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ اکیلا' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہت اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' اور اے میرے پروردگار! میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں اس چیز کی کہ جو اس شب میں واقع ہو اور اس چیز کی بھلائی کہ جو اس شب کے بعد واقع ہو اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے کہ جو اس رات میں واقع ہو اور اس چیز کی برائی سے کہ جو اس رات کے بعد واقع ہوا ے میرے پروردگار میں تیرے ساتھ کاہلی اور بڑھاپے کی برائی یا کفر کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔'' اور ایک روایت میں بڑھاپہ کی اور تکبر کی برائی سے ہے' اے میرے رب! میں تیرے ساتھ ❶ عذاب دوزخ اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں'' اور جب کہ ❷ صبح کرتے یہی کہتے اصبحنا و اصبح الملك لله (ابوداؤد و ترمذی) اور ترمذی کی روایت میں لفظ من سوٓء الكفر کا ذکر نہیں کیا۔

فوائد الحدیث: ❶ رب انی اعوذبك من عذاب فی النار و عذاب فی القبر اور مسلم کی روایت میں ہے اللهم انی اعوذبك من الكسل و الهرم وسوء الكبر و فتنة الدنيا و عذاب القبر اور جزری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب عدہ میں ابوداود کے الفاظ کو اختیار کیا ہے حالانکہ چاہئے یہ تھا کہ مسلم کے الفاظ کو اختیار کرے کیونکہ مسلم کے الفاظ بہت صحیح ہیں اور سوء الکبر میں کبر ساتھ فتح باء موحدہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور معنی یہ ہیں کہ عمر کی درازی اور اس کی آفات سے پناہ مانگتا ہوں اور اس دیوانگی سے جو عمر کی درازی کے باعث لاحق ہوتی ہے اور باء کے سکون کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے اور اس کے معنی نخوت اور غرور کے ہیں اور پہلی روایت صحیح ہے۔ (شرح عدہ) ❷ اور جس وقت کہ صبح کرتے کہتے تھے یعنی یہی دعا پڑھتے صبح کے وقت لیکن امسینا و امسی الملک کے مقام اصبحنا و اصبح الملک پڑھتے۔

٢٣٩٣ - (١٣) وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُوْلُ قُوْلِي حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَأْلَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ (رواه ابو داؤد) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٧٥)

نبی ﷺ کی بعض بیٹیوں رضی اللہ عنہن سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کو سکھلاتے تھے پس فرماتے کہہ: ''جس وقت کہ تو صبح کرے پاکی اور تعریف اللہ کے لئے ہے اور نہیں قوۃ مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو گھیرا ہوا ہے ❶ اپنے علم کے لحاظ سے پس تحقیق جس شخص نے یہ کلمات صبح کے وقت کہے تو وہ شام تک محفوظ رہتا ہے اور جس نے شام کو کہے تو وہ صبح تک محفوظ ❷ رہتا ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اعلم ان الله علی کل شیء قدیر وان الله قد احاط بکل شیء علما سید جمال الدین نے کہا یہ دونوں صفات اللہ عزوجل کی اس کلام میں موجود ہیں یعنی علم شامل اور قدرت کاملہ یہی عمدہ ہیں مہمات دین کے اثبات میں اور اس شخص کے رد میں جو حشر اجساد کا انکار کرتا ہے۔ (حاشیہ مشکوۃ) ❷ محفوظ رہتا ہے یعنی بلاؤں اور خطاؤں سے۔

٢٣٩٤ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ مَافَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَافَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٧٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی صبح کے وقت یہ کہے' پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو جب کہ شام کرتے ہو ❶ اور جب کہ صبح کرتے ہو اور اس کے لئے آسمانوں اور زمین میں تعریف ہے اور عصر کے وقت تسبیح بیان کرو اور ظہر کے وقت تا قول و کذلک تخرجون جس نے یہ آیات پڑھیں اس نے صبح کو وہ چیز پائی کہ جو اس سے اس دن میں رہ گئی تھی اور جس نے پڑھیں شام کے وقت اس نے وہ چیز پائی کہ جو اس سے رہ گئی تھی اس رات میں۔'' (ابوداؤد) ❷

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مغرب عشاء کے وقت۔ ❷ امام نووی رحمہ اللہ نے اذکار میں کہا ہے کہ ابوداؤد نے اس پر سکوت کیا اور اس کو ضعیف نہیں کہا' جبکہ امام بخاری نے اس کو اپنی تاریخ کبیر و کتاب الضعفاء میں ضعیف کہا اور طبرانی اور ابن السنی نے بھی اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ذکر کیا ہے اور ابوداود کی اسناد میں محمد بن عبدالرحمٰن بیلمانی ہے اور وہ ضعیف ہے۔ (نزول الابرار) اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جو کوئی ان آیات کو جو اس حدیث میں مذکور ہے صبح کے وقت پڑھتا ہے تو جو بھلائی اور ان کا ورد اس دن میں فوت ہو جاتا ہے تو اس کو اس کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے اور اسی طرح شام کے پڑھنے سے رات کی بھلائی اور فوت شدہ ورد کا ثواب پاتا ہے۔ معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ نافع بن ازرق نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا پانچ نمازوں کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں اور انہوں نے یہ آیات پڑھیں یعنی فسبحان الله سے تظهرون تک اور فرمایا کہ ان آیات نے پانچ نمازوں اور ان کے اوقات کو جمع کیا۔

۲۳۹۵ - (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ عَیَّاشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ كَانَ لَهٗ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِیْلَ وَ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ حُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِیْ حِرْزٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰی كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰی یُصْبِحَ قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَرَاٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَیَّاشٍ یُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَیَّاشٍ۔ (رواه ابوداوٗد و ابن ماجة) (ابوداود حدیث رقم ۵۰۷۷ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۶۷)

سیدنا ابوعیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ صبح کے وقت کہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ تنہا' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہت اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اس کے لئے اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوتا ہے' اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں' اس سے دس برائیاں دور کی جاتی ہیں اور اس کے لئے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور وہ شام تک شیطان سے پناہ میں ہوتا ہے اور جس نے ان کلمات کو شام کے وقت کہا اس کے لئے صبح تک اسی کی مانند ہوتا ہے۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور کہا' اے اللہ کے رسول! تحقیق ابوعیاش آپ سے حدیث نقل کرتا ہے ایسے اور ایسے' آپ نے فرمایا: ''ابوعیاش نے سچ کہا۔'' (ابوداؤد و ❶ ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی جید اسناد سے اور اس کو نسائی اور احمد نے بھی ذکر کیا ہے۔ اور یہ جو فرمایا کہ ابوعیاش نے سچ کہا' تو اس سے حدیث کی مزید تصدیق ہوگئی۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

۲۳۹۶ - (۱۶) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ اَسَرَّ اِلَیْهِ فَقَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِیْ لَیْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِّنْهَا وَاِذَاصَلَّیْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ فَاِنَّكَ اِذَا مُتَّ فِیْ

سیدنا حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں چپکے سے بات کہی اور فرمایا: ''جس وقت تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو اور اس سے پہلے کہ تو کلام کرے کسی سے' سات مرتبہ یوں کہے: ''یاالٰہی! مجھے آگ سے پناہ دے'' پس جس وقت تو یہ کہے گا اور تو اسی رات میں فوت ہو جائے تو تیرے لئے آگ سے خلاصی لکھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِّنْهَا۔ (رواه ابوداؤد)

(ابوداود حدیث رقم ٥٠٧٩)

جائے گی اور جس وقت کہ تو صبح کی نماز پڑھے اور تو اسی طرح کہے تو تحقیق اگر تو اس دن میں فوت ہو جائے تو تیرے لئے آگ سے خلاصی لکھی جائے گی۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٣٩٧ - (١٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَایَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ يَعْنِي الْخَسْفَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٧٤ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨٧١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان کلمات کو چھوڑیں صبح کے وقت اور شام کے وقت' یا الٰہی! میں تجھ سے عافیت چاہتا ہوں اپنی دنیا و آخرت میں' یا اللہ! میں تجھ سے گناہوں سے معافی مانگتا ہوں ❶ اور سلامتی اپنے دین و دنیا کے امور میں اپنے اہل کے حق میں اور اپنے مال میں' یا الٰہی! میرے ❷ عیب ڈھانپ اور خوف کی چیزوں سے امن میں رکھ' یا الٰہی! مجھے محفوظ رکھ میرے آگے سے' میرے پیچھے سے' میرے دائیں سے' میرے بائیں سے' میرے اوپر سے اور تیری بڑائی کے ساتھ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں اچانک ہلاک کیا جاؤں ❸ اپنے نیچے سے'' یعنی زمین میں دھنس جاؤں۔ (ابوداؤد ❹)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سلامتی یعنی عیوب سے۔ ❷ یا الٰہی! میرے عیب ڈھانپ اور خوف کی چیزوں سے امن میں رکھ الخ یعنی مجھ سے بلائیں رفع کر اور یہ معنی ہیں اللھم استر عوراتی و آمن روعاتی کے امام نووی رحمہ اللہ نے اذکار میں' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ اور ابن حبان نے اس کو عورتی اور روعتی روایت کیا ہے افراد کے ساتھ مگر ابن شیبہ نے عوراتی اور روعاتی جمع کے ساتھ روایت کیا ہے اور عورت ہر وہ کام ہے کہ جب وہ ظاہر ہو تو اس سے شرم آئے اور روع گھبراہٹ کو کہتے ہیں۔ ❸ اس سے کہ ہلاک کیا جاؤں الخ یعنی زمین میں دھنس جانے سے پناہ مانگتا ہوں یہ معنی ہیں من ان اغتال من تحت کے' وکیع بن جراح نے کہا اغتال سے مراد زمین میں دھنسنا ہے۔ ❹ یہ ابوداؤد نے نقل کی الخ امام نووی نے اذکار میں کہا کہ اس کو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے صحیح اسناد سے ذکر کیا ہے۔ اس کو ابن حبان نے بھی ذکر کیا اور اس کو صحیح کہا ہے اور اس کو حاکم نے ذکر کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٣٩٨ - (١٨) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَ نُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس دعا کو صبح کے وقت کہے' یا الٰہی! ہم نے اس حال میں صبح کی کہ ہم تجھ کو گواہ کرتے ہیں اور ہم تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو گواہ کرتے ہیں اور تیرے فرشتوں کو اور تیری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ) وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (ابوداود حدیث رقم ۵۰۷۸)

سب مخلوقات کو اس کے ساتھ کہ تحقیق تو اللہ ہے کوئی معبود نہیں مگر تو اکیلا' تیرا کوئی شریک نہیں' تحقیق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے اور رسول ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ گناہ بخشتا ہے کہ جو اس سے اس دن میں صادر ہوئے ❶ اور اگر ان کلمات کو شام کے وقت کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ گناہ بخشتا ہے کہ جو اس سے اس رات میں صادر ہوئے۔" (ترمذی ❷ وابوداؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ گناہ کہ جو اس سے اس دن میں صادر ہوئے الخ یعنی صغیرہ۔ ❷ یہ ترمذی نے نقل کی الخ اس کو طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا' اور ابوداؤد نے زیادہ کیا کہ جو شخص ان کلمات کو صبح وشام ایک بار کہتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا چوتھا حصہ آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور جو شخص دو بار پڑھتا ہے تو اس کو نصف آزاد کر دیتا ہے اور جو شخص تین بار پڑھتا ہے تو اس کے تین حصے آزاد کر دیتا ہے اور جو شخص چار بار پڑھتا ہے تو اس کا سارا بدن آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔

۲۳۹۹ - (۱۹) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلَاثًا رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۴۴۹ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۷۰ واحمد فی المسند ۵/ ۳۶۷)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی مسلمان بندہ جو کہ شام کے وقت اور صبح کے وقت تین بار کہے میں راضی ہوا اللہ تعالیٰ کے ساتھ رب ہونے پر' اسلام کے ساتھ دین ہونے پر' اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ نبی ہونے پر مگر اللہ تعالیٰ ❶ پر لازم ہوگا کہ اس کو قیامت کے دن راضی کرے۔" ❷ (احمد وترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی از راہ فضل وکرم کے۔ ❷ یعنی اتنا ثواب دے گا کہ یہ راضی ہو جائے گا۔

۲۴۰۰ - (۲۰) وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ اَوْتَبْعَثُ عِبَادَكَ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ۳۴۵۸ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۷۷)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھتے پھر کہتے' یاالٰہی! مجھے اپنے عذاب سے بچا اس دن کہ جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا' یا کہا ❶ اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ یا کہا تو اٹھائے گا یعنی راوی کو شک ہے تجمع اور تبعث میں کہ ان دونوں میں سے کون سا لفظ فرمایا۔

٢٤٠١- (٢١) وَاَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ۔ (احمد فی المسند ٤/ ٢٨١)

اور احمد نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

٢٤٠٢- (٢٢) وَعَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَاَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٤٥)

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جس وقت رسول اللہ ﷺ سونے کا ارادہ کرتے تھے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے، پھر کہتے: ''یا الٰہی! مجھ کو اپنے عذاب سے بچا اس دن کہ جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا'' تین بار کہتے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٤٠٣- (٢٣) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّمِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٥٢)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اپنے سونے کے وقت کہتے تھے: یا الٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں تیرے عزت والے چہرہ اور تیرے پورے کلمات ❶ کے ساتھ اس چیز کی برائی سے ❷ کہ تو اس کی پیشانی کے بال ❸ پکڑنے والا ہے، یا الٰہی! تو قرض کو اور گناہ کو دور کرتا ہے، یا الٰہی! تیرا لشکر شکست نہیں دیا جاتا ❹ اور تیرا وعدہ خلاف نہیں کیا جاتا، نہیں نفع ❺ دیتی دولت مند کو تیرے عذاب سے دولت مندی، تو پاک ہے اور تیری تعریف بیان کرتا ہوں۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اسماء وصفات کے یا تیری کتابوں کے۔ ❷ اس چیز کی برائی سے الخ یعنی ہر چیز کی برائی سے۔ ❸ بال پیشانی کے الخ یعنی ہر چیز کی برائی سے۔ ❹ شکست نہیں دیا جاتا الخ یعنی آخر الامر میں مغلوب نہیں ہوتا۔ ❺ بلکہ عمل صالح نفع دیتے ہیں۔

٢٤٠٤- (٢٤) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِیْ اِلٰی فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْعَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْعَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْعَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٣٤٥٧)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ کہے کہ جب وہ اپنے بچھونے پر جائے ''میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں ایسا اللہ تعالیٰ کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ، زندہ ہے خلق کا قائم رکھنے والا اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں'' تین بار کہے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخشتا ہے اگرچہ دریا کی جھاگ کے مانند ہوں یا گنتی ریت عالج کی ❶ یا گنتی درخت کے پتوں کی یا گنتی دنیا کے دنوں کی۔'' (ترمذی) اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عالج کی ریت الخ عالج ایک جنگل کا نام ہے مغرب کی زمین میں وہاں ریت بہت ہوتی ہے۔

۲۴۰۵- (۲۵) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُّسْلِمٍ يَّاْخُذُ مَضْجَعَهُ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ (رواه الترمذي) (الترمذي حديث رقم ٣٤١٨)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں کوئی مسلمان کہ سوتے وقت قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھتا مگر اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ متعین کرتا ہے تو اس کے پاس کوئی تکلیف دینے والی چیز نہیں ❶ آتی یہاں تک کہ وہ جاگے جس وقت جاگے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ متعین کرتا ہے الخ یعنی فرشتہ کو حکم کرتا ہے کہ اس کی حفاظت کرے ضرر کرنے والی چیزوں سے۔

۲۴۰۶- (۲۶) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّادَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ يُسَبِّحُهٗ وَيُكَبِّرُهٗ وَيَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ خَصْلَتَانِ اَوْخُلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَكَذَا فِيْ رِوَايَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو عادتیں (چیزیں) ہیں جن کو کوئی مسلمان شخص اختیار کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا' خبردار! وہ دونوں چیزیں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے کم ہیں' ایک تو یہ چیز ہے کہ سبحان اللہ پڑھے ہر نماز فرض کے بعد دس بار الحمدللہ دس بار' اللہ اکبر دس بار' انہوں (راوی) نے کہا' پس میں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ان (تسبیحات) کو اپنے ہاتھ پر شمار تھے' آپ نے فرمایا: ''یہ زبانِ پر ڈیڑھ سو ❶ ہیں اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں ❷ اور دوسری چیز یہ ہے کہ جب وہ اپنی سونے کی جگہ پر آئے تو سبحان اللہ' اللہ اکبر اور الحمدللہ سو بار ❸ پڑھے تو یہ زبان پر سو بار ہیں اور میزان اعمال میں ہزار ہیں ❹ پس تم میں سے کوئی ہے جو رات میں اڑھائی ہزار برائیاں کرتا ❺ ہوگا' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' ہم ان چیزوں پر کس ❻ طرح نہ محافظت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''تمہارے ایک کے پاس شیطان آتا ہے اس حال میں کہ وہ اپنی نماز میں ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کر' فلاں چیز یاد کر' یہاں تک کہ یہ نماز پڑھ کر پھرتا ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ قَالَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَ ثَلَاثِيْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ فِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ۔ (ابوداود حديث رقم ٥٠٦٥ والترمذی حديث رقم ٣٤٧١)

❼ شاید کہ وہ نہ کر سکے اور شیطان اس کی خواب گاہ میں آتا ہے پس ہمیشہ اس کو سلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سو جاتا ہے۔'' (ترمذی و ابوداؤد و نسائی) اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: ''دو خصلتیں ❽ یا دو خلتیں ہیں کہ ان پر مسلمان بندہ محافظت نہیں ❾ کرتا'' اور اسی طرح ابوداؤد کی روایت میں ''والف و خمسمائة فی المیزان'' کے بعد اس طرح ہے کہ فرمایا: چونتیس بار اللہ اکبر کہے جس وقت کہ اپنی خواب گاہ میں آئے اور تینتیس بار حمد کرے اور تینتیس بار تسبیح کرے اور اکثر مصابیح کے نسخوں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس یہ ڈیڑھ سو زبان پر ہیں الخ کیونکہ نماز کے بعد تیس بار پڑھنے سے ڈیڑھ سو ہوئے۔ ❷ اور میزان میں ڈیڑھ ہزار میں الخ یعنی اس حساب سے کہ ایک نیکی دس گنا لکھی جاتی ہے۔ ❸ سو بار یعنی تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار الحمد للہ۔ ❹ اور ہزار ہیں میزان اعمال میں الخ اب کل ملا کر دو ہزار پانچ سو کلمات ہوئے۔ ❺ کرتا ہوگا یعنی اڑھائی ہزار نیکیاں حاصل کرنے کے بعد اتنی برائیاں باقی کہاں رہ سکتی ہیں۔ ❻ کس طرح الخ یعنی ہم ضرور کریں گے کیونکہ یہ عمل آسان ہے۔
❼ پس شاید کہ وہ نہ کر سکے الخ یعنی ان کلمات پر محافظت۔ ❽ یا فرمایا دو خلتیں راوی کو شک ہوا ہے کہ ''خصلتیں'' فرمایا یا ''خلتیں'' دونوں کے معانی ایک ہیں۔ ❾ یعنی بجائے لا یحصیھما رجل مسلم کے لایحافظ علیھما عبدمسلم ہے۔

٢٤٠٧ - (٢٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْبِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حديث رقم ٥٠٧٣)

سیدنا عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت کہے: یاالٰہی! جو نعمت مجھے حاصل ہوئی صبح میں یا تیری مخلوق میں سے کسی کو تو وہ تجھ اکیلے ہی کی طرف سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے لئے ہی تعریف اور شکر ہے، تو تحقیق اس نے اس دن کا شکر ادا کیا اور جو کوئی یہی کلمات شام کے وقت ❶ کہے تو تحقیق اس نے اس رات کا شکر ادا ❷ کیا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ شام کے وقت شام کو یہ دعا پڑھے تو لفظ امسی کہے اصبح کے بدلہ میں۔ ❷ پس تحقیق ادا کیا الخ شکر اس رات کا ایک روایت میں آیا ہے کہ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب تیری نعمتیں مجھ پر بہت ہیں میں ان کا شکر کس طرح ادا کروں؟ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ اے داؤد جب تو نے یہ سمجھ لیا کہ یہ سب نعمتیں میری ہی طرف سے ہیں تو تو نے شکر ادا کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٤٠٨ - (٢٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلَى فِرَاشِهِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ) (مسلم حديث رقم (٦١ ـ ٢٧١٣) وابوداود حديث رقم ٥٠٥١ والترمذى حديث رقم ٥٠٥١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ جب آپ اپنے بچھونے کی طرف آتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے: یاالٰہی! اے آسمانوں کے پروردگار! زمین کے پروردگار! اے ہر چیز کے پروردگار! اے ❶ دانہ اور گٹھلی کے پھاڑنے والے! اے اتارنے والے تورات' انجیل اور قرآن کے! میں تیرے ساتھ ہر برے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو اس کی پیشانی کے بال پکڑنے والا ہے' تو ہی اول ہے ❷ تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے' تیرے پیچھے کوئی چیز نہیں اور تو ظاہر ہے ❸ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی پوشیدہ ہے کوئی چیز تجھ سے زیادہ پوشیدہ نہیں' مجھ سے قرض ادا کر دے اور مجھے فقر سے غنی کر دے۔'' ❹ (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ) اور مسلم نے یہی حدیث تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ نقل کی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اے گٹھلی اور دانے کے پھاڑنے والے الخ دانہ اور گٹھلی اُگنے کے وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہے اوپر کی طرف سے درخت بلند ہو جاتا ہے اور نیچے سے جڑ زمین میں داخل ہوتی جاتی ہے۔ ❷ پہلے تو ہی ہے الخ اور یہ فرمایا کہ اول' آخر اللہ تعالیٰ ہی ہے یعنی اس کی ابتداء ہے نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتداء بھی ہے اور انتہاء بھی' ان کا اول عدم تھا اور آخر فنا ہے۔ ❸ اور تو ظاہر ہے الخ یعنی سب سے اوپر جس کے اوپر کوئی نہیں اور باطن یعنی ہر چیز سے نزدیک ہے قرب علمی سے جس کے ورے کوئی چیز نہیں۔ ❹ اور مجھ کو فقر سے غنی کر الخ حصن حصین میں ہے کہ یہ دعا بستر پر لیٹ کر پڑھتے۔

٢٤٠٩ - (٢٩) وَعَنْ اَبِیْ اَزْهَرِ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حديث رقم ٥٠٥٤)

سیدنا ابوالازہر انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جس وقت رات کو اپنی سونے کی جگہ میں جاتے تھے تو فرماتے: ''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں سوتا ہوں' میں نے اپنی کروٹ اللہ تعالیٰ کے لئے رکھی' یاالٰہی! میرے گناہ بخش' میرے شیطان کو دور کر اور چھڑا گروی میری کو ❶ اور مجھ کو اعلیٰ مجلس میں جگہ عطا فرما۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور میری گروی کو چھڑا الخ گروی سے مراد نفس ہے۔

٢٤١٠ - (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب اپنی سونے کی جگہ میں آتے تو فرماتے: ''سب تعریف اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّذِیْ کَفَانِیْ وَ آوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَ سَقَانِیْ وَ الَّذِیْ مَنَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّ مَلِیْکَهٗ وَاِلٰهَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ (رواہ ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ۵۰۵۸)

کے لئے ہے جس نے مجھ کو کفایت ❶ کیا اور جگہ ❷ دی اور مجھ کو کھلایا اور پلایا اور وہ اللہ تعالیٰ کہ اس نے مجھ پر احسان ❸ کیا اور زیادہ ❹ دیا اور وہ جس نے مجھ کو دیا تو بہت دیا' ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لئے شکر ہے' اے میرے اللہ! ہر چیز کے پروردگار اور اس کے مالک اور ہر چیز کے معبوذ میں تیرے ساتھ آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ مجھ کو کفایت کیا الخ یعنی مجھے خلق سے بے پرواہ کیا۔ ❷ اور مجھ کو جگہ دی الخ یعنی رہنے کو مکان دیا کہ جو سردی اور گرمی سے بچاتا ہے۔ ❸ مجھ پر احسان کیا الخ یعنی اس چیز کے دینے کے ساتھ کہ جس کی مجھ کو ضرورت ہے۔
❹ زیادہ دیا الخ یعنی ضرورت سے زیادہ دیا۔

۲۴۱۱ - (۳۱) وَ عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ شَکَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَقُلْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَ رَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَ رَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ کُلِّهِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْاَنْ یَّبْغِیَ عَزَّجَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ وَالْحَکِیْمُ بْنُ ظُهَیْرِ الرَّاوِیْ قَدْ تَرَكَ حَدِیْثَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۸۹)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے شکایت کی اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں رات کو بے خوابی کی وجہ سے سونہیں سکتا' تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تو اپنے بستر کی طرف آئے تو کہہ' یاالٰہی! ساتوں آسمانوں کے پروردگار اور اس چیز کے کہ جن پر آسمان سایہ کئے ہوئے ہیں' اے زمین کے پروردگار اور اس چیز کے کہ جن کو زمینیں اٹھا رہی ہیں' شیطانوں کے رب اور ان کے کہ جن کو شیطانوں ❶ نے گمراہ کیا ہے تو میرے لئے زیادہ پناہ دینے والا ہو جا اپنی سب مخلوقات کی برائی سے کہ کوئی مجھ پر ان میں سے زیادتی یا ظلم کرے' تیری پناہ غالب ہے اور تیری تعریف بزرگ ہے ❷ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں' کوئی معبود نہیں مگر تو ہی۔'' (ترمذی) اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد قوی ❸ نہیں ہے اور حکیم بن ظہیر جو کہ اس حدیث کا راوی ہے بعض اہل حدیث نے اس کی حدیث چھوڑ دی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان کو الخ یعنی جن وانس۔ ❷ اس حدیث کی سند قوی نہیں اور حصن حصین میں ہے۔ یہ طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور ابن ابی شیبہ نے لیکن ان کی روایت میں اجمعین کی بجائے جمیعا ہے اور یبغی کی بجائے یطغی ہے اور بجائے جل ثناؤك آخر تک کے و تبارك اسمك ہے اور اس میں اسی لفظ پر یہ دعا تمام ہوئی ہے۔ ❸ اور حکیم بن ظہیر الخ سید کے اصل نسخہ میں اسی طرح ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم یائے تحتانیہ کے ساتھ اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ صحیح لفظ حکم ہے' حاء کے زبر سے اور کاف کے ساتھ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٤١٢ - (٣٢) عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْیَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا فِیْهِ وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰى فَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ (رواه ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٨٤)

سیدنا ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی ایک صبح کرے' تو اسے چاہیے کہ وہ کہے' ہم نے صبح کی اور ملک نے صبح کی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے جو عالمین کا پروردگار ہے' یاالٰہی! میں تجھ سے اس دن کی بھلائی مانگتا ہوں' اس کی کشائش اس کی مدد' اس کا نور' اس کی برکت' اس کی ہدایت اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے کہ جو اس دن میں ہے اور اس چیز کی برائی سے کہ جو اس کے پیچھے ہے' پھر جب کوئی شام کرے ❶ تو اسے چاہئے کہ وہ اس کی مانند کہے۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ پھر جب کہ شام کرے تو اسے چاہیے کہ اس کی مانند کہے الخ یعنی اصبحنا و اصبح الملك کی بجائے امسینا و امسی الملك پڑھے اور ھذا الیوم کی جگہ ھذہ اللیلۃ اور مذکر ضمیروں کی جگہ مونث ضمیریں یعنی ''ہ'' کی جگہ ''ھا'' پڑھے۔

٢٤١٣ - (٣٣) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلَاثًا حِیْنَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِیْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ یَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَدْعُوْبِهِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ٥٠٩٠)

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے کہا' ابا جان! میں نے آپ سے سنا کہ آپ ہر روز (یہ کلمات) کہتے ہو: ''یاالٰہی! مجھے عافیت دے میرے بدن میں' یاالٰہی! مجھے عافیت دے میری شنوائی میں' یاالٰہی! مجھے عافیت دے میری بینائی میں' کوئی معبود نہیں مگر تو' اس کو تین بار صبح کے وقت اور تین بار شام کے وقت پڑھتے ہیں تو آپ نے کہا' اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے تھے' تو اس لیے ❶ میں پسند کرتا ہوں کہ آپ کی سنت پر عمل کروں۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس میں اشارہ ہے کہ دعا اور اعمال خیر کے کرنے میں اصلی مقصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا اور اتباع سنت کرنا ہو۔

٢٤١٤ - (٣٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے تھے ❶ تو کہتے' ہم نے صبح کی اور ملک نے صبح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَهُ نَجَاحًا وَاٰخِرَهُ فَلَاحًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِيْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ۔

(النووی فی الاذکار ص ۱۵۵ الحدیث رقم ۱۹۲ وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ ص ۲۳ الحدیث ۳۸)

کی اللہ تعالیٰ کے لیے' سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' ذات کی بزرگی اور صفات کی بزرگی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے' مخلوقات' حکم اور رات و دن اور جو چیزیں آرام پکڑتی ہیں رات اور دن میں سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں' یاالٰہی! اس دن کا اول کر نیکی کا سبب ❷ اور اس کے درمیان کو سبب برآمد حاجات کا اور اس کے آخر کو نجات کا سبب اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر بہت رحم کرنے والے۔'' (یہ حدیث نووی نے ابن سنی کی روایت کے ساتھ کتاب الاذکار میں ذکر کی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جزری رحمہ اللہ نے حصن حصین کی شرح میں کہا کہ پو پھٹنے سے آفتاب کے اونچے ہونے تک کو صباح کہتے ہیں اور مساء سے مراد غروب آفتاب سے فجر تک ہے اور جس شخص نے کہا کہ مساء کا وقت زوال سے داخل ہو جاتا ہے تو اس کا قول بعید ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے الکلم الطیب میں کہا کہ دن کی دونوں طرف سے صبح اور طلوع آفتاب کا درمیان اور مغرب اور عصر کا درمیان مراد ہے اور ''ابکار'' سے دن کا ابتداء مراد ہے۔ اور عشی سے اس کا اخیر اور صباح اور مساء کی تفسیر جو صبح اور شام کے اوراد کی احادیث میں مذکور ہے' وہ یہ ہے کہ صباح سے مراد آفتاب کے نکلنے سے پہلے کا وقت ہے اور مساء سے غروب سے قبل کا وقت اور ان اوراد کا محل صبح کے بعد اور عصر کے بعد ہے۔
❷ نیکی کا سبب الخ یعنی اس کو طاعات میں خرچ کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو یاارحم الراحمین پر ختم کیا' اس لئے کہ اس سے دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔

۲۴۱۵ - (۳۵) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَ كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَ عَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (رواہ احمد والدارمی)

(الدارمی حدیث رقم ۲۶۸۸)

سیدنا عبدالرحمٰن ابن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جس وقت صبح کرتے تو فرماتے تھے: ''صبح کی ہم نے دین اسلام پر اور کلمہ توحید پر اور اپنے نبی محمد (ﷺ) کے دین ❶ پر اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر جو کہ یکسو تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔'' (احمد و دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے نبی کے دین پر الخ اس لفظ کا ظاہر یہ ہے کہ نبی ﷺ اپنی ذات کی طرف بھی مبعوث تھے یا یہ امت کی تعلیم کے لیے ایسا فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ

مختلف اوقات کی دعائیں

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٤١٦ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهُ قَالَ (بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا) فَاِنَّهُ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذَالِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ اَبَدًا۔(متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٢٧١ ومسلم حديث رقم ١١٦-١٤٣٤ وابو داود حديث رقم ٢١٦١ والترمذی حديث رقم ١٠٩٨ وابن ماجه حديث رقم ١٩١٩ والدارمی حديث رقم ٢٢١٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے تو یہ کہے: ''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ' یا الٰہی! ہم کو شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس اولاد سے ❶ دور رکھ کہ جو تو ہمیں نصیب کرے۔'' پس تحقیق شان یہ ہے کہ اگر مرد اور عورت کے درمیان اس جماع سے فرزند مقدر ہو تو اس کو شیطان کبھی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور شیطان کو دور رکھ اس اولاد سے کہ تو نصیب کرے الخ اس سے معلوم ہوا کہ صحبت کرنے سے غرض اولاد کی رکھے صرف آبریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہ ہو اور سنت ہے کہ اس دعا کو خاص وقت پر پڑھ لیا کرے تا کہ اگر اولاد ہو تو بابرکت ہو۔

٢٤١٧ - (٢) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ)۔(متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٣٤٥ ومسلم حديث رقم (٨٣-٢٧٣٠) والترمذی حديث رقم ٣٤٩٦ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٨٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکر اور غم کی شدت کے وقت کہتے ❶ تھے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں کہ عظمت والا بردبار ہے' کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے بڑے عرش کا پروردگار ہے' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں آسمان اور زمین کا پروردگار ہے عرش کریم کا پروردگار ہے۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کہتے تھے الخ یہ دعا سختی اور کرب کے وقت مفید اور مجرب ہے جیسے کوئی درد لاحق ہو یا آگ لگ جائے یا پانی میں ڈوبنے لگے یا اور کسی بلا میں پھنس جائے۔

٢٤١٨ - (٣) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اِسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوْسٌ

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے آپس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا کیا اور ہم آپ کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدْ اِحْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ اِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦١١٥ ومسلم حدیث رقم (١٩۔ ٢٦١٠) وابوداود حدیث رقم ٤٧٨٠ والترمذی حدیث رقم ٣٥١٦ واحمد فی المسند ٥/ ٢٤٠)

بیٹھے ہوئے تھے اور ان میں سے ایک بہت برا کہتا تھا دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا' تحقیق اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا پس نبی ﷺ نے فرمایا میں ایک کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہے تو جاتا رہے اس سے وہ غصہ کہ پاتا ہے' وہ یہ ہے' میں اللہ کے ساتھ مردود شیطان سے پناہ چاہتا ہوں'' تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس شخص سے کہا' کیا تو وہ چیز نہیں سنتا کہ جو نبی ﷺ فرماتے ہیں؟ اس شخص نے کہا' میں ❶ دیوانہ نہیں ہوں۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تحقیق میں دیوانہ نہیں الخ حقیقت میں وہ دیوانہ تھا تب ہی تو نیک بات نہ سنی' نووی رحمہ اللہ نے کہا شاید وہ منافق یا بیوقوف ہوگا اور وہ سخت گنوار ہوگا وہ یہی سمجھا کہ اعوذ باللہ صرف جنون ہی کا علاج ہے۔

٢٤١٩ - (٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٣٠٣ ومسلم حدیث رقم (٨٢۔ ٢٧٢٩) وابوداود حدیث رقم ٥١٠٢ والترمذی حدیث رقم ٣٥٢٤)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اس لئے کہ وہ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ راندے ہوئے شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔'' ❶ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے اور مرغ فرشتہ کو دیکھ کر بولتا ہے' گدھا بسبب حماقت اور بہت زیادہ کھانے کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہے اور مرغ سخاوت' شجاعت اور کم خوابی میں فرشتہ سے مناسبت رکھتا ہے تو فرشتہ کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا میں شریک ہوگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے۔

٢٤٢٠ - (٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ (سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب سفر میں نکلنے کے لیے اپنے اونٹ پر سوار ہو جاتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے' پھر یہ آیت پڑھتے: ''وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لئے یہ سواری فرمانبردار کی' ہم اس کے لیے طاقت رکھنے والے نہیں تھے اور تحقیق ہم اپنے پروردگار کی طرف پھرنے والے ہیں'' یاالٰہی! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی' تقویٰ مانگتے ہیں اور ایسا عمل جس سے تو راضی ہو' یاالٰہی! ہم پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ) وَاِذَا رَجَعَ قَالَ هُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ (اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٤٢٥-١٣٤٢ وابو داود حديث رقم ٢٦٠٢)

آسان کر ہمارا یہ سفر اور ہمارے لئے اس کی درازگی لپیٹ ❶ یا الٰہی! سفر میں تو ہی ❷ صاحب ہے اور اہل میں خبر گیری کرنے والا' یا الٰہی! میں تیرے ساتھ سفر کی مشقت سے پناہ مانگتا ہوں' بری حالت دیکھنے سے' واپسی کے وقت ❸ مال اور اہل میں برائی دیکھنے سے اور جس وقت کہ آپ سفر سے واپس لوٹتے تو یہی کلمات کہتے اور ان میں یہ کلمات زیادہ کرتے ''ہم اپنے پروردگار کے لیے لوٹنے والے' ❹ توبہ کرنے والے' بندگی کرنے والے' حمد کرنے والے ہیں۔'' (مسلم) ❺

فوائد الحدیث: ❶ ہمارے لئے لپیٹ یعنی کم کردے۔ ❷ تو ہی صاحب ہے یعنی نگہبان۔ ❸ واپسی کے وقت الخ یعنی اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ سفر سے واپس آ کر اہل و مال میں نقصان وغیرہ دیکھوں اور رنج اٹھاؤں۔ ❹ واپس لوٹنے والے ہیں الخ یعنی سفر سے سلامتی کے ساتھ اپنے وطن کی طرف۔ ❺ یہ مسلم نے نقل کیا ہے الخ ابوداؤد نے اپنی روایت میں زیادہ کیا کہ نبی ﷺ اور آپ کا لشکر جب ٹیلوں پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب اترتے تو سبحان اللہ کہتے' نووی رحمہ اللہ نے اذکار میں کہا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ معنی مرفوعاً بھی مروی ہے۔ (نزول الابرار)

٢٤٢١ - (٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٤٢٦-١٣٤٣) والترمذی حديث رقم ٣٥٠٢ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٨٨ والدارمی حديث رقم ٢٦٧٢ واحمد فی المسند ٥/ ٨٢)

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب رسول اللہ ﷺ سفر کرتے' سفر کی محنت سے پناہ مانگتے ❶ اور واپس لوٹنے ❷ کی بری ❸ حالت سے اور نقصان ❹ سے زیادتی کے پیچھے' مظلوم کی بد دعا سے ❺ اور اہل و مال میں بری حالت دیکھنے سے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سفر کی محنت سے الخ یعنی سفر کی تکلیف سے۔ ❷ یعنی اعمال صالحہ اور اہل و مال میں۔ ❸ اور لوٹنے کی بری حالت سے یعنی لوٹنے کے رنج سے ❹ اور نقصان سے زیادتی کے پیچھے الخ یعنی ترقی کے بعد تنزل سے۔ ❺ اور مظلوم کی بد دعاء سے الخ مظلوم کی بد دعا سے پناہ مانگی ہے کہ میں کسی پر ظلم نہ کروں تاکہ مجھ پر مظلوم بد دعا نہ کرے۔

٢٤٢٢ - (٧) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نَّزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَّنْزِلِهٖ ذٰلِكَ۔ (رواه مسلم)

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی کسی جگہ پڑاؤ ڈالے ❶ تو کہے: ''میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں تمام مخلوق کی برائی سے'' تو اس کو کوئی چیز ضرر نہیں پہنچاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسلم حدیث رقم ٥٤-٢٧٠٨ و ابو داود حدیث رقم ٣٤٩٩ و الترمذی حدیث رقم ٣٤٩٩ و ابن ماجه حدیث رقم ٣٥٤٧ والدارمی حدیث رقم ٢٦٨٠ واحمد فی المسند ٢/٢٩٠)

یہاں تک کہ وہ اس منزل سے کوچ کرے۔'' (مسلم) ❷

فوائد الحدیث: ❶ سفر میں ہو یا حضر میں۔

❷ یہ مسلم نے نقل کیا الخ اور ابن ماجہ نے زیادہ کیا کہ سفر سے واپسی کے وقت آپ ایسا ہی فرماتے۔

٢٤٢٣- (٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِی الْبَارِحَةَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ (اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) لَمْ تَضُرَّكَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ٩٠- ٢٧٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا' اے اللہ کے رسول! گذشتہ رات بچھو کے ڈسنے کی وجہ سے میں نے بے حد تکلیف پائی ہے' آپ نے فرمایا: ''سن لے! اگر تو شام کے وقت یہ دعا کرتا' میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے کہ جو تو نے پیدا کی' تجھ کو نہ ضرر ❶ پہنچا تا۔'' ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تجھ کو ضرر نہ پہنچا تا الخ معلوم ہوا کہ اس دعا میں دفع موذیات کی تاثیر ہے۔

❷ تجھ کو ضرر نہ پہنچا تا الخ اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی اس کو شام کے وقت تین بار پڑھے تو کسی جانور کا اس رات میں اس پر زہر اثر نہیں کرتا اور ایک روایت میں صبح کے وقت بھی اس دعا کا پڑھنا آیا ہے' پس ایسا ہی فائدہ صبح کے پڑھنے میں بھی ہوتا ہے کہ محفوظ رہتا ہے دن کو موذی چیزوں سے۔ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جس نے یہ تعوذ پڑھا تو اس پر ستر ہزار فرشتے متعین ہوتے ہیں کہ جو اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں اور اگر اس دن میں مرتا ہے تو شہید مرتا ہے۔ (مرقاۃ و شرح حصن حصین)

٢٤٢٤- (٩) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ یَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَآئِهٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَآئِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (٦٨- ٢٧١٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس وقت سفر میں ہوتے اور سحر کا وقت ہوتا تو فرماتے: ''تعریف کرنا اللہ تعالیٰ کی اور اقرار کرنا اس کی خوبصورت نعمت کا' سننے والے نے سن لیا ہے' اے ہمارے رب! ہماری نگہبانی کر اور ہم پر احسان کر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ آگ سے پناہ چاہتے ہیں۔'' (مسلم)

٢٤٢٥- (١٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ یُکَبِّرُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَکْبِیْرَاتٍ ثُمَّ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت کہ جہاد یا عمرہ یا حج سے واپس لوٹتے تو ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ تکبیرات کہتے' پھر کہتے کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ کہ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُ (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ)۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۷۹۷ ومسلم حدیث رقم (۴۲۸۔ ۱۳۴۴) وابوداود حدیث رقم ۲۷۷۰ والترمذی حدیث رقم ۹۵۷ واحمد فی المسند ۲/ ۵)

ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پھرنے والے توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کے لئے تعریف کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کیا اپنے بندہ ❶ کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو تنہا نے شکست ❷ دی۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اپنے بندہ کی یعنی آپ ﷺ کی۔

❷ یعنی اس نے تنہا بھگا دیا اس میں جنگ خندق کی طرف اشارہ ہے کہ عرب کے کفار نے مدینہ طیبہ گھیر لیا تھا پھر بغیر مقصد حاصل کیے بھاگ گئے دس ہزار یا بارہ ہزار کفار جمع ہو کر مدینہ پر آ چڑھے تھے اور سرور عالم ﷺ سے لڑائی کا ارادہ رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہوا اور لشکر ملائکہ کو ان پر متعین کیا جنہوں نے ان کو ہلاک اور خراب کیا۔

۲۴۲۶- (۱۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ (اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۲۹۳۳ ومسلم حدیث رقم (۲۱۔ ۱۷۴۲) وابوداود حدیث رقم ۲۶۳۱ وابن ماجه حدیث رقم ۲۷۹۶)

سیدنا عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن مشرکوں پر بددعا کی تو فرمایا: ''یاالٰہی! کتاب کے اتارنے والے حساب کے جلدی کرنے والے یاالٰہی! کافروں کے گروہ کو شکست دے یاالٰہی! ان کو شکست دے اور ہلا دے۔'' (بخاری و مسلم)

۲۴۲۷- (۱۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِيْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَّوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَآبَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ (اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ)۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۴۶۔ ۲۰۴۲) وابوداود حدیث رقم

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس (مہمان آئے) تو ہم نے کھانا اور مالیدہ ❶ آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے اس میں سے کھایا پھر کھجور خشک لائے پس آپ اس کو کھاتے اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان گٹھلی ڈالتے اور شہادت اور بیچ کی انگلیاں اکٹھی کرتے اور ایک روایت میں ہے پس آپ گٹھلی ڈالتے اپنی دونوں انگلیوں کی پشت پر ❷ شہادت اور درمیان والی انگلی پر پھر پانی لایا گیا آپ نے اس کو پیا اور میرے باپ نے آپ کے جانور کی لگام پکڑی تھی اللہ تعالیٰ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٣٧٢٩)

ہمارے لئے دعا ❸ فرمائیں' تو آپ نے فرمایا: ''اللہ ان کے لئے اس چیز میں برکت دے کہ جو تو نے ان کو روزی دی اور انہیں بخش اور ان پر رحم فرما۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مالیدہ الخ یہ ترجمہ ہے وطبہ کا اور وطبہ ایک کھانا ہے جو کھجور' پنیر اور گھی کو ملا کر بناتے ہیں۔
❷ پہلی روایت میں ہے کہ گٹھلیاں ڈالتے تھے دونوں انگلیوں کے درمیان اور تطبیق ان میں یہ ہے کہ کبھی اس طرح ڈالتے تھے اور کبھی انگلیوں کی پشت پر ڈالتے تھے اور انگلیوں سے بائیں ہاتھ کی انگلیاں مراد ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہے اکابر مہمان کی رکاب اور لگام کا پکڑنا از راہ تواضع اور خاطرداری کے اور اسی طرح سنت ہے دروازہ تک مہمان کے ساتھ جانا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ضیافت کرنے والے کے لئے سنت ہے کہ دعا کی طلب کرے مہمان سے اور مہمان کے لئے سنت ہے کہ ضیافت کرنے والے کے لئے دعا کرے۔
❸ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میزبان' مہمان سے دعا کرا سکتا ہے اور مہمان کو میزبان کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٤٢٨- (١٣) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ (الترمذی حدیث رقم ٣٥١٥ والدارمی حدیث رقم ١٦٨٧ واحمد فی المسند ١/ ١٦٢)

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے: ''یا الٰہی! تو اس چاند کو ہم پر نکال امن وایمان' سلامتی اور اسلام کے ساتھ ❶ میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تیرا اور میرا رب اللہ تعالیٰ ہے الخ اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو چاند اور سورج کی عبادت کرتے ہیں۔

٢٤٢٩- (١٤) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَّا كَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ٣٤٩٢)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص نہیں کہ کسی مبتلائے بلا کو ❶ دیکھے' پھر کہے' سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کہ مجھے اس چیز سے بچایا کہ جس میں تجھ کو مبتلا کیا اور مجھ کو بہت ساروں پر فضیلت دی' ان سے کہ جو اس نے پیدا کیا' فضیلت دینا مگر یہ کہ اس کو یہ بلا نہیں پہنچتی جو بلا ❷ بھی ہو۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دیکھے کسی مبتلا کو الخ مثلاً جذامی یا بیمار کو یا اندھے اور کسی بے دین کو۔ ❷ جو بلا کہ ہو الخ یعنی کسی قسم کی بلا ہو لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ بلا دینی ہو جیسے کسی کو فسق و فجور میں دیکھے تو پکار کر یہ دعا پڑھے تاکہ اس شخص کو نصیحت ہو اور اگر دنیوی بلا ہو جیسے جذام وغیرہ تو آہستہ پڑھے تاکہ وہ شخص اس کو نہ سنے اور نہ اسے رنج ہو۔

٢٤٣٠- (١٥) (وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ عَمْرُوبْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ)۔ (ابن ماجه حديث رقم ٣٨٩٢)

اور ابن ماجہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار قوی نہیں ہیں۔

٢٤٣١- (١٦) وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحٰى عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنٰى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ مَنْ قَالَ فِيْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ)۔ (الترمذي حديث رقم ٣٤٨٨ وابن ماجه حديث رقم ٢٢٣٥)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بازار میں داخل ہو اور کہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اسی کے لئے تعریف ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ زندہ ہے نہ مرے گا اس کے ہاتھ بھلائی ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اس کے لئے اللہ رب العزت دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اس سے دس لاکھ برائیاں دور کرتا ہے اس کے لئے دس لاکھ درجات بلند کرتا ہے اور اس کے لئے بہشت میں گھر بناتا ہے۔'' (ترمذی و ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنۃ میں ہے کہ جو شخص بڑے بازار میں کہے کہ جس میں خرید و فروخت کی جائے من دخل السوق کے بدلہ میں۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٤٣٢- (١٧) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ اَرْجُوْبِهَا خَيْرًا فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا وہ دعا مانگتے ہوئے کہتا ہے: یا اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں پوری نعمت آپ نے فرمایا: ''پوری نعمت کیا چیز ہے؟'' اس شخص نے کہا یہ دعا ہے کہ امید رکھتا ہوں اس کے ساتھ مال کی آپ نے فرمایا: ''پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہے اور دوزخ سے نجات پانا'' اور آپ نے ایک شخص سے سنا کہ وہ کہتا ہے: اے صاحب بزرگی اور بخشش کے آپ نے فرمایا: ''تحقیق تیری دعا قبول کی گئی پس تو مانگ'' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٥٩٥)

نے سنا ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہے: ''یا الٰہی! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں'' تو آپ نے فرمایا کہ ''تو نے اللہ تعالیٰ سے بلا مانگی پس اس سے عافیت مانگ۔'' (ترمذی)

٢٤٣٣ - (١٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) (الترمذی حدیث رقم ٣٤٩٤ واحمد فی المسند ٣/ ٤٥٠)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ایک جگہ بیٹھے اور اس میں بے فائدہ باتیں بہت ہوں' پھر اٹھنے سے پہلے کہے یا الٰہی! تو پاک ہے اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں' تیری تعریف کے ساتھ' میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر تو' میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور میں تیری طرف توبہ کرتا ہوں' مگر اس کے لیے بخشا جاتا ہے جو کچھ اس مجلس میں ہوا۔'' (ترمذی اور بیہقی فی الدعوات الکبیر)

٢٤٣٤ - (١٩) وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ اُتِیَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيْلَ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِیْ۔ (رواه احمد و الترمذی و ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ٢٦٠٢ والترمذی حدیث رقم ٣٥١١ واحمد فی المسند ١/ ٩٧)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس جانور حاضر کیا گیا تاکہ اس پر سوار ہوں تو جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب ❶ میں رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب کہ اس کی پیٹھ پر چڑھے تو الحمد للہ ❷ کہا' پھر کہا وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لئے اس جانور کو تابع دار کیا' اور ہم اس کے لئے طاقت رکھنے والے نہ تھے' تحقیق ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں' پھر تین بار الحمد للہ اور تین بار اللہ اکبر کہا تو پاک ہے تحقیق میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے تو میرے لئے بخشش کر' کیونکہ گناہ کو کوئی نہیں بخشتا تیرے سوا' پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہنسے ❸ کہا گیا کس لیے تم ہنسے ہو اے امیر المومنین؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ نے بھی ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا ہے پھر آپ ہنسے' تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ کس چیز سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا پروردگار اپنے بندہ سے راضی ہوتا ہے جب بندہ کہتا ہے' اے میرے رب! میرے لئے میرے گناہ بخش' (تو) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' یہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔" (احمد ❹ ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے پاؤں رکاب میں رکھا الخ یعنی پاؤں رکھنے کا ارادہ کیا۔ ❷ پوری نعمت یعنی شکر ہے سواری کی نعمت پر اور جو اس کے علاوہ ہے۔ ❸ پھر ہنسے الخ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے سے ہنسے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ' آپ کی پیروی کے باعث ہنسے۔ ❹ یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کیا اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں حسن صحیح لکھا ہے اور اس کو نسائی نے صحیح اسناد سے نقل کیا اور اس کو ابن حبان نے صحیح کہا اور اس کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے حاکم نے بھی ذکر کیا اور کہا مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور ان سب نے اس حدیث کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بیان کیا ہے اور مقرنین کے معنی مطیقین ہیں یعنی ہمیں طاقت نہ تھی ہم اس پر بیٹھ سکتے۔

٢٤٣٥ - (٢٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ وَ يَقُوْلُ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ وَ فِيْ رِوَايَةٍ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ فِيْ رِوَايَتِهِمَا لَمْ يَذْكُرُوْا اٰخِرَ عَمَلِكَ)

(ابوداود حدیث رقم ٢٦٠٠ والترمذی حدیث رقم ٣٥٠٥ وابن ماجہ حدیث رقم ٢٨٢٦ واحمد فی المسند ٢/ ٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس وقت کسی ❶ آدمی کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑتے اور نہ چھوڑتے ❷ اس کے ہاتھ کو یہاں تک وہ شخص نبی ﷺ کا ہاتھ چھوڑتا' اور آپ فرماتے کہ: "میں نے اللہ تعالیٰ کو تیرا دین ❸ سونپا اور تیری امانت اور تیرا آخری عمل" ❹ اور ایک ❺ روایت میں ہے: و خواتیم عملك (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)' ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت و اٰخر عملك کے لفظ کا ذکر نہیں کیا۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کسی شخص کو یعنی مسافر کو۔ ❷ نہ چھوڑتے الخ یعنی یہ بسبب حسن خلق اور تواضع کے۔ ❸ تیرا دین الخ یعنی طلب کرتا ہوں تیرے دین ایمان کی حفاظت۔ ❹ آخری عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو۔ ❺ اور ایک روایت میں ہے "وخواتم عملك" یعنی بجائے اٰخر عملك کے یہ لفظ ہے یعنی تیرے آخری اعمال بھی اللہ تعالیٰ کے سپرد کیے' مطلب وہی ہے جو پہلے جملہ کا تھا۔

٢٤٣٦ - (٢١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ (رواه أبو داوٗد) (ابوداود حدیث رقم ٢٦٠١)

سیدنا عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جس وقت لشکر رخصت کرنے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: "میں نے اللہ تعالیٰ کو تمہارا دین سونپا اور تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٤٣٧ - (٢٢) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ فَقَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِيْ قَالَ وَ غَفَرَ ذَنْبَكَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں' پس مجھ کو توشہ ❶ دیجئے' آپ نے فرمایا: "تجھ کو اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ زِدْنِي بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي قَالَ وَيَسَّرَلَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَاكُنْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۰۷ والدارمی حدیث رقم ۲۶۷۱)

توشہ دے ❷ تقویٰ کا'' اس نے کہا' میرے لئے زیادہ دعا کیجئے' آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تیرے گناہ بخشے'' اس نے کہا' میرے لئے (اس سے بھی) زیادہ دعا کیجئے میرا باپ اور ماں آپ پر قربان ہوں' آپ نے فرمایا اور تیرے لئے دین و دنیا کی بھلائی آسان کردے جہاں بھی تو ہو۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مجھ کو توشہ دیجئے الخ یعنی برکت کی دعا کیجئے تاکہ میرے سفر میں میرے ساتھ توشہ کی مانند ہو۔ ❷ توشہ دے تقویٰ کا الخ یعنی پرہیزگاری نصیب کرے کہ آخرت کا توشہ ہے۔

۲۴۳۸ - (۲۳) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۰۸)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپ مجھے نصیحت فرمایئے' آپ نے فرمایا: ''اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور ہر بلند جگہ پر اللہ اکبر کہنا لازم کر'' پھر جب اس شخص نے پیٹھ پھیری تو آپ نے فرمایا: ''یاالٰہی! اس کے لئے ❶ سفر کی دوری لپیٹ اور اس پر ❷ سفر آسان کر۔'' (ترمذی) ❸

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کے لئے لپیٹ الخ یعنی سفر کی مشقت دور کر بسبب نزدیک کردینے دراز مسافت کے۔ ❷ اور آسان کر الخ یعنی سفر کے سب امور۔ ❸ یہ ترمذی نے نقل کی اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور اس کو ابن ماجہ نے نقل کیا اور ''شَرَف'' فتح شین اور جزم راء کے ہے یہ بلند مکان کو کہتے ہیں' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسافر کسی بلند جگہ پر چڑھے تو تکبیر کہنا مستحب ہے اور یہ جو فرمایا اس کے لئے دوری لپیٹ اس پر سفر کو آسان کرتا کہ اس کی تکلیف اس پر ہلکی ہو جائے اور اس کی مشقت کم ہو اور احمد اور ابو یعلی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نکالا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب زمین سے کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو فرماتے اللهم لك الشرف علی كل شرف ولك الحمد علی كل حال یعنی یاالٰہی! تو اونچا ہے ہر اونچائی سے اور بہرحال تیرے لئے ہی تعریف ہے' ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا کہ اس حدیث میں زیاد نمیری ہے جو یقیناً ضعیف ہے اور اس کے باقی راوی ثقہ ہیں۔ (نزول الابرار)

۲۴۳۹ - (۲۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا اَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دوران سفر رات آجاتی تو آپ فرماتے: ''اے زمین تیرا اور میرا پروردگار اللہ ہے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ تیری ❶ برائی سے اور اس چیز کی برائی سے کہ جو تجھ میں ❷ ہے اور اس چیز کی برائی سے کہ جو تجھ میں پیدا ❸ کی گئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔ (رواہ ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ۲۶۰۳ واحمد فی المسند ۲/ ۱۳۲)

ہے اوراس چیز کی برائی سے ❹ کہ جو چلتے پھرتے ہیں تجھ پر' پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ' شیر' کالے سانپ' ہر طرح کے سانپ سے اور بچھو سے اور ❺ شہر کے رہنے والوں کی برائی سے اور ❻ جننے والے کی برائی سے اوراس چیز سے کہ جو اس نے پیدا کیا۔'' (ابوداؤد) ❼

حکم الحدیث: اس کی سند مجہول ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تیری برائی سے الخ یعنی جو کہ تیری ذات میں برائی ہے مثل خسف وغیرہ کے۔ ❷ کہ تجھ میں ہے الخ یعنی پانی یا کوئی ایسی بوٹی زمین سے پیدا ہو کہ جو کسی کو بھی ہلاک کرے اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ ❸ کہ جو تجھ میں پیدا کی گئی الخ یعنی زہریلے جانور اور دوسری ہلاک کرنے والی چیزیں۔ ❹ یعنی حشرات الارض اور کیڑے مکوڑے۔ ❺ اور برائی شہر کے رہنے والوں سے۔ ❻ اور برائی جننے والی کی سے اوراس چیز کی سے کہ جو اس نے جنا الخ یعنی شیطان اوراس کی اولاد کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو بھی ہو اور جس کو بھی وہ جنے۔
❼ یہ ابوداؤد نے نقل کی الخ اوراس کو ترمذی نے بھی ذکر کیا ہے اور حاکم نے مستدرک میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور کہا جان بوجھ کر اس کی سند صحیح ہے اوراس کے لفظ یہ ہیں اعوذ باللہ من اسد آخر تک' بعض نے کہا اسود سے بڑا کالا سانپ مراد ہے اوراس کو ذکر کے ساتھ خاص کیا اس لئے کہ یہ زیادہ پلید ہوتا ہے۔ خطابی نے کہا ساکن البلد سے جن مراد ہیں جو زمین میں رہتے ہیں اور زمین میں سے بلد اس مکان کو کہتے ہیں جہاں جاندار چیزیں رہتی ہوں اگرچہ وہاں کوئی عمارت نہ ہو۔ خطابی نے کہا اور احتمال ہے کہ مراد والد سے ابلیس ہو اور ماولد سے شیطان شرح عدہ میں کہا اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ان چیزوں کے استعاذہ سے ہر چھوٹے بڑے حیوان سے استعاذہ ہے خواہ جو بھی ہیں' نووی رحمہ اللہ نے کہا اور اسود کہتے ہیں وجود کو پس جو چیز موجود ہے وہ اسود ہے (نزول الابرار)

۲۴۴۰- (۲۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا غَزَا قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَ نَصِیْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ (رواہ الترمذی و ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ۲۶۲۲ واحمد فی المسند ۳/ ۱۸۴)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب جہاد کرتے تھے کہتے' یاالٰہی! تو ہی ہے بازو میرا اور مددگار میرا' میں تیری قوت کے ساتھ حیلہ کرتا ہوں اور میں تیری قوت کے ساتھ حملہ کرتا ہوں اور میں تیری مدد کے ❶ ساتھ لڑتا ہوں۔'' (ترمذی وابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ میں تیری مدد کے ساتھ لڑتا ہوں الخ یعنی دشمنان دین سے۔

۲۴۴۱- (۲۶) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (رواہ احمد و ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ۱۵۷۳ واحمد فی المسند ۴/ ۴۱۴)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ جس وقت کسی قوم سے اندیشہ کرتے' فرماتے: ''یاالٰہی! ہم تجھ کو ان کے مقابل کرتے ہیں اور ہم تیرے ساتھ ان کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں۔'' (احمد وابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٤٤٢ - (٢٧) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْنَجْهَلَ أَوْيُجْهَلَ عَلَيْنَا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ فِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوٗدَ وَ ابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مَاخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ إِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْيُجْهَلَ عَلَيَّ۔ (ابوداود حديث رقم ٥٠٩٥ والترمذى حديث رقم ٣٤٨٧ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٨٤ واحمد فى المسند ٦/ ٣٠٦)

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس وقت کہ اپنے گھر سے نکلتے تھے کہتے' میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں' میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا' یاالٰہی! ہم تیرے ساتھ پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم پھسلیں ❶ یا ہم گمراہ ہوں ❷ یا ہم ظلم کریں یا ہم پر ظلم کئے جائیں یا ہم جہالت کریں یا ہم پر جہالت کیا جائے۔'' (احمد' ترمذی' نسائی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا نہیں نکلے رسول اللہ ﷺ کبھی میرے گھر سے مگر یہ کہ آپ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی' پھر کہا' یاالٰہی! میں تیرے ساتھ تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا ❸ جاؤں یا میں ظلم کروں یا میں ظلم کیا جاؤں یا میں جہل کروں یا مجھ پر جہل کیا جائے۔''

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بغیر قصد کے گناہ کریں۔ ❷ یعنی جان بوجھ کر گناہ کریں۔ ❸ یعنی کوئی گمراہ کردے۔

٢٤٤٣ - (٢٨) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْتِهٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ حِيْنَئِذٍ هُدِيْتَ وَ كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ فَيَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيْطَانُ وَ يَقُوْلُ شَيْطَانٌ اٰخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَ كُفِيَ وَوُقِيَ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ) وَ رَوَى التِّرْمَذِيُّ إِلٰى قَوْلِهٖ لَهُ الشَّيْطَانُ۔ (ابوداود حديث رقم ٥٠٩٥ والترمذى حديث رقم ٣٤٨٦ وابن ماجه حديث رقم ٣٨٨٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلے' پھر کہے' میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں' میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا' نہیں پھرنا گناہوں سے اور عبادت پر قوت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ'' (تو) کہا ❶ جاتا ہے اس کے لئے کہ اس وقت تو راہ راست دکھایا گیا اور تو کفایت ❷ کیا گیا اور تو محفوظ ❸ رہا پس شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان کہتا ہے تجھ کو تسلط کیوں کر میسر ہوگا اس شخص پر کہ جو تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور سب برائیوں سے محفوظ رہا۔'' (ابوداؤد' ترمذی نے ❹ لفظ لہ الشیطان تک روایت کیا۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ کہا جاتا ہے یعنی اس کو فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اے بندے۔ ❷ یعنی تمام مشکل کاموں میں۔ ❸ یعنی سب برائیوں سے۔ ❹ اور ترمذی نے نقل کی لفظ "لـه الشيطـان" تک اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ یہ ہیں "التكلان على الله' تو كلت على الله" کی جگہ اس کو ابن ماجہ اور ابن السنی نے روایت کیا۔ (نزول الابرار)

٢٤٤٤- (٢٩) وَعَنْ اَبِيْ مَالِكِنِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهٖ (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حديث رقم ٣٤٨٦)

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس وقت کہ آدمی اپنے گھر میں داخل ہو' تو چاہئے کہ وہ کہے: یا الٰہی! میں تجھ سے داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں اور نکلنے کی بھلائی' ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے ہم داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ پر کہ جو ہمارا رب ہے ہم نے بھروسہ کیا' پھر سلام کرے اپنے اہل پر۔" (ابوداوٗد) ❶

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ابوداوٗد اور ابن ماجہ نے نقل کی الخ اور ابن السنی نے بھی اس کو ذکر کیا اور ابویعلی موصلی اور نسائی نے اور حاکم نے مستدرک میں ذکر کیا اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور اس کو نووی نے بھی صحیح کہا اور اہل علم کی ایک جماعت نے عمرو بن شعیب کی اسناد میں گفتگو کی ہے جو مشہور ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب زفاف کی رات اپنی بیوی کے پاس جائے تو یہ دعا پڑھے ایسا ہی اذکار اور عدہ میں ہے اور حدیث کے ظاہر الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب نکاح کرے تو یہ دعا پڑھے۔

٢٤٤٥- (٣٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔ (رواه احمد و الترمذى و ابوداوٗد و ابن ماجة) (ابوداود حديث رقم ٢١٣٠ والترمذى حديث رقم ١٠٩٧ والدارمى حديث رقم ٢١٧٣ وابن ماجه حديث رقم ١٩٠٥)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آدمی کو دعا دیتے تھے جب کہ وہ نکاح کرتا' آپ فرماتے: "برکت دے اللہ تعالیٰ تجھے اور تم دونوں کو برکت ❶ دے اور تم دونوں کو تمہارے درمیان جمع کرے ❷ بھلائی میں۔" (احمد' ترمذی' ابوداوٗد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور تم کو برکت دے الخ یعنی میاں بیوی کو۔ ❷ تمہارے درمیان جمع کرے بھلائی میں الخ یعنی اطاعت کرتے رہو اور صحت و عافیت سے رہو اور آپس میں سلوک رہے اور اولاد نیک ہو۔

٢٤٤٦- (٣١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَةً اَوِ اشْتَرٰى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے نقل کی انہوں نے اپنے دادا رضی اللہ عنہما سے ❶ نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس وقت تم میں سے کوئی ایک کسی عورت سے نکاح کرے یا خادم خریدے تو اسے چاہئے کہ کہے' یا الٰہی!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرٰى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ فِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَ الْخَادِمِ ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ (رواه ابوداؤد و ابن ماجه) (ابو داود حديث رقم ٢١٦٠ وابن ماجه حديث رقم ١٩١٨)

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کہ (جس پر) تو نے اس کو پیدا ❷ کیا اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور برائی اس چیز کی سے کہ جس پر تو نے اس کو پیدا ❸ کیا اور جب کوئی اونٹ خریدے تو اسے چاہئے کہ پکڑے اس کی کوہان کی بلندی کو اور یہی کلمات کہے اور ایک روایت میں عورت اور خادمہ کے متعلق اس طرح آیا ہے کہ پھر چاہئے کہ پکڑ لے بال پیشانی عورت یا غلام کے اور برکت کی دعا کرے۔'' (ابوداؤد وابن ماجہ) ❹

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے۔ ❷ اس کو پیدا کیا تو نے الخ یعنی اچھے اخلاق۔ ❸ اور برائی اس چیز کی سے کہ جس پر تو نے تو نے اس کو پیدا کیا الخ یعنی اس کی خلقت اور طبیعت کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ ❹ یہ ابوداؤد نے نقل کی اور اس کو ضعیف نہیں کیا اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد اپنے گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہو تو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذمہ میں ہے یہاں تک کہ وہ مر جائے' پھر اللہ عزوجل اس کو بہشت میں داخل کرے گا' اس کو ابوداؤد نے روایت کیا مطولاً حسن رحمہ اللہ کی سند کے ساتھ اور اس کو دوسروں نے بھی روایت کیا اور اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کی حفاظت میں رہتا ہے اور یہ کتنا بڑا انعام ہے۔ مؤطا امام مالک میں ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ مستحب یہ ہے کہ جب آدمی ایسے گھر میں جائے جہاں کوئی نہیں رہتا تو کہے السلام علینا و علی عباد الله الصالحین۔ (نزل الابرار)

٢٤٤٧ - (٣٢) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداود حديث رقم ٥٠٩٠)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غم زدہ کی دعا یہ ہے: یاالٰہی! تیری رحمت کا امیدوار ہوں' مجھ کو میرے نفس کی طرف ایک لمحہ کے لیے بھی نہ سونپ میرے لئے میرا سارا کام درست کر' تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔'' (ابوداؤد) ❶

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ ابوداؤد نے نقل کی اور اس کو صحیح کہا اور شان کا اطلاق امر اور حال اور کام سب پر آتا ہے اور یہ مفرد ہے اور اس کی جمع شئون ہے اور مراد یہ ہے کہ میرے حالات اور میرے تمام کام درست کر دے جن کا میں اپنی حیات اور ممات میں محتاج ہوں اور اس کو طبرانی نے بھی معجم کبیر میں بیان کیا ہے۔ اس میں دعوات کی بجائے کلمات المکروب ہے اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ اس حدیث کی سند حسن ہے اور سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے کچھ کلمات نہ سکھادوں جن کو تو سختی کے وقت کہا کرے (وہ یہ ہیں) الله الله ربي لا اشرك به شيئا اس کو ابوداؤد' ابن ماجہ' نسائی اور ابن حبان نے ذکر کیا اور طبرانی نے اپنی کتاب الدعاء میں اور اس نے زیادہ کیا کہ اس کو تین بار پڑھے اور ابن حبان نے اس کو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے اس طرح ذکر کیا کہ نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور فرمایا جب کسی کو تم میں سے غم یا سختی پہنچے تو وہ یہ کہے: اللہ اللہ ربی لا اشرك به شيئا الی آخر ماقال فی نزل الابرار۔

٢٤٤٨ - (٣٣) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِيْ وَدُيُوْنٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حديث رقم ١٥٥٥)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں سخت غم گین اور بہت زیادہ قرض دار ہوں آپ نے فرمایا: ''کیا نہ سکھلاؤں میں تجھ کو ایک کلام کہ جس وقت تو اس کو کہے تو اللہ تعالیٰ تیرا فکر دور کرے اور تجھ سے تیرا قرض ادا کرے؟'' میں نے کہا' بتلایئے آپ نے فرمایا: ''جس وقت تو صبح کرے اور جس وقت تو شام کرے تو یہ کہہ یا الٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ فکر اور غم سے اور ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں قرضہ کے غالب ہونے سے اور لوگوں کے غلبہ سے'' اس نے کہا' جب میں نے یہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے فکر دور کئے اور میرا قرض میرے ذمہ سے ادا کیا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٤٤٩ - (٣٤) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ جَآءَهٗ مُكَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّيْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلِ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) وَ سَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ فِيْ بَابِ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

(الترمذی حدیث رقم ٣٦٣٤)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب آیا تو اس نے کہا' میں عاجز ہوں ❶ اپنی کتابت کے بدل سے' پس میری مدد کرو' ❷ فرمایا: کیا نہ سکھلاؤں میں تجھ کو وہ کلمات کہ سکھلائے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ اگر تجھ پر بڑے پہاڑ ❸ کی مانند بھی قرضہ ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ تیرے ذمہ سے ادا کرے گا تو کہہ یا الٰہی! مجھ کو کفایت ❹ کر اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے اور بے پرواہ کر مجھے اپنے فضل کے ساتھ اس شخص سے کہ تیرے سوا ہیں۔'' (ترمذی) اور بیہقی نے دعوات کبیر میں اور ہم جابر کی حدیث ''اذا سمعتم نباح الکلاب'' ان شاءاللہ تعالیٰ باب تغطیۃ الاوانی میں ذکر کریں گے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عاجز ہوں الخ یعنی کتابت کی رقم کی ادائیگی کا وقت آ پہنچا ہے اور میرے پاس مال نہیں ہے۔ ❷ یعنی مال اور دعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ۔ ❸ اگر تجھ پر بڑے پہاڑ کی مانند ہو قرض الخ اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ اگر تجھ پر ہوگا صبر پہاڑ کے مانند قرض تو اللہ عزوجل تجھ سے دور کرے گا' ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور اس کو حاکم نے مستدرک میں نکالا اور صحیح کہا اور صبر یمن میں ایک مشہور پہاڑ ہے۔
❹ یعنی حلال رزق دے کہ بسبب اس کے حرام سے بے پرواہ ہوں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٤٥٠ - (٣٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْصَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تُكُلِّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنْ تُكُلِّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَّهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ (رواه النسائى)

(النسائی حدیث رقم ٦/ ٧٧)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب بیٹھتے ایک جگہ یا نماز پڑھتے تو چند کلمات پڑھتے ❶ تھے' میں نے آپ سے وہ کلمات پوچھے ❷ تو آپ نے فرمایا' اگر اچھا کلام کیا جائے ❸ تو یہ کلمات اس پر قیامت تک مہر ہوں گے ❹ اور اگر برا کلام کیا جائے ❺ تو یہ کلمات اس کی بخشش کا سبب ہوں گے وہ کلمات یہ ہیں یاالٰہی! تو پاک ہے اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں' تیری تعریف کے ساتھ' نہیں کوئی معبود تیرے سوا میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔'' (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کتنے کلمات پڑھتے الخ یعنی مجلس سے اٹھنے کے وقت اور نماز سے فارغ ہونے کے وقت۔ ❷ پس پوچھا الخ یعنی ان کے فوائد پوچھے۔ ❸ اگر نیک کلام کیا جائے الخ یعنی ان کلمات کے پہلے۔ ❹ یعنی نیک کلام پر وہ کلام محفوظ رہے گا اس کا ثواب ضائع نہیں ہوگا۔ ❺ اور اگر کلام کیا جائے برا الخ یعنی ان کلمات سے پہلے گناہوں کی باتیں کی جائیں۔

٢٤٥١ - (٣٦) وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرِ كَذَا۔ (رواه ابو داؤد)

(ابوداود حدیث رقم ٥٠٩٢)

قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے اس کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند کو دیکھتے تو کہتے بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے۔ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے' میں اس ذات کے ساتھ ایمان لایا کہ جس نے تجھ کو پیدا کیا' تین بار کہتے' پھر کہتے تعریف اس اللہ کے لیے ہے کہ جو اس ❶ مہینہ کو لے گیا اور لایا اس ❷ مہینہ کو۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس مہینہ کو لے گیا الخ یعنی ماہ گذشتہ کا نام لیتے۔ ❷ اور اس مہینہ کو لایا الخ یعنی ماہ آئندہ کا نام لیتے۔

٢٤٥٢ - (٣٧) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَثُرَ هَمُّهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ عَبْدُكَ وَابْنُ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو بہت زیادہ تفکرات ہوں تو اسے چاہئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَ فِي قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَآئُكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِي كِتَابِكَ اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ الْهَمْتَ عِبَادَكَ اَوِاسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِي مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِي وَجِلَآءَ هَمِّي وَغَمِّي مَاقَالَهَا عَبْدٌقَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَاَبْدَلَهٗ بِهٖ فَرَحًا۔ (رواه رزين)

کہ وہ کہے" اے میرے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں اور تیرے قبضہ میں ہوں' میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں' میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے' میرے امر میں تیری قضا عدل ہے' ہر اس نام کے ساتھ تجھ سے وسیلہ مانگتا ہوں کہ جو تیرے لیے ہے' نام رکھا تو نے ساتھ اس کے اپنی ذات کا یا اتارا تو نے اس کو اپنی کتاب میں یا سکھایا تو نے ❶ وہ اسم کسی کو اپنی مخلوق سے یا اختیار کیا❷ تو نے اس کو غیب کے پردہ میں اپنے نزدیک تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور فکر اور غم کو دور کرنے والا کر دے' نہیں کہتا اس کو کوئی بندہ کبھی مگر اللہ تعالیٰ اس کا غم دور کرتا ہے اور اس کی جگہ فرحت بدل دیتا ہے۔" (رزین) ❸

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تو نے وہ اسم کسی مخلوق اپنی میں سے سکھایا الخ یعنی انبیاء کو الہام کیا کتاب میں ذکر کرنے کے بغیر۔ ❷ یا تو نے اس کو اختیار کیا غیب کے پردہ میں اپنے نزدیک الخ یعنی تو نے اس پر کسی کو مطلع نہیں کیا۔ ❸ یہ رزین نے نقل کی اور اس کو ابن السنی نے سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اس کو حاکم نے ذکر کیا اور اسے صحیح کہا اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا کہ اس کو امام احمد' ابویعلیٰ بزار اور طبرانی نے روایت کیا' احمد اور ابویعلیٰ کے راوی' ابوسلمہ جہنی کے سوا بخاری کے رداۃ ہیں اور اس کو ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ (نزول الابرار)

٢٤٥٣- (٣٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَ اِذَانَزَلْنَا سَبَّحْنَا (رواه البخارى) (البخارى حديث رقم ٢٩٩٣ والدارمى حديث رقم ٢٦٧٤ واحمد فى المسند ٣/ ٣٣٣)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب (نیچے) اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔ (بخاری)

٢٤٥٤- (٣٩) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ (الترمذى حديث رقم ٣٥٩٣)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی امر غمگین کرتا' تو آپ کہتے: اے زندہ قائم رکھنے والے! تیری رحمت کے ساتھ فریاد رسی چاہتا ہوں۔" (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہیں۔

حکم الحدیث: یہ حدیث شاہد کی بنا پر حسن ہے۔

٢٤٥٥- (٤٠) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَّقُوْلُهٗ وَقَدْ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خندق کے دن عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا کوئی چیز ہے کہ ہم اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمِ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوْهَ اَعْدَائِهٖ بِالرِّيْحِ وَهَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيْحِ (رواه احمد)

(احمد فی المسند ۳/ ۳)

پڑھیں، تحقیق پہنچے ہیں دل گردن کو؟ آپ نے فرمایا: ہاں وہ یہ ہے: یاالٰہی! ڈھانپ دے عیوب ہمارے اور امن میں رکھ ہم کو ہمارے ڈر سے' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمنوں کے چہرے ہوا کے ساتھ مارے اور شکست دی ان کو اللہ تعالیٰ نے ہوا ❶ کے ساتھ۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہجرت سے چوتھے برس یہود بنونضیر جو مدینہ سے نکالے گئے تھے وہ ہر قوم میں گئے اور قریش اور فزارہ اور غطفان اور بنوقریظہ کو جو مدینہ کے پاس تھے بارہ ہزار آدمی جمع کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھا لائے اور مسلمان تین ہزار افراد سے بھی کم تھے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے گرد خندق کھود لی' جب فوجیں آئیں تو ایک مہینہ تک دور دور سے لڑتے رہے اور دل حلق تک پہنچ گئے یعنی ڈر کے مارے دھڑکتے تھے' پھر ایک رات اللہ تعالیٰ نے ان پر تیز و تند ہوا بھیجی' کافروں کی آگ بجھ گئی' وہ بھوکے رہے' ان کے خیمے گر پڑے اور گھوڑے چھوٹ گئے اور ان کا سب لشکر برباد ہو گیا تو وہ ناچار اٹھ کر چلے گئے یہ جنگ احزاب کہلاتی ہے اور جنگ خندق بھی۔

۲۴۵۶- (۴۱) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَافِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بازار میں داخل ہوتے تو کہتے' (آیا میں) ساتھ اللہ تعالیٰ کے یاالٰہی! تحقیق میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں' اس ❶ بازار کی اور اس ❷ چیز کی بھلائی کہ جو اس میں ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس ❸ چیز کی برائی سے کہ جو اس میں ہے' یاالٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ پہنچوں میں اس معاملہ میں نقصان کو۔ (بیہقی نے دعوات کبیر میں اس کو روایت کیا)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس بازار کی بھلائی الخ یعنی حلال رزق میسر ہو اور نفع میں برکت ہو۔ ❷ یعنی لوگ۔ ❸ یعنی بیوع فاسدہ اور نقصان اور مفسد لوگ۔

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

پناہ مانگنے کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۴۵۷- (۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٦١٦ ومسلم حديث رقم (٥٣ ـ ٢٧٠٧) واحمد فی المسند ٢/ ٢٤٦)

فرمایا: ''پناہ پکڑو ساتھ اللہ تعالیٰ کے بلا کی مشقت ❶ سے اور بدبختی کے پہنچنے سے اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بلا کی مشقت سے الخ بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا اور اولاد بہت ہو۔

٢٤٥٨ - (٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)۔(متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٣٦٩ وابوداود حديث رقم ١٥٤١ والترمذی حديث رقم ٣٥٥١ واحمد فی المسند ٣/ ٢٢٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ فرماتے تھے: ''یا الٰہی! میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اندیشہ اور غم سے اور عاجز ہونے سے اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں ❶ کے غلبہ سے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مردوں کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلوں سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردوں پر غالب ہو۔

٢٤٥٩ - (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٢٧٥ ومسلم حديث رقم (٤٩ ـ ٥٨٩) والترمذی حديث رقم ٣٥٦٠ واحمد فی المسند ٢/ ١٨٩)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی ﷺ فرماتے تھے: ''یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سستی سے اور بڑھاپے سے ❶ اور قرض ❷ سے اور گناہ سے، یا الٰہی! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں آگ کے عذاب سے اور آگ کے فتنہ سے، قبر کے فتنہ سے، قبر کے عذاب سے اور دولت ❸ کے فتنہ کی برائی سے اور ❹ فقر کے فتنہ کی برائی سے اور کانے دجال کے فتنہ کی برائی سے، یا الٰہی! ❺ میرے گناہ دھو برف اور اولوں کے پانی کے ساتھ اور میرے دل کو پاک کر جیسا کہ سفید کپڑا پاک کیا جاتا ہے میل سے اور میرے اور میری گناہوں کے درمیان دوری ڈال جیسے کہ دوری رکھی تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جس میں عقل وہوش جاتا رہے۔ ❷ اور قرض سے کیونکہ مقروض آدمی جھوٹا وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مر جاتا ہے اور کبھی قرض خواہ کو دھوکا دیتا ہے۔ ❸ اور دولت کے فتنہ کی برائی سے الخ مال داری کا فتنہ غفلت اور غرور اور بخل وغیرہ ہے۔ ❹ فقر کے فتنہ کی برائی سے الخ فقر کا فتنہ مال داروں پر حسد کرنا اور ان کے مال میں طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر راضی نہ ہونا اور مال کی طلب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام کاموں کو اختیار کرنا ہے۔ ❺ میرے گناہ پانی اور اولوں کی برف سے دھوالخ یعنی ہر طرح کی مغفرت کر۔

۲۴۶۰ - (٤) وَعَنْ زَيْدِبْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِىْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّاتَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا)۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٧٣-٢٧٢٢)

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''یاالٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجز ہونے سے اور سستی سے' نامردی سے اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے' یاالٰہی! دے میرے ❶ نفس کو پرہیزگاری اس کی اور اس کو پاک کر تو بہترین ہے کہ اس کو پاک کرے تو اس کا کارساز ہے اور اس کا مالک ہے' یاالٰہی! تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اس علم سے کہ جو نفع نہ دے' اس ❷ دل سے کہ جو نہ ڈرے ❸ اور اس نفس سے کہ جو نہ سیر ❹ ہو اور اس دعا سے کہ جو اس کے لیے قبول نہ کی جائے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دے میرے نفس کو یعنی یاالٰہی! نفس کو اس کی پرہیزگاری دے اور اس کو پاک کر جو چیز آخرت میں نقصان دے اس سے بچنے کا نام تقویٰ اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی تقویٰ کے بغیر ممکن نہیں اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تقویٰ کی دعا کی پھر صفائی کی۔
❷ اس علم سے کہ نفع نہ دے الخ علم غیر نافع یعنی علم بے عمل اور جس کی شرع میں اجازت نہ ہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر وغیرہ اور جو آخرت میں کام نہ آئے بلکہ ضرر دے جیسے یونانی حکمت اور علم نافع وہ ہے جو دنیا یا آخرت میں یا دونوں میں فائدہ کرے' صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب میں ہے اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق میں ہے اور دنیا اور آخرت کا فائدہ شریعت کے علوم میں ہے اور جو علم کو نہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت میں زیادہ طاق ہونا۔ ❸ کہ نہ ڈرے الخ یعنی تیرے حضور میں نہ جھکے۔ ❹ کہ نہ سیر ہو الخ یعنی لالچی ہو تھوڑے پر قناعت نہ کرے۔

۲۴٦۱ - (٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ فُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ)۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم (٩٦- ٢٧٣٩) وابو داود حديث رقم ١٥٤٥)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے تھی یہ دعا: ''یاالٰہی! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں تیری ❶ نعمت کے جاتے رہنے سے اور تیری عافیت ❷ کے بدلنے سے اور تیرے اچانک آجانے والے عذاب سے اور تیرے تمام غصہ سے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نعمت سے مراد ایمان اور اسلام اور نیکیاں اور عرفان ہے۔
❷ مثلاً صحت کے بدلہ بیماری ہو اور غنا کے بدلہ محتاجی ہو۔

۲۴٦۲ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّمَا لَمْ اَعْمَلْ)۔ (مسلم) (مسلم

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''یاالٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس کام کی برائی ❶ سے کہ میں نے کیا اور اس کام کی برائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم (۹۵۔ ۲۷۱۶) وابوداود حدیث رقم ۱۵۵۰ واحمد فی المسند ۶/ ۱۳۹)

سے کہ میں نے نہیں کیا۔“ ❷

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو برے کام میں کر چکا ہوں ان کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یعنی ان پر مواخذہ نہ ہو۔
❷ یعنی آئندہ کوئی ایسا کام نہ کروں جو تیری ناراضمندی کا باعث ہو۔

۲۴۶۳- (۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِىْ اَنْتَ الْحَىُّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ)۔ (متفق عليه) (البخارى حديث رقم ۶۳۱۷ ومسلم حديث رقم (۶۷۔ ۲۷۱۷) والدارمى حديث رقم ۱۴۸۶ واحمد فى المسند ۱/ ۹۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”یاالٰہی! میں نے تیرے لیے فرمانبرداری کی اور میں تیرے ساتھ ایمان لایا، میں نے تجھی پر توکل کیا، تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا اور تیری مدد کے ساتھ میں لڑتا ہوں، یاالٰہی! میں تیری عزت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، نہیں کوئی معبود مگر تو، اس سے کہ تو مجھ کو گمراہ ❶ کرے، تو زندہ ہے کہ نہ مرے گا اور جن اور آدمی مریں گے۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے کہ گمراہ کرے الخ آج کے دور میں راہ راست پر قائم رہنا بڑا مشکل ہے کیونکہ گمراہ کرنے والے بہت پھیل چکے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس زمانہ میں حدیث شریف کی کتب کا ترجمہ کرایا، اب مسلمانوں کو چاہئے کہ ترجمہ قرآن اور ترجمہ حدیث دیکھیں اور اس پر عمل کریں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ (دوسری فصل)

۲۴۶۴- (۸) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ) (ابن ماجه حديث رقم ۳۸۳۷ واحمد فى المسند ۲/ ۱۶۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”یاالٰہی! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں چار چیزوں سے اس علم سے جو نفع نہ دے، ❶ اس دل سے جو عاجزی نہ کرے، اس نفس سے جو سیر نہ ہو، ❷ اور اس دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔“

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ نہ نفع دے الخ بلکہ بے کار عمر اس میں ضائع ہو۔ نہ دنیا کا فائدہ نہ آخرت کا۔ ❷ نہ سیر ہو یعنی کبھی قناعت نہ کرے جتنا زیادہ ہو اتنا ہی طمع بھی زیادہ ہو۔

۲۴۶۵- (۹) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِىُّ عَنْهُمَا۔ (الترمذى حديث رقم

احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ اور ترمذی نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے و نسائی نے ان دونوں سے روایت کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۵۴۹

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے شواہد کی وجہ سے یہ حدیث مضبوط ہوتی ہے۔

۲۴۶۶- (۱۰) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمَرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ (رواه ابوداؤد والنسائی) (ابوداود حدیث رقم ١٥٤٠ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨٤٤ واحمد فی المسند ١/ ٢٢)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے تھے پانچ چیزوں سے' نامردی سے' بخیلی سے' عمر ❶ کی برائی سے' سینہ ❷ کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔" (ابوداؤد و نسائی)

فوائد الحدیث: ❶ اور عمر کی برائی سے الخ عمر کی برائی یہ کہ بہت بوڑھا ہو جائے جس میں عقل و ہوش جاتا رہے اور عبادت نہ ہو سکے۔ ❷ اور سینہ کے فتنہ سے الخ سینہ کا فتنہ یہ کہ سینہ میں برے اخلاق اور عقائد بد گھر کر لیں اور حق بات کے قبول کرنے سے پہلو تہی کرے وکیع نے کہا سینہ کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی برے اعتقاد پر مر جائے اور اس سے توبہ نہ کرے۔

۲۴۶۷- (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔ (رواه ابوداؤد و النسائی) (ابوداود حدیث رقم ١٥٤٤ والنسائی ٨/ ٢٦١ وابن ماجه حدیث رقم ٣٨٤٢ واحمد فی المسند ٢/ ٣٠٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "یاالٰہی! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں محتاجگی سے اور کمی سے اور ذلت سے اور ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا میں ظلم کیا جاؤں۔" (ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

۲۴۶۸- (۱۲) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔ (رواه ابوداؤد و النسائی) (ابوداود حدیث رقم ١٥٤٦ والنسائی ٨/ ٢٦٤)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "یاالٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے خلاف ❶ سے' نفاق سے ❷ اور برے اخلاق سے۔" (ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ خلاف سے الخ یعنی حق کی مخالفت سے یا خلاف سے آپس کا نفاق اور عداوت مراد ہے۔ ❷ اور نفاق سے الخ نفاق سے نفاق کی تمام اقسام مراد ہیں خواہ نفاق عقیدہ میں ہو یا عمل میں۔

۲۴۶۹- (۱۳) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے: "یاالٰہی! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں بھوک سے' کیونکہ وہ خواب ❶ بری ہے اور میں ساتھ تیرے خیانت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبِطَانَةُ۔ (رواه ابوداؤد و النسائي و ابن ماجة) (ابوداود حديث رقم ١٥٤٧ وابن ماجه حديث رقم ٣٣٥٤)

سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ باطنی بری خصلت ہے۔" (ابوداؤدونسائی وابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ بری ہے ہم خواب الخ کیونکہ اس سے آدمی کے بدن اور قوی حواس میں نقصان پہنچتا ہے اور عبادت کے کرنے میں فتور آتا ہے۔

٢٤٧٠ - (١٤) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ۔ (رواه ابوداؤد و النسائي) (ابوداود حديث رقم ١٥٥٤ واحمد في المسند ٣/ ١٩٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے: یاالٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کوڑھ سے اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بری بیماریوں سے۔" (ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٤٧١ - (١٥) وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَآءِ۔ (رواه الترمذى) (الترمذى حديث رقم ٣٥٩١)

سیدنا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ کہا کرتے تھے: "یاالٰہی! میں ساتھ تیرے پناہ پکڑتا ہوں برے اخلاق اور برے اعمال سے اور بری خواہشات سے۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٤٧٢ - (١٦) وَعَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ تَعْوِيْذًا اَتَعَوَّذُبِهٖ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِىْ وَ شَرِّ بَصَرِىْ وَ شَرِّ لِسَانِىْ وَ شَرِّ قَلْبِىْ وَ شَرِّ مَنِيِّىْ۔ (رواه ابوداؤد و الترمذى و النسائى) (ابوداود حديث رقم ١٥٥١ واحمد في المسند ٣/ ٤٢٩)

شتیر بن شکل بن حمید نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا، اے اللہ کے نبی! مجھ کو تعویذ سکھائیے کہ میں اس کے ساتھ پناہ پکڑوں، آپ نے فرمایا: "کہہ یاالٰہی! میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اپنی شنوائی ❶ کی برائی سے، اپنی بینائی ❷ کی برائی سے، اپنی زبان ❸ کی برائی سے، اپنے دل ❹ کی برائی سے اور اپنی منی ❺ کی برائی سے۔" (ابوداؤدوترمذی ونسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنی شنوائی کی برائی سے الخ کانوں کی برائی یہ کہ ان سے غیبت اور راگ اور دوسری بیہودہ باتیں سنے۔

❷ اور اپنی بینائی کی برائی ہے الخ بینائی کی برائی یہ ہے کہ اس سے بیگانی عورتوں اور بے ریش بچوں کو شہوت کی نگاہ سے دیکھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ اور زبان کی برائی سے الخ زبان کی برائی یہ ہے کہ لوگوں کو گالیاں دے' جھوٹ بولے یا وہ باتیں کرے جن سے کچھ حاصل نہیں۔
❹ اور اپنے دل کی برائی سے الخ دل کی برائی یہ ہے کہ عقیدہ برا ہو اور آدمی لوگوں کے آرام کو نہ دیکھ سکے اور دل میں لوگوں سے عداوت کرے۔ ❺ اور اپنی منی کی برائی سے الخ منی کی برائی یہ ہے کہ اس سے بے حیائی مثلاً زنا کرے یا اغلام کرے یا جلق یا مساحقت کرے۔

۲۴۷۳ - (۱۷) وَعَنْ اَبِی الْیَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَدْعُوْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِیُّ) وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی وَالْغَمِّ۔ (ابوداود حدیث رقم ۱۵۵۲ واحمد فی المسند ۳/ ۴۲۶)

سیدنا ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ دعا مانگتے تھے: ''یا الٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ❶ مکان کے گرنے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بلند جگہ سے گر پڑنے سے اور ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ مجھ کو شیطان مرنے کے نزدیک حیران کرے اور ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تیری راہ میں پشت ❷ پھیر کر مروں اور ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں ❸ لدیغ مروں۔'' (ابوداؤد و نسائی) اور نسائی نے ایک اور روایت ❹ میں لفظ غم کا زیادہ کیا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مکان کے گرنے سے یعنی مجھ پر کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑے۔ ❷ پشت پھیر کر الخ یعنی جہاد میں کافروں سے بھاگ کر۔ ❸ کہ میں لدیغ مروں یعنی سانپ بچھو وغیرہ زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے۔ ❹ غم کا لفظ الخ یعنی غم سے پناہ چاہتا ہوں۔

۲۴۷۴ - (۱۸) وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ طَمَعٍ یَّھْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ) (احمد فی المسند ۵/ ۲۳۲)

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پناہ پکڑو ساتھ اللہ تعالیٰ کے طمع ❶ سے کہ پہنچائے طرف طبع کے۔'' (احمد اور بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ پکڑو اس طمع سے جو تم کو ذلیل کرے' اس طرح کہ کمینوں کے سامنے گڑ گڑاؤ۔

۲۴۷۵ - (۱۹) وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اِسْتَعِیْذِیْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا فَاِنَّ ھٰذَا ھُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ (رواہ الترمذی) (والترمذی حدیث رقم ۳۳۶۶ و احمد فی المسند ۶/ ۲۱۵)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: ''اے عائشہ! پناہ پکڑ تو ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس کی برائی سے' کیونکہ یہ ہے غاسق ❶ جب بے نور ہو جائے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ یہ غاسق ہے الخ یعنی اندھیرا کرنے والا جب بے نور ہو جائے' غرض یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو غاسق سے پناہ طلب کرنے کا ارشاد ہے تو وہاں چاند مراد ہے جب کہ اسے گہن لگ جائے۔

٢٤٧٦ - (٢٠) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِيْ سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَ وَاحِدًا فِي السَّمَآءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّلِرَ غْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِيْ فَقَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَأَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ۔ (رواه الترمذي) (الترمذي حديث رقم ٣٤٨٣)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ ❶ کو فرمایا: ''اے حصین! آج کل تو کتنے معبودوں کی بندگی کرتا ہے؟'' میرے باپ نے کہا سات معبودوں کی ❷ چھ زمین میں اور ایک آسمان میں ❸ ہے آپ نے فرمایا: ''ان میں سے کس کو اپنے لیے امید اور ڈرنے کے قابل سمجھتا ہے؟'' حصین نے کہا' اس کو کہ جو آسمان میں ہے' آپ نے فرمایا: ''اے حصین' سن لے! اگر تو اسلام لاتا میں تجھ کو دو کلمات سکھلاتا جو تجھ کو فائدہ دیتے'' عمران نے کہا کہ جب حصین مسلمان ہوا' تو اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! سکھلایئے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا' آپ نے فرمایا: ''کہہ' یا الٰہی! میرے دل میں میری ہدایت ڈال دے اور میرے نفس کی برائی سے مجھ کو پناہ دے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔لیکن صحیح سند شاہد موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ میرے باپ کے لئے الخ یعنی اسلام لانے سے پہلے۔ ❷ چھ زمین میں یعنی یغوث' یعوق' نصر' منات' لات اور عزیٰ۔ ❸ اور ایک آسمان میں الخ یعنی اللہ عزوجل کی کہ معبود حقیقی یہی ہے حصین کی اس بات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں کیا بلکہ ثابت رکھا اور پوچھا کہ تو امید و بیم کس سے رکھتا ہے تو اس نے کہا کہ آسمان والے سے' اس حدیث سے بھی صاف ظاہر ہے کہ ذات الٰہی ہمارے اوپر ہے آسمانوں کے اوپر عرش پر اس پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے بجز چند جہمیہ اور کورچشم علماء کے جو منطق اور کلام پڑھ کر جہم بن صفوان کے پیچھے لگ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع چھوڑ دی فانا لله علىٰ ذلك

٢٤٧٧ - (٢١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ ❶ سے نقل اور انہوں نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے ❷ نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی شخص نیند میں ڈر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ کہے' پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ تعالیٰ کے کلمات کے اس کے غضب سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِیْ عُنُقِهٖ (رواه ابوداؤد و الترمذی و هذا لفظه) (ابوداود حدیث رقم ۳۸۹۳ والترمذی حدیث رقم ۳۵۲۸ واحمد فی المسند ۲/ ۱۸۱)

شیطانوں کے وسواس سے اور اس سے کہ حاضر ہوں شیطان میرے پاس' پس شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچائیں گے ان کلمات کے کہنے والے کو' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے بالغ بچوں کو یہ کلمات سکھلاتے تھے اور جو نابالغ ہوتا تو ان کلمات کو کاغذ کے ٹکڑا پر لکھتے ❸ پھر اس کو اس کی گردن میں لٹکاتے۔'' (ابوداؤد و ترمذی) اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے باپ سے یعنی شعیب سے۔ ❷ اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے۔
❸ ان کلمات کو پرچہ کاغذ میں لکھتے الخ شیخ نے لمعات میں لکھا تعویذ کرنے والوں کے پاس تعویذ لکھنے کی یہی حدیث دلیل ہے جو کہ کافی ہے (حاشیہ مشکوۃ) اور روضہ میں ہے کہ دم میں کچھ قباحت نہیں بشرطیکہ اس میں شرک کے الفاظ نہ ہوں اور اگر حدیث اور قرآن سے ہو تو بہت عمدہ ہے اور جن احادیث میں منتر و تعویذ سے منع کیا ہے وہ شرک کے مضامین پر محمول ہیں یا اسباب پر تکیہ کرنے پر' اس طرح سے کہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جائے۔ منتر کے مختلف طریق سلف سے مروی ہیں' پانی میں پڑھ کر پھونکنا اور وہ بیمار کو پلانا یہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور مجاہدؒ نے کہا کوئی قباحت نہیں اگر قرآن لکھا جائے پھر اس کو بیمار دھو کر پی لے اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دردزہ میں یہ آیات دھو کر پلانے کا حکم دیا اور سعید بن مسیبؒ نے کہا کچھ قباحت نہیں قرآن لکھ کر عورتوں یا بچوں کے گلے میں لٹکایا جائے بشرطیکہ چاندی یا چمڑہ میں بند کر دیا جائے اور ابن عمرو بن عاص اس دعا کو لکھ کر چھوٹے بچوں کے گلے میں لٹکاتے۔

۲۴۷۸ - (۲۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔ (رواه الترمذی و النسائی) (الترمذی حدیث رقم ۲۵۷۲ والنسائی حدیث رقم ۵۵۲۱ واحمد فی المسند ۳/ ۲۰۸)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے' تو جنت کہتی ہے یاالٰہی! تو اس کو جنت میں داخل کر اور جو شخص کہ آگ سے تین مرتبہ پناہ مانگے تو آگ کہتی ہے' یاالٰہی! تو اس کو آگ سے محفوظ رکھ۔'' (ترمذی و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۴۷۹ - (۲۳) عَنِ الْقَعْقَاعِ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِیْ یَهُوْدُ حِمَارًا فَقِیْلَ لَهٗ مَاهُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ

قعقاع سے روایت ہے کہ سیدنا کعب ❶ احبار رضی اللہ عنہ نے کہا' اگر نہ کہتا میں چند کلمات تو یہود مجھ کو ❷ گدھا بنا ڈالتے' ان کو کہا گیا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ کعب نے کہا (وہ کلمات یہ ہیں) ''میں اللہ تعالیٰ کے چہرہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کہ وہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَّ بِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَأَ وَبَرَأَ۔ (رواہ مالک) (الموطا حدیث رقم ۱۲ من کتاب السفر)

تعالیٰ بڑا ہے اس سے کوئی چیز بڑی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے کلمات کے ساتھ کہ جو پورے ہیں نہیں ❸ تجاوز کرتا ان سے نیک اور نہ بد اور اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ کہ جو نیک ہیں جو کچھ کہ میں ان ناموں سے جانتا ہوں اور جو کچھ کہ میں نہیں جانتا اس چیز کی برائی سے کہ جو پیدا کی' پھیلائی اور بنائی۔'' (مالک)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کعب احبار یہودیوں کے بڑے عالم تھے' اور یہ مسلمان ہو گئے۔ ❷ البتہ یہود مجھ کو گدھا بنا ڈالتے الخ یعنی جادو کر کے گدھے کی طرح ذلیل کر دیتے۔ ❸ نہیں تجاوز کرتا الخ اس حدیث میں کلمات الٰہی سے مراد قرآن ہے' نیک و بد کے تجاوز نہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس کے ثواب و عذاب وغیرہ سے کوئی خارج نہیں یعنی جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا دوسری چیزوں کا قرآن میں کیا ہے بلاشبہ ہونا ہے یا مراد کلمۃ اللہ سے اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے علوم ہیں' ان سے بھی کوئی چیز باہر نہیں وہ سب کو محیط ہیں۔

۲۴۸۰ - (۲۴) وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ اَبِىْ يَقُوْلُ فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَىْ بُنَىَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِىُّ وَ التِّرْمِذِىُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَ رَوٰى اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيْثِ وَعِنْدَهٗ فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ۔ (ابوداود حدیث رقم ۵۰۹۰ والنسائی حدیث رقم ۵۴۶۵ واحمد فی المسند ۵/ ۳۶)

سیدنا مسلم بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد رضی اللہ عنہ نماز کے بعد کہا کرتے تھے: ''یا الٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے' کفر سے اور فقر سے اور قبر کے عذاب سے اور میں بھی یہ کلمات کہتا تھا تو میرے باپ نے کہا' اے میرے بیٹے! یہ کلمات تو نے کس سے سیکھے؟ میں نے کہا آپ سے' اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کو نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔'' (نسائی' ترمذی) مگر ترمذی نے لفظ فِي دبر الصلوٰۃ کا ذکر نہیں کیا اور ❶ نقل کئے احمد نے حدیث کے لفظ اور احمد کے نزدیک لفظ فی دبر کل صلوٰۃ ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور نقل کئے احمد نے حدیث کے لفظ الخ یعنی بغیر ذکر کرنے باپ اور بیٹے کے۔

۲۴۸۱ - (۲۵) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ قَالَ نَعَمْ وَ فِىْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَ يَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ۔ (رواه النسائى) (النسائی

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور قرض سے' تو ایک شخص نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا برابر کیا آپ نے کفر کو قرض کے؟ آپ نے فرمایا: ❶ ''ہاں'' اور ایک روایت میں ہے: ''یا الٰہی! میں تیرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ٥٤٨٥ واحمد فی المسند ٣/ ٣٨)

ساتھ پناہ مانگتا ہوں کفر سے'' اور فقر سے' ایک شخص نے کہا' اور برابر ہوتے ہیں دونوں؟ آپ نے فرمایا: ❷ ''ہاں۔'' (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا کہ ہاں جیسے کفر سے پناہ مانگی چاہئے ویسے ہی قرض بھی اس لائق ہے کہ اس سے پناہ مانگی جائے کیونکہ آدمی قرض داری میں جھوٹا وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مر جاتا ہے اور کبھی قرض خواہ کو دھوکا دیتا ہے۔

❷ فرمایا کہ ہاں الخ یعنی فقر سے بھی ویسے ہی پناہ مانگی جیسے کفر سے کیونکہ حاجت کبھی کافر کر دیتی ہے فقر میں آدمی بے صبری کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر طرح طرح کی بدگمانیاں کرتا ہے۔

بَابُ جَامِعِ الدُّعَآءِ

جامع دعاؤں کے بیان میں ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٤٨٢- (١) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ یَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَآءِ (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٣٩٨ ومسلم حدیث رقم (٧٠۔ ٢٧١٩) واحمد فی المسند ٤/ ٤١٧)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا مانگتے ❷ تھے: ''یاالٰہی! میرے لئے میری خطا بخش اور میری نادانی اور میری زیادتی میرے کام میں اور وہ گناہ کہ جو تو خوب جانتا ہے مجھ سے' یاالٰہی! بخش میرے لئے قصد سے کرنا میرا اور ہنسی سے کرنا میرا اور نادانستہ میرا کرنا اور جان بوجھ کر میرا کرنا اور یہ سب میرے پاس سے ہیں' یاالٰہی! میرے لئے وہ گناہ بخش کہ جو میں نے پہلے کئے اور وہ گناہ کہ جو اس کے بعد ہوں گے اور وہ گناہ کہ جو میں نے چھپ کر کئے ہیں اور وہ گناہ کہ جو میں نے آشکارا کئے اور وہ گناہ کہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔'' (بخاری و مسلم)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جامع داؤں کے بیان میں الخ یعنی اس میں ایسی دعائیں ہیں کہ جن کے الفاظ تھوڑے ہیں اور معانی بہت زیادہ یا جامع سے مراد یہ ہے کہ اس میں ایسی دعائیں ہیں کہ جو مقاصد و مطالب کو جمع کرنے والی ہیں۔ ❷ وہ مانگتے تھے یہ دعا' یاالٰہی! میرے لئے میری خطا بخش الخ تحفۃ الاخیار میں ہے کہ نبی ﷺ ہر چند کہ گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے لیے یا ترک اولیٰ کے خیال سے ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائیں کرتے تھے کیونکہ جتنا قرب زیادہ ہوتا اتنا ہی خوف بھی زیادہ ہوتا ہے' مثل مشہور ہے نزدیکاں را بیش بود حیرانی یہی معنی بندگی کے ہیں کہ بندہ اپنے رب کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اقرار کیا کرے۔

۲۴۸۳- (۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ)۔(مسلم) (مسلم حدیث رقم ۷۱۔ ۲۷۲۱)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''یاالٰہی! میرے لئے میرا دین ❶ درست کر وہ جو میرے کام کا بچاؤ ہے' میرے لئے میری دنیا درست کر کہ اس میں میری زندگانی ہے' میرے لئے میری آخرت درست کر کہ اس میں میرا رجوع کرنا ہے' زندگی کو میرے لئے ہر نیکی میں زیادتی کا سبب بنا دے اور میرے لئے موت کو آرام کا ہر برائی سے سبب بنا دے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یاالٰہی میرے لئے میرا دین درست کر الخ یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے اور دنیا کی درستی قوت حاصل ہونے کے ساتھ ہوتی ہے حلال طریقہ سے کہ اس سے گذر اوقات اچھی طرح ہوتی ہے اور اطاعت کی قوت ہوتی ہے اور خاطر جمع ہوتی ہے اور خلل اور تشویش عبادت میں نہیں ہوتی اور درستی آخرت کی توفیق ملنے سے ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے عذاب سے نجات ہو اور اس جہان کی سعادت کو پہنچے اور یہ جو فرمایا کہ میری موت کو میرے لئے آرام کا سبب کر ہر برائی سے' تو اس کا حاصل یہ ہے کہ میری موت کلمہ شہادت اور اچھے اعتقاد پر اور توبہ پر ہو تا کہ مشقت دنیا سے خلاصی کا سبب ہو اور عقبیٰ میں راحت حاصل ہونے کا باعث ہو۔

۲۴۸۴- (۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی)۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۷۲۔ ۲۷۲۱) والترمذی حدیث رقم ۳۴۸۹ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۳۲ واحمد فی المسند ۱/ ۴۱۱)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''یاالٰہی! میں تجھ سے ہدایت اور تقویٰ مانگتا ہوں اور ❶ نفس کا حرام سے باز رکھنا اور سوال کرتا ہوں لاپرواہی کا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور نفس کا حرام سے باز رکھنا الخ یہ ترجمہ ہے ''عفاف'' کا عفاف اور عفت یہ ہے کہ شہوت' شرع اور عقل کے تابع ہو جائے یعنی بغیر شرع کی اجازت کے کسی چیز کی خواہش غلبہ نہ کرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہیں جیسے سخاوت اور حیاء۔

۲۴۸۵- (۴) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَكَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۷۸۔ ۲۷۲۵) وابوداود حدیث رقم ۴۲۲۵)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہہ' یاالٰہی! مجھے ہدایت کر اور مجھے سیدھا کر اور ❶ یا ہدایت کے طلب کرنے میں دو تصور کر سیدھا راہ کا چلنا اور راستہ کے طلب کرنے میں تیر کی راستی۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور یا ہدایت کے طلب کرنے میں دو تصور کر الخ یعنی اس دعاء کے وقت ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی کا خیال کیا کر جیسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اسی طرف چلتے ہیں دائیں بائیں نہیں جھکتے اسی طرح اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگتے وقت راہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راست کا خیال ذہن میں ہونا چاہیے کہ جو منزل مقصود کو پہنچائے شرع پر چلا جائے ضلالت اور بدعت کی طرف نہ جھکے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کو خیال میں کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانے پر پہنچتا ہے دائیں بائیں نہیں جھکتا اسی طرح اپنے علم و عمل میں راستی کا خیال چاہیے کہ اس میں باطل داخل نہ ہونے پائے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو اور حضور دل حاصل ہو جائے۔

٢٤٨٦ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمٰتِ (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)۔ (مسلم)

(مسلم حديث رقم (٣٥۔ ٦٩٧)

سیدنا ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب کوئی آدمی مسلمان ہوتا تھا تو اس کو نبی ﷺ نماز سکھلاتے پھر اس کو حکم کرتے کہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے: ''یاالٰہی! میرے لیے بخش اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت کر اور مجھے عافیت سے رکھ اور ❶ مجھے روزی دے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور مجھے روزی دے الخ یہ دعا بھی ہر مطلب کو جامع ہے مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! میں کس طرح کہوں جب کہ اپنے رب سے سوال کروں تو آپ نے فرمایا تو کہہ اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی سو یقیناً یہ الفاظ تیرے دین اور دنیا کی بہتری کو جامع ہیں۔

٢٤٨٧ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٣٨٩ ومسلم حديث رقم ٢٧ - ٢٦٩٠ والترمذی حديث رقم ٣٤٨٧ واحمد فی المسند ٣/ ٢٠٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اکثر دعا ❶ یہ تھی: ''یاالٰہی! دنیا میں ہم کو نیکی دے ❷ اور آخرت میں نیکی ❸ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ رسول اللہ ﷺ کی اکثر دعا تھی الخ یہ دعا مختصر اور جامع ہے دنیا اور آخرت دونوں کی خوبی کا سوال اس میں موجود ہے اسی وجہ سے نبی ﷺ اس کو زیادہ پڑھتے تھے طالب صادق اگر وقت حاجت خلوت میں بیٹھ کر صفائی باطن کے ساتھ دعا کرے تو دیکھے کہ اس سے کیا کچھ ذوق و نورانیت اور سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ❷ دنیا میں ہم کو نیکی دے یعنی دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ عطا فرما۔ ❸ اور آخرت میں نیکی یعنی آخرت کی بہتری، ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی، بہر حال یہ دعا جامع حسنات دارین ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٤٨٨ - (٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ يَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے میرے رب! میری مدد کر، مجھ پر مدد نہ کر، مجھ کو فتح دے، مجھ پر فتح نہ دے، میرے لیے ❶ مکر کر اور نہ مکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَ انْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا لَكَ ذَاكِرًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداود حدیث رقم ۱۵۱۰ والترمذی حدیث رقم ۳۵۵۱ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۳۰ واحمد فی المسند ۱/ ۲۲۷)

کر مجھ پر اور مجھے سیدھی راہ دکھا' میرے لیے سیدھی راہ پر چلنا آسان کر اور میری مدد کر ان پر کہ جو مجھ پر زیادتی کرے' اے میرے رب! مجھے اپنے لیے شکر کرنے والا' اپنے لیے ذکر کرنے والا' اپنے لیے ڈرنے والا' اپنے لیے بہت فرمانبردار' اپنے لیے عاجزی کرنے والا' اپنی طرف بہت آہ و زاری کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنا دے' اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول کر' میرے گناہ دھو ڈال' میری دعا قبول کر' میری دلیل ثابت رکھ اور میری زبان سچی کر اور میرے دل کو سیدھا راستہ دکھا اور میرے سینہ کی سیاہی ❷ نکال۔'' (ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ اور میرے لیے مکر کر' اللہ تعالیٰ کا مکر یہ ہے کہ دشمنوں پر مصیبت ڈالے۔ ❷ میرے سینہ کی سیاہی نکال الخ سینہ کی سیاہی سے بغض اور دوسرے اخلاق بد مراد ہیں۔

۲۴۸۹ - (۸) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۵۸ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۴۹ واحمد فی المسند ۱/ ۳)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ❶ منبر پر کھڑے ہوئے پھر روئے' تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے بخشش اور عافیت مانگو اس لئے کہ کوئی نہیں دیا گیا ہے بعد ❷ یقین کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے۔'' (روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن باعتبار سند کے غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ جانتے تھے کہ امت فتنوں میں گرفتار ہوگی اس لئے روئے اور حکم کیا کہ عافیت اور بخشش طلب کرو۔ ❷ بعد یقین کے الخ یعنی ایمان کے بعد تندرستی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے بلکہ اور سب نعمتیں تندرستی پر قربان اور صدقہ ہیں' اگر تندرستی نہ ہو تو کسی نعمت کی لذت ہی نہ ہوگی۔

۲۴۹۰ - (۹) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا' اے اللہ کے رسول! کون سی دعا بہت بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں عافیت اور معافات مانگ'' پھر وہ شخص دوسرے دن آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۱۲ وابن ماجه حديث رقم ۳۸٤۸ واحمد فی المسند ۳/ ۱۲۷)

پاس آیا اور کہا' اے اللہ کے رسول! کون سی دعا بہتر ہے؟ آپ نے اس کو اسی کی مانند فرمایا' پھر وہ تیسرے دن آیا تو آپ نے اسی کی مانند فرمایا اور فرمایا: ''جس وقت دیا جائے تو عافیت اور معافات دنیا اور آخرت میں تو تحقیق تو مقصد کو پہنچا۔'' ❶ (ترمذی و ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن باعتبار سند کے غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور مقصد کو پہنچا الخ بیشک عافیت میں تمام بلاؤں' بیماریوں اور تکالیف سے حفاظت ہوگئی اور معافی میں گناہوں کی بخشش آ گئی اب اور کیا چاہیے یہ دو لفظ ہزاروں الفاظ کو شامل ہیں۔

۲٤۹۱ - (۱۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَارَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّي فِيمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَازَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّهُ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّي فِيمَا تُحِبُّ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳٤۹۱)

سیدنا عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے: ''یاالٰہی! نصیب کر مجھے اپنی دوستی اور دوستی اس شخص کی کہ جو نفع دے مجھے دوستی اس کی تیرے نزدیک' ❶ یاالٰہی! جو کچھ کہ تو نے مجھے دیا جس کو میں دوست رکھتا ہوں پس کر تو اس کو میری قوت کا سبب اس چیز میں کہ جس کو تو دوست رکھتا ہے' ❷ یاالٰہی! جو کچھ کہ تو نے سمیٹ رکھا ہے مجھ سے اس چیز سے کہ جو میں دوست رکھتا ہوں پس کر تو اس کو میری فراغت کا سبب اس چیز میں کہ جسے تو دوست رکھتا ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یاالٰہی جو کچھ تو نے دیا الخ حاصل یہ ہے کہ اگر تو دنیا کی نعمت عنایت فرمائے تو شکر کی توفیق عطا کر ورنہ صبر دے تاکہ بے صبری کر کے جزع فزع نہ کروں یعنی مال جو اس کو اپنی عبادت میں نہیں دیا ہے مشغولیت کا باعث کر دے کہ بغیر کسی مانع کے تیری عبادت ہی میں مشغول رہوں' ان دونوں جملوں کا حاصل یہ ہے کہ اگر دنیا کی نعمت دے تو اس کے شکر کی توفیق دے تا اغنیا شاکرین سے ہو جاؤں اور اگر نہ دے تو مجھ کو تو میرے دل کو فارغ رکھ تاکہ میرا دل اس میں نہ لگا رہے اور میں عبادت میں مشغول رہوں اور جزع فزع نہ کروں تاکہ میں فقرا صابرین سے ہو جاؤں۔ ❷ کہ تو دوست رکھتا ہے الخ یعنی جو نعمتیں کہ تو نے دی ہیں از قسم مال اور عافیت اور دوسری دنیاوی نعمتوں سے ان کو باعث شکر اور طاعت اپنی کا کر دے کہ میں ان کو تیری راہ اور تیری خوشنودی میں خرچ کروں۔

۲٤۹۲ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے کم ہی اٹھتے تھے یہاں تک کہ ان دعاؤں کے ساتھ دعا

www.KitaboSunnat.com

بِهٰؤُلَآءِ الدَّعْوَاتِ لِاَصْحَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اَقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۰۲)

کرتے اپنے ساتھیوں کے لیے ❶ یا الٰہی! ہمارے لئے اپنا خوف نصیب ❷ کر اس قدر کہ تو حائل ہو بسبب اس کے درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں کے اور نصیب کر ہم کو اطاعت اپنی اس قدر کہ تو ہم کو پہنچائے ❸ بسبب اس کے اپنے بہشت میں اور نصیب کر ہم کو اس قدر یقین ❹ کہ تو آسان کرے ہم پر بسبب اس کے مصیبتیں دنیا کی اور ہم کو بہرہ مند کر ساتھ ہمارے شنوائیوں کے اور بینائیوں ہماری کے اور قوت ہماری کو جب تک کہ تو ہم کو زندہ رکھے اور کر بہرہ مندی ❺ کو ہمارا وارث اور گردان کینہ کشی ہماری اس پر کہ جس نے ظلم کیا ہم پر اور ہم کو اس پر فتح دے کہ جو ہم سے دشمنی رکھے اور ❻ نہ گردان مصیبت ہماری ہمارے دین میں اور ❼ نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ ہمارے علم کی نہایت اور ہم پر اس کو مسلط نہ کر کہ جو ہم پر رحم نہ کرے۔'' (ترمذی نے یہ نقل کی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے ساتھیوں کے لئے الخ یعنی ان کی تعلیم کے لئے۔ ❷ یا الٰہی ہمارے لئے اپنا خوف یعنی اس ڈر کے سبب سے ہم تیری نافرمانیاں کر کے گناہوں سے بچیں۔ ❸ اس کے بسبب تو ہمیں اپنی بہشت میں پہنچائے الخ یعنی بہشت کے عالی درجات میں۔ ❹ اور نصیب کر یقین سے الخ یعنی یقین ذات اور اپنی صفات کا اور فرمان رسول مقبول ﷺ پر ایسا یقین دے کہ دنیا کی سختیاں آسان ہوں مثلاً جس کو اللہ تعالیٰ کی رزاقی کا تیقن ہوگا' وہ ہرگز فکر نہیں کرے گا اور بھروسہ کرے گا اسی پر یا جو کوئی یقین کرے گا کہ آخرت کی مصائب بہت سخت ہیں اور یہاں کی ناپائیدار تو اس پر یہاں کی مصائب آسان ہو جائیں گی پس ایسا یقین عطا فرما۔ ❺ ہمارا وارث الخ یعنی تمام عمر ہمارے اعضاء اور حواس صحیح وسلامت رکھ۔ ❻ اور نہ گردان ہماری مصیبت ہمارے دین میں الخ یعنی ایسی چیزوں میں ہم کو مبتلا نہ کر جن سے دین میں نقصان آئے۔ ❼ اور دنیا کو نہ کر الخ یعنی دنیا کی بہت تدبیر اور فکر میں نہ لگے رہیں بلکہ اندیشہ اور فکر امورِ آخرت ہی کا بہت رکھیں اور معاش کی تھوڑی فکر جائز بلکہ مستحب ہے۔

۲۴۹۳ - (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''یا الٰہی! مجھے نفع ❶ دے اس چیز کے ساتھ کہ جو تو نے مجھے سکھلائی اور سکھلا ❷ مجھے وہ چیز کہ جو مجھے نفع دے اور ❸ زیادہ کر میرے علم کو' سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۹۹ وابن ماجه حدیث رقم ۲۵۱)

ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ❹ دوزخ والوں کے حال سے۔" (نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث باعتبار سند کے غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مجھے نفع دے الخ یعنی علم پر عمل نصیب ہو۔ ❷ اور مجھے وہ چیز سکھلا کہ مجھ کو نفع دے الخ یعنی ایسا علم دے کہ وہ مجھے نفع دے اور اس پر دنیا اور آخرت میں عمل کرنا۔ ❸ اور مجھے علم الخ یعنی دین کا علم۔ ❹ دوزخیوں کے حال سے الخ یعنی دنیا میں کفر وفسق سے بچوں اور آخرت میں عذاب سے۔

۲۴۹۴-(۱۳) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَأَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ أُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۱۷۳ واحمد فی المسند ۱/ ۳۴)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ پر جس وقت وحی اترتی نازل ہوتی تو سنی جاتی تھی آپ کے چہرہ کے نزدیک آواز مانند آواز شہد کی مکھی کی' ایک دن آپ پر وحی اتاری گئی تو ❶ ہم کچھ دیر کے لیے ٹھہرے تو دور کی گئی وہ حالت آپ سے' پھر آپ قبلہ رخ ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا: یاالٰہی! ❷ ہم کو زیادہ کر اور ❸ نہ کم کر ہم کو' ❹ اور ہم کو عزت عطا فرما' ❺ اور ہم کو ذلیل نہ کر ❻ اور ہم کو دے اور ہم کو محروم نہ کر' ہم کو برگزیدہ کر' ❼ نہ برگزیدہ کر ہم پر اور راضی کر ہم کو اور راضی ہو ہم سے" پھر فرمایا: مجھ پر دس آیات اتاری گئی ہیں جو شخص بھی ان پر عمل ❽ کرے گا تو وہ بہشت میں داخل ہوگا پھر نبی ﷺ نے یہ آیات پڑھیں: "مومنوں نے فلاح پائی' یہاں تک کہ دس آیات ختم کیں۔" (احمد و ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہم کچھ دیر کے لیے ٹھہرے الخ یعنی منتظر رہے کہ وحی کے اترنے کی وجہ سے جو سختی ہوئی ہے وہ رفع ہو۔
❷ ہم کو زیادہ کر یعنی دنیا اور آخرت کی نعمتیں یا بہت مسلمان ہوں۔ ❸ اور ہم کو کم نہ کر الخ یعنی دنیا اور آخرت کی نعمتیں یا مسلمانوں کو کم نہ کر۔
❹ اور ہم کو عزت عطا فرما الخ یعنی دنیاوی حاجات پوری کرنے کے ساتھ اور عقبیٰ میں درجات بلند کرنے کے ساتھ۔
❺ اور ہم کو ذلیل نہ کر الخ یعنی مذکورہ چیزوں کے نہ ہونے کی وجہ سے۔ ❻ اور ہم کو دے الخ دنیا اور آخرت کی خیر
❼ اور ہم پر برگزیدہ نہ کر الخ یعنی ہمارے غیر کو اپنے لطف وحمایت کے ساتھ پسند نہ کر۔ ❽ عمل الخ یعنی ان پر عمل کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٤٩٥ - (١٤) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ لِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ) (ابن ماجه حديث رقم ١٣٨٥ واحمد فى المسند ٤/ ١٣٨)

سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اندھا شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیے کہ وہ مجھے عافیت دے آپ نے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر چاہے تو صبر کر' پس ❶ تیرے لئے صبر کرنا بہتر ہے'' اس شخص نے کہا' اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کیجئے' عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا' پس آپ نے اس کو حکم کیا کہ اچھی طرح وضو کرے اور اس دعا کے ساتھ دعا مانگے: ''یا الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور متوجہ کرتا ہوں میں تیری طرف تیرے نبی کو' جس کا نام محمد (ﷺ) ہے جو نبی' رحمت ہیں' بیشک میں نے متوجہ کیا تجھے اپنے رب کی طرف تاکہ وہ پوری کرے میری اس حاجت کو' یا الٰہی! ❷ نبی کی شفاعت قبول کر میرے حق میں۔'' (روایت کی یہ ترمذی نے) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ دونوں آنکھیں آدمی کو بہت پیاری ہیں ان کا پھوٹنا یا ان کی روشنی کا کم ہونا اس پر نہایت شاق ہے جب اس نے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اور اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اس کے لیے اس کا بدلہ بہترین ہوا' نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں نے اپنے بندہ کو اس کی دو پیاری چیزوں میں مبتلا کیا یعنی دو آنکھیں اس کی جاتی رہیں' پھر اس نے صبر کیا تو میں ان کے عوض اس کو بہشت دوں گا' اس کو بخاریؒ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ❷ بعض لوگ توسل بانبیاء کے جواز پر اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں لیکن ان کا اس حدیث سے استدلال توسل بانبیاء کے جواز پر صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث میں رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذات مبارکہ کے ساتھ توسل مذکور نہیں ہے بلکہ اس میں نبی ﷺ کی دعا کے ساتھ توسل کا ذکر ہے' سائل آپ ﷺ کی حیات میں دعا کرانے کے لئے آیا تھا آپ نے اس کو یہ دعا سکھائی جو حدیث میں مذکور ہے' آپ کا مطلب یہ تھا کہ میں دعا کرتا ہوں اور تو کہہ کہ میں نے تیرے نبی کی دعا کے ساتھ وسیلہ پکڑا تو اپنے نبی کی دعا میرے حق میں قبول فرما اور دلیل اس پر یہ ہے کہ دعا کے آخر میں ہے ''اللھم فشفعه فی'' اور طبرانی اور بیہقی میں جو مذکور ہے کہ سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد یہی دعا ایک شخص کو کسی ضرورت کے پورا ہونے کے لئے سکھائی اور اس شخص کی اس دعا کے ساتھ مشکل آسان ہوگئی تو یہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کی اسناد میں طاہر بن عیسیٰ مجہول الحال ہے اور ایک راوی شبیب بن سعید ہے' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب میں لکھا ہے کہ جب شبیب سے اس کا پوتا شبیب' جو احمد کا بیٹا ہے روایت کرے تو اس کی روایت ''لا باس به'' ہے اور جب ابن وہب اس سے روایت کرے تو اس کی روایت ضعیف ہے اور اس حدیث کو ابن وہب اس سے روایت کرتا ہے۔ ذہبی نے میزان الاعتدال میں کہا کہ ابن وہب شبیب بن سعید سے منکر روایات بیان کرتا ہے اور ابن عدی نے کہا وہ روایت میں غلطی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے اور وہم کرتا ہے جب اپنی یاد سے بیان کرے اور اس حدیث کے باقی راویوں میں بھی گفتگو ہے' علامہ بغدادی نے فتح المنان میں بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ وضع کی علامات اس حدیث پر ظاہر ہیں اور بیہقی نے جو دلائل النبوۃ میں اور طبرانی اور حاکم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آدم علیہ السلام نے غلطی کے ہونے کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ توسل کیا اور اللہ عزوجل نے ان کا گناہ معاف کر دیا تو ذہبی نے میزان الاعتدال میں کہا کہ یہ روایت باطل ہے۔ شمس الدین عبدالہادی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور نہ ہی ثابت بلکہ یہ ضعیف الاسناد ہے اور بعض ائمہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

٢٤٩٦ - (١٥) وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىٓ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِىْ يُبَلِّغُنِىْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَىَّ مِنْ نَّفْسِىْ وَمَالِىْ وَاَهْلِىْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ قَالَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَكَرَ دَاوٗدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٣٤٩٠)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''داؤد علیہ السلام کی دعاؤں سے یہ دعا تھی: یا الٰہی! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں' اس شخص کی محبت کہ جو تجھے محبوب رکھے اور وہ عمل کہ جو مجھے تیری محبت کو پہنچائے' یا الٰہی! اپنی محبت کو میری طرف بہت محبوب کر میری جان سے' میرے مال سے' میرے اہل سے اور ٹھنڈے پانی سے'' راوی نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تھے تو فرماتے تھے: ''داؤد علیہ السلام ❶ بڑے عابد آدمی تھے۔'' (نقل کی یہ ترمذی نے) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بڑے عابد آدمیوں میں یعنی اپنے زمانہ کے عابد آدمیوں میں سے۔

٢٤٩٧ - (١٦) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ اَمَا۔ عَلَىَّ ذٰلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هُوَ اَبِىْ غَيْرَ اَنَّهٗ كَنٰى عَنْ نَّفْسِهٖ فَسَاَلَهٗ عَنِ الدُّعَآءِ ثُمَّ جَآءَ فَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِىْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّىْ وَتَوَفَّنِىْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّىْ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِى الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْاَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِى الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِى الْفَقْرِ

عطاء بن سائب رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ ہم کو سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایک نماز پڑھائی' تو ❶ انہوں نے نماز میں اختصار کیا' ان کو بعض لوگوں نے کہا تحقیق تم نے نماز ہلکی پڑھی اور نماز کو مختصر کیا' تو انہوں نے کہا' مجھے یہ تخفیف مضر نہیں اس لئے کہ اس نماز میں ❷ میں نے کئی دعائیں مانگیں کہ میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' پس جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے ساتھ ہوا قوم میں سے' وہ میرا باپ ❸ تھا مگر اس نے اپنے کو کنایہ ❹ سے تعبیر کیا' پس اس شخص نے عمار سے دعا کا حال پوچھا' پھر وہ شخص آیا اور اس دعا کے بارہ میں قوم کو بتایا کہ وہ دعا یہ ہے: ''یا الٰہی! بحق جاننے اپنے کے غیب کو بحق اپنی قدرت کے خلق پر زندہ رکھ مجھے جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْغِنٰى وَاَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَاَسْاَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّاتَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ وَاَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَ اجْعَلْنَا هُدَاةً مَّهْدِيِّيْنَ۔ (رواه النسائى) (النسائى حديث رقم ١٣٠٥ واحمد فى المسند ٤/ ٢٦٤)

❺ تک کہ جانے تو زندگانی بہتر میرے لئے اور ❻ مجھے موت دے جب کہ تو میرے لئے مرنے کو بہتر جانے' یاالٰہی! میں تجھ سے تیرا ڈر مانگتا ہوں ظاہر و باطن میں' اور حق کا کلمہ کہنا مانگتا ہوں ❼ خوشی میں اور خفگی میں' تجھ سے مانگتا ہوں میانہ روی' حالت فقر اور دولت میں اور میں تجھ سے نعمت ❽ مانگتا ہوں کہ جو نہ تمام ہو اور میں تجھ سے آنکھ کی ٹھنڈک مانگتا ہوں ❾ کہ جو نہ تمام ہو اور میں تجھ سے رضا مانگتا ہوں پیچھے قضاء کے اور میں تجھ سے زندگی کی ٹھنڈک مانگتا ہوں مرنے کے بعد اور میں تجھ سے مانگتا ہوں لذت دیکھنے تیرے چہرہ کی طرف اور شوق تیرے ملنے کی طرف' ❿ غیر سخت حالت میں کہ ضرر پہنچائے اور نہ فتنہ میں کہ جو گمراہ کرے' یاالٰہی! ہم کو زینت دے ساتھ ایمان کی زینت کے اور کر ہم کو راہ راست دکھانے والے راہ راست پر ⓫ چلنے والے۔'' (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس اس میں اختصار کیا الخ یعنی لمبی قراءت اور تسبیحات وغیرہ زیادہ نہ پڑھیں۔ ❷ یعنی اس کے قعدہ میں یا سجدہ میں۔ ❸ میرا باپ تھا الخ یعنی عطاء راوی نے کہا کہ وہ شخص میرا باپ سائب تھا۔ ❹ مگر اس نے اپنے کو کنایہ سے تعبیر کیا الخ یعنی اپنے کو شخص کہا اور یوں نہ کہا کہ میں عمار کے ساتھ گیا۔ ❺ یعنی جب تک بھلائی برائی پر غالب ہو تو زندگانی بہتر ہے۔ ❻ یعنی جب برائی بھلائی پر غالب ہو اور فتنے ظاہر ہوں تو ظاہراً و باطناً مرنا ہی بہتر ہے۔ ❼ حق کا کلمہ کہنا مانگتا ہوں الخ یعنی حق ہی کہوں خواہ خلق مجھ سے راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی و خفگی میں حق بات کہوں عوام کی طرح نہ ہو جاؤں کہ جو ناراضگی میں برا کہتے ہیں اور خوشی میں خوشامد کرتے ہیں۔ ❽ میں تجھ سے نعمت مانگتا ہوں الخ یعنی جنت کی نعمتیں۔ ❾ اور میں تجھ سے آنکھ کی ٹھنڈک مانگتا ہوں کہ جو نہ تمام ہو الخ یعنی جن چیزوں سے انسان کامل لذت پاتا ہے یعنی اطاعات و عبادات وہ مانگتا ہوں یا اولاد کا باقی رہنا مراد ہے اس کے بعد یا نماز پر ہمیشگی کرنا مراد ہے یا دونوں جہاں کی بھلائی مراد ہے۔ ❿ غیر سخت حالت میں الخ یہ یا تو متعلق ہے شوق کے ساتھ یعنی تیرے ملنے کا شوق ایسا چاہتا ہوں کہ نقصان نہ کرے میرے سلوک میں اور میری استقامت کے راہ ادب پر اور رعایت احکام پر اس لئے کہ کبھی شوق ایسا ہوتا ہے کہ نقصان کرتا ہے غلبہ حال کے وقت اور یہی مراد اس جملہ سے ہے کہ فرمایا ''ولا فتنة مضلة'' یعنی ایسا شوق چاہتا ہوں کہ گمراہ کرنے والی آزمائش میں نہ ڈالے اور یا یہ متعلق ہے احیینی لفظ کے ساتھ کہ اوپر مذکور ہوا تاکہ سب کو شامل ہو یعنی مجھے ان مذکورہ نعمتوں کے ساتھ زندہ رکھ اس طرح کہ میں کسی بلا میں گرفتار نہ ہو جاؤں کہ اس میں صبر اور شکر نہ کرسکوں۔ ⓫ راہ راست چلنے والے الخ یعنی جیسے دوسروں کو اچھی راہ بتائیں آپ بھی اس پر عمل کریں ایسے نہ ہو جائیں کہ خود را فضیحت و دیگران را نصیحت۔

٢٤٩٨- (١٧) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' نبی ﷺ نماز فجر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) (ابن ماجه حديث رقم ٩٢٤ واحمد فى المسند ٦/ ٢٩٤)

کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے: ''یا الٰہی! میں تجھ سے نفع دینے والا علم' مقبول عمل اور رزق حلال مانگتا ہوں۔'' (نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور ❶ بیہقی نے دعوات کبیر میں۔)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔لیکن طبرانی صغیر کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور بیہقی نے دعوات کبیر میں الخ اس کو طبرانی نے صغیر میں ذکر کیا ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا کہ اس حدیث کے راوی پختہ ہیں۔اس کو امام احمد نے بھی مسند میں ذکر کیا ہے اور ابن سنی نے ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ لیتے تو فرماتے آخر تک'(نزول الابرار)

٢٤٩٩- (١٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَآءٌ حَفِظْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا اَدَعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ۔ (رواه الترمذى) (احمد فى المسند ٢/ ٣١١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دعا ہے جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا ہے اور میں اس کو چھوڑتا نہیں ہوں' یا الٰہی! کر مجھ کو کہ میں تیرا بڑا شکر کروں اور بہت ذکر کروں میں تیرا اور میں تیری نصیحت کی پیروی ❶ کروں اور میں تیری وصیت یاد رکھوں۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تیری نصیحت کی پیروی کروں الخ نصیحت سے مراد بندوں کے حقوق ہیں اور وصیت سے اللہ تعالیٰ کے حقوق یعنی تو نے جو لوگوں کے حق ادا کرنے اور اپنے حقوق ادا کرنے کے متعلق فرمایا ہے اس کی محافظت کروں اور ادا کرتا رہوں۔

٢٥٠٠- (١٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰى بِالْقَدْرِ۔ (البزار ذكره فى كنز العمال الحديث رقم ٣٦٥٠)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: ''یا الٰہی! میں تجھ سے صحت' ❶ حرام سے بچنا' ❷ امانت' اچھا خلق اور تقدیر کے ساتھ راضی ہونے کا سوال کرتا ہوں۔''

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تجھ سے صحت مانگتا ہوں یعنی بدن کی تندرستی بری بیماریوں سے یا صحت احوال اور افعال اور اعمال کی۔

❷ اور امانت الخ یعنی لوگوں کے اموال میں یا تمام حقوق شرعی میں خیانت نہ کروں۔

٢٥٠١- (٢٠) وَعَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِيْ مِنَ الرِّيَآءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكِذْبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) (الخطيب

سیدہ ام معبد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''یا الٰہی! میرے دل کو نفاق سے میرے عمل کو ریاء سے' میری زبان کو جھوٹ سے اور ❶ میری آنکھ کو خیانت سے پاک فرما' کیونکہ تو آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اس چیز کو کہ جس کو دل چھپاتے ہیں۔'' (یہ دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکرہ فی کنز العمال حدیث رقم ۳۶٦۰) احادیث بیہقی نے نقل کیں۔)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور میری آنکھ کو خیانت سے بچا الخ یعنی نظر حرام سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تفسیر خائنۃ الاعین میں کہا ہے کہ مثلاً مردوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی کہ اچانک ایک عورت ان کے آگے سے گزری سب نے آپس کی شرم سے نظر نیچے کی' ایک شخص نے ان میں سے آنکھ اٹھائی اور چوری سے اس کو دیکھا۔ (لمعات)

۲۵۰۲ - (۲۱) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللّٰهَ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْاَلُهٗ اِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهٗ وَلَا تَسْتَطِيْعُهٗ اَفَلَا قُلْتَ (اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ) قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ اللّٰهُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۳۔ ۲٦۸۸) والترمذی حدیث رقم ۳٤۸۷ واحمد فی المسند ۲/ ۱۰۷)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں سے ایک شخص کی عیادت کی جو بڑھاپے کی وجہ سے چوزے کی طرح ہو گیا تھا تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو کسی چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا تھا یا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ سے کچھ چیز مانگتا تھا؟'' اس نے کہا: ہاں' میں کہتا تھا: یاالٰہی! جو عذاب کرنے والا ہو تو مجھے آخرت میں' پس جلدی کر تو اس کو میرے لئے دنیا میں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عجب دعا مانگی تو نے' نہیں ❶ طاقت رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی اور تو اس کے عذاب کو نہیں اٹھا سکے گا' تو نے کیوں نہ کہا' یاالٰہی! ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔'' روایت کرنے والے نے کہا پس اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو شفاء دی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں طاقت رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی الخ یعنی آدمی کو عذاب الٰہی کی طاقت نہیں نہ دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں' دنیا کی تکلیف تو نے اپنے منہ سے کیوں مانگی' پھر اس کو دین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی' چنانچہ اس کو اسی دعا سے صحت ہو گئی' یہ بندہ کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ جو آخرت کے بدلہ دنیا میں عذاب کر دے' بندہ کی بساط کیا' وہ مالک کے عذاب کو کیوں کر برداشت کر سکتا ہے۔

۲۵۰۳ - (۲۲) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کے لیے یہ لائق نہیں کہ وہ اپنے نفس کو خوار کرے'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ کس طرح اپنے نفس کو خوار کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ان بلاؤں میں ❶ پڑے کہ جن کی نہ طاقت رکھتا ہو۔'' (نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیہقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٢٢٥٤ واحمد فی المسند ٥/ ٤٠٥)

نے شعب الایمان میں) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مثلاً ایک شخص حساب دان نہیں ہے اور اس نے حساب کا کام اپنے ذمہ لے لیا ہے' اس سے منع فرمایا۔ اس حدیث کو اس باب میں اس لئے لائے کہ جس چیز کا آدمی متحمل نہ ہو سکے اس کے لئے دعا نہ کرے جیسے حدیث انس رضی اللہ عنہ میں گزرا۔

٢٥٠٤- (٢٣) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِىْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِىْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِىْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَاتُؤْتِى النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّآلِّ وَ الْمُضِلِّ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٥٨٦)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تعلیم دی' فرمایا ''کہہ یاالٰہی! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر کر میرے ظاہر کو شائستہ کر' یاالٰہی! میں تجھ سے اس چیز کی بہتری مانگتا ہوں کہ دیتا ہے تو لوگوں کو اہل سے' مال سے اور اولاد سے کہ نہ وہ گمراہ ہوں اور نہ (وہ مجھے) گمراہ کریں۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

افعال حج کے بیان میں ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۵۰۵- (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰی قَالَهَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِيَآئِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ. (رواه مسلم)

(مسلم حدیث رقم ۴۱۲-۱۳۳۷ والنسائی حدیث رقم ۲۶۱۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا پس حج کرو پھر ایک شخص نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال ہم حج کریں؟ پس ❷ آپ خاموش رہے' یہاں تک کہ اس شخص نے یہ بات تین بار کہی' پھر آپ نے فرمایا: ”اگر میں ہاں کہتا تو حج فرض ہوتا اور تم طاقت نہ رکھتے“ پھر فرمایا: ”چھوڑ دو ❸ مجھ کو جب تک کہ چھوڑوں میں تم کو' پس سوائے اس کے نہیں کہ وہ لوگ ہلاک ہوئے کہ جو تم سے پہلے تھے بسبب اپنے کثرت سوال کے اور ان کے اختلاف کرنے کے اوپر اپنے انبیاء کے' پس جس وقت کہ میں تم کو کسی چیز کا حکم کروں تو کرو تم اس میں سے اس چیز کو کہ (جس کی) ❹ تم طاقت رکھو اور جس وقت کہ میں تم کو کسی چیز سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ افعال حج کے بیان میں الخ ۹ ہجری میں حج فرض ہوا یا پانچ یا چھ میں اور حج عمر میں ایک بار علی الفور فرض ہے اور اس کا منکر کافر ہے اور اس کا تارک باوجود قدرت کے فاسق اور گناہ گار ہوتا ہے اور حج کی شرائط اسلام اور آزاد ہونا اور عقل والا ہونا اور بالغ ہونا اور تندرست ہونا اور قادر ہونا زاد و راحلہ پر اور خرچ اس قدر کہ جانے اور آنے اور وہاں رہنے کو کفایت کرے اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور اس کے عیال کے نفقہ سے واپس آنے کے وقت تک اور امن راہ غالباً یعنی اکثر لوگ امن سے پہنچ جائیں تو فرض ہے' اگر اکثر راہ میں ہلاک ہو جاتے ہوں تو بہ سبب ڈوبنے وغیرہ کے یا لٹ جانے کے تو فرض نہیں اور اگر کبھی کبھی اتفاق ہوتا ہو تو اس کا اعتبار نہیں اور خاوند کا ہمراہ ہونا یا محرم کا عورت کے لئے اگر اس کے درمیان ہو اور درمیان مکہ کے مسافت سفر کی اور در صورت نہ ہونے خاوند یا محرم کے عورت حج کو نہ جائے اور حج کے فرائض یہ ہیں' احرام اور وقوف عرفات اور طواف الزیارت اس کو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں احرام شرط ہے باقی دونوں رکن۔ ❷ پس آپ ﷺ خاموش رہے الخ یعنی آپ نے شفقت کی وجہ سے جواب نہ دیا۔ ❸ مجھ کو چھوڑ دو جب تک کہ میں تم کو چھوڑوں الخ اس سے ثابت ہوا کہ اصل یہ ہے کہ بندوں پر کوئی چیز واجب نہیں ہے جب تک شارع کی طرف سے کوئی حکم نہ پہنچے اور یہی تحقیقی بات ہے۔

❹ کہ تم طاقت رکھو الخ یہ قید استطاعت آپ نے احکام میں بیان فرمائی کہ جتنا ہو سکے بجالاؤ' معلوم ہوا کہ احکام تب فرض ہوتے ہیں جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی طاقت ہو اور نواہی میں یہ قید نہیں لگائی کہ اس سے ہر حال میں بچنا ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ جب میں حکم کروں الخ جوامع الکلم میں سے ہے جو ہزار ہا مسائل کو شامل ہے مثلاً نماز وضو میں سے جتنا ممکن ہو بجالاؤ اور جس پر قدرت نہ ہو مثلاً کھڑا ہونا یا پانی کا استعمال کرنا تو وہ معاف ہے۔

٢٥٠٦- (٢) وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٢٦ ومسلم حدیث رقم (١٣٥ ـ ٨٣) والترمذی حدیث رقم ١٥٥٨ والنسائی حدیث رقم ٢٦٢٤ والدارمی حدیث رقم ٣٣٩٣ واحمد فی المسند ٦/ ٣٧٢)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا کہ کون سا عمل بہت بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لانا'' کہا گیا' پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد'' کہا گیا' پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''حج ❶ مقبول۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا کہ حج مقبول الخ حج مقبول کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد حاجی کا حال بدل جائے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور عبادت میں مصروف رہے اور جن گناہوں کو حج سے پہلے کرتا تھا ان کو چھوڑ دے۔

٢٥٠٧- (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٥١١ و مسلم حدیث رقم (٤٣٨ـ ١٣٥٠) والترمذی حدیث رقم ٨١١ والنسائی حدیث رقم ٢٦٢٧ والدارمی حدیث رقم ١٧٩٦ وابن ماجه حدیث رقم ٢٨٨٩ واحمد فی المسند ٢/ ٤٩٤)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہ حج کرے اللہ تعالیٰ کے لیے پس اپنی عورت سے صحبت ❶ کرے نہ فسق کرے تو وہ اس دن کی مانند واپس آتا ہے کہ جیسا اس کو اس کی ماں نے جنا۔'' ❷ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس نہ صحبت کرے الخ حاجی کو لازم ہے کہ حج کی راہ میں گناہوں سے بچے ساتھیوں کے ساتھ نہ لڑے تب گناہوں سے پاک ہو۔ ❷ کہ جیسا اس کو اس کی ماں نے جنا الخ یعنی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

٢٥٠٨- (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ کَفَّارَةٌ لِّمَا بَیْنَهُمَا وَ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٧٧٣ و مسلم حدیث رقم (٤٣٧ـ ١٣٤٩) والترمذی حدیث رقم وابن ماجه حدیث رقم ٢٨٨٨ والمؤطا حدیث رقم ٦٥ من کتاب

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے ان گناہوں کے لئے کہ جو ان دونوں کے درمیان ہوئے' اور مقبول حج کا بدلہ کوئی نہیں ❶ مگر بہشت۔'' (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحج واحمد فی المسند ۲/ ۲۴۶)

فوائد الحدیث: ❶ اس کا بدلہ نہیں الخ یعنی مقبول حج اس طرح گناہوں کو دھو دیتا ہے کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہے۔

۲۵۰۹ - (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عُمْرَةً فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۷۸۲ ومسلم حدیث رقم (۲۲۱۔ ۱۲۵۶) والنسائی حدیث رقم ۲۱۱۰ وابن ماجه حدیث رقم ۲۹۹۴ والدارمی حدیث رقم ۱۸۵۹ واحمد فی المسند ۱/ ۲۲۹)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان ❶ میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہوتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ رمضان میں عمرہ کرنا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان میں عمرہ کرنا نہایت افضل ہے۔

۲۵۱۰ - (۶) وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَقِیَ رَکْبًا بِالرَّوْحَآءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُو الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَیْهِ امْرَاَةٌ صَبِیًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۴۰۹۔ ۱۳۳۶) وابن ماجه حدیث رقم ۲۹۱۰)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قافلہ سے روحا کے مقام پر ملے تو فرمایا: ''کون قوم؟'' قافلہ والوں نے کہا' ہم مسلمان ہیں' پھر قافلہ والوں نے پوچھا تم کون ہو؟ آپ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول ہوں'' پس بلند کیا آپ کی طرف ایک عورت نے لڑکے کو' پھر کہا کیا اس پر حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ❶ ''ہاں اور تیرے لیے ثواب ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا ہاں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکے کا حج صحیح اور منعقد ہے اور اس پر ثواب مرتب ہوتا ہے اور یہی مذہب ائمہ ثلاثہ اور جماہیر علماء رحمہم اللہ کا ہے مگر اتنا ہے کہ یہ حج نفل ہوتا ہے اور یہی حدیث ان کی سند ہے' امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کا حج صحیح نہیں۔

۲۵۱۱ - (۷) وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِیْضَةَ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ فِی الْحَجِّ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَثْبُتُ عَلَی الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَالِكَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۵۱۳ ومسلم حدیث رقم (۴۰۸۔ ۱۳۳۵) وابوداود حدیث رقم ۱۸۰۹ والترمذی حدیث رقم ۹۲۸ والنسائی حدیث رقم ۲۶۴۱ وابن ماجه حدیث رقم ۲۹۰۷ والدارمی

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے کہا' اے اللہ کے رسول! ''اللہ کی طرف سے اس کے بندوں پر حج کے فریضہ نے پالیا ہے میرے بوڑھے باپ کو جب کہ وہ سواری پر نہیں ٹھہر سکتا' کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟'' آپ نے فرمایا: ''ہاں ❶ حج کر'' اور یہ سوال وجواب تھا حجۃ الوداع میں۔ (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث رقم ۱۸۳۱ والمؤطا حدیث رقم ۹۷)

فوائد الحدیث: ❶ ہاں حج کرا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاجز مایوس کی طرف سے نیابت کے طور پر حج کرنا درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد کی طرف سے عورت کا حج کرنا درست ہے اور معلوم ہوا کہ ایسے شخص پر حج واجب ہے کہ خود سفر کی طاقت نہیں رکھتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے۔

۲۵۱۲- (۸) وَعَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اَلنَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اُخْتِیْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَآءِ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۶۶۹۹ واحمد فی المسند ۱/ ۳۱۰)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا ”میری بہن نے نذر مانی تھی کہ حج کرے گی اور وہ مرگئی“ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس پر قرض ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا؟“ اس نے کہا ❶ جی ہاں آپ نے فرمایا: ”پس ادا کر تو اللہ تعالیٰ کا قرض پس وہ لائق تر ہے ادا کرنے کے ساتھ۔“ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کہا کہ ہاں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ایک شخص حج کی نذر ماننے اور نذر کے پورا کرنے سے پہلے مر جائے تو ولی کو لازم ہے کہ اس کی نذر کو پورا کرے۔

۲۵۱۳- (۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُكْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَاَتِیْ حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِكَ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۰۰۶ ومسلم حدیث رقم ۴۲۴۔ ۱۳۴۱)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت ❶ نہ کرے اور کوئی عورت سفر نہ کرے ❷ مگر محرم کے ساتھ“ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! میں فلاں اور فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہوں اور میری بیوی نے حج کے لئے نکلنے کا ارادہ کیا ہے آپ نے فرمایا: ”جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔“ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہ خلوت کرے الخ یعنی اجنبی مرد عورت تنہا ایک مکان میں جمع نہ ہوں بیگانی عورت کے پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہے خواہ رات ہو خواہ دن کنواری عورت ہو خواہ شادی شدہ یا بیوہ۔ ❷ اور عورت سفر نہ کرے الخ عورت کا محرم وہ مرد ہے جس کے ساتھ اس عورت کا کبھی نکاح درست نہ ہو سکے جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا نواسہ پوتا اور عورت کو سفر کرنا بغیر اپنے خاوند اور محرم کے درست نہیں اس لیے کہ اس میں بڑے فساد ہیں۔

۲۵۱۴- (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَاْذَنْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۲۸۷۵ وابن ماجه حدیث رقم ۲۹۰۱ واحمد فی المسند ۶/ ۶۷)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے جہاد ❶ کرنے کے لیے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: ”تمہارا جہاد حج ہے“۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تمہارا جہاد حج ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ تمہارا افضل جہاد حج مقبول ہے یعنی جہاد فرض نہیں ان کے حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مقبول حج جہاد کے برابر ہے اور مقبول حج وہ ہے کہ جس میں گناہ نہیں۔

۲۵۱۵- (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ اِلَّا وَ مَعَهَاذُوْ مَحْرَمٍ۔(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۰۸۸ ومسلم حدیث رقم ۴۱۳۔ ۱۳۳۸ و الترمذی حدیث رقم ۱۱۶۹ وابن ماجه حدیث رقم ۳۸۹۸ والدارمی حدیث رقم ۲۶۷۸ والمؤطا حدیث رقم ۳۷ من کتاب الاستئذان واحمد فی المسند ۲/ ۱۳)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت ایک دن اور رات کا سفر نہ کرے ❶ مگر یہ کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سفر نہ کرے الخ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ برید کا سفر نہ کرے اور برید آدھے دن کی مسافت ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بروایت مسلم آیا ہے کہ تین رات کا سفر نہ کرے اور یہ اختلاف سوال کرنے والوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے جیسا جس نے سوال کیا ویسا جواب پایا اور یہ مراد نہیں کہ جہاں تین دن کی نہی مذکور ہے وہاں ایک دن کا سفر جائز ہے یا ایک برید کا' چنانچہ بیہقی نے بھی تصریح کی ہے کہ مثلاً کسی نے پوچھا کہ ایک دن کا سفر عورت کرے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں پھر کسی نے کہا' دو دن کا' آپ نے فرمایا: نہیں' اور جس نے جیسا سنا اس نے ویسا ہی روایت کر دیا اور سب روایات صحیح ہیں اور مطلب سب کا یہی ہے کہ مطلق جس پر سفر کا نام آئے خواہ بہت ہو یا تھوڑا بے محرم روا نہیں ہے اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی گذشتہ روایت کا یہی مضمون ہے جس میں مطلق سفر کی نہی آئی ہے۔

۲۵۱۶- (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ذَالْحُلَیْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰی عَلَیْهِنَّ مِنْ غَیْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ کَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهٗ مِنْ اَهْلِهٖ وَکَذَاكَ وَکَذَاكَ حَتّٰی اَهْلُ مَکَّةَ یُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۵۲۶ ومسلم حدیث رقم (۱۱۔ ۱۱۸۱) وابوداود حدیث رقم ۱۷۳۸ والنسائی حدیث رقم ۲۶۵۸ والدارمی حدیث رقم ۱۷۹۲ واحمد فی المسند ۱/ ۳۳۲)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھنے کی جگہ ❶ معین کی ذوالحلیفہ ❷ کو اہل مدینہ کے لئے، ❸ جحفہ کو شام والوں کے لئے' نجد والوں کے لئے قرن منازل ❹ اور یلملم ❺ کو اہل یمن کے لئے' پس یہ (میقات) ان شہر والوں کے لئے ہیں کہ جو مذکور ہوئے اور ❻ ان کے لئے کہ جو ان مقامات پر گذریں بغیر ان کے اہل سے اس شخص کے لئے کہ حج اور عمرہ کا ارادہ کرے' پس جو شخص ان مقامات کے اندر رہنے ❼ والا ہو تو اس کے احرام کی جگہ اس کے گھر سے ہے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ احرام باندھنے کی جگہ الخ یہ وہ مقام ہیں جہاں سے حاجی کو احرام باندھنا ضروری ہوتا ہے اور بغیر احرام باندھے وہاں سے آگے بڑھنا جائز نہیں۔ ❷ مدینہ سے پانچ یا چھ میل پر ذوالحلیفہ ایک مقام ہے۔ ❸ جحفہ اس کو مہیعہ بھی کہتے ہیں یہ مکہ سے تین منزل پر ہے۔ ❹ قرن منازل مکہ سے دو منزل پر ہے اور یہ تمام دوسرے تمام میقات سے مکہ کی طرف نزدیک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5 یلملم ایک پہاڑ ہے مکہ سے دو منزل پر' پاک و ہند کے لوگ جو حج کرنے جاتے ہیں وہ یہیں سے احرام باندھتے ہیں۔

6 اور ان کے لئے کہ جو ان مقامات پر گزریں الخ یعنی مثلاً پاک و ہند کے حاجی جب سمندر میں یلملم کے مقابل پہنچتے ہیں تو احرام باندھ لیتے ہیں اسی طرح اور شہر والوں کا حال ہے کہ جب وہ کسی میقات پر ان میقات سے گذریں تو وہیں سے احرام باندھیں۔

7 جو شخص کہ اندر رہنے والا ہو الخ یعنی جو لوگ میقات اور مکہ کے درمیان رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے نکلتے وقت احرام باندھیں' اسی طرح جو لوگ خود مکہ میں رہتے ہیں وہ حج کا احرام اپنے گھر سے باندھیں اور عمرہ کا احرام حرم سے باہر جا کر اور افضل مقام عمرہ کے احرام کے لئے جعرانہ ہے پھر تنعیم جہاں سے اب اکثر لوگ عمرہ کا احرام باندھا کرتے ہیں اور وہ مکہ سے تین میل پر ہے اور مسجد عائشہ وہیں ہے۔

۲۵۱۷ - (۱۳) وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ۱۸۔ ۱۱۸۳ والنسائي حديث رقم ۲۶۵۱)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مدینہ والوں کے احرام کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور دوسرا راستہ جحفہ اور اہل عراق کے احرام کی جگہ ذات عرق 1 ہے اور نجد والوں کے احرام کی جگہ قرن ہے اور اہل یمن کے احرام کی جگہ یلملم ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: 1 ذات عرق ہے الخ وہ مکہ سے مشرق کی جانب دو منزل پر ایک مقام ہے' علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ میقات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی ہے یا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے مقرر ہوا اور بخاری میں تو اسی کی صراحت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے مقرر ہوا اور جنہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا ہے تو ان کی دلیل یہی حدیث ہے' دارقطنی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اس لئے کہ عراق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتح نہیں ہوا تھا مگر دارقطنی کی یہ تعلیل معقول نہیں ہے اس لئے کہ شام بھی آپ کے وقت میں فتح نہیں ہوا تھا اور علماء کا اجماع ہے کہ یہ میقات شرعی ہیں۔

۲۵۱۸ - (۱۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِىْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةٌ مِّنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةٌ مِّنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَآئِمَ حُنَيْنٍ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مَّعَ حَجَّتِهٖ۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ۴۱۴۸' مسلم حديث رقم ۲۱۷-۱۲۵۳' ابوداود حديث رقم ۱۹۹۴' الترمذي حديث رقم ۸۱۵' الدارمي حديث رقم ۱۷۸۷ واحمد في المسند ۳/ ۱۳۴)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے ادا کئے' سب 1 ذی قعدہ میں تھے' مگر صرف وہ عمرہ کہ جو آپ کے حج کے ساتھ تھا' ایک عمرہ حدیبیہ سے ذی القعدہ کے مہینہ میں' دوسرا عمرہ اس سے اگلے برس میں اور وہ بھی ذی قعدہ میں ہوا تیسرا عمرہ جعرانہ سے اس جگہ کہ غزوہ حنین کی غنیمت بانٹی یہ عمرہ بھی ذی قعدہ کے مہینہ میں ہوا اور چوتھا عمرہ ان کے حج کے ساتھ کہ ذوالحجہ میں تھا۔'' (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: 1 سب ذی قعدہ میں الخ آپ نے تمام عمرے ذی قعدہ میں اس لئے کئے تا کہ کفار کی رسم ٹوٹ جائے کیونکہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایام حج میں عمرہ کو برا جانتے تھے اور اصل میں آپ نے تین ہی عمرے کئے کیونکہ حدیبیہ میں عمرہ پورا نہیں ہوا کافروں نے مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا چنانچہ دوسرے سال اسی عمرہ کی قضاء کی' لہٰذا اس طرح سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث جس میں حج سے پہلے دو عمرے کرنے کا ذکر ہے اس کے مخالف نہ ہوگی۔

٢٥١٩ - (١٥) وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ۔ (البخاری) (البخاری حدیث رقم ١٧٨١)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ کے مہینہ میں حج سے پہلے دو بار عمرے کئے۔ (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٥٢٠ - (١٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ۔ (رواه احمد والنسائی و الدارمی) (ابو داود حدیث رقم ١٧٢١ والنسائی حدیث رقم ٢٦٢٠ وابن ماجه حدیث رقم ٢٨٨٦ والدارمی حدیث رقم ١٧٨٨ واحمد فی المسند ١/ ٢٥٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے'' اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا' اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال میں حج فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر میں اس کے لئے ہاں کہتا تو واجب ہو جاتا اور اگر واجب ہو جاتا تو تم اس کو نہ کر سکتے اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک ہی بار فرض ہے اور جو ایک بار سے زیادہ کرے تو وہ نفل ہے۔'' (احمد و نسائی و دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٥٢١ - (١٧) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَّلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَ هِلَالُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَجْهُوْلٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔ (الترمذی حدیث رقم ٨١٢)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ سفر خرچ اور سواری کا مالک ہو کہ وہ اس کو بیت اللہ تک پہنچا دے اور اس نے حج نہ کیا تو اس بات میں اس پر فرق نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے ❶ اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ بابرکت و برتر نے فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے لیے واجب ہے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج کرنا اس پر کہ جو اس کے زادِ راہ کی طاقت رکھے۔'' (یہ ترمذی نے روایت کی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں کلام ہے اور ہلال بن عبداللہ مجہول ہے اور حارث حدیث میں ضعیف ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے الخ حجۃ اللہ میں ہے کہ تارک حج کو یہود اور نصاریٰ سے اس لیے تشبیہ دی ہے کہ عرب کے مشرک تو حج کرتے ہیں لیکن یہود اور نصاریٰ حج نہیں کرتے اور حج میں جو عقلی مصلحت ہے وہ یہ ہے سنت ابراہیم کی موافقت ہو اور اللہ تعالیٰ کا بول بالا ہو اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کرے۔

٢٠٢٢ - (١٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا صَرُوْرَةَ فِي الْإِسْلَامِ (رواه ابوداؤد)

(ابوداود حديث رقم ١٧٢٩ واحمد فى المسند ١/ ٣١٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام میں صرورت نہیں۔'' ❶ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ اسلام میں صرورت نہیں الخ حج نہ کرنے کو صرورت کہتے ہیں حاصل یہ ہے کہ اسلام میں یہ عادت بہت بُری ہے۔

٢٠٢٣ - (١٩) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ (رواه ابوداؤد و الدارمي) (ابوداود حديث رقم ١٧٣٢ وابن ماجه حديث رقم ٢٨٨٣ والدارمي حديث رقم ١٧٨٤ واحمد فى المسند ١/ ٢١٤)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو حج کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ جلدی کرے۔'' ❶ (ابوداؤد' دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث لغیرہ ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ جلدی کرے الخ ابن ماجہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کیونکہ کبھی آدمی بیمار ہو جاتا ہے کبھی کوئی چیز گم ہو جاتی ہے کبھی کوئی ضرورت پیش آ جاتی ہے یعنی احتمال ہے کہ دیر کرنے میں یہ واقعات درپیش ہوں اور حج نہ کر سکے اور مر جائے تو ایک فرض کا تارک ہو کر مرا' امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک حج علی الفور واجب ہے یعنی جب حج فرض ہو اور موسم جانے کا ہو اور قافلہ بہم پہنچے اگر قافلہ کی احتیاج ہو تو اسی سال حج کرے دوسرے سال تک تاخیر نہ کرے' اگر تاخیر کرے گا تو فاسق ہو گا اور اس کی گواہی قبول نہ کی جائے گی اور اگر اس کا اسباب جاتا رہے گا تو فرض اس کے ذمہ رہے گا' امام محمد اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک واجب علی التراخی یعنی اخیر عمر تک اس کی تاخیر جائز ہے مگر یہ کہ حج کے فوت ہو جانے کا گمان ہو تو تاخیر نہ کرے اور حق بات یہی ہے کہ جب حج فرض ہو جائے تو فی الفور واجب ہے آج کل جو قرعہ کا طریقہ رائج ہے تو آدمی اس میں مجبور ہے کہ جب تک نام نہ نکلے حج کو نہیں جا سکتا' تو اس مجبوری کی حالت میں اگر آدمی فوت ہو جائے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے' ہاں سال بسال درخواست دیتے رہنا لازمی امر ہے۔

٢٠٢٤ - (٢٠) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

(الترمذى حديث رقم ٨١٠ والنسائي حديث رقم

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''متواتر ❶ حج اور عمرہ کرو' کیونکہ یہ دونوں فقر کو دور کرتے ہیں اور گناہوں کو جیسے بھٹی دور کرتی ہے لوہے' سونے اور چاندی کی میل اور مقبول حج کے لیے ثواب نہیں ہے مگر بہشت۔'' (روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٢٦٣٠

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ متواتر حج کرواؒ یعنی حج کے بعد عمرہ کرو عمرہ کے بعد حج یا مراد یہ ہے کہ حج قران کرو کہ اس میں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں اور فقر سے حدیث میں فقر ظاہر یا فقر باطن مراد ہے یعنی آدمی مال دار ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہے۔

٢٥٢٥- (٢١) وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ اِلٰی قَوْلِهٖ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔ (ابن ماجه حديث رقم ٢٨٨٧ واحمد فى المسند ١/ ٣٨٧)

اور احمد' ابن ماجہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کی لفظ خبث الحدید تک۔

٢٥٢٦- (٢٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَايُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔ (رواه الترمذى و ابن ماجة (الترمذى حديث رقم ٨١٣ وابن ماجه حديث رقم ٢٨٩٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص نبی ﷺ کی طرف آیا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! حج کو کیا چیز واجب کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''توشہ ❶ اور سواری۔'' (ترمذی وابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قرآن میں جو آیا ہے کہ جو طاقت رکھے حج کی راہ کی' اس سے مراد یہ ہے کہ کھانے اور سواری کا خرچ اس کے پاس اس قدر ہو جائے کہ اس کے آنے جانے اور وہاں رہنے کے لئے کافی ہو تو حج فرض ہو گیا اور ابھی گزرا کہ امام ابوحنیفہ' امام مالک اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس پر فی الفور حج واجب ہے اور امام شافعی اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک واجب علی التراخی ہے مگر جب فوت ہونے کا گمان ہو تو ان کے نزدیک بھی فی الفور واجب ہے۔

٢٥٢٧- (٢٣) وَعَنْهُ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ اَلشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ زَادٌ وَ رَاحِلَةٌ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ فِیْ سُنَنِهٖ) اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْاٰخِيْرَ۔ (ابن ماجه حديث رقم ٢٨٩٦ والبغوى فى شرح السنة حديث رقم ١٨٤٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کون سی چیزیں حج میں زیادہ ثواب رکھتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بلند کرنا آواز کا لبیک کہنے کے ساتھ (صفت) ❶ اور بہانا خون کا'' پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اس نے کہا اے اللہ کے رسول! سبیل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''توشہ اور سواری۔'' (روایت کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کیا ابن ماجہ نے اپنی سنن میں) مگر اخیر کی عبارت ذکر نہیں کی۔ ❷

حکم الحدیث: یہ حدیث شواہد کی وجہ سے حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور خون کا بہانا یعنی قربانی کا یا ہدی کا۔

❷ مگر اخیر کی عبارت ذکر نہیں کی یعنی فقام اخر فقال یا رسول اللہ سے آخر تک۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٥٢٨- (٢٤) وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَا یَسْتَطِیْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِیْكَ وَاعْتَمِرْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِیُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔ (ابوداود حدیث رقم ١٨١٠ والترمذی حدیث رقم ٩٣٠ والنسائی حدیث رقم ٢٦٢١ وابن ماجه حدیث رقم ٢٩٠٦ واحمد فی المسند ٤/ ١٠)

سیدنا ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا' اے اللہ کے رسول! میرا باپ بہت بوڑھا ہے جو حج اور عمرہ ❶ اور سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتا' آپ نے فرمایا: ''اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کر۔'' (روایت کی یہ ترمذی ابوداؤد اور نسائی نے کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حج اور عمرہ کی طاقت نہیں رکھتا الخ یعنی حج اور عمرہ کے افعال نہیں کر سکتا اور نہ ہی سوار ہو کر ان کے لئے جا سکتا ہے۔

٢٥٢٩- (٢٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ لَبَّیْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ؟ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ اَخٌ لِّیْ اَوْ قَرِیْبٌ لِّیْ، قَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ، قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ (رواه الشافعی و ابوداوٗد و ابن ماجة) (ابوداود حدیث رقم ١٨١١ وابن ماجه حدیث رقم ٢٩٠٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو کہہ رہا تھا لبیک شبرمہ کی طرف سے' آپ نے فرمایا: ''شبرمہ کون ہے؟'' اس نے کہا' میرا بھائی ہے یا کہا میرا قریبی ہے' آپ نے فرمایا: ''کیا تو اپنی طرف سے حج کر چکا ہے؟'' اس نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا: ''(پہلے) اپنی طرف سے حج کر پھر ❶ شبرمہ کی طرف سے حج کر۔'' (شافعی و ابوداؤد وابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھر شبرمہ کی طرف سے حج کر الخ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نائب ہو کر دوسرے کی طرف سے حج کرنا درست ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس سے پہلے اپنا فرض ادا کر چکا ہو' یہی قول احمد اور شافعی کا اور اصحاب حدیث کا ہے۔

٢٥٣٠- (٢٦) وَعَنْهُ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِیْقَ (رواه الترمذی و ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ١٧٤٠ والترمذی حدیث رقم ٨٣٢)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق ❶ والوں کے لئے عقیق احرام کی جگہ معین کی۔ (ترمذی وابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مشرق والوں کے لئے عقیق الخ اہل مشرق سے اہل عراق مراد ہیں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گذر چکا ہے اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی آئندہ حدیث میں آئے گا کہ اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے اور اس حدیث میں عقیق فرمایا ہے' تو غرض یہ ہے کہ اہل عراق کے دو میقات ہیں جیسے مدینہ والوں کے لئے دو میقات ذوالحلیفہ اور جحفہ ہیں' دونوں مقامات سے احرام باندھ سکتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عقیق ایک جگہ کا نام ہے کہ محاذی ہے ذات عرق کے اور مشرق والوں سے وہ لوگ مراد ہیں کہ ان کے گھر حرم سے باہر مکہ کے شرقی جانب میں ہیں اور وہی عراقی کہلاتے ہیں جو اگلی حدیث میں مذکور ہیں۔

۲۵۳۱ - (۲۷) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ (رواه ابوداوٗد و النسائی) (ابوداود حدیث رقم ۱۷۳۹ والنسائی حدیث رقم ۲۶۵۶)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عراق والوں کے لئے (احرام کی جگہ) ذات عرق معین فرمائی۔ (ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۵۳۲ - (۲۸) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْعُمْرَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (رواه ابوداوٗد و ابن ماجة) (ابوداود حدیث رقم ۱۷۴۱ وابن ماجه حدیث رقم ۳۰۰۱ واحمد فی المسند ۶/ ۲۹۹)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' فرماتے تھے: ''جو شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھے بیت المقدس سے مسجد الحرام ❶ تک' بخشے جاتے ہیں اس کے وہ گناہ کہ جو پہلے کئے اور وہ گناہ کہ جو پیچھے (بعد میں) کرے گا'' یا آپ نے فرمایا: ''اس کے لئے بہشت واجب ہوتی ہے۔'' (ابوداؤد و ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مسجد الحرام تک الخ یعنی بیت المقدس سے احرام باندھا اور مکہ میں آ کر عمرہ ادا کیا اور احرام کھولا اور جب آدمی بیت المقدس سے احرام باندھ کر مکہ کی طرف آتا ہے تو راستہ میں مدینہ منورہ آتا ہے پس مشرف ہوتا ہے ساتھ افضل مقامات کے اول' اوسط اور آخر میں' اس سبب سے یہ ثواب عظیم پاتا ہے اور بعض نے کہا اس حدیث میں اشارہ ہے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا اور احرام کی جگہ سے پہلے احرام باندھنا احناف کے نزدیک افضل ہے اور یہ اس وقت ہے کہ جب ممنوعات احرام سے بچ سکے ورنہ میقات سے افضل ہے اور حج کے ماہ سے پہلے حج کا احرام باندھنا جائز نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۵۳۳ - (۲۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ فَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۵۲۳ وابوداود حدیث رقم ۱۷۳۰)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یمن والے حج کرتے تھے تو وہ توشہ نہیں لیتے تھے اور کہتے کہ ہم توکل کرنے والے ہیں اور جب مکہ میں آتے تو لوگوں سے مانگتے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''اور توشہ لو (اور سوال سے بچو) کیونکہ بہتر توشہ (سوال سے) بچنا ہے۔'' (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٥٣٤ - (٣٠) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ٢٩٠١)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! عورتوں پر جہاد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں' ❶ عورتوں پر ایسا جہاد ہے کہ اس میں لڑائی نہیں' وہ حج اور عمرہ ہیں۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہاں عورتوں پر ایسا جہاد ہے الخ یعنی حج وعمرہ میں لڑائی تو نہیں لیکن مشقت سفر اور مفارقت گھر کے لوگوں کی اور وطن کی ایسی ہوتی ہے جیسے جہاد میں ہوتی ہے اور وہ عورتوں کے حق میں بمنزلہ جہاد کے ہے۔

٢٥٣٥ - (٣١) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَ لَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَ اِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا۔ (رواه الدارمي) (الدارمي حديث رقم ١٧٨٥)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ اس کو حج سے منع نہ کیا ❷ ظاہری ضرورت نے یا ظالم بادشاہ نے یا بند کرنے والے مرض نے' پس وہ مر گیا اور حج نہ کیا' تو چاہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے اور چاہے نصرانی ہو کر۔'' (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❷ ظاہری حاجت سے سواری اور زادراہ کا نہ ہونا مراد ہے اور بیمار ہونا اور بادشاہ ظالم کے خوف سے ڈرنا اپنی جان و مال کے تلف ہونے پر تو اسی طرح بیماری کہ اس سے سفر نہ ہو سکے حج کا مانع ہے' پس اندھے اور فالج والے پر حج فرض نہیں' حاصل ساری حدیث کا یہ ہے کہ جس کے پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بھی مانع نہ ہو اور باوجود اس کے حج نہ کرے تو چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں۔

٢٥٣٦ - (٣٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهُ قَالَ اَلْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَلَهُمْ۔ (رواه ابن ماجه) (ابن ماجه حديث رقم ٢٨٩٢)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں' اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں تو وہ ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر اس سے بخشش چاہتے ہیں تو وہ ان ❶ کو بخشتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان کو بخشتا ہے کیونکہ مہمان کی خواہش ضرور پوری کی جاتی ہے۔

٢٥٣٧ - (٣٣) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ اَلْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَ الْمُعْتَمِرُ (رواه النسائي و البيهقي في شعب الايمان) (ابن ماجه حديث رقم ٢٨٩٣)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ کے تین مہمان ہیں' جہاد کرنے والے' حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے۔'' (نسائی' بیہقی فی شعب الایمان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٢٥٣٨- (٣٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ أَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَإِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ. (رواه احمد) (احمد فی المسند ٢/ ٦٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ تو حاجی سے ملاقات کرے تو اس پر سلام کر اور اس سے مصافحہ کر اور اس سے کہہ کہ وہ تیرے لئے بخشش چاہے ❶ اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کیوں کہ وہ بخشش کیا گیا ہے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے پہلے کہ اپنے گھر میں داخل ہوالخ کیونکہ وہ ابھی تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور دنیا کے کاروبار اور اپنے اہل وعیال میں مشغول نہیں ہوا' وہ گناہوں سے پاک ہے' اس کی دعا قبول ہوگی اور عمرہ کرنے والا اور جہاد کرنے والا اور طالب علم بھی حاجی کے حکم میں ہے یعنی یہ جب اپنے گھر کو آئیں تو ان سے بھی گھر میں داخل ہونے سے پہلے اسی طرح سلام وغیرہ کر کے بخشش کی دعا کرائے کیونکہ وہ بھی مغفور ہیں۔

٢٥٣٩- (٣٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِيْ طَرِيْقِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ أَجْرَ الْغَازِيْ وَالْحَاجِّ وَ الْمُعْتَمِرِ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ٤١٠٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا پھر اس راستہ میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہاد کرنے والے حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والوں کا ثواب لکھتا ہے۔'' (یہ بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی۔)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ الْإِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ

احرام باندھنے اور لبیک کہنے کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٥٤٠- (١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِإِحْرَامِهٖ قَبْلَ أَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ أَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ مُحْرِمٌ. (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٥٣٩ ومسلم حدیث رقم (٣٧- ١١٨٩) وابوداود حدیث

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں خوشبو ❶ لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے احرام کے لیے احرام باندھنے سے پہلے اور ان کے احرام سے نکلنے ❷ سے پہلے' خانہ کعبہ کے طواف کرنے سے ساتھ خوشبوئی کے' کہ اس میں مشک ہوتا تھا گویا کہ میں خوشبوئی کی چمک کی طرف دیکھتی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں اور وہ محرم ہوتے تھے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقم ۱۷٤٥ والترمذی حدیث رقم ۹۱۷ والنسائی حدیث رقم ۲٦۹۳ وابن ماجه حدیث رقم ۲۹۲٦ والمؤطا حدیث رقم ۱۷ من كتاب الحج' والدارمی حدیث رقم ۱۸۳ واحمد فی المسند ٦/ ۹۸)

(بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ ﷺ کو الخ اس سے معلوم ہوا کہ خوشبو کا استعمال کرنا احرام سے پہلے مستحب اور جائز ہے اس کی خوشبو کا باقی رہنا اور اثر کا بعد احرام باندھنے کے اور حالت احرام میں ابتداءً خوشبو لگانا حرام ہے۔ ❷ احرام سے نکلنے سے الخ اس سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد خوشبو کا استعمال مباح ہے اور حلق بھی روا ہے اگرچہ ابھی طواف افاضہ نہ کیا ہو۔

٢٥٤١ - (٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ (لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ) لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ۔ **(متفق عليه)** (البخاری حدیث رقم ۱٥٤۰ ومسلم حدیث رقم ۲۱-۱۱۸٤ وابوداود حدیث رقم ۱۷٤۷ وابن ماجه حدیث رقم ۳۰٤۷ والدارمی حدیث رقم ۱۸۰۸ واحمد فی المسند ۲/ ۱۳۱)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آواز بلند کرتے تھے تلبید ❶ کیے ہوئے' کہتے: ''حاضر ہوں ❷ تیری خدمت میں یا الٰہی! تیری خدمت میں حاضر ہوں' تیری خدمت میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' تیری خدمت میں حاضر ہوں' تحقیق سب تعریف' نعمت تیرے لیے ہے اور بادشاہت' نہیں کوئی شریک تیرے لیے' ان کلمات پر زیادتی نہ کرتے تھے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تلبید کئے ہوئے الخ تلبید کہتے ہیں گوند وغیرہ سے سر کے بالوں کے چپکانے کو تاکہ بال گرد وغبار سے خراب نہ ہوں۔ ❷ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں الخ یہ لبیک اور تلبیہ کے معنی ہیں' یہ اس ذکر کو کہتے ہیں جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کے لفظ کے ساتھ ملا کر پکارتے ہیں نبی ﷺ اس ذکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے بعد اور بلندی وپستی پر چڑھتے اور اترتے وقت اور لوگوں کے ملنے کے وقت پڑھتے تھے' تمام روایات میں یہ تلبیہ متفق علیہ ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

٢٥٤٢ - (٣) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهٗ فِى الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ۔ **(متفق عليه)** (البخاری حدیث رقم ۲۸٦٥ ومسلم حدیث رقم ۲۷-۱۱۸۷ وابوداود حدیث رقم ۱۷۷۳ والنسائی حدیث رقم ۲۷٥۷ وابن ماجه حدیث رقم ۲۹۱٦ والدارمی حدیث رقم ۱۹۲۹ والمؤطا حدیث رقم ۲۹ من كتاب الحج واحمد فی المسند ۲/ ۱۸)

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب ❶ پاؤں رکاب میں داخل کرتے اور آپ کو آپ کی اونٹنی لے کر برابر کھڑی ہو جاتی تو آپ مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک تلبیہ پکارتے۔ (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ جب اپنا پاؤں رکاب میں داخل کرتے الخ امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی قول ہے کہ جب اونٹنی پر سوار ہو تو لبیک پکارے اور احناف کے نزدیک دوگانہ احرام پڑھ کر لبیک پکارے سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے تعجب ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس باب میں اختلاف کیا ہے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کو سب سے زیادہ جانتا ہوں' آپ نے حج کی لبیک پکاری جب دوگانہ سے فارغ ہوئے' بعض نے اس کو سنا اور یاد رکھا' پھر آپ نے لبیک پکاری جب اونٹ پر سوار ہوئے' بعض نے اس کو سنا اور یاد رکھا اور کہنے لگے آپ نے لبیک پکاری جب اونٹ پر سوار ہوئے' پھر جب میدان کی اونچائی پر گئے وہاں بھی لبیک پکاری' بعض نے اس کو سنا اور یاد رکھا کہ آپ نے اس وقت لبیک پکاری اور درحقیقت آپ نے جہاں دوگانہ پڑھا وہیں لبیک پکاری تھی روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور اس سے تمام روایات میں تطبیق حاصل ہو جاتی ہے۔ از حاشیہ مشکوۃ۔

٢٥٤٣ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم (٢١١ـ ١٢٤٧) واحمد فى المسند ٣/ ٥)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے تو ہم زور زور سے ❶ حج کا تلبیہ پکارتے تھے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ چلاتے تھے الخ اس میں شک نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تمام اصحاب کی نیت گھر سے چلتے وقت حج کی تھی اور سرف میں پہنچ کر آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نسک ثلاثہ میں اختیار دیا تو اس حدیث میں ابتداء کا بیان ہے اور خود سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کا قول خرجنا الخ اس پر صریح دلیل ہے۔

٢٥٤٤ - (٥) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا اَلْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ۔ (رواه البخارى) (البخارى حديث رقم ١٥٦٢ ومسلم حديث رقم (١١٨ـ ١٢١١) وابوداود حديث رقم ١٧٧٩ وابن ماجه حديث رقم ٣٠٠٠ والموطا حديث رقم ٣٦ من كتاب الحج)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں ابوطلحہ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا اور تحقیق ❶ صحابہ رضی اللہ عنہم چلاتے تھے ساتھ دونوں کے اکٹھے یعنی حج اور عمرہ ❷ کے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اور تحقیق صحابہ یعنی اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم۔ ❷ یعنی حج اور عمرہ کے یہ اس وقت کی بات ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار دیا نسک ثلاثہ میں اور حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کرنے کو قران کہتے ہیں یعنی ایک ہی احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا۔

٢٥٤٥ - (٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَ اَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔ (متفق عليه)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال نکلے پس ❶ بعض ہم میں سے وہ تھے کہ جنہوں نے احرام باندھا ساتھ صرف عمرہ کا اور بعض ہم میں سے وہ تھے کہ جنہوں نے احرام باندھا ساتھ حج اور عمرہ کا اور بعض ہم میں سے وہ تھے کہ جنہوں نے احرام باندھا ساتھ صرف حج کا اور احرام ❷ باندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حج کا تو جس نے عمرہ کے ساتھ احرام باندھا وہ تو حلال ہو گیا اور جس نے حج کے ساتھ احرام باندھا یا جمع کیا احرام حج اور عمرہ کا تو وہ نہ حلال ہوا یہاں تک کہ قربانی کا دن ہوا۔"

فوائد الحدیث: ❶ پس بعض ہم میں سے الخ یعنی تینوں قسم کے لوگ تھے کسی نے تمتع کا احرام باندھا تھا' کسی نے قران کا اور کسی نے افراد کا۔ قران کے معنی گذر چکے ہیں اور تمتع یہ ہے کہ پہلے عمرہ کا احرام باندھے' پھر عمرہ ادا کرے اور احرام اتارے' پھر آٹھویں تاریخ کو حج کے لیے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ ہے کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نہ کرے بغیر حج کیے احرام نہ اتارے' اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر سے نکلتے ہی تین قسم کے لوگ تھے' متمتع بھی' قارن بھی اور مفرد بھی' حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ گھر سے چلتے وقت سب کا ارادہ صرف حج کا تھا' چنانچہ مسلم میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہو چکا ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا یہاں تک کہ ہم سرف میں آئے۔ ❷ اور احرام باندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ الخ اس سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں کہ آپ کا حج افراد تھا اور یہ ان کی صریح غفلت ہے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ان روایات سے جن میں آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قارن ہونا بیان کیا ہے اور خاص آپ سے جو مختلف روایات مروی ہیں ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ مدینہ سے نکلتے وقت آپ کی نیت صرف حج مفرد کی تھی' پھر ذوالحلیفہ میں جب آپ نے وادی عقیق میں رات گذاری تو وہاں آپ کو قران کا حکم ہوا تو آپ نے فرمایا: ((لبیک بحجة و عمرة)) پھر جب مکہ میں پہنچے تو آپ کو معلوم ہوا کہ مشرک حج کے مہینہ میں عمرہ کرنا برا جانتے ہیں تو آپ نے انکار کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو عمرہ کر کے احرام کھولنے کا اور حج کا احرام فسخ کر دینے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اگر میں پہلے سے جانتا جو بعد میں مجھے معلوم ہوا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا یعنی لوگوں کے ساتھ میں بھی احرام کھول ڈالتا۔

٢٠٤٦ - (٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ بَدَأَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٦٩١ ومسلم حدیث رقم (١٧٤۔ ١٢٢٧) وابوداود حدیث رقم ١٨٠٥ والنسائی حدیث رقم ٢٧٣٢ واحمد فی المسند ٢/ ١٣٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع ❶ کیا حجۃ الوداع میں عمرہ کا ساتھ حج کے (اس کا بیان یہ ہے کہ) عمرہ کا احرام شروع کیا پھر حج کا احرام باندھا۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کو تمتع کا حکم دیا اور طیبی نے کہا کہ تمتع سے حج کی قسم مراد نہیں ہے بلکہ اس کے لغوی معنی مقصود ہیں یعنی آپ نے عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر حج تمتع کی طرح فائدہ اٹھایا بلکہ اس سے بھی زیادہ کہ طواف ایک کیا سعی ایک بار کی اور ثواب دو بار کرنے کا ملا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٠٤٧ - (٨) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ (رواه الترمذی والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ٨٣٠ والدارمی حدیث رقم ١٧٩٤)

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے احرام کے لیے کپڑے اتارے ❶ اور غسل کیا۔ (ترمذی ودارمی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔لیکن حدیث شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آپ نے احرام کے کپڑے اتارے الخ یعنی روزمرہ کے کپڑے اتار ڈالے اور احرام کے کپڑے پہنے۔

٢٥٤٨ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّدَ رَأْسَهٗ بِالْغِسْلِ (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حديث رقم ١٧٤٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بال خطمی وغیرہ کے ساتھ جمائے۔(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٥٤٩ - (١٠) وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ (رواه مالك و الترمذی و ابوداوٗد و النسائی و ابن ماجة و الدارمی) (ابوداود حديث رقم ١٨١٤ والترمذی حديث رقم ٨٢٩ والنسائی حديث رقم ٢٧٥٣ وابن ماجه حديث رقم ٢٩٢٢ والدارمی حديث رقم ١٨٠٩ و الموطا حديث رقم ٣٤ من كتاب الحج واحمد فی المسند ٤/ ٥٥)

خلاد بن سائب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تو مجھے حکم کیا کہ میں اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم کروں کہ وہ اپنی آوازیں اہلال کے یا کہا ❶ کہ تلبیہ کے ساتھ بلند کریں۔''(مالک وترمذی وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ و دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یا کہا کہ تلبیہ کے ساتھ الخ راوی کو شک ہے کہ ''بالا هلال'' کہا یا ''بالتلبیه'' معانی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

٢٥٥٠ - (١١) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيْ اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَ هٰهُنَا۔ (رواه الترمذی و ابن ماجة) (الترمذی حديث رقم ١٢٨ وابن ماجه حديث رقم ٢٩٢١)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''کوئی مسلمان نہیں کہ لبیک کہتا ہو مگر لبیک کہتے ہیں جو اس کے دائیں طرف ہیں اور اس کے بائیں طرف از قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہاں تک کہ زمین تمام ہو اس طرف سے اور اُس طرف سے۔''(ترمذی وابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٥٥١ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِی الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ذی الحلیفہ میں پڑھتے' پھر جس وقت کہ اونٹنی کھڑی ہو کر آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ (لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ)۔(متفق عليه ولفظه لمسلم) (البخاری حديث رقم ١٥٤٩ ومسلم حديث رقم ١٩-١١٨٤ وابوداود حديث رقم ١٨١٢ والترمذی حديث رقم ٨٢٦ والنسائی حديث رقم ٢٧٥٠ وابن ماجه حديث رقم ٢٩١٨ والموطا حديث رقم ٢٨ من كتاب الحج واحمد فی المسند ٢/ ٣)

کو اٹھاتی تو آپ مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک اپنی آواز ان کلمات کے ساتھ بلند کرتے اور کہتے: ''میں تیری خدمت میں حاضر ہوں' یاالٰہی! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں' میں تیری خدمت میں اور میں تیری خدمت میں نیک بختی حاصل کرتا ہوں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے' تیری خدمت میں حاضر ہوں اور تیری طرف رغبت ہے اور عمل تیرے ہی لئے ہے۔'' (بخاری ومسلم) اور لفظ اس حدیث کے مسلم کے ہیں۔

٢٥٥٢- (١٣) وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ (رواه الشافعی) (الامام الشافعی فی الام ٢/ ١٥٧)

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے وہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب فارغ ہوتے اپنے لبیک کہنے سے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی خوشنودی اور جنت مانگتے اور اس سے اس کی رحمت کے ساتھ آگ سے معافی طلب کرتے۔'' (شافعی)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٥٥٣- (١٤) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَرَادَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ۔(بخاری) (لم نجده عنده البخاری)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حج کا ارادہ کیا لوگوں کو خبردار کر دیا اور وہ جمع ہو گئے تو جب بیداء کے میدان میں آئے تو احرام ❶ باندھا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ احرام باندھا الخ بیداذوالحلیفہ سے آگے مسجد کے قریب مکہ کی راہ میں ایک ٹیلہ ہے اور بیدا اس جگہ کو کہتے ہیں جس میں کچھ اثر عمارت کا نہ ہو اور ہر چٹیل زمین کو بھی بیداء کہتے ہیں مگر یہاں وہی خاص مقام مراد ہے اور اس مسئلہ میں جو اختلاف مشہور ہے اس میں تطبیق پہلی فصل میں مذکور ہو چکی ہے۔

٢٥٥٤- (١٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ (لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ) فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلَكُمْ قَدِ قَدِ (إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ) يَقُولُونَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم ٢٢-١١٨٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مشرک کہتے تھے: ''تیری خدمت میں حاضر ہیں' تیرا کوئی شریک نہیں'' تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: ''افسوس ہے! تم کو بس ❶ بس' مگر وہ شریک جو تیری ملک ہے تو اس کا مالک ہے اور وہ شریک تیرا مالک نہیں' مشرکین ان کلمات کو کہتے (جب کہ) وہ بیت اللہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طواف کرتے تھے۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بس بس الخ یعنی یہیں تک رہنے دو اور آگے نہ کہو اور وہ اس سے آگے کہتے تھے مگر وہ شریک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرکین مکہ بھی اپنے شریکوں کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ ہر شے کا مالک اللہ تعالیٰ کو ہی جانتے تھے اور ان کو کسی شے کا مالک نہ جانتے تھے تاہم ان کو پکارنا اور اپنا سفارشی اور وکیل قرار دینا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے مشرک کو اور ابد الاباد کے لئے دوزخ میں جھونکنے کو کافی تھا' تو معلوم ہوا کہ جو اپنا حمایتی اور وکیل اور سفارشی سمجھ کر کسی کی عبادت کرے وہ بھی مشرک ہے گو اس کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہ جانے اس لئے کہ نبی ﷺ فرماتے کہ "لاشریک" تک رہنے دو۔

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حجۃ ❶ الوداع کے قصہ کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۵۵۵ - (۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا ذَاالْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اِغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِيْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ ((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ)) قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِيْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهٗ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَطَافَ سَبْعًا فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَاَ "وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں نو برس ٹھہرے رہے آپ نے حج نہیں کیا' پھر دسویں سال میں اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حج کا ارادہ رکھتے ہیں' تو مدینہ ❷ میں بہت سے آدمی آئے پھر ہم آپ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب ہم ذوالحلیفہ میں پہنچے تو سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر کو جنم دیا اور سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کسی کو رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا کہ میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: "غسل کر ❸ اور لنگوٹ باندھ ساتھ کپڑے کے اور احرام باندھ" رسول اللہ ﷺ نے نماز ❹ پڑھی ذوالحلیفہ مسجد میں' پھر قصواء ❺ پر سوار ہوئے یہاں تک آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء پر چڑھی تو آپ نے تلبیہ توحید کہا: تیری خدمت میں حاضر ہوں' یاالٰہی! تیری خدمت میں حاضر ہوں' تیری خدمت میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' میں تیری خدمت میں حاضر ہوں' تحقیق تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہیں اور بادشاہت' تیرا کوئی شریک نہیں' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہماری نیت حج کی تھی اور ہم عمرہ ❻ کو نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ آپ کے ساتھ جس وقت ہم خانہ کعبہ کے نزدیک آئے تو آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا' پھر سات چکر لگائے جلدی ❼ چلے تین بار' اور آہستہ چلے چار بار' پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى" فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَرَءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ "اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ" اَبْدَاُ بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهٗ وَقَالَ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ)) ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادٰى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهٗ فَقَالَ لَوْ اَنِّيْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَابِعَهٗ وَاحِدَةً فِي الْاُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهٗ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ

آگے بڑھے مقام ابراہیم کی طرف پھر پڑھی یہ آیت: اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو جائے نماز' پھر کیا مقام ابراہیم کو آپ نے اپنے درمیان اور درمیان خانہ کعبہ کے' اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے دو رکعات میں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون پڑھی (8) پھر (9) آئے حجر اسود کی طرف اور اس کو بوسہ دیا پھر مسجد کے دروازہ سے صفا (10) کی طرف نکلے اور جب صفا کے نزدیک آئے تو یہ آیت پڑھی ''تحقیق صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں'' اور آپ نے فرمایا کہ میں اس کے ساتھ شروع کرتا ہوں کہ جس سے شروع کیا اللہ تعالیٰ نے پھر صفا کی طرف چلے اور صفا پر چڑھے یہاں تک کہ خانہ کعبہ کو دیکھا پھر بیت اللہ کے سامنے ہوئے' اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کی اور اس کی بڑائی بیان کی اور کہا' نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اس کے لئے بادشاہت ہے اور اس کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک پورا کیا اس نے (11) وعدہ اپنا اور اس نے (12) اپنے بندہ کی مدد کی اور کافروں کے گروہ کو تنہا نے شکست دی' پھر اس کے درمیان اس طرح تین مرتبہ دعا کی پھر صفا سے اترے اور مروہ کی طرف چلے یہاں تک کہ آپ کے قدم میدان میں پہنچے پھر دوڑے یہاں تک کہ جب چڑھنے لگے تو آپ کے دونوں قدم آہستہ چلے یہاں تک کہ آپ مروہ پر آئے پھر مروہ پر کیا جو صفا پر کیا تھا' یہاں تک کہ جب ہوا آخری چکر مروہ پر تو پکارا اس حالت میں کہ آپ مروہ پر تھے اور لوگ پہاڑ کے نیچے تھے آپ نے فرمایا: اگر میں (13) پہلے جانتا اپنے امر سے جو کچھ کہ میں نے بعد میں جانا ہے تو نہ لاتا میں ہدی اپنے ساتھ اور میں حج کو عمرہ کر ڈالتا' پس تم میں سے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو' تو اسے چاہئے کہ وہ حلال ہو جائے اور حج کو عمرہ کر ڈالے (14) تو کھڑا ہوا سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ اور کہا اے اللہ کے رسول! کیا اسی سال ہمارے لئے یہ حکم ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ پس ڈالیں رسول اللہ ﷺ نے انگلیاں اپنے ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں اور فرمایا: عمرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ قَالَ فَاِنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْیِ الَّذِیْ قَدِمَ بِهٖ عَلِیٌّ مِّنَ الْیَمَنِ وَالَّذِیْ اَتٰی بِهِ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلَمَّا كَانَ یَوْمُ التَّرْوِیَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰی مِنًی فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلّٰی بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِیْلًا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا تَشُكُّ قُرَیْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَیْشٌ تَصْنَعُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰی اَتٰی عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰی بَطْنَ الْوَادِیْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَیْكُمْ كَحُرْمَةِ یَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَآءُ الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَآئِنَا دَمُ ابْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَهٗ هُذَیْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَآءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَیْهِنَّ اَنْ لَّا یُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا

حج میں داخل ہوا' آپ نے یہ کلمہ دو بار کہا' نہیں بلکہ ہمیشہ ⓯ کے لیے ہے' علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کئی اونٹ لائے' پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: "کیا کہا تم نے اس وقت کہ حج لازم کیا تھا؟" انہوں نے کہا' میں نے کہا تھا' یاالٰہی! تحقیق میں احرام باندھتا ہوں ساتھ اس چیز کے کہ احرام ⓰ باندھا ساتھ اس کے تیرے رسول نے' تو آپ نے فرمایا: "ساتھ میرے ⓱ ہدی ہے' پس تم بھی احرام سے نہ نکلو" جابر رضی اللہ عنہ نے کہا' پس وہ تمام اونٹ جو کہ علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لائے وہ ایک سو تھے' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا' پس سب لوگ حلال ہوئے اور انہوں نے اپنے ⓲ بال کتروائے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ جن کے ساتھ ہدی تھی حلال نہ ہوئے' پھر جب کہ ترویہ ⓳ کا دن ہوا تو منٰی کی طرف روانہ ہوئے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے حج کا احرام باندھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور منٰی میں پہنچے اور منٰی میں ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں پھر یہاں تھوڑی سی دیر ٹھہرے رہے کہ آفتاب نکلا اور خیمہ لگانے کا حکم دیا جو کہ بالوں سے بنا ہوا تھا آپ کے لیے وادی نمرہ میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور قریش گمان نہیں ⓴ کرتے تھے مگر یہ کہ آپ حج کے لئے کھڑے ہوں گے نزدیک مشعر حرام کے جیسے کہ قریش جاہلیت میں کرتے تھے تو گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے یہاں تک کہ آئے (میدان) عرفات میں' پس خیمہ پایا جو کہ آپ کے لئے نمرہ میں کھڑا کیا گیا تھا' آپ اس میں اترے یہاں تک کہ جب دوپہر ڈھلی تو قصواء کے لانے کا حکم کیا' پھر وہ آپ کے لئے تیار کی گئی پھر آپ وادی نمرہ کے اندر آئے' پھر لوگوں کے روبرو خطبہ ❶ ارشاد فرمایا اور فرمایا: "تحقیق تمہارے خون ❷ اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں' تمہارے اس دن کے مانند' تمہارے اس مہینہ میں' تمہارے اس شہر میں' سن لو! ہر چیز امر جاہلیت کی میرے قدموں ❸ کے نیچے رکھی گئی ہے اور جاہلیت کے خون موقوف کئے گئے اور تحقیق پہلا خون جو کہ میں اپنے خونوں سے موقوف کرتا ہوں ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے ہاں اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَكْرَهُوْنَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَّا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِأَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَّإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى أَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا

دودھ پیتا تھا بنو سعد کے ہاں اس کو ہذیل نے قتل کیا تھا اور جاہلیت کا سود موقوف کیا گیا اور پہلا سود جو کہ میں نے اپنے سودوں میں سے موقوف کیا' وہ عباس بن عبدالمطلب کا ہے اور تحقیق وہ ❹ موقوف کیا گیا بالکل' تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو عورتوں کے حق میں تحقیق تم نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان ❺ کے ساتھ لیا ہے اور تم نے ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ کے ساتھ حلال کیا ہے اور تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی کو نہ آنے دیں کہ جس کے آنے کو تم مکروہ جانتے ہو پس اگر وہ کریں یہ تو ان کو مارو سختی کے بغیر مارنا' ان کا تم پر حق' ان کی روزی اور ان کا کپڑا موافق تمہاری طاقت کے ہے اور تحقیق میں نے تم میں ایسی چیز چھوڑی ہے کہ ہرگز تم اس کے بعد گمراہ نہیں ہو گے اگر اس کے ساتھ اعتصام رکھو گے' وہ چیز کتاب اللہ ہے اور تم پوچھے جاؤ گے تو کیا جواب دو گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ تحقیق آپ نے رسالت پہنچائی اور آپ نے امانت ادا کی اور آپ نے خیر خواہی کی' پھر آپ نے اپنی شہادت ❻ انگلی کے ساتھ اشارہ کیا اس حال میں کہ اس کو آسمان کی طرف اٹھایا اور اس کو لوگوں کی طرف جھکایا اور تین مرتبہ اسی طرح کہا یا الٰہی! گواہ رہ' یا الٰہی! گواہ رہ' پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' تکبیر کہی' پھر آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر تکبیر کہی پھر عصر کی نماز پڑھائی اور نہ پڑھا درمیان ان دونوں کے کچھ پھر سوار ہوئے یہاں تک کہ میدان عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ میں آئے اور اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی طرف کیا اور جبل ❼ مشاۃ کو اپنے آگے کیا اور قبلہ کے سامنے ہوئے' پس مسلسل کھڑے رہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوا' تھوڑی سی زردی جاتی رہی یہاں تک کہ آفتاب کی ٹکیہ غائب ہوئی اور پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور جلدی چلے یہاں تک کہ مزدلفہ میں آئے' پھر اس میں ایک اذان اور دو تکبیرات کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھائی اور نہ پڑھی ان دونوں کے درمیان کوئی نماز' پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی' پھر جب کہ فجر ظاہر ہوئی تو اذان اور تکبیر کے ساتھ فجر کی نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَّسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى عَلٰى بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔ (رواہ مسلم)

(مسلم حدیث رقم (۱۴۷۔ ۱۲۱۸)

پڑھائی پھر اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ مشعر حرام پر آئے' تو قبلہ کے سامنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کہی اور مسلسل کھڑے رہے یہاں تک کہ صبح ہوئی خوب روشن اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے چلے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو سوار کیا اپنے پیچھے یہاں تک کہ وادی محسر کے درمیان آئے سواری کو تھوڑی سی حرکت ❽ دی' پھر چلے اس راہ میں کہ جو نکلتی ہے جمرہ کبریٰ کی طرف' یہاں تک کہ جمرہ کے پاس ❾ آئے جو درخت کے نزدیک ہے پس اس پر سات کنکریاں پھینکیں' تکبیر کہتے تھے ہر کنکری کے ساتھ' ان کنکریوں سے مانند کنکریوں ❿ خذف کے آپ نے کنکریاں نالہ کے اندر سے ماریں پھر لوٹے طرف جگہ قربانی کرنے کے' تو نبی ﷺ ⓫ نے تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ کے ساتھ ذبح کئے' باقی علی رضی اللہ عنہ کو عطا کیے' تو ذبح کئے انہوں نے باقی اور شریک کیا نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ہدی میں پھر آپ نے ہر اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا گوشت کے لینے کا حکم دیا اور گوشت کے ٹکڑے ایک ہانڈی میں ڈالے گئے' ان کو پکایا گیا تو دونوں نے اس قربانی سے کھایا اور دونوں نے اس کے شوربہ میں سے پیا' پھر سوار ہوئے رسول اللہ ﷺ اور خانہ کعبہ کی طرف چلے اور طواف ⓬ کیا' پس مکہ میں ظہر کی نماز پڑھی' پھر عبدالمطلب کی اولاد کے پاس آئے جو زم زم کا پانی پلاتے تھے تو آپ نے فرمایا: ''اے اولاد عبدالمطلب کھینچو! ⓭ اگر اس کا خوف نہ ہوتا کہ تم پر لوگ غلبہ کریں گے اوپر پانی پلانے تمہارے کے' تو البتہ میں تمہارے ساتھ پانی کھینچتا' تو عبدالمطلب کی اولاد نے آپ کو ڈول دیا اور آپ نے اس سے پیا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ حجۃ الوداع اس حج کو کہتے ہیں جو نبی ﷺ نے بعد فرض ہونے حج کے دسویں سال ہجری میں کیا اور حجۃ الوداع اس لئے کہا گیا کہ نبی ﷺ نے اس میں لوگوں کو احکام شرع کی تعلیم کی اور رخصت کیا اور خبر دی اپنی رحلت کی اور ان کو گواہ کیا اداء رسالت پر اور احکام کے پہنچانے پر۔ ❷ پس مدینے میں بہت آدمی آئے الخ یعنی اس خیال سے کہ نبی ﷺ کی پیروی کریں اور ویسا ہی حج کرنے میں کام کریں جیسے آپ کریں۔ ❸ فرمایا غسل کر الخ اس سے معلوم ہوا کہ غسل احرام کا اس عورت کو بھی جو حائضہ ہو یا نفاس والی ہو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ نفاس والی عورت کو مستحب ہے لنگوٹ باندھنا کچھ کپڑا اندام نہانی پر رکھ کے اور اس میں اختلاف نہیں۔ ❹ پس نماز پڑھی الخ کہا ابن قیم نے زاد المعاد میں یہ نماز ظہر کی تھی احرام کی دو رکعتیں پڑھنا آپ سے کہیں ثابت نہیں' سوائے فرض ظہر کے اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دو رکعت پڑھی پس غالب ہے کہ یہ ظہر ہی کی دو رکعتیں ہوں اور احرام کی نہ ہوں اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آپ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں دو' پس یہ دو رکعتیں ظہر ہی کی تھیں۔ ❺ قصواء آپ کی اونٹنی کا نام تھا۔ ❻ ہم عمرے کو نہ جانتے تھے بلکہ حج کے مہینوں میں عمرہ بجالانا ایام جہالت سے برا جانتے تھے۔ ❼ پھر جلدی چلے الخ اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم میں رمل یعنی اچھل اچھل کر چلنا اور چار بار عادت کے موافق چلنا سنت ہے اور ثابت ہوا کہ طواف قدوم سنت ہے اور اس پر ساری امت کا اتفاق ہے۔ ❽ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں میں پڑھی الخ اس سے معلوم ہوا کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے آ کر دو رکعت طواف کی ادا کرے' پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے۔ ❾ پھر حجر اسود کی طرف آئے اس سے معلوم ہوا کہ طواف کی رکعتوں سے فارغ ہو کر پھر حجر اسود کو چھوئے اور باب الصفا سے نکلے۔ ❿ صفا کی طرف الخ صفا ایک پہاڑ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں' اسی طرح مروہ اس کے سامنے اب وہاں مکان بن گئے اور پہاڑیوں کی جگہ سیڑھیاں بنا رکھی ہیں صفا کعبہ کے دروازے سے بیس پچیس قدم پر ہے۔ ⓫ پورا کیا وعدہ اپنا الخ یعنی دین کے پھیلانے کا اور اپنے نبی کی مدد کا۔ ⓬ اور اس نے اپنے بندے کی مدد کی الخ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ ⓭ اگر میں پہلے جانتا الخ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کو علم غیب نہیں ہوتا جب تک اللہ پاک کسی بات کی خبر بذریعہ وحی یا الہام کے نہ دے تب تک کسی بات کا معلوم کرنا ان کا کام نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نے آرزو کی کہ اگر ہدی ساتھ نہ ہوتی تو احرام حج کا عمرہ کر کے فسخ کر ڈالتا کہ اس میں آسانی اور سہولت ہے' امت کے لئے اور آپ کی عادت تھی کہ جب اختیار دیا جاتا آپ کو دو باتوں میں' تو اسے اختیار کرتے جو آسان یا آسان تر ہوتی اور اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جو حج کے فسخ کے قائل نہیں عمرہ کر کے اور بڑی تقویت ہوئی ان لوگوں کے مذہب کی جو فسخ حج بعمرہ کے قائل ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ حج کے احرام کو عمرہ کر کے فسخ کر سکتے ہیں علامہ ابن القیم نے زاد المعاد میں مانعین فسخ کے گیارہ جواب دیئے ہیں یہ محل ان کے بسط کا نہیں ہے۔ ⓮ حج کو عمرہ کر ڈالے الخ یعنی اس لئے کہ طواف اور سعی ہو چکے اور عمرہ کے افعال پورے ہو گئے۔ ⓯ بلکہ ہمیشہ کو ہے الخ مانعین فسخ کہتے ہیں احتیاط اس میں ہے کہ حج کے احرام کو فسخ نہ کرے' ہم کہتے ہیں ترک فسخ میں احتیاط جب ہوتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہم پر ظاہر نہ ہوتی اور جب آپ کی سنت ظاہر ہو گئی اور آپ نے سراقہ بن مالک بن جعشم کے جواب میں قیامت تک کے لئے فرما دیا تو اب احتیاط اتباع سنت میں ہے نہ کہ ترک سنت میں۔ ⓰ کہ احرام الخ اس سے معلوم ہوا کہ اگر یوں احرام باندھے کہ یا اللہ میرا احرام وہی ہے جو فلاں شخص کا احرام ہے تو جائز ہے۔ ⓱ ساتھ میرے ہدی ہے الخ یعنی اس لئے میں نے احرام نہیں کھولا۔ ⓲ اور اپنے بال کترائے الخ یعنی جن کے پاس ہدی نہ تھی وہ حلال ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ بالوں کا کترانا بھی جائز ہے' گو مردوں کو سر کا منڈانا افضل ہے مگر صحابہ نے یہاں افضل پر اس لئے عمل نہ کیا کہ اگر منڈاتے تو حج کے وقت مطلق بال نہ رہتے اس لئے یہاں کترانے پر کفایت کی اور حلق نہ کیا۔ ⓳ یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ احرام باندھے۔ ⓴ اور گمان نہیں کرتے تھے الخ مطلب یہ ہے کہ قریش تمام عرب کا خلاف کرتے تھے' عرب کے عام لوگ عرفات میں جا کر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ میں کھڑے رہتے اور کہتے ہم اللہ تعالیٰ کے گھر والے ہیں ہم حرم سے باہر نہ جائیں گے اور مزدلفہ حرم میں ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بفرمان واجب الاذعان قرآن کے عرفات میں جا کر وقوف کیا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "پھر تم وہاں سے لوٹو جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں" یعنی عرفات سے۔

❶ پھر خطبہ فرمایا الخ ہجرت کے دسویں سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا عرب کے ہزاروں آدمی جمع تھے اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسموں سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعویٰ اور اگلے بیاج باطل کئے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے ان کو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے حق بتلائے پھر اپنی موت کا اشارہ کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلو گے تو گمراہ نہ ہو گے پھر لوگوں سے اپنی پیغام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسائی کا اقرار لیا اور خدا کو اس پر گواہ کیا اس خطبے کے بعد نبی ﷺ دو مہینے اور بیس دن صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر میں بیمار ہوئے بارہویں ربیع الاول کو انتقال کیا۔ ❷ تحقیق تمہارے خون الخ یعنی جیسے مکہ میں اور ذی حجہ کے مہینے میں عرفہ کا دن احرام ہے اس میں زیادتی کسی طرح درست نہیں اسی طرح اپنی جانوں اور مالوں کو حرام جانو کسی کو دوسرے مسلمان کا ناحق جان کر مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہیں۔ ❸ قدموں کے نیچے الخ یعنی کفر کی باطل رسمیں جیسے نوحہ کرنا' نجومی سے غیب کی بات پوچھنا نسب میں طعن کرنا۔ ❹ تحقیق وہ الخ یعنی سود کا اب لینا دینا حرام ہو گیا ہے صرف اصل قرض کا لین دین ہونا چاہئے۔ ❺ امان اللہ کے الخ یعنی اس کے عہد کی کہ تم سے کیا ہے یا تم نے اس سے کیا ہے ان کے حقوق کی رعایت کے بارے میں۔ ❻ پھر نبی ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک جل جلالہ وجل شانہ اپنی ذات پاک سے عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تھا نبی ﷺ کا اسی لئے اشارہ حسی کیا طرف اس کی اور باطل ہوا مذہب خیثان امت گرفتاران جہمیت کا جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب جگہ ہے یا جیسے عرش پر ہے ویسے ہی فرش پر یا جیسے عالم کے اوپر ہے ویسے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تھا صحابہ کرام کا اس لئے کہ اگر کسی صحابی کا خیال بھی اس کے موافق ہوتا تو وہ بجلی کی طرح چمک کر نبی ﷺ سے سوال کرتا اور آپ کے جواب میں اپنی اصلاح دین و دنیا جانتا اور آپ کے قول کو نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا اجتماع جیسے عرفات میں ہوا کبھی نہیں ہوا۔ ❼ حبل مشاۃ کو الخ یعنی پک ڈنڈی کو۔ ❽ حرکت دی الخ اس سے معلوم ہوا کہ بطن محسر سے جلدی گزرنا چاہئے اور یہ سنت ہے اس مقام کی سنتوں میں سے اور وہ ایک تیر کے ٹپہ تک ہے یا ڈھیلہ پھینکنے کی دوری تک الخ اس سے معلوم ہوا کہ لوٹتے وقت عرفات سے اس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ عرفات کو گئے تھے اور یہ ایسی بات ہے جیسے آپ نے مکہ جاتے وقت ثنیۃ العلیا کی راہ لی اور نکلتے وقت ثنیۃ السفلی کی اور عید میں بھی آپ ایک راہ سے جاتے دوسرے سے آتے یا استسقاء میں چادر الٹتے غرض یہ سب کچھ گویا بطور تفاول کے ہوا۔ ❾ جمرہ کے پاس الخ اور اسی کو جمرہ عقبہ کہتے ہیں۔ ❿ مانند کنکریوں خذف کے الخ یعنی ایسی کنکریاں جو چٹکی سے ماری جاتی ہیں اور مٹر کے دانے کے برابر ہوں' اس سے بڑی ہوں نہ چھوٹی' تب بھی کافی ہیں مگر پتھر ہوں اور یہاں سے معلوم ہوا کہ ایک ایک کنکری الگ الگ مارے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے اور بطن وادی میں کھڑا ہو کر مارے۔ ⓫ نبی ﷺ نے الخ اس سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے اپنے ہاتھ سے ہدی کا ذبح کرنا اور نیابت بھی جائز ہے بالا جماع جب نائب مسلمان ہو کیونکہ آپ نے سینتیس اونٹوں کے ذبح کرنے کی علی رضی اللہ عنہ کو اجازت دی جو آپ کے ذبح کرنے سے بچ گئے تھے۔ ⓬ اور طواف کیا الخ یعنی طواف افاضہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ رکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے حج کا باجماع مسلمین اول وقت اس کا قربانی کی رات کے نصف سے ہے اور افضل وقت اس کا رمی جمرہ عقبہ کے بعد نیز ذبح ہدی اور حلق کے پیچھے ہے اور تمام امت کا اتفاق ہے کہ اس طواف میں رمل ہے نہ اضطباع اور اس طواف کو طواف الزیارت اور طواف الفرض اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں۔ ⓭ کھینچوا الخ یہ نبی ﷺ نے زمزم کی سبیل پر عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ پانی بھرنا اور پلانا بڑی فضیلت ہے کیونکہ آپ نے اس کی آرزو کی مگر اس خوف سے کہ کہیں بنی عبدالمطلب کی خدمت چھن نہ جائے آپ اسے بجا نہ لائے اور معلوم ہوا کہ بعض مستحبات کا کسی مصلحت سے ترک کرنا روا ہے۔

٢٥٥٦- (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّاَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ہم نبی ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے بعض ہم میں سے وہ تھے کہ جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض ہم میں سے وہ تھے کہ جنہوں نے حج کا احرام باندھا' جب ہم مکہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَحِلَّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَايَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِي وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِالْحَجِّ وَ اَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ وَاَمَرَنِي اَنْ اَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۳۱۹ ومسلم حدیث رقم (۱۱۱۔ ۱۲۱۱) وابوداؤد حدیث رقم ۱۷۸۱ و النسائی حدیث رقم ۲۷٦٤ واحمد فی المسند ٦/ ۱۷۷)

ہدی نہیں لایا تو اسے چاہئے کہ وہ حلال ہو جائے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی بھی ساتھ لایا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام باندھے پھر احرام سے نہ نکلے یہاں تک کہ ان دونوں سے حلال ہو' اور ایک روایت میں ہے کہ پس نہ حلال ہو یہاں تک کہ حلال ہو اپنی ہدی کے ذبح کرنے سے اور جس نے حج کا احرام ❶ باندھا ہے تو اسے چاہئے کہ اپنا حج پورا کرے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' پس میں حائضہ ہوئی اور میں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور نہ ہی میں نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تھی تو میں حائضہ رہی یہاں تک کہ عرفہ کا دن آ گیا اور میں نے احرام نہیں باندھا تھا مگر عمرہ کا' تو مجھے نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں اپنا سر کھولوں اور کنگھی کروں ❷ اور حج کا احرام باندھوں اور چھوڑ دوں میں ❸ عمرہ کو' پس میں نے کیا یہاں تک کہ میں نے اپنا حج ادا کیا آپ نے میرے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو بھیجا اور مجھ کو حکم کیا کہ میں اپنے عمرہ کے بدلے تنعیم سے عمرہ کروں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' پس ان لوگوں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور درمیان صفا اور مروہ کے سعی کی' پھر وہ لوگ احرام سے نکلے' پھر اس کے بعد دوسرا طواف کیا جو منیٰ سے لوٹنے کے بعد کیا جاتا ہے اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا تو انہوں نے صرف ایک طواف ❹ کیا۔'' (بخاری ومسلم)

❶ اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے الخ یعنی ہدی ساتھ نہیں لایا اس حدیث میں دلیل ہے کہ حج کی تینوں قسمیں جائز ہیں اور ان کے جائز ہونے پر امت کا اجماع ہے۔ ❷ اور حج کا اس کے بعد احرام باندھوں الخ اس سے معلوم ہوا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا متمتعہ تھیں اور انہوں نے روایت کیا ہے کہ ان کا احرام صرف حج کا احرام تھا اور تطبیق یہ ہے کہ جس نے حج کا احرام کہا اس نے باعتبار اول کے کہا کیونکہ پہلے آپ نے حج کا احرام باندھا تھا جیسے اور صحابہ نے' اس کے بعد نبی ﷺ نے ان کو حکم کیا کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر لو جیسے اور صحابہ کو حکم فرمایا جن کے ساتھ ہدی نہ تھی اور جس نے عمرہ کا احرام کہا اس نے آخری حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا۔ ❸ چھوڑ دوں میں الخ یہ جو فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دو تو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اسے باطل کر دو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابھی اس کے افعال میں دیر کرو یہاں تک کہ پاک ہو جاؤ اور افعال حج بجالانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کرو اس لئے افعال حج جیسے وقوف عرفات ہے یا رمی جمار یہ حیض کی حالت میں بھی ہو سکتے ہیں بخلاف طواف کے کہ عمرہ کا بڑا فعل ہے اور وہ مسجد کے اندر ہوتا ہے پھر وہ حائضہ کیونکر کر سکتی ہے۔ ❹ طواف ایک الخ یعنی حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے' اس سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کافی ہے حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے اور عمرہ اس کا حج میں داخل ہو جاتا ہے اور ابوحنیفہؒ نے کہا کہ لازم ہیں اس کو دو طواف اور دو سعی اور علی رضی اللہ عنہ سے یہی منقول ہے' امام ابن القیم نے زاد المعاد میں علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کو روایت کیا ہے' حفص بن ابوداؤد نے کہا امام احمد اور مسلم نے کہا حفص متروک الحدیث ہے اور ابن خراش نے کہا حفص جھوٹا ہے حدیثیں بنایا کرتا ہے اور اس کی سند میں محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بھی ضعیف ہے۔

٢٥٥٧ - (٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَبَدَأَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَکَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰی وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ یُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ مَکَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ اَهْدٰی فَاِنَّهٗ لَا یَحِلُّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَجَّهٗ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مِنْکُمْ اَهْدٰی فَلْیَطُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَلْیُقَصِّرْ وَلْیُحَلِّلْ ثُمَّ لِیُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْیُهْدِ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ هَدْیًا فَلْیَصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ فَطَافَ حِیْنَ قَدِمَ مَکَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّکْنَ اَوَّلَ شَیْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰی اَرْبَعًا فَرَکَعَ حِیْنَ قَضٰی طَوَافَهٗ بِالْبَیْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَی الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ یَحِلَّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰی قَضٰی حَجَّهٗ وَنَحَرَ هَدْیَهٗ یَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاقَ الْهَدْیَ مِنَ النَّاسِ۔

(**متفق علیہ**) (البخاری حدیث رقم ١٦٩١ ومسلم حدیث رقم (١٧٤ ـ ١٢٢٧) وابوداؤد حدیث رقم

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فائدہ اٹھایا ❶ حجۃ الوداع میں عمرہ کا حج کے ساتھ پس لے چلے اپنے ساتھ ہدی ذوالحلیفہ سے اور شروع کیا تو عمرہ کا احرام باندھا' پھر حج کا احرام باندھا' پس لوگوں نے تمتع کیا نبی ﷺ کے ساتھ عمرہ کا ساتھ حج کے' تو بعض لوگ ہدی لائے تھے اور بعض ان میں سے ہدی نہیں لائے تھے' پھر جب نبی ﷺ مکہ آئے لوگوں کو فرمایا تم میں سے جو ہدی لایا ہے تو وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو جس سے باز رہا ہے یہاں تک کہ اپنا حج ادا کرے اور جو شخص کہ تم میں سے ہدی نہ لایا ہو تو وہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ میں سعی کرے اور بال کتراوے ❷ اور چاہئے کہ احرام سے نکلے' پھر حج کا احرام باندھے اور ہدی ذبح کرے اور جو شخص ہدی نہ پائے تو اسے چاہئے کہ وہ حج کے دنوں میں تین دن ❸ روزے رکھے اور سات دن جب کہ اپنے اہل کی طرف لوٹے' ❹ پھر نبی ﷺ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا جب کہ مکہ میں آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا سب چیزوں سے پہلے' پھر جلدی چلے طواف کرنے میں تین بار اور چار بار اپنی چال پر چلے' پھر نزدیک مقام ابراہیم ❺ کے دو رکعات پڑھیں جب کہ پورا کیا اپنا طواف خانہ کعبہ کے گرد' پھر سلام پھیرا' پھر لوٹے اور صفا پر آئے' پھر صفا و مروہ میں سات چکر لگائے پھر کسی چیز سے حلال نہ ہوئے کہ جس سے باز رہے تھے یہاں تک کہ اپنا حج پورا کیا اور اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۰۵ والنسائی حدیث رقم ۲۷۳۲ واحمد فی المسند ۲/ ۱۳۹)

ہدی ذبح کی نحر کے دن اور چلے پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر ہر چیز سے حلال ہوئے کہ جس سے باز رہے تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جو بھی ہدی لایا تھا اس نے بھی ایسا ہی کیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فائدہ اٹھایا الخ اس حدیث سے دلیل لی ہے ان لوگوں نے جو کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم متمتع تھے اور یہ ان کی صریح غفلت ہے۔ کیونکہ اس حدیث کے اخیر میں تصریح کی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے کہ پھر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہیں کیا ان چیزوں میں سے جن کو بہ سبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا یہاں تک کہ حج سے بالکل فارغ ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ آپ قارن تھے کیونکہ قارن جب تک وقوف عرفات اور رمی جمار سے فارغ نہ ہولے تب احرام نہیں کھول سکتا اور یہی مذکور ہے اس حدیث میں کہ آپ نے احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ حج سے بالکل فارغ ہوئے تو مراد تمتع سے حدیث میں تمتع لغوی ہے۔ ❷ اور بال کترادئے الخ یہاں آپ نے کترانے کا حکم اس لئے دیا کہ حج کے بعد منڈانا ہے ورنہ بال نہ رہتے۔ ❸ تین روزے رکھے الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو حج اور عمرہ جدا جدا نہ کرے ایک ہی سفر میں دونوں ادا کرے تو اس کے لئے قربانی ضروری ہے پھر اگر قربانی میسر نہ ہو تو دس روزے رکھے تین حج کے دنوں میں یعنی ساتویں آٹھویں نویں اور سات اس کے بعد جب گھر کو لوٹے اور قربانی کم از کم ایک بکری ہے ایک شخص کی طرف سے یا ایک گائے یا اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے۔ ❹ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم مستحب ہے اور اس میں تین بار اچھل اچھل کر چلنا بھی مستحب ہے۔

❺ مقام ابراہیم کے دو رکعت الخ اس سے معلوم ہوا کہ طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے۔

۲۵۵۸ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ عُمْرَةٌ نِ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (۲۰۳ ـ ۱۲٤۱) والنسائی حديث رقم ۲۸۱۵ والدارمی حديث رقم ۱۸۵٦ واحمد فی المسند ۱/ ۲۳٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ عمرہ ہے کہ ہم نے اس کے ساتھ فائدہ اٹھایا' پس جس شخص کے پاس ہدی نہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ حلال ہو جائے سب طرح کا حلال ہونا' اس لئے کہ تحقیق عمرہ کرنا داخل ہوا حج میں روز قیامت ❶ تک۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ روز قیامت تک الخ اس سے اہل جاہلیت کا قول رد ہو گیا جو حج کے دنوں میں عمرہ کو برا جانتے تھے اور مانعین فسخ کا یہ قول رد ہو گیا کہ حج کے احرام کو فسخ نہ کرے احتیاط جب ہوتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہم پر ظاہر نہ ہوتی اور جب ہم پر آپ نے قیامت تک کے لئے فرما دیا کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا تو اب احتیاط اتباع سنت میں ہے نہ کہ ترک سنت میں۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٥٥٩ - (٥) وَعَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ فِيْ نَاسٍ مَّعِيَ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهٗ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَآءَ قَالَ عَطَآءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِيَ اِلٰى نِسَآئِنَا فَنَاْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْ لَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تُحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَآءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَاَهْدٰى لَهٗ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ لِاَبَدٍ۔ (مسلم) (مسلم حديث رقم (١٤١ ـ ١٢١٦) والنسائی حديث رقم ٢٨٠٥ وابن ماجه حديث رقم ٢٩٨٠ واحمد فی المسند ٤/ ١٧٥)

عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ لوگوں میں کتنے میرے ساتھ سننے میں شریک تھے' انہوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے احرام باندھا خالص اکیلے حج کا' عطاء نے کہا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا' پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت آئے چوتھی تاریخ کے کہ گذری تھی ذوالحجہ کی' تو ہم کو یہ حکم ہوا کہ حلال ہو جائیں' عطاء نے کہا کہ آپ نے فرمایا: ''حلال ہو جاؤ اور عورتوں کے پاس جاؤ'' عطاء نے کہا اور نہ واجب کی آپ نے صحبت کرنا ان پر' لیکن حلال کر دیں ان پر عورتیں' (جابر رضی اللہ عنہ نے کہا) ہم نے کہا جب کہ نہ رہیں درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر پانچ راتیں تو ہم کو حکم کیا کہ ہم اپنی بیویوں سے صحبت کریں' پھر عرفہ کے میدان میں حاضر ہوں اس حال میں کہ ہماری شرم گاہیں منی ٹپکاتی ہوں ❶ عطاء نے کہا کہ جابر نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا گویا کہ میں ان کے اشارہ کرنے کی طرف دیکھتا ہوں اپنے ہاتھ کے ساتھ کہ اس کو ہلاتے تھے' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہمارے درمیان اور فرمایا: ''تم نے جانا کہ میں تمہاری نسبت اللہ تعالیٰ سے بہت ❷ ڈرتا ہوں اور تم میں بہت سچا ہوں اور تم میں بہت نیک ہوں اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا جیسے کہ تم حلال ہوئے ہو اور اگر میں پہلے سے جانتا اپنے کام سے اس چیز کو جو کہ میں نے بعد میں جانا تو میں نہ لاتا ہدی کو' پس تم حلال ہو جاؤ (جابر کہتے ہیں کہ) پھر ہم حلال ہوئے اور ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی عطاء کہتے ہیں کہا سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ علی رضی اللہ عنہ آئے اپنے کام سے تو آپ نے فرمایا: ''تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟'' انہوں نے کہا اس چیز کا ❸ کہ جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے پھر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس ہدی ذبح کرو اور احرام کی حالت میں ٹھہرے رہو'' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ ہدی لائے‘ پس سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے کہا‘ اے اللہ کے رسول! کیا یہ ❹ (صرف) اس سال کیلئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ ہمیشہ کیلئے ہے۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ٹپکاتی ہوں الخ یعنی صحابہ نے اس عذر کی وجہ سے احرام کھولنے میں تامل کیا۔ ❷ بہت ڈرتا ہوں الخ یعنی پھر میرے حکم بجالانے میں کیا تامل ہے۔ ❸ کہا اس چیز کے ساتھ الخ یعنی میں نے لبیک میں یہ کہا ہے کہ جو لبیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو وہی میری ہے۔ ❹ یہ الخ یعنی حج کو فسخ کر دینا عمرہ کر کے کئی بار گزرا کہ مانعین فسخ کا قول درست نہیں ہے اس حدیث سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث طویل کے رد سے اور یہ اس باب میں نص ہیں اور تمتع کرنا قیامت تک جائز ہے ہر ایک شخص کے لئے ان حدیثوں کے ظاہر سے یہی نکلتا ہے اگر کوئی حج کا احرام باندھے لیکن ہدی ساتھ نہ ہو تو وہ مکہ میں جا کر حج کی نیت فسخ کر سکتا ہے اور عمرہ کر کے احرام کھول سکتا ہے پھر ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ کو حج کا نیا احرام باندھ سکتا ہے اور اس تاریخ تک سب کام کر سکتا ہے جو احرام کی حالت میں جائز نہ تھے اور ابوحنیفہ‘ امام مالک‘ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ کہا کہ حج کا فسخ کرنا جائز نہیں ہے لیکن تمتع کرنا‘ یعنی میقات سے صرف عمرے کی نیت کرنا پھر آٹھ تاریخ کو حج کا احرام باندھنا درست ہے وہ اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں کہ ہمیشہ تک درست ہونے سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ تمتع قیامت تک درست ہے لیکن حج فسخ کر کے عمرہ کر ڈالنا یہ اسی سال سے خاص تھا۔

٢٥٦٠ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِاَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ اَوْخَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ اَوَ مَا شَعَرْتِ اَنِّي اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَاسُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اُحِلَّ كَمَا حَلُّوْا۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٣٠ - ١٢١١)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے چوتھی تاریخ جو کہ گذری تھی ذوالحجہ سے یا پانچویں کو پھر میرے پاس اس حالت میں آئے کہ غصہ میں تھے میں نے کہا‘ اے اللہ کے رسول! آپ کو کس نے غصہ دلایا؟ اس کو اللہ تعالیٰ آگ میں داخل کرے‘ آپ نے فرمایا: ”کیا تو نہیں جانتی کہ میں نے حکم کیا لوگوں کو ایک امر کے ساتھ‘ پھر وہ تردد کرتے ہیں اور اگر تحقیق میں پہلے سے جانتا کام اپنے سے اس چیز کو جو کہ میں نے بعد میں جانی تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا یہاں تک کہ میں اس کو خریدتا پھر حلال ہوتا جیسے ❶ لوگ حلال ہوئے۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جیسے لوگ حلال ہوئے الخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حج اور عمرے کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی‘ جب مکہ میں پہنچے تو حکم کیا کہ جس کے ساتھ قربانی نہ ہو وہ اپنا احرام اتارے اور حج کے موسم میں پھر احرام باندھے تو اصحاب کو احرام کے اتارنے میں تردد تھا اس واسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہ اتارا تھا سو فرمایا: میں قربانی ساتھ لانے سے مجبور ہو گیا ہوں‘ اگر میں یہ حال جانتا تو مکے میں قربانی خرید کرتا اور جیسے لوگوں نے احرام اتارا میں بھی اتار دیتا‘ اہل حدیث نے ظاہر حدیث کی رو سے دونوں امر کو جائز رکھا ہے۔ ابن قیم نے اعلام میں کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتویٰ دیا حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینے کا پھر فتویٰ دیا کہ یہ امر مستحب ہے اور یہ حکم کسی دوسرے حکم سے منسوخ نہیں ہوا‘ اور یہی اللہ کا دین ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ حج کو فسخ کر ڈالنا اور عمرہ کر دینا اگر کوئی ان حدیثوں کی رو سے واجب کہے تو اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول قوی ہوگا اس کے قول کی بہ نسبت جو اس سے منع کرتا ہے الی آخرہ۔

بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٥٦١ - (١) عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَاِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِيْ طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٧٧٣ ومسلم حديث رقم (٢٢٦ـ ١٢٥٩) وابو داوٗد حديث رقم ١٨٦٥ والنسائی حديث رقم ٢٨٦٢ والدارمی حديث رقم ١٩٢٧ والموطا حديث رقم ٢٠ من كتاب الحج)

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ آتے تھے مکہ میں مگر ذی طوی ❶ میں رات گذارتے' یہاں تک کہ صبح کرتے' نہاتے اور نماز پڑھتے' پھر مکہ میں داخل ہوتے دن کو' اور جس وقت مکہ سے نکلتے تو ذی طوی سے گذرتے اور اس میں رات گذارتے یہاں تک صبح کرتے اور ذکر کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ذی طویٰ ایک مشہور مقام ہے مکہ سے قریب۔

٢٥٦٢ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَآءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٣٧٧ ومسلم حديث رقم (٢٢٤ـ ١٢٥٨) وابو داوٗد حديث رقم ١٨٦٩ والترمذی حديث رقم ٨٥٣ والنسائی حديث رقم ٢٨٦٥ وابن ماجه حديث رقم ٢٩٤٠ واحمد فی المسند ٦/ ٤٠)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ کی طرف تشریف لائے تو اس میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور اس کے نشیب کی طرف سے نکلے۔ (بخاری و مسلم)

٢٥٦٣ - (٣) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَءَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا پس مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ پہلا کام جو آپ نے مکہ میں آ کر کیا وہ وضو تھا پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا' پھر عمرہ نہ ہوا' ❶ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا' پس تھا پہلا کام کہ شروع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٦١٤ ومسلم حديث رقم (١٩٠۔ ١٢٣٥)

کیا ساتھ اس کے طواف خانہ کعبہ کا' پھر نہ ہوا عمرہ' پھر عمر رضی اللہ عنہ نے' پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پھر عمرہ نہ ہوا الخ اس حدیث سے یہ مراد ہے کہ جب تک سعی سے فارغ نہ ہو لے احرام سے نہیں نکل سکتا صرف خانہ کعبہ کا طواف کرنے سے' بلکہ جب کعبہ کا طواف کر لے اور طواف کی دو رکعت پڑھ لے پھر صفا و مروہ کے درمیان دوڑے تو عمرے کے اب افعال پورے ہوئے

٢٥٦٤ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٦١٦ ومسلم حديث رقم ٢٣١ - ١٢٦١ وابوداؤد حديث رقم ١٨٩٣ والنسائی حديث رقم ٢٩٤١ واحمد فی المسند ٢/ ١٢٥)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ کا طواف کرتے تو سب سے پہلے جلدی چلتے تین بار اور اپنی چال پر چار بار چلتے' پھر دو رکعات نماز پڑھتے' پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے۔ (بخاری' مسلم)

٢٥٦٥ - (٥) وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ (رواه مسلم) (البخاری حديث رقم ١٦٤٤ ومسلم حديث رقم (٢٣٠۔ ١٢٦١) والترمذی حديث رقم ٨٥٧ والموطا حديث رقم ١٠٨ من كتاب الحج والدارمی حديث رقم ١٨٤١ واحمد فی المسند ٢/ ٤٠)

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود تا حجر اسود تین چکر جلدی ❶ چل کر لگائے اور چار چکروں میں اپنی چال کے موافق چلے' اور بطن مسیل میں ❷ دوڑتے تھے جس وقت کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ چلنے میں جلدی کی الخ۔ یہ فعل یعنی تین پھیروں میں اچھل کر چلنا اور چار پھیروں میں عادت کے موافق چلنا عمرہ کے طواف اور حج کے طواف قدوم میں مستحب ہے اور اچھل کر چلنا یہ ہے کہ ذرا دوڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے چلے جیسے بہادر اور زور آور سپاہی چلتے ہیں یہ اول کے تین پھیروں میں ہوتا ہے اور اس کا سبب صحیحین کی روایت میں مذکور ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ میں آئے تو مشرکین نے کہا کہ یہ لوگ مدینہ کے بخار سے ناتوان ہو گئے ہیں تو آپ نے صحابہ کو تین پھیروں میں رمل کرنے کا حکم دیا۔ تاکہ مشرکین کو یہ معلوم ہو کہ مسلمان ناتواں نہیں ہوئے ہیں بلکہ طاقت ور ہیں پھر یہ سنت قائم رہی اسلام کی ترقی کے بعد بھی اور قیامت تک قائم رہے گی اور بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ رمل کی مشروعیت مشرکوں کے ڈرانے کے لئے ہوتی ہے بالکل غلط ہے کیونکہ طواف تو پہلے ہی مشروع اور سنت ابراہیمی تھا۔ ❷ دوڑتے بطن مسیل میں الخ اس سے معلوم ہوا کہ پانی بہنے کی جگہ دوڑ کر چلنا ضروری ہے اب وہاں دو سبز نشان لگا دیئے ہیں ان کو "میلین اخضرین" کہتے ہیں ان کے درمیان دوڑ کر چلے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٥٦٦ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢٢٣۔ ١٢٦١) والترمذى حديث رقم ٨٥٦ والنسائى حديث رقم ٢٩٣٩ والدارمى حديث رقم ١٨٤٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو حجراسود کے پاس آئے' تو اس کو بوسہ دیا' پھر اپنے دائیں ہاتھ کی طرف چلے' تو تین بار بازو ہلا کر جلدی چلے اور چار بار اپنی چال چلے۔ (مسلم)

٢٥٦٧ - (٧) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اِبْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ۔ (رواه البخارى) (البخارى حديث رقم ١٦١١ والترمذى حديث رقم ٨٦١ والنسائى حديث رقم ٢٩٣٩ والدارمى حديث رقم ١٨٤٠)

سیدنا زبیر بن عربی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حجراسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا' میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اس کو ہاتھ لگاتے تھے اور اس کو بوسہ دیتے تھے۔ (بخاری)

٢٥٦٨ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔ (متفق عليه) (البخارى حديث رقم ١٦٠٩ ومسلم حديث رقم ٢٤٧- ١٢٦٩ والترمذى حديث رقم ٨٥٨ واحمد فى المسند ٢/ ١١٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا کہ خانہ کعبہ کو ہاتھ لگاتے ہوئے مگر دو رکنوں کو جو کہ یمن کی جانب ہیں (بخاری و مسلم)

٢٥٦٩ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔ (متفق عليه) (البخارى حديث رقم ١٦٠٧ ومسلم حديث رقم ٢٢٣-١٢٧٢ وابوداؤد حديث رقم ١٨٧٧ والنسائى حديث رقم ٢٩٥٤ وابن ماجه حديث رقم ٢٩٤٨)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے طواف کیا حجۃ الوداع میں اونٹ پر' حجراسود کو محجن کے ساتھ ❶ بوسہ دیتے تھے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ محجن کے ساتھ الخ محجن اس چھڑی کو کہتے ہیں کہ جس کا سر مڑا ہوا ہو۔ جیسے کھونڈی' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ہجوم کے وقت حجراسود کو نہ چھو سکے تو چھڑی وغیرہ سے چھولے اور اس کو بوسہ دے لے۔

٢٥٧٠ - (١٠) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر خانہ کعبہ کا طواف کیا' جب حجراسود پر آتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِشَیْءٍ فِیْ یَدِہٖ وَکَبَّرَ۔ (بخاری) (البخاری حدیث رقم ۱٦۱۳ والترمذی حدیث رقم ۸٦۵ والنسائی حدیث رقم ۲۹۵۵ والدارمی حدیث رقم ۱۸٤۵)

تو اس کی طرف اشارہ کرتے ایک چیز کے ساتھ کہ جو آپ کے ہاتھ میں تھی اور اللہ اکبر کہتے۔ (بخاری)

۲۵۷۱ - (۱۱) وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَیَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَہٗ وَیُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۵۷۔ ۱۲۷۵) وابن ماجہ حدیث رقم ۲۹٤۹)

سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے حجر اسود کی طرف اپنی کھونڈی کے ساتھ اور (پھر) کھونڈی کو بوسہ دیتے تھے۔ (مسلم)

۲۵۷۲ - (۱۲) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ لَا نَذْکُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا کُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ وَاَنَا اَبْکِیْ فَقَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذَالِكِ شَیْءٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِیْ مَا یَفْعَلُ الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَطْھُرِیْ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۲۹٤ ومسلم حدیث رقم ۱۲۰-۱۲۱۱ وابوداؤد حدیث رقم ۱۷۸۲ والنسائی حدیث رقم ۲۷٤۱ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۹٦۳ و الدارمی حدیث رقم ۱۸٤٦ والموطا حدیث رقم ۲۲٤)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے' نہیں ذکر کرتے تھے ہم مگر حج کا' تو جب کہ ہم سرف میں پہنچے تو میں حائضہ ہوگئی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں رو رہی تھی' آپ نے فرمایا: ''شاید کہ تو حائضہ ہوگئی'' میں نے کہا' جی ہاں' آپ نے فرمایا: ''یہ ایک چیز ہے کہ ❶ مقدر کیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر' پس کر تو جو حاجی ❷ کرتے ہیں سوا اس کے کہ طواف کرے تو خانہ کعبہ کا یہاں تک کہ تو پاک ہو جائے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس میں کسی کا کچھ اختیار نہیں پیدائشی بات ہے۔ ❷ یعنی حیض کی حالت میں سب کام درست ہیں طواف کے سوائے' سو اس کو غسل کے بعد کر لینا اس پر تمام علماء کا اجماع ہے کہ حائضہ حج کے تمام ارکان ادا کرے۔ طواف کے سوا اور امام احمدؒ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً ایسا ہی نکالا اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور اس حدیث کو مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔

۲۵۷۳ - (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ فِی الْحَجَّۃِ الَّتِیْ اَمَّرَہُ النَّبِیُّ ﷺ عَلَیْھَا قَبْلَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ یَوْمَ النَّحْرِ فِیْ رَھْطٍ اَمَرَہٗ اَنْ یُّؤَذِّنَ فِی النَّاسِ اَلَا لَا یَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا یَطُوْفَنَّ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۳٦۹ ومسلم حدیث رقم (٤۳۵۔ ۱۳٤۷) وابوداؤد حدیث رقم ۱۹٤٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس حج میں کہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر مقرر کیا تھا حجۃ الوداع سے پہلے نحر کے دن مجھے لوگوں میں بھیجا تاکہ میں لوگوں میں اعلان کروں کہ خبردار! اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا ❶ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ کوئی ننگا نہ حج کرے: ہجرت کے نویں سال نبی ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاجیوں کا امیر بنا کر مکہ میں حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی کہ سب کو یہ حکم پہنچاؤ کہ اگلے سال کوئی کافر حج کو نہ آئے اور نہ کوئی ننگا طواف کرے کافروں کا دستور تھا کہ ننگا ہو کر طواف کرتے تھے ان کا گمان یہ تھا کہ کپڑوں میں ہم نے گناہ کئے ہیں۔ ان سے کیا طواف کریں' شرع میں برہنہ ہونا حرام ہے خصوصاً کعبہ اور مسجد میں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٥٧٤- (١٤) عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ۔ (رواه الترمذی وابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ١٨٧٠ و الترمذی حدیث رقم ٨٥٥ والنسائی حدیث رقم ٢٨٩٥)

مہاجر مکی سے روایت ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سوال کئے گئے اس شخص کے متعلق کہ جو خانہ کعبہ کو دیکھ کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا اور ہم یہ نہ کرتے تھے۔ (ترمذی وابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٥٧٥- (١٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُو۔ (رواه ابو داؤد) (مسلم حدیث رقم (٨٤۔ ١٧٨٠) وابوداؤد حدیث رقم ١٨٧٢)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آئے تو مکہ میں داخل ہوئے' پھر متوجہ ہوئے طرف حجر اسود کے' پھر اس کو بوسہ دیا' پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا' پھر صفا کے پاس آئے' تو اس پر چڑھے یہاں تک کہ خانہ کعبہ کی طرف نظر کی' پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے' پھر شروع کیا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے جس قدر چاہا اور دعا مانگی۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٥٧٦- (١٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَذَكَرَ التِّرْمَذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔ (الترمذی حدیث رقم ٩٦٠ والنسائی حدیث رقم ٢٩٢٢ والدارمی حدیث رقم ١٨٤٧ واحمد فی المسند ٥/ ٣٧٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''خانہ کعبہ کے گرد طواف کرنا نماز کی مانند ہے' مگر تحقیق تم اس میں بولتے ہو پس جو کوئی اس میں بولے تو نہ بولے مگر نیکی کے ساتھ۔'' (ترمذی ونسائی ودارمی) اور کہا ترمذی نے کہ محدثین کی ایک جماعت نے اس حدیث کو موقوف بیان کیا ہے یعنی یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٥٧٧- (١٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَابَنِي اٰدَمَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۸۷۷ واحمد فی المسند ۱/ ۳۰۷)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حجر اسود بہشت سے اترا اور وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا' پس اس کو بنی آدم کے گناہوں نے سیاہ کر دیا۔'' (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۵۷۸- (۱۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ۹۶۱ وابن ماجه حدیث رقم ۲۹٤٤ والدارمی حدیث رقم ۱۸۳۹)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارہ میں فرمایا: ''اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی یہ ان کے ساتھ دیکھے گا اور زبان ہوگی (جس سے یہ) بولے گا اس شخص کے لئے گواہی دے گا کہ (جس نے) اس کو بوسہ دیا ہوگا ساتھ ❶ حق کے۔'' (ترمذی وابن ماجہ ودارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حق کے ساتھ الخ یعنی ایمان کے ساتھ اس سے وہ مشرک نکل گئے جنہوں نے حجر اسود کو شرک کی حالت میں چوما ان کے لیے اس کا چومنا کچھ مفید نہ ہوگا' طواف کرنے والے کو اختیار ہے کہ تین باتوں میں سے جو ممکن ہو کر لے' ان میں سے ہر ایک کافی ہے حجر اسود کا چومنا یا لکڑی سے اس کی طرف اشارہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ اٹھانا جب کہ حجر اسود کے سامنے آئے اگر ہجوم کی وجہ سے چومنا اور چھونا ناممکن ہو تو ہر حال میں لوگوں کو ایذا دینا اور دھکا دینا منع ہے جیسے اس زمانہ میں قوی لوگ کرتے ہیں یا عورتوں کے درمیان گھسنا' امام احمدؒ نے عمر رضی اللہ عنہ سے نکالا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر تو ایک قوی شخص ہے تو حجر اسود پر ضعیف کو مت تنگ کر اگر خالی جگہ پائے تو چوم لے ورنہ اس کی طرف منہ کر کے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہہ' مگر اس حدیث کی اسناد میں ایک راوی مجہول ہے۔

۲۵۷۹- (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۸۷۸ واحمد فی المسند ۲/ ۲۱۳)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''حجر اسود اور مقام ابراہیم بہشت کے یاقوتوں سے دو یاقوت ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا نور دور کیا اور اگر ان کا نور دور نہ کرتا تو وہ (ان سے) روشن کر دیتا ہر اس چیز کو جو کہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے

۲۵۸۰- (۲۰) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ

سیدنا عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ لوگوں پر غلبہ کرتے تھے اوپر ہاتھ لگانے حجر اسود اور رکن یمانی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً۔(رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۹۵۹ والنسائی الحدیث رقم ۲۹۱۹ واحمد فی المسند ۲ ۳۱۲)

غلبہ کرنا' میں نے رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کو اس پر غلبہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا' ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: ''اگر میں غلبہ کروں تو مجھ پر انکار نہ کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''ہاتھ لگانا ان دونوں رکنوں کا واسطے گناہوں کے لیے کفارہ ہے'' اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص خانہ کعبہ کا طواف کرے سات بار اور اس کی محافظت کرے تو اس کا ثواب ہوگا مانند ثواب آزاد کرنے غلام کے'' اور میں نے آپ کو سنا' آپ فرماتے تھے: ''نہیں رکھتا کوئی قدم اور نہیں اٹھاتا دوسری بار مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ دور کرتا اور اس کی وجہ سے اس کے لیے نیکی لکھتا ہے۔'' (ترمذی) ❶

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ ترمذی نے نقل کی الخ اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ خانہ کعبہ کے چاروں کونوں میں سے کسی کونہ چھوتے تھے مگر حجر اسود کو اور جو کونہ اس کے قریب ہے یعنی رکن یمانی کو بنی جمح کے کونوں کی طرف' بخاری اور مسلم نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور جس وقت حجر اسود یا رکن یمانی کو آپ استلام کرتے تو فرماتے بسم اللہ واللہ اکبر اور جب حجر اسود کے پاس آتے' اللہ اکبر کہتے اور آپ سے کوئی معین دعا طواف میں منقول نہیں مگر ابوداؤد اور ابن حبان نے نکالا ہے کہ آپ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ کہتے ''ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار'' اور طواف میں فرماتے ''اللهم متعنی بما رزقتنی و بارك لی فیه و اخلف علیٰ كل غائب لی بخیر'' یہ حاکم نے نکالا اور رکن یمانی اور حجر اسود کی تخصیص کی وجہ استلام میں یہ ہے کہ وہ اسی مقام پر باقی ہیں جہاں ابراہیم علیہ السلام نے بنائے تھے باقی دونوں رکنوں کا مقام جاہلیت والوں نے بدل ڈالا ہے۔

۲۵۸۱ - (۲۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔(رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۸۹۲ واحمد فی المسند ۳/ ۴۱۱)

سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ دونوں رکنوں کے درمیان ❶ فرماتے تھے اے ہمارے رب! ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دونوں رکنوں کے درمیان الخ یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے۔

۲۵۸۲ - (۲۲) وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تُجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے مجھ کو خبر دی' ابو تجرات کی بیٹی نے کہ میں قریش کی عورتوں کے ساتھ آل ابی حسین کے گھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُهُ يَسْعٰى وَاِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ) (الدارقطنی من كتاب الحج الحديث رقم ٨٧ من باب المواقيت والبغوی فی شرح السنة حديث رقم ١٩٢١ واحمد فی المسند ٦/ ٤٢١)

گئی' تا کہ ہم دیکھیں رسول اللہ ﷺ کی طرف جب کہ آپ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے ہوں' تو میں نے آپ کو صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے ہوئے دیکھا اس حال میں کہ تہبند آپ کا بسبب شدت دوڑنے کے پھرتا تھا اور میں نے آپ کو سنا آپ فرماتے تھے: ''سعی کرو' پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم پر لکھا ❶ سعی کرنا۔'' (یہ شرح السنہ میں نقل کی اور احمد نے اختلاف کے ساتھ نقل کی۔)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ دوسری ایک سند صحیح موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لکھا الخ اس سے امام شافعیؒ نے صفا مروہ کے درمیان دوڑنے کو حج کا فرض قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ جو سعی نہ کرے اس کا حج باطل ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ اس کے معنی ایجاب کے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک سعی واجب ہے فرض نہیں۔

٢٥٨٣ - (٢٣) وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (الترمذی حديث رقم ٩٠٣ النسائی حديث رقم ٣٠٦١ وابن ماجه حديث رقم ٣٠٣٥ واحمد فی المسند ٣/ ٤١٣)

سیدنا قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو سعی کرتے ہوئے صفا اور مروہ کے درمیان اونٹ ❶ پر' مارتا تھا' نہ ہانکتا تھا اور نہ کہتا تھا کہ ایک طرف ہو جاؤ۔ (یہ شرح السنہ میں نقل کی)

فوائد الحدیث: ❶ اور اس سے پہلی حدیث میں پیادہ سعی کرنا مذکور ہے تو مطلب یہ ہے کہ کسی میں پیدل چلے اور کسی میں سوار۔

٢٥٨٤ - (٢٤) وَعَنْ يَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ۔ (رواه الترمذی وابو داؤد وابن ماجة والدارمی) (ابوداؤد حديث رقم ١٨٨٣ والترمذی حديث رقم ٨٥٩ وابن ماجه حديث رقم ٢٩٥٤ والدارمی حديث رقم ١٨٤٣ واحمد فی المسند ٤/ ٢٢٣)

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اضطباع ❶ کئے ہوئے سبز چادر کے ساتھ۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اضطباع کئے ہوئے الخ اضطباع یہ ہے کہ چادر کو دونوں طرف سے بغلوں کے نیچے سے لے جائے اور کندھوں پر ڈال لے اور دونوں بازو کھلے رہیں شجاعت اور بہادری کی یہ بھی علامت ہے جیسے رمل۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۸۵ - (۲۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابَهٗ اِعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمِ الْيُسْرٰى۔ (رواہ ابوداؤد)

(ابوداؤد حدیث رقم ۱۸۸٤ واحمد فی المسند ۱/ ۳۰٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب نے جعرانہ ❶ سے عمرہ کیا تو خانہ کعبہ کے طواف میں تین بار جلد چلے اور اپنی چادروں ❷ کو اپنی بغلوں کے نیچے کیا پھر ان کو اپنے بائیں کاندھوں پر ڈالا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جعرانہ سے جعرانہ ایک بستی ہے مکہ شریف سے ایک منزل حنین اور حوازن کی طرف' نبی ﷺ نے وہاں حنین کی غنیمتیں تقسیم' کیں وہاں سترہ دن یا کم زیادہ قیام فرمایا۔ ❷ اور کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اضطباع سنت ہے ساتوں پھیروں میں اچھل کر چلنے کے بخلاف کہ وہ تین پھیروں میں سنت ہے باقی چار میں عادت کے موافق چلے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۵۸٦ - (۲٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اِسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِيْ شِدَّةٍ وَلَا رَخَآءٍ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری حدیث رقم ۱٦۰٦ ومسلم حدیث رقم (۲٤٥ ـ ۱۲٦۸) والنسائی حدیث رقم ۲۰٥۲ والدارمی حدیث رقم ۱۸۳۸)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم نے ہاتھ لگانا نہیں چھوڑا ان دونوں ارکان' رکن یمانی اور حجراسود کو' بھیڑ میں نہ غیر بھیڑ میں' جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ان دونوں کو ہاتھ لگاتے تھے۔ (بخاری' مسلم)

۲۵۸۷ - (۲۷) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهٗ۔ (مسلم حدیث رقم (۲٤٦ ـ ۱۲٦۸) وابوداؤد حدیث رقم ۱۸۷٦)

اور ان کی ایک روایت میں یوں ہے کہ نافع نے کہا میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجراسود کو اپنا ہاتھ لگاتے تھے پھر بوسہ دیتے تھے اپنے ہاتھ کو اور کہا کہ میں نے اس کو نہیں چھوڑا ❶ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کو کرتے ہوئے دیکھا۔

فوائد الحدیث: ❶ میں نے نہیں چھوڑا الخ ان دونوں رکنوں کے استلام کی تخصیص کی وجہ گزر چکی کہ وہ اسی مقام پر باقی ہیں جہاں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بنائے تھے' باقی دوسرے رکنوں کا مقام جن کو رکنیں شامیین کہتے ہیں جاہلیت والوں نے بدل ڈالا ہے۔

۲۵۸۸ - (۲۸) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں' تو آپ نے فرمایا: ''طواف کر تو لوگوں کے پرے پرے' اس ❶ حال میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَ كِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۶۳۳ ومسلم حدیث رقم (۲۵۸۔ ۱۲۷۶) وابوداوٗد حدیث رقم ۱۸۸۲ وابن ماجه حدیث رقم ۲۹۶۱ والنسائی حدیث رقم ۲۹۲۶ والموطا حدیث رقم ۱۲۳ من کتاب الحج)

کہ تو سوار ہو' پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کے پہلو کی طرف سورۂ طور و کتاب مسطور پڑھتے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حال میں الخ اس سے معلوم ہوا کہ حج میں بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا درست ہے۔

۲۵۸۹- (۲۹) وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْ لَا اَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۱۵۹۷ ومسلم حدیث رقم ۲۵۱- ۱۲۷۰ وابوداوٗد حدیث رقم ۱۷۷۳ والترمذی حدیث رقم ۸۶۰ و النسائی حدیث رقم ۲۹۳۷ وابن ماجه حدیث رقم ۲۹۴۳ والموطا حدیث رقم ۱۱۵ من کتاب الحج و احمد فی المسند ۱/ ۵٤)

سیدنا عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دیتے اور کہتے تھے میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے' نفع اور ضرر نہیں پہنچا سکتا اور اگر نہ دیکھا ہوتا میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے تو میں تجھ کو بوسہ نہ ❶ دیتا۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تو بوسہ نہ دیتا الخ اس حدیث سے گور پرستوں' بت پرستوں' چلہ پرستوں کے چولہے میں پانی پڑ گیا جو قبروں وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ ہماری مراد پوری کریں گے اس لئے کہ جب حجر اسود جو یمین اللہ ہے اس کا بوسہ بھی جناب رسول اللہ ﷺ کی اتباع کے سبب ہے نہ اس خیال سے کہ یہ ضرر رساں اور نفع دہندہ ہے' تو پھر اور چیزیں جن کا بوسہ کہیں ثابت نہیں بلکہ منع ہے اس خیال ناپاک کے ساتھ کیوں کر جائز ہوگا کہ یہ ہم کو نفع یا نقصان دے سکتی ہیں۔ طیبی نے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اس لئے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت اور شرک قریب گزرا تھا' ایسا نہ ہو کہ بعض کچے مسلمان حجر اسود کے چومنے سے دھوکا کھائیں اور حجر اسود کو یہ سمجھیں کہ اس میں کچھ قدرت اختیار ہے جیسے مشرک بتوں کو خیال کرتے تھے تو بیان کر دیا کہ حجر اسود ایک پتھر ہے اس میں کچھ بھی قدرت و اختیار نہیں اور اس کا چومنا محض نبی ﷺ کی اقتداء اور پیروی کے لئے ہے۔

۲۵۹۰- (۳۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَمَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''متعین ہیں اس یعنی رکن یمانی کے ساتھ ستر فرشتے پس جو کوئی کہے یا الٰہی! تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے درگزر کرنا گناہوں سے اور عافیت دنیا اور آخرت میں' اے ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، قَالُوْا اٰمِيْنَ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ٢٩٥٧)

رب! ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا تو فرشتے کہتے ہیں، قبول کر۔'' (یہ ابن ماجہ نے نقل کی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٥٩١ - (٣١) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ٢٩٥٧)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ طواف کرے سات مرتبہ خانہ کعبہ کا اور نہ کلام کرے مگر ساتھ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے تو اس سے دس برائیاں دور کی جاتی ہیں اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے لیے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور جو شخص کہ طواف کرے اور کلام کرے اور وہ اس حالت میں ہے کہ دریائے رحمت میں داخل ہوتا ہے اپنے دونوں پاؤں کے ساتھ مانند داخل ہونے والے پانی کے ❶ اپنے پاؤں کے ساتھ۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ طواف میں آدمی پاؤں سے چلتا ہے تو پاؤں گویا رحمت میں ڈوبتے ہیں اگر طواف میں بات نہ کی اور ذکر الٰہی کرتا رہا تو سارا بدن گویا مستفید ہوا اور پورا فائدہ حاصل ہوا اگر بات کی تو گویا طواف ناقص رہا پاؤں کو رحمت لگی اور باقی جسم محروم رہا۔

بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

میدان عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٥٩٢ - (١) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔ (متفق عليه)

محمد بن ابوبکر ثقفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب کہ وہ دونوں صبح کے وقت منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے کہ کس طرح کرتے تھے تم اس دن میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے؟ تو انہوں نے کہا: ہم میں سے لبیک کہتا تھا لبیک کہنے والا تو اس پر انکار نہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(البخاری حدیث رقم ۱۶۵۹ و مسلم حدیث رقم (۲۷۴۔ ۱۲۸۵) والموطا حدیث رقم ۴۳ من کتاب الحج واحمد فی المسند ۳/ ۱۱۰)

جاتا تھا اور ہم میں ❶ سے تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تھا تو اس پر بھی انکار نہیں کیا جاتا تھا۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس نہیں الخ اس سے معلوم ہوا کہ تکبیر اور تہلیل دونوں مستحب ہیں جب کہ آدمی عرفہ کے دن منیٰ سے عرفات کو جائے اور لبیک ان دونوں سے افضل ہے اور اس روایت سے اس قول کا رد ہو گیا کہ جو کہتا ہے کہ لبیک پکارنا چھوڑ دے بعد صبح کے عرفہ کے دن۔

۲۵۹۳ - (۲) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۴۹۔ ۱۲۱۸) وابوداؤد حدیث رقم ۱۹۳۶)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے نحر کیا اس جگہ اور منیٰ تمام جگہ نحر کرنے کی ہے پس تم اپنی قیام گاہوں میں نحر کرو اور میں نے اس جگہ وقوف کیا اور عرفات کی تمام جگہ وقوف کی ہے اور اس جگہ میں نے وقوف کیا اور مزدلفہ کی تمام جگہ وقوف کی ہے۔'' (مسلم)

۲۵۹۴ - (۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْا ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَاءِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۴۳۶۔ ۱۳۴۹) والنسائی الحدیث رقم ۳۰۰۳ وابن ماجه حدیث رقم ۳۰۱۴)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں کوئی ❶ دن عرفہ سے بڑھ کر کہ اللہ تعالیٰ اس میں بندوں کو آگ سے نجات دیتا ہو اور وہ نزدیک ہوتا ہے پھر ان کے ساتھ فرشتوں کے روبرو فخر کرتا ہے'' تو فرماتا ہے: ❷ ''کیا چاہتے ہیں یہ لوگ؟'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دن عرفہ سے الخ عرفہ ذوالحجہ کی نویں تاریخ کا نام ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عرفہ کا دن سب دنوں سے افضل ہے۔ ❷ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں الخ یعنی جس چیز کی خواہش میں اس قدر رب کے ساتھ اس میدان میں جمع ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تیری مغفرت چاہتے ہیں اور تیرے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں حکم ہوتا ہے میں نے ان کو بخش دیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲۵۹۵ - (۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَّهٗ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ ابْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَوْقِفٍ لَّنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهٗ عَمْرٌو مِّنْ مَّوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعِ نِ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ قِفُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد

عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے اپنے ماموں جن کا نام یزید بن شیبان ہے سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ ہم عرفہ کے میدان میں اپنے موقف میں تھے کہ اس کو عمرو بہت دور بیان کرتا تھا' امام کے ٹھہرنے کی جگہ سے تو ہمارے پاس مربع انصاری کے بیٹے آئے اور کہا میں ایلچی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تمہاری طرف آپ فرماتے ہیں: ''ٹھہرو ❶ تم اپنی عبادت کی جگہ پر اس لئے کہ تم اپنے باپ ابراہیم علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والنسائی وابن ماجة) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۹۱۹ والترمذی حدیث رقم ۸۸۳ والنسائی حدیث رقم ۳۰۱٤ وابن ماجه حدیث رقم ۳۰۱۱ واحمد فی المسند ٤/ ۱۳۷)

السلام کی میراث ❷ پر ہو۔" (ترمذی وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ٹھہرو الخ یعنی جہاں ٹھہرے ہو وہیں ٹھہرے رہو۔ ❷ میراث پر ہو الخ اس لحاظ سے کہ ان کی سنت پر چلتے ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سارے عرفات میں ٹھہرنا کافی ہے اور ہر مقام میں عرفات سے یہ سنت ادا ہو جاتی ہے اگر چہ وہ مقام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام سے دور ہو۔

۲۵۹٦ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنٰى مَنْحَرٌ وَ كُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ۔ (رواه ابوداؤد والدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۹۳۷ وابن ماجه حدیث رقم ۳۰٤۸ والدارمی حدیث رقم ۱۸۷۹ واحمد فی المسند ۳/ ۳۲٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عرفہ کا پورا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ہر جگہ منیٰ کی ذبح کرنے کی جگہ ہے اور ہر جگہ مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ہر راہ ❶ مکہ کی راہ اور ذبح کرنے کی جگہ ہے۔" (ابوداؤد ودارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور سب راہیں الخ یعنی جس راہ سے مکہ میں جائیں درست ہے اور جس جگہ مکہ میں ہدی ذبح کریں جائز ہے اس لئے کہ ذبح کرنا اس کا حرم میں چاہئے اور مکہ حرم میں ہے لیکن منی میں ذبح کرنے کی عادت ہوئی ہے کہ نحر کے دن جو کہ دسویں ذوالحجہ کی ہے منیٰ میں ہوتی ہے وہاں ذبح کرتے ہیں اور مقصود آپ کا اصل میں جواز ہے ورنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقوف کی جگہ اور ذبح کی جگہ اور راہ سے افضل ہے۔

۲۵۹۷ - (٦) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِی الرِّكَابَيْنِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۹۱۷ واحمد فی المسند ٥/ ۳۰)

سیدنا خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ عرفہ کے ❶ دن اونٹ کے دونوں رکابوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ اونٹ پر کھڑے ہو کر الخ اونٹ پر کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا تا کہ دور نزدیک کے سب سنیں۔

۲۵۹۸ - (٧) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ ❶ سے نقل کیا انہوں نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ ❷ سے نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بہترین دعا عرفہ ❸ کے دن کی دعا ہے اور بہترین بات جو میں نے کہی اور جو مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کہی وہ یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۸۵)

''نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا' اس کا کوئی شریک نہیں' اس کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے باپ سے یعنی شعیب سے۔ ❷ اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے۔
❸ دن عرفہ کے ہے الخ یعنی عرفات میں یا جس جگہ پر کریں

۲۵۹۹ - (۸) وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔ (الموطا حدیث رقم ۲۴۶ من کتاب الحج)

اور امام مالک رحمہ اللہ نے سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے ''لا شریک لہ'' تک روایت کیا ہے۔

۲۶۰۰ - (۹) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ فَقِيْلَ مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْ رَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلٰٓئِكَةَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ) (الموطا حدیث رقم ۲۴۵ من کتاب الحج والبغوی فی شرح السنة حدیث رقم ۱۹۳۰)

سیدنا طلحہ بن عبیداللہ بن کریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں ❶ دیکھا گیا شیطان کسی دن کہ وہ اس میں بہت ذلیل ہو اور بہت راندہ اور بہت حقیر اور بہت غصہ میں عرفہ کے دن سے اور نہیں یہ مگر اس وجہ سے کہ وہ دیکھتا ہے رحمت کا اترنا اور اللہ تعالیٰ کا بڑے گناہوں کو معاف کرنا' ہاں وہ بدر کے دن بھی ایسا ہی دیکھا گیا تھا تو پوچھا گیا کہ بدر کے دن ایسا کیوں دیکھا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ جب اس نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ فرشتوں کی صفوں کو ترتیب ❷ دیتے ہیں۔'' (یہ مالک نے بطریق ارسال کے نقل کی اور شرح سنہ میں یہ حدیث روایت کی لفظ مصابیح کے ساتھ۔)

حکم الحدیث: مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں دیکھا گیا الخ یعنی شیطان ہمیشہ آدمیوں سے نیکیاں دیکھ کر غصہ کھاتا ہے اور خوار ہوتا ہے اور عرفہ کے روز سب دنوں سے زیادہ خوار اور غمناک ہوتا ہے۔ ❷ الخ یعنی جس دن کہ مسلمانوں کو فتح ملی اور اسلام کی عزت اور شوکت ظاہر ہوئی اس دن خواری وذلت شیطان کی مانند خواری وذلت عرفہ کے دن کی تھی یا اس سے زیادہ۔ غزوۂ بدر کے دن شیطان بھی کافروں کے ساتھ مل کر لڑنے کو آیا تھا جب اس نے دیکھا کہ مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتے بھی آئے ہیں تو پیٹھ پھیر کر بھاگا۔

۲۶۰۱ - (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نزول ❶ فرماتا ہے آسمان دنیا کی طرف فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ یَارَبِّ فُلَانٌ كَانَ یُرَهِّقُ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانَةٌ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَا مِنْ یَوْمٍ اَكْثَرُ عَتِیْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَّوْمِ عَرَفَةَ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (البغوی فی شرح السنة حدیث رقم ۱۹۳۱)

فرماتا ہے: ''دیکھو میرے بندوں کی طرف' میرے پاس پراگندہ بال گرد آلود چلاتے ہوئے آئے ہر راہ دور سے' میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ تحقیق میں نے ان کو بخشا' پھر فرشتے کہتے ہیں' اے پروردگار ہمارے! فلاں شخص ہے کہ گناہ کیا کرتا تھا اور فلاں شخص اور فلاں عورت گناہ کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا' اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ''میں نے ان کو بھی بخش دیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو کوئی دن نہیں کہ اس میں بہت آزاد کئے جائیں آگ سے برابر دن عرفہ کے۔'' (یہ شرح السنہ میں نقل کی۔)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اس کی تاویل کرنا اس طرح کہ وہ قریب ہوتا ہے رحمت کے ساتھ خلاف عقیدہ سلف صالح ہے' سلف ایسی حدیثوں پر بلا تاویل ایمان لاتے تھے اور ان کی کیفیت اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے تھے اس حدیث اور اس کی مثل دوسری احادیث صفات نے جہمیہ اور فلاسفہ کی تاویلات کو بالکل ناکارہ کر دیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۶۰۲ - (۱۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَیْشٌ وَمَنْ دَانَ دِیْنَهَا یَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا یُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ یَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی نَبِیَّهٗ اَنْ یَّاْتِیَ عَرَفَاتٍ فَیَقِفَ بِهَا ثُمَّ یُفِیْضَ مِنْهَا فَذَالِكَ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۴۵۲۰ ومسلم حدیث رقم ۱۵۱ ـ ۱۲۱۹ وابو داوٗد حدیث رقم ۱۹۱۰ والترمذی حدیث رقم ۸۸۴ والنسائی حدیث رقم ۳۰۱۲)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قریش اور وہ لوگ جو ان کے ہم مذہب تھے صرف مزدلفہ میں قیام کرتے تھے اور وہ اپنے کو حمس کہلاتے تھے اور باقی تمام عرب میدان عرفات میں جا کر قیام کرتے' تو پھر جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم کیا کہ آپ عرفات میں آئیں اور اس میں ٹھہریں پھر وہاں سے واپس لوٹیں تو اللہ عزوجل کے اس قول کے یہی معنی ہیں: ''پھر ❶ اس جگہ سے واپس پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پھر اس جگہ سے الخ یہ بھی کفر کی غلطی تھی کہ مکہ کے رہائشی عرفات تک نہ جاتے کہ عرفات حرم سے باہر ہے' حرم کی حد پر کھڑے رہتے' سو فرمایا کہ جہاں سے سب لوگ طواف کو آئیں تم بھی وہیں سے آؤ۔

۲۶۰۳ - (۱۲) وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِیَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَاُجِیْبَ

سیدنا عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لیے عرفہ کی شام کو بخشش کی دعا مانگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَاخَلَا الْمَظَالِمَ فَاِنِّیْ اٰخِذٌ لِّلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ اَیْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَیْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَ غَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ یُجَبْ عَشِیَّتَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَآءَ فَاُجِیْبَ اِلٰی مَاسَاَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْقَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِیْهَا فَمَا الَّذِیْ اَضْحَكَكَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّاللّٰهِ اِبْلِیْسَ لَمَّاعَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدِاسْتَجَابَ دُعَائِیْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِیْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ یَحْثُوْهُ عَلٰی رَاْسِهٖ وَیَدْعُوْ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِیْ مَارَاَیْتُ مِنْ جَزَعِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَ النُّشُوْرِ نَحْوَهٗ) (ابن ماجه حدیث رقم ۳۰۱۳ واحمد فی المسند ۴/ ۱۴)

تو قبول کی گئی' کہ میں نے بندوں کے حقوق کے علاوہ ان کو بخش دیا اور تحقیق میں مظلوم کے لیے ظالم سے اس کا حق لوں گا' آپ نے فرمایا: ''اے میرے رب! اگر تو چاہے ❶ تو مظلوم کو جنت کی نعمتوں سے دیدے اور ظالم کو بخش دے'' تو عرفہ کی شام کو نہ قبول کی گئی' پھر جب آپ نے مزدلفہ میں صبح کی' پھر دعا مانگی تو قبول کی گئی جو چیز کہ آپ نے مانگی تھی' راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہنسے یا راوی نے کہا مسکرائے' تو ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا' ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' تحقیق یہ وقت ہے کہ آپ اس میں نہیں ہنستے ❷ تھے تو کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ اللہ تعالیٰ آپ کے دانتوں کو ہنسائے' آپ نے فرمایا: ''تحقیق اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس نے جب جانا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول کی اور بخشا ❸ میری امت کو' تو اس نے مٹی لے کر اپنے سر پر ڈالنی شروع کی اور ویل اور ہلاکت سے پکارنا شروع کیا' پس ہنسایا مجھ کو اس چیز نے کہ دیکھی میں نے اس کی گھبراہٹ۔'' (ابن ماجہ اور بیہقی نے نقل کی اس کے مانند کتاب البعث والنشور میں۔)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر چاہے الخ یعنی مظلوم کو جنت دے کر اس کو راضی کر دے کہ وہ ظالم کو اپنا بدلہ معاف کر دے۔ ❷ نہیں تھے الخ یعنی حج کے مقامات میں کیونکہ یہ عبادت اور دعا کے مقام ہیں۔ ❸ اور بخشا الخ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی امت امت مرحومہ ہے اور اللہ تعالیٰ جس شخص کو چاہے گا آپ کی امت میں سے اس کے حقوق العباد بھی معاف کرا دے گا اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ جب ہر ایک قسم کے گناہ کی مغفرت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے تو اب گناہ سے زیادہ ڈرنا کیا ضروری ہے کیونکہ جیسے اس حدیث میں مغفرت کا وعدہ ہے ویسے ہی سینکڑوں آیات اور احادیث میں ظالموں کے لئے سخت مؤاخذہ اور عذاب کی وعید بھی آئی ہے اور مغفرت اور تعذیب دونوں کا احتمال ہے، پس موہوم امید پر گناہ کر بیٹھنا دانائی کے خلاف ہے، دوسرا یہ کہ اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوع کہا ہے لیکن حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ایک رسالہ ''قوة الحجاج فی عموم المغفرة للحاج'' لکھا ہے اور اس میں ثابت کیا ہے کہ حاجیوں کے سارے گناہ بخش دئے جاتے ہیں اور اس حدیث کے کئی اور شواہد بیان کئے ہیں اور ابن جوزی رحمہ اللہ پر رد کیا ہے۔ (شاہ عبدالغنی رحمہ اللہ تعالیٰ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَ الْمُزْدَلِفَةِ

عرفات اور مزدلفہ سے واپس آنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٦٠٤ - (١) عَــنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ١٦٦٦ ومسلم حديث رقم ٢٨٣٠۔ ١٢٨٦ والنسائی حديث رقم ٣٠٢٣ والدارمی حديث رقم ١٨٨٠ والموطا حديث رقم ١٧٦ واحمد فی المسند ٥/ ٢١٠)

ہشام بن عروہ رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں کس طرح چلتے تھے جس وقت کہ عرفات سے واپس آتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ: ''جلد چلتے تھے پس جب کشادہ راہ پاتے تو دوڑتے۔'' (یعنی تیز چلتے تھے جب کھلا راستہ آتا) (بخاری ومسلم)

٢٦٠٥ - (٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَآءَهٗ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ١٦٧١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عرفہ کے دن ❶ نبی ﷺ کے ساتھ واپس آئے تو نبی ﷺ نے اپنے پیچھے شدید ڈانٹ ❷ اور شدید اونٹوں کو مارنا' سنا' تو آپ نے کوڑے سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا ❸ اور فرمایا: ''لوگو! آرام سے چلو اس لئے کہ دوڑنا نیکی نہیں ہے۔'' ❹

فوائد الحدیث: ❶ عرفہ کے دن الخ یعنی عرفات سے منیٰ کی طرف۔ ❷ یعنی جانوروں کو بلند آواز کے ساتھ ہانکنا۔ ❸ پس لوگوں کی طرف اپنے کوڑے کے ساتھ اشارہ کیا الخ یعنی تا کہ لوگ نبی ﷺ کی طرف متوجہ ہوں اور آپ کی بات سنیں۔ ❹ نیکی نہیں ہے الخ یعنی نیکی فقط دوڑانے ہی میں نہیں بلکہ افعال حج کی ادائیگی اور ممنوعات سے پرہیز کرنے میں ہے' حاصل یہ کہ نیکیوں کی طرف جلدی کرنا اچھا ہے لیکن اس طرح کہ مکروہات کو نہ پہنچے اور اس پر گناہ مترتب ہو' تو اس حدیث اور پہلی حدیث میں منافات نہ ہوئی۔

٢٦٠٦ - (٣) وَعَنْهُ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔ (متفق عليه)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیچھے تھے عرفہ سے مزدلفہ تک' پھر آپ نے فضل رضی اللہ عنہ کو بھی مزدلفہ سے منیٰ تک پیچھے بٹھا لیا تو ان دونوں نے کہا نبی ﷺ لبیک کہتے رہے یہاں تک ❶ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(البخاری الحدیث رقم ١٦٨٦ ـ ١٦٨٧) ومسلم الحدیث رقم ٢٦٦ ـ ١٢٨٠) والترمذی الحدیث رقم ٩١٨ والنسائی الحدیث رقم ٣٠٨١ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٠٤٠ والدارمی الحدیث رقم ١٩٠٤ واحمد فی المسند ١/ ١١٤)

جمرۃ العقبہ پر کنکر پھینکے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہاں تک الخ یعنی نحر کے دن جب پہلے جمرۃ العقبہ پر کنکر مارے تو لبیک کہنی موقوف کر دی۔

٢٦٠٧ - (٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِجَمْعٍ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا۔ **(بخاری)** (البخاری الحدیث رقم ١٦٧٣ وابوداوٗد الحدیث رقم ١٩٢٦ واحمد فی المسند ٢/ ٥٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مغرب اور عشا کی نماز مزدلفہ میں جمع ❶ کر کے پڑھی ہر ایک ان میں سے تکبیر کے ساتھ اور نہ نفل پڑھے ان دونوں کے درمیان اور نہ پیچھے ہر ایک کے ان دونوں میں سے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ جمع کی نبی ﷺ نے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھے اور تمام ائمہ کا یہی مذہب ہے۔

٢٦٠٨ - (٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى صَلٰوةً إِلَّا لِمِيْقَاتِهَا إِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا۔ **(متفق علیه)** (البخاری الحدیث رقم ١٦٨٢ ومسلم الحدیث رقم (٢٩٢ـ ١٢٨٩) وابوداوٗد حدیث رقم ١٩٣٦)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ کوئی نماز پڑھی ہو مگر اپنے وقت میں دو نمازوں کے سوا' مغرب اور عشاء کی مزدلفہ میں اور فجر کی نماز اس دن اس کے وقت سے پہلے پڑھی۔ (بخاری' مسلم)

٢٦٠٩ - (٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ أَهْلِهِ۔ **(متفق علیه)** (البخاری حدیث رقم ١٦٧٨ ومسلم حدیث رقم (٣٠١ـ ١٢٩٣) وابوداوٗد حدیث رقم ١٩٣٩ والترمذی الحدیث رقم ٨٩٣ والنسائی حدیث رقم ٣٠٣٢ واحمد فی المسند ١/ ٣٤٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں ان شخصوں میں تھا جن کو نبی ﷺ نے آگے بھیجا تھا مزدلفہ کی رات کو اپنے اہل کے ضعیفوں کے ساتھ۔

٢٦١٠ - (٧) وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِيْ عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے، انہوں نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۲۶۸-۱۲۸۲ والنسائی الحدیث رقم ۲۰۵۵)

نبی ﷺ نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں کو جب کہ وہ عرفہ اور مزدلفہ سے لوٹے تھے فرمایا' تم آہستگی کے ساتھ چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے یہاں تک کہ داخل ہوئے میدان محسر میں اور وہ منیٰ سے ہے' آپ نے فرمایا: ''تم کو لازم ہے اٹھا لینا مانند کنکریوں خذف کے جو جمرہ پر ماری جائیں گی اور فضل نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ کو کنکر مارے۔'' (مسلم)

۲۶۱۱ - (۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَفَاضَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ جَمْعٍ وَ عَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَ اَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لِعَلِيٍّ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا۔ لَمْ اَجِدْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اِلَّا فِيْ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَ تَاْخِيْرٍ۔ (ابو داؤد الحدیث رقم ۱۹۴۴ والترمذی الحدیث رقم ۸۸۶)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مزدلفہ سے چلے اور ان پر چلنے میں تسکین تھی اور لوگوں کو آہستہ چلنے کا حکم کیا اور اپنی اونٹنی محسر کے میدان میں جلدی چلائی اور لوگوں کو حکم کیا کہ ماریں ساتھ مانند کنکریوں خذف کے اور آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''شاید کہ میں تم کو اس برس کے بعد نہ دیکھوں۔'' (صاحب مشکوۃ نے کہا کہ یہ حدیث مجھے بخاری اور مسلم میں نہیں ملی مگر جامع ترمذی میں تقدیم اور تاخیر کے ساتھ موجود ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲۶۱۲ - (۹) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُوْنُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَاِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالشِّرْكِ۔ (رواہ البیہقی) وَقَالَ خَطَبَنَا وَ سَاقَهُ نَحْوَهُ۔ (الحاکم فی المستدرک ۲/ ۲۷۷)

سیدنا محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ''اہل جاہلیت عرفات سے لوٹتے تھے جس وقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیاں ❶ ہیں مردوں کی ان کے چہروں پر غروب ہونے سے پہلے اور آفتاب کے نکلنے کے بعد مزدلفہ سے چلتے اس وقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ مردوں کی پگڑیاں ہیں ان کے چہروں پر اور تحقیق ہم عرفات سے نہیں چلیں گے حتی کہ آفتاب غروب ہو اور ہم مزدلفہ سے آفتاب کے نکلنے سے پہلے چلیں گے' ہمارا طریقہ بت پوجنے والوں اور شرک کرنے والوں کے طریقہ کے ❷ خلاف ہے۔ (بیہقی) اور اس نے کہا ہم کو خطبہ دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس نے حدیث اس طرح بیان کی۔

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ گویا کہ مردوں کی پگڑیاں ہیں الخ یعنی آدھا آفتاب باہر اور آدھا اندر رہوتا تھا اس طرح جب وہ چلتے تو سورج اندر باہر ہوتا۔

❷ رواہ کے بعد اصل کتاب میں کچھ نہیں لکھا اور جزریؒ نے حاشیہ میں یہ عبارت لکھی ہے البیهقي وقال خطبنا و ساقه نحوه۔

٢٦١٣- (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةَ بَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِىَّ لَاتَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ (رواه ابو داؤد و النسائى و ابن ماجة) (ابو داؤد الحديث رقم ١٩٤٠ والنسائى الحديث رقم ٣٠٦٤ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٢٥ واحمد فى المسند ١/ ٣٢٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مزدلفہ کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بنی عبدالمطلب کے بچوں کے ساتھ پہلے ❶ بھیج دیا تھا اور ہم گدھوں پر سوار تھے اور آپ نے رخصت کرتے وقت از راہ محبت ہماری رانوں پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: ”جمرہ پر کنکریاں اس وقت تک نہ مارنا جب تک سورج نہ نکل آئے۔“ (ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہم کو پہلے بھیجا الخ مزدلفہ سے اکثر لوگ فجر کی نماز پڑھ کر چلتے ہیں لیکن منیٰ میں پہنچنے تک جمرہ کے پاس جہاں کنکریاں مارتے ہیں وہاں رش ہو جاتا ہے اور رش میں عورتوں اور بچوں کو دقت اور تکلیف ہوتی ہے، اس لئے اگر عورتوں اور بچوں کو آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے روانہ کر دیا جائے تاکہ وہ لوگوں سے پہلے پہنچ کر سورج نکلتے ہی کنکریاں مار کر فارغ ہو جائیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر عورتیں اور بچے سورج نکلنے سے بیشتر بھی کنکریاں مار لیں تو درست ہے لیکن مردوں کو سورج نکلنے کے بعد کنکریاں مارنا چاہئیں۔

٢٦١٤- (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِىُّ ﷺ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَ كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِىْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَهَا (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ١٨١٧)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی کی رات بھیجا ❶ پس کنکریاں ماریں انہوں نے فجر سے پہلے پھر چلیں اور طواف ❷ کیا اور یہ دن ایسا دن تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے۔ (ابو داؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بھیجا الخ یعنی مزدلفہ سے منیٰ کو۔ ❷ اور طواف کیا الخ یعنی طواف افاضہ۔

٢٦١٥- (١٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُلَبِّى الْمُقِيْمُ اَوِالْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَقَالَ وَرُوِىَ مَوْقُوْفًا عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ۔ (ابو داؤد الحديث رقم ١٨١٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: لبیک ❶ کہے مقیم ❷ یا عمرہ کرنے والا یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دے۔ (ابو داؤد) اور کہا کہ یہ روایت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ پر موقوف کی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: مرفوعاً یہ سند ضعیف ہے موقوفاً درست ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لبیک کہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ کا رہنے والا اور عمرہ کرنے والا خواہ مکی ہو یا آفاقی لبیک اس وقت موقوف کرے جب حجر اسود کو بوسہ دے لے۔ ❷ مقیم الخ یعنی جو کہ مکہ کا رہنے والا عمرہ کرنے والوں میں سے ہو یا عمرہ کرنے والا باہر سے آیا ہوا عمرہ کرے پس اُو تنویع کے لئے ہے اور یہاں تک کہ بوسہ الخ مقصود یہ ہے کہ عمرہ میں لبیک حجر اسود کے چومنے کے وقت موقوف کرے جیسے کہ حج میں رمی جمرۃ العقبی کے وقت موقوف کرتے ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٦١٦- (١٣) عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ اَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْاَرْضَ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا۔ (رواه ابو داوٗد) (احمد فی المسند ٤/ ٣٨٩)

یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اس نے سیدنا شرید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوٹا ❶ تو نبی ﷺ کے پاؤں زمین کو نہ ❷ لگے یہاں تک کہ مزدلفہ میں آئے۔ (ابوداوٗد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی عرفات سے۔ ❷ مقصود یہ ہے کہ تمام راہ نبی ﷺ سوار چلے' پیدل نہیں چلے' نہ یہ کہ اصلاً زمین پر اترے ہی نہیں اس لئے کہ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ نبی ﷺ راستہ میں پہاڑ کے درہ کی طرف تشریف لے گئے اور پیشاب کیا پھر وضو کیا' سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! نماز کا وقت آیا؟ آپ نے فرمایا' نماز آگے ہے یعنی مزدلفہ میں پڑھیں گے۔

٢٦١٧- (١٤) وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَاَلَ عَبْدَاللّٰهِ كَيْفَ نَصْنَعُ فِى الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِى السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٦٦٢)

ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھے (سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے) خبر دی کہ حجاج بن یوسف نے جس سال عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم عرفہ کے دن ٹھہرنے میں کس طرح کریں؟ تو سالم نے کہا' اگر تو سنت کا ارادہ کرتا ہے تو عرفہ کے دن نماز سویرے ❶ پڑھ' تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سالم نے سچ کہا کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم ظہر اور عصر کو سنت طریقہ کے ادا کرنے کے لیے جمع کرتے تھے (ابن شہاب نے کہا) میں نے سالم کو کہا' کیا رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا ہے؟ تو سالم نے کہا' صحابہ رضی اللہ عنہم اس معاملہ میں سنت رسول ہی کی پیروی کرتے تھے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ پس سویرے پڑھ الخ یعنی ظہر اور عصر کو ملا کر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

جمرات کو کنکریاں مارنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٦١٨- (١) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ۔ (مسلم) (مسلم الحديث رقم ٣١٠-١٢٩٧ وابوداؤد الحديث رقم ١٩٧٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ نحر کے دن اپنی سواری پر کنکریاں مارتے اور فرماتے تھے: ''حج کے افعال سیکھو اس لئے کہ میں نہیں جانتا شاید کہ میں اپنے اس حج کے بعد حج کروں گا۔'' (مسلم)

٢٦١٩- (٢) وَعَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٣١٣-١٢٩٩)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جمرات کو کنکریاں مارتے ہوئے مانند خذف کے۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مانند خذف کے الخ یعنی کنکریاں مٹر کے برابر ہوں چھوٹی چھوٹی کیونکہ بڑی کنکریوں میں لوگوں کو صدمہ پہنچنے کا ڈر ہے۔

٢٦٢٠- (٣) وَعَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔ (متفق عليه) (البخاری تعليقا ومسلم حديث رقم ٣١٤-١٢٩٩ وابوداؤد الحديث رقم ١٩٧١ والترمذی حديث رقم ٨٩٤ والنسائی حديث رقم ٣٠٦٣ وابن ماجه حديث رقم ٣٠٥٣ والدارمی حديث رقم ١٨٩٦ واحمد فی المسند ٣/ ٣١٩)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرہ کو کنکریاں ماریں نحر کے دن ❶ چاشت کے وقت اور اس کے بعد جس وقت کہ سورج ڈھل چکا۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نحر کے دن الخ یعنی دسویں تاریخ صرف جمرہ العقبہ پر کنکریاں مارتے ہیں جس کو اب لوگ ''بڑا شیطان'' کہتے ہیں اس دن سورج نکلنے کے بعد کنکریاں ماری جاتی ہیں پھر گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مارتے ہیں لیکن تیسرے پہر کو اور یہ کنکریاں مزدلفہ سے چن کر لانا چاہئے اگر بارہ تاریخ تک ٹھہرنا چاہے تو انچاس کنکریاں کافی ہیں اور اگر تیرہ تاریخ تک ٹھہرنا ہو تو ستر کنکریاں لائے یوم النحر کو بڑے شیطان پر سات کنکریاں مارے اور باقی دنوں میں تینوں پر اکیس اکیس یعنی ہر جمرہ پر سات۔

٢٦٢١- (٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جمرہ کبریٰ کی طرف ❶ پہنچے تو خانہ کعبہ کو اپنی بائیں طرف کیا اور منیٰ کو اپنی دائیں طرف اور سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۱۷٤۹ ومسلم الحدیث رقم (۳۰۵۔ ۱۲۹٦) وابوداؤد الحدیث رقم ۱۹۷٤ والترمذی الحدیث رقم ۹۰۱ والنسائي الحدیث رقم ۳۰۷۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۰۳۰ واحمد في المسند ۱/ ٤٥۸)

اللہ اکبر کہتے تھے' پھر سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسی طرح سے اس شخصیت نے کنکریاں ماریں کہ جن پر سورۂ بقرہ اتاری گئی۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جمرہ کبری کی طرف الخ یعنی بڑے شیطان کی۔

٢٦٢٢- (٥) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۳۱۵۔ ۱۳۰۰)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''استنجا ❶ طاق ہے کنکریوں کا مارنا طاق ہے' صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانا ❷ طاق ہے اور خانہ کعبہ کے گرد طواف کرنا طاق ہے اور جس ❸ وقت کہ ڈھیلے لے استنجا کے لیے تم میں سے کوئی شخص تو طاق لے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ استنجا طاق ہے الخ یعنی مٹی تین ڈھیلے لیں یا پانچ جس میں طہارت خوب حاصل ہو۔
❷ اور خانہ کعبہ کے گرد طواف کرنا طاق ہے' الخ یعنی یہ تینوں' رمی جمرات' سعی بین الصفا والمروۃ اور طواف بیت اللہ سات سات ہیں۔
❸ اور جو کہ ڈھیلے لینے کو دوبار فرمایا کمال تاکید کے لیے ہے کیونکہ اس کے بغیر طہارت کوئی درست عبادت نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٦٢٣- (٦) وَعَنْ قُدَامَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَيْسَ قِيْلَ اِلَيْكَ اِلَيْكَ۔ (رواه الشافعي والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي) (الترمذی الحدیث رقم ۹۰۳ والنسائي الحدیث رقم ۳۰٦۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۰۳٥ والدارمی الحدیث رقم ۱۹۰۱ واحمد في المسند ۳/ ٤۱۲۔ ٤۱۳)

سیدنا قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جمرہ العقبہ پر نحر کے دن اونٹنی صہبا پر سوار ہو کر کنکریاں مارتے تھے اس جگہ مارنا تھا نہ ہانکنا اور نہ کہنا ❶ تھا ایک طرف ہو جاؤ ایک طرف ہو جاؤ۔ (شافعی' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

حکم الحدیث: اس سے پہلے اس کے دوسرے الفاظ گذر چکے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ تھا الخ حاصل یہ ہے کہ جیسے امیروں کے آگے نقیب و چوب دار (پروٹوکول کا) اہتمام کرتے چلتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ایسا معمول نہ تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٦٢٤ - (٧) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداوٗد الحديث رقم ١٨٨٨ والترمذی الحديث رقم ٩٠٢ والدارمی الحديث رقم ١٨٥٣ واحمد فی المسند ٦/ ١٣٩)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جمرات کو کنکریاں مارنا مقرر نہیں ❶ کیا گیا اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا مگر اللہ تعالیٰ کی یاد قائم کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔'' (ترمذی' دارمی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ظاہر میں یہ ایسے افعال ہیں کہ ان کا عبادت ہونا معلوم نہیں ہوتا اسلئے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کیلئے۔

٢٦٢٥ - (٨) وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢٠١٩ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٠٧ والدارمی الحديث رقم ١٩٣٧ واحمد فی المسند)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے' ہم نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے لئے عمارت نہ بنائیں کہ جو آپ کو منیٰ میں سایہ کرے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں' منیٰ اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے اس شخص کی کہ جو پہلے ❶ پہنچے۔'' (ترمذی وابن ماجہ ودارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پہلے پہنچے الخ معنی یہ ہیں کہ خصوصیت اس میں سبقت کے ساتھ ہے نہ کہ مکان بنانے کے ساتھ، یعنی منیٰ وقف مکان ہے جو منیٰ کی کسی جگہ میں پہلے پہنچے وہی اس کا حق دار ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٦٢٦ - (٩) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهُ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُو اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ۔ (رواه مالك) (الموطا الحديث رقم ٢١٢ من كتاب الحج)

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ پہلے دو جمروں کے نزدیک ❶ ٹھہرتے تھے ٹھہرنا کافی دیر' اللہ اکبر کہتے' سبحان اللہ کہتے' الحمد للہ کہتے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے اور جمرہ العقبہ کے نزدیک نہ ٹھہرتے۔ (مؤطا)

حکم الحدیث: موقوفاً صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دو جمروں کے نزدیک الخ دو جمروں سے مراد جمرہ اولیٰ اور وسطیٰ ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جب ان پر رمی کر چکتے تو کافی دیر ٹھہر کر دعا وغیرہ کرتے اور عاجزی کرتے اور مذکورہ تسبیحات پڑھنا مسنون ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْهَدْيِ

قربانی کے جانور کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٦٢٧ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِىْ صَفْحَتِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔ (مسلم) (مسلم الحديث رقم (٢٠٥ ـ ١٢٤٣) وابو داوٗد الحديث رقم ١٧٥٢ والترمذى الحديث رقم ٩٠٦ والنسائى الحديث رقم ٢٧٧٤ والدارمى الحديث رقم ١٩١٢ واحمد فى المسند ١/ ٢١٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز پڑھی' پھر اپنی ❶ اونٹنی منگوائی پس اس اونٹنی کی کوہان کے دائیں کنارے میں زخم کیا اور اس کا خون پونچھ ڈالا اور دو جوتیوں کا ہار اس کے گلے میں ڈالا پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے تو جب اونٹنی نے آپ کو بیداء پر اٹھایا (تو آپ نے) حج کے لیے لبیک کہی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اپنی اونٹنی الخ یعنی قربانی کے جانور کو یہ زخم کرنا سنت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہدی کے اونٹ میں کیا ہے اور یہ بھی ایک نشان ہے ہدی کے جانور کا تاکہ عرب کے لوگ راستہ میں اس سے تعرض نہ کریں، جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اشعار کو مکروہ کہا ہے اور کہا کہ وہ ایک قسم کا مثلہ ہے، تعجب ہے کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کام کو مکروہ کہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس خود اپنے ہاتھ سے کیا ہو' اگر ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے واقعی ایسا کہا بھی ہو تو ان کا قول صحیح احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے دیوار پر پھینک دیا جائے گا' وکیع بن جراح نے جب اشعار کی حدیث بیان کی تو ایک شخص بول اٹھا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کو مثلہ کہتے ہیں، وکیع نے کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں اور تو ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول لاتا ہے، تو اس لائق ہے کہ قید کیا جائے یہاں تک کہ تو توبہ کرے۔ ایسی بے ادبی سے یہ روایت امام ترمذی نے اپنی جامع میں ذکر کی ہے۔

٢٦٢٨ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً اِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا۔ (متفق عليه) (مسلم الحديث رقم (٣٦٧ ـ ١٣٢١) وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٩٦ واحمد فى المسند ٦/ ٤٢)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خانہ کعبہ کی طرف ہدی کی بکریاں بھیجیں پھر ان کے گلے میں ہار ڈالا۔ (بخاری' مسلم)

٢٦٢٩ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٣٥٦ ـ ١٣١٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے نحر کے دن ایک گائے ذبح کی۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶۳۰- (٤) وَعَنْهُ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ نِسَآئِهٖ بَقَرَةً فِيْ حَجَّتِهٖ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ۲۵۷_۱۳۱۹)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے حجۃ الوداع میں ایک گائے ذبح کی۔ (مسلم)

۲۶۳۱- (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَآئِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَاَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ اُحِلَّ لَهٗ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۱۶۹٦ ومسلم الحدیث رقم ۳٦۹_۱۳۲۱) والنسائی الحدیث رقم ۲۷۹۳ والموطا الحدیث رقم ۵۲ من کتاب الحج)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی ﷺ کے ہار بنائے پھر ان کے گلے میں ڈالے اور ان کو زخمی کیا اور ان کو خانہ کعبہ کی طرف بھیجا' پس ❶ آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی کہ جو ان کے لئے حلال کی گئی تھی۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس نبی ﷺ پر حرام نہ ہوئی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص قربانی روانہ کر دے وہ محرم نہیں ہوتا' جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح ہے اور جس نے اس کا خلاف کیا اس کا قول بہ سبب مخالفت حدیث کے مقبول نہیں ہے نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہدی کا بھیجنا حرم میں مستحب ہے اگر خود نہ جائے تو کسی دوسرے کے ہاتھ بھیج دے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اشعار سنت ہے' فتح الودود شرح ابوداؤد میں لکھا ہے کہ محققین احناف نے کہا ہے کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بھی اشعار مستحب ہے لیکن انہوں نے جو مکروہ کہا ہے وہ اشعار میں مبالغہ کرنے کو کہا ہے نہ کہ مطلق اشعار کو جو اعتدال کے طور پر سنت کے موافق ہوں۔ اور ہم کو حیرت یہ ہے کہ مثلہ تو اس کا نام ہے کہ کوئی عضو جیسے کان یا ناک کاٹ ڈالا جائے' اشعار میں کوئی عضو نہیں کاٹا جاتا بلکہ صرف ایک مقام کا خون نکال دیا جاتا ہے' جیسے فصد یا پچھنے لگوانے میں ہوتا ہے اگر یہ مثلہ ہو تو ابوحنیفہؒ کے نزدیک فصد اور پچھنے لگوانا بھی ناجائز ہوگا حالانکہ کوئی حنفی بھی اس کا قائل نہیں' امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ نبی ﷺ نے ضرورت سے یہ فعل کیا تھا کیونکہ مشرکین کا غلبہ تھا وہ مسلمانوں کے جانوروں کو لوٹتے تھے' ان کا یہ قول صحیح نہیں ہے' اس لئے کہ اشعار جس زمانہ میں منقول ہوا اس وقت مسلمانوں کی قوت اور شوکت بہت ہو گئی تھی اور مشرکین کو تعرض کی مجال نہ تھی' شیخ عبدالحق دہلوی حنفی نے لمعات میں اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ احناف کی یہ توجیہ نہایت بعید ہے۔

۲۶۳۲- (٦) وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَآئِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۱۷۰۰ ومسلم الحدیث رقم ۳٦۹-۱۳۲۱)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ میں نے اونٹوں کے صوف کے ہار بٹے جو کہ میرے پاس تھا' پھر ان کو ہدی کر کے میرے باپ ❶ کے ساتھ بھیجا (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ میرے باپ کے ساتھ الخ یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔

۲۶۳۳- (٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ ہانکتا (ہوا جا رہا) ہے' تو آپ نے ❶ فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا'' اس نے کہا یہ ہدی ہے آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا'' اس نے کہا' یہ ہدی ہے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقم ۱٦۸۹ ومسلم الحدیث رقم ۳۷۱-۱۳۲۲ و ابوداؤد الحدیث رقم ۱۷٦۰ والترمذی الحدیث رقم ۹۱۱ والنسائی الحدیث رقم ۲۷۹۹ والموطا الحدیث رقم ۱۳۹ من کتاب الحج واحمد فی المسند ۲/ ۵۰۵)

آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا تجھ پر افسوس ہے'' یہ بات آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ میں فرمائی۔ (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تو فرمایا اس پر سوار ہو جا، یہ شخص چلنے میں تکلیف اٹھا رہا ہوگا اس لئے اس کو سوار ہونے کی تاکید کی اور نہ سوار ہونے پر ڈانٹا کیونکہ اگلی حدیث میں فرمایا اس شخص کو جس نے ہدی پر سوار ہونے کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس پر اس طرح سوار ہو کہ اس کو تکلیف نہ ہو اور تجھے ضرورت ہو اور تجھے اور سواری نہ ملے۔

۲٦۳٤ - (۸) وَعَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ سُئِلَ عَنْ رُکُوبِ الْهَدْیِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اِرْکَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَیْهَا حَتّٰی تَجِدَ ظَهْرًا۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۳۷۵۔ ۱۳۲٤) وابوداؤد الحدیث رقم ۱۷٦۱ والنسائی الحدیث رقم ۲۸۰۲)

ابو زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ہدی پر سوار ہونے کے متعلق سوال ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''اس پر اچھی طرح سوار ہو' جس وقت کہ تو اس کی طرف مجبور ہو' یہاں تک کہ تو کوئی دوسری سواری پائے۔'' (مسلم)

۲٦۳۵ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَاَمَّرَهٗ فِیْهَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَیَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَیْهَا فِیْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلٰی صَفْحَتِهَا وَلَا تَاْکُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ۔ (مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۳۷۷۔ ۱۳۲۵) وابوداؤد الحدیث رقم ۱۷٦۳ واحمد فی المسند ۱/ ۲۱۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ سولہ اونٹ بھیجے اور اس کو ان پر مقرر کیا' اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں اس اونٹ کو کیا کروں جو ان میں سے چل نہ سکے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کو ذبح کر' پھر اس کے خون ❶ میں اس کی دونوں پاپوشیں رنگ دے' پھر چھاپ لگا تو ان پاپوشوں سے اس کی کوہان کے کنارہ پر اور اس میں سے تو اور تیرے رفیقوں میں سے کوئی بھی نہ کھائے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پھر اس کے خون میں اس کی دونوں پاپوشیں رنگ دے الخ یعنی جو ہار میں لٹکائی جائیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے' جب قربانی راہ میں تھک جائے تو اس کا حکم یہی ہے جو حدیث میں مذکور ہے اور اس کا کھانا قربانی والے اور اس کے ساتھیوں کو حرام ہے اس لئے کہ لوگ تہمت نہ لگائیں کہ اپنے کھانے کی غرض سے اچھے بھلے جانور کو ذبح کر ڈالا۔

۲٦۳٦ - (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال نحر کیا اونٹ سات آدمیوں کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ سَبْعَةٍ۔ (رواه رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٣٥٠ـ ١٣١٨) وابوداؤد الحديث رقم ٢٨٠٩ والترمذی الحديث رقم ٩٠٤ وابن ماجه الحديث رقم ٣١٣٢ والموطا الحديث رقم ٩ من كتاب الضحايا واحمد فی المسند ٣/ ٢٩٣)

سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے۔ (مسلم)

٢٦٣٧- (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ١٧١٣ ومسلم الحديث رقم (٣٥٨ـ ١٣٢٠) وابوداؤد الحديث رقم ١٧٦٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک شخص کے پاس اس وقت آئے کہ وہ اپنے اونٹ کو بٹھا کر اس کو نحر کرتا تھا' سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تو اس کو کھڑا کر اور پاؤں باندھ ❶ (اور) محمد ﷺ کا طریقہ اپنا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور پاؤں باندھ الخ یعنی بایاں پاؤں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کا اگلا بایاں پاؤں باندھ کر کھڑا کر کے نحر کرنا سنت ہے اس حال میں کہ وہ تین پیروں پر کھڑا ہو۔

٢٦٣٨- (١٢) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا۔ (متفق عليه) (بخاری حديث رقم ١٧١٦ ومسلم حديث رقم ٣٤٨-١٣١٧ وابوداؤد حديث رقم ١٧٦٩ و الدارمی حديث رقم ١٩٤٠ وابن ماجه حديث رقم ٢٠٩٩)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں آپ کے اونٹوں کی خبر گیری کروں اور یہ کہ میں ان کے گوشت' کھالوں اور جھولوں کا صدقہ کروں اور یہ کہ میں ان میں سے قصاب کو نہ دوں' آپ نے فرمایا: ''ہم ❶ اس کو اپنے پاس سے دیں گے''۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ہم اس کو اپنے پاس سے دیں گے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانیوں کے گوشت اور ان کی کھالیں اور جھولیں سب کا خیرات کر دینا ضروری ہے اور معلوم ہوا کہ قصاب کی اجرت حلال ہے اور قصاب کی اجرت اپنے پاس سے دینا چاہئے۔

٢٦٣٩- (١٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَاْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ١٧١٩ ومسلم الحديث رقم (٣٠ـ ١٩٧٢) واحمد فی المسند ٣/ ٣٨٨)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم تین دن سے زیادہ اپنی قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے' پھر ہم کو رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی اور فرمایا کہ ''کھاؤ اور توشہ کر رکھو'' تو ہم نے کھایا اور توشہ کیا۔ ❶ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور ہم نے توشہ کیا الخ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا ان محتاجوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے جو آ گئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور خیرات کرو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا منع نہیں ہے اور جس نے منع کیا ہے وہ ان احادیث سے بے خبر ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۶۴۰ - (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَهْدٰی عَامَ الْحُدَیْبِیَّةِ فِیْ هَدَایَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَمَلًا كَانَ لِاَبِیْ جَهْلٍ فِیْ رَأْسِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ یَغِیْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِیْنَ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ۱۷۴۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۱۰۰ واحمد فی المسند ۲۳۴)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حدیبیہ کے سال اپنے قربانی کے اونٹوں میں ابوجہل کا اونٹ لے گئے کہ اس کی ناک میں ایک چاندی کی نتھنی تھی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ سونے کی تھی' اس کی وجہ سے ❶ مشرکوں کو غصہ دلاتے تھے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کی وجہ سے مشرکوں کو غصہ دلاتے تھے الخ نبی ﷺ ہجرت کے چھٹے سال عمرہ کے لیے تشریف لے گئے' مشرکوں نے حدیبیہ میں روک دیا اور مکہ میں نہ آنے دیا چنانچہ یہ قصہ مشہور ہے' پس اس سفر میں جو اونٹ اپنی ہدی ذبح کرنے کے لئے لے گئے' ان میں ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا کہ بدر کی لڑائی میں غنیمت میں ملا تھا' اس کو نبی ﷺ اس لئے لے گئے تاکہ مشرک دیکھ کر جلیں کہ یہ اونٹ مسلمانوں کے ہاتھ لگا' پھر آپ نے اسے ذبح کیا' اس سے معلوم ہوا کہ کافروں کو جلانا اور غصہ میں ڈالنا مستحب ہے۔

۲۶۴۱ - (۱۵) وَعَنْ نَاجِیَةَ الْخُزَاعِیِّ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِیْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَیْنَ النَّاسِ وَبَیْنَهَا فَیَاْكُلُوْنَهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) (الترمذی الحدیث رقم ۹۱۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۱۰۶ والموطا الحدیث رقم ۱۴۸ من كتاب الحج واحمد فی المسند ۴/ ۳۳۴)

سیدنا ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں اس جانور کے ساتھ کیا کروں کہ جو ہدی کے جانوروں میں سے مرنے کے قریب پہنچے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کو ذبح کر ڈال' پھر ❶ اس کی پاپوش اس کے خون میں رنگ لے پھر ❷ لوگوں کے لئے چھوڑ دے' پس وہ اس سے کھائیں۔'' (مالک' ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھر اس کی پاپوش الخ یعنی جو اس کے ہار میں سے ہے اس کو خون میں رنگ کر اس کی گردن پر چھاپ لگا۔ ❷ پھر چھوڑ دے الخ یعنی فقراء کو اس کے کھانے سے منع نہ کر۔ اور یہ حدیث گذر چکی ہے کہ جب قربانی راہ میں تھک جائے تو اس کا حکم یہی ہے جو حدیث میں مذکور ہے اور اس کا کھانا قربانی والے اور اس کے ساتھیوں کو حرام ہے' اس خیال سے کہ لوگ تہمت نہ لگائیں کہ اپنے کھانے کی غرض سے اچھے تندرست جانور کو ذبح کر ڈالا۔

۲۶۴۲ - (۱۶) وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ

اور ابوداؤد اور دارمی نے سیدنا ناجیہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَاجِيَةَ الْأَسْلَمِيِّ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ١٧٦٢ والدارمی الحدیث رقم ١٩٠٩)

٢٦٤٣- (١٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْسِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَّمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَآءَ اقْتَطَعَ۔ (رواه ابوداؤد) وَ ذُكِرَ حَدِيْثَا ابْنِ عَبَّاسٍ وَ جَابِرٍ فِيْ بَابِ الْاُضْحِيَةِ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ١٧٦٥)

سیدنا عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنوں میں بہت بڑا دن نحر کا دن ہے' پھر قر کا دن'' ثور ❶ نے کہا' اور وہ دوسرا دن ❷ ہے' راوی نے کہا کہ پانچ یا چھ اونٹ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کئے گئے وہ آپ کے نزدیک ہونے لگے ❸ تاکہ ان میں سے پہلے کس کو ذبح کریں' راوی نے کہا جب زمین پر جانوروں کے پہلو گرے' راوی نے کہا کہ آپ بولے آہستہ بولنا کہ میں اس کو نہ سمجھا' پھر میں نے کہا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ اس نے کہا' آپ نے فرمایا: ''جو شخص چاہے کہ کاٹ کر لے جائے۔'' (ابوداؤد) اور دو احادیث ابن عباس رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ کی' باب الاضحیہ میں ذکر کی گئیں۔

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ثور نے کہا الخ اس حدیث کا راوی ثور ہے۔ ❷ اور وہ دن دوسرا دن ہے یعنی گیارھویں ذوالحجہ کا دن۔ ❸ نزدیک ہوتے تھے نبی ﷺ کی طرف الخ یعنی آپ کے دست مبارک کی برکت حاصل کرنے کے لئے ہر ایک قربانی اس بات کی منتظر تھی کہ مجھے پہلے ذبح کریں اور یہ نبی ﷺ کا معجزہ تھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٦٤٤- (١٨) وَعَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوْا وَ اَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذَالِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جُهْدٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٥٥٦٥ ومسلم الحدیث رقم (٣٤- ١٩٧٤)

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص قربانی کرے تو نہ باقی رکھے تیسرے دن کے بعد اپنے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ' پھر جب کہ اگلا برس آیا تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' اے اللہ کے رسول! (کیا) کریں ہم جیسا کہ ہم نے گذرے ہوئے سال میں کیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''کھاؤ' کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اس لئے کہ اس سال میں لوگوں پر محنت و مشقت و محتاجگی تھی' تو میں نے چاہا کہ تم ان کی مدد کرو۔'' (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲٦٤٥ - (۱۹) وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَآءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَاْتَجِرُوْا اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رواہ ابوداوٗد) (ابو داود الحديث رقم ۲۸۱۳ وابن ماجه الحديث رقم ۳۱٦۰ والدارمي الحديث رقم ۱۹۵۸)

سیدنا نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم تم کو قربانی کے گوشت سے منع کرتے تھے کہ تم اس کو تین دن سے زیادہ کھاؤ تا کہ تم کو وسعت ❶ (کافی) ہو' اللہ تعالیٰ وسعت لایا' پس کھاؤ' ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو ❷ خبردار! ❸ یہ دن کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے یاد کرنے کے ہیں۔'' (ابوداوٗد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تا کہ تم کو وسعت ہوالخ یعنی محتاجوں کو بھی پہنچ جائے ایک سال شدید قحط ہوا تھا کہ مدینہ باہر کے رہنے والوں سے بھر گیا تھا' اس سال نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جتنا بھی گوشت ہے وہ لوگوں میں تقسیم کردو اور جمع نہ کرو' آئندہ سال میں جب اس کی ضرورت نہ رہی تو آپ نے اجازت دے دی اور اس سے پہلی حدیث میں بھی اسی کا بیان ہے۔

❷ اور ثواب طلب کروالخ یعنی خیرات کرے۔ ❸ یہ دن الخ یعنی ایام تشریق' گیارہ' بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کے دن ہیں۔

بَابُ الْحَلْقِ

سر منڈانے کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲٦٤٦ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔ (متفق علیه) (البخاري الحديث رقم ٤٤١١ ومسلم الحديث رقم (۳۱٦۔ ۱۳۰۱) وابو داود الحديث رقم ۱۹۸۰ واحمد في المسند ۲/ ۱۲۸)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہ نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے بال کتروائے۔ ❷ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ باب سر منڈانے کے بیان میں الخ اس باب میں سر منڈانے اور بال کترانے کا بھی ذکر ہے اور مؤلف نے افضل بات کے بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے کہ جو احرام سے نکلے تو اس کو سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے اور نبی ﷺ سے حج اور عمرہ کے علاوہ سر کا منڈانا ثابت نہیں ہے۔ ❷ اور بعض صحابہ نے بال کترائے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج میں سر منڈانا اور بال کترانا دونوں جائز ہیں لیکن حلق افضل ہے جیسے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں اس کی تصریح آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۲٦٤٧ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ اِنِّيْ قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''میں ❶ نے مروہ کے نزدیک قینچی کے ساتھ نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۱۷۳۰ ومسلم الحدیث (۲۰۹۔ ۱۲۴۶) و ابوداود الحدیث رقم ۱۸۰۲ والنسائی الحدیث ۲۹۸۷ واحمد فی المسند ۴/ ۹۶)

ﷺ کے بال کاٹے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے بال کاٹے، یہ عمرہ جعرانہ کی بات ہے' اس لئے کہ حجۃ الوداع میں تو آپ قارن تھے اور ثابت ہے کہ حجۃ الوداع میں آپ نے منیٰ میں حلق کیا اور سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے بال مبارک تقسیم کئے اور یہ حدیث عمرہ قضا پر محمول نہیں ہو سکتی، اس لئے کہ عمرہ قضا ۷ ہجری میں ہوا اور اس وقت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ایمان نہیں لائے تھے' وہ تو ہجرت کے آٹھویں سال ایمان لائے تھے' یہی قول مشہور اور صحیح ہے۔

۲۶۴۸ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۱۷۲۷ ومسلم الحدیث رقم (۳۱۷۔ ۱۳۰۱)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا: ''یاالٰہی! سر منڈانے والوں پر رحم کر'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اور بالوں کترانے والوں کے لئے بھی رحمت کی دعا کیجئے' آپ نے فرمایا: ''یاالٰہی! رحم کر سر منڈانے والوں پر'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اور بالوں کترانے والوں کے لئے بھی رحمت کی دعا کیجئے' آپ نے فرمایا: ''اور کترانے ❶ والوں پر بھی رحم کر۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور کترانے والوں پر بھی رحم کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج میں سر منڈانا افضل ہے۔

۲۶۴۹ - (۴) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلٰثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَاحِدَةً۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۳۲۱۔ ۱۳۰۳)

یحییٰ بن حصین رحمہ اللہ نے اپنی دادی رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی کہ انہوں نے نبی ﷺ سے حجۃ الوداع میں سنا کہ سر منڈانے والوں کے لیے تین ❶ مرتبہ اور کترانے والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا کی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تین بار اور کتروانے والوں کے لئے ایک بار الخ اور صحیحین کی روایت جو اس سے پیشتر مذکور ہوئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے دو بار سر منڈوانے والوں کے لئے دعا کی اور تیسری بار کترانے والوں کے لئے اور صحیحین میں ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھی بار آپ نے کترانے والوں کیلئے دعا کی اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانے والوں کے لئے دعا کی اور ایک بار کترانے والوں کے لئے خواہ تیسری بار ان کو شریک کر لیا خواہ چوتھی بار ان کے لئے علیحدہ دعا کی ان میں تطبیق کی وجہ یہ ہے کہ کئی مجالس میں دعا کی گئی' کسی میں دو بار سر منڈانے والوں کے لیے اور تیسری میں کترانے والوں کے لئے دعا کی اور کسی میں تین بار سر منڈانے والوں کے لئے اور چوتھی بار کترانے والوں کے لئے دعا کی' یا یہ کہ جس راوی نے جو سنا اور اس کے نزدیک تحقیق ہوا اس نے وہی روایت کیا۔

۲۶۵۰ - (۵) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتٰى مِنٰى

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ منیٰ میں آئے پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَ نَحَرَ نُسُكَهُ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ اِحْلِقْ فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اِقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔(متفق علیه) (مسلم الحدیث رقم (٣٢٦۔ ١٣٠٥) وابوداود الحدیث رقم ١٩٨١ والترمذی الحدیث رقم ٩١٢ و احمد فی المسند ٣/ ١٣٧)

جمرۃ العقبہ کے پاس آئے تو اس کو کنکریاں ماریں' پھر منیٰ میں اپنی جگہ پر آئے اور اپنی ہدی ذبح کی' پھر سر مونڈنے ❶ والے کو بلایا اور اپنے سر کی ❷ دائیں طرف سر مونڈنے والے کے آگے کی' تو اس نے آپ کے سر کے بال مونڈھے پھر آپ نے ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو مونڈے ہوئے بال دیئے پھر اپنے سر کی بائیں طرف آگے کی اور فرمایا: ''مونڈ'' تو اس نے مونڈا پھر آپ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو مونڈے ہوئے بال دیئے اور فرمایا کہ: ''بالوں کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سر مونڈنے والے کو الخ اس کا نام سیدنا معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ تھا۔
❷ اپنے سر کے دائیں طرف سے سر منڈوانے میں ابتدا کرنا سنت ہے۔

٢٦٥١ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٥٣٩ ومسلم حدیث رقم ٤٦-١١٩١ وابوداود الحدیث رقم ١٧٤٥ والترمذی حدیث رقم ٩١٧ والنسائی الحدیث رقم ٢٦٨٥ وابن ماجه حدیث رقم ٢٩٢٦ والموطا الحدیث رقم ١٧ من کتاب الحج واحمد فی المسند ٦/ ١٨٦)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھی اور نحر کے دن ❶ پہلے طواف کرنے خانہ کعبہ کے ساتھ خوشبوئی کے کہ اس میں مشک ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نحر کے دن الخ نحر کے دن احرام سے نکل آتے ہیں اور عورت کے سوا تمام چیزیں جو محرم پر حرام ہوتی ہیں وہ حلال ہو جاتی ہیں۔

٢٦٥٢ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٣٣٥۔ ١٣٠٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن طواف اضافہ کیا' پھر واپس آئے اور منیٰ میں ❶ ظہر کی نماز پڑھی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں گذر چکا ہے کہ ظہر کی نماز آپ نے مکہ میں پڑھی تو ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے مکہ میں ظہر پڑھی ہو اور منیٰ میں پھر دوبارہ امامت کرائی ہو کیونکہ متنفل کی امامت جائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٦٥٣ - (٨) وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا۔ (رواه الترمذی)

(الترمذی الحدیث رقم ٩١٤)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع ❶ فرمایا کہ عورت اپنا سر منڈائے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ منع فرمایا الخ یعنی احرام سے نکل کر عورت سر نہ منڈائے بلکہ کچھ بال کٹوائے۔

٢٦٥٤ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى النِّسَآءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَآءِ التَّقْصِيْرُ. (رواه ابوداؤد والدارمی) (ابوداود الحدیث رقم ١٩٨٥ والدارمی الحدیث رقم ١٩٠٦ والدار قطنی الحدیث رقم ١٦٥ من کتاب الحج)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں پر سر منڈانا نہیں ❶ ہے عورتوں پر صرف کترانا ہے۔'' (ابوداؤد، دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں ہے الخ یعنی عورتیں احرام سے نکلیں تو ان پر سر منڈانا واجب نہیں بلکہ حرام ہے اور ان پر بالوں کا کترانا واجب ہے بخلاف مردوں کے' کیونکہ ان پر سر منڈانا یا کترانا واجب ہے جبکہ سر منڈانا افضل ہے۔

وَ هٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابٌ

پہلے باب کے متعلقات کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٦٥٥ - (١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنٰی لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهٗ فَجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں لوگوں کے لیے منیٰ میں ٹھہرے وہ آپ سے مسائل پوچھتے تھے' تو آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا' نہ جانتا تھا میں' پس میں نے ذبح کرنے سے پہلے اپنا سر منڈوا لیا' آپ نے فرمایا: ''ذبح کر لے اور کوئی گناہ نہیں'' پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا' میں کچھ نہیں جانتا تھا میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اَفَضْتُ اِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ۔ (البخاری الحدیث رقم ۱۷۳٦ ومسلم الحدیث رقم (۳۲۷۔ ۱۳۰٦) وابوداود الحدیث رقم ۲۰۱٤ والترمذی الحدیث رقم ۹۱٦ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۰۵۱ والموطا الحدیث رقم ۲٤۲ واحمد فی المسند ۲/ ۱۵۹)

جمرات پر کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی' آپ نے فرمایا: ''اب کنکریاں مارا اور نہیں کوئی گناہ'' تو نہ پوچھے گئے نبی ﷺ کسی چیز سے کہ جو مقدم ہوئی یا مؤخر ہوئی مگر آپ نے فرمایا کہ: ''کر اور کوئی نہیں گناہ۔'' (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا کہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے اپنا سر منڈا لیا آپ نے فرمایا: ''کنکریاں مارا اور کوئی نہیں گناہ'' ایک اور شخص آیا اس نے کہا' میں نے خانہ کعبہ کا طواف افاضہ کنکریاں مارنے سے پہلے کر لیا' آپ نے فرمایا: ''اب کنکریاں مار لے اور کوئی نہیں گناہ۔''

۲٦۵٦ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْئَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۱۷۳۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے نحر ❶ کے دن منیٰ میں مسائل دریافت کیے گئے تو آپ فرماتے: ''نہیں گناہ'' پس ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ میں نے شام ہونے کے بعد کنکریاں ماریں تو آپ نے فرمایا: ''کوئی گناہ نہیں۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ نحر کے دن چار کام ہیں اول رمی جمرہ عقبہ' پھر ذبح' پھر حلق' پھر طواف افاضہ اور سنت یہی ہے کہ چاروں کام اسی ترتیب سے بجالائے اور سلف کا یہی مذہب ہے اور ان کی دلیل یہی روایت ہے' ان کا قول ہے کہ اگر کسی نے ان میں سے کسی کام کو آگے پیچھے کیا تو جائز ہے اور اس پر فدیہ ہے نہ قربانی' اہل حدیث کا عمل انہیں احادیث پر ہے کہ ان اعمال میں اگر سہو سے تقدیم وتاخیر ہو جائے تو کچھ نقصان لازم نہیں آتا اور نہ ہی دم لازم آتا ہے۔ اور یہی قول شافعی' احمد' اسحاق' ابوثور' ابوداود رحمہ اللہ اور جمہور کا ہے اور نخعی اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس پر دم لازم ہوگا اور اگر قارن ہو تو دو دم دے' جبکہ صاحبین اہل حدیث کے موافق ہیں' احناف کہتے ہیں کہ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ جو حج میں کسی بات کو مقدم یا مؤخر کرے تو وہ ایک دم دے اور طحاوی نے بھی اس کو ذکر کیا ہے' جبکہ اہل حدیث کہتے ہیں کہ یہ روایت موقوف ہے یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور قول اتنی صحیح مرفوعہ حدیث کے مقابل کیوں کر حجت ہو سکتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲٦۵۷ - (۳) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ اِحْلِقْ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ۔ (رواه الترمذی)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے سر منڈانے سے پہلے طواف افاضہ کیا' آپ نے فرمایا: ''اب سر منڈا لے یا کتروا لے اور گناہ نہیں'' ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا' میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الترمذی الحدیث رقم ۹۱٦)

نے کنکریاں مارنے سے پہلے ذبح کیا' آپ نے فرمایا: ''کنکریاں مارو اور گناہ نہیں۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲٦۵۸- (٤) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْاَخَّرْتُ شَيْئًا اَوْقَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اِقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِىْ حَرِجَ وَهَلَكَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداود الحدیث رقم ۲۰۱۵)

سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلا تو لوگ آپ کے پاس آتے تھے کوئی کہنے والا کہتا اے اللہ کے رسول! میں نے پہلے صفا مروہ کی سعی کر لی یا میں نے ایک چیز پیچھے کی یا میں نے ایک چیز پہلے کی' تو آپ فرماتے تھے: ''کچھ گناہ نہیں' لیکن اس شخص پر گناہ ہے کہ جو مسلمان کی آبرو ریزی کرے اس حال میں کہ وہ ظالم شخص ہے' تو یہ شخص گناہ گار ہے اور ہلاک ہونے والا ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَ رَمْيِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَ التَّوْدِيْعِ

نحر کے دن خطبہ دینے' ایام تشریق میں کنکریاں مارنے اور طواف وداع کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲٦۵۹- (۱) عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِىُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُّتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِىْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَىُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ ذَالْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَىُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن خطبہ فرمایا: ''تحقیق زمانہ ❶ پھر گیا ہے اپنی وضع کے مانند کہ تھا اللہ تعالیٰ کے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے کے دن میں ایک برس بارہ مہینوں کا ہے' ان میں سے چار ماہ حرمت والے ہیں' تین تو متواتر ذی قعدہ' ذوالحجہ' محرم اور رجب ❷ مضر کا وہ جو کہ درمیان جمادی اور شعبان کے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے عرض کیا' اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں پھر سکوت فرمایا آپ نے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا نام رکھیں گے اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اِسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اِسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث ١٧٤١ ومسلم الحدیث (٣١۔ ١٦٧٩) وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٣ والدارمی الحدیث رقم ١٩١٦ واحمد فی المسند ٥/ ٤٠)

غیر نام کے ساتھ' پھر فرمایا: ''کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟'' ہم نے کہا' ذوالحجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے عرض کیا' اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں' پھر سکوت فرمایا آپ نے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا نام رکھیں گے کوئی اور نام آپ نے فرمایا: ''یہ شہر مکہ نہیں ہے؟'' ہم نے کہا' ہاں' شہر مکہ ہے آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں' پھر سکوت فرمایا آپ نے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے آپ نے فرمایا: ''کیا نحر کا دن نہیں ❸ ہے؟'' ہم نے عرض کیا کہ ہاں ہے آپ نے فرمایا: ''تحقیق تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں مانند حرام ہونے اس دن تمہارے کی تمہارا اس شہر میں' تمہارے اس مہینہ کے اور البتہ تم اپنے پروردگار سے ملو گے' تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارہ میں پوچھے گا' خبردار! تم میری وفات کے بعد گمراہ ہو کر واپس نہ لوٹ جانا کہ بعض تمہارا بعض کی گردن مارے' خبردار کیا میں نے پہنچا دیا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں پہنچا دیا' آپ نے فرمایا: ❹ یاالٰہی! تو گواہ رہ پس چاہئے کہ حاضر غائب کو پہنچائے' کیونکہ بعض پہنچائے گئے زیادہ یاد رکھتے ہیں سننے والے سے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تحقیق زمانہ پھر گیا ہے اپنی وضع کے مانند الخ چار ماہ کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی مگر مکہ کے کافروں کا دستور تھا کہ جب ان کو لڑنا یا غارت گری کرنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے چنانچہ اگر محرم میں لڑتے تو صفر کا نام محرم رکھ لیتے اسی طرح ان کم بختوں نے مہینوں کو خلط ملط کر ڈالا تھا مہینوں کا اصل حساب ٹھیک نہیں رہا تھا جس سال آپ ﷺ نے آخر عمر میں حجۃ الوداع کیا تو ذوالحجہ کا مہینہ دونوں کے حساب سے ٹھیک تھا' اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب بھی تب نبی ﷺ نے حج کے موسم میں عرفہ کے دن ہزاروں آدمیوں کے روبرو یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے' اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے۔

❷ اور رجب مضر کا الخ عرب میں مضر ایک قوم کا نام تھا جو رجب کو بہت مانتے تھے اس لیے رجب کو ان کی طرف نسبت کیا۔

❸ کیا نحر کا دن نہیں ہے الخ اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' حج اکبر کا دن' پھر آپ نے آگے یہی حدیث فرمائی اور حج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکبراورنحر کا ایک ہی دن ہوتا ہے اور وہ نویں ذوالحجہ کی ہے' حج اکبر کہتے ہیں حج کو اور حج اصغر کہتے ہیں عمرہ کو اور حج اکبر کا دن یوم النحر ہے یا عرفہ یا سارے دن حج کے اور عوام میں جو مشہور ہے کہ حج اکبر اس حج کو کہتے ہیں جس میں یوم عرفہ جمعہ کے دن آئے' اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں لیکن بعض احادیث اس مضمون کی آئی ہیں جن سے اس حج کی زیادہ فضیلت نکلتی ہے جس میں عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو۔

❹ یا الٰہی تو گواہ رہ۔ ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا اور مطلب یہ ہے کہ میں نے تیرا حکم تیرے بندوں تک پہنچا دیا اور ابن ماجہ کی دوسری روایت میں ہے کہ پھر لوگوں کو آپ نے رخصت کیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ وداع یعنی رخصت کا حج ہے اس حج کے تھوڑے دنوں کے بعد آپ کی وفات ہوئی اس لیے اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

٢٦٦٠ - (٢) وَعَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتٰى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمٰى إِمَامُكَ فَارْمِهِ فَأَعَدْتُّ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٧٤٦ وابوداود الحدیث رقم ١٩٧٢)

وبرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے' میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں جمرات پر کنکریاں کس ❶ وقت ماروں؟ انہوں نے فرمایا: "جس وقت ❷ تیرا امام مارے پس تو مار' پھر میں ❸ نے ان پر مسئلہ عرض کیا' تو فرمایا: "ہم انتظار کرتے ❹ تھے پس جس وقت دوپہر ڈھلتی ❺ تو ہم رمی کرتے۔" ❻ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ کس وقت ماروں الخ یعنی گیارھویں یا بارھویں ذوالحجہ کو۔ ❷ جس وقت الخ یعنی رمی میں پیروی کر اس کی جو کہ بہ نسبت تیری زیادہ جانتا ہو رمی کے وقت کو۔ ❸ پھر میں نے ان پر مسئلہ عرض کیا الخ یعنی میں نے وقت رمی کی تحقیق چاہی۔

❹ انتظار کرتے یعنی وقت رمی کا۔ ❺ پس جس وقت دوپہر ڈھلتی الخ یعنی گیارہ' بارہ' تیرہ کو اور دسویں تاریخ کو سورج ڈھلنے سے پہلے کنکریاں مارنا جائز ہے یا بعد جب بھی ممکن ہو لیکن زوال سے پہلے مسنون ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک تیرہ کی رمی قبل زوال کے بھی درست ہے۔

❻ ہم رمی کرتے الخ یعنی کنکریاں مارتے۔

٢٦٦١ - (٣) وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيْلًا وَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْمُ طَوِيْلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَّلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْعَلُهُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٧٥٢)

سالم رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ پہلے جمرہ پر سات کنکریاں مارتے ہوئے ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہتے تھے' پھر آگے بڑھتے یہاں تک کہ آتے نرم زمین پر' پھر دیر تک ❶ قبلہ کے سامنے کھڑے ہوتے اور دعا مانگتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے' پھر درمیان والے جمرہ پر سات کنکریاں مارتے' جب کنکری مارتے اللہ اکبر کہتے پھر بائیں طرف چلتے یہاں تک کہ نرم زمین میں آتے اور قبلہ کے سامنے کھڑے ہوتے' پھر دعا مانگتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور دیر تک کھڑے رہتے پھر جمرہ عقبہ پر وادی کے اندر سے سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے اس کے نزدیک نہ ٹھہرتے پھر واپس آتے اور کہتے' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح کرتے ہوئے دیکھا۔" (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ دیر تک الخ یعنی سورۂ بقرہ پڑھنے کے مطابق اس حدیث میں جو رمی جمار کی ترتیب مذکور ہے یہ احناف کے نزدیک سنت ہے اور شافعیہ کے نزدیک واجب لیکن عمدہ امر یہ ہے کہ اس ترتیب کا لحاظ رکھے۔

٢٦٦٢- (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِسْتَاْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ١٧٤٥ ومسلم الحدیث رقم (٣٤٦ـ ١٣١٥) وابوداود الحدیث رقم ١٩٥٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٠٦٥ والدارمی الحدیث رقم ١٩٤٣ واحمد فی المسند ٢/ ١٩)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی مکہ میں رات رہنے کی منیٰ کی راتوں میں بسبب خدمت سبیل زمزم کے تو ❶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی۔" (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی الخ اس حدیث سے دو مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ منیٰ کی راتوں میں منیٰ ہی میں رہنا ضروری ہے۔ دوسرا یہ کہ جو لوگ زمزم پلاتے ہیں ان کو رات منیٰ میں رہنا ضروری نہیں بلکہ ان کو ضروری ہے کہ مکہ میں جائیں اور رات کو زمزم پلائیں اور حوضوں کو پانی سے بھریں کہ پینے والے فراغت سے پئیں۔

٢٦٦٣- (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٦٣٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے کے لیے آئے تو پانی مانگا، تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو کہا، فضل! تو اپنی ماں کے پاس جا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی ماں کے پاس سے پانی ❶ لے آ، آپ نے فرمایا: "مجھے ❷ پلا" انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس میں لوگ اپنے ہاتھ ڈالتے ہیں، آپ نے فرمایا: "مجھ کو ❸ پلا" پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پیا، پھر زمزم کے کنوئیں کے پاس آئے اور وہ ❹ لوگوں کو پانی پلاتے تھے اور پلانے میں محنت کرتے تھے پھر فرمایا: "کام کئے جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک نیک کام کے ہو" پھر فرمایا: "اگر اس کا خوف نہ ہوتا کہ تم غلبہ کئے جاؤ گے تو میں اترتا یہاں تک ❺ کہ میں اس پر رسی رکھتا" اور اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ پانی الخ یعنی خاص پانی جو مستعمل نہ ہو۔ ❷ مجھ کو پلا الخ یعنی اس میں سے۔ ❸ مجھ کو پلا الخ یعنی اسی میں سے اس حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تواضع ثابت ہوئی۔ ❹ اور وہ یعنی عبدالمطلب کی اولاد۔ ❺ یہاں تک کہ میں اس پر رسی رکھتا الخ سیدنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عباس رضی اللہ عنہ زمزم کی سبیل پر حاجیوں کو پانی پلاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے میں بھی تمہارا شریک ہوتا لیکن مجھے ڈر ہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو مجھ کو دیکھ کر سب لوگ ہجوم کریں گے' پھر تم کو پانی پلانا مشکل ہو جائے گا۔

٢٦٦٤ - (٦) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٧٥٦ والدارمی الحدیث رقم ١٨٧٣)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر' عصر' مغرب' عشاء کی نماز پڑھی پھر سو رہے تھوڑا سا سونا محصب ❶ میں' پھر خانہ کعبہ کی طرف سوار ہوئے' ❷ اور اس کا طواف کیا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ محصب میں الخ محصب کہتے ہیں پتھر یلی جگہ کو اور حدیث میں محصب سے وہ جگہ مراد ہے جو منٰی کے متصل ہے اور اس کو ابطح اور بطحاء اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہیں۔ ❷ اور اس کا طواف کیا الخ یعنی طواف الوداع۔

٢٦٦٥ - (٧) وَعَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ اِفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاءُكَ۔ (متفق علیه) (بخاری حدیث رقم ١٧٦٣ ومسلم حدیث رقم ٣٣٦- ١٣٠٩ وابوداود حدیث رقم ١٩١٢ والترمذی حدیث رقم ٩٦٤ والنسائی حدیث رقم ٢٩٩٧)

عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا' مجھ کو اس چیز کے متعلق بتائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کی' ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ میں' ظہر کی نماز آپ نے کہاں پڑھی تھی؟ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''منٰی میں'' (میں نے) کہا' پس نفر کے دن ❶ عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا' ابطح میں' پھر (انس رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: ''کر تو ❷ جیسا کہ تیرے سردار کرتے ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نفر کے دن الخ یعنی کوچ کے دن کہ وہ ذوالحجہ کی تیرھویں تاریخ کا دن ہے۔

❷ کر تو الخ یعنی تاکہ مخالفت تیری ان سے فتنہ کا سبب نہ ہو۔

٢٦٦٦ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ إِذَا خَرَجَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری رقم ١٧٦٥ ومسلم الحدیث رقم (٣٣٩- ١٣١١) وابوداود الحدیث رقم ٣٠٠٨ والترمذی الحدیث رقم ٩٢٣ وابن ماجه الحدیث ٣٠٦٧ واحمد فی المسند ٦/ ٢٣٠)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابطح میں اترنا سنت نہیں' ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے تھے اس میں اس لیے کہ نکلنا بہت آسان تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جب آپ نکلے۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں اترنا اگرچہ اتفاقی تھا لیکن پھر بھی اترنا نہ اترنے سے بہتر ہے اور صحابہ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں اترتے رہے اور اگر وہاں نہ اترے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

٢٦٦٧ - (٩) وَعَنْهَا قَالَتْ اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيمِ بِعُمْرَةٍ فَدَ خَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَانْتَظَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْاَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ فِيْ اٰخِرِهٖ۔ (ابوداود الحدیث رقم ٢٠٠٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھا' تو میں داخل ہوئی اور میں نے اپنا عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابطح میں میرا انتظار کیا' یہاں تک کہ میں فارغ ہوئی پھر لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم فرمایا' پھر ❶ آپ نکلے اور خانہ کعبہ پر گذرے' تو ❷ فجر کی نماز سے پہلے اس کا طواف کیا' پھر آپ مدینہ کی طرف نکلے۔ مؤلف نے کہا کہ یہ حدیث میں نے بخاری اور مسلم کی روایت کے ساتھ نہیں پائی' بلکہ ابوداؤد کی روایت کے ساتھ تھوڑے سے اختلاف سے اس کے آخر میں۔

فوائد الحدیث: ❶ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے الخ یعنی ابطح سے اور خانہ کعبہ پر گزرے۔ ❷ پس طواف کیا الخ یعنی طواف وداع کیا۔

٢٦٦٨ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ١٧٥٥ ومسلم الحدیث رقم (٣٧٩ - ١٣٣٧) وابوداود الحدیث ٢٠٠٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٠٧٠ والدارمی الحدیث رقم ١٩٣٢ واحمد فی المسند ١/ ٢٢٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ ہر طرف سے واپس چلے جاتے تھے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ واپس جائے تم میں کوئی ایک یہاں تک کہ اس کا آخر وقت خانہ کعبہ کے ساتھ ❶ ہو' مگر حائضہ عورت سے موقوف کیا گیا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ خانہ کعبہ کے ساتھ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے' اگر ترک کر دے گا تو قربانی لازم ہو گی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کو یہ طواف معاف ہے اور اسی پر نفاس والی عورت کو قیاس کرنا چاہیے۔

٢٦٦٩ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَقْرٰى حَلْقٰى اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ١٧٧١ ومسلم الحدیث رقم (٣٨٧ - ١٢١١) وابن ماجه الحدیث رقم ٣٠٧٢ واحمد فی المسند ٦/ ٨٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کوچ (روانگی) کی رات میں ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں تو انہوں نے کہا' میں اپنے کو گمان نہیں کرتی مگر یہ کہ تم کو روکوں گی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو اللہ تعالیٰ ہلاک اور زخمی کرے' کیا نحر کے دن طواف کیا ہے؟ کہا گیا' ہاں' فرمایا: ❶ ''پس چل۔'' (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا پس چل الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ طواف وداع حائضہ کو معاف ہے اور طواف افاضہ رکن ہے بغیر اس کے ادا کیے روانہ نہیں ہو سکتی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٦٧٠ - (١٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ فَإِنَّ دِمَآءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى نَفْسِهٖ اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ) (الترمذی الحدیث رقم ٢١٥٩ وابن ماجہ الحدیث رقم ٣٠٥٥)

سیدنا عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں سنا آپ فرماتے تھے: ”کون سا دن ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' حج اکبر کا دن ❶ ہے' آپ نے فرمایا: ”پس تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تمہارے درمیان حرام کی گئی ہیں مانند حرمت اس دن تمہارے کی' تمہارے اس شہر میں خبردار! کوئی ظلم کرنے والا اپنی جان ❷ پر ظلم نہ کرے' خبردار! کوئی ظلم کرنے والا اپنے بیٹے پر اور بیٹا اپنے باپ پر ظلم نہ کرے' خبردار! تحقیق شیطان ناامید ہوا اس سے کہ تمہارے اس شہر میں اس کی عبادت کی جائے گی لیکن ان چیزوں میں شیطان کی فرمانبرداری ہوگی کہ تم اپنے اعمال سے حقیر جانو گے' اور ❸ وہ اس کے ساتھ خوش ہوگا۔“ (ابن ماجہ' ترمذی) اور اس کو ترمذی نے صحیح کہا۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حج اکبر کا دن ہے حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور حج اصغر عمرہ کو اور حج کا دن نحر کا دن ہے۔
❷ خبر بمعنی نہی ہے اور مراد یہ کہ نہ ظلم کرے کوئی دوسرے پر تا کہ یہ بات خود اس کے نفس پر ظلم کا سبب نہ بنے قصاص و جزا سے اور آگے والد اور ولد کا ذکر تخصیص بعد تعمیم ہے۔ ❸ اور وہ اس کے ساتھ خوش ہوگا الخ یعنی آپس میں لڑنے اور نااتفاقی اور خصومت سے خوش ہوگا۔

٢٦٧١ - (١٣) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو نِ الْمُزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِيْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰى عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَآءَ وَعَلِيٌّ يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ. (رواه ابوداوٗد) (ابوداود الحدیث رقم ١٩٥٦)

سیدنا رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں لوگوں کو خطبہ فرماتے ہوئے چاشت کے وقت اوپر سرخ خچر کے دیکھا اور ❶ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کرتے تھے اور بعض لوگ کھڑے اور بعض بیٹھے تھے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کرتے تھے الخ یعنی جو لوگ کہ دور تھے ان کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ پہنچاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے جو کچھ کہ آپ فرماتے تھے۔

۲۶۷۲- (۱۴) وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَى اللَّيْلِ۔ (رواه الترمذي وابو داؤد وابن ماجة) (ابو داود الحديث رقم ۲۰۰۰ والترمذي حديث رقم ۹۲۰ وابن ماجه الحديث رقم ۳۰۵۹ واحمد في المسند ۱/ ۳۰۹)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن طواف زیارت کو رات تک مؤخر کیا۔ ❶ (ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مؤخر کیا الخ یعنی تاخیر کی اجازت دی کیونکہ آپ نے تو طواف افاضہ ظہر کی نماز سے پہلے کر لیا تھا۔

۲۶۷۳- (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْهِ۔ (رواه ابو داؤد وابن ماجة) (ابو داود الحديث رقم ۲۰۰۱ وابن ماجه الحديث رقم ۳۰۶۰)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ میں رمل نہیں ❶ کیا۔ (ابوداؤد وابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ رمل نہیں کیا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف زیارت میں اچھل کر چلنا ضروری نہیں لیکن یہ اس وقت ہے کہ جب طواف قدوم میں رمل کر چکا ہو اور یہی حال صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کا ہے اور اگر یہ دونوں امر طواف قدوم میں نہیں کیے تو طواف زیارت میں کرنا ضروری ہیں۔

۲۶۷۴- (۱۶) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا رَمٰى اَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔ (ابو داود الحديث رقم ۱۹۷۸ والدارقطني الحديث رقم ۱۸۵ من باب المواقيت واحمد في المسند ٦/ ۱٤۳)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی شخص جمرۃ العقبہ کو کنکریاں مارے تو اس کے لئے عورتوں ❶ کے علاوہ ہر چیز حلال ہوئی۔'' (شرح السنہ) اور کہا اس کی اسناد ضعیف ہیں۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عورتوں کے علاوہ الخ اہل حدیث، حنفیہ، شافعیہ اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ نحر کے دن جب جمرہ عقبہ کی رمی کی تو سب چیزیں حلال ہو گئیں مگر عورتوں سے صحبت کرنا اس وقت تک درست نہیں ہے جب تک کہ طواف افاضہ نہ کر لے۔

۲۶۷۵- (۱۷) وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ

احمد اور نسائی کی روایت میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَی الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ۔ (النسائی الحدیث رقم ٣٠٨٤)

طرح ہے کہ: ''جس وقت جمرہ کو کنکریاں مارے تو اس کے لیے عورتوں کے سوا ہر چیز حلال ہوئی۔''

٢٦٧٦- (١٨) وَعَنْهَا قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداود الحدیث رقم ١٩٧١ والدارقطنی الحدیث رقم ١٧٩ من باب المواقیت واحمد فی المسند ٦/ ٩٠)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نحر کے آخری دن طواف افاضہ اس وقت کیا جب کہ ظہر کی نماز پڑھی' پھر منیٰ کی طرف واپس آئے پھر منیٰ میں ٹھہرے ایام تشریق کی راتوں میں' جمرہ کو کنکریاں مارتے تھے جس وقت دو پہر ڈھلتی ہر جمرہ کو سات سات کنکریاں' ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے اور پہلے جمرہ کے نزدیک ٹھہرتے اور دوسرے کے نزدیک کافی دیر ٹھہرتے اور زاری کرتے اور تیسرے جمرہ کو مارتے اور اس کے نزدیک نہ ٹھہرتے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٦٧٧- (١٩) وَعَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرُعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْهُ فِيْ اَحَدِهِمَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداود الحدیث رقم ١٩٧٥ و الترمذی الحدیث رقم ٩٥٥ والنسائی الحدیث رقم ٣٠٦٩ وابن ماجه الحدیث ٣٠٣٧ والموطا الحدیث رقم ٢١٨ من كتاب الحج واحمد فی المسند ٥/ ٤٥٠)

ابوبداح بن عاصم بن عدی نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ❶ اونٹوں کے چرانے والے کو منیٰ میں رات گذارنے کی اجازت دی اور یہ کہ وہ نحر کے دن کنکریاں ماریں' پھر نحر کے دن کے بعد دو دن کی رمی اکٹھی کریں' دو دنوں کی کنکریاں ایک دن میں ماریں۔'' (مالک' ترمذی' نسائی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ ان کو اپنے اونٹ چرانے کی اور اونٹوں کی حفاظت کرنے کی ضرورت پڑتی ہے' اگر وہ منیٰ میں رات گذاریں تو ان کے اونٹ چوری ہو جائیں' اگر اونٹوں کو اپنے ساتھ رکھیں تو آدمیوں کے ہجوم کو اور اونٹوں کو تکلیف ہو' اس لیے آپ نے ان کو اجازت دی کہ وہ رات کو کسی دوسرے مقام میں رہ سکتے ہیں اور ان کے سوا کسی کو درست نہیں کہ وہ منیٰ کی راتوں کو منیٰ کے سوا اور کہیں رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَايَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

ان چیزوں کا بیان جن سے محرم بچے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٦٧٨ - (١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَآئِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَّا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَّسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ (متفق عليه) وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْءَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ۔ (البخاری الحديث رقم ١٥٤٢ ومسلم الحديث ١-١١٧٧ وابوداود حديث رقم ١٨٢٣ والترمذی الحديث ٨٣٣ و النسائی الحديث ٢٦٦٧ وابن ماجه الحديث رقم ٢٩٢٩ والدارمی الحديث رقم ١٧٩٨ والموطا الحديث رقم ٨ من كتاب الحج واحمد فی المسند ٢/ ٣٢)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا محرم کپڑوں کی قسم سے پہنے؟ آپ نے فرمایا: ''کرتے نہ پہنو' پگڑیاں نہ باندھو' پائجامے نہ پہنو' بارانیاں نہ اوڑھو اور موزے نہ پہنو مگر وہ شخص جو کہ جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہنے اور چاہئے کہ دونوں ٹخنوں کے نیچے سے موزے کاٹ ڈالے اور کپڑوں میں سے نہ پہنو کہ اس کو زعفران لگی ہو اور نہ وہ کپڑا کہ اس کو ورس لگی ❶ ہو۔'' (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں بخاری نے زیادہ کیا: ''اور احرام والی عورت نقاب ڈالے نہ دستانے پہنے۔''

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ وہ کپڑا کہ اس کو ورس لگی ہو الخ ورس ایک خوشبودار گھاس ہوتی ہے زرد رنگ کی اس حدیث پر سب اماموں کا عمل ہے کہ احرام والے مرد کو یہ سب چیزیں جو حدیث میں مذکور ہوئیں درست نہیں بخلاف عورتوں کے کہ ان کو سیاہ کپڑا پہننا اور سارا بدن ڈھانپنا مباح ہے' چہرہ کے علاوہ کہ اس کا ڈھانپنا حرام ہے۔

٢٦٧٩ - (٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَاِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث ١٨٤١ ومسلم الحديث رقم ٤/ ١١٧٨ وابوداود الحديث رقم ١٨٢٩ والنسائی الحديث رقم ١٦٧١ وابن ماجه الحديث رقم

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا' آپ فرماتے تھے: ''جس وقت محرم جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہنے اور جس وقت تہ بند نہ پائے تو پائجامہ پہنے۔'' ❶ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۳۱ والدارمی الحدیث رقم ۱۷۹۹ واحمد فی المسند ۱/ ۲۱۵)

فوائد الحدیث: ❶ پائجامہ پہنے الخ یعنی جو احرام باندھے وہ موزہ یا پائجامہ نہ پہنے اور جس کو ان کے سوا کوئی چیز میسر نہ ہو تو پھر مجبوری کی حالت میں ایسا کرنا درست ہے لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پاؤں کی پشت کھل جائے' کما مر فی حدیث ابن عمر۔

۲۶۸۰- (۳) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْجِعِرَّانَةِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَ هٰذِهٖ عَلَيَّ فَقَالَ أَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۱۵۳٦ ومسلم الحدیث رقم (٦- ۱۱۸۰) وابوداود الحدیث رقم ۱۸۱۹)

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جعرانہ میں نبی ﷺ کے نزدیک تھے کہ اچانک ایک دیہاتی شخص آیا' اس پر کرتہ تھا اور وہ شخص خلوق میں لتھڑا ہوا تھا' اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اس حال میں کہ یہ کرتہ میرے بدن پر تھا' تو آپ نے فرمایا کہ: "تجھ پر جو خوشبو ہے ❶ پس اس کو تین بار دھو ڈال اور کرتہ کو اتار ڈال' پھر اپنے عمرہ میں کر جیسا کہ تو اپنے حج کے احرام میں کرتا ہے۔" (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس دھو ڈال الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت احرام میں خوشبو لگانا اور سیاہ کپڑا پہننا درست نہیں اور ان چیزوں سے منع کرنے میں یہ حکمت ہے کہ انانیت اور تکلف کی بو جاتی رہے اور عجز و نیاز عبدیت کی خو آ جائے اور موت کو یاد کرے اور کفن پوشی کو اور بعث و قیامت کو کہ اس دن لوگ ننگے پیر اور ننگے بدن ہوں گے۔

۲۶۸۱- (٤) وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٤١-١٤٠٩ وابوداود الحدیث رقم ۱۸٤۱ والترمذی الحدیث رقم ۸٤۰ والنسائی الحدیث رقم ۲۸٤٤ وابن ماجه الحدیث رقم ۱۹٦٦ والدارمی الحدیث رقم ۲۱۹۸ والموطا الحدیث رقم ۷۰ من کتاب الحج واحمد فی المسند ۱/ ۵۷)

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "احرام والا نکاح کرے' نہ نکاح کرائے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے۔" (مسلم)

۲۶۸۲- (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۳۷ ومسلم الحدیث رقم ٤٦- ۱٤۱۰ وابوداود الحدیث رقم ۱۸٤٤ والترمذی الحدیث رقم ۸٤۲

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس حال میں کہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔ (بخاری' مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والنسائي الحديث رقم ٢٨٤٠ وابن ماجه الحديث رقم ١٩٦٥ والدارمي الحديث رقم ١٨٢٢ واحمد في المسند ١/ ٢٦٦)

٢٦٨٣ - (٦) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ اِبْنِ أُخْتِ مَيْمُوْنَةَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ وَالْأَكْثَرُوْنَ عَلٰى أَنَّهٗ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ۔ (مسلم الحديث رقم (٤٨- ١٤١١) وابوداود الحديث رقم ١٨٤٣ والترمذي الحديث رقم ٨٤٥ وابن ماجه الحديث رقم ١٩٦٤ واحمد في المسند ٦/ ٣٣٥)

(سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے) سیدنا یزید بن اصم رضی اللہ عنہ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ❶ اس حال میں نکاح کیا کہ آپ احرام میں نہ تھے۔ (مسلم) شیخ امام محی السنہ نے کہا اکثر اس پر ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا بغیر حالت احرام میں اور نکاح کا امر ظاہر ہوا اس وقت کہ وہ احرام میں تھے' پھر ہم بستر ہوئے ان کے ساتھ بغیر حالت احرام کے سرف میں جو کہ مکہ کی راہ میں ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث بظاہر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث کے معارض ہے جس میں انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا اور مؤطا میں سیدنا سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مولی ابورافع اور ایک شخص انصاری کو بھیجا' ان دونوں نے میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے آپ کا نکاح کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلنے سے پہلے مدینہ میں تھے' اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے حالت احلال میں نکاح کیا نہ کہ احرام میں' ترمذی اور ابن خزیمہ نے سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور آپ حلال تھے اور زفاف کیا اور آپ حلال تھے اور میں ان دونوں میں سفیر تھا' ابن عبدالبر نے کہا' حالت احلال میں نکاح ہونے کی روایت متواتر ہے سیدنا ابورافع' سیدنا سلیمان بن یسار اور سیدنا یزید بن اصم رضی اللہ عنہم نے ایسا ہی روایت کیا ہے لیکن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ آپ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا' سعید بن میسب رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ وہم ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے' صاحب تعلیق المجد نے بڑے زور سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا اور حافظ زیلعی نے بھی اس مسئلہ کی خوب تحقیق کی ہے۔

٢٦٨٤ - (٧) وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ١٨٤٠ ومسلم الحديث رقم (٩١- ١٢٠٥) وابوداود الحديث رقم ١٨٤٠ والنسائي الحديث رقم ٢٦٦٥ وابن ماجه الحديث رقم ٢٩٣٤ واحمد في المسند ٥/ ٤١٨)

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اپنا سر ❶ دھوتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ حالت احرام میں اپنا سر دھوتے تھے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو سر دھونا جائز ہے لیکن اس طرح کہ بال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ٹوٹیں۔

٢٦٨٥- (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ١٨٣٥، مسلم الحديث رقم ٨٧-١٢٠٢، ابو داود الحديث رقم ١٨٣٥ والترمذي الحديث رقم ٨٣٩ و النسائي الحديث رقم ٢٨٤٥ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٨١ والدارمي الحديث رقم ١٨١٩ واحمد في المسند ١/ ٢١٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔ ❶ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پچھنے لگوائے الخ علماء نے اس حدیث کی رو سے پچھنے لگانے کے جواز پر اجماع کیا ہے اگر چہ ٹوٹنے میں فدیہ ہے اگر بال نہ ٹوٹیں تو کچھ فدیہ نہیں۔

٢٦٨٦- (٩) وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ اِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ۔ (مسلم) (مسلم الحديث رقم (٨٩- ١٢٠٤) وابو داود الحديث رقم ١٨٣٨ والترمذي الحديث رقم ٩٥٢ والنسائي الحديث رقم ٢٧١١ والدارمي الحديث رقم ١٩٣٠)

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ جب اس کی آنکھیں درد کرنے لگیں اور وہ محرم ہو تو وہ ان کو ایلوی کے ساتھ لیپ ❶ کرے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ لیپ کرے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صبر وغیرہ کا لیپ کرنا جس میں خوشبو نہ ہو بطور دوا کے درست ہے اور اس میں فدیہ نہیں' اور اگر خوشبو دار دوا کی ضرورت ہو تو لگا لے اور فدیہ دیدے۔

٢٦٨٧- (١٠) وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ رَاَيْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا وَاَحَدُهُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهٗ يَسْتُرُهٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٣١٢- ١٢٩٨) وابو داود الحديث رقم ١٨٣٤ والنسائي الحديث رقم ٣٠٦٠)

سیدنا حصین رضی اللہ عنہ کی والدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ ان میں سے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور دوسرا آپ کا کپڑا اٹھائے ہوئے آفتاب کی گرمی سے آپ پر سایہ ❶ کرتا تھا' یہاں تک کہ آپ نے جمرۃ العقبہ کو کنکریاں ماریں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو اپنے آپ پر سایہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ سایہ کرنے والی چیز سر کو نہ لگے اور اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

٢٦٨٨- (١١) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقُمَّلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اَصُعٍ اَوْصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِانْسُكْ نَسِيْكَةً۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ١٨١٤ ومسلم الحديث رقم (٨٣- ١٢٠١) والترمذی الحديث رقم ٩٥٣ والموطا الحديث رقم ٢٣٨ من كتاب الحج واحمد فی المسند ١/ ٢٤١)

گزرے اور وہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حدیبیہ میں تھا' اور وہ محرم تھا' وہ ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور اس کے چہرے پر جوئیں گرتی تھیں' تو آپ نے فرمایا: ''کیا تجھ کو تیری جوئیں ایذا دیتی ہیں؟'' اس نے کہا' جی ہاں' آپ نے فرمایا: ''پھر تو ❶ اپنا سر منڈوا دے اور چھ مسکینوں کے درمیان قدر فرق کے کھلا اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا تین دن روزے رکھ یا ذبح کرنے کے لائق جانور ذبح کر۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تو اپنا سر منڈوا دے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر سے احرام والے کو سر منڈانا درست ہے مگر کفارہ دے کر قربانی کرے اگر کفارہ دینے کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھے اور چھ محتاجوں کو کھانا کھلائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٦٨٩- (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى النِّسَآءَ فِيْ اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرٍ اَوْخَزٍّ اَوْ حُلِيٍّ اَوْ سَرَاوِيْلَ اَوْ قَمِيْصٍ اَوْخُفٍّ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداود الحديث رقم ١٨٢٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ عورتوں کو ان کے احرام میں دستانوں کے پہننے سے اور نقاب کے ڈالنے سے منع فرماتے تھے اور اس کپڑے کے پہننے سے کہ جس کو ورس اور زعفران لگی ہو اور ❶ ان کے علاوہ مختلف اقسام میں سے جو کپڑا چاہیں پہن سکتی ہیں زرد رنگا خواہ روئی کا ہو یا ریشم کا' زیور یا پائجامہ یا کرتہ یا موزہ۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور چاہیے کہ اس کے بعد پہنے الخ یعنی احرام سے نکلنے کے بعد۔

٢٦٩٠- (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا جَاوَزُوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ) (ابوداود الحديث رقم ١٨٣٣ وابن ماجه الحديث رقم ٢٩٣٥ واحمد فی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سے ❶ قافلہ گزرتا تھا اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے ہوتیں' پس جس وقت کہ قافلہ ہمارے آگے سے گزرتا' تو ڈالتی ایک ہماری اپنے سر پر سے چادر اوپر چہرے اپنے کے' پس جس وقت کہ بڑھ جاتا قافلہ ہم سے' تو ہم اپنا چہرہ کھول ❷ دیتیں۔ (ابوداؤد اور ابن ماجہ کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المسند ٦/ ٣٠)

اس کے معنی ہیں۔)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔ شواہد کے ساتھ۔

فوائد الحدیث: ❶ ہم پر الخ یعنی عورتوں پر۔ ❷ ہم اپنا چہرہ کھول دیتیں الخ احرام کی حالت میں عورت کو بھی چہرہ کھلا رکھنا چاہیے لیکن اگر کسی ایسے طریقہ سے چہرہ پر لٹکائے کہ کپڑا چہرہ سے دور رہے یا ضرورت کے وقت چہرہ پر لٹکائے پھر چہرہ کھول دے تو جائز ہے جیسے اس حدیث میں مذکور ہوا۔

٢٦٩١ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرُ الْمُقَتَّتِ يَعْنِي غَيْرَ الْمُطَيَّبِ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٩٦٢ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٨٣ واحمد في المسند ٢/ ١٤٥)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں زیتون کا تیل بغیر خوشبو کے استعمال کرتے تھے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٦٩٢ - (١٥) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقَرَّ فَقَالَ اَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِيْ عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداود الحديث رقم ١٨٢٨)

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سردی محسوس کی تو کہا' نافع! مجھ پر کوئی کپڑا ڈال' تو میں نے ان پر بارانی ڈالی تو فرمایا کہ: ''تو مجھ پر یہ ڈالتا ہے اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ❶ سے منع فرمایا کہ اس کو محرم پہنے۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے منع فرمایا کہ اس کو محرم پہنے الخ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے اوپر باران کوٹ ڈالنے سے منع فرمایا شاید انہوں نے اس کے سر پر بھی ڈال دیا ہوگا۔

٢٦٩٣ - (١٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِيْ وَسْطِ رَاْسِهٖ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ١٨٣٦ ومسلم الحديث رقم ١٨٣٦ والنسائی الحدیث رقم ٢٨٥٠ والدارمی الحدیث رقم ١٨٢٠ والموطا الحديث رقم ٤٧ من كتاب الحج)

سیدنا عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ ❶ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں لحی ❷ جمل کے مقام پر راہِ مکہ میں اپنے سر کے درمیان ❸ پچھنے لگوائے۔ ❹ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بیٹے بحینہ الخ بحینہ عبداللہ ابن مالک کی والدہ کا نام ہے اسی لیے ابن کو الف کے ساتھ لکھتے ہیں اور ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ کا نام مالک ہے۔ ❷ لحی جمل الخ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے۔ ❸ اپنے سر کے درمیان الخ سر کے درمیان بھری سینگی لگوانا بغیر بال ٹوٹنے کے ممکن نہیں تو اس کو ضرورت پر محمول کریں گے اور ضرورت کے وقت پچھنے لگانے کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے مگر بال ٹوٹنے میں فدیہ ہے۔ ❹ پچھنے الخ اس کا فائدہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گذر چکا ہے۔

٢٦٩٤ - (١٧) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهٖ۔ (رواه ابوداوٗد والنسائی) (ابو داود الحدیث رقم ١٨٣٧ والنسائی الحدیث رقم ٢٨٤٩)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے ❶ اور وہ محرم تھے پشت قدم پر اس کی وجہ سے کہ اس میں درد تھا۔ (ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پچھنے لگوائے الخ یعنی بھری ہوئی۔

٢٦٩٥ - (١٨) وَعَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِىُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٨٤١ والدارمی الحدیث رقم ١٨٢٥ واحمد فی المسند ٦/ ٣٣٣)

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے اس وقت نکاح کیا کہ وہ احرام کے بغیر تھے اور ان کے ساتھ رات بسر کی اور وہ احرام ❶ کے بغیر تھے اور میں ان دونوں کے درمیان پیغام پہنچانے والا تھا۔ (احمد، ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ احرام کے بغیر الخ اس مسئلہ کی تحقیق سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی گذشتہ حدیث میں گذر چکی ہے۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ

احرام والا شکار سے اجتناب کرے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٦٩٦ - (١) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَآءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَافِىْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ١٨٢٥ ومسلم الحدیث رقم (٥٠- ١١٩٣) والترمذی الحدیث رقم ٨٤٩ والنسائی

سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وحشی گدھا کا تحفہ بھیجا اور آپ اس وقت ابواء یا ودان میں تھے تو آپ نے ان کو واپس کر ❶ دیا جب آپ نے وہ چیز دیکھی کہ اس کے چہرہ میں تھی آپ نے فرمایا: ''ہم نے اس کو تمہیں اس لئے واپس کیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے تھے۔'' (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحدیث رقم ۲۸۱۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۰۹۰ والدارمی الحدیث رقم ۱۸۳۰ والموطا الحدیث رقم ۳۵۳ من کتاب الحج واحمد فی المسند ٤/ ۳۷)

فوائد الحدیث: ❶ پس نبی ﷺ نے ان کو واپس کر دیا' آپ حج یا عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھے صعب بن جثامہ نے وحشی گدھا کا شکار کیا اور اس کو زندہ نبی ﷺ کے پاس لائے تو آپ نے اس کو قبول نہ کیا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہیں' ہاں احرام والے کو شکار کا گوشت کھانا درست ہے بشرطیکہ شکار کو اشارے سے نہ بتلایا ہو اور نہ اس کے لئے شکار کیا گیا ہو' سیدنا ابوقتادہ اور جابر رضی اللہ عنہم کی آئندہ احادیث اس کی دلیل ہیں۔

۲۶۹۷ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُّحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَحْشِیًّا قَبْلَ اَنْ یَّرَاهُ فَلَمَّا رَاَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰی رَاٰهُ اَبُوْقَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَّهٗ فَسَاَلَهُمْ اَنْ یُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَهٗ فَحَمَلَ عَلَیْهِ فَعَقَرَهٗ ثُمَّ اَكَلَ فَاَكَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَاَلُوْهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ ﷺ فَاَكَلَهَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهُمَا فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَنْ یَّحْمِلَ عَلَیْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَیْهَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَّحْمِهَا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۲٤ ومسلم الحدیث رقم ۵٦۔ ۱۱۹٦ وابوداود الحدیث رقم ۱۸۵۲ والترمذی الحدیث رقم ۸٤۷ والنسائی الحدیث رقم ۲۸۱٦ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۰۹۲ والموطا الحدیث رقم ۷٦ من کتاب الحج)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ❶ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے' تو وہ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے اور وہ محرم تھے اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ غیر محرم تھے تو اس کے ساتھیوں نے اس کے دیکھنے سے پہلے وحشی گدھا دیکھا اور جب اس کے ساتھیوں نے وحشی گدھا کو دیکھا تو اس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس کو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا' تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے پھر ساتھیوں سے مانگا کہ اس کو اس کا کوڑا دیں' انہوں نے کوڑا نہ دیا پھر ❷ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کوڑا لیا اور وحشی گدھا پر حملہ کیا' اس کو مارا پھر کھایا اور ساتھ والوں نے کھایا پھر ❸ پشیمان ہوئے' پھر جب کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے ملے تو آپ سے پوچھا ❹ آپ نے فرمایا: ''کیا اس میں سے تمہارے پاس کچھ ہے؟'' انہوں نے کہا' ہمارے پاس اس کا پاؤں ہے' پس اس کو نبی ﷺ نے لیا اور اس کو کھایا۔'' (بخاری و مسلم) اور ان دونوں کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے ابوقتادہ کو حکم کیا تھا کہ اس پر حملہ کرے یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟'' انہوں نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا: ''پس کھاؤ اس کے گوشت میں سے جو باقی بچا ہو۔''

فوائد الحدیث: ❶ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے الخ یعنی سال حدیبیہ میں۔ ❷ پھر ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کوڑا لیا الخ یعنی گھوڑے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتر کر کوڑا پکڑا۔ ❸ پھر پشیمان ہوئے الخ جیسے اس خیال سے کہ محرم کو مطلق شکار کا کھانا درست نہیں۔
❹ یعنی اس کا حکم کہ کیا اس کا کھانا درست تھا یا نہیں۔

٢٦٩٨- (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَأْرَةُ وَ الْغُرَابُ وَ الْحِدَاةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٣٣١٥ ومسلم الحدیث رقم ٧٢-١١٩٩ وابوداود الحدیث رقم ١٨٤٦ والنسائی الحدیث رقم ٢٨٢٨ و ابن ماجه الحدیث رقم ٣٠٨٨ والموطا الحدیث رقم ٨٩ من کتاب الحج واحمد فی المسند ٢/ ٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جانور ہیں کہ اس شخص پر کوئی گناہ نہیں جو ان کو حرم میں اور احرام میں مارے چوہا' کوا' چیل' بچھو اور کاٹنے والا کتا۔'' (بخاری و مسلم)

٢٦٩٩- (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٣١٤ ومسلم حدیث رقم ٦٦- ١١٩٨ والترمذی حدیث رقم ٨٣٧ والنسائی حدیث رقم ٢٨٢٩ وابن ماجه حدیث رقم ٣٠٨٧ واحمد فی المسند ٦/ ١٦٤)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا ❶ پانچ فاسق جانور حل میں بھی اور حرم میں بھی مارے جائیں سانپ' کوا ابلق (جس میں سفیدی اور سیاہی ملی ہوئی ہے) چوہا' کاٹنے والا کتا اور چیل۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا پانچ الخ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ چھ چیزیں منصوص ہیں چیل' کوا' چوہا' کاٹنے والا کتا' بچھو' سانپ اور جماہیر علماء کا اتفاق ہے ان کے قتل پر حل و حرم و احرام میں اور اس پر اتفاق ہے کہ جو ان کی مثل ہیں وہ بھی انہی میں داخل ہیں اور جمہور کے نزدیک کلب عقور سے ہر درندہ حملہ کرنے والا مراد ہے جیسے چیتا شیر اور بھیڑیا وغیرہ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٧٠٠- (٥) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ مَالَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ۔ (رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی) (ابوداود الحدیث رقم ١٨٥١ والترمذی الحدیث رقم ٨٤٦ والنسائی الحدیث رقم ٢٧٢٨ والدارقطنی الحدیث رقم ٢٣٤ من باب المواقیت

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شکار کا گوشت ❶ تمہارے لیے احرام میں حلال ہے جب تک کہ تم نے شکار نہ کیا ہو یا تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔'' (ابوداؤد و ترمذی و نسائی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحمد فی المسند ۳/ ۳٦۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ شکار کا گوشت الخ اس کا فائدہ سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث متفق علیہ میں گذر چکا ہے۔

۲۷۰۱ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ۔ (رواه ابوداؤد و الترمذی) (ابوداود الحديث رقم ۱۸۵۳ والترمذی الحديث رقم ۸۵۰ وابن ماجه الحديث رقم ۳۲۲۲ واحمد فی المسند ۲/ ۳۰٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ٹڈی ❶ دریا کے شکار سے ہے۔'' (ابوداؤد و ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو مکڑی کا شکار کرنا جائز ہے کیونکہ دریائی شکار کی محرم کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ مائدہ میں اجازت دی ہے جہاں فرمایا حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کے لئے۔

۲۷۰۲ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة) (ابوداود الحديث رقم ۱۸٤۸ والترمذی وابن ماجه فی السنن الحديث رقم ۳۰۸۹ واحمد فی المسند ۳/ ۳)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مار ڈالے محرم حملہ کرنے والے درندے ❶ کو۔'' (ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ حملہ کرنے والے درندے کو الخ جیسے شیر، بھیڑیا، ریچھ وغیرہ۔

۲۷۰۳ - (۸) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ اَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (الترمذی الحديث رقم ۱۷۹۱ والنسائی الحديث رقم ٤۳۲۳ والدارقطنی الحديث رقم ٤٥ من باب المواقيت واحمد فی المسند ۳/ ۳۱۸)

عبدالرحمٰن بن ابوعمار رحمہ اللہ سے روایت ہے میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجو کا حال پوچھا کہ کیا وہ شکار ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں، میں نے کہا، کیا کھایا جائے؟ کہا، ہاں، پھر میں نے کہا، کیا تم نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ ❶ کہا، ہاں۔ (ترمذی، نسائی، شافعی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہا ہاں الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بجو حلال ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانت والا درندہ ہے تو دوسرے درندوں کی طرح حرام ہوگا اور جب حلت اور حرمت میں تعارض ہوا تو اس سے باز رہنے ہی میں احتیاط ہے۔

۲۷۰٤ - (۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيَجْعَلُ فِيْهِ كَبْشًا إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ۔ (رواه ابوداؤد وابن ماجة والدارمی) (ابوداود الحديث رقم ۳۸۰۱ وابن ماجه الحديث رقم ۳۲۳٦ والدارمی الحديث رقم ۱۹٤۱ والدارقطنی الحديث رقم ٤۸ من باب المواقيت)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بجو کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ: ''وہ شکار ہے اور دے اس میں مینڈھا جس وقت کہ پہنچے اس کو محرم۔'' (ابوداؤد وابن ماجہ ودارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۷۰۵ - (۱۰) وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ) (الترمذی الحديث رقم ۱۷۹۲ وابن ماجه الحديث رقم ۳۲۳۵)

سیدنا خزیمہ بن جزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے بجو کے کھانے کا حال پوچھا، آپ نے فرمایا: ''کیا بجو کو کوئی کھاتا ہے؟'' ❶ اور میں نے آپ سے بھیڑیے کے کھانے کے متعلق پوچھا؟ آپ نے فرمایا: ''کیا بھیڑیے کو کوئی کھاتا ہے کہ اس میں بھلائی ہو۔'' (ترمذی) اور کہا اس کی اسناد قوی نہیں۔

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیا بجو کو کوئی کھاتا ہے الخ اس حدیث سے ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے بجو کی حرمت پر دلیل لی ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ ناسخ ہے پہلی حدیث کی مگر اس کی سند ضعیف ہے بوجہ عبدالکریم بن ابوالمخارق کے اور بجو اگر درندہ ہے تو اس کی حرمت دوسری حدیث سے ثابت ہو گی جو ہر دانت والے درندے کی حرمت میں آئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۷۰٦ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواه مُسْلِمٌ) (مسلم الحديث رقم (٦٥-۱۱۹۷) والنسائی الحديث رقم ۲۸۱۷ والدارمی الحديث رقم ۱۸۲۹ واحمد فی المسند ۱/ ۱٦۱)

عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ہم محرم تھے پس ان کو ہدیہ بھیجا گیا ایک ❶ پرندہ اور طلحہ سویا ہوا تھا، تو ہم میں سے بعض نے کھایا اور ہم میں سے بعض نے پرہیز کیا، پس جب سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ جاگے تو انہوں نے ان لوگوں کی موافقت کی کہ جنہوں نے اس کو کھایا تھا اور کہا کہ ہم نے اس کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تھا۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ ایک پرندہ الخ یعنی اس کا گوشت پکا ہوا۔

بَابُ الْإِحْصَارِ وَ فَوْتِ الْحَجِّ

محرم کے روکے جانے ❶ اور حج فوت ہو جانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٧٠٧ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ أُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَلَقَ رَأْسَهٗ وَجَامَعَ نِسَآءَهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٨٠٩)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ روکے گئے تو آپ نے اپنا سر منڈایا اور اپنی عورتوں سے صحبت ❷ کی اور اپنی ہدی ذبح کی یہاں تک کہ اگلے سال عمرہ کیا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ احصار کہتے ہیں آدمی کے روکے جانے کو حج یا عمرہ سے کسی دشمن یا بیماری کی وجہ سے احرام کے بعد۔
❷ یعنی کامل حلال ہونے کے بعد نبی ﷺ عمرہ کا احرام باندھ کر چلے تھے مشرکوں نے حدیبیہ میں روکا تو آپ احرام سے نکل آئے۔

٢٧٠٨ - (٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ هَدَايَاهُ فَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهٗ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٨١٢)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے ❶ پس کفار قریش نے خانہ کعبہ سے روکا تو نبی ﷺ نے اپنی ہدی کے جانور ذبح کئے سر منڈوایا اور آپ کے ساتھیوں نے بال کتروائے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ نکلے الخ یعنی عمرہ کے لئے۔

٢٧٠٩ - (٣) وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٨١١ واحمد فی المسند ٤/ ٣٢٧)

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے نحر کیا سر منڈانے سے پہلے ❶ اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کا حکم کیا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کے ساتھ حکم کیا الخ یعنی سر منڈانے سے پہلے نحر کا احادیث باب سے معلوم ہوا کہ جو شخص دشمن کے باعث روکا جائے اور وہ اس کی وجہ سے بیت اللہ تک نہ جا سکے تو وہ احرام کھول ڈالے اور اپنی ہدی کو نحر کرے اور سر منڈائے جہاں پر اس کو روکا گیا ہے۔

٢٧١٠ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَّمْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کیا تم کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کفایت نہیں کرتی؟ اگر تم میں کوئی حج کرنے سے روکا جائے تو وہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ میں سعی کرے پھر ہر چیز سے حلال ہوئے ❶ یہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَجِدْ هَدْيًا۔ (رواه البخاری) (النسائی الحدیث رقم ٢٧٦٩)

تک کہ اگلے سال حج کرے' پھر ہدی ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر ہدی نہ پائے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہاں تک کہ اگلے سال حج کرے الخ اگر حج فرض ہے اور عمرہ نذر کا ہے یا دونوں نذر ہیں تو ظاہر ہے کہ ان کو آئندہ سال قضا کرے اور اگر نفل ہیں تو شافعی' مالک اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ ان کی قضا نہیں ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ امام مالک نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ محمد ﷺ اور ان کے اصحاب نے حدیبیہ میں احرام کھول ڈالا اور نحر کیا ہدی کا اور سر منڈائے اور ہر شے سے حلال ہو گئے قبل طواف خانہ کعبہ کے اور قبل پہنچ جانے ہدی کے بیت اللہ کے' پھر ہم نہیں جانتے کہ آپ ﷺ نے حکم کیا ہو کسی کو اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے دوبارہ قضا یا اعادہ کرنے کا۔

٢٧١١ - (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِّ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٠٨٩ ومسلم الحدیث رقم ١٠٤-١٢٠٧ و النسائی الحدیث رقم ٢٧٦٨ واحمد فی المسند ٦/ ١٦٤)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: ''شاید کہ تو حج کا ارادہ رکھتی ہے؟'' اس نے کہا' اللہ کی قسم! نہیں پاتی میں اپنے تئیں مگر ❶ بیماری تو آپ نے اس سے فرمایا کہ: ''تو حج ❷ کر اور تو شرط کر اور کہہ یا الٰہی! میرا امکان احرام سے نکلنے کا اس جگہ ہوگا کہ جہاں تو مجھے روکے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مگر بیمار الخ اور مجھے ڈر ہے کہ رہ جاؤں حج کرنے سے اور حج پورا نہ ہو سکے۔
❷ کہ تو حج کر الخ یعنی حج کا احرام باندھ لو اور شرط کر لو' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو مرض کا دورہ ہوتا ہو اور اسے ڈر ہو تو اس کو جائز ہے کہ احرام کے وقت شرط کر لے کہ اگر بیمار ہو جاؤں تو احرام کھول ڈالوں گا اور معلوم ہوا کہ مرض کی وجہ سے بھی احصار ہو سکتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٧١٢ - (٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِيْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ (رَوَاهُ) (ابو داود الحدیث رقم ١٨٦٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم کیا کہ ان جانوروں کے ❶ بدلہ میں جو حدیبیہ کے سال تم نے ذبح کئے تھے قضا عمرہ میں ان کے بدلہ میں جانور ذبح کرو۔ (نقل کی یہ ❷)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بدلہ میں الخ اس حدیث کی صحت میں کلام ہے کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ قضا اس شخص پر ہے جو اپنا حج لذت اٹھانے کے لئے توڑے' وہ جس کو دشمن وغیرہ روک دے تو وہ احرام کھول ڈالے اور قضا نہ کرے اور اگر اس کے ساتھ ہدی ہو اور وہ رک جائے تو اس کو نحر کرے اگر اس کو حرم میں نہیں بھیج سکتا اور اگر بھیج سکتا ہے تو احرام نہ کھولے جب تک کہ ہدی حرم میں پہنچ کر ذبح نہ ہو لے' اس کو بخاری نے روایت کیا۔ ❷ اصل میں یہاں بیاض ہے اور ایک نسخہ میں رواہ ابو داؤد ہے اور ایک نسخہ میں یہ بھی ہے کہ اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہے۔ مرقاۃ اور محمد بن اسحٰق میں گفتگو مشہور ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٧١٣ - (٧) وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كُسِرَ أَوْ عُرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَ عَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ. (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ) وَ زَادَ أَبُوْدَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى أَوْ مَرِضَ وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ فِي الْمَصَابِيْحِ ضَعِيْفٌ)

(ابوداود الحديث رقم ١٨٦٢ والترمذی الحديث رقم ٩٤٠ والنسائی الحديث رقم ٢٨٦١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠٧٧ والدارقطنی الحديث رقم ١٩١ من باب المواقيت واحمد فی المسند ٣/ ٤٥٠)

سیدنا حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص کہ ٹوٹ جائے ❶ یا لنگڑا ہو جائے تو وہ ❷ حلال ہو گیا اور اس پر اگلے سال حج لازم ہے۔'' (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ اور دارمی) اور ایک روایت میں ابوداؤد نے زیادہ کیا یا بیمار ہو جائے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور مصابیح میں بغوی نے کہا کہ یہ ضعیف ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ٹوٹ جائے الخ یعنی اس کا پاؤں۔ ❷ حلال ہو گیا یعنی احرام کھول ڈالے اور اپنے گھر چلا آئے' جمہور نے اس حدیث کو حج فرض پر محمول کیا ہے اور احناف نے مطلق حج پر خواہ فرض ہو یا نفل۔

٢٧١٤ - (٨) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامُ مِنٰى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ. (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) (ابوداود الحديث رقم ١٩٤٩ والترمذی الحديث رقم ٨٨٩ وابن ماجه الحديث رقم ٣٠١٥ و الدارمی الحديث رقم ١٨٨٧ و النسائی الحديث رقم ٣٠٤٤ واحمد فی المسند ٤/ ٣٣٥)

سیدنا عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ: ''حج عرفہ ہے جس نے کہ پایا وقوف عرفات کا مزدلفہ کی ❶ رات میں فجر کے طلوع ہونے سے پہلے' تو اس نے حج پالیا' منیٰ کے تین دن ہیں ❷ پس جو شخص کہ دو دن میں جلدی کرے ❸ تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص کہ تاخیر کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔'' (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ اور دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مزدلفہ کی رات الخ یعنی دسویں رات میں۔ ❷ تین ہیں گیارہ' بارہ' اور تیرہ۔ ❸ جلدی کرے یعنی ان تین دنوں میں دو پہر کو کنکر مارتے ہیں اگر کوئی چاہے تو دو ہی دن رہ کر رخصت ہو جائے اور اگر تین دن رہے تو بہتر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

حرم مکہ کا بیان اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٧١٥ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لُقْطَتُهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری الحدیث رقم ١٨٤٣ ومسلم الحدیث رقم (٤٤٥۔ ١٤٥٣) والنسائی الحدیث رقم ٢٨٧٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٨٧٤ واحمد فی المسند ١ / ٢٥٩)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''ہجرت نہیں ❶ ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جس وقت کہ جہاد کے لئے بلائے جاؤ تو نکلو'' اور فتح مکہ کے دن فرمایا: ''یہ شہر اللہ تعالیٰ نے اس کو اس دن سے حرام کیا کہ جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' پس وہ ساتھ حرمت اللہ تعالیٰ کے قیامت تک حرام کیا گیا ہے اور تحقیق ہرگز حلال نہیں ❷ ہوا قتال اس میں کسی کے لئے مجھ سے پہلے اور میرے لئے قتال حلال نہیں ہوا مگر ایک ساعت دن سے' پس وہ ساتھ حرمت اللہ تعالیٰ کے حرام کیا گیا روز قیامت تک' اس کا کانٹے دار درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کا لقطہ اٹھایا جائے مگر ❸ جو شخص کہ اس کی تشہیر کرے اور اس کی گھاس نہ کاٹی جائے'' عباس رضی اللہ عنہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! مگر اذخر اس لئے کہ وہ لوہاروں' سناروں اور ان کے گھروں کے لیے ہے' تو آپ نے فرمایا: ''مگر اذخر'' ❹ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ہجرت نہیں ہے الخ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہیں رہی اس لئے کہ وہ دار الاسلام ہو گیا اور ہجرت دار حرب سے دار الاسلام کی طرف قیامت تک باقی ہے اس میں پیشگوئی اور معجزہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ہمیشہ یہ شہر دار الاسلام رہے گا اور ایسا ہی ہوا اور ہوگا۔ ❷ حلال نہیں ہوا اس میں قتال کسی کے لئے الخ اس سے ثابت ہوا کہ مکہ میں لڑائی حرام ہے۔ ❸ مگر جو شخص کہ اس کی تشہیر کرے الخ یعنی جس کا وہ لقطہ ہو اس کو دے دے اور اس کا خرچ کرنا اور خیرات کرنا جائز نہیں ہے بخلاف دوسرے ممالک کے لقطہ کے یہی مذہب ہے امام شافعی علیہ الرحمۃ کا ہے اور اکثر علماء نے حرم اور غیر حرم کے لقطہ میں فرق نہیں کیا' وہ کہتے ہیں کہ جملہ ''الا من عرفها'' کے معنی یہ ہیں مگر وہ شخص جو تعریف کرتا ہے وہ کہتے ہیں یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ جب حج کا وقت گذر گیا تو اب اس چیز کا مالک ملنا دشوار ہے لہٰذا اب اس میں تصرف جائز ہوگا اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے نزدیک اذخر کے سوا حرم کا گھاس مویشی کو چرایا نہ جائے اور امام شافعی وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ حرم کی گھاس میں مویشی چرانا جائز ہے۔ ❹ مگر اذخر الخ یعنی اس کے توڑنے کاٹنے کی اجازت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٧١٦ - (٢) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ۔ (مسلم الحديث رقم (٤٤٧ـ ١٣٥٥) وابو داود الحديث رقم ٢٠١٧ واحمد فى المسند ٢/ ٢٣٨)

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ: ''اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے مگر مشہور کرنے والا۔''

٢٧١٧ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ۔ (مسلم) (مسلم الحديث رقم ٤٤٩ـ ١٣٥٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا آپ فرماتے تھے کہ: ''تم میں سے کسی کے لیے حلال نہیں ❶ کہ وہ مکہ میں ہتھیار اٹھائے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ حلال نہیں الخ یعنی بغیر حاجت کے مکہ میں ہتھیار اٹھانا جائز نہیں ہے یہی جمہور کا قول ہے۔ (نووی)

٢٧١٨ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَآءَ رَجُلٌ وَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُّتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ١٨٤٦ ومسلم الحديث رقم (٤٥٠ـ ١٣٥٧) والترمذى الحديث رقم ١٦٩٣ والنسائى الحديث رقم ٢٨٦٧ والدارمى الحديث رقم ١٩٤٨ والموطا الحديث رقم ٢٤٧ من كتاب الحج واحمد فى المسند ٣/ ١٦٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا' پس جب اس کو اتارا تو ایک شخص آیا اور کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردے کو پکڑے ہوئے ہے' آپ نے ❶ فرمایا: ''اس کو مار ڈال۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا اس کو مار ڈال الخ مالکیہ اور شافعیہ نے اس حدیث سے اس پر دلیل لی ہے کہ حرم میں قصاص لینا جائز ہے اور ابن خطل نے مار ڈالا تھا اپنے خادم کو جو مسلمان تھا اور ایک لڑکی گانے والی سدھائی تھی جو نبی ﷺ کی ہجو کرتی تھی اس لئے آپ نے اسے مار ڈالنے کا ارشاد فرمایا۔

٢٧١٩ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٤٥١ـ ١٣٥٨) والنسائى الحديث رقم ٢٨٦٩ والدارمى الحديث رقم ٢٨٦٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن بغیر احرام ❶ کے داخل ہوئے اور آپ پر سیاہ ❷ پگڑی تھی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ احرام کے بغیر الخ اس حدیث میں دلیل ہے کہ مکہ میں بغیر احرام کے اس کو جو ارادہ حج اور عمرہ کا نہ رکھتا ہو داخل ہونا درست ہے کسی اور کام کے لئے آیا ہو یا ان کو جائز ہے جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں جیسے لکڑیاں باہر سے لانے والے یا گھاس یا شکار لانے والے وغیرہ وغیرہ۔ ❷ ان پر سیاہ پگڑی تھی الخ اور اس سے پہلی حدیث میں گذر چکا کہ آپ کے سر پر خود تھا تو تطبیق اس طرح ہے کہ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہوئے اس وقت سر پر خود ہوگا پھر اسے اتار کر عمامہ باندھ لیا۔

٢٧٢٠ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ نِ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ۔(متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢١١٨ كتاب الحج باب هدم الكعبة ومسلم الحديث رقم (٨-٢٨٨) بلفظ مختلف)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک لشکر کعبہ کو خراب کرنے کا قصد کرے گا' پس جس وقت وہ بیداء کے میدان میں پہنچے گا تو دھنسایا جائے گا ساتھ اول اپنے اور آخر اپنے کے'' میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! کس طرح سے دھنسایا جائے گا ساتھ اول اپنے اور آخر اپنے کے اور ان میں ان کے ملازم ہوں گے اور وہ لوگ کہ ان میں سے نہیں' آپ نے فرمایا: ''ساتھ اول اپنے اور آخر اپنے کے دھنسائے جائیں گے' پھر ❶ اٹھائے جائیں گے اپنی نیتوں پر۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پھر اٹھائے جائیں گے اپنی نیتوں پر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بروں کے ساتھ نیکوں پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہے لیکن آخرت میں جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملے گا۔

٢٧٢١ - (٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ١٥٩٦ ومسلم الحديث رقم ٥٧-٢٩٠٩) و النسائی الحديث رقم ٢٩٠٤ واحمد فی المسند ٢/ ٣١٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا جو حبشیوں میں ❶ سے ہوگا' خراب کرے گا۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ حبشیوں میں سے الخ قیامت کے قریب جب کہ عابد بندے نہ رہیں گے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقت کے ہاتھ سے کعبہ شریف خراب ہوگا' اس کی حکمت اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ کیا ہے۔

٢٧٢٢ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَأَنِّيْ بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ١٥٩٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گویا: ''میں کعبہ کے خراب کرنے والے کو دیکھتا ہوں ایک شخص ہوگا سیاہ رنگ' ٹانگیں پھیلا کر چلنے والا' خانہ کعبہ کا پتھر پتھر ❶ اکھاڑے گا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ پتھر پتھر الخ یعنی قیامت کے قریب ایک حبشی کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٧٢٣ - (٩) عَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِيْهِ۔

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حرم میں غلہ ذخیرہ کرنا اس میں کج روی ❶ ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رواہ ابوداؤد) (ابوداود الحدیث رقم ۲۰۲۰) (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کج روی ہے اس میں الخ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ حج میں فرمایا ''اور جو اس میں چاہے ٹیڑھی راہ شرارت سے اس کو ہم دکھ کی مار چکھائیں گے'' تو غلہ کا روکنا اگرچہ ہر مقام میں برا ہے لیکن حرم میں الحاد ہے جس پر عذاب الیم کا وعید سنایا گیا ہے اعاذنا اللہ من ذلک

۲۷۲۴ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِي اَخْرَجُوْنِي مِنْكِ مَاسَكَنْتُ غَيْرَكِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اَسْنَادًا۔ (الترمذی الحدیث رقم ۳۹۲۶)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے لیے فرمایا ❶ کیا خوب شہر ہے تو اور بہت محبوب ہے تو میری طرف اور اگر تحقیق ❷ میری قوم نہ نکالتی مجھ کو تجھ میں سے تو نہ رہتا میں کہیں تیرے سوا۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے باعتبار سند کے غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا الخ یعنی جب کہ وہاں سے مکہ کے دن رخصت ہوئے۔ ❷ میری قوم الخ یعنی قریش۔

۲۷۲۵ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْ لَا اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَاخَرَجْتُ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة) (الترمذی الحدیث رقم ۳۹۲۵ و ابن ماجه الحدیث رقم ۳۱۰۸ و الدارمی الحدیث رقم ۲۵۱۰ واحمد فی المسند ۴/ ۳۰۵)

سیدنا عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو حزورہ ❶ پر کھڑے ہوئے دیکھا' آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! کعبہ کی زمین تو اللہ تعالیٰ کی زمینوں میں سے بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمینوں میں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اگر مجھ کو تجھ میں سے نہ نکالا جاتا تو نہ نکلتا میں۔'' (ترمذی وابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حزورہ پر الخ ساتھ حاء حطی اور زاء معجمہ کے ہے قسورہ کے وزن کے پر اور یہ مکہ معظمہ میں ایک مقام ہے اور اصل میں چھوٹے سے ٹیلے کو حزورہ کہتے ہیں اور چونکہ یہاں ایک چھوٹا سا ٹیلہ تھا اس لئے اس مقام کا نام یہی مشہور ہوا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۷۲۶ - (۱۲) عَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ نِ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ اِئْذَنْ لِّيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَ وَعَاهُ قَلْبِي

ابوشریح عدوی سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ ❶ کو اس وقت کہا جب کہ وہ مکہ کی طرف ❷ لشکر روانہ کر رہے تھے اے امیر! مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں آپ کے سامنے ایک بات بیان کروں کہ اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ۔ (متفق عليه و فى البخارى الخربة الخيانة)

(البخاری الحدیث رقم ۱۸۳۲ و مسلم الحدیث رقم (۴۶۷۔ ۱۳۷۰) وابوداود الحدیث رقم ۲۰۳۴ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۲۷ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۲۹ واحمد فی المسند ۱/ ۸۱)

نے خطبہ فرمایا فتح مکہ سے اگلے دن اس کو میرے کانوں نے سنا' میرے دل نے یاد رکھا اور اس کو میری آنکھوں نے دیکھا جس وقت کہ آپ نے ارشاد فرمایا تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور اس پر ثنا کی' پھر فرمایا: ''تحقیق مکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی دی اور اس کو لوگوں نے بزرگی نہیں دی' تو اس شخص کے لیے حلال نہیں ❸ کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اور دن آخرت پر کہ اس میں خونریزی کرے اور نہیں حلال کہ اس میں سے درخت کاٹے' پس اگر کوئی اس میں لڑنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے عمل سے رخصت ڈھونڈھے تو اس کو کہو کہ تحقیق ❹ اللہ تعالیٰ نے اذن دیا اپنے رسول کو اور تم کو اذن نہیں دیا اور سوا اس کے نہیں کہ اس میں مجھے اجازت دی ایک ساعت دن میں سے اور آج کے دن اس کی تعظیم ہو گی اس کے کل گزرے ہوئے کی طرح اور چاہیے کہ حاضر غائب کو پہنچائے' پس ابو شریح سے کہا گیا کہ تجھ کو عمرو نے کیا جواب دیا؟ ابو شریح نے کہا' عمرو نے کہا میں اس کو خوب ❺ جانتا ہوں تجھ سے اے ابو شریح تحقیق حرم گناہ گار ❻ کو پناہ دیتا ہے نہ خون کے ساتھ بھاگنے والے کو اور نہ تقصیر کے ساتھ بھاگنے والے کو۔'' (بخاری' مسلم) اور بخاری میں ہے کہ خربہ کے معنی قصور کے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ عمرو الخ یہ عمرو سعید بن عاص اموی قرشی کا بیٹا ہے جو مدینہ کا حاکم تھا اپنے چچازاد بھائی عبدالملک بن مروان کی طرف سے' پھر اس کو عبدالملک نے عبداللہ بن زبیر کی لڑائی کے لیے بھیجا جو مکہ میں خلیفہ برحق تھے۔ ❷ مکہ کی طرف الخ یعنی سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کو۔ ❸ حلال نہیں الخ اس سے استدلال کیا ہے ان لوگوں نے جو کہتے ہیں کہ کفار فروغ اسلام کے مخاطب نہیں ہیں اور صحیح مذہب شافعیہ اور دوسرے فقہاء کا یہ ہے کہ وہ مخاطب ہیں فروغ کے بھی جیسے مخاطب ہیں اصول کے اور آپ نے یہ اس لئے فرمایا کہ پکا مومن تو وہی ہے جو متبع فرمان ہو اور محرمات شرعیہ سے بچنے والا ہو اور یہ مراد نہیں ہے کہ جو مومن نہیں ہے وہ مخاطب ہی نہیں ہے۔ ❹ تحقیق اللہ تعالیٰ عزوجل نے اجازت دی الخ اس سے معلوم ہوا کہ مکہ شریف قہراً اور قتالاً فتح ہوا ہے نہ کہ صلحاً فتح ہوا' وہ اس کی تاویل اس طرح کرتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آپ قتال کے لیے تیار تھے مگر ضرورت نہ پڑی پس تیاری بسبب جواز قتال کے تھی گو قتال نہ ہوا۔ ❺ میں اس کو خوب جانتا ہوں تجھ سے الخ ہائے ظالم تو نے بات تو سچی کہی لیکن مراد باطل رکھی۔ ❻ گناہ گار کو الخ اس نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو کہا' معاذ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ من ذلک۔

٢٧٢٧ - (١٣) وَعَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَيْرٍ مَّا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا فَاِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٣١١٠)

سیدنا عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ امت بھلائی کے ساتھ ہمیشہ رہے گی جب تک کہ اس حرمت کی تعظیم کریں گے جیسے اس کی تعظیم کا حق ہے اور جس وقت اس کو ضائع کریں گے تو ہلاک ❶ ہو جائیں گے۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہلاک ہو جائیں گے الخ ایسا ہی ہوا کہ یزید کے زمانہ تک مسلمانوں کا غلبہ اور اتفاق رہا جب اس نے مدینہ کی بے حرمتی کی صحابہ رضی اللہ عنہم کو حرہ میں قتل کیا حرم میں گھوڑے بندھوائے جو نبی ﷺ کی قبر شریف کی طرف لید کرتے تھے اور عبدالملک نے اپنے وقت میں حجاج کے ہاتھ سے مکہ پر حملہ کرایا' سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہید کیا تو اس وقت سے مسلمانوں کی تباہی ہوگئی اور آج تک یہ نااتفاقی اور خونریزی ان میں جاری ہے' یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے رسالت مآب ﷺ کا علیہ الف الف صلوٰۃ وسلام

بَابُ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

مدینہ کے حرم کا بیان اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٧٢٨ - (١) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّمَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوائے قرآن کے اور اس چیز کے کہ جو اس صحیفہ میں ہے نہیں ❶ لکھا' علی رضی اللہ عنہ نے کہا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ حرام ہے درمیان ❷ عیر کے ثور تک' پس جو شخص کہ مدینہ میں بدعت پیدا کرے یا بدعتی کو ٹھکانا دے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے' نہیں قبول کیے جاتے اس سے فرض اور نہ نفل' مسلمانوں کا عہد ❸ ایک ہے اس کے ساتھ ان کا ادنیٰ سعی کر سکتا ہے پس جو شخص کہ مسلمان کے عہد کو توڑے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے' نہیں قبول کیے جاتے اس سے فرض' نہ نفل اور جو شخص کہ اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر ایک قوم سے موالات کرے پس اس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔
(البخاری الحدیث رقم ۱۸۷۰ ومسلم الحدیث رقم ۴٦۷-۱۳۷۰ وابوداود الحدیث رقم ۲۰۳٤ و الترمذی الحدیث رقم ۲۱۲۷ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۲۹ واحمد فی المسند ۱/ ۸۱)

لوگوں کی لعنت ہے' اس سے فرض اور نفل قبول نہیں کیے جاتے۔'' (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ بھی ہے: ''جو شخص کہ دعویٰ کرے طرف ❹ غیر باپ کے یا غیر مالکوں کی طرف اپنی نسبت کرے تو پس اس پر اللہ تعالیٰ کی' فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے' نہیں قبول کیے جاتے اس سے فرض اور نہ نفل۔''

فوائد الحدیث: ❶ نہیں لکھا الخ مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ ہم پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: جو دعویٰ کرے کہ اہل بیت کے پاس کوئی اور چیز ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے سوا ہے اور اس صحیفہ کے سوا تو وہ جھوٹا ہے اور اس صحیفہ میں اونٹوں کی عمروں اور دیات کا بیان تھا اور یہ بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے الخ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جو یہ فرمایا تو اس میں انہوں نے روافض اور شیعہ کے اس باطل خیال کا رد فرمایا جو کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی وصیتیں کی تھیں اور اسرار علوم اور دین کے قواعد اور شریعت کے غوامض بتائے تھے اور اپنا وصی قرار دیا تھا اور اہل بیت کو بعض چیزیں سکھائی تھیں جن پر دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو آگاہ نہیں کیا۔ ❷ درمیان عیر کے ثور تک الخ یہ دونوں پہاڑ ہیں اور مدینہ کے جنوب وشمال کی یہی حد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ مدینہ حرام ہے الخ اس سے غرض یہ ہے کہ جیسے مکہ کے حرم میں زیادتی اور بے ادبی درست نہیں ویسے ہی مدینہ کے حرم میں بھی درست نہیں۔ ❸ یعنی اگر لشکر سے ادنیٰ مسلمان جیسے غلام یا عورت کسی کافر کو پناہ دے تو تمام مسلمانوں پر اس کی رعایت واجب ہوگی جو اس امان کو توڑے تو اس پر لعنت ہے اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپس میں ایک دوسرے کی مددگاری کا عہد کیا تو ان کی اجازت کے بغیر کسی اور قوم سے راہ ورسم کرنا اور مددگاری کا قول وقرار کرنا درست نہیں۔ ❹ طرف غیر باپ اپنے کے الخ اس میں ان لوگوں کے لئے وعید ہے جو اپنی ذات بدل کر شیخ سے سید بنتے ہیں یا اپنے کو دوسروں کا غلام قرار دیتے ہیں۔

۲۷۲۹ - (۲) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَّغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجُهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔
(رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٤٥٩- ۱۳٦۳) واحمد فی المسند ۱/ ۱۸۱)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں درمیان دونوں کناروں سنگستان مدینہ کے حرام کرتا ہوں کہ اس کے کانٹے دار درخت کاٹے ❶ جائیں' نہ اس کا شکار مارا جائے'' اور فرمایا: ''ان کے لیے مدینہ بہتر ہے اگر جانیں اس کو کوئی بے رغبتی سے نہ چھوڑے گا مگر اللہ تعالیٰ اس میں اس شخص کو بدلے گا کہ وہ اس سے بہتر ہوگا اور اس کی سختی اور اس کی مشقت پر جو ثابت رہے گا تو قیامت کے دن میں اس کے لیے شفاعت کرنے والا یا گواہ ہوں گا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ درخت کاٹے جائیں الخ ایک جماعت علماء اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ کا حرم بھی حرمت میں مکہ کے حرم کی طرح ہے اور وہاں کا درخت اکھیڑنا بھی منع ہے اسی طرح وہاں کے شکار کا ستانا اور یہ حدیث اور اس کے علاوہ اور بہت احادیث ان کی دلیل ہیں اور احناف اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ مدینہ کا حرم احکام میں مکہ کے حرم کی طرح نہیں ہے تو یہ احادیث ان پر حجت ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷۳۰ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٤٨٤ ـ ١٣٧٣) والترمذی الحديث رقم ٣٤٥٤ وابن ماجه الحديث رقم ٣٣٢٩ والدارمی الحديث رقم ٢٠٧٢ والموطا الحديث رقم ٢ من كتاب المدينة واحمد فی المسند ٢/ ٣٣٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں صبر کرے گا مدینہ کی سختی اور شدت پر اور اس کی محنت پر کوئی میری امت میں سے مگر یہ کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔'' (مسلم)

۲۷۳۱ - (٤) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَآءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاِذَا اَخَذَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ يَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَهٗ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٤٧٣ ـ ١٣٧٣) والترمذی الحديث رقم ٣٤٥٤ وابن ماجه الحديث رقم ٣٣٢٩ والدارمی الحديث رقم ٢٠٧٢ والموطا الحديث رقم ٢ من كتاب المدينة واحمد فی المسند ٢/ ٣٣٠)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جس وقت لوگ نیا پھل دیکھتے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لاتے' تو جس وقت آپ اس کو لیتے تو کہتے: ''یاالٰہی! برکت دے ہمارے لیے ہمارے میوہ جات میں' ہمارے لیے ہمارے شہر میں برکت دے' ہمارے لیے ہمارے صاع ❶ میں برکت دے' ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت دے' یاالٰہی! ابراہیم (علیہ السلام) تیرا بندہ اور تیرا جانی دوست اور تیرا نبی تھا اور تحقیق میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں اور ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی تجھ سے مکہ کے لیے اور میں تجھ سے مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں اس چیز کی طرح کہ جو ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی تھی اور دو چند اس کے کہ دعا کی ابراہیم علیہ السلام نے'' پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل بیت میں سے بہت چھوٹے لڑکے کو بلاتے ❷ اور اس کو وہ پھل دیتے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہمارے صاع میں الخ صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہے' ابراہیم علیہ السلام نے مکہ والوں کے لئے پھلوں کی دعا کی تھی اس لیے کہ وہاں اناج نہیں ہوتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے پھل اور اناج دونوں کی برکت کے لیے دعاء کی اس لیے کہ وہاں دونوں چیزیں ہوتی ہیں۔ ❷ پس دیتے اس کو وہ پھل الخ اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا پھل چھوٹے لڑکے کو دے اس لیے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہے۔

۲۷۳۲ - (۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَاْزِمَيْهَا اَنْ لَّا يُهْرَاقَ فِيْهَا دَمٌ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو بزرگی دی' اس کو حرمت والا کیا اور تحقیق میں نے مدینہ کو بزرگی دی بزرگی دینا درمیان اس کی دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَّلَا تُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلَفٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٤٧٥۔ ١٣٧٤)

طرفوں سے کہ اس میں خونریزی نہ کی جائے اور اس میں لڑائی کے لیے ہتھیار نہ اٹھایا جائے اور نہ اس میں درخت جھاڑا جائے مگر جانوروں کے کھانے کے لیے۔'' (مسلم)

٢٧٣٣ - (٦) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰى قَصْرِهٖ بِالْعَقِيْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ يَخْبِطُهٗ فَسَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَآءَهٗ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ يَرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَيْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبٰى اَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٤٦١۔ ١٣٦٤) واحمد فى المسند ١/ ١٦٨)

سیدنا عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ اپنے محل کی طرف سوار ہوئے جو کہ عقیق میں تھا تو انہوں نے ایک غلام کو پایا کہ درخت کاٹتا تھا یا اس کے پتے جھاڑتا تھا' تو ❶ چھین لئے سعد رضی اللہ عنہ نے اس غلام کے کپڑے اور جب سعد واپس آئے تو ان کے پاس غلام کے مالک آئے' اور ان سے گفتگو کی کہ واپس کر دیں ان کے غلام پر یا ان پر اس چیز کو کہ ان کے غلام سے لی ہے' سعد رضی اللہ عنہ نے کہا' اللہ کی پناہ کہ میں اس چیز کو واپس دوں کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے دلوائی ہے اور نہ (اس بات کو) مانا یہ کہ ان کو واپس کر دیں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس چھین لئے الخ ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا تعجب ہے ان پر جنہوں نے سنت صحیحہ صریحہ محکمہ کو جس کو بیس سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے اور اس کا نبی ﷺ کے ایک متشابہ قول سے معارضہ کیا کہ آپ نے فرمایا اے ابو عمیر! کہاں گئی بلبل اور پھر اس کے کئی ایک جواب دیئے ہیں جن کے بیان کرنے کا یہ محل نہیں ہے اور ثابت کر دکھایا کہ حرم مدینہ بھی مثل حرم مکہ کے ہے۔

٢٧٣٤ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ))۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ١٨٨٩ ومسلم الحديث رقم ٤٨٠۔ ١٣٧٦' والموطا الحديث رقم ١٤ من كتاب الجامع واحمد فى المسند ٦/ ٥٦)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آئے تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما کو بخار ہو گیا' پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو خبر دی' تو آپ نے فرمایا: ''الٰہی محبوب کر تو طرف ہماری مدینہ کو مثل محبت ہماری مکہ کی' بلکہ اس سے زیادہ تر' مدینہ کی آب و ہوا کو تو درست کر اور ہمارے لیے اس کے صاع اور اس کے مد میں برکت دے اور اس کے بخار کو نکال ❶ اور اس کو جحفہ میں رکھ۔'' (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور اس کو جحفہ میں رکھ الخ نبی ﷺ کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی جحفہ مدینہ سے چھ کوس پر ایک جگہ ہے وہاں یہود رہتے تھے مدینہ کی بیماری نبی ﷺ کی دعا سے جاتی رہی اور جحفہ ساتھ ضم جیم معجمہ اور سکون حاء حطی کے ہے۔

٢٧٣٥ - (٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ رُؤْيَا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے مدینہ کے بارہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِيْنَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَآءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَاَوَّلْتُهَا اَنَّ وَبَآءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةِ وَهِيَ الْجُحْفَةُ. (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۷۰۳۹ والترمذی الحدیث رقم ۲۲۹۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۹۲۴ والدارمی الحدیث رقم ۲۱۶۱ واحمد فی المسند ۲/ ۱۰۷)

خواب دیکھنے کے متعلق روایت ہے' آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک کالی عورت دیکھی پراگندہ بال مدینہ سے نکلی یہاں تک کہ مہیعہ میں اتری پس میں نے اس کی تعبیر یہ ٹھہرائی کہ تحقیق مدینہ کی وباء مہیعہ ❶ کی طرف نقل کی گئی کہ نام اس کا جحفہ ہے (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ مہیعہ کی طرف الخ مہیعہ جحفہ کا نام ہے جو مدینہ سے چھ کوس پر ہے جب سے نبی ﷺ نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہاں سے وبا جاتی رہی اور جحفہ میں جا پڑی۔

۲۷۳۶- (۱۰) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ. (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۷۵ ومسلم الحدیث رقم (۴۹۷- ۱۳۸۸) والموطا الحدیث رقم ۷ من کتاب الجامع واحمد فی المسند ۵/ ۲۲۰)

سیدنا سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''یمن فتح کیا جائے گا' تو ایک قوم آئے گی' وہ اپنے اہل اور اپنے تابعداروں کے ساتھ کوچ کریں گے اور اگر وہ جانیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اور شام فتح کیا جائے گا' پھر ایک قوم آئے گی اور چلے گی وہ اپنے اہل اور اپنے تابعداروں کے ساتھ کوچ کرے گی' اگر وہ سمجھیں ❶ تو ان کے لیے مدینہ بہتر ہوگا' اور عراق فتح کیا جائے گا پس ایک قوم آئے گی چلے گی وہ اپنے اہل اور اپنے تابعداروں کے ساتھ کوچ کرے گی اور اگر وہ سمجھیں تو ان کے لیے مدینہ بہتر ہوگا۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اگر وہ سمجھیں الخ یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینہ کی رہائش چھوڑ کر یمن اور شام اور عراق میں مع اپنے گھر بار کے جا بسیں گے حالانکہ نبی ﷺ کا جوار چھوڑنا اور مدینہ کی برکات سے محروم رہنا ان کے حق میں بہتر نہیں' اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے چند معجزے ہیں اول یہ کہ آپ نے شام' عراق اور یمن کی فتح کی خبر دی اور ویسا ہی ہوا کہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر یہ ممالک فتح ہوئے اور مصداق خلافت راشدہ یہی لوگ ٹھہرے اور مواعید الٰہی ان کے ہاتھ پر پورے ہوئے۔ دوسرا یہ کہ لوگ ان ممالک میں جا بسیں گے اور اپنے اہل وعیال کو لے جائیں گے اور ایسا ہی ہوا۔ تیسرا یہ کہ مفتوح ہونا ان بلاد کا اسی ترتیب سے ہوگا کہ پہلے یمن' پھر شام اور پھر عراق اور اسی ترتیب سے یہ شہر فتح ہوئے اور اس روایت سے بڑی فضیلت سکونت مدینہ طیبہ کی ثابت ہوئی۔

۲۷۳۷- (۱۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۷۱ ومسلم الحدیث رقم (۴۸۸۔ ۱۳۸۲) والترمذی الحدیث رقم ۳۹۲۰ والموطا الحدیث رقم ۵ من كتاب الجامع واحمد فی المسند ۲/ ۳۸۴)

فرمایا: ”حکم کیا گیا ہوں میں ایسی بستی میں ہجرت کرنے کے ساتھ کہ جو تمام بستیوں کو کھائے ❶ گی اس کو یثرب کہتے ❷ ہیں اور وہ مدینہ ہے' وہ دور کرتا ہے برے آدمیوں کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔“ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جو تمام بستیوں کو کھائے گی الخ یعنی فتح اسلام کو ہوگی تمام شہر مدینہ کے تابع ہوں گے۔ ❷ اس کو یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے الخ مدینہ کا پہلا نام یثرب تھا' نبی ﷺ نے نام بدل ڈالا اس لئے کہ مدینہ تعظیم پر دلالت کرتا ہے اور یثرب مذمت پر کیونکہ یثرب مذمت اور ملامت کرنے کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”لا تثريب عليكم اليوم“۔

٢٧٣٨ - (١٢) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ۔ (مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۴۹۱۔ ۱۳۸۵) واحمد فی المسند ۵/ ۱۰۸)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ: ”اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ ❶ رکھا ہے۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مدینہ پاک ہے اس میں ناپاکی نہیں ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا تو مرتد ہو کر مدینہ سے نکل گیا تو اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہے ناپاک کو رہنے نہیں دیتا اور اگلی حدیث اس کی تفسیر ہے اور مدینہ کو طابہ فرمایا یعنی پاکیزہ کہ نجاسات شرک اور خباثات کفر سے پاک ہے یا طیب عیش وہاں حاصل ہے اور طیبہ بھی اسی معنی سے فرمایا جو کہ دوسری حدیث میں ہے۔

٢٧٣٩ - (١٣) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۸۳ ومسلم الحدیث رقم (۴۸۹۔ ۱۳۸۳) والنسائی الحدیث رقم ۴۱۸۵ والموطا الحدیث رقم ۴ من كتاب الجامع واحمد فی المسند ۳/ ۳۰۶)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور اعرابی کو مدینہ میں بخار ہو گیا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا' اے محمد (ﷺ)! مجھ کو میری بیعت واپس کر دیجئے' رسول اللہ ﷺ نے انکار کیا' پھر وہ دوبارہ آپ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھ کو میری بیعت واپس کر دیجئے تو آپ نے انکار کیا' پھر آپ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھ کو میری بیعت واپس کر دیجئے تو آپ نے انکار کیا' پھر اعرابی نکل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوائے اس کے نہیں کہ مدینہ مانند بھٹی کے ہے جو اپنی میل کو دور کرتا ہے اور اپنے ❶ اچھے کو خالص کرتا ہے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ اپنے اچھے کوالخ یہ بات یا تو آپ ﷺ کے دور میں تھی کہ مدینہ ناپاک کو رہنے نہیں دیتا تھا یا آخری دور میں ہوگی جیسے اگلی حدیث میں اس کی صراحت ہے۔

٢٧٤٠- (١٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِي الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ. (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٤٨٧- ١٣٨١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مدینہ اپنے شریروں کو دور کرے گا جیسے کہ بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔" (مسلم)

٢٧٤١- (١٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَآئِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ. (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ١٨٨٠ ومسلم الحديث رقم (٤٨٥- ١٣٧٩) والترمذی الحديث رقم ٢٢٤٢ والموطا الحديث رقم ١٦ من كتاب الجامع واحمد في المسند ٣/ ٣٩٣)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مدینہ کے راہوں پر فرشتے نگہبان ہیں' اس میں طاعون ❶ کی بیماری اور دجال داخل نہیں ہوں گے۔" (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس میں طاعون کی بیماری الخ طاعون ایک بیماری ہے اور وہ مدینہ میں نہیں ہوتی یہ ہمارے نبی ﷺ کا صریح معجزہ ہے۔

٢٧٤٢- (١٦) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَأُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ صَآفِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ. (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ١٨٨١ ومسلم الحديث رقم (٤٩٤- ١٣٨٧) وابن ماجه الحديث رقم ٣١١٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی شہر نہیں مگر اس کو ❶ دجال پامال کرے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے' کوئی راستہ مدینہ کے راستوں سے نہیں مگر اس پر فرشتے صف باندھے ہوئے اس کی نگہبانی کرتے ہیں' پس دجال شور والی زمین میں اترے گا' تو ہلے گا مدینہ اپنے رہنے والوں کے ساتھ تین مرتبہ ہلنا' پھر ہر کافر و منافق دجال کی طرف نکلے گا۔" (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مگر اس کو دجال پامال کرے گا الخ یعنی سب جگہ اس کا عمل دخل ہوگا۔

٢٧٤٣- (١٧) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ. (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ١٨٧٧ ومسلم الحديث رقم (٤٩٤- ١٣٨٧) وابن ماجه الحديث رقم ٣١١٤)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہیں مکر کرے گا مدینہ والوں سے کوئی مگر کہ حل ہو جائے گا جیسا کہ نمک پانی میں حل ہو جاتا ❶ ہے۔" (بخاری مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ کہ نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے الخ یہ فرمانا آپ کا سچ ہوا مسلم بن عقبہ جس نے مدینہ پر حملہ کیا تھا مدینہ سے لوٹتے وقت مرا اور یزید جس نے مدینہ پر حملہ کرایا چند ہی روز میں تباہ و برباد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نالائق سے ایسا بدلہ لیا کہ چند ہی روز میں اس کو اور اس کی قوم کو سمیٹ لیا اس کی قبر کھودی گئی اس کے بزرگوں کی بھی قبریں کھودی گئیں اور لاشیں نجاست میں پھینکی گئیں ہڈیاں جلائی گئیں یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے نبی ﷺ کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا۔

٢٧٤٤ - (١٨) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَآبَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٨٨٦ والترمذی الحدیث رقم ٣٤٤١ واحمد فی المسند ٣/ ١٥٩)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس وقت سفر سے آتے تو مدینہ کی دیواروں کی طرف دیکھتے اور اپنی سواری کو دوڑاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو بسبب محبت مدینہ کے اس کو جلد چلاتے۔ (بخاری)

٢٧٤٥ - (١٩) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٧٣٣٣ ومسلم الحدیث رقم (٤٦٤ـ ١٣٦٥) وابن ماجه الحدیث رقم ٣١١٥ والموطا الحدیث رقم ١٠ من کتاب الجامع واحمد فی المسند ٣/ ١٤٩)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو احد پہاڑ نظر آیا تو فرمایا: ''یہ پہاڑ ہے ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں' یا الٰہی! تحقیق ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرام کیا اور میں حرام کرتا ہوں اس جگہ کو کہ جو درمیان ❶ دونوں طرفوں سنگستان مدینہ کے ہے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دونوں طرفوں سنگستان مدینہ کے ہے الخ یہ دو سنگستان مدینہ کی مشرقی اور مغربی حد ہیں الخ۔

٢٧٤٦ - (٢٠) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ١٤٨٢ ومسلم الحدیث رقم (٥٠٤ـ ١٣٩٢)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احد پہاڑ ہے کہ ہم کو دوست ❶ رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ہم کو دوست رکھتا ہے الخ معلوم ہوا کہ جس دل میں نبی ﷺ کی محبت نہیں وہ پتھر سے سخت اور بدتر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہاڑوں کو بھی شعور و ادراک ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٧٤٧ - (٢١) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا فِيْ حَرَمِ

سیدنا سلیمان بن ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَدِيْنَةِ الَّذِىْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَبَهٗ ثِيَابَهٗ فَجَآءَ مَوَالِيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا يَّصِيْدُ فِيْهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَا اَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَيْكُمْ ثَمَنَهٗ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداود الحديث رقم ٢٠٣٧ واحمد فی المسند ١/ ١٧٠)

کو پکڑا جو مدینہ کے حرم میں شکار کرتا تھا' جس کو رسول اللہ ﷺ نے حرام ٹھہرایا' تو سعد رضی اللہ عنہ نے اس کے کپڑے چھین لئے' اس کے مالک آئے اور سعد سے رضی اللہ عنہ کلام کیا اس کے مقدمہ میں' تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسے رسول اللہ ﷺ نے حرام ٹھہرایا ہے حرم اور فرمایا: ''جو شخص کسی کو پکڑے کہ وہ اس میں شکار کرتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس کا اسباب چھین لے'' پس میں تم کو وہ چیز واپس نہیں کروں گا جو کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دلوائی ہے' لیکن اگر تم چاہو تو میں تم کو اس کی قیمت دے دوں گا (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٧٤٨- (٢٢) وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلٰى لِسَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيْدًا مِنْ عَبِيْدِ الْمَدِيْنَةِ يَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرَةِ الْمَدِيْنَةِ فَاَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِىْ لِمَوَالِيْهِمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى اَنْ يُّقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ شَىْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ اَخَذَهٗ سَلَبُهٗ۔ (رواه ابو داوٗد) (ابوداود الحديث رقم ٢٠٣٨)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سیدنا صالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے غلاموں میں سے کئی غلام پائے جو کہ مدینہ کے درخت کاٹتے تھے' تو سعد رضی اللہ عنہ نے ان کا اسباب لے لیا اور کہا' یعنی غلاموں کے مالکوں کو' میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ منع فرماتے تھے مدینہ کے درخت سے کچھ کاٹا جائے اور فرمایا: ''جو اس میں سے کچھ ❶ کاٹے تو اس کا اسباب اس شخص کے لیے ہے جو اس کو پکڑے۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ ایک جماعت نے ان احادیث سے مدینہ کے حرم ہونے پر استدلال کیا ہے اور وہاں کا شکار حرام ہونے پر اور درخت توڑنے پر اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالکؒ اور ان کے موافقین کا اور احناف نے دلیل لی ہے مدینہ کے شکار کے حلال ہونے پر حدیث ''یا ابا عمیر مافعل النغیر'' سے اور نغیر ایک چڑیا ہے کہ وہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے بھائی کے پاس تھی اور وہ مرگئی تو آپ نے اس سے پوچھا کہ وہ کیا ہوئی' حالانکہ اس حدیث سے ان کا استدلال محض بے کار ہے اس لئے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا ان احادیث کے فرمانے سے پہلے پکڑی گئی ہو جب شکار حرام نہ ہوا ہو' دوسرا احتمال یہ ہے کہ اس کو مدینہ کے حرم سے باہر سے پکڑ کر لائے ہوں اور جب ''نغیر'' کی حدیث میں احتمال ہوا تو قابل استدلال نہ رہی خصوصاً ان احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں جن میں مدینہ کے حرم ہونے پر نص صریح ہے۔

٢٧٤٩- (٢٣) وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَّعِضَاهَهٗ حُرُمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَقَالَ مُحْىِ السُّنَّةِ وَجٌّ ذَكَرُوْا اَنَّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِىُّ اَنَّهٗ بَدَلَ اَنَّهَا۔ (ابوداود

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شکار وج کا اور درخت کانٹے دار اس کے حرام ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ❶ لیے حرام کئے گئے ہیں۔'' (ابوداؤد) اور محی السنۃ نے کہا کہ علماء نے وج ذکر کیا کہ تحقیق وہ طائف کی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحدیث رقم ۲۰۳۲ واحمد فی المسند ۱/ ۱۶۵) جانب ہے اور کہا خطابی نے لفظ انہ بدل انھا کے ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ کے لیے الخ اس حدیث کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وج میں نہ شکار کیا جائے اور نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور احناف نے اس حدیث کا بھی خلاف کیا ہے اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

۲۷۵۰- (۲۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔ (الترمذی الحدیث رقم ۳۹۱۷ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۱۱۲ واحمد فی المسند ۲/ ۷۴)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ طاقت رکھے کہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے کہ وہ مدینہ میں مرے کیونکہ میں اس شخص کے لیے شفاعت ❶ کروں گا جو مدینہ میں مرے گا۔“ (ترمذی، احمد) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح باعتبار سند کے غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ شفاعت کروں گا الخ سبحان اللہ ہر مومن کو چاہیے کہ عمر کے آخری حصہ میں یا جب امراض کا ہجوم ہو اور موت کا احتمال ہو تو مدینہ میں چلا جائے اگر مدینہ کی نیت سے راہ میں بھی مر جائے تو امید ہے کہ حق تعالیٰ وہی ثواب دے گا۔

۲۷۵۱- (۲۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰخِرُ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِيْنَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ (الترمذی الحدیث رقم ۳۹۱۹)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آخر بستی اسلام کی بستیوں سے خراب ہونے میں مدینہ ہوگا۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۷۵۲- (۲۶) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةِ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۳۹۲۳)

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ تم ان بستیوں میں سے جس بستی میں اترو گے، پس وہی تمہاری ہجرت کا گھر ہے، مدینہ یا بحرین ❶ یا قنسرین۔“ (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ بحرین دریائے عمان میں ایک جزیرہ ہے اور قنسرین شام کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۷۵۳- (۲۷) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ میں کانے دجال کے داخل ہونے کا خوف نہیں، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۷۹ واحمد فی المسند ۵/ ۴۷)

دن ❶ مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ❷ اور ہر دروازہ پر دو دو فرشتے ہوں گے۔" (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس دن الخ یعنی دجال کے نکلنے کے دن۔ ❷ یعنی سات راستے ہوں گے۔

۲۷۵۴- (۲۸) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَاجَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۸۵ ومسلم الحدیث رقم (۴۶۶۔ ۱۳۶۹)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "یا الٰہی! ❶ مدینہ میں اس سے دو چند برکت کر کہ جو تو نے مکہ میں کی۔" (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کہ یا الٰہی الخ یعنی مدینہ کی روزی میں بہ نسبت مکہ کی روزی کے دو چند برکت دے۔

۲۷۵۵- (۲۹) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جِوَارِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَ صَبَرَ عَلَى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا وَّ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ مَنْ مَّاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْآمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

آل خطاب کے ایک شخص سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا: ❶ "جس شخص نے ارادۃً میری زیارت کی (تو) قیامت کے دن وہ میرے پڑوس میں ہوگا اور جو شخص کہ مدینہ میں رہا اور اس کی سختیوں پر صبر کیا تو میں اس کے لیے قیامت کے دن گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا اور جو شخص دونوں حرموں میں سے ایک میں مرے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن امن والوں میں سے اٹھائے گا۔"

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا الخ ان احادیث سے بعض مالکیہ اور بعض ظاہریہ نے نبی ﷺ کی قبر شریف کی زیارت کے وجوب پر استدلال کیا ہے لیکن یہ دونوں احادیث اور دوسری جتنی احادیث اس باب میں وارد ہیں وہ تمام ضعیف بلکہ موضوع ہیں اور حدیث کی معتبر کتابوں میں ان کا کوئی نشان نہیں۔ ابن قدامہ نے اپنی کتاب "الصارم المنکی علی نحر ابن سبکی" میں ان تمام احادیث کو پرکھا ہے اور سب کا واہی ہونا ثابت کیا ہے' جمہور علماء کے نزدیک نبی ﷺ کی مرقد مبارک کی زیارت مستحب ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی تصنیفات اور فتاوی میں اس کا مستحب ہونا ذکر کیا ہے اور اس میں علماء کا خلاف بیان نہیں کیا۔

۲۷۵۶- (۳۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَّنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس شخص نے حج کیا' پھر میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ ہوگا مانند اس شخص کے جس نے میری زندگانی میں میری زیارت کی۔" (بیہقی نے دونوں احادیث شعب الایمان میں نقل کی ہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: یہ روایت من گھڑت ہے۔

۲۷۵۷- (۳۱) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا وَ قَبْرٌ يُحْفَرُ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَمَا قُلْتَ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا اِنَّمَا اَرَدْتُّ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَكُوْنَ قَبْرِيْ بِهَا مِنْهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا) (الموطا الحديث رقم ۳۳ من كتاب الجهاد)

سیدنا یحیٰی بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور ایک قبر کھودی جا رہی تھی' تو ایک شخص نے قبر میں جھانکا اور کہا قبر مومن کی بہت بری خواب گاہ ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بری ہے وہ چیز جو تو نے کہی'' اس شخص نے کہا' میرا یہ منشا نہیں تھا بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے' آپ نے فرمایا: ''واقعی اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے کے برابر کوئی چیز نہیں'' ❶ پھر فرمایا: ''زمین کا کوئی ٹکڑا مجھ کو اتنا محبوب نہیں کہ وہاں قبر ہو مدینہ سے۔'' آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ (مالک نے مرسل روایت کیا ہے)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں ہے کوئی چیز الخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کو پسند فرمایا یعنی اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ شہید ہونے کے برابر اور کوئی مرتبہ نہیں ہے لیکن مدینہ میں مرنا یہ بھی ایک قسم کی فضیلت ہے۔

۲۷۵۸- (۳۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ وَ فِيْ رِوَايَةٍ وَ قُلْ عُمْرَةٌ وَّحَجَّةٌ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ۱۵۳٤ وابوداود حديث رقم ۱۸۰۰ وابن ماجه حديث رقم ۲۹۷٦ واحمد فی المسند ۱/ ۲٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ وادی عقیق میں فرماتے تھے: میرے پاس آج کی رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھ اور کہہ ❶ عمرہ حج میں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''کہہ عمرہ اور حج۔'' (بخاری)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور کہہ عمرہ حج میں الخ یعنی کفار جو حج کے مہینہ میں عمرہ کرنا برا سمجھتے تھے یہ ان کا باطل خیال تھا عمرہ حج کے مہینہ میں داخل ہو گیا۔

❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

خرید وفروخت کے مسائل

بَابُ الْكَسْبِ وَ طَلَبِ الْحَلَالِ

کسب اور طلب حلال کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٧٥٩ - (١) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ۔

(رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٠٧٢)

سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں کھایا کسی نے کوئی کھانا کبھی بہتر اس سے کہ جو کھائے وہ اپنے ہاتھوں کی کمائی سے اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کے عمل ❶ سے کھاتے تھے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اپنے ہاتھوں کے عمل سے الخ داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے اور اپنا حال لوگوں سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی تو اس کو ترک کر دیتے' ایک رات ایک بوڑھی عورت سے پوچھا داؤد کیسا آدمی ہے؟ اس نے کہا' آدمی تو اچھا ہے لیکن ملک کے محصول سے کھاتا ہے تو اس وقت سے داؤد علیہ السلام نے محنت کرنا شروع کی اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے لوہے کو نرم کر دیا اور وہ اپنے ہاتھ سے اس کی زرہ بناتے اور بیچ کر کھاتے۔

٢٧٦٠ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَآ اَمَرَبِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَآ اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَ قَالَ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَارَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّيَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَ مَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَ مَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَ مَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَ غُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پاک ہے' نہیں ❶ قبول کرتا مگر پاک کو اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس چیز کے ساتھ حکم کیا جس کے ساتھ کہ رسولوں کو حکم کیا' فرمایا: اے رسولو! حلال رزق سے کھاؤ اور اچھے عمل کرو۔'' اور فرمایا: اے مومنو! حلال کھانوں سے کھاؤ جو کچھ کہ ہم نے تم کو دیا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ جو لمبا سفر کرتا ہے' پراگندہ بال اور پاؤں غبار آلودہ' آسمان کی طرف اپنے ہاتھوں کو لمبا کر کے کہتا ہے' اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام' اس کا پینا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶۵۔ ۱۰۱۵) والترمذی الحدیث رقم ۲۹۸۹ والدارمی الحدیث رقم ۲۷۱۷ واحمد فی المسند ۲/ ۳۲۸)

حرام' اس کا پہننا حرام ہے اور حرام کے ساتھ پرورش کیا گیا' تو ❷ اس شخص کی دعا کہاں قبول کی جائے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں قبول کرتا مگر پاک کوالخ معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بے فائدہ بات ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبول نہیں کرتا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے' وہ ناپاک چیز کو کس طرح قبول کرے۔ ❷ پس کہاں الخ یعنی ہر چند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن جب اس کا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہوا تو دعا قبول ہونے کی کون سی صورت ہے' خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا۔

۲۷۶۱ - (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَآ اَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۰۵۹)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ نہیں پرواہ کرے گا آدمی کسی مال کے لینے سے' آیا حلال ❶ سے لیا ہے یا حرام سے؟'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ آیا حلال الخ جیسے اس دور کا حال ہے کہ جس طرح کا مال ملتا ہے اسے سمیٹتے چلے جاتے ہیں گویا موت اور قیامت کی کوئی خبر نہیں ہے۔

۲۷۶۲ - (۴) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَ الْحَرَامُ بَيِّنٌ وَ بَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اِسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَ مَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَ اِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَ اِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَ اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۵۲ ومسلم الحدیث رقم (۱۰۷-۱۵۹۹) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۲۹ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۰۵ والنسائی الحدیث رقم ۴۴۵۳ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۹۸۴ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۳۱ واحمد فی المسند ۴/ ۲۶۷)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حلال ❶ ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور حلال اور حرام کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں' بہت سے آدمی ان کو نہیں جانتے' جو شخص شبہ کی چیزوں سے بچا' اس نے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو پاک کیا اور جو شبہ کی چیزوں میں پڑا وہ حرام میں پڑ جائے گا چرواہے کی طرح کہ چراتا ہے گرد چراگاہ کے' قریب ہے کہ اس میں جانور چریں' خبردار ہو جاؤ! ہر بادشاہ کے لیے چراگاہ ہے' خبردار ہو جاؤ! چراگاہ اللہ کی حرام چیزیں ہیں' خبردار ہو جاؤ! آدمی کے بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے' جس وقت وہ درست ہوتا ہے تو اس کا سارا بدن درست ہوتا ہے اور جس وقت وہ بگڑتا ہے تو اس کا سارا بدن بگڑتا ہے' خبردار ہو جاؤ! وہ ❷ ٹکڑا دل ہے۔'' (بخاری' مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ حلال ظاہر ہے الخ دنیا کی تمام چیزوں کی تین اقسام ہیں حلال و حرام اور شبہ والی' جو چیزیں حلال ہیں وہ قرآن اور حدیث میں صاف کھلی اور سب مسلمانوں میں مشہور ہیں جیسے کھیتی' سوداگری' مزدوری' گائے' بکری' اونٹ' دودھ' شہد' میوے اور جو حرام ہیں وہ بھی مشہور ہیں جیسے ناحق قتل' شراب' سور' جوا' حرام کاری' چوری' دغابازی' جھوٹ اور اسی طرح دوسری چیزیں' ان کو سب حرام جانتے ہیں یہاں تک کہ جاہل بھی اور شبہ والی وہ چیز ہے جو حلال سے بھی مشابہت رکھتی ہے اور حرام سے بھی جیسے کسی چیز میں علما کا اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو' کوئی حرام تو اس کو چھوڑ دے اس میں دین کا بچاؤ ہے اس لیے کہ شاید وہ حرام چیزوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ ❷ وہ ٹکڑا دل ہے الخ یعنی جب دل میں ایمان رچا تو آنکھ' کان' ہاتھ' پاؤں سب خود بخود سنور جاتے ہیں اس لیے کہ دل تمام بدن کا بادشاہ ہے پھر اگر دل ہی بگڑ جائے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے' آنکھ عورتوں کو دیکھتی ہے' کان غیبت اور باجوں کی آواز پر بے ہوش ہیں' زبان لقمہ حرام چٹ رہی ہے موت کا اور نہ قیامت کا کچھ غم ہے نہ قیامت کا کچھ ڈر۔

۲۷٦۳- (٥) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٤١۔ ١٥٦٨ وابوداؤد الحديث رقم ٣٤٢١ والترمذی الحديث رقم ١٢٧٥ و الدارمی الحديث رقم ٢٦٢١ واحمد فی المسند ٣/ ٤٦٤)

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کتے کی قیمت پلید ہے' زنا کار عورت کی خرچی (کمائی) حرام ہے اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ❶ ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ خبیث ہے الخ اور اسی فصل کی آخری حدیث میں آئے گا کہ ابوطیبہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھجوروں کا ایک صاع دینے کا ارشاد فرمایا' تو ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ پچھنے لگانے والے کی اجرت محض حرام نہیں ہے بلکہ اس میں ایک قسم کی کراہت ہے اس کا صرف کرنا اپنے کھانے پینے میں مناسب نہیں ہے بلکہ جانوروں کی خوراک میں صرف کرنا بہتر ہے جیسے اسی باب کی فصل ثانی میں آئے گا کہ محیصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے والے کی کمائی کی بابت پوچھا تو آپ نے منع کیا' انہوں نے ضرورت بیان کی تو فرمایا: پانی لانے کے اونٹوں کو کھلا دے اب تعارض نہ رہا۔

۲۷٦٤- (٦) وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٢٣٧ ومسلم الحديث رقم ٣٩۔ ١٥٦٧ وابوداؤد الحديث رقم ٣٤٢٨ والترمذی الحديث رقم ١٢٧٦ والنسائی الحديث رقم ٤٦٦٦ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٥٩ والدارمی الحديث رقم ٢٥٦٨ والمؤطا الحديث رقم ٦٨ من كتاب البيوع

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''کتے کی قیمت سے منع کیا' زانیہ عورت کی خرچی (کمائی) اور کاہن ❶ کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحمد فی المسند ۲/ ۱۱۸)

فوائد الحدیث: ❶ کاہن کی اجرت سے الخ کاہن شامل ہے رمال' جفار' پنڈت وغیرہ سب کو جو آئندہ کی خبر بتلائے۔

۲۷۶۵ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ كَسْبِ الْبَغِیِّ وَلَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَ مُوْكِلَهٗ وَ الْوَاشِمَةَ وَ الْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۲۳۸ واحمد فی المسند ۲/ ۳۰۹)

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت ❶ کتے کی قیمت اور زانیہ عورت کی خرچی (کمائی) سے منع فرمایا اور سود لینے والے' سود دینے والے' جسم گودنے والی' ❷ گدوانے والی اور مصور پر لعنت کی۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ خون کی قیمت سے الخ خون کے بیچنے سے پچھنے لگانے پر اجرت لینا مراد ہے۔

❷ یعنی بدن میں سوئی سے سرمہ یا نیل وغیرہ بھرنا' لوگ پیشانی یا رخساروں یا ہاتھوں پر مختلف تصویریں بنواتے ہیں۔

۲۷۶۶ - (۸) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَ هُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَ الْمَیْتَةِ وَ الْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ فَاِنَّهٗ تُطْلٰی بِهَا السُّفُنُ وَ یُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَحَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۲۳۶ ومسلم الحدیث رقم (۷۱ ۔ ۱۵۸۱) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۴۸۶ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۹۷ والنسائی الحدیث رقم ۴۲۵۶)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے سال سنا اور آپ مکہ میں تھے آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب' مردار' سور اور بتوں کا بیچنا حرام کیا۔ پس کہا گیا' اے اللہ کے رسول! ہم کو مردار کی چربی کے متعلق خبر دیجئے' کیونکہ وہ ملی جاتی ہیں کشتیوں پر اور چکنے کئے جاتے ہیں اس کے ساتھ چمڑے اور اس کے ساتھ لوگ چراغ جلاتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''اس سے ایسا نفع اٹھانا جائز نہیں' وہ حرام ہے' پھر اسی وقت فرمایا: لعنت کرے اللہ تعالیٰ یہودیوں پر کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے جانوروں کی چربیاں حرام کیں تو وہ چربی کو پگھلاتے' پھر اس کو بیچتے' پھر ❶ اس کی قیمت کھاتے تھے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پھر اس کی قیمت کھاتے الخ ظاہر میں انہوں نے یہ حیلہ کیا کہ چربی نہیں کھائی اور اس کی قیمت کھائی لیکن اللہ تعالیٰ دلوں کی باتیں جانتا ہے اور کیا عجب ہے کہ حیلہ کرنے والوں کو اصل گناہ کرنے والوں سے زیادہ عذاب ہو۔

۲۷۶۷ - (۹) وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۲۲۳' مسلم الحدیث رقم ۷۲-۱۵۸۲'

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود کو مارے' ان پر چربیاں حرام کی گئیں' تو انہوں نے ان کو پگھلایا اور ان کو بیچا۔'' (بخاری' مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النسائی الحدیث رقم ٤٢٥٧ الدارمی الحدیث رقم ٢١٠٤ واحمد فی المسند ١/ ٢٥)

٢٧٦٨- (١٠) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٤٢- ١٥٦٩) وابوداوٗد الحدیث رقم ٣٤٧٩ والترمذی الحدیث رقم ١٢٧٩ وابن ماجہ الحدیث رقم ٢١٦١ والدار قطنی الحدیث رقم ٢٧١ من کتاب البیوع)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور ❶ بلی کی قیمت سے منع کیا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور بلی کی قیمت سے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلی کی بیع درست نہیں اور جنہوں نے اس کے خلاف کہا اور بلی کی بیع کو درست کہا ہے تو ان پر یہ حدیث حجت ہے اور کتا خواہ شکاری ہو خواہ غیر شکاری' ائمہ ثلاثہ اور جمہور کے نزدیک اس کی بیع مطلقاً جائز نہیں ہے' جبکہ نسائی نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع کیا مگر شکاری کتے کی (قیمت سے نہیں)۔

٢٧٦٩- (١١) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَیْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَلَہٗ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَ اَمَرَ اَھْلَہٗ اَنْ یُّخَفِّفُوْا عَنْہُ مِنْ خَرَاجِہٖ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ٢١٠٢ ومسلم الحدیث رقم (٦٤- ١٥٧٧) وابوداوٗد الحدیث رقم ٣٤٢٤ والترمذی الحدیث رقم ١٢٧٨ والموطا الحدیث رقم ٢٦ من کتاب الاستئذان واحمد فی المسند ٣/ ١٧٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے کھجوروں سے ایک صاع دینے کا حکم کیا اور اس کے مالکوں کو حکم فرمایا کہ ''اس سے اس کے خراج سے تخفیف کریں۔'' (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٧٧٠- (١٢) عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَطْیَبَ مَآ اَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ وَ اِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیِّ اِنَّ اَطْیَبَ مَآ اَکَلَ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِہٖ وَ اِنَّ وَلَدَہٗ مِنْ کَسْبِہٖ. (الترمذی الحدیث رقم ١٣٥٨ والنسائی الحدیث رقم ٤٤٥٠ وابن ماجہ الحدیث رقم ٢٢٩٠ و الدارمی الحدیث رقم ٢٥٣٧ واحمد فی المسند ٦/ ١٦٢)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین اس چیز کی کہ جو کھاتے ہو تم' وہ چیز ہے کہ جو تمہارے کسب سے حاصل ہو اور تحقیق اولاد تمہاری تمہارے کسب سے ہے۔'' (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) اور ابوداؤد اور دارمی کی ایک روایت میں ہے ''بہترین اس چیز کی کہ آدمی نے کھائی ہے وہ چیز ہے جو اس کے کسب سے حاصل ہو اور اولاد اس کی اس کے کسب ❶ سے ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کے کسب سے ہے الخ اگر والدین محتاج ہوں تو ان کا خرچ اولاد پر واجب ہے جب وہ خود کمانے کے قابل نہ ہوں اور اگر محتاج یا عاجز نہ ہوں تو پھر بھی اولاد کے مال سے کھا سکتے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ والدین کے لئے اولاد کا مال بھی حلال اور طیب ہے اور اولاد کا مال اپنے کمائے ہوئے مال کی طرح ہے۔

٢٧٧١ - (١٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَ لَا يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ اِلَى النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (البغوی الحدیث رقم ٢٠٣٠ واحمد فی المسند ١/ ٣٨٧)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں کماتا بندہ مال حرام' پھر اس سے صدقہ کرے پھر ❶ اس سے قبول کیا جائے اور نہیں ❷ خرچ کرتا مال ❸ حرام میں سے' پھر برکت دی جائے اس کے لیے اس مال میں اور نہیں چھوڑتا اپنے پیچھے حرام مال مگر یہ کہ اس کا توشہ آگ کی طرف ہوتا ہے' تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ برائی کو برائی سے دور نہیں کرتا لیکن برائی کو بھلائی کے ساتھ ❹ دور کرتا ہے تحقیق پلید مال پلیدی کو دور نہیں کرتا۔'' (احمد اور اسی طرح شرح السنہ میں ہے۔)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھر اس سے قبول کیا جائے الخ یعنی حرام مال میں سے اگر صدقہ دے تو قبول نہیں ہوتا۔ ❷ اور نہیں خرچ الخ یعنی اپنے نفس پر۔ ❸ یعنی حرام مال میں سے جو خرچ کرے اس میں برکت نہیں ہوتی۔ ❹ یعنی بلکہ حلال مال برائی کو دور کرتا ہے۔

٢٧٧٢ - (١٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔) (الدارمی الحدیث رقم ٢٧٧٦ واحمد فی المسند ٣/ ٣٢١ والبیهقی فی شعب الایمان ٥/ ٥٦ الحدیث رقم ٥٧٦١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہشت میں وہ گوشت داخل نہیں ہوگا جو حرام کھانے سے تیار ہوا ہے اور جو گوشت حرام کھانے سے تیار ہوا تو دوزخ کی آگ اس کی زیادہ حق دار ہے۔'' (احمد' دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٧٧٣ - (١٥) وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ وَ اِنَّ الْكَذِبَ

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات یاد کی کہ اس چیز کو چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈالے اس چیز کو اختیار کر جو تجھے شک میں نہ ڈالے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رِيْبَةٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ۔) (الترمذی الحدیث رقم ۲۵۱۸ والنسائی الحدیث رقم ۵۷۱۱ والدارمی ۲/ ۳۱۹ الحدیث رقم ۲۵۳۲ واحمد فی المسند ۱/ ۲۰۰)

اس لیے کہ حق اطمینان دل کا باعث ہے اور باطل شک اور تردد کا باعث ہے۔'' (احمد' ترمذی' نسائی نے نقل کی اور دارمی نے پہلا جملہ ❶ روایت کیا)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پہلا جملہ یعنی ''دع ماير يبك الى مالا يريبك'' فقط اور معنی اس جملہ کے یہ ہیں کہ جب پائے تو اپنے دل کو کہ کسی چیز میں شک کرنے والا خواہ اقوال سے ہو یا اعمال سے تو اس کو چھوڑ دے اور اس چیز کی طرف رجوع کر کہ جس میں تجھے شک نہ ہو اس لئے کہ شک ہونا کسی چیز میں اس کے باطل ہونے کی علامت ہے اور اطمینان حقانیت کی علامت ہے پس یہ قاعدہ کسی چیز کے حسن و قبح اور حلال و حرام کے پہچاننے کا ہے لیکن یہ متحقق نہیں ہوتا مگر اچھے نفسوں میں جو تقویٰ اور عدالت کے ساتھ متصف ہوں۔

۲۷۷۴ - (۱۶) وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا وَابِصَةُ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ وَقَالَ اِسْتَفْتِ نَفْسَكَ اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ ثَلَاثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ۔ (رواه احمد و الدارمي) (الدارمی الحدیث رقم ۲۵۳۳ واحمد فی المسند ۴/ ۲۲۸)

سیدنا وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے وابصہ! تو نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھنے کے لئے آیا ہے؟'' میں نے کہا' جی ہاں! راوی نے کہا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں جمع کیں اور میرے سینے کو انگلیوں کے ساتھ مارا اور فرمایا: ''فتویٰ پوچھ اپنے نفس سے' فتویٰ ❶ پوچھ اپنے دل سے' تین بار اور فرمایا نیکی وہ چیز ہے کہ اس کی طرف جی قرار پکڑے اور آرام پکڑے طرف اس کی دل اور گناہ وہ چیز ہے کہ جو دل میں کھٹکے اور سینہ میں تردد کرے اگر چہ لوگ تجھ کو فتویٰ دیں۔'' (احمد' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس کا شاہد صحیح سند سے موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے نفس سے فتویٰ پوچھ الخ دل سے پوچھنا اس صورت میں ہے کہ دلیل شرعی معلوم نہ ہو اور جب شرعی دلیل موجود ہو تو پھر دل کے فتویٰ کی ضرورت نہیں۔

۲۷۷۵ - (۱۷) وَعَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرًا لِّمَا بِهِ بَأْسٌ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة) (الترمذی الحدیث رقم ۲۴۵۱ وابن ماجه الحدیث رقم ۴۲۱۵)

سیدنا عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ متقیوں کے درجہ کو نہیں ❶ پہنچتا یہاں تک کہ وہ ایسی چیزوں کو چھوڑ دے کہ جس میں قباحت نہیں اس چیز سے بچنے کے لیے کہ جس میں قباحت ❷ ہے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں پہنچتا الخ یعنی پرہیز گار نہیں ہوتا۔ ❷ کہ اس میں قباحت ہے الخ یعنی مباح کو ترک کر دے حرام سے بچنے کے لئے مثلاً نامحرم عورت سے بات کرنا درست ہے مگر اس سے بات نہ کرے اس ڈر سے کہ کہیں حرام کاری کا ذریعہ نہ ہو۔

۲۷۷٦- (۱۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَ هَا وَ مُعْتَصِرَ هَا وَشَارِبَهَا وَ حَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَ سَاقِيَهَا وَ بَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَ الْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرٰى لَهٗ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة)

(الترمذی الحدیث رقم ۱۲۹۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۳۸۱)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارہ میں دس شخصوں پر لعنت کی ''شراب کے نچوڑنے والے، نچڑوانے والے، پینے والے، اٹھانے والے اور اس پر کہ جس کی طرف اٹھائی گئی اور پلانے والے اور بیچنے والے اور اس کی قیمت کھانے والے اور ❶ اس کے خریدنے والے پر اور اس پر کہ جس کے لیے خریدی گئی۔'' (ترمذی وابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پینے والے کے لئے یا تجارت کے لئے بطریق وکالت یا ولایت کے قیمت لے۔

۲۷۷۷- (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَ شَارِبَهَا وَ سَاقِيَهَا وَ بَائِعَهَا وَ مُبْتَاعَهَا وَ عَاصِرَ هَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَ حَامِلَهَا وَ الْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ (رواه ابوداؤد وابن ماجة)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۳٦۷٤ وابن ماجه ۲/ ۱۱۲۱ الحدیث رقم ۳۳۸۰ واحمد فی المسند ۲/ ۲۵)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت کی ہے ❶ اس کے پینے والے، اس کے پلانے والے، اس کے بیچنے والے کو اور اس کے خریدنے والے کو اور اس کے نچوڑنے والے کو اور اس کے نچڑوانے والے کو اور اس کے اٹھانے والے کو اور جس کی طرف اٹھائی گئی۔'' (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لعنت کی الخ اس لئے کہ یہ ام الخبائث ہے اور احتمال ہے کہ مراد شراب سے شراب کی کمائی کھانے والا ہو اور نچوڑنے والا ہے وہ جو شراب بنانے کے لئے انگور کا شیرہ نچوڑے خواہ اپنے لئے نچوڑے خواہ دوسرے کے لئے اور اسی طرح نچڑوانے والا خواہ اپنے لئے نچڑوائے خواہ دوسرے کے لئے اور بیچنے والا خواہ وکیل ہو یا دلال اور جو کوئی انگور بیچے شراب نچوڑنے والے کے ہاتھ اور اس سے اس کی قیمت لے تو وہ لعنت کے زیادہ لائق ہے۔

۲۷۷۸- (۲۰) وَعَنْ مُحَيِّصَةَ اَنَّهُ اسْتَاذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُجْرَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَاذِنُهُ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ۔ (رواه مالك والترمذی وابوداؤد وابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳٤۲۲ والترمذی

سیدنا محیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے والے کی مزدوری کے متعلق اجازت طلب کی تو آپ نے اس کو منع کیا پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: ''اس کو اپنے اونٹ کو کھلا اور ❶ اس کو اپنے غلام کو کھلا۔'' (مالک، ترمذی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحديث رقم ١٢٧٧ واحمد في المسند ٥/ ٤٣٥) ابوداؤد، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور کھلا اس کو اپنے غلام کو الخ اس سے معلوم ہوا کہ سینگی لگانے والے کی اجرت بالکل حرام نہیں ہے ورنہ آپ غلاموں اور اونٹوں کو کھلانے کی بھی اجازت نہ دیتے۔

٢٧٧٩- (٢١) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔) (البغوی الحديث رقم ٢٠٣٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور ❶ گانے والیوں کی کمائی سے منع کیا ہے۔" (شرح السنہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور گانے والیوں کی کمائی سے الخ اس حدیث میں وہ لونڈیاں مراد ہیں جن کا پیشہ بدکاری ہے اور وہ اجرت پر گاتی ہیں جیسے ہمارے دور میں رنڈیاں اور کسبیاں ہیں ان کی کمائی بالاتفاق حرام ہے اور اگلی حدیث میں بھی وہی لونڈیاں مراد ہیں جن کا پیشہ بدکاری ہے۔

٢٧٨٠- (٢٢) وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِيْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ فِيْ بَابِ مَايَحِلُّ اَكْلُهُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (الترمذی الحديث رقم ١٢٨٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٦٨ واحمد في المسند ٥/ ٢٦٤)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "گانے والی لونڈیوں کو بیچو نہ ان کو خریدو اور نہ لونڈیوں کو گانا سکھلاؤ اور ان کی قیمت حرام ہے اور اس کی مانند یہ آیت نازل کی گئی ہے" اور بعض آدمیوں میں سے وہ ہیں کہ کھیل کی بات مول لیتے ہیں۔" (احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی ضعیف ہے اور ہم سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث عن اکل الھر باب مایحل اکلہ میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٧٨١- (٢٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حلال کمائی کا طلب کرنا فرض ہے بعد ❶ فرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ. (رواه البيهقى فى شعب الايمان) (رواه البيهقي الحديث رقم ٤٧٤١)

کے۔" (بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بعد فرض کے الخ یعنی بعد ان احکام کے جو مقرر ہیں جیسے روزہ وغیرہ یا فرض سے ایمان مراد ہے یعنی ایمان لانے کے بعد حلال طلب کرنا فرض ہے اور اپنی ذات کے لئے اور ان کے لئے جن کا خرچ اس پر واجب ہے محنت کر کے روزی کمانا فرض ہے۔

٢٧٨٢ - (٢٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَابَاْسَ اِنَّمَاهُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَ اِنَّهُمْ اِنَّمَايَاْ كُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَيْدِيْهِمْ. (رواه رزين)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے قرآن لکھنے کی مزدوری کے متعلق پوچھا گیا فرمایا: کچھ مضائقہ نہیں' سوائے اس کے نہیں کہ وہ نقش کھینچنے والے ہیں اور وہ نہیں کھاتے مگر ❶ اپنے ہاتھوں کے کام سے (رزین)

حکم الحدیث: ابوداؤد نے اسے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر اپنے ہاتھوں کے کام سے الخ گویا سائل نے کتابت پر مزدوری لینے کو اچھا نہ جانا تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کاتب الفاظ کی صورتوں کے نقوش کھینچتے ہیں اور محنت کرتے ہیں اور اپنے کام کی مزدوری لیتے ہیں' قطع نظر اس سے کہ قرآن ہو یا غیر قرآن۔

٢٧٨٣ - (٢٥) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَ كُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ. (رواه احمد) (احمد فى المسند ٤/ ١٤١)

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا گیا' اے اللہ کے رسول! کون سا کسب پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر مشروع بیع۔" ❶ (احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شرع میں صحیح ہو یعنی اگر ہاتھ سے کسب نہ کرے تو تجارت کرے جس میں دیانت اور امانت ہو یہ بھی کسب طیب ہے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ افضل کسب وہ ہے جو ہاتھ سے کیا جاتا ہے جیسے زراعت اور کتابت وغیر ذلک۔

٢٧٨٤ - (٢٦) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِى كَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيْعُ اللَّبَنَ وَ يَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ اللَّبَنَ وَ تَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ وَ مَا بَاْسٌ بِذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَا رُوَالدِّرْهَمُ. (رواه احمد) (احمد فى المسند ٤/ ١٣٣)

ابوبکر بن ابی مریم تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی دودھ بیچتی ❶ تھی اور مقدام رضی اللہ عنہ اس کی قیمت وصول کرتے تھے' تو مقدام رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ سبحان اللہ! لونڈی دودھ بیچتی ہے اور آپ دودھ قیمت وصول کرتے ہیں' تو انہوں نے کہا' ہاں! اور اس کا مضائقہ نہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: "لوگوں پر زمانہ آئے گا' نہیں فائدہ دے گا اس میں مگر دینار ❷ اور درہم۔" (احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دودھ بیچتی تھی الخ یعنی سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ کے جانوروں کا۔ ❷ مگر دینار و درہم' حقیقت میں یہ زمانہ اس حدیث کا مصداق ہے' لوگوں کے ہاں اہل کمال کی کوئی قدر نہیں ہے اور نالائق مال داروں کی قدر ہے۔

٢٧٨٥ - (٢٧) وَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ وَ إِلَى مِصْرَ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَأَتَيْتُ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَالَكَ وَ لِمُتَّجَرِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَبَّبَ اللّٰهُ لِأَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهُ أَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ۔ (رواه احمد و ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٢١٤٨)

نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ❶ شام اور مصر کی طرف سامان بھیجتا تھا پھر میں نے عراق کی طرف سامان بھیجا اور میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا' تو میں نے ان کو کہا' ام المومنین! میں شام کی طرف ❷ تجارت کا سامان لے جاتا تھا اور اب عراق کی طرف سامان لے جانے کا ارادہ کرتا ہوں' انہوں نے فرمایا ایسا نہ کر' کیا ❸ ہے تیرے لیے اور تیری تجارت کے لیے پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جس وقت کسی کے لیے روزی کا کوئی سبب بن جائے تو وہ ❹ اس کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ اس کے لیے متغیر ہو یا اس کو نقصان ہو۔'' (احمد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سامان بھیجتا الخ یعنی اپنے وکلاء کو تجارت کے مال واسباب کے ساتھ بھیجتا ہے۔ ❷ شام کی طرف الخ یعنی اس سے پہلے۔ ❸ کیا ہے الخ یعنی اپنی تجارت کو کیوں چھوڑتا ہے جو کہ پہلے کرتا تھا۔ ❹ پس اس کو نہ چھوڑ دے الخ یہ حدیث ایک عمدہ قاعدہ ہے جس پر چلنے سے ہمیشہ خوشی اور بے فکری رہتی ہے جو لوگ اپنے رزق کے لئے ایک پر قناعت نہیں کرتے ان کو بجائے امن کے تکلیف ہو جاتی ہے ایسی دولت سے کیا فائدہ جس میں راحت نہ ہو یہ ساری محنت اپنے آرام کے لئے ہے اور جب آرام ہی نہ ہو تو اس مال داری سے فقیری اچھی ہے۔

٢٧٨٦ - (٢٨) وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخَرِّجُ لَهُ الْخَرَاجَ فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِي مَا هٰذَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ مَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ مَا أُحْسِنُ الْكَهَانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ قَالَتْ فَأَدْخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ۔ (رواه البخاري) (البخاري الحديث رقم

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا وہ خراج ❶ دیتا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی کمائی سے کھاتے تھے' پس ایک دن غلام ایک چیز لایا اس میں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھایا پھر غلام نے ان کو کہا' جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا' کیا ہے یہ؟ غلام نے کہا' میں ایک آدمی کے لیے جاہلیت ❷ میں غیب کی خبر بتاتا تھا حالانکہ میں یہ خبر دینا اچھی طرح نہیں جانتا تھا لیکن میں اس کو فریب دیتا تھا پس (ایک دفعہ) وہ مجھ سے ملا' تو اس نے دی مجھ کو بدلے اس خبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۸٤۲

بتانے کے پس یہ وہ چیز ہے کہ کھائی تم نے اس میں سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر ❸ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا پس قے کی اور باہر ڈالی ہر چیز جو کہ ان کے پیٹ میں تھی۔"

(بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ خراج الخ یعنی اس کے ذمہ اس کی کمائی میں سے کچھ مال مقرر تھا۔ ❷ جاہلیت میں الخ یعنی حالت کفر میں۔

❸ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ الخ یعنی اپنے حلق میں اس حدیث سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کیونکہ اس میں حرمت مغلظ تھی کہانت اور فریب ہونے کی وجہ سے' اس لیے اس کو اچھی طرح نکالا اور اس سے امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ جو کوئی حرام کھائے اور وہ اس کو جانتا تھا یا نہ لیکن بعد میں جانا تو اس پر لازم ہے کہ جو کچھ کھایا ہے اسے فی الفور قے کر دے اور امام غزالی نے منہاج العابدین میں لکھا ہے کہ یہ ورع کے قبیل سے ہے اور کہا ہے کہ حکم ورع کا یہ ہے کہ نہ لے تو کسی سے کچھ یہاں تک کہ پوری تحقیق کرے اور یقین حاصل ہو کہ اس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے' وگرنہ اسے واپس کر دے۔

۲۷۸۷- (۲۹) وَ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِیَ بِالْحَرَامِ۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بہشت میں وہ بدن داخل نہیں ہوگا ❶ جو کہ حرام مال کے ساتھ پرورش کیا گیا ہو۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ داخل نہیں ہوگا الخ۔ یعنی بغیر عذاب کے اچھے لوگوں کے ساتھ۔

۲۷۸۸- (۳۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّهٗ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَاَعْجَبَهٗ وَ قَالَ لِلَّذِیْ سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ لَكَ هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَ هُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِیْ مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهٗ فِیْ سِقَائِیْ وَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهٗ فَاسْتَقَاءَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔)

(البیھقی الحدیث رقم ۵۷۷۱)

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور ان کو اچھا لگا' اور ان کو جس شخص نے دودھ پلایا تھا انہوں نے اس سے پوچھا کہ تجھ کو یہ دودھ کہاں سے ملا؟ اس نے بتایا کہ وہ ایک پانی ❶ پر گیا تھا' وہاں کئی چار پائے ❷ تھے' زکوٰۃ کے چار پایوں سے اور ❸ وہ پلاتے تھے' پس انہوں نے میرے لئے ان کا دودھ دوہا' تو میں نے اس کو اپنی مشک میں ڈال لیا اور یہ دودھ وہی ہے پس ❹ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ڈالا اور اس کو قے کر دیا۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا)

حکم الحدیث: یہ ضعیف اور منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک پانی پر الخ یعنی کنوئیں یا چشمہ پر کہ اس کا نام لیا۔ ❷ چار پائے تھے الخ یعنی اونٹ بکری وغیرہ۔

❸ اور وہ پلاتے تھے الخ یعنی لوگوں کو دودھ۔ ❹ پس عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ڈالا الخ یعنی اپنے منہ میں۔

۲۷۸۹- (۳۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى ثَوْبًا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا جو شخص ایک کپڑا دس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِعَشْرَةِ دَرَاهِمَ وَ فِيْهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ صَلَاةً مَادَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَ قَالَ صُمَّتَا اِنْ لَّمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُهٗ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ قَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔) (البیهقی الحدیث رقم ٦١١٤)

درہم میں خریدے اوران میں ایک درہم حرام کا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا جب تک کہ اس پر یہ کپڑا رہے' پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں داخل کیں اور کہا' بہرے ہوں یہ دونوں اگر نہ سنا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ اس کو فرماتے تھے۔ (احمد نے' بیہقی فی شعب الایمان اور کہا اس کی اسناد ضعیف ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ

معاملات میں نرمی کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٧٩٠ - (١) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَابَاعَ وَ اِذَا اشْتَرٰى وَ اِذَا اقْتَضٰى۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٠٧٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٠٣)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو نرمی کرتا ہے' جب وہ بیچتا ہے' جب وہ خریدتا ہے اور جب وہ تقاضا کرتا ہے۔'' (بخاری)

٢٧٩١ - (٢) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَآ اَعْلَمُ قِيْلَ لَهٗ اُنْظُرْ قَالَ مَآ اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَ اُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَ اَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔) (البخاری الحدیث رقم ٣٤٥١ ومسلم الحدیث رقم (٢٦۔ ١٥٦٠) والدارمی الحدیث رقم ٢٥٣٦ واحمد فی المسند ٥/ ٣٩٥)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ایک شخص ان لوگوں میں سے تھا جو تم سے پہلے تھے اس کے پاس فرشتہ آیا تاکہ اس کی روح قبض کرے تو اس شخص سے کہا گیا کہ کیا تو نے کوئی نیک عمل کیا ہے؟ اس نے کہا' میں نہیں جانتا' اس کو کہا گیا کہ سوچ' اس نے کہا میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ میں دنیا میں لوگوں سے معاملات کرتا تھا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور میں غنی کو مہلت دیتا تھا اور مفلس کو معاف کرتا تھا' پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشت میں داخل کیا۔'' (بخاری' مسلم)

٢٧٩٢ - (٣) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اللّٰهُ اَنَا

اور مسلم کی ایک اسی طرح کی روایت میں سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور ابی مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے پس اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحَقُّ بِذَامِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ۔ (مسلم الحديث رقم ٢٦۔ ١٦٠٧) وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٠٩ واحمد في المسند ٤/ ١١٨)

فرمایا: میں اس کے متعلق تجھ سے زیادہ لائق ہوں' میرے بندے ❶ سے درگزر کرو۔"

فوائد الحدیث: ❶ میرے بندے سے درگزر کرو الخ سبحان اللہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر کس قدر عنایت ہے کہ ایک ذرہ سی نیکی پر اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے حقیقت یہ ہے کہ وہاں اخلاق اور عجز درکار ہے خدمت کے لئے تو ہزاروں ایسے غلام موجود ہیں جو کبھی نہیں تھکتے پھر اگر خدمت بھی ہو تو سبحان اللہ کیا کہنا لیکن غرور اور تکبر اور ریاء کا نام نہ ہو ورنہ وہ خدمت سب لغو ہے اور ایسی عبادت سے جو غرور میں ڈالے وہ گناہ بہتر ہے جس پر بندہ اپنے مالک کے سامنے گڑگڑائے اور عاجزی کرے۔

٢٧٩٣ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلَفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٣٢-١٦٠٧ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٠٩ واحمد في المسند ٤/ ١١٨)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(مال کے) بیچنے میں زیادہ قسم اٹھانے سے بچو اس لئے کہ وہ بیچنے میں رواج دیتی ہے پھر برکت کو کھو دیتی ہے۔" (مسلم)

٢٧٩٤ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٢٠٨٧ ومسلم الحديث رقم ١٣١۔ ١٦٠٦) وابوداؤد الحديث رقم ٣٣٣٥ والنسائي الحديث رقم ٤٤٦١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: "قسم سامان بیچنے کے لیے سبب ہے اور برکت ❶ کے مٹنے کا سبب ہے۔" (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور برکت کے مٹنے کا سبب ہے الخ یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم اس طرح نہ اٹھائے کہ واللہ! یہ چیز اتنے کی ہے اور فلاں شخص اتنی قیمت مجھ کو دیتا تھا میں نہ مانا' سو فرمایا کہ اس میں آدمی دھوکہ کھا جاتا ہے چیز تو بک جاتی ہے لیکن اس مال میں برکت نہیں رہتی۔

٢٧٩٥ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ اَبُوْذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٧١۔ ١٠٦)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن نہ کلام ❶ کرے گا' نہ ان کی طرف دیکھے گا ❷ اور نہ ہی ان کو پاک ❸ کرے گا اور ان کے لیے درد دینے والا عذاب ہے" ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا' خیر سے محروم ہوں اور نقصان اٹھائیں' اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں' آپ نے فرمایا: "پانچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والنسائی الحدیث رقم ٤٤٥٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٠٨ والدارمی الحدیث رقم ٢٦٠٥ واحمد فی المسند ٥/ ١٥٨)

❹ دراز کرنے والا' احسان ❺ جتانے والا اور جھوٹی قسم سے سودا بیچنے والا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کلام نہیں کرے گا الخ یعنی مہربانی اور عنایت کے ساتھ۔ ❷ ان کی طرف نہیں دیکھے گا الخ یعنی بنظر رحمت ❸ اور نہ ان کو پاک کرے گا الخ یعنی گناہوں سے۔ ❹ پانچے دراز کرنے والا الخ یعنی جس کا پاجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے۔ ❺ احسان جتلانے والا الخ یعنی کسی چیز کے دینے کے بعد۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٧٩٦ - (٧) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ۔) (الترمذی الحدیث رقم ١٢٠٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٣٩)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بڑا سچا' امانت دار تاجر ❶ انبیاء' صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔'' (ترمذی اور دارمی اور دارقطنی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ساتھ انبیاء الخ تجارت کے ساتھ سچائی اور امانت داری بہت مشکل ہے اکثر تاجر جھوٹ بولتے ہیں اور سود لیتے ہیں اور جو کوئی تاجر سچا امانت دار متقی اور پرہیزگار ہوگا تو اس کو ایسا درجہ ملے گا۔

٢٧٩٧ - (٨) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔ (ابن ماجه الحدیث رقم ٢١٣٩)

اور روایت کیا یہ ابن ماجہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٧٩٨ - (٩) وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمّٰی فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمَاسِرَةَ فَمَرَّبِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَاَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ یَامَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَیْعَ یَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔ (رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٣٢٦ والترمذی الحدیث رقم ١٢٠٨ والنسائی الحدیث رقم ٤٤٦٣ وابن ماجه

سیدنا قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمارا نام سماسرہ ❶ رکھا جاتا تھا پس ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اور آپ نے ہمارا ایک نام رکھا جو کہ پہلے نام سے بہتر تھا' آپ نے فرمایا: اے تجار کی جماعت! بے شک بیع میں بے فائدہ باتیں ہوتی ہیں اور قسم اٹھائی جاتی ہے پس بیع ❷ کو صدقہ کے ساتھ ملاؤ۔'' (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحدیث رقم ۲۱۴۵)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تاجروں کا گروہ، ہمارا نام سماسرہ جمع سمسار کی ہے یعنی دلال سوداگری اور بازار والوں کو عرب لوگ یہی کہتے۔
❷ بیع کو صدقہ کے ساتھ ملاؤ الخ یعنی کچھ خیرات بھی کیا کرو اپنے بیوپار میں سے تا کہ وہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

۲۸۹۹- (۱۰) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔) (الترمذی الحدیث رقم ۱۲۱۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۱۴۵ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۳۸ واحمد فی المسند ۳/ ۴۲۸)

سیدنا عبید بن رفاعۃ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: ''فاجر ❶ تاجر قیامت کے دن اکٹھے کئے جائیں گے مگر جس شخص نے پرہیزگاری ❷ کی اور ❸ نیکی کی اور سچ بولا۔'' (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فاجر الخ یعنی دروغ گو اور نافرمان۔ ❷ پرہیزگاری کی الخ یعنی خیانت اور فریب نہ کیا۔
❸ نیکی کی الخ یعنی لوگوں سے اچھا سلوک کیا اور مفلس کو مہلت دی۔

۲۸۰۰- (۱۱) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۱۲۰۸)

اور روایت کیا بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ الْخِيَارِ

خرید و فروخت میں اختیار کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۸۰۱- (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِيِّ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ أَوْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیچنے اور خریدنے والا ہر ایک ان میں سے اپنے ساتھی پر اختیار ❶ رکھتا ہے جب ❷ تک کہ وہ جدا نہ ہوں مگر بیع ❸ خیار میں۔'' (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے ''جس وقت خرید و فروخت کریں بائع اور مشتری تو ہر ایک ان میں سے اختیار رکھتا ہے اپنی بیع میں جب تک کہ نہ جدا ہوں یا ان کی بیع بشرط خیار کے ہو اور جس وقت ان کی بیع بشرط خیار کے ہوگی تو پھر اختیار واجب ہوا'' اور ترمذی کی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِخْتَرْ بَدْلَ اَوْ يَخْتَارًا۔ (البخاری الحدیث رقم ۲۱۰۷ ومسلم الحدیث رقم ۴۳/ ۱۵۳۱ وابوداوٗد الحدیث رقم ۳۴۵۴ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۴۵ والنسائی الحدیث رقم ۴۴۶۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۱۸۱ ومالك الحدیث رقم ۷۹ من کتاب البیوع واحمد فی المسند ۲/ ۵۲)

روایت میں اس طرح ہے ''بائع ومشتری اختیار کے ساتھ ہیں جب تک کہ وہ جدا نہ ہوں مگر یہ کہ اختیار کی شرط کریں'' اور بخاری ومسلم کی روایت میں اس طرح ہے: ''مگر یہ کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو کہے کہ اختیار کی شرط کر'' یہ عبارت بدلے او یختار کے واقع ہوئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اختیار رکھتا ہے الخ کہ بیع کو ثابت رکھے یا فسخ کر دے۔ ❷ جب تک کہ جدا نہ ہوں اس حدیث سے دلیل ہے اختیار مجلس کے ثبوت پر بائع اور مشتری دونوں کے لئے یہاں تک کہ وہ دونوں مجلس بیع سے جدا ہوں یعنی وہاں سے اور کہیں چلے جائیں اپنے جسم سے جدا ہو جائیں اور جمہور صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام نووی نے شرح مسلم میں اور صاحب روضہ نے الروضۃ الندیہ میں ان میں سے بہت سے صحابہ کو بیان کیا ہے اور یہی مذہب تمام محدثین کا ہے۔ ❸ مگر بیع خیار میں الخ یعنی اگر بائع اور مشتری بیع کرتے وقت یہ شرط لگا لیں کہ اتنے دنوں تک اختیار ہے تو پھر اس صورت میں بائع اور مشتری کے جدا ہونے سے اختیار باطل نہ ہوگا۔

۲۸۰۲- (۲) وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۰۷۹ ومسلم الحدیث رقم (۴۷۔ ۱۵۳۲) والترمذی الحدیث رقم ۱۲۴۶ واحمد فی المسند ۳/ ۴۰۳)

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بائع اور مشتری اختیار کے ساتھ ہیں جب تک کہ وہ دونوں جدا نہ ہوں اور اگر ❶ وہ دونوں سچ کہیں اور ❷ بیان کریں تو ان دونوں کے لیے ان کی بیع میں برکت دی جاتی ہے اور اگر عیب چھپائیں اور جھوٹ بولیں ❸ (تو پھر) ان کی بیع میں سے برکت دور کر دی جاتی ہے۔'' (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سچ کہیں الخ یعنی فروخت کی جانے والی چیز کی حالت اور اس کی قیمت میں۔ ❷ بیان کریں الخ یعنی فروخت کی جانے والی چیز کا نقائض اور اس کی قیمت کے۔ ❸ دور الخ اس حدیث سے بھی خیار مجلس ثابت ہوا اور معلوم ہوا کہ خرید و فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہے یہی سبب ہے کہ اب اکثر سوداگروں اور مال داروں کے مال میں برکت نہیں رہتی کیونکہ کاروبار جھوٹ اور دغا بازی بہت رائج ہو گئی ہے۔

۲۸۰۳- (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهٗ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۱۱۷ ومسلم الحدیث رقم ۴۸-۱۵۲۲ وابوداوٗد الحدیث رقم ۳۵۰۰

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں بیع کے معاملہ میں فریب دیا جاتا ہوں آپ نے فرمایا ''جس وقت تو بیع کرے تو کہہ کہ فریب نہیں ہے ❶ (دین میں)'' (چنانچہ بیع کے وقت) وہ شخص یہ کہا کرتا تھا۔ (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والنسائی الحدیث رقم ٤٤٨٤ والموطا الحدیث رقم ٩٨ من کتاب البیوع واحمد فی المسند ٢ / ٨)

فوائد الحدیث: ❶ پس کہہ نہیں ہے فریب الخ یعنی اگر دھوکا دے گا تو چیز واپس کر دوں گا گویا مول لینا بشرط پسند ہوا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٨٠٤ - (٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ أَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و النسائی)

(ابوداؤد الحدیث رقم ٣٤٥٦ والترمذی الحدیث رقم ١٢٤٧ والنسائی الحدیث رقم ٤٤٨٣ واحمد فی المسند ٢ / ١٨٣)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے نقل کیا اس نے اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک کہ وہ دونوں جدا نہ ہوں مگر یہ کہ بیع خیار ہو یعنی جس بیع میں خیار شرط ہو اور بائع یا مشتری کو یہ جائز نہیں ❶ کہ اپنے ساتھی سے اس خوف کی وجہ سے جدا ہو کہ (کہیں) وہ اس سے چیز کے واپس کرنے کا مطالبہ نہ کر دے۔'' (ترمذی و ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جائز نہیں الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جدا ہونے سے جسموں کا جدا ہونا مراد ہے اور خود سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جو گزشتہ متفق علیہ حدیث کے راوی ہیں یہی معنی سمجھے تھے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی بیع کو پورا کرنا چاہتے تو عقد کے بعد چند قدم چلتے (تاکہ جدائی ہو جائے) پھر اس کے پاس لوٹ آتے اور اگر تفرق سے اقوال مراد ہوتا یعنی ایجاب وقبول کا ہو جانا جیسے احناف کا مذہب ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان کرنا کہ بائع اور مشتری کو اپنے صاحب سے اس ڈر سے جدا ہونا جائز نہیں کہ کہیں اس کا صاحب اقالہ طلب نہ کرے بے کار تھا۔

٢٨٠٥ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ اثْنَانِ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ۔)

(ابوداؤد الحدیث رقم ٣٤٥٨)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری آپس میں جدا نہ ہوئیں مگر رضا ❶ سے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن یا صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر رضا سے الخ یعنی جب تک کہ بائع اور مشتری آپس میں لین دین کا معاملہ رضامندی سے مکمل نہ کر لیں تو اس وقت تک جدا نہ ہوں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٨٠٦ - (٦) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو بیچنے کے بعد اختیار دیا۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔) حسن صحیح غریب ہے۔)

(الترمذی الحدیث رقم ۱۲۴۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ الرِّبٰوا

سود کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۸۰۷ – (۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبَا وَ مُؤْكِلَهٗ وَ كَاتِبَهٗ وَ شَاهِدَيْهِ وَ قَالَ هُمْ سَوَآءٌ۔ (مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۰۶ ـ ۱۵۹۸) والترمذی الحدیث رقم ۱۲۰۶)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے، دینے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا وہ ❶ برابر ہیں۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ وہ برابر ہیں الخ یعنی گناہ میں۔ اب جو مسلمان تحصیلدار یا منصف سود کا فیصلہ کرتے ہیں اور سود دلاتے ہیں اور جو اہل کار اور منشی سود کا حساب لکھتے ہیں وہ بھی اس حدیث کی رو سے ملعون ہیں' ان کو توبہ کرنا چاہیے اور ایسی نوکری پر خاک ڈالنا چاہیے اور لکھنے والے اور گواہ وغیرہ کو لعنت کی وجہ ان کے ناجائز کام پر مددگار ہونے کی ہے اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ سود کا لکھنا اور اس پر گواہ بننا حرام ہے۔

۲۸۰۸ – (۲) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَ الْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۸۱ـ ۱۵۸۷) والترمذی الحدیث رقم ۱۲۰۶)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سونا سونے کے بدلے چاندی، چاندی کے بدلے گندم، گندم کے بدلے جو، جو کے بدلے کھجور، کھجور کے بدلے اور نمک، نمک کے بدلے جبکہ وہ ایک دوسرے کے مانند ❶ ہوں برابر برابر دست بدست فروخت کیا جائے' اور جب کہ یہ اقسام مختلف ہوں تو پھر جس طرح چاہو بیچو بشرطیکہ بیع دست بدست ہو۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مانند ہوں یعنی مقدار میں برابر ہوں جیسا کہ اس کی تاکید آگے خود بیان کر دی۔

۲۸۰۹ – (۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ وَ الشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَ الْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے' چاندی' چاندی کے بدلے' گیہوں' گیہوں کے بدلے' جو' جو کے بدلے' کھجور' کھجور کے بدلے' اور نمک' نمک کے بدلے بیچنا درست ہے در حال یہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔ اَلْآخِذُ وَ الْمُعْطِیْ فِیْهِ سَوَآءٌ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۸۲۔ ۱۵۸٤)

ایک دوسرے کی مانند ہوں دست بدست' پس جس نے زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا تو اس نے سود کا معاملہ کیا اس میں لینے والا اور دینے والا برابر ہے۔'' (مسلم)

۲۸۱۰- (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ لَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَ لَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ لَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَ لَاتَبِيْعُوْا مِنْهَا غَآئِبًا بِنَاجِزٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِیْ رِوَايَةٍ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَ لَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ۔(متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۱۷۷ ومسلم الحدیث رقم (۷۵۔ ۱۵۸٤) والنسائی الحدیث رقم ٤٥۷۰ والموطا الحدیث رقم ۳۰ من کتاب البیوع واحمد فی المسند ۳/ ۹۳)

انہی (سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونا سونے کے بدلہ نہ فروخت کرو مگر برابر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو' اور چاندی' چاندی کے بدلہ نہ فروخت کرو مگر برابر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور نہ اُن میں سے غائب کو حاضر کے بدلہ میں فروخت کرو۔ ❶ (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں ہے: ''سونے کو سونے کے بدلہ اور چاندی کو چاندی کے بدلہ میں فروخت نہ کرو مگر یہ کہ وہ وزن میں برابر ❷ ہوں۔''

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ ان میں سے غائب کو حاضر کے بدلہ میں فروخت کرو الخ یعنی نقد کے بدلہ میں ادھار کے وعدہ پر فروخت نہ کرو۔ ❷ مگر یہ کہ وہ وزن میں برابر ہوں الخ اس سے معلوم ہوا کہ سونے کا زیور سونے کے بدلہ یا چاندی کا چاندی کے بدلہ میں فروخت کرے تو وزن میں برابر ہوں اور زیور بنوائی کی قیمت لینا جائز نہیں' ورنہ زیادتی لازم آئے گی' اس طرح زیور یا سونے کا برتن اگر اشرفیوں کے بدلہ میں فروخت کیا جائے تو ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور جمہور علماء کے نزدیک کمی بیشی جائز نہیں ہے اسی حدیث کی رو سے اور شافعی رحمہ اللہ اور بعض علماء کے نزدیک اگر زیور یا برتن والا اپنی بنوائی کے بدلے میں کچھ سونا زیادہ لے تو درست ہے' حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے اور شوکانی رحمہ اللہ نے سیل جرار میں عدم جواز کو ترجیح دی ہے۔

۲۸۱۱- (٥) وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۹۳۔ ۱۵۹۲)

سیدنا معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تھا' آپ فرماتے تھے: ''طعام' طعام کے بدلہ میں برابر ❶ برابر۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ برابر برابر کے ساتھ الخ یعنی غلہ کو اس غلہ کی جنس کے برابر فروخت کرنا چاہیے۔

۲۸۱۲- (٦) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَ هَآءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونا سونے کے بدلہ میں سود ❶ ہے' مگر دست بدست اور چاندی' چاندی کے بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست' گندم گندم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَ هَآءَ وَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ٢١٣٤ ومسلم الحدیث رقم ٧٩-١٥٨٦ وابوداؤد الحدیث رقم ٣٣٤٨ والترمذی الحدیث رقم ١٢٤٣ والنسائی الحدیث رقم ٤٥٥٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٥٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٧٨ والموطا الحدیث رقم ٣٨ من کتاب البیوع)

بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست اور جَو جَو کے بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست' اور کھجور کھجور کے بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سود ہے الخ یعنی اگر چہ دونوں برابر ہوں اور اگر دونوں برابر ہوں اور بیع نقد بہ نقد ہو تو درست ہے' اس باب کی ان پانچ احادیث سے معلوم ہوا کہ ان ماپ تول کی چیزوں کے بدلنے اور فروخت کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت تو یہ کہ ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اس میں شرط یہ ہے کہ اسی وقت دست بدست بدلہ وعدہ نہ ہو اور اگر وزن میں کمی بیشی ہوئی اور دوسری غائب ہو تو پھر یہ سود ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا سونے سے بدلنا یا گندم کا جو سے بدلنا' تو اس میں شرط یہ ہے کہ دست بدست ہو' اس میں کمی بیشی سود نہیں' مثلاً ایک کلو گندم کا دو کلو جو سے بدلنا درست ہے اور اگر دست بدست نہ ہو تو گیہوں آج دے اور جو کل لے تو یہ سود ہرگز درست نہیں۔

٢٨١٣- (٧) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَ قَالَ فِى الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔) (البخاری الحدیث رقم ٢٢٠١ ومسلم الحدیث رقم (٩٥- ١٥٩٣) والنسائی الحدیث رقم ٤٥٥٣ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٧٧ والموطا الحدیث رقم ٢١ من کتاب البیوع)

سیدنا ابوسعید اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر پر عامل بنایا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اچھی کھجوریں لایا تو آپ نے فرمایا: ''کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟'' اس نے کہا اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! نہیں' ہم ایک صاع اچھی کھجور کے بدلہ میں دو صاع کے اور دو صاع بدلہ میں تین صاع کے لیتے ہیں' تو آپ نے فرمایا کہ اس طرح نہ کر ❶ بلکہ ملی جلی تمام کو فروخت کر قیمتاً پھر عمدہ کھجور قیمتاً خرید کر اور فرمایا کہ: ''وزن میں بھی اسی طرح کر۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہ کر تو اس طرح الخ یعنی ناقص کھجوروں کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہی جنس میں زیادہ دینا لینا سود ہے ایسا نہ کر بلکہ اس کی تدبیر یہ ہے کہ ناقص کو قیمتاً بیچ اور پھر اس کی قیمت سے عمدہ قسم کا مال خرید کر' اسی طرح وزن کی جانے والی تمام چیزیں جیسے گندم' جو اور نمک اور چنے وغیرہ ہیں' ان میں بھی اسی طرح کرنا چاہیے۔

٢٨١٤- (٨) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ جَآءَ بِلَالٌ اِلٰى

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا قَالَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ۲۳۱۲ ومسلم الحدیث رقم (۹۶۔ ۱۵۹۴) والنسائی الحدیث رقم ۴۵۵۷)

کے پاس اچھی قسم کی کھجور لائے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''یہ کہاں سے لائے ہو؟'' انہوں نے کہا کہ میرے پاس ناکارہ کھجوریں تھیں پس میں نے وہ دو صاع ایک ❶ صاع کے بدلہ میں فروخت کیں' آپ نے فرمایا: آہ (یہ تو) عین سود ہے عین سود ہے' تو یہ نہ کر ❷ لیکن جس وقت کہ خریدنے کا ارادہ ❸ کرے تو کھجور فروخت کر اور بیع ❹ کے ساتھ' پھر اس کے بدلہ میں اچھی کھجور خرید کر۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ایک صاع کے بدلہ الخ یعنی اچھی قسم کے۔ ❷ نہ کر الخ یعنی اس طرح نہ کرنا چاہیے۔ ❸ ارادہ کرے الخ یعنی کھجوروں کے خریدنے کا۔ ❹ اور بیع کے الخ یعنی بدلہ درہم کے یا غلہ کے بدلہ میں۔

۲۸۱۵- (۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَآءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَهُ حَتّٰى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ أَوْ حُرٌّ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۲۳۔ ۱۶۰۲) والترمذی الحدیث رقم ۱۲۳۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۸۶۹)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا تو اس نے نبی ﷺ سے ہجرت ❶ پر بیعت کی اور آپ کو معلوم نہ ہوا کہ یہ غلام ہے' اس کا مالک اس کو ڈھونڈتا ہوا آیا' تو اس کو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کو میرے ہاتھ بیچ پس اسے ❷ خریدا دو سیاہ رنگ کے غلاموں کے بدلے اور کسی سے نہ بیعت کی اس کے بعد یہاں تک کہ اس سے پوچھ لیتے کہ غلام ہے یا آزاد۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ہجرت پر الخ یعنی آپ ﷺ سے عہد کیا کہ اپنے وطن سے نکل کر خدمت بابرکت میں حاضر ہوں گا۔ ❷ پس اسے دو سیاہ رنگ کے غلاموں کے بدلہ میں خرید لیا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک غلام کا دو غلام کے بدلہ میں فروخت کرنا جائز ہے۔

۲۸۱۶- (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۴۲۔ ۱۵۳۰) والنسائی الحدیث رقم ۴۵۴۷)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے ایسے ڈھیر کے کہ جس کی مقدار معلوم نہیں' معین پیمانہ سے ماپی ہوئی کھجور کے بدلہ میں فروخت کرنے سے منع فرمایا۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ معین پیمانہ کے بدلہ الخ اس لئے کہ جب جنس ایک ہو تو برابر بیچنا چاہیے اور یہاں احتمال ہے کہ ایک طرف کھجوریں وزن میں زیادہ ہوں البتہ اگر دوسری جنس کے بدلہ میں فروخت کرے تو قباحت نہیں ہے۔

۲۸۱۷- (۱۱) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيهَا

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے خیبر کے دن ❶ ایک ہار بارہ دینار میں خریدا' اس میں سونا اور نگینے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُّ فِيهَا اَكْثَرَ مِنِ اثْنَىٰ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ۔ (رواه مسلم)

(مسلم حديث رقم ۹۰/۱۵۹۱، ابوداؤد حديث رقم ۳۳۵۲، الترمذى الحديث رقم ۱۲۵۵، النسائى حديث رقم ۴۵۷۳ واحمد فى المسند ۶/ ۲۱)

تھے ❷ تو میں نے اس ہار کو جدا کیا تو میں نے اس میں بارہ دینار سے زیادہ سونا پایا' میں نے نبی ﷺ کے روبرو اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''سونا اور نگینے کو جدا ❸ جدا کر کے فروخت کرنا چاہیے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ خیبر کے دن الخ یعنی خیبر کے سال۔ ❷ یعنی سونے میں سے نگینے نکال ڈالے۔ ❸ جدا جدا کر کے الخ یعنی اس کا سونا نگینوں وغیرہ سے جدا کیا جائے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سونا کسی اور چیز کے ساتھ لگا ہو تو اس کو سونے کے بدلہ میں فروخت کرنا درست نہیں جب تک سونا علیحدہ نہ کیا جائے' پھر سونے کو سونے کے بدلہ میں برابر برابر وزن کر کے فروخت کرنا چاہیے اور دوسری چیز کے لیے اختیار ہے کہ جتنے داموں پر چاہے اسے فروخت کرے اور جب کہ کسی چیز میں چاندی لگی ہو اور وہ چاندی کے بدلہ میں فروخت کی جائے تو اس میں بھی یہی حکم ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۲۸۱۸ - (۱۲) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا اٰكِلُ الرِّبٰوا فَاِنْ لَّمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ وَ يُرْوٰى مِنْ غُبَارِهٖ۔ (رواه احمد و ابوداؤد والنسائى و ابن ماجة) (ابوداؤد الحديث رقم ۴۵۶۰ وابن ماجه الحديث رقم ۲۲۵۴)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ کوئی باقی نہیں رہے گا مگر سود کا کھانے والا تو اگر وہ سود نہ کھائے گا تو اس کو اس کا بخار پہنچے گا اور ایک روایت ❶ میں اس طرح ہے کہ اس کے غبار سے۔'' (احمد' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ اس کے غبار سے الخ یعنی بجائے ''من بخارہ'' بھی مروی ہے یہ زمانہ جس کا اس حدیث میں ذکر ہے موجودہ زمانہ ہے بعض پرہیزگار ایسے ہیں جو سود نہیں کھاتے لیکن اپنے بیاہ شادی اور دنیا کی ضروریات میں سودی روپیہ لیتے ہیں تو یہ بھی گناہ میں ایسا ہی ہے بعض اس سے بھی بچتے ہیں تو سودی روپیہ دوسروں کو دلاتے ہیں' بعض سود کے گواہ بن جاتے ہیں' بعض سود کے فیصلے کرتے ہیں اور پیٹ کے لئے یہ حرام اپنے اوپر لیتے ہیں' غرض ایسے آدمی بہت کم ہیں جو ان سب بلاؤں سے پاک ہوں۔

۲۸۱۹ - (۱۳) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَ لَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَ لَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَ لَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَ لَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَ لَا الْمِلْحَ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونا سونے کے بدلہ میں' نہ چاندی' چاندی کے بدلہ میں' نہ گندم' گندم کے بدلہ میں اور نہ جو' جو کے بدلہ میں اور نہ کھجور' کھجور کے بدلہ میں اور نہ نمک' نمک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَ الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَ الشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ وَ التَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَ الْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ۔ (رواه الشافعی) (النسائی الحدیث رقم ٤٥٦٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٥٤)

کے بدلہ میں فروخت کرو مگر برابر برابر' نقد بنقد اور ہاتھوں ہاتھ لیکن سونے کو چاندی کے بدلہ میں' چاندی کو سونے کے بدلہ میں اور گندم کو جو کے بدلے اور جو کو گندم کے بدلہ میں اور کھجور کو نمک کے بدلہ میں اور نمک کو کھجور کے بدلہ میں ہاتھ بہ ہاتھ جس طرح چاہو فروخت کرو۔ (شافعی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٢٨٢٠- (١٤) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رواه مالك والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٣٥٩ والترمذی الحدیث رقم ١٢٢٥ والنسائی الحدیث رقم ٣/ ٦٥٤ الحدیث رقم ٣٣٥٩ والترمذی الحدیث رقم ١٢٢٥ والنسائی الحدیث رقم ٤٥٤٥ و ابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٦٤ والموطا ٢/ ٦٢٤ الحدیث رقم ٢٢ من كتاب البيوع واحمد فی المسند ١/ ١٧٥)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ سے خشک کھجور تازہ کھجور خریدنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: "کیا تازہ کھجور کم ہو جاتی ہے جب خشک ہو؟" کہا' ہاں! تو آپ نے اس کو اس سے ❶ منع کیا۔ (مالک' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس اس کو اس سے منع کیا الخ مالک' شافعی' احمد' محمد ابن حسن اور ابو یوسف رحمہم اللہ وغیرہم تمام علما نے اس حدیث پر عمل کیا ہے کہ تر کھجور کی بیع خشک کھجور کے ساتھ جائز نہیں ہے مگر احناف کے نزدیک برابر برابر بیچنا تر کا خشک کے ساتھ درست ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر محدثین نے ان کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور ابن قیم رحمہ اللہ نے یہاں احناف کا بڑے بسط سے رد کیا ہے۔

٢٨٢١- (١٥) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيْوَانِ قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ۔ (رواه فی شرح السنة) (مالك فی الموطا الحدیث رقم ٦٤ من كتاب البيوع)

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے بطریق ارسال کے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گوشت کے بیچنے سے بدلے حیوان کے' سعید رحمہ اللہ نے فرمایا گوشت کا حیوان کے بدلے بیچنا جوئے جاہلیت کے جوئے سے تھا۔ ❶ (شرح السنہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح اور مرسل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جاہلیت کے جوئے سے الخ مراد یہ ہے کہ جیسے جوئے سے لوگوں کا مال باطل طریقہ سے کھایا جاتا ہے ویسے ہی اس میں ہے اگرچہ کھانے کا طریقہ دونوں میں مختلف ہے۔

٢٨٢٢ - (١٦) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيْوَانِ بِالْحَيْوَانِ نَسِيْئَةً۔ (رواه الترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه، دارمی) (ابوداؤد الحدیث رقم ١٢٣٧ والترمذی الحدیث رقم ١٢٣٧ والنسائی الحدیث رقم ٤٦٢٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢٧٠ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٦٤ واحمد فی المسند ٥/ ١٢)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کے بدلہ میں وعدہ کے ساتھ حیوان بیچنے سے ❶ منع فرمایا۔'' (ترمذی وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ ودارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس کا شاہد صحیح سند سے موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بطریق وعدہ کے الخ یعنی جب دونوں طرف سے وعدہ ہو تو یہ معاملہ درست نہیں ہے اور اس معنی پر دلیل وہ حدیث ہے جس میں آپ نے ادھار کے ادھار پر بیچنے سے منع کیا اب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ اس کی معارض نہ ہوگی۔

٢٨٢٣ - (١٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَاْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٣٥٧ واحمد فی المسند ٢/ ١٧١)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لشکر کا سامان تیار کرنے کا حکم فرمایا، پس اونٹ ختم ہو گئے تو آپ نے اس کو حکم فرمایا: زکوٰۃ کے اونٹوں کے بدلہ میں ادھار پر اونٹ لے لے، تو ❶ عبداللہ اونٹوں کے، اونٹوں کی زکوٰۃ کے آنے تک دو اونٹوں کے بدلہ میں ایک اونٹ لے لیتے تھے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس عبداللہ لیتا تھا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیوان کی بیع حیوان کے بدل وعدہ پر جائز ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٨٢٤ - (١٨) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا رِبًا فِيْمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٢١٧٩ ومسلم الحدیث رقم ١٠١-١٥٩٦ والنسائی الحدیث رقم ٤٥٨٠ وابن

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سود ❶ وعدے میں ہے۔'' اور ایک روایت میں فرمایا: ''جو چیز دست بدست ہو اس میں سود نہیں۔'' (بخاری، مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماجہ الحدیث رقم ۲۲۵۷ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۸۰ واحمد فی المسند ۵/ ۲۰۰)

فوائد الحدیث: ❶ سود وعدہ میں ہے الخ سود ایک جنس پیمائشی یا وزنی میں زیادہ لینے کا نام ہے خواہ دست بدست ہو خواہ وعدہ پر اور اگر دو جنسیں ہوں تو وعدہ سود ہے زیادتی سود نہیں اور اس حدیث سے ظاہراً معلوم ہوا کہ دست بدست میں زیادہ لینا دینا سود نہیں مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب دو جنسیں ہوں جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا سود نہیں اس میں وعدہ سود ہے اس لئے کہ یہ حدیث مجمل ہے اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی احادیث مبین ہیں اور مجمل کا مبین پر محمول کرنا واجب ہے۔

۲۸۲۵- (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَ هُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّ ثَلَاثِيْنَ زِنْيَةً (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ وَ قَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ أَوْلَى بِهِ۔

(احمد فی المسند ۵/ ۲۲۵)

سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ غسیل الملائکہ ❶ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو آدمی ایک درہم سود کا ❷ کھائے اور وہ جانتا ہو کہ یہ گناہ میں چھتیس مرتبہ کے زنا سے بہت زیادہ ہے۔“ (احمد' دار قطنی) اور روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور بیہقی نے اس عبارت کو زیادہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کہ اس کا گوشت حرام مال سے تیار ہو تو دوزخ کی آگ اس کے لئے زیادہ لائق ہے۔“

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غسیل الملائکہ الخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کی طرف نکلنے کے لئے اعلان فرمادیا تو اس وقت یہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ سے ہم بستر تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان ان کے گوش باہوش میں پہنچا تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نفیر کی استجابت میں جلدی کی یہاں تک کہ جنابت کا غسل بھی نہ کیا' پھر لڑے اور شہید ہو گئے' جب دفن کرنے لگے تو ان کی بیوی نے اس بات کو ظاہر کیا لیکن ان کو بلا غسل دفن کیا گیا اور دفن سے پہلے فرشتوں نے ان کو غسل دیا۔ ❷ کہ یہ سود کا درہم ہے۔

۲۸۲۶- (۲۰) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءًا أَيْسَرُهَا أَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ۔ (ابن ماجه الحديث رقم ۲۲۷۴)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ سود کے گناہ کے ستر جز ❶ ہیں' ان میں سے ادنیٰ تر یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے (نکاح) زنا کرے۔“

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ستر جز ہے الخ یعنی ستر گناہوں کا مجموعہ ہے۔

۲۸۲۷- (۲۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّبَا وَ إِنْ كَثُرَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ تَصِيْرُ إِلٰى قُلٍّ۔ (رواهما ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سود اگرچہ زیادہ ہو لیکن اس کا انجام ❶ کمی کی صورت میں ہوتا ہے۔“ (یہ دونوں احادیث ابن ماجہ نے نقل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوٰی اَحْمَدُ الْاَخِیْرَ)۔ (ابن ماجه الحديث رقم ٢٢٧٩ واحمد في المسند ١/ ٣٩٥)

کیں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور احمد نے اخیر کی روایت کی۔)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ انجام الخ اس امر کا تجربہ ہو چکا ہے کہ مسلمان کو کبھی سود سے فلاح نہیں ہو سکتی۔ البتہ کافروں کا مال سود سے بڑھ جاتا ہے تو وہ کافر ہیں ان کو سود کی حرمت سے کیا غرض ان کو تو پہلے ایمان لانے کا حکم ہے۔

٢٨٢٨ - (٢٢) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُیُوْتِ فِیْهَا الْحَیَّاتُ تُرٰی مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَآءِ یَا جِبْرِیْلُ قَالَ هٰؤُلَآءِ اٰكِلَةُ الرِّبَا۔ **(رواه احمد و ابن ماجة)** (ابن ماجه الحديث رقم ٢٢٧٣ واحمد في المسند ٢/ ٣٦٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں شب معراج میں ایک قوم پر گزرا کہ ان کے پیٹ گھروں کی مانند تھے ان میں سانپ تھے جو معلوم ہوتے تھے ان کے پیٹوں کے باہر سے تو میں نے کہا اے جبرائیل! یہ لوگ کون ہیں؟ کہا یہ سود کھانے والے ہیں۔'' (احمد و ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٨٢٩ - (٢٣) وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَ مُؤْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَ مَانِعَ الصَّدَقَةِ وَ كَانَ یَنْهٰی عَنِ النَّوْحِ۔ **(رواه النسائی)** (النسائي الحديث رقم ٥١٠٣)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ سود لینے والے پر اس کے دینے والے اس کے لکھنے والے اور زکوۃ کے نہ دینے والے پر لعنت کرتے تھے اور آپ نوحہ کرنے سے منع کرتے تھے۔'' (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

٢٨٣٠ - (٢٤) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّ اٰخِرَ مَانَزَلَتْ اٰیَةُ الرِّبَا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَ لَمْ یُفَسِّرْ هَالَنَا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّیْبَةَ۔ **(رواه ابن ماجة والدارمی)** (ابن ماجه الحديث رقم ٢٢٧٦)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری آیت ❶ جو اتری ہے وہ سود کی آیت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور ❷ اس کو ہمارے لئے واضح نہیں کیا' پس ربا اور ریبہ ❸ کو چھوڑ دو۔ (ابن ماجہ' دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ آخری آیت الخ اگر چہ ربا کی آیت کے بعد اور کئی آیات بھی نازل ہوئیں لیکن اس کو آخری آیت اس اعتبار سے کہا کہ معاملات کے بارہ میں اس کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اور غرض اس سے یہ ہے کہ سود کی آیت منسوخ نہیں بلکہ اس کا حکم قیامت تک باقی ہے۔ ❷ نہیں واضح کیا الخ یعنی جیسا چاہیے تھا ویسا کھول کر سود کا بیان نہیں کیا' چھ چیزوں کا بیان کر دیا کہ ان میں سود ہے سونا' چاندی' گندم' نمک' کھجور' جو اور دوسری چیزیں بیان نہیں کیں کہ ان میں بھی سود ہوتا ہے یا نہیں لیکن مجتہدین نے اپنے قیاس سے دوسری چیزوں میں بھی سود ٹھہرایا' اب جن چیزوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا ان میں تو سود کی حرمت قطعی ہے کسی مسلمان کو ان کے نزدیک نہ جانا چاہیے اور جن چیزوں کے بارہ میں علماء کا اختلاف ہے تو تقویٰ تو یہ ہے کہ ان میں بھی سود سے پرہیز کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❸ اور ربیہ کو یعنی جس چیز میں ربا کا شبہ ہو اس کو بھی چھوڑ دو۔

٢٨٣١ - (٢٥) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضًا فَاَهْدٰى اِلَيْهِ اَوْحَمَلَهٗ عَلَى الدَّآبَّةِ فَلَا يَرْكَبْهُ وَلَا يَقْبَلْهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ جَرٰى بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهٗ قَبْلَ ذٰالِكَ، (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٤٣٢ والبيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٥٥٣٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ تم میں سے کوئی شخص کسی کو قرض دے پھر قرض لینے والا اس کی طرف تحفہ بھیجے یا اس کو سواری کا جانور دے' تو وہ اس پر سوار ہو اور نہ ہی تحفہ قبول کرے مگر یہ اس کے اور اس کے درمیان اس سے پہلے یہ سلسلہ جاری ہو۔'' (ابن ماجہ' بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

٢٨٣٢ - (٢٦) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَا يَاْخُذْ هَدِيَّةً۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کوئی کسی کو قرض دے تو پس وہ (اس سے) تحفہ نہ لے۔'' (بخاری نے اپنی تاریخ میں اسے روایت کیا اور منتقی میں اسی طرح ہے۔)

٢٨٣٣ - (٢٧) وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ فِيْهَا الرِّبَا فَاشٍ فَاِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْحِمْلَ شَعِيْرٍ اَوْحَبْلَ قَتٍّ فَلَاتَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبًا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٣٩١٤)

ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے میں مدینہ آیا تو میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا' انہوں نے کہا کہ تو ایسی زمین میں ہے کہ اس میں سود کا بہت رواج ہے' پس جس وقت کسی پر تیرا حق ہو' پھر وہ تیری طرف تحفہ بھیجے اور بوجھ بھس کا یا جو کا یا گٹھا گھاس کا' تو تو اس کو نہ لے اس لئے کہ وہ سود ❶ کا حکم رکھتا ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ وہ سود کا حکم رکھتا ہے الخ ان احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ اگر قرض لینے سے پہلے آپس میں میل جول تحفہ تحائف کی راہ و رسم تھی تو اب بھی اس کا قبول کرنا درست ہے اور جو قرض لینے سے پہلے اس کی رسم نہ تھی تو یقیناً اس کا سبب قرض ہی ہے اور ہماری شریعت میں قرض دے کر نفع اٹھانا جائز نہیں ہے۔

بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوْعِ

ممنوعہ بیوع کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٨٣٤ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَآئِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَ اِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا اَوْكَانَ۔ وَ عِنْدَ مُسْلِمٍ وَ اِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ، نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَ الْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ مَا فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُّسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَ اِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ۔ (البخاری الحدیث رقم ۲۲۰۵ ومسلم الحدیث رقم ۷٦۔ ۱۵٤۲ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۰۰ والنسائی الحدیث رقم ٤۵٤۹ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۲٦۵ والموطا الحدیث رقم ۲۳ من کتاب البیوع واحمد فی المسند ۲/ ۷)

سے منع کیا' یہ کہ بیچے اپنے باغ کا تازہ پھل' اگر کھجور کا باغ ہے بدلے ماپی ہوئی خشک کھجور کے اور اگر ہے انگور کا باغ تو پھر یہ ہے کہ بیچے تازے انگور بدلے ماپے ہوئے خشک (منقی) انگور کے ساتھ یا ہو۔'' اور مسلم میں یہ الفاظ ہیں ''اور اگر کھیتی ہو تو اس کو ماپے ہوئے غلہ کے بدلہ میں فروخت کرے آپ نے ان تمام صورتوں سے منع فرمایا ہے ❶ (بخاری' مسلم) اور بخاری و مسلم کی ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنت سے منع ❷ فرمایا اور مزابنت یہ ہے کہ بیچا جائے وہ تازہ پھل جو درختوں پر ہے خشک پھل کے بدلہ میں جو معین پیمانے سے ماپا گیا ہے' بیچنے والا یہ کہے کہ اگر باغ کا پھل زیادہ نکلے تو میرا ہے اور اگر کم نکلے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔''

فوائد الحدیث: ❶ اس سب سے منع فرمایا الخ کیونکہ سب میں کمی اور بیشی کا احتمال ہے۔

❷ مزابنت سے منع فرمایا الخ مالک نے کہا جو چیز ڈھیر لگا کر بیچی جائے اور اس کا وزن اور کیل معلوم نہ ہو وزن اور ماپی ہوئی چیز کے بدلہ میں تو وہ مزابنہ میں داخل ہے (بشرطیکہ ایک جنس ہو) اگر ایک شخص دوسرے شخص سے کہے کہ یہ جو ڈھیر تیرا پڑا ہے گیہوں یا کھجور یا چارہ یا گٹھلیوں یا گھاس یا کسم یا روئی یا کتان یا ریشم کا اس کو ناپ یا تول یا شمار کر' اگر اس قدر سے کم نکلے تو میں تجھ کو دوں گا اور اگر زیادہ نکلے تو میں لے لوں گا' اس قسم کی بیع درست نہیں ہے' بلکہ یہ جوئے کے مشابہ ہے اسی طرح اگر کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا اتنی ٹوپیوں کو کافی ہے اگر کم نکلے تو میں دوں گا اور اگر بڑھ جائے تو میں لوں گا یا اس کپڑے میں اتنے کرتے بنیں گے اگر کم نکلے تو میں دوں گا اور اگر زیادہ ہوئے تو میں لوں گا یا اس قدر کھالوں میں اتنے جوتے بنیں گے اگر کم ہوں تو میں دوں گا اور اگر زیادہ ہوئے تو میں لوں گا یہ سب مزابنہ میں داخل ہے اور یہ جائز نہیں ہے۔

۲۸۳۵ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَ الْمُحَاقَلَةِ وَ الْمُزَابَنَةِ وَ الْمُحَاقَلَةُ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ حِنْطَةٍ وَ الْمُزَابَنَةُ اَنْ يَّبِيْعَ التَّمْرَ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ وَ الْمُخَابَرَةُ كِرَآءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۸۱۔ ۱۵۳٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرت' محاقلت اور مزابنت سے منع فرمایا اور محاقلت یہ ہے کہ آدمی کھیتی کو سو فرق گیہوں کے بدلہ میں فروخت کرے اور مزابنت یہ ہے کہ تازہ کھجور جو درختوں پر ہے سو فرق خشک کھجور کے بدلہ میں فروخت کرے اور مخابرت تہائی ❶ یا چوتھائی پر زمین کو کرائے پر دینے کو کہتے ہیں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تہائی یا چوتھائی پر الخ ہمارے دور میں اس کو بٹائی کہتے ہیں زمین کا کرایہ دینا چاندی اور سونے کے بدلے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالاتفاق درست ہے مگر پیداوار کے ایک حصہ پر کرایہ دینا جس کو مزارعت اور مخابرت کہتے ہیں مختلف فیہ ہے ابوحنیفہ اور مالک رحمہما اللہ کے نزدیک ممنوع ہے اس حدیث کی رو سے اور احمد رحمہ اللہ اور اسحاق اور ابو یوسف اور محمد اور اہل حدیث کے نزدیک درست ہے، انہوں نے اس نہی کو تنزیہ پر محمول کیا ہے اور اس پر کہ نبی ﷺ نے اس میں رغبت دی ہے، زمین کے مفت دینے میں اور نووی رحمہ اللہ نے اس کو ترجیح دی ہے۔

۲۸۳۶ - (۳) وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَ عَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٨٥-١٥٣٦ والترمذى الحديث رقم ١٣١٣ واحمد فى المسند ٣/ ٣١٣)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے محاقلت مزابنت، مخابرت، ❶ معاومت اور ثنیا ❷ سے منع فرمایا اور عرایا میں رخصت دی۔" ❸ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ محاقلت مزابنت اور مخابرت، معاومت ان لفظوں کے معنی خود احادیث میں گزرے اور معاومت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ کا میوہ چار پانچ برس کے لئے کسی کے ہاتھ بیچے ایک معین قیمت پر تو یہ ناجائز ہے کیونکہ اس میں دھوکا ہے احتمال ہے کہ میوہ پیدا ہی نہ ہو یا پیدا ہو لیکن آفت آ کر خراب کر جائے تو خریدار کا روپیہ برباد جائے گا ہمارے زمانہ میں یہ بیع بہت رواج پا گئی ہے اور مسلمان برابر ایسی بیوع کرتے ہیں اور اللہ سے نہیں ڈرتے، اللہ رحم کرے۔ ❷ اور ثنیاء سے الخ یعنی ایک مجہول مقدار نکال لینے سے جیسے یوں کہے میں نے تیرے ہاتھ یہ غلہ کا ڈھیر فروخت کیا مگر تھوڑا اس میں سے نکال لوں گا اور جو استثناء معلوم ہو جیسے یوں کہے یہ ڈھیر غلہ کا بیچا مگر چوتھائی اس میں سے نکال لوں گا تو یہ استثناء اتفاقاً صحیح ہے۔ ❸ عرایا میں الخ عرایا بھی مزابنہ ہے لیکن نبی ﷺ نے اجازت دی عرایا کی مسکینوں کے فائدے اور آرام کے لئے اور عرایا جمع ہے عریہ کی اور وہ یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے باغ میں سے دو تین درخت کسی مسکین کو دے پھر آنا اس کا بار بار باغ میں نامناسب خیال کر کے ان درختوں کا میوہ خشک میوے کے بدل اس سے خریدے اور ضروری ہے کہ یہ پانچ وسق سے کم ہو جیسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ میں جس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا اس کی صراحت ہے۔

۲۸۳۷ - (٤) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٢١٩١ ومسلم الحديث رقم ٧-١٥٤٠ والنسائى الحديث رقم ٤٥٤٢)

سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے خشک کھجوروں کو درخت پر لگے ہوئے میوہ کے بدلہ میں بیچنے سے منع فرمایا مگر عریہ میں رخصت دی، عریہ یہ ہے کہ تازہ پھل جو کہ درخت پر ہے اس کو خشک ہونے کی حالت میں اندازہ کر کے فروخت کیا جائے اور خریدنے والے تازہ پھل کھائیں۔ (بخاری، مسلم)

۲۸۳۸ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٢١٩٠ ومسلم الحديث رقم ٧١-١٥٤١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایہ کے بیچنے میں رخصت دی اس کے اندازہ کے ساتھ ❶ کھجوروں سے اس مقدار میں کہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق میں، داؤد بن حصین راوی نے شک کیا۔ (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وابوداؤد الحدیث رقم ٣٣٦٤ والترمذی الحدیث رقم ١٣٠١ والموطا الحدیث رقم ١٤ من کتاب البیوع)

فوائد الحدیث: ❶ ساتھ الخ یعنی اندازہ کر لیں کہ خشک ہو کر یہ پھل کس قدر رہ جائے گا اس قدر خشک کھجوریں دے کر لے لے۔

٢٨٣٩ - (٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَصَلَاحُهَا، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ۔ (البخاری الحدیث رقم ٢١٩٤ ومسلم الحدیث رقم (٤٩-١٥٣٤) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٣٦٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢١٤)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل (درخت پر لگے ہوئے) کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس کی پختگی ظاہر ہو' ایسی خرید وفروخت کرنے والے دونوں کو منع کیا۔ (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''کھجور کے (پر لگے ہوئے) پھل کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ خشک وزرد ہو جائے اور کھیتی کے خوشے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ آفت سے پختہ اور امن میں ہوں۔''

٢٨٤٠ - (٧) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قِيْلَ وَمَاتُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ وَقَالَ اَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٢١٩٨ ومسلم الحدیث رقم (١٥-١٥٥٥) والنسائی الحدیث رقم ٤٥٢٦ والموطا الحدیث رقم ١١ من کتاب البیوع)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ خوش رنگ ہو۔'' کہا گیا' خوش رنگ ہونے کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: ''یہاں تک کہ سرخ ❶ ہو۔'' اور فرمایا: ''کیا تم دیکھتے نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ پھل کو روک لے تو تم میں سے کوئی اپنے ❷ بھائی کا مال کس بنا پر لے گا۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہاں تک کہ سرخ ہو' الخ یعنی درخت پر جو پھل لگے ہوں ان کا بیچنا جائز نہیں مگر جب پھل پکنے کے قریب ہو گئے ہوں اور یقین ہو گیا ہو کہ اب یہ پھل آفت سے محفوظ رہے گا اور لازماً صحیح وسالم درخت سے اترے گا۔ ❷ اپنے بھائی کا مال الخ یعنی اگر پھل پکنے سے پہلے جھڑ جائے تو خریدار سے قیمت لینا کیوں کر حلال ہوگا۔

٢٨٤١ - (٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ١٠١-١٥٣٦ الحدیث رقم ١٧ ١٥٥٤ وابوداؤد الحدیث رقم ٣٣٧٤ والنسائی الحدیث رقم ٤٥٣١ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢١٨ واحمد فی المسند ٣/٣٠٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغوں کو کئی سال تک بیچنے سے منع فرمایا اور آفات کے ساتھ موقوف ❶ کر دینے کا حکم فرمایا۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ ساتھ موقوف کردینے آفات کے الخ یعنی آفت کے وقت نقصان کی کٹوتی دینے کا حکم فرمایا۔

۲۸۴۲ - (۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ۱۴-۱۵۵۴ وابوداوٗد الحديث رقم ۳۴۷۰ والنسائی الحديث رقم ۴۵۳۷ وابن ماجه الحديث رقم ۲۲۱۹)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو نے اپنے بھائی کے ہاتھ پھل فروخت کیا' پھر کوئی ایسی آفت آ پڑی کہ جس سے وہ پھل برباد ہو گیا تو تجھے اس سے کچھ بھی لینا حلال نہیں ❶ تو کس سبب سے اپنے بھائی کا مال حق کے بغیر لیتا ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ جب مالک نے درخت پر لگا ہوا پھل فروخت کیا پھر کسی آفت سے وہ پھل برباد ہو گیا تو باغ کا مالک باغ کا پھل خریدنے والے سے قیمت یا قیمت کے بدلہ میں کوئی چیز بھی نہ وصول کرے اور امام مالکؒ کے نزدیک اس پھل کی قیمت ایک تہائی کردے اور امام ابوحنیفہ اور شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک اگر مالک نے باغ' پھل کے خریدار کے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہے لیکن اس کو کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہے اور اگر سپرد کرنے سے پہلے ہی پھل برباد ہوا تو پھر کسی امام کے نزدیک بھی قیمت لینا درست نہیں۔

۲۸۴۳ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ فَيَبِيْعُوْنَهُ فِيْ مَكَانِهِ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِهِ فِيْ مَكَانِهِ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَلَمْ اَجِدْهُ فِى الصَّحِيْحَيْنِ۔ (البخاری الحديث رقم ۲۱۶۷ ومسلم الحديث رقم (۳۳۔ ۱۵۲۷) وابوداوٗد الحديث رقم ۳۴۹۳ والنسائی الحديث رقم ۴۶۰۶ والموطا الحديث رقم ۴۲ من كتاب البيوع)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بازار کی بلندی کی جانب میں لوگ غلہ خریدتے تھے پھر اس کو اسی جگہ ❶ فروخت کر دیتے تو ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اس جگہ میں بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ اس کو (اپنے ہاں) منتقل کریں۔ (ابوداؤد) اور میں نے اس کو صحیحین میں نہیں پایا۔

فوائد الحدیث: ❶ اسی جگہ الخ یعنی اپنے قبضہ میں کر لینے سے پہلے۔

۲۸۴۴ - (۱۱) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔ (البخاری الحديث رقم ۲۱۲۶ ومسلم الحديث رقم (۳۲۔ ۱۵۲۶) وابوداوٗد الحديث رقم ۳۴۹۲ والنسائی الحديث رقم ۴۶۰۴ وابن ماجه الحديث رقم ۲۲۲۶ والدارمی الحديث رقم ۲۵۵۹ والموطا الحديث رقم ۴۰ من كتاب البيوع واحمد فی المسند ۲/ ۲۲)

اور انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ غلہ خریدے تو اس کو نہ بیچے یہاں تک کہ اس کو پورا لے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۴۵ - (۱۲) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتّٰى يَكْتَالَهُ۔ (متفق عليه) (مسلم الحديث رقم (۳۲۔ ۱۵۲۵) وابوداؤد الحديث رقم ۳۴۹۶ والترمذى الحديث رقم ۱۲۹۱ والنسائى الحديث رقم ۴۵۹۷ وابن ماجه الحديث رقم ۲۲۲۷)

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ ہے: ''یہاں تک کہ اس کو ماپے (وزن کرلے)۔ (بخاری، مسلم)

۲۸۴۶ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهُ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ۲۱۳۵ ومسلم الحديث رقم ۳۰-۱۵۳۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ وہ چیز کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: ''تو وہ غلہ ہے کہ جس کے بیچنے سے منع کیا یہاں تک ❶ کہ اسے قبضہ میں لے لیا جائے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اور میں ہر چیز کو غلہ کی مانند گمان کرتا ہوں (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہاں تک کہ اسے قبضہ میں لے لیا جائے' الخ مروان اپنی حکومت میں سپاہیوں کو تنخواہ کے عوض میں ایک کاغذ پر لکھ دیتا کہ اتنا اناج فلاں ضلع کے فلاں گاؤں سے لے لو' سپاہی لوگ بغیر اناج لئے لوگوں کے ہاتھ وہ کاغذ بیچ ڈالتے' تو اس وقت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو یہی حدیث سنائی اور فرمایا کہ تو نے سود کو حلال کر دیا کہ بغیر قبضہ کئے ہوئے لوگ اناج کے کاغذات بیچ ڈالتے ہیں' میں نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے کہ اپنے قبضہ میں لیے بغیر اناج بیچنا درست نہیں' پھر مروان اس سے رک گیا۔

۲۸۴۷ - (۱۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْلِبَهَا اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَآءَ۔ (البخارى الحديث رقم ۲۱۵۰ ومسلم الحديث رقم (۱۱۔ ۱۵۱۵) وابوداؤد الحديث رقم ۳۴۴۳ والنسائى الحديث رقم ۴۴۸۷ وابن ماجه الحديث رقم ۲۲۳۹ والموطا الحديث رقم ۹۶ من كتاب البيوع)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم قافلے کو آگے جا ❶ کر نہ ملو مول لینے کے لئے اور ❷ نہ کوئی کسی کی بیع پر بیع کرے ❸ اور نہ دھوکہ دے ❹ اور نہ شہری دیہاتی کے لیے بیچے اور نہ جمع کرو دودھ اونٹ اور بکری کے تھنوں میں اور جو شخص اس جانور کو خریدے دودھ جمع کرنے کے بعد پس وہ رکھنے اور واپس کرنے میں مختار ہے اس کے دوہنے کے بعد اگر اس سے راضی ہو تو رکھے اور اگر ناراض ہو تو اسے واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں دے۔'' (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے: ''جو کوئی بکری خریدے جس کے دودھ کو روکا گیا تھا تو وہ تین دن تک اختیار رکھتا ہے پھر اگر اس کو واپس کرے ❺ تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجور دے گیہوں نہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ آگے نہ الخ یعنی شہر سے کوس دو کوس آگے بڑھ کے اناج اور غلہ مول لینا حرام ہے اس لیے کہ اس میں دو نقصان ہیں ایک نقصان بیوپاری کا ہے کہ شاید بازار میں زیادہ قیمت پر فروخت ہوتا اور دوسرا یہ ہے کہ اس میں تمام شہر کی حق تلفی ہے کیونکہ اگر بازار میں مال آتا تو سب لوگ خرید لیتے اس لیے نبی ﷺ نے اس بیوپاری کو اختیار دیا اور یہ اختیار سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں مذکور ہے جس کو صرف مسلم نے روایت کیا۔ ❷ کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے الخ یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز فروخت کرنا چاہتا ہو اور اس کی کسی سے اور قیمت طے ہو رہی ہو تو اس کی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز نہ فروخت کرو' کیونکہ اس میں دوسرے کی حق تلفی ہے اور اگر پہلی چیز کو لینے والا ناپسند کرے تو اس وقت دوسرے کو بیچنا درست ہے۔ ❸ اور نہ دھوکہ دے الخ یعنی دوسرے کو نقصان دینے کے لئے قیمت نہ بڑھاؤ جب کہ تم نے وہ چیز خریدنہ کرنا ہو۔ ❹ اور نہ بیچے الخ یعنی اگر کوئی باہر سے شہر میں اناج بیچنے کے لئے لائے اور بازار کے نرخ کے مطابق فروخت کرنے کا ارادہ کرے اور کوئی شہر کا رہنے والا اس سے کہے تو ابھی نہ بیچ' اس کو میرے پاس رکھ کر چلا جا' میں تجھ کو مہنگا بیچ دوں گا' اس کو نبی ﷺ نے منع کیا کیونکہ اس میں لوگوں کا نقصان ہے۔ ❺ تو واپس کرے' الخ صاع انداز اُپونے تین سیر کا ہوتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علماء نے اسی حدیث کے موافق فتویٰ دیا ہے مگر احناف نے اس حدیث کے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کھجور کا ایک صاع دینے کی کچھ ضرورت نہیں ہے حجۃ اللہ میں ہے کہ بعض احناف نے اس حدیث پر عمل نہ کرنے کے لئے ایک قاعدہ بنایا ہے' وہ یہ ہے کہ جس حدیث کا راوی فقیہ نہ ہو اور وہ حدیث قیاس کے خلاف ہو تو اس پر عمل نہ کیا جائے گا اور یہ قاعدہ غلط ہونے کے علاوہ اس مقام میں چل بھی نہیں سکتا کیونکہ امام بخاری نے مصراۃ کی حدیث کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ظاہر ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ احناف کے نزدیک تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں زیادہ فقیہ تھے امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اس موقع پر بڑی تفصیلی بحث کی ہے۔

٢٨٤٨ - (١٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَإِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ. (رواه مسلم)

(مسلم الحديث رقم (١٧ـ ١٥١٩) وابو داؤد الحديث رقم ٣٤٣٧ والترمذى الحديث رقم ١٢٢١ والنسائى الحديث رقم ٤٥٠١ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٧٨ والدارمى الحديث رقم ٢٥٦٦)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم تجارتی قافلہ سے جو کہ غلہ وغیرہ لایا ہو آگے سے جا کر (راستہ میں) نہ ملو پھر جو اس سے ملا اور اس سے (مال) خرید لیا تو جس وقت اس کا مالک (قافلہ والا) بازار میں آئے تو وہ (رقم وغیرہ) واپس کرنے اور (مال اپنے قبضہ میں) رکھنے کا اختیار رکھتا ہے۔'' (مسلم)

٢٨٤٩ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَآ اِلَى السُّوْقِ. (متفق عليه)

(البخارى الحديث رقم ٢١٦٥ ومسلم الحديث رقم (١٤ـ ١٥١٧) وابو داؤد الحديث رقم ٣٤٣٦ والترمذى الحديث رقم ١٢٢٠ والدارمى الحديث رقم ٢٥٦٧ واحمد فى المسند ٢/ ٩١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسباب سے آگے جا کر نہ ملو یہاں تک کہ وہ اسباب بازار کی طرف اتارا جائے۔'' (بخاری و مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۵۰ - (۱۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَ لَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ۔ (رواہ مسلم) (البخاری الحدیث رقم ۱۹۴۲ ومسلم الحدیث رقم (۸۔ ۱۴۱۲) وابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۸۱ والنسائی الحدیث رقم ۳۲۴۳ وابن ماجه الحدیث رقم ۱۸۶۸ والدارمی الحدیث رقم ۲۱۷۶ والموطا الحدیث رقم ۲ من کتاب النکاح واحمد فی المسند ۲/ ۴۲)

اور انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح بھیجے ❶ مگر یہ کہ وہ اسے اجازت دے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اوپر الخ یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں اپنا پیغام دینا حلال نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے اور اگر ابھی تک نسبت نہ ٹھہری ہو تو پھر پیغام دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۸۵۱ - (۱۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۹۔ ۱۵۱۵) وابن ماجه الحدیث رقم ۲۱۷۲ واحمد فی المسند ۲/ ۵۲۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی ❶ اپنے مسلمان بھائی کی قیمت لگانے پر قیمت نہ لگائے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قیمت نہ لگائے' الخ یعنی اگر چیز کی قیمت طے ہوگئی ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو کوئی دوسرا شخص زیادہ قیمت دے کر اس کو خریدنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے۔

۲۸۵۲ - (۱۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۲۰۔ ۱۵۲۲) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۴۴۲ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۲۳ والنسائی الحدیث رقم ۴۴۹۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۱۷۶)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہری دیہاتی کے لئے نہ بیچے لوگوں کو چھوڑ دو تا کہ اللہ ان کے بعض کو بعض سے روزی دے۔'' (مسلم)

۲۸۵۳ - (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَ الْمُنَابَذَةِ فِی الْبَيْعِ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے لباس اور دو طرح کے بیچنے سے منع کیا' ملامسۃ سے اور منابذت سے بیچنے میں منع فرمایا اور ملامسۃ یہ ہے کہ آدمی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِيَدِهٖ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَ لَا يُقَلِّبُهٗ اِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَيَنْبِذَ الْاٰخَرُ ثَوْبَهٗ وَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعُهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظْرٍ وَ لَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَيْنِ اِشْتِمَالُ الصَّمَّآءِ وَالصَّمَّآءُ اَنْ يَّجْعَلَ ثَوْبَهٗ عَلٰى اَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُوَ اَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰى اِحْتِبَآءُهٗ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۵۸۲۰ ومسلم الحديث رقم ۳-۱۵۱۲ وابو داؤد الحديث رقم ۳۳۷۷ والنسائی الحديث رقم ۴۵۱۶ وابن ماجه الحديث رقم ۲۱۷۰ والدارمی الحديث رقم ۲۵۶۲ واحمد فی المسند ۳/ ۹۵)

اپنا ہاتھ دوسرے کے کپڑوں کو لگانا رات یا دن میں اور نہیں ہاتھ لگاتا اس کو مگر بسبب ❶ اسی بیع کے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکے اور دوسرا اپنا کپڑا پھینکے اور ان کی یہ بیع دیکھنے اور رضامندی کے بغیر ہو اور دو طرح کے لباس سے جو منع کیا ایک تو کپڑے کا پہننا ہے بطریق صماء کے اور صماء یہ ہے کہ اپنا کپڑا کندھے پر ڈالے اور اس کی ایک جانب ظاہر ہو ❷ اس پر کوئی کپڑا نہ ہو اور دوسرا پہناوا یہ ہے کہ کپڑے سے گوٹ مارنا اس حال میں کہ وہ بیٹھا ہو اس کپڑے میں سے کچھ اس کی شرمگاہ پر نہ ہو (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مگر بسبب اسی کے الخ یعنی بیع کے لئے ان دونوں سے منع کیا اس لئے کہ ان میں دھوکا ہے اور یہ شرط فاسد ہے کہ دیکھنے پر کسی کو فسخ بیع کا اختیار نہ ہوگا۔

❷ اس پر کوئی کپڑا نہ ہو الخ ایسے پہننے میں ایک سائیڈ ساری کھلی رہتی ہے اور ستر کھل جاتا ہے اس لئے منع ہوا۔

۲۸۵۴- (۲۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ۴-۱۵۱۳) وابو داؤد الحديث رقم ۳۳۷۶ والترمذی الحديث رقم ۱۲۳۰ والنسائی الحديث رقم ۴۵۱۸ وابن ماجه الحديث رقم ۲۱۹۴ والدارمی الحديث رقم ۲۵۶۳ واحمد فی المسند ۲/ ۲۵۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حصاۃ ❶ اور غرر کی بیع سے منع فرمایا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بیع حصاۃ بیع حصاۃ یہ ہے کہ آدمی کنکر پھینکے اور جس چیز پر وہ کنکر جا کر گرے اس کی بیع ہو اس کا جاہلیت میں رواج تھا اور بیع غرر یہ ہے کہ جس چیز کے ملنے یا نہ ملنے میں تردد ہو جیسے مچھلی دریا میں یا پرندہ ہوا میں' اس کی بیع کرے۔

۲۸۵۵- (۲۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَ كَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ ❶ کی بیع سے منع فرمایا اور یہ ایک بیع تھی جس کو اہل جاہلیت کیا کرتے تھے۔ مثلاً ایک آدمی اس شرط پر اونٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجُزُوْرَ اِلٰی اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تَنْتِجُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِهَا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۱٤۳ ومسلم الحدیث رقم (٥۔ ۱٥۱٤) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۸۰ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۲۹ والنسائی الحدیث رقم ٤٦۲٥ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۱۹۷ والموطا الحدیث رقم ٦۲ من کتاب البیوع واحمد فی المسند ۲/ ۱٥)

خریدتا کہ یہ اونٹنی مادہ جنے' پھر وہ مادہ جب جوان ہو کر بچہ جنے گی تو اس وقت قیمت ادا ہو گی (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ حبل الحبلہ الخ زمانہ جاہلیت میں قیمت کی ادائیگی کا ایک وعدہ ہوتا تھا مثلاً خریدنے والا کہتا کہ جب یہ اونٹنی مادہ جنے گی اور پھر وہ مادہ جوان ہو کر جب بچہ جنے گی تو اس وقت اس اونٹ کی قیمت ادا کروں گا چونکہ یہ وعدہ مجہول ہے اور اس میں دھوکہ کئی ایک احتمالات ہیں مثلاً وہ اونٹنی مادہ ہی نہ جنے اگر جنے تو کیا معلوم وہ زندہ رہے یا نہ' اگر زندہ رہے تو معلوم نہیں وہ بچہ دینے کے قابل ہو یا نہ' غرض اس طرح کے کئی احتمالات ہیں اس لئے شریعت نے اس بیع سے منع کر دیا ہے۔

۲۸٥٦ - (۲۳) وَعَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۲۸٤ وابوداؤد الحدیث رقم ۳٤۲۹ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۷۳ واحمد فی المسند ۲/ ۱٤)

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو مادہ پر کدانے (چڑھانے) کی اجرت سے منع فرمایا۔" (بخاری)

۲۸٥۷ - (۲٤) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَیْعِ الْمَآءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۳٥۔ ۱٥٦٥) والنسائی الحدیث رقم ٤٦۷۰)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے جست کرنے کے کرایہ ❶ سے منع فرمایا نیز پانی اور زمین کے بیچنے ❷ سے تاکہ کاشت کی جائے۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کرایہ الخ نر گھوڑا ہو یا اونٹ یا گدھا یا بیل یا بکرا وغیرہ مادیان سے جفتی کرانے کی اجرت لینا منع ہے البتہ اگر بلاشرط مادہ والا بطور سلوک کچھ دے تو اس کا لینا درست ہے۔

❷ اور زمین کے بیچنے الخ یعنی مزارعت سے منع کیا اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہ نہی نہی تنزیہی ہے۔

۲۸٥۸ - (۲٥) وَعَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَآءِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۳٤۔ ۱٥٦٥) وابن ماجه

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت سے بچے ❶ ہوئے پانی کے بیچنے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحدیث رقم ۲٤۷۷)

فوائد الحدیث: ❶ اور اس سے اگلی روایت میں ہے منع کیا زائد پانی کے روکنے سے تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس رکی رہے اور مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کا جنگل میں کنواں ہو اور اس میں اس کی ضرورت سے زیادہ پانی نکلے اور اس جنگل میں گھاس بھی ہو لیکن پانی اس کے کنوئیں کے سوا اور کہیں نہ ہو اب کنوئیں والا قیمت لئے بغیر پانی نہ دے تاکہ اس بہانے سے گویا گھاس کی چرائی کی قیمت لے یہ حرام ہے۔

۲۸۵۹ - (۲٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُبَاعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِیُبَاعَ بِهِ الْكَلَاُ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۵۳ ومسلم الحدیث رقم (۳۸۔ ۱۵٤٦٦) وابو داوٗد الحدیث رقم ۳٤۷۳ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۷۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٤۷۸ والموطا الحدیث رقم ۲۹ من کتاب الاقضیة واحمد فی المسند ۲/ ۲۷۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ضرورت سے زائد پانی نہ بیچا جائے تاکہ اس کے سبب گھاس بیچی جائے۔“ (بخاری، مسلم)

۲۸٦۰ - (۲۷) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِیْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا یَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰی یَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱٦٤۔ ۱۰۲) والترمذی الحدیث رقم ۱۳۱۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۲٤)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غلہ کے ڈھیر کے پاس سے گذرے، آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا تو آپ کی انگلیوں نے تراوٹ پائی، آپ نے فرمایا: ”اے غلہ کے مالک! ❶ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس پر بارش ہوگئی تھی، ❷ آپ نے فرمایا: ”تو نے تر کو غلہ کے اوپر کی جانب کیوں نہ کیا تاکہ اسے لوگ دیکھتے، جو فریب دے پس وہ مجھ سے نہیں۔“ ❸

فوائد الحدیث: ❶ اے غلہ کے مالک الخ یعنی کہاں سے یہ تری پہنچی اور کیوں تر کیا۔
❷ بارش ہوگئی تھی الخ یعنی میں نے تر نہیں کیا بارش سے تر ہوگیا۔ ❸ مجھ سے نہیں الخ یعنی میرے طریقہ پر نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۸٦۱ - (۲۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنِ الثُّنْیَا اِلَّا اَنْ یُّعْلَمَ۔ (رواه الترمذی) (مسلم الحدیث رقم (۸۵۔ ۱۵۳٦) وابو داوٗد الحدیث رقم ۳٤۰٤ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۹۰ والنسائی الحدیث رقم ٤٦۳۳ واحمد فی المسند ۳/ ۳٦٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استثنا کرنے سے منع ❶ کیا مگر یہ کہ جانا جائے۔ (ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ منع کیا الخ استثناء کے معنی اور اس کی مثال فصل اول میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گذر چکی ہے۔

٢٨٦٢ - (٢٩) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰكَذَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَلَيْسَ عِنْدَهُمَا بِرِوَايَتِهٖ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ اِلَّا بِرِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى يَزْهُوَ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ عَنْ اَنَسٍ وَالزِّيَادَةُ الَّتِيْ فِي الْمَصَابِيْحِ وَ هِيَ قَوْلُهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ اِنَّمَا ثَبَتَتْ فِيْ رِوَايَتِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ (وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٣٧١ والترمذى الحديث رقم ١٢٢٨ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢١٧ واحمد فى المسند ٣/ ٢٢١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع ❶ فرمایا: ''انگور کے بیچنے سے یہاں تک کہ وہ ❷ سیاہ ہو جائے اور غلہ کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ اسی طرح سے سخت ❸ ہو جائے۔ (ترمذی اور ابوداؤد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا) اور زیادہ کیا جو کہ مصابیح میں ہے وہ اس طرح ہے کہ آپ نے کھجور کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ خوش رنگ ہو۔ (یہ اضافہ ترمذی وابوداؤد میں صرف ❹ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے) اور وہ اس طرح ہے کہ آپ نے کھجور کے بیچنے سے منع کیا یہاں تک کہ وہ خوش رنگ ہو'' اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا الخ اس کی وجہ فصل اول میں انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث پر گزری۔ ❷ سیاہ الخ یعنی پک جائے۔ ❸ سخت ہو جائے یعنی قابل انتفاع ہو۔ ❹ مگر ابن عمر رضی اللہ عنہ سے الخ یعنی نہ انس رضی اللہ عنہ سے۔

٢٨٦٣ - (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ۔ (رواه الدارقطنى) (الدار قطنى الحديث رقم ٢٦٩ من كتاب البيوع)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کے بدلہ میں ادھار کے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ❶ (دار قطنی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ادھار کے بیچنے سے منع فرمایا الخ اس کی صورت یہ ہے کہ زید کا عمرو کے ذمہ ایک کپڑا ہو اور بکر کے عمرو پر دس درہم ہوں اب زید بکر کو کہے کہ میں نے تیرے ہاتھ اپنا وہ کپڑا فروخت کیا کہ جو عمرو کے ذمہ ہے اس دس درہم کے بدلہ میں جو کہ تیرے عمرو پر ہیں اور بکر نے قبول کر لیا تو یہ بیع اس لئے ناجائز ہے کہ یہ بیع اس چیز کی ہے جو قبضہ میں نہیں۔

٢٨٦٤ - (٣١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے نقل کیا' انہوں نے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ۔ (رواه مالك وابوداؤد وابن ماجة

(ابوداؤد الحديث رقم ۳۵۰۲ وابن ماجه الحديث رقم ۲۱۹۲ والموطا الحديث رقم ۱ من كتاب البيوع)

دادا (رضی اللہ عنہ) سے کہ رسول اللہ ﷺ نے عربان ❶ کی بیع سے منع فرمایا۔ (مالک' ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عربان کی بیع سے الخ وہ یہ ہے کہ خریدار فروخت کرنے والے بیعانہ کے طور پر کچھ رقم دے اور یہ شرط کرے کہ اگر یہ چیز میں نہ لوں تو بیعانہ کا روپیہ بائع کا ہو جائے گا اور مشتری کو واپس نہ ملے گا ہمارے زمانہ میں اس کو بیعانہ یا پیشگی کہتے ہیں اس کا عام رواج ہو گیا ہے سرکاری معاملات میں اور عام خرید و فروخت میں بھی' اگر مشتری وہ معاملہ نہ کرے تو پیشگی ضبط ہو جاتی ہے یہ صریح ظلم اور ناجائز اور خلاف شرع ہے۔

۲۸۶۵ - (۳۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ (رواه ابوداؤد)

(ابوداؤد الحديث رقم ۳۳۸۲ واحمد في المسند ۱/ ۱۱۶)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مضطر کے بیچنے' ❶ غرر کے بیچنے ❷ اور پھل کے پختہ ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مضطر کے بیچنے سے منع فرمایا الخ بیچنے سے مراد یہاں خرید کرنا ہے یعنی اس سے منع فرمایا کہ کسی سے زبردستی کچھ خریدے۔ ❷ اور غرر کے بیچنے سے اور وہ یہ ہے کہ جس چیز کے ملنے یا نہ ملنے میں تردد ہو اس کو خرید کرے جیسے مچھلی دریا میں یا پرندہ ہوا میں۔

۲۸۶۶ - (۳۳) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي الْكَرَامَةِ۔ (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ۱۲۷٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قوم کلاب میں سے ایک شخص نے نر کدانے کی اجرت کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے اس کو منع فرمایا' پھر اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم نر کو عاریۃ دیتے ہیں پھر ہم انعام دیئے جاتے ہیں تو آپ نے اسے انعام لینے میں اجازت دیدی۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۸۶۷ - (۳٤) وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَاْتِيْنِي الرَّجُلُ

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرمایا: "کہ میں اس چیز کو بیچوں جو کہ میرے پاس نہیں۔ (ترمذی) اور ترمذی کی ایک دوسری روایت میں اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں اس طرح ہے حکیم رضی اللہ عنہ کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيُرِيْدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَ لَيْسَ عِنْدِيْ فَأَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَالَيْسَ عِنْدَكَ۔ (ابوداوٗد الحديث رقم ٣٥٠٣ والترمذی الحديث رقم ١٢٣٣ والنسائی الحديث رقم ٤٦١٣ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٨٧ واحمد فی المسند ٣/ ٤٠٢)

ہیں میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک شخص آتا ہے' وہ مجھ سے ایک چیز خریدنے کا ارادہ کرتا ہے اور وہ میرے پاس نہیں ہوتی تو میں اس کے لئے بازار سے خریدتا ہوں' فرمایا اس چیز کو نہ بیچ جو کہ تیرے ❶ پاس نہیں۔''

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ بیچ الخ یعنی اس چیز کو فروخت نہ کر' جو معاملہ طے ہوتے وقت تیری ملکیت میں نہیں' شرح السنہ میں ہے کہ یہ حدیث محمول ہے ذوات کی بیع پر نہ صفات کی بیع میں اور اسی لیے ایک موصوف چیز میں سلم کرنا جس کا محل مشروط کے وقت ہونا کثیر ہو جائز ہے اگر چہ وہ چیز فروخت کے وقت بائع کے پاس نہیں ہوتی ہے اور بھاگے ہوئے غلام کا بیچنا بھی اسی حکم میں ہے اور مبیع کا بیچنا قبل قبض کے اور غیر کے مال کا اس کی اجازت کے بغیر بیچنا یہ بھی اسی حکم میں ہے۔

٢٨٦٨- (٣٥) وَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ۔ (رواه مالك والترمذی و ابوداوٗد و النسائی) (ابوداودی الحديث رقم ٣٤٦١ والترمذی الحديث رقم ١٢٣١ والنسائی الحديث رقم (٤٦٣٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیعوں سے منع فرمایا (یعنی نقد سو میں اور ادھار ڈیڑھ سو میں)۔ (مالک و ترمذی و ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٢٨٦٩- (٣٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ۔ (رواه فی شرح السنة)۔ (البغوی الحديث رقم ٢١١٢)

سیدنا عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے نقل کیا اور شعیب نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہم) سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: ''دو بیعوں ❶ سے ایک عقدہ میں۔'' (شرح السنۃ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دو بیعوں سے ایک عقد میں الخ اس کی مثال یہ ہے کہ فروخت کرنے والا خریدار سے کہے کہ میں یہ کپڑا تجھے نقد دس روپیہ میں اور ادھار پندرہ روپے میں فروخت کرتا ہوں اور اس سے پہلی حدیث کا بھی یہی مطلب ہے۔

٢٨٧٠- (٣٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَ لَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَ لَا رِبْحُ مَالَمْ يُضْمَنْ وَ لَا بَيْعُ مَالَيْسَ عِنْدَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ أَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ) وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ

اور انہی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرض اور بیع ❶ حلال نہیں اور بیع میں دو شرطیں ❷ کرنا درست نہیں ہیں اور اس چیز کا نفع اٹھانا درست نہیں جو اس کی ضمان ❸ میں نہیں آئی اور اس چیز کا بیچنا درست نہیں کہ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٣٥٠٤ والترمذى الحديث رقم ١٢٣٤ والنسائى الحديث رقم ٤٦١١ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٨٨ واحمد فى المسند ٢/ ١٧٨)

تیرے پاس نہیں۔'' (ابوداؤد' نسائی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قرض اور بیع حلال نہیں الخ مثلاً ایک شخص کسی کو قرض دے اور پھر کوئی اپنی چیز اس کے ہاتھ بیچے اور قیمت زیادہ وصول کرے۔ ❷ بیع میں دو شرطیں کرنا الخ یعنی ایک بیع میں دو بیعیں نہ کرے جس کی مثال ابھی گزری ہے۔ ❸ ضمان میں نہیں آئی الخ یعنی اگر وہ چیز تلف ہو جائے اور تیرا کچھ نقصان نہ ہو تو ایسی چیز کا نفع اٹھانا بھی درست نہیں' یہ شرع کا ایک عام مسئلہ ہے کہ ہمیشہ نفع ضمان کے ساتھ ہے' جو شخص کسی چیز کا ضامن ہے وہی اس کے نفع کا مستحق ہے مثلاً ابھی خریدار نے خریدی ہوئی چیز پر قبضہ نہیں کیا اور وہ چیز خریدار کے ضمان میں داخل نہیں ہوئی' اب خریدار اس کو قبضہ سے پہلے کسی اور کو فروخت کر کے نفع کمائے تو یہ درست نہیں۔

٢٨٧١ - (٣٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيْعِ بِالدَّنَانِيْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَ اَبِيْعُ بِالدَّرَاهِمِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَالَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔ (رواه الترمذى و ابوداؤد و النسائى و الدارمى)

(ابوداؤد الحديث رقم ٣٣٥٤ والترمذى الحديث رقم ١٢٤٢ والنسائى الحديث رقم ٤٥٨٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٦٢ والدارمى الحديث رقم ٢٥٨١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اونٹوں کو دیناروں کے بدلے نقیع میں بیچتا تھا' پھر میں دینار کے بدلے درہم لیتا اور میں اونٹوں کو درہموں کے بدلے بیچتا اور میں درہموں کے بدلے دینار لیتا تھا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے آپ سے یہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں بشرطیکہ تو اس دن کے نرخ کے مطابق لے جب کہ تمہاری ایک دوسرے سے علیحدگی ❶ ایسی صورت میں نہ ہو کہ تم نے ایک دوسرے کا کچھ دینا ہو۔'' (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند موقوف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تمہاری ایک دوسرے سے علیحدگی الخ کیونکہ چاندی سونے کی خرید و فروخت میں ہاتھ بہ ہاتھ لینا دینا ضروری ہے۔

٢٨٧٢ - (٣٩) وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ اَخْرَجَ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً لَا دَآءَ وَ لَا غَائِلَةَ وَ لَا خِبْثَةَ بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔) (البخارى فى صحيحه ٤/ ٣٠٩)

سیدنا عداء بن خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک خط نکالا جس میں لکھا تھا کہ یہ وہ ہے جو عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدا' اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام ❶ یا لونڈی خریدی اس میں بیماری ہے نہ دھوکہ اور نہ بدی ❷ یہ بیع ہے مسلمان کی مسلمان سے۔'' (ترمذی اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلقا فی کتاب البیوع باب ۱۹ والترمذی الحدیث رقم ۲۵۸۱ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۵۱)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غلام اور لونڈی الخ یہ راوی کو شک ہوا ہے کہ غلام کہا یا لونڈی۔ ❷ نہ بدی الخ بدی سے مراد وہ عیب ہے جو مشتری کے مال کی ہلاکت کا سبب ہو مثلاً ایسا غلام چور ہے یا بھاگ جاتا ہے۔

۲۸۷۳- (۴۰) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِىْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۶٤۱ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۱۸ والنسائی الحدیث رقم ٤۵۰۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۱۹۸ واحمد فی المسند ۳/ ۱۱٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹاٹ اور پیالہ بیچا تو فرمایا: ''اس ٹاٹ اور پیالے کو کون خریدتا ہے؟'' ایک شخص نے کہا' میں ان دونوں کو ایک درہم سے لیتا ہوں' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون ❶ ہے جو ایک درہم سے زیادہ دے تو ایک شخص نے آپ کو دو درہم دیئے اور آپ نے ان دونوں چیزوں کو اس شخص کے ہاتھ بیچ دیا۔'' (ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کون ہے جو ایک درہم سے زیادہ دے الخ اس طرح کے بیچنے کو نیلام کہتے ہیں یہ بیع شرع میں درست ہے اور جس حدیث میں یہ آیا ہے کہ ایک کی قیمت پر دوسرا قیمت نہ لگائے تو وہ اس صورت میں ہے کہ جب بیچنے اور لینے والے دونوں ایک قیمت پر راضی ہو گئے ہوں جبکہ نیلام میں یہ بات نہیں ہوتی بلکہ بیچنے والے کو بھی منظور ہوتا ہے کہ جو زیادہ قیمت دے گا میں اس کو دوں گا اس کو عربی میں ''بیع من یزید'' کہتے ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۸۷٤- (٤۱) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْ لَمْ يَزَلْ فِىْ مَقْتِ اللّٰهِ اَوْلَمْ تَزَلِ الْمَلَآئِكَةُ تَلْعَنُهُ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحدیث رقم ۲۲٤۷)

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے: ''جو شخص عیب دار چیز فروخت کرے اور خریدار کو عیب کے متعلق نہ بتائے تو وہ ہمیشہ غضب الٰہی میں رہتا ہے۔'' یا فرمایا: ''ہمیشہ اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابٌ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٨٧٥- (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلاً بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَ مَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الْمَعْنَى الْاَوَّلَ وَحْدَهٗ۔ (البخاری الحدیث رقم ٢٣٧٩ ومسلم الحدیث رقم (٨- ١٥٤٣) والترمذی الحدیث رقم ١٢٤٤ والنسائی الحدیث رقم ٤٦٣٦ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٢١١ واحمد فی المسند ٢/ ٧٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کھجور کا درخت تابیر ❶ کے بعد خریدے تو ❷ اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدنے والا شرط کرے اور جو شخص کہ غلام خریدے اور اس کے لیے مال ہو تو اس کا مال بیچنے والے کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدنے والا شرط کرے۔'' (مسلم) اور بخاری نے فقط پہلا جملہ روایت کیا۔

فوائد الحدیث: ❶ کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کر نر کی بالی اس میں پیوند کرتے ہیں تو اس سے پھل زیادہ ہوتا ہے عربی میں اس کو تابیر کہتے ہیں۔ ❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر درخت کا گابھا پیوند نہ ہوا ہو تو پھل خریدار کا ہوگا البتہ اگر بیچنے والا شرط کرلے کہ پھل لوں گا اور مشتری راضی ہو جائے تو پھر پھل بائع کو ملے گا اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ ہر صورت میں پھل بائع کو ملے گا اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک ہر حال میں پھل خریدار کا ہوگا اور یہ حدیث ان دونوں پر حجت ہے۔

٢٨٧٦- (٢) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهٗ قَدْ اَعْيٰى فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَضَرَبَهٗ فَسَارَ سَيْرًا لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهٗ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ قَالَ فَبِعْتُهٗ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهٗ بِالْجَمَلِ وَ نَقَدَنِيْ ثَمَنَهٗ۔ وَ فِيْ رِوَايَةٍ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِبِلَالٍ اِقْضِهٖ وَزِدْهُ فَاَعْطَاهُ وَزَادَهٗ قِيْرَاطًا۔ (البخاری الحدیث رقم ٢٧١٨ ومسلم الحدیث رقم ١٠٩-٧١٥)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے اونٹ پر سفر کر رہے تھے جب کہ وہ تھک گیا تھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو مارا' تو وہ ایسا چلنے لگا کہ اس کی طرح کوئی اونٹ نہیں چلتا تھا آپ نے فرمایا: ''اس کو وقیہ کے ساتھ مجھے فروخت کر دے' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا' پس میں نے اس اونٹ کا سودا کر لیا اور میں نے اپنے گھر تک اس کی سواری کی استثنا ❶ کی جب میں مدینہ پہنچا تو میں آپ کے پاس اونٹ لایا اور آپ نے مجھے اس کی قیمت دیدی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے اس کی قیمت دی اور مجھے اونٹ بھی واپس کر دیا۔ (بخاری' مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جابر کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونٹ کی قیمت دے اور کچھ زیادہ دے'' تو بلال رضی اللہ عنہ نے ان کو اونٹ کی قیمت سے ایک ❷ قیراط زیادہ دیا۔

فوائد الحدیث: ❶ استثناء کے الخ امام احمد رحمہ اللہ اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ جانور کی بیع اس شرط سے درست ہے کہ مالک اپنی سواری اس پر ٹھہرا لے اور علماء حنفیہ کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں شرط کرنے سے منع کیا انہوں نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ حقیقت میں یہ شرط نہ تھی بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے احسان تھا۔ اور سواری کی اجازت منظور رعایت تھی یا یہ کہ بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص تھی اور ظاہرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جابر رضی اللہ عنہ سے احسان کرنا منظور تھا قیمت لینے کی غرض ہی نہ تھی اور صحیح بات یہی ہے کہ جانور کی بیع میں شرط کرنا جائز ہے (مرقاۃ و کتب حدیث) ❷ ایک قیراط چار جو یا پانچ جو کے برابر ایک وزن ہوتا ہے۔

۲۸۷۷ - (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَاءُكِ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَأَعْتِقِيهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ۲۱۶۸ ومسلم الحدیث رقم (٦ ـ ١٥٠٤) وابو داؤد الحدیث رقم ۳۹۲۹ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۵٦ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۵۲۱ والموطا الحدیث رقم ۱۷ من باب کتاب العتق واحمد فی المسند ٦/ ۲۱۳)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اور کہا میں نے مکاتبت ❶ کی ہے نو اوقیہ پر کہ ہر سال میں ایک اوقیہ دوں گی تو آپ میری مدد کریں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تیرے مالک چاہیں کہ میں انہیں سارے اوقیہ ایک ہی مرتبہ ادا کر دوں اور تجھے میں آزاد کروں اور تیری ولاء کا حق مجھے ملے تو وہ اپنے مالکوں کی طرف گئی تو انہوں نے نہ مانا مگر یہ کہ ولاء کا حق ان کا ہی رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تو اس کو لے اور آزاد کر۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں خطبہ فرمایا' اللہ کی حمد کی اور اس کی تعریف کی' پھر اس کے بعد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں کرتے ہیں کہ جو کتاب اللہ میں نہیں اور جو شرط کتاب اللہ میں نہیں تو وہ باطل ہے اگرچہ سو شرائط ہوں' پس اللہ کا حکم لائق تر ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور اللہ کی شرط مضبوط تر ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ ولاء ❷ اس کے لئے ہے جو آزاد کرے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کتابت کہتے ہیں غلام لونڈی سے کچھ روپیہ مقرر کر کے اس کی آزادی کو ادائے قیمت پر معلق کرنا مثلاً مالک ایک غلام سے کہے کہ تو اس قدر روپیہ اتنی مدت میں مجھے ادا کر دے تو تو آزاد ہے اب وہ جو روپیہ مقرر ہوا وہ بدل کتابت ہوگا۔
❷ یعنی وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے اور ولاء ایک شرعی حق ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے غلام پر حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آزاد کرنے والا اپنے غلام کا عصبہ وارث ہو جاتا ہے۔ امام نوویؒ نے کہا کہ یہ حدیث (مسائل کے لحاظ سے) بہت بڑی حدیث ہے اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہت سے مسائل علماء کرام نے نکالے ہیں پھران سب کوانہوں نے بڑی تفصیل سے بیان کیا۔

٢٨٧٨ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٥٣٥ ومسلم الحديث رقم (١٦-٦ر١٥٠٦) وابوداؤد الحديث رقم ٢٩١٩ والترمذی الحديث رقم ١٢٣٦ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٤٧ والدارمی الحديث رقم ٣١٥٦ والموطا الحديث رقم ٣٠ من كتاب العتق)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے ❶ اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ منع فرمایا الخ اس حدیث سے ولاء کی فروخت اور ہبہ کی حرمت ثابت ہوگئی' لہٰذا اس کو فروخت اور اس کو ہبہ کرنا صحیح نہیں ہے اور ولاء کا حق اپنے مستحق کی طرف سے اور کسی کی طرف منتقل نہ ہوگا بلکہ ولاء رشتوں کی طرح کا ایک رشتہ ہے۔ جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٨٧٩ - (٥) عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ ابْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهٗ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيْهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَضٰى لِيْ بِرَدِّهٖ وَقَضٰى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهٖ فَاَتَيْتُ عُرْوَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَرُوْحُ اِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَاُخْبِرُهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ مِثْلِ هٰذَا اَنَّ الْخَرَاجَ ❶ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ اِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضٰى لِيْ اَنْ اٰخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِيْ قَضٰى بِهٖ عَلَيَّ لَهٗ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٥٠٩ والترمذی الحديث رقم ١٢٨٥ والنسائی الحديث رقم ٤٤٩٠ واحمد فی المسند ٦/ ٤٩)

مخلد بن خفاف سے روایت ہے میں نے ایک غلام خریدا' اور میں نے اس کی کمائی لے لی' پھر میں اس کے عیب پر مطلع ہوا تو میں اس غلام کا مقدمہ عمر بن عبدالعزیز کی طرف لے گیا (جو کہ خلیفہ تھے) انہوں نے مجھے غلام کے واپس کر دینے کا حکم فرمایا اور مجھے اس کی کمائی بھی واپس کر دینے کا حکم فرمایا پھر میں عروہ کے پاس آیا اور میں نے ان کو خبر دی تو انہوں نے کہا میں شام کے وقت عمر بن عبدالعزیز کی طرف جاؤں گا اور انہیں خبر دوں گا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کے واقعہ میں حکم دیا کہ: ''منفعت ❶ ضمان کے بدلہ میں ہے'' تو وہ عمر بن عبدالعزیز کی طرف گئے پھر انہوں نے میرے حق میں فیصلہ کیا کہ میں اس شخص سے غلام کی کمائی لوں کہ جس کے متعلق میرے خلاف فیصلہ کیا تھا۔ (شرح السنۃ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ منفعت ضمان کے بدلہ میں ہے الخ یعنی اگر غلام اس حالت میں مرجاتا یا ناقص ہوجاتا تو قیمتاً لینے والے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقصان ہوتا اور بیچنے والے پر کوئی جرمانہ نہ ہوتا' اب اگر فائدہ حاصل ہوا تو وہ بھی قیمتاً لینے والے کو ملنا چاہیے۔

۲۸۸۰ - (٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ الْبَيِّعَانِ اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهٖ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْيَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۱۱ والنسائی الحدیث رقم ٤٦٤٨ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۱۸٦ والدارمی الحدیث رقم ۲۵٤۹ واحمد فی المسند ۱/ ٤٦٦)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت بائع اور مشتری اختلاف کریں تو بیچنے والے کا قول معتبر ہے اور لینے والے کو اختیار ہے۔'' (ترمذی) اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیچنے والا اور لینے والا جس وقت کہ اختلاف کریں اور وہ چیز جو کہ فروخت ہوئی ہے' وہ جوں کی توں قائم ہو اور ان دونوں کے درمیان کوئی گواہ نہ ہو تو بات وہ معتبر ہوگی جو بیچنے والے نے کہی یا وہ دونوں بیع کو واپس کردیں۔ ❶

حکم الحدیث: یہ روایت مرسل ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یا دونوں بیع کو پھیر دیں' الخ شافعی رحمہ اللہ اور اہل حدیث کا عمل اسی حدیث کے موافق ہے کہ جب بائع اور مشتری میں قیمت وغیرہ کا اختلاف ہو تو بائع کو قسم دیں گے اور مشتری کو اختیار ہوگا خواہ بائع کی قسم کے موافق راضی ہو کر بیع قبول کرے خواہ خود قسم اٹھائے اگر دونوں نے قسم کھائی اور راضی ہو گئے تو خیر' ورنہ قاضی اس بیع کو فسخ کردے گا۔

۲۸۸۱ - (٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ شُرَيْحٍ الشَّامِيِّ مُرْسَلًا۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۳٤٦۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۱۹۹ واحمد فی المسند ۲/ ۲۵۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کی بیع واپس کر لے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اس ❶ کے گناہ بخشے گا۔'' (ابوداؤد وابن ماجہ) اور شرح السنہ میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے جو مصابیح میں شریح شامی سے بطریق ارسال کے منقول ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' الخ جب بیع بہ شرط خیار ہو تو جس کو اختیار دیا ہو اس کو فسخ کا اختیار حاصل ہوتا ہے' اگر دونوں نے اختیار رکھا ہو تو دونوں کو اختیار ہوگا لیکن اگر اختیار کی مدت گزر جائے یا اختیار کی شرط ہی نہ ہو تو اب بیع فسخ نہیں ہو سکتی مگر اس صورت میں جب کہ بائع اور مشتری دونوں راضی ہو جائیں اور دونوں مل کر بیع کو فسخ کردیں' تو یہ جب چاہیں ہو سکتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مشتری یا بائع ایک مدت کے بعد اپنا نقصان دیکھ کر فسخ بیع چاہتا ہے لیکن دوسرے فریق کے وہ اختیار میں ہوتا ہے تو حدیث میں اس کی ترغیب دی کہ ایسی حالت میں بھی بیع کا فسخ کردینا بہتر ہے اور ثواب ہے کیونکہ وہ مسلمان پر احسان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۸۸۲- (۸) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِّنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِىْ اشْتَرَى الْعَقَارَ فِىْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِى اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّىْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْاَرْضِ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَ مَافِيْهَا فَتَحَاكَمَآ اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِىْ تَحَاكَمَآ اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِىْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِىْ جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِمَا مِنْهُ وَ تَصَدَّقُوْا۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۳۴۷۲ ومسلم الحديث رقم ۲۱-۱۷۲۱ وابن ماجه الحديث رقم ۲۵۱۱ واحمد فی المسند ۲/ ۳۱۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص نے ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے ہوئے ہیں کسی شخص سے زمین خریدی' تو جس شخص نے زمین خریدی تھی اس کو زمین میں سے ایک گھڑا ملا (دفینہ) جس میں سونا تھا' اس نے زمین فروخت کرنے والے سے کہا کہ تو اپنا سونا مجھ سے لے لے' میں نے تجھ سے صرف زمین خریدی ہے نہ کہ سونا' زمین فروخت کرنے والے نے کہا میں نے زمین اور جو چیز اس میں ہے سب کچھ تجھے فروخت کر دیا ہے' تو وہ دونوں یہ معاملہ ایک منصف کی طرف لے گئے' منصف نے کہا کیا تم دونوں کی کوئی اولاد ہے؟ ایک نے کہا کہ میرا لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہے' منصف نے کہا کہ لڑکے کی لڑکی سے شادی کر دو اور اس سونا میں سے کچھ ان پر خرچ ❶ کر دو اور کچھ فی سبیل اللہ صدقہ کر دو۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور خرچ کر دو الخ یعنی ان پر خیرات کرو اس حدیث میں نیک نیتی اور دیانت داری کا بیان ہے اور حاکم نے جب ان کو نیک نیت دیکھا تو ان میں رشتہ داری کو مناسب جانا اور اس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا۔

بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

باب بیع سلم اور گروی کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۸۸۳- (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَ هُمْ يُسْلِفُوْنَ فِى الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَ الثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِىْ شَىْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِىْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے جبکہ وہ لوگ پھلوں میں ایک سال دو سال اور تین سال کے لیے بیع سلم ❶ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی چیز میں بیع سلم کرے تو اسے چاہیے کہ ناپ معلوم میں' وزن معلوم میں اور مدت معلوم تک سلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۳۹ ومسلم الحدیث رقم ۱۲۷-۱۶۰۴ ابوداؤد الحدیث رقم ۳۴٦۳ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۱۱ والنسائی الحدیث رقم ٤٦١٦ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۸۰ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۸۳ واحمد فی المسند ۱/ ۲۱۷)

کرے۔'' ❷ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سلم اور سلف اس بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے اور مال دینے کے لئے ایک مدت معین ہوتی ہے اور اہل اسلام نے اس کے جائز ہونے پر اتفاق کیا ہے۔ ❷ مدت معلوم تک الخ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ بیع سلم کرتے تھے قول اور مدت میں جھگڑا ہوتا تھا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی۔

۲۸۸٤ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ اِلٰی اَجَلٍ وَرَهَنَهٗ دِرْعًا لَّهٗ مِنْ حَدِيْدٍ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۰٦۸ ومسلم الحدیث رقم (۱٦۲-۱٦۰۳) والنسائی الحدیث رقم ٤٦۰۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٤۳٦ واحمد فی المسند ٦/ ۱٦۰)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ غلہ خریدا کچھ مدت کے وعدہ پر اور اس کے پاس اپنی لوہے کی زرہ رہن رکھی (بخاری' مسلم)

۲۸۸۵ - (۳) وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٤٤۹۷)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس حالت میں کہ آپ کی زرہ ❶ تیس صاع جو کے بدلہ میں یہودی کے ہاں گروی تھی۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ان کی زرہ یہودی کے نزدیک گروی تھی الخ ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ رہن حضر میں بھی جائز ہے اور قرآن میں سفر کی قید اتفاق ہے اور معلوم ہوا کہ ذمی کافروں سے معاملہ کرنا درست ہے لیکن مسلمانوں کو درست نہیں ہے کہ حربی کافروں کے ہاتھ ہتھیار بیچیں۔

۲۸۸٦ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَ لَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَ عَلَی الَّذِيْ يَرْكَبُ وَ يَشْرَبُ النَّفَقَةُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۵۱۲ وابوداؤد

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سواری کا جانور ❶ سواری کیا جائے اس خرچ کے بدلہ میں جس وقت کہ وہ گروی ہو اور شیر دار جانور کا دودھ پیا جائے اس کے خرچ کرنے کے بدلہ میں جس وقت کہ وہ گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پیئے اس پر خرچ ہے۔'' (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحدیث رقم ۳۵۲٦ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۵٤

وابن ماجه الحدیث رقم ۲٤٤۹ واحمد فی المسند ۲/

٤۷۲)

فوائد الحدیث: ❶ جانور رانح اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ مرتہن جانور کی خوراک اور خرچ کے بدلہ میں اس پر سواری کر سکتا ہے اور اس کا دودھ لے سکتا ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا ان لوگوں کا قول فاسد ہے جو اس حدیث کے برخلاف کہتے ہیں۔ کبھی راہن غائب ہوتا ہے اور مرتہن کو اس سے خرچ لینا دشوار ہو جاتا ہے اور کبھی راہن سے خرچ لینے کے لئے حاکم کے پاس جانے کی ضرورت پڑتی ہے اور رہن کا اثبات اور راہن کا غائب ہونا اور خرچ کی مقدار کا ثابت کرنا اور اس کا حساب لکھنا اور کبھی دودھ والے جانور کا دودھ تلف ہو جانا' یہ سب قباحتیں حدیث کے خلاف رائے دینے سے واقع ہوتی ہیں۔ جو قاعدہ حدیث میں مذکور ہے اس سے کیسی آسانی ہے کہ مرتہن جانور پر سواری کر لے اس کا دودھ پیئے اور اس کے بدلہ میں اس جانور کا خرچ اپنے پاس سے دے اور اگر حدیث نہ ہوتی تب بھی قیاس کے موافق بھی حکم تھا' نہ کہ وہ حکم جو ان لوگوں نے دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۸۸۷ - (۵) عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِیْ رَهَنَهُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَیْهِ غُرْمُهُ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ مُرْسَلًا) (الدار قطنی الحدیث رقم ۱۳۳ من کتاب البیوع)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "گروی رکھنا گروی رکھی ہوئی چیز کو اس کے مالک سے نہیں ❶ روکتا کہ جس نے اسے گروی رکھا ہے اس ❷ کے لئے اس کی زیادتی اور اس پر اس کا تاوان ہے روایت کیا اس کو شافعی نے مرسلاً۔

حکم الحدیث: یہ روایت مرسل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مالک سے نہیں روکتا الخ راہن نے جب معین میعاد پر نہ چھوڑا تو اب مرتہن اس چیز کو اپنی ملکیت نہ سمجھے بلکہ جب بھی راہن رہن کی قیمت ادا کرے تو مرتہن کو وہ چیز حوالہ کرنا پڑے گی۔ ❷ اس کے لئے اس کی زیادتی اور اس پر اس کا تاوان ہے الخ یہ حکم حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے خلاف نہیں ہے جو ابھی فصل اول میں گزری جس میں مرتہن کا خرچ کے بدلہ میں مرہون سے فائدہ اٹھانا مذکور ہے کیونکہ دودھ اور سواری بے شک راہن کا حق تھا مگر اب خوراک کے بدلے مرتہن کا حق ہو گیا اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا غنمہ سے مراد مرہون چیز کا زیادہ ہونا جیسے جانور کا موٹا ہونا یا اس کے بچے پیدا ہوں تو یہ بالاتفاق راہن کے ہوں گے وغیرہ۔

۲۸۸۸ - (٦) وَرُوِیَ مِثْلُهُ اَوْمِثْلُ مَعْنَاهُ لَا یُخَالِفُهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مُتَّصِلًا۔ (الحاکم فی المستدرك ۲/ ۵۱)

اور روایت کی گئی ہے حدیث متصل عن سعید بن مسیب عن ابی ہریرہ مثل اس کے یا اس کے معنی کے مطابق جو اس کے بالکل مخالف نہیں ہے۔

۲۸۸۹ - (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِکْیَالُ مِکْیَالُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ماپ اہل مدینہ کا ماپ ❶ ہے اور تول اہل مکہ کا تول ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمِيزَانُ مِيزَانُ أَهْلِ مَكَّةَ۔ (رواه ابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٣٤٠ والنسائی الحديث رقم ٢٥٩٤)

(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پیمانہ اہل مدینہ کا پیمانہ ہے الخ یعنی حقوق شرعیہ میں مثلاً زکوٰۃ اور صدقہ فطر کا اعتبار مدینہ والوں کے پیمانہ کا ہے اور مکہ والوں کے تول کا اعتبار ہے۔

٢٨٩٠ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ إِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيتُمْ أَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيهِمَا الْأُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ۔ (الترمذی) (الترمذی الحديث رقم ١٢١٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ماپنے اور تولنے والوں کے لئے فرمایا:“ بے شک تم دو ایسے ❶ کاموں کے والی بنائے گئے ہو کہ تم سے پہلی امتیں ان میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوگئی ہیں۔“ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دو ایسے کاموں کے الخ یعنی ماپنے اور تولنے کے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٨٩١ - (٩) عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ إِلَى غَيْرِهِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ۔ (رواه ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٤٦٨ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٨٣)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو ❶ شخص بیع سلم کرے کسی چیز میں تو وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اس کو کسی اور کو نہ دے۔“ (ابوداؤد ؛ ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جو شخص بیع سلم کرے الخ مطلب یہ ہے کہ جب تک اس پر قبضہ نہ کرے اس وقت تک اس کو دوسرے کے ہاتھ نہ بیچے اور اگر غیرہ میں شئے کو مرجع قرار دیں تو معنی یہ ہوں گے مسلم فیہ کا بدلنا درست نہیں ہے یا تو وہی مال لے جس کا سودا ہوا تھا یا اپنا رأس المال واپس لے لیکن اول معنی درست ہیں اور یہ معنی غلط ہیں۔

بَابُ الْاِحْتِكَارِ

سٹاک کرنے ❶ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٨٩٢ - (١) عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ فَھُوَ خَاطِیٌٔ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۲۹-۱۶۰۵' ابوداوٗد حدیث رقم ۳۴۴۷' ابن ماجہ حدیث رقم ۲۲۰۰' الدارمی حدیث رقم ۲۴۴۵ واحمد فی المسند ۳/۱۵۶)

شخص ذخیرہ اندوزی کرے تو وہ گناہ گار ہے۔'' (مسلم)

وَ سَنَذْکُرُ حَدِیْثَ عُمَرَ کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ فِیْ بَابِ الْفَیْءِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اور ہم عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کانت اموال بنی النضیر باب فیٔ نے میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا۔

فوائد الحدیث: ❶ احتکار کے الخ احتکار یہ ہے کہ غلہ خرید کر سٹاک کر لے کہ جب مہنگا ہوگا تو بیچیں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۸۹۳ - (۲) عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ) (ابن ماجہ الحدیث رقم ۳۴۵۱ والترمذی الحدیث رقم ۲۵۴۴)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوداگر کو رزق دیا جاتا ہے اور سٹاک کرنے والا ملعون ❶ ہے۔ (ابن ماجہ' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حکرہ اور احتکار یہ ہے کہ مال کو خرید کر سٹاک کر لے اس انتظار سے کہ جب مہنگا ہوگا تو بیچیں گے اور جلب یہ ہے کہ دوسرے ممالک سے شہر میں بیچنے کے لئے مال لے کر آئے' نووی رحمہ اللہ نے کہا جو احتکار حرام ہے وہ اناج کا احتکار ہے یعنی اناج کی گرانی کی حالت میں خرید کرے اور اس کو سٹاک کر کے رکھ لے کہ جب مہنگا ہوگا تو بیچیں گے لیکن اگر ارزانی کی حالت میں خرید کرے یا دوسرے ملک سے لائے اور اس کو سٹاک کر کے گرانی کے وقت میں بیچنے کے لئے تو یہ حرام نہیں' اسی طرح جو کوئی گرانی کی حالت میں اپنے کھانے کے لئے غلہ خرید کر کے رکھے یا گرانی کی حالت میں خریدے اسی وقت بیچنے کے لئے تو اس پر گناہ نہیں ہے اسی طرح اناج کے سوا اور چیزوں کا احتکار منع نہیں ہے جیسے کپڑے یا اینٹ یا چونہ یا کوئلہ وغیرہ کا روکنا۔ ہدایہ میں ہے کہ احتکار مکروہ ہے انسان اور جانوروں کی غذا میں اس حالت میں جب شہر والوں کو اس احتکار سے نقصان پہنچتا ہو اور جو کوئی اپنے کھیت کا غلہ احتکار کرے یا دوسرے شہر سے لائے تو وہ محتکر نہیں ہے۔

۲۸۹۴ - (۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ سَعِّرْلَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ یَطْلُبُنِیْ بِمَظْلِمَۃٍ بِدَمٍ وَ لَا مَالٍ۔ (رواہ الترمذی، وابوداوٗد و ابن ماجۃ) (ابوداوٗد الحدیث رقم ۳۴۵۱ والترمذی الحدیث رقم

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں غلہ کا نرخ مہنگا ہوا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے نرخ مقرر کیجئے' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نرخ مقرر کرنے والا' تنگی کرنے والا' فراخی کرنے والا اور روزی دینے والا ہے' میں امید رکھتا ہوں کہ میں اپنے پروردگار سے اس حالت میں ملوں کہ تم میں سے کوئی بھی مجھ سے خون یا مال کا بدلہ لینے والا نہ ہو۔'' ❶ (ترمذی' ابوداوٗد' ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۱٤ وابن ماجه الحديث رقم ۲۲۰۰ والدارمی الحديث رقم ۲٥٤٥ واحمد فی المسند ۳/ ۱٥٦)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لینے والا نہ ہوالخ یعنی مالی نہ جانی کسی طرح کا ظلم میں نے کسی پر نہ کیا ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نرخ مقرر کرنا سوداگروں پر اور غلہ کے تاجروں پر ایک مالی ظلم ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۸۹٥ - (٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ) (ابن ماجه الحديث رقم ۲۱٥٥ واحمد فی المسند ۱/ ۲۱)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو کوئی مسلمانوں کا غلہ روک کر بیچے (تو) اللہ تعالی اس کو جزام ❶ اور افلاس پہنچاتا ہے۔'' (ابن ماجہ وبیہقی فی شعب الایمان اور رزین نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جزام پہنچاتا ہے الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی مسلمانوں کو ضرر پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اللہ تعالی بدنی اور مالی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔

۲۸۹٦ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يُرِيْدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ وَ بَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ۔ (رواه رزين)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص چالیس دن اس ارادہ سے غلہ کو سٹاک کر کے رکھے کہ وہ مہنگا ہو تو وہ اللہ سے بیزار ہوا ❶ اور اللہ تعالی ❷ اس سے بیزار ہوا۔'' (رزین)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اللہ سے بیزار ہوا الخ یعنی اس کا عہد توڑا جو کہ بجا آوری احکام اور شفقت کرنے کے خلق پر باندھا ہے۔

❷ اور اللہ اس سے بیزار ہوا الخ یعنی حفظ اور عنایت اپنی اس سے اٹھالی۔

۲۸۹۷ - (٦) وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللّٰهُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ وَ اِنْ اَغْلَاهَا فَرِحَ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَ رَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ) (البيهقي الحديث رقم ۱۱۲۱٥٠)

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''احتکار کرنے والا آدمی برا ہے اگر اللہ تعالی نرخوں کو سستا کرے تو غمگین ہو اور اگر نرخوں کو مہنگا کرے تو یہ خوش ہو۔'' (بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں روایت کیا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۸۹۸- (۷) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كَفَّارَةً۔ (رواه رزين)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص چالیس دن غلہ بند رکھے پھر اس کو صدقہ کردے' تو وہ اس کے لیے کفارہ نہیں ہوگا۔'' (رزین)

حکم الحدیث: یہ من گھڑت روایت ہے۔

بَابُ الْاِفْلَاسِ وَ الْاِنْظَارِ

مفلسی اور مہلت دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۸۹۹- (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحديث رقم ۲٤۰۲ ومسلم فی صحيحه ۳/ ۱۱۹٤ وابوداؤد الحديث رقم ۳۵۲۰ والترمذی فی ۳/ ۵٦۲ والموطا الحديث رقم ۸۸ من كتاب البيوع واحمد فی المسند ۲/ ٤٦۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ مفلس ہوا' پس ایک شخص نے اپنا مال پایا بعینہٖ تو کسی دوسرے کی نسبت ❶ اس مال کا وہ زیادہ حق دار ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کسی دوسرے کی نسبت الخ اہل حدیث نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے لیکن ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور زفر رحمہم اللہ اور فقہاء کوفہ نے کہا ہے کہ ہر حال میں بائع دوسرے قرض خواہوں کی مثل ہوگا اور ان کا قول اس باب میں صحیح احادیث کے خلاف ہے اور طحاوی نے جو توجیہ کی ہے کہ یہ حدیث اس بارہ میں ہے کہ جب کوئی اپنا غصب کیا ہوا مال یا مال مسروقہ یا امانت کی چیز شخص کے پاس پائے' تو یہ اس کی صریح غفلت ہے کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کئی روایات میں ''ایما رجل باع'' ہے یعنی بیع کی تصریح موجود ہے۔

۲۹۰۰- (۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۱۸۔ ۱۵۵٦)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھل میں نقصان پہنچا کہ اس نے اس کو خریدا تھا پس اس پر بہت زیادہ قرض ہوا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو صدقہ دو'' لوگوں نے اس کو صدقہ دیا' وہ صدقہ اس کے قرض کے مطابق نہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں کو فرمایا: کہ ''جو تم پاؤ' وہ لے لو اور تمہارے ❶ لئے بس یہی کچھ ہے۔'' (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والترمذی الحدیث رقم ٦٥٥ والنسائی الحدیث رقم ٤٦٧٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٥٦)

فوائد الحدیث: ❶ اور تمہارے لئے نہیں مگر یہ الخ معنی یہ ہیں کہ نہیں پہنچتا تم کو تنبیہ کرنا اور قید کرنا اس کو بسبب ظاہر ہونے اس کے افلاس کے پس اس کو مہلت دینا واجب ہے اور جب اس کے پاس کچھ دیکھو گے تو پھر لے لینا' نہ یہ کہ بیچنے والے کا حق اس کے ذمہ سے ساقط ہوا۔

٢٩٠١ - (٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٢٠٧٨ ومسلم الحدیث رقم (٣١ ـ ١٥٦٢) واحمد فی المسند ٢ / ٢٦٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص لوگوں سے قرض کا معاملہ کرتا تھا اور اپنے نمائندہ کو کہتا تھا کہ جب تو تنگدست کے پاس آئے تو اس سے درگزر کر شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس اس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تو ❶ اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کیا۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مخلوق کو تنگ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کو تنگ نہیں کرتا۔

٢٩٠٢ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنَجِّيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْيَضَعْ عَنْهُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٣٢ ـ ١٥٦٣)

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو خوش لگے کہ نجات دے اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی سختیوں سے تو اسے چاہیے کہ وہ محتاج کو مہلت دے ❶ یا قرض معاف کر دے۔'' ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مہلت دے الخ یعنی قرض مانگنے میں جلدی نہ کرے۔ ❷ معاف کر دے الخ یعنی سب یا تھوڑا۔

٢٩٠٣ - (٥) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْوَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ (رواه مسلم)

انہی (سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ: ''جو شخص کسی مفلس کو مہلت دے یا اسے معاف کرے ❶ تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات عطا فرمائے گا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یا اسے معاف کرے الخ یعنی سب یا کچھ۔

٢٩٠٤ - (٦) وَعَنْ اَبِی الْيَسَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْوَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٧٤ ـ ٣٠٠٦)

سیدنا ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اس کو معاف کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے سایہ ❶ کے نیچے جگہ عطا فرمائے گا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اپنے سایہ کے نیچے رکھے گا الخ مسلم کی دوسری روایت میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اتنا زیادہ ہے: ''جس دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے سایہ کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔ یعنی قیامت کے دن۔

۲۹۰۵ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اِسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَآءَتْهُ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْرَافِعٍ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقْضِیَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَقُلْتُ لَآ اَجِدُ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَآءً۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١١٨-١٦٠٠ وابو داؤد الحديث رقم ٣٣٤٦ والترمذى الحديث رقم ١٣١٨ والنسائى الحديث رقم ٤٦١٧ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٨٥ والدارمى الحديث رقم ٢٥٦٥)

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا پھر آپ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے' ابو رافع نے کہا' آپ نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں اس شخص کو اس کا اونٹ دوں تو میں نے کہا کہ نہیں پاتا میں مگر اچھا اونٹ سات برس کا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو اچھا اونٹ دے کیونکہ لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو قرض کے ادا کرنے میں بہت اچھا ہو۔'' (مسلم)

۲۹۰۶ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَاشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ اِشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٢٣٠٦ ومسلم الحديث رقم ١٢٠-١٦٠١ والترمذى الحديث رقم ١٣١٧ واحمد فى المسند ٢/ ٤١٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا اور آپ پر سختی' کی آپ کے صحابہ نے اسے ایذا دینے کا ارادہ کیا تو ❶ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو چھوڑ دو اس لئے کہ صاحب حق کو بات کرنے کا حق ہے اور اس کے لئے اونٹ خرید و' پس اس کو وہی اونٹ دو' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' ہم نہیں پاتے مگر زیادہ تر اس کی عمر سے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو خرید و' پھر وہ اس کو ادا کرو کیونکہ تم میں سے ❷ بہتر وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو الخ اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا تم نے قرض دار کی طرف داری کیوں نہ کی اس حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال خلق معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ سچے نبی تھے اگر دنیا کے حاکموں کی طرح ہوتے تو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مار کر نکلوا دیتے۔ سبحان اللہ! کیا عدل و انصاف تھا کہ آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ فرمایا کہ تم قرض خواہ کی مدد کرو میری رعایت کیوں کرتے ہو حق کا خیال اس سے زیادہ اور کیا ہوگا۔ آپ کے نبی ہونے کی یہ ایک کھلی دلیل ہے نبی کے سوا ایسا عدل اور انصاف ہونا ممکن نہیں دوسری روایت میں ہے کہ پھر وہ گنوار جو کافر تھا مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے آپ سے زیادہ صابر نہیں دیکھا اور یہ جو فرمایا کہ صاحب حق کو بات کرنے کا حق ہے' تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ سختی کے ساتھ بھی مانگ سکتا ہے تقاضا کر سکتا ہے لیکن یہ اس وقت ہے کہ جب قرض دار بلا ضرورت ٹالتا ہو اگر اس کے پاس واقعی کچھ نہ ہو اور وہ سچا عذر کرے تو پھر زبان درازی اور تقاضا درست نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو الخ قرض کا اچھی طرح ادا کرنا یہ ہے کہ قرض کے مال سے اچھا مال دے یا کچھ زائد دے یا قرض خواہ کا شکریہ ادا کرے قرض میں زائد ادا کرنا مستحب ہے اور یہ منع نہیں ہے کیونکہ منع تو اس وقت ہے کہ جب زیادہ دینے کی شرط ہو اور یہ زیادتی ہی سود ہے۔

۲۹۰۷- (۹) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِئٍّ فَلْيَتْبَعْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۲۲۸۷ ومسلم الحديث رقم ۳۳-۱۵٦٤ وابو داوٗد الحديث رقم ۳۳٤۵ والترمذی الحديث رقم ۱۳۰۸ والنسائی الحديث رقم ٤٦۹۱ وابن ماجه الحديث رقم ۲٤۰۳ والدارمی الحديث رقم ۲۵۸٦ والموطا الحديث رقم ۸٤ من كتاب البيوع واحمد فی المسند ۲/ ۷۱)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غنی کا تاخیر ❶ کرنا ظلم ہے۔'' پس جب تم میں سے کسی شخص کو غنی کی ضمانت دی جائے تو ❷ اسے چاہیے کہ وہ ضمانت قبول کر لے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ غنی کا تاخیر کرنا ظلم ہے الخ یعنی اگر آدمی مفلس ہو اور اس کے پاس ادائیگی کے لیے روپیہ پیسہ نہ ہو تو قرض ادا کرنے میں مجبوری ہے لیکن پیسہ ہوتے ہوئے لوگوں کا قرض نہ دینا اور اس میں دیر کرنا قرض خواہ پر ظلم ہے گویا اس کا حق مارنا ہے اور اپنے نفس پر بھی ظلم ہے اس لیے کہ زندگی کا اعتبار نہیں شاید مر جائے اور قرض خواہ کا قرض رہ جائے اس لئے جب پیسہ ہو تو فوراً قرض ادا کر دے۔
❷ پس چاہیے کہ ضمانت قبول کرے الخ یعنی اگر محتاج قرض دار کسی مال دار سے قرض دلائے تو لازم ہے کہ وہ مان لے۔

۲۹۰۸- (۱۰) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهٗ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَ نَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٤۵۷ ومسلم الحديث رقم (۲۰-۱۵۵۸) وابو داوٗد الحديث ۳۵۹۵

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مسجد میں سیدنا ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا، پس (ہم) دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آوازوں کو اپنے گھر میں سنا تو ان کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلنے کا ارادہ کیا یہاں تک کہ اپنے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو آواز دی اور فرمایا: کعب! انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا یہ کہ اپنے قرض سے آدھا چھوڑ دے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! ٹھیک ہے میں نے چھوڑ دیا، آپ نے فرمایا، کھڑا ہو پس ❶ باقی ادا کر۔'' (بخاری، مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والنسائی الحدیث رقم ٥٤٠٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٤٢٩ واحمد فی المسند ٦/ ٣٩٠)

فوائد الحدیث: ❶ پس باقی ادا کرالخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس امر میں گناہ نہ ہو اس میں سفارش کا اشارہ کرنا درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد میں تقاضا کرنا بھی درست ہے۔

٢٩٠٩- (١١) وَعَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلَاثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٢٨٩ وابوداوٗد الحدیث رقم ٣٣٤٣)

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اچانک ایک جنازہ لایا گیا' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' اس پر نماز پڑھیے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس پر قرض ہے؟'' صحابہ نے کہا' نہیں' تو آپ نے اس پر نماز پڑھی پھر ایک اور جنازہ لایا گیا' آپ نے فرمایا: ''کیا اس پر قرض ہے' کہا گیا ہاں' آپ نے فرمایا یہ کیا کچھ چھوڑ گیا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا تین دینار چھوڑ گیا ہے' آپ نے اس پر نماز پڑھی' پھر تیسرا جنازہ لایا گیا' آپ نے فرمایا: ''کیا اس پر قرض ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' تین دینار' آپ نے فرمایا: ''کیا یہ کچھ چھوڑ گیا ہے'' عرض کیا نہیں' فرمایا: ❶ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو' ابوقتادہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! اس پر نماز پڑھیے اور میرے ذمہ اس کا قرض ہے' پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا پڑھو نماز اپنے ساتھی پر الخ اوائل زمانہ اسلام میں جب مال کم تھا تو جو کوئی قرض دار مرتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز نہ پڑھتے' بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے اور وہ پڑھ لیتے پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات دیں اور مال ہاتھ آیا تو آپ نے یہ حکم دیا کہ اب جو کوئی مسلمان قرض دار فوت ہو تو اس کا قرضہ میں ادا کروں گا' اسی طرح جو بے معاش بال بچے چھوڑ جائے ان کی پرورش بھی میرے ذمہ ہے اور یہی مضمون بعینہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں موجود ہے جس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

٢٩١٠- (١٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٣٨٧ واحمد فی المسند ١/ ٣٦١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کا مال قرض لے' اس کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو' اللہ تعالیٰ اس سے ادا کرے گا اور جو شخص مال لے اس کے ضائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو' اللہ تعالیٰ اس کو اس پر ❶ ضائع کرے گا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ضائع کرے گا الخ یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہو اور وہ بہ نیت ادائیگی قرض لے اور اس کے ادا کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے ادا کرا دے گا یعنی ادا کرنے کا سامان کر دے گا دنیا یا آخرت میں اور جو ان مالوں کو برباد کرنے کے ارادے پر لے تو اللہ تعالیٰ اسی کو برباد کر ڈالے گا۔

۲۹۱۱- (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَ اَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ یُکَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّیْنَ کَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِیْلُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۱۷ ـ ۱۸۸۵) والترمذی الحدیثرقم ۱۷۱۲ والنسائی الحدیث رقم ۳۱۵۶ والدارمی الحدیث رقم ۲۴۱۲ والموطا الحدیث رقم ۳۱ من کتاب الجهاد واحمد فی المسند ۲۹۷/۵)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا' اے اللہ کے رسول! مجھے بتایئے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں اس حال میں مارا جاؤں کہ میں ثواب ڈھونڈنے والا' صبر کرنے والا' پیش قدمی کرنے والا' پیٹھ نہ پھیرنے والا ہوں تو کیا اللہ تعالیٰ مجھ سے میرے گناہ جھاڑ دے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں' پس وہ شخص جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکارا' پھر فرمایا: ''ہاں' مگر قرض اسی طرح سے جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہے۔'' (مسلم)

۲۹۱۲- (۱۴) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُغْفَرُ لِلشَّهِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۱۹ ـ ۱۸۸۶)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہید کے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں مگر قرض۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مگر قرض الخ یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہے ان دونوں احادیث میں اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے میں سستی نہ کرے علماء نے کہا ہے کہ قرض سے مراد جمیع حقوق عباد ہیں یعنی شہید سے حقوق اللہ کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر بندوں کے حقوق گناہ کا مواخذہ رہتا ہے۔

۲۹۱۳- (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَیْهِ الدَّیْنُ فَیَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَیْنِهٖ قَضَآءً فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَآءً صَلّٰی وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَرَكَ دَیْنًا فَعَلَیَّ قَضَآؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۲۹۸ ومسلم الحدیث رقم

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی میت لائی جاتی جس پر قرض ہوتا تو آپ سوال کرتے' ''کیا اس نے اپنے قرض کے لئے کوئی مال چھوڑا ہے؟'' پس اگر بیان کیا جاتا کہ قرض کے مطابق چھوڑ گیا ہے تو آپ اس پر نماز پڑھتے ❶ ورنہ مسلمانوں کو فرماتے: ''نماز ❷ پڑھو اپنے ساتھی پر'' پس جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کا دروازہ کھولا ❸ تو آپ کھڑے ہوئے ❹ اور فرمایا کہ: ''میں بہت زیادہ لائق ہوں مسلمانوں کے ساتھ ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٤۔ ١٦١٩) وابوداوٗد الحدیث رقم ٣٣٤٣ والترمذی الحدیث رقم ١٠٧٠ والنسائی الحدیث رقم ١٩٦٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٤١٥ واحمد فی المسند ٢/ ٤٥٣)

جانوں' سے پس جو کوئی مرے مسلمانوں سے اور قرض ❺ چھوڑ جائے تو اس کا قرضہ ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو شخص کہ مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثا کے لئے ہے؟'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس قدر کہ قرض ادا ہو جائے گا۔ ❷ نماز پڑھو الخ یعنی آپ نماز نہ پڑھتے اور دوسروں کو فرماتے کہ تم پڑھو۔ ❸ فتوحات الخ یعنی غنیمت کے اموال ❹ کھڑے ہوئے الخ یعنی خطبہ کے لئے۔ ❺ اور قرض چھوڑ جائے الخ یعنی اس کا کچھ اور مال نہ ہو۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٢٩١٤ - (١٦) عَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ الزُّرَقِیِّ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِیْ صَاحِبٍ لَّنَا قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِیْ قَضٰی فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ بِعَيْنِهٖ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٣٥٢٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٦٠)

سیدنا ابوخلدہ زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اپنے ایک ساتھی کے لیے جو ❶ مفلس ہو گیا تھا' پس انہوں نے کہا' یہ اس شخص کی مانند ہے کہ جس کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو شخص مرے یا مفلس ہو جائے تو اسباب کا مالک زیادہ حق دار ہے اپنے اسباب کا جب کہ وہ اسے جوں کا توں پائے۔'' (شافعی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور اس کے پاس لوگوں کا اسباب تھا کہ جس کی قیمت اس نے ادا نہیں کی تھی اس مسئلہ پر گفتگو باب کی اول حدیث میں گذر چکی ہے۔

٢٩١٥ - (١٧) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰی يُقْضٰی عَنْهُ۔ (الشافعی' احمد' والترمذی' وابن ماجه والدارمی) (الترمذی الحدیث رقم ١٠٧٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٤١٣ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٩١ واحمد فی المسند ٢/ ٤٤٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی روح اپنے قرض کے بدلہ میں لٹکائی جاتی ❶ ہے یہاں تک کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔'' (شافعی' احمد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لٹکائی جاتی ہے الخ یعنی اس کو آرام نہیں ملتا یا جنت میں نہ داخل ہو گا۔

٢٩١٦ - (١٨) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّيْنِ

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرض دار اپنے قرض کی وجہ سے قید ❶ میں ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَاسُوْرٌ بِدَيْنِهٖ يَشْكُوْ اِلٰى رَبِّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (البغوی الحدیث رقم ۲۱٤۸)

ہے وہ قیامت کے دن اپنے پروردگار سے تنہائی کا شکوہ کرے گا۔'' (شرح السنۃ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قید کیا جائے گا الخ یعنی جنت کے داخل ہونے سے روکا جائے گا۔

۲۹۱۷- (۱۹) وَرُوِىَ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يَدَّانُ فَاَتٰى غُرَمَاؤُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِيْ دَيْنِهٖ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ مُرْسَلٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الْاُصُوْلِ اِلَّا فِي الْمُنْتَقٰى۔

اور روایت کی گئی کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ قرض لیتے تھے، پھر ❶ ان کے قرض خواہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تمام مال ان کے قرض میں ❷ فروخت کر دیا یہاں تک سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ مفلس ہو گئے، یہ حدیث مرسل ہے اور یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور میں نے یہ حدیث اصول میں ❸ نہیں پائی مگر منتقی میں۔

حکم الحدیث: یہ روایت مرسل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھر ان کے قرض خواہ الخ یعنی طلب قرض کے لئے، ان احادیث میں قرض لینے کی برائی کو بیان کیا ہے اور دوسری احادیث میں قرض لینے کی فضیلت مذکور ہے اور مراد اس قرض سے وہ ہے جو اپنے یا اپنے بال بچوں یا عزیزوں کے ضروری خرچ کے لئے لیا جائے یا اللہ کی راہ میں مسکینوں اور طالب علموں اور مسافروں کے کھلانے کے لئے ہو جو شخص ایسی باتوں میں قرض دار ہو جاتا ہے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد کرتا ہے اور اس کا قرض ادا کرا دیتا ہے اور بغیر ضرورت کے قرض لینا کسی نے بھی جائز نہیں کہا، اور ہمیشہ اولیاء اللہ اور نیک لوگ قرض لینے سے ڈرتے رہے اور اس سے پناہ مانگتے رہے اور سب سے زیادہ برا قرض وہ ہے جو ہمارے زمانہ میں لوگ لیتے ہیں اور حرام میں مبتلا ہوتے ہیں، سودی قرض کسی حال میں بھی درست نہیں اگر چہ کیسی ہی شدید ضرورت ہو اور نہ سودی قرض لے کر کار خیر میں صرف کرنے سے کچھ اجر حاصل ہوگا مسلمان کو قرض لینے کی کبھی ضرورت نہیں ہوتی مگر اس حال میں کہ جب وہ یا اس کے بال بچے بھوک سے مرتے ہوں، تو اس وقت بھی ضرورت کے موافق قرض لے تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا کرا دے گا، رہا شادی اور موت تو اس سے شرع کے موافق زیادہ خرچ ہی نہیں ہے اور نکاح صرف ایجاب وقبول سے ہو جاتا ہے جبکہ سوم، چہلم وغیرہ یہ کام سب منع ہیں۔
❷ ان کے قرض میں الخ یعنی ان کے قرض ادا کرنے کے لئے۔ ❸ اصول میں الخ یعنی صحاح ستہ وغیرہ میں۔

۲۹۱۸- (۲۰) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِيًّا وَكَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتّٰى اَغْرَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِي الدَّيْنِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ لِيُكَلِّمَ غُرَمَاءَهٗ فَلَوْ تَرَكُوْا لِاَحَدٍ لَتَرَكُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سخی جوان تھے اور اپنے پاس ❶ کوئی چیز بھی نہ رکھتے تھے اور وہ ہمیشہ قرض لیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے اپنا سارا مال قرض میں ڈبو دیا، پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تاکہ ان کے قرض خواہوں ❷ سے کہیں ❸ پس اگر وہ کسی کے لئے قرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَالَهُ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ۔ (رَوَاهُ سَعِيْدٌ فِيْ سُنَنِهِ مُرْسَلًا) (الدار قطنی الحدیث رقم ۹۵ من باب المرأة تقتل اذا ارتدت)

چھوڑتے تو البتہ رسول اللہ ﷺ کی خاطر معاذ کے لئے چھوڑتے پس رسول اللہ ﷺ نے ان (قرض خواہوں) کے لئے ان کا مال بیچا' یہاں تک کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ مفلس ہو گئے' (سعید نے بطریق ارسال اپنی سنن میں نقل کی)

فوائد الحدیث: ❶ اور اپنے پاس کوئی چیز نہ رکھتے تھے الخ یعنی سخاوت کرنے کی وجہ سے۔ ❷ یعنی یہ کہ قرض چھوڑ دیں سب یا بعض۔ ❸ یعنی نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کے قرض خواہوں سے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے بارہ میں بات چیت کی تاکہ معاذ سے قرض کا مطالبہ نہ کریں مگر انہوں نے نہ چھوڑا

٢٩١٩- (٢١) وَعَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ يُغَلَّظُ لَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ يُحْبَسُ لَهٗ۔ (رواه ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٦٢٨ والنسائی الحدیث رقم ٤٦٩٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٤٢٧ واحمد فی المسند ٤/ ٣٨٩)

سیدنا شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غنی کا دیر سے قرض ادا کرنا جائز کر دیتا ❶ ہے اس کی بے آبروئی کو اور اس کے سزا دینے کو۔'' امام ابن المبارک نے کہا جائز کر دینا اس کی بے آبروئی کا یہ ہے کہ اس کو سخت طریقہ سے ڈانٹا جائے اور اس کو سزا دینا یہ ہے کہ اس کو قید کروایا جائے۔ (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جائز کر دیتا ہے الخ یعنی جو غنی ہو کر قرض خواہ کا قرض ادا نہ کرے تو اس کی آبروریزی کرنا اور اس کو قید کرنا درست ہے۔

٢٩٢٠- (٢٢) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَهٗ مِنْ وَفَاءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِيْ عَنْ اَخِيْهِ دَيْنَهٗ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواه فی شرح السنة) (البغوی الحدیث رقم ٢١٥٥ والدار قطنی الحدیث رقم ٢٩١ من کتاب البیوع)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ اس پر نماز پڑھیں' آپ نے فرمایا: ''کیا تمہارے اس ساتھی پر قرض ہے؟'' لوگوں نے کہا' ہاں' آپ نے فرمایا: ''کیا وہ اپنے قرض کی ادائیگی کے مطابق مال چھوڑ گیا ہے؟'' ❶ عرض کیا' نہیں' آپ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی پر نماز پڑھو'' علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کا قرض میرے ذمہ ہے پس آپ آگے بڑھے اور اس پر نماز پڑھی اور ایک روایت میں اس حدیث کے ہم معنی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تیرے نفس کو آگ دوزخ سے خلاصی کرے گا جیسا کہ تو نے اپنے مسلمان بھائی کی خلاصی کی' کوئی بندہ مسلمان نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے اس کا قرض ادا کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے نفس کی قیامت کے دن خلاصی کرے گا۔" (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیا چھوڑ گیا الخ یعنی مال بقدر ادائیگی کے اس حدیث پر گفتگو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ حدیث میں گذر چکی ہے۔ آپ کی عنایت اور رحم و کرم پر قربان کہ جو مال چھوڑ جائے وہ تو وارثوں کا اور جو قرض چھوڑ جائے وہ آپ کے ذمہ ہے۔

٢٩٢١ - (٢٣) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رواه الترمذى وابن ماجة و الدارمى) (الترمذى الحديث رقم ١٥٧٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢٤١٢ والدارمى الحديث رقم ٢٥٩٢ واحمد فى المسند ٥/ ٢٧٦)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ تکبر، خیانت اور قرض سے پاک ہو تو وہ جنت میں ❶ داخل ہوگا۔" (ترمذی، ابن ماجۂ دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ داخل ہوگا الخ یعنی مقبولوں کے ساتھ۔

٢٩٢٢ - (٢٤) وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَّلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَآئِرِ الَّتِىْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَّمُوْتَ رَجُلٌ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهٗ قَضَآءً۔ (رواه احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٣٤٢ واحمد فى المسند ٤/ ٣٩٢)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی ایسی حالت میں مرے کہ اس پر قرض ہو ❶ اور وہ اس کی ادائیگی کے لئے کچھ نہ چھوڑے بقدر ادائیگی کے۔" (احمد و ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ کہ اس پر قرض ہو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرض کبیرہ گناہ نہیں ہے اور اس سے نہی جو وارد ہوئی ہے تو بسبب عارضہ کے ہے کہ اس سے لوگوں کے حقوق ضائع ہوتے ہیں اگر یہ عارضہ نہ ہو تو قرض لینا مستحب ہے۔

٢٩٢٣ - (٢٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَ انْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ عَلٰى

سیدنا عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمانوں کے درمیان ❶ صلح جائز ہے مگر وہ صلح کہ حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال کرے اور مسلمان اپنی شرائط پر ہیں مگر وہ شرط کہ جو حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال کرے۔" (ترمذی، ابن ماجۂ ابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت تمام ہوئی لفظ شروطھم تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شُرُوْطِهِمْ۔ (ابوداوٗد الحدیث رقم ٣٥٩٤ والترمذی الحدیث رقم ١٣٥٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٥٣)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے الخ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خلاف شرع صلح جائز ہے اور نہ ہی کوئی شرط جائز ہے باقی جس صلح یا جس شرط میں شرع کی مخالفت نہ ہو تو وہ صلح اور شرط ہر طرح سے جائز ہے اس حدیث کو ابوداؤد ترمذی حاکم اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے لیکن اس کی اسناد میں کثیر بن عبداللہ ضعیف ہے اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا لیکن ان کا قول درست نہیں ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا شاید ترمذی نے اس کو اس اعتبار سے صحیح کہا کہ اس کے اور طریق بھی ہیں کیونکہ ابوداؤد اور حاکم نے اس کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نکالا' حاکم نے کہا یہ بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا اور ترمذی نے اس کو حسن کہا اور حاکم نے اس کو انس رضی اللہ عنہ سے نکالا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اور دارقطنی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٩٢٤ - (٢٦) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَ مَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَاَتَيْنَا بِهٖ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ فَبِعْنَاهُ وَ ثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِنْ وَارْجِحْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ التِّرْمَذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ) وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداوٗد الحدیث رقم ٣٣٣٦ والترمذی الحدیث رقم ١٣٠٥ والنسائی الحدیث رقم ٢٥٩٢ والدارمی الحدیث رقم ٢٥٨٥ واحمد فی المسند ٤/ ٣٥٢)

سیدنا سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لایا میں اور مخرفہ عبدی ہجر سے ❶ کپڑا بیچنے کے لئے مکہ میں لائے تو ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں آئے کہ آپ پیدل تھے پس سودا کیا ہم سے پائجامہ کا' ہم نے اسے بیچا اور اس جگہ ایک شخص اجرت پر وزن کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''تول اور جھکتا تول۔'' (احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہجر یمن یا شام میں ایک گاؤں ہے یا یہ تمام بحرین کا نام ہے۔ اس حدیث سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے پائجامہ خریدا اور اس حدیث میں پہننے کا ثبوت نہیں اور جس روایت میں ہے کہ آپ نے پائجامہ پہنا وہ حدیث موضوع ہے' انجاح الحاجہ

٢٩٢٥ - (٢٧) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحدیث رقم ٣٣٤٧ والنسائی الحدیث رقم

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا قرض تھا پس آپ نے مجھ کو ادا کیا اور زیادہ دیا۔ ❶ (ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۵۹۱)

حکم الحدیث: یہ حدیث بخاری ومسلم میں موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس مجھ کو دیا اور زیادہ دیا الخ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص قرض ادا کرتے وقت قرض خواہ کو اپنی طرف سے کچھ زیادہ دے دے تو درست ہے بشرطیکہ قرض لینے کے وقت زیادہ دینے کی شرط نہ کی ہو اور یہ سود نہیں ہے۔

۲۹۲۶- (۲۸) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ قَالَ اِسْتَقْرَضَ مِنِّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا جَآءَ هُ مَالٌ فَدَفَعَهُ اِلَیَّ وَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ اِنَّمَا جَزَآءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَ الْاَدَآءُ۔ (رواه النسائی) (النسائی الحدیث رقم ٤٦٨٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٤٢٤)

سیدنا عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار درہم قرض لئے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال آیا تو وہ چالیس ہزار درہم مجھے دیئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تجھے تیرے اہل میں اور تیرے مال میں برکت کرے قرض کا بدلہ نہیں ❶ مگر شکریہ اور ادا کرنا۔'' (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قرض کا بدلہ نہیں الخ اور قرض خواہ کو اس وقت یوں کہنا چاہیے تو نے میرا حق پورا دیا اللہ تعالیٰ تجھے تیرا حق پورا دے۔

۲۹۲۷- (۲۹) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهٗ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ یَوْمٍ صَدَقَةٌ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٤/ ٤٤٢)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جس شخص کا کسی شخص پر کوئی حق ہو اور وہ اس میں تاخیر کرے تو یہ اس کے لیے ہر دن کے بدلہ میں صدقہ ہوگا۔'' ❶ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کے لیے ہر دن کے بدلہ میں صدقہ ہوگا۔ الخ اور ایک روایت میں ہے جو کوئی محتاج پر آسانی کرے گا' اس کو مہلت دے گا' تقاضا نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا آخرت میں آسانی کرے گا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے میں رکھے تو وہ محتاج کو مہلت دے یا کچھ قرضہ معاف کر دے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص مر گیا' اس سے پوچھا گیا تو نے کیا عمل کیا اس نے خود یاد کیا یا اس کو یاد دلایا گیا (اللہ کی طرف سے) کہ میں سکہ اور نقد میں چشم پوشی کرتا (یعنی اگر کوئی بٹہ کا روپیہ یا اشرفی بھی مجھ کو دیتا تو میں لے لیتا) اپنا نقصان گوارا کرتا لیکن دوسرے پر سختی نہ کرتا اور محتاج کو مہلت دیتا' یہ سن کر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔ ان تمام احادیث کو ابن ماجہ نے ''باب نظائر المعسر'' میں روایت کیا ہے۔

۲۹۲۸- (۳۰) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ قَالَ مَاتَ اَخِیْ وَ تَرَكَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِیْنَارٍ وَ تَرَكَ وُلْدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اُنْفِقَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكَ مَحْبُوْسٌ بِدَیْنِهٖ فَاقْضِ عَنْهُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَقَضَیْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ

سیدنا سعد بن اطول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا بھائی فوت ہوا تو وہ تین سو دینار اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا پس میں نے چاہا کہ میں ان پر خرچ کروں گا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تیرا بھائی قید کیا گیا ہے اپنے قرض کے بدلہ میں پس اس کی طرف سے ادا کر'' سعد نے کہا' پس گیا میں اور میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ قَدْقَضَيْتُ عَنْهُ وَ لَمْ تَبْقَ اِلَّا امْرَأَةٌ تَدَّعِي دِيْنَارَيْنِ وَ لَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ اَعْطِهَا فَاِنَّهَا صَادِقَةٌ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٤/ ١٣٦)

قرض ادا کیا اس کی طرف سے' پھر میں آیا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے اس کی طرف سے ادا کیا اور باقی نہیں رہی مگر ایک عورت کہ جو دو دینار کا دعویٰ کرتی ہے اور اس کے پاس کوئی گواہ بھی نہیں' آپ نے فرمایا: ''اس کو دے' اس لئے کہ وہ سچی ❶ ہے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: دو میں سے ایک سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ سچی ہے الخ نبی ﷺ کو بذریعہ وحی معلوم ہو گیا ہوگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرض میراث پر مقدم ہے۔

٢٩٢٩- (٣١) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوْضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ قَالَ فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَ لَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نَزَلَ قَالَ فِي الدَّيْنِ وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ مَادَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ نَحْوُهٗ) (احمد فی المسند ٥/ ٢٨٩)

- سیدنا محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد ❶ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے جس جگہ کہ جنازے رکھے جاتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے' رسول اللہ ﷺ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی' دیکھا' پھر اپنی نظر جھکائی اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی کے اوپر رکھا' کہا' سبحان اللہ! ❷ سبحان اللہ! کس قدر سختی اتری'' اور راوی نے کہا کہ ہم خاموش رہے اس دن اور رات' ہم نے نہ دیکھی ❸ مگر بھلائی یہاں تک کہ ہم نے صبح کی' محمد راوی نے کہا پس ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا سختی ہے جو کہ اتری ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قرض کے بارہ میں سختی اتری ہے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے پھر زندہ ہو' پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے' پھر زندہ ہو' پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے' پھر زندہ ہو اور اس پر قرض ہو تو وہ بہشت میں داخل نہیں ہوگا یہاں تک ❹ اس کا قرض ادا کیا جائے۔'' (احمد) اور شرح السنہ میں اس کی مانند ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہم مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے الخ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم۔ ❷ سبحان سبحان اللہ الخ یعنی از راہ تعجب کے۔
❸ پس ہم نے سمجھا تھا کہ سختی سے مراد شاید عذاب ہے جو اترے گا اور وہ نہ اترا۔ ❹ یہاں تک الخ یعنی اگر کئی بار اللہ کی راہ میں مارا جائے تو بھی کفارہ قرض کا نہیں ہوتا۔ باب کی احادیث میں قرض لینے کی برائی کو بیان کیا ہے اور ان احادیث کے مصداق وہ لوگ ہیں جو اپنی ذات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عیش اور آرام یا فضول خرچیوں یا دنیا کی واہی تباہی رسموں کے لئے قرض لیتے ہیں اور ان کی ادا کرنے کی نیت نہیں ہوتی۔ اور جو کوئی نیک اور ثواب کے کاموں میں قرض دار ہو جائے جیسے مسلمانوں کے ساتھ سلوک کرنے میں یا یتیموں اور بیواؤں کی پرورش میں اور ادا کرنے کی نیت ہو تو حق تعالیٰ سے امید ہے کہ قیامت کے دن وہ اس کے قرض کی ادائیگی کی کوئی صورت نکال دے' بشرطیکہ دنیا میں اس کو اتنا مال نہ ملے جو قرضہ ادا کرنے کو کافی ہو۔ ورنہ جب مال ملے تو قرض کا فوراً ادا کرنا ضروری ہے اور ہر حال میں یہی بہتر ہے کہ قرض سے بچتا رہے جہاں تک ہو سکے لیکن اگر سخت ضرورت میں اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر قرض لے تو وہ ادا بھی کرا دے گا۔

بَابُ الشِّرْكَةِ وَ الْوَكَالَةِ

شرکت اور وکالت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۹۳۰- (۱) عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِى الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَالَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَآ اِلَى الْمَنْزِلِ وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَ دَعَالَهٗ بِالْبَرَكَةِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۵۰۱)

زہرہ بن معبد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہیں ان کے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ بازار کی طرف لے جاتے تھے تو وہ غلہ خریدتے پھر ان سے ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما ملتے تو وہ دونوں انہیں کہتے کہ ہمیں ❶ بھی شریک کر لے کیونکہ تیرے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی ہے' پس وہ انہیں بھی شریک کر لیتے' اکثر اوقات فائدہ ❷ حاصل کرتا غلہ میں ایک اونٹ کے پورے بوجھ کی مقدار پس بھیجتے اسے اپنے گھر کی طرف اور برکت کی وجہ یہ تھی کہ عبداللہ بن ہشام ❸ کی والدہ ایک دفعہ لے گئی تھیں ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس' تو آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ہمیں شریک کر لے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عقود میں شراکت جائز ہے۔ ❷ مقدار الخ یعنی بغیر نقصان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے۔ ❸ ہشام کی ماں الخ یعنی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا۔

۲۹۳۱- (۲) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْسِمْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ لَا تَكْفُوْنَنَا الْمُؤْنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِى الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۲۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرما دیں' آپ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو بلکہ تم ہم سے محنت ❶ کو کفایت کرو اور ہم تمہیں پھلوں میں شریک کر لیں گے'' انصار نے کہا' ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کو بخوشی قبول کیا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ تم ہم سے محنت کو کفایت کرو الخ جب مہاجر اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ چلے آئے تو انصار نے عرض کیا کہ ہمارے باغات ہمارے درمیان تقسیم کر دیجئے تو اس وقت نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہی ان کی حفاظت و محنت اپنے ذمہ رکھو یہ بیچارے کاشتکاری نہیں جانتے اور جب پھل اترے گا تو ان کو تقسیم کر دینا' انصار پر قربان جائیں کہ جنہوں نے نبی ﷺ کے حکم کو نہ لوٹایا اور بسر و چشم منظور کیا۔ اس حدیث میں شراکت کی صحت کا بیان ہے۔

۲۹۳۲ - (۳) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِيْنَارًا لِيَشْتَرِیَ لَهٗ شَاةً فَاشْتَرٰی لَهٗ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ وَ اَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِيْنَارٍ فَدَعَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْعِهٖ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِاشْتَرٰی تُرَابًا لَّرَبِحَ فِيْهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۳٦٤۲ ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۸٤ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۵۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٤۰۲ واحمد فی المسند ٤/ ۳۷۵)

سیدنا عروہ بن ابو الجعد البارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایک دینار دیا ❶ تاکہ وہ ان کے لئے ایک بکری خریدے' پس اس نے آپ کے لئے دو بکریاں خریدیں اور ان میں سے ایک بکری ایک دینار کے بدلہ میں فروخت کر دی اور آپ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے عروہ رضی اللہ عنہ کے لئے برکت کی دعا کی' پھر اگر وہ مٹی بھی خریدتے تو ضرور اس میں فائدہ اٹھاتے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس کو ایک دینار دیا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی چیزوں میں وکیل بنانا جائز ہے جن میں شرعاً نیابت جاری ہو سکتی ہے اور جو شخص غیر کا مال اس کی اجازت کے بغیر بیچ دے تو وہ بیع منعقد ہو جاتی ہے لیکن اس کا صحیح ہونا مالک کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۹۳۳ - (٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَالَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَاِذَا خَانَهٗ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَزَادَ رَزِيْنٌ وَجَآءَ الشَّيْطَانُ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۸۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے "اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں تیسرا ❶ ہوں دو شریکوں کا جب تک کہ ان کا ایک اپنے شریک سے خیانت نہیں کرتا پھر جس وقت وہ اس کی خیانت کرتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔" (ابوداؤد) اور رزین نے زیادہ کیا کہ "اور شیطان (ان کے درمیان) آ جاتا ہے۔"

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ میں تیسرا ہوں دو شریکوں کا الخ یعنی ان کی مدد کرتا ہوں۔

۲۹۳٤ - (۵) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے نبی ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اَدِّالْاَ مَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَ لَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔ (رواه الترمذي، وابوداؤد، والدارمي)

(ابوداؤد الحديث رقم ٣٥٣٥ والترمذي الحديث رقم ١٢٦٤ والدارمي الحديث رقم ٢٥٩٧)

فرمایا: ''ادا کر امانت اس شخص کی جس نے تجھ کو امانت دار بنایا ہے اور خیانت نہ ❶ کر اس شخص کی جس نے تیری خیانت کی ہے۔'' (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ خیانت کر الخ مراد یہ ہے کہ نہ معاملہ کر خائن سے مانند اس کے معاملہ کے پس تو اس کی مثل ہوگا اور اس میں وہ شخص داخل نہیں جو کسی منکر سے اپنا حق لے کیونکہ حق لینا زیادتی نہیں اور خیانت زیادتی ہے مثلاً کسی کا کچھ حق کسی کے ذمہ آتا ہو اور حق دار ہو تو اس کے مال میں سے اپنے حق کے مطابق لے لے مثلاً دس روپے اس کے کسی کے ذمہ تھے اور یہ اس کے روپوں پر قادر ہو تو دس روپے لے لے۔

٢٩٣٥ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَ قُلْتُ اِنِّيْ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَقَالَ اِذَا اَتَيْتَ وَكِيْلِيْ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَ سْقًا فَاِنِ ابْتَغٰى مِنْكَ اٰيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى تَرْقُوَتِهٖ۔ (رواه ابوداؤد)

(ابوداؤد الحديث رقم ٣٦٣٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا' میں نے خیبر کی طرف نکلنے کا ارادہ کیا پس ❶ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انہیں سلام کیا اور کہا کہ میں خیبر کی طرف جانا چاہتا ہوں' آپ نے فرمایا: ''جس وقت کہ تو پہنچے میرے وکیل کے پاس تو اس سے پندرہ وسق لے لینا اور اگر وہ تجھ سے کوئی نشانی مانگے تو اپنا ہاتھ اس کے حلق پر رکھ دینا۔'' ❷ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا الخ یعنی بارادہ رخصت ہونے کے۔ ❷ ہاتھ رکھ الخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وکیل کو تعلیم کر دیا ہوگا کہ جو کوئی میری طرف سے کچھ لینے آئے اور تو اس سے کسی نشانی کا مطالبہ کرے اور وہ تیرے حلق پر ہاتھ رکھے تو جان لینا کہ اسے میں نے بھیجا ہے اور پندرہ وسق یعنی کھجوریں اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٩٣٦ - (٧) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ فِيْهِنَّ الْبَرَكَةُ الْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ وَاَخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيْرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٢٨٩)

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزوں میں برکت ہے' بیچنا بوعدہ اور مضاربت ❶ اور گیہوں کا ملانا جو کے ساتھ' گھر کے لئے نہ کہ بیچنے کے لئے۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور مضاربت' مضاربت' یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو اپنا روپیہ دے اور وہ اس میں محنت و تجارت کرے اس شرط پر کہ نفع میں دونوں کا حصہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٩٣٧ - (٨) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِدِيْنَارٍ لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهٖ اُضْحِيَةً فَاشْتَرٰى كَبْشًا بِدِيْنَارٍ وَبَاعَهُ بِدِيْنَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَةً بِدِيْنَارٍ فَجَآءَ بِهَا وَ بِالدِّيْنَارِ الَّذِي اِسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰى فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيْنَارِ فَدَعَالَهٗ اَنْ يُّبَارِكَ لَهٗ فِيْ تِجَارَتِهٖ۔ (رواه الترمذی و ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٣٨٦ و الترمذی الحديث رقم (١٢٥٧)

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک دینار دے کر بھیجا تا کہ آپ کے لئے اس دینار سے قربانی خرید لائے پس حکیم رضی اللہ عنہ نے اس دینار سے ایک مینڈھا خرید کر کے دو دیناروں کے عوض فروخت کر ڈالا واپسی پر آپ کے لئے ایک دینار سے قربانی خریدی (چنانچہ) قربانی اور باقی بچا ہوا دینار آپ کے پاس لے آیا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار کا صدقہ کر دیا اور حکیم رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے برکت کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی تجارت میں برکت عطا کرے۔'' (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ الْغَصَبِ وَالْعَارِيَةِ

غصب اور عاریۃً لینے کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٩٣٨ - (١) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٣١٩٨ و مسلم الحديث رقم (١٤٠ - ١٦١٠) و الترمذی الحديث رقم ١٤١٨ و الدارمی الحديث رقم ٢٦٠٦ و احمد فی المسند ١/ ١٨٧)

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص از راہ ظلم بالشت بھر زمین سے (ہتھیا) لے تو ❷ وہ بطور طوق کے اس کی گردن میں قیامت کے دن پہنائی جائے گی ساتوں زمینوں میں سے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ غصب اور عاریۃ کے بیان میں الخ غصب چھین لینا ہے مال کسی کا ناحق از راہ ظلم کے بغیر چوری کے۔

❷ وہ زمین بطور طوق کے اس کی گردن الخ طبرانی اور احمد رحمہ اللہ نے یعلی سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم سے کسی کی زمین ایک بالشت برابر بھی چھین لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو مجبور کرے گا کہ اس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اس کے گلے میں قیامت کے دن اس کا طوق ڈالا جائے گا یہاں تک کہ حساب سے فراغت ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھد کر اس کے گلے میں مثل طوق ہونے کی یہ صورت ہے کہ ظالم زمین میں دھنسایا جائے گا تو زمین مثل طوق ہو جائے گی چنانچہ اس باب کی فصل ثالث کی پہلی اور دوسری حدیث میں اس کا بیان صاف ہے لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت ہی سخت گناہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۳۹- (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِىءٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ وَاِنَّمَا يَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ۔ (رواه مسلم) (البخاری الحدیث رقم ۲۴۳۵ ومسلم الحدیث رقم (۱۳-۱۷۲۶) وابوداؤد الحدیث رقم ۲۶۲۳ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۳۰۲ والموطا الحدیث رقم ۱۷ من کتاب الاستئذان)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص کسی شخص کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے' کیا تمہارا ایک پسند کرتا ہے کہ آئے اس کے خزانہ میں کوئی پس توڑا جائے اس کا خزانہ اور اس کا غلہ اٹھایا لیا جائے اور اسی طرح محفوظ کرتے ❶ ہیں ان کے جانوروں کے تھن ان کے طعاموں کو۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور اسی طرح محفوظ کرتے ہیں الخ یعنی ان کے جانوروں کے تھن کوٹھری کی طرح ہیں ان کے دودھ کی حفاظت کے واسطے۔

۲۹۴۰- (۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى اُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِّنْ عِنْدِ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الَّتِيْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَ اَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۵۲۲۵ والنسائی الحدیث رقم ۳۹۵۵ واحمد فی المسند ۳/ ۲۶۳)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس تھے پس امہات المومنین میں سے کسی ایک نے پلیٹ بھیجی کہ اس میں کھانا تھا' پس اس بی بی نے جس کے گھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے خادم کے ہاتھ کو مارا تو وہ پلیٹ گری اور ٹوٹ گئی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پلیٹ کے ٹکڑے جمع کئے' پھر ٹکڑوں میں کھانا اکٹھا کیا جو کہ پلیٹ میں تھا اور فرمایا: ''تمہاری ماں نے غیرت ❶ کی' پھر خادم کو ٹھہرائے رکھا یہاں تک کہ اس زوجہ محترمہ کے پاس سے پلیٹ لائی گئی جس کے گھر میں آپ تھے' صحیح پلیٹ اس زوجہ محترمہ کی طرف بھیجی جن کی پلیٹ توڑی گئی تھی اور ٹوٹی ہوئی پلیٹ اس کے گھر میں رکھ دی کہ جس نے توڑی تھی (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اور فرمایا کہ تمہاری ماں نے غیرت کی الخ بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے اور ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا بھیجا تھا' رشک کرنا عورتوں میں پیدائشی چیز ہے خصوصاً سوکنوں میں' لہٰذا شرع میں اس پر پکڑ نہیں' اسی لیے آپ نے بھی ان پر کچھ غصہ نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ آپ کا کمال تحمل اور تواضع اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ خوش مزاجی پروردگار کی ایک نعمت تھی اور تمہاری ماں نے الخ یہ خطاب عام ہے اس قصہ سننے والوں سے آپ نے اپنی زوجہ محترمہ کی طرف سے عذر بیان کیا کہ یہ بات صادر ہوئی ہے بہ سبب غیرت کے کہ عورتوں میں ایک پیدائشی بات ہے اور یہ اس لئے فرمایا کہ لوگ اس فعل کو برائی پر محمول نہ کریں بلکہ جان لیں کہ باقتضائے بشری یہ امر صادر ہوا۔ اور قاضی نے کہا اس حدیث کو اس باب میں اس لئے لائے کہ پلیٹ کا توڑنا ایک طرح کا غصب تھا اس لئے کہ غیر کا مال تلف کرنا تھا یا یہ کہ بطور تحفہ کے طعام کا بھیجنا تھا اور جس پلیٹ میں طعام آیا تھا وہ بطریق عاریت کے تھی۔

۲۹۴۱ - (٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٤٧٤)

سیدنا عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹنے اور مثلہ ❶ کرنے سے منع فرمایا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ مثلہ کہتے ہیں ناک کان وغیرہ کے کاٹنے کو اور مسلمان کا مال لوٹنا حرام ہے اور مثلہ بھی حرام ہے۔

۲۹۴۲ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجْدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ اٰضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَامِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا قَدْرَاَيْتُهٗ فِيْ صَلَاتِيْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهٗ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِيْءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَقَدْ مَدَدْتُّ يَدِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرَتِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَالِيْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٠ ـ ٩٠٤) واحمد فی المسند ٣/ ٣١٨)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم دنیا سے رخصت ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چھ ❶ رکوع اور چار سجود کے ساتھ نماز پڑھائی پھر نماز سے فارغ ہوئے اس حال میں کہ پورا آفتاب روشن ہو گیا اور فرمایا: ''کوئی چیز نہیں کہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے مگر وہ میں نے اپنی اس نماز میں دیکھی ہے بے شک دوزخ لائی گئی اور یہ اس وقت تھا کہ جب تم نے مجھ کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا' میں پیچھے اس لئے ہٹا کہ مجھے اس کی گرمی پہنچنے کا خطرہ تھا اور میں نے اس ٹیڑھے سرے کی لاٹھی ❷ والے کو بھی دیکھا کہ وہ اپنی انتڑیاں دوزخ میں کھینچتا تھا اور اسے یہ سزا اس لئے ملی کہ وہ حاجیوں کی چیزیں اپنی خم دار لاٹھی سے چراتا تھا' پس اگر پتہ چل جاتا تو کہتا میری لاٹھی سے اٹک گئی ہے اور اگر پتہ نہ چلتا تو اس چیز کو لے جاتا اور یہاں تک کہ میں نے دوزخ میں ایک بلی والی عورت کو دیکھا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا تو وہ اسے کچھ کھلاتی تھی اور نہ ہی اسے چھوڑتی تھی تاکہ وہ حشرات ❸ الارض کھائے' یہاں تک کہ بھوک کی وجہ سے وہ بلی مرگئی پھر بہشت لائی گئی اور یہ اس وقت تھا جب کہ تم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا' یہاں تک کہ میں اپنے کھڑے ہونے کی جگہ میں کھڑا ہوا اور میں نے اپنا ہاتھ لمبا کیا اس ارادہ سے کہ اس کے پھلوں میں سے کچھ لوں تا کہ تم بھی اسے دیکھو لیکن مجھے خیال آیا کہ ایسا نہ کروں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ چھ رکوع چار سجود کے ساتھ الخ یعنی دو رکعات پڑھیں اور ہر رکعت میں تین تین رکوع کئے اور دو دو سجدے ادا کیے۔ ❷ لاٹھی والے کو الخ یعنی عمرو بن لحی کو۔ ❸ اس حدیث میں خشاش کا لفظ ہے خاء معجمہ یعنی زمین کے کیڑے اور بعض نے حشاش کہا ہے حائے حطی سے اور یہ سہو ہے کیونکہ حشاش خشک گھاس کو کہتے ہیں۔ اسی سے حشیش ہے اور وہ بلی کی غذا نہیں ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جان دار کو قید کر رکھنا اور اس کو خوراک نہ دینا حتی کہ وہ ہلاک ہو جائے بہت بڑا گناہ ہے جس کی وجہ سے آدمی دوزخ میں جائے گا۔

٢٩٤٣ - (٦) وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَ اِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٦٢٧ ومسلم الحديث رقم (٤٩- ٢٣٠٧) وابو داؤد الحديث رقم ٤٩٨٨ والترمذی الحديث رقم ١٦٨٦ واحمد فی المسند ٣/ ١٧١)

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سنا' مدینہ میں گھبراہٹ واقع ہوئی تو ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے عاریۃً گھوڑا مانگا پھر اس گھوڑے پر جس کا نام مندوب تھا سوار ہوئے اور جب واپس ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ: ''میں نے کوئی خطرے کی چیز نہیں دیکھی اور میں ❷ نے اس (گھوڑے) کو سمندر کی طرح (تیز رفتار) پایا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس عاریۃً الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاریۃً کسی چیز کا کسی سے لینا جائز ہے۔ ❷ میں نے اس گھوڑے کو تیز رفتار پایا الخ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا بہت سست رفتار تھا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مبارک سے تیز رفتار ہو گیا آپ کے سوار ہونے پر قربان۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٩٤٤ - (٧) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَّيْتَةً فَهِيَ لَهٗ وَ لَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) (ابو داؤد الحديث رقم ٣٠٧٣ والترمذی الحديث رقم ١٣٧٨)

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ ❶ اسی کی ہی ہے اور رگ ظالم کے واسطے کوئی حق نہیں۔'' ❷ (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس وہ اسی کی ہی ہے الخ بشرطیکہ کسی کی ملکیت میں نہ ہو۔ ❷ اور رگ ظالم کے واسطے کوئی حق نہیں الخ امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ ظلم سے تصرف کرنے کی مثال یہ ہے کہ جیسے وہاں گڑھا کھودے یا کچھ زمین پر قبضہ کرے یا درخت لگائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۴۵- (۸) وَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلاً وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (والموطا الحدیث رقم ۲٦ من کتاب الاقضیة)

اور مالک رحمۃ اللہ علیہ نے عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی بطریق ارسال کے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۹۴٦- (۹) وَعَنْ اَبِيْ حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ (رَوَاهُ الْبُيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى) (احمد فی المسند ٥/ ٧٢)

ابوحرہ رقاشی نے اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خبردار! نہ ظلم کرو' خبردار! نہیں حلال کسی شخص کا مال مگر اس کی خوشی کے ساتھ۔“ (بیہقی فی شعب الایمان) اور دارقطنی نے مجتبیٰ میں روایت کیا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔

۲۹۴۷- (۱۰) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَاجَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَ مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رواه الترمذی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۵۸۱ والترمذی الحدیث رقم ۱۱۲۳ والنسائی الحدیث رقم ۳۳۳٤ واحمد فی المسند ٤/ ٤۳۹)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں ❶ ہے جلب اور جنب اور شغار اسلام میں نہیں ❷ ہے اور جو شخص ڈاکہ زنی کرے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں ہے جلب اور جنب الخ صدقہ جو جلب اور جنب ہوتا ہے اس کا بیان تو کتاب الزکوٰۃ میں ہو چکا' رہا گھوڑ دوڑ میں جلب اور جنب تو اس کو ہم کتاب الجہاد میں ان شاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ ❷ اور شغار اسلام میں نہیں ہے الخ شغار یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے سے کہے کہ تو اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح مجھ سے کر دے اس شرط پر کہ میں اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح تجھ سے کر دوں اور دونوں طرف سے کچھ مہر مقرر نہ کیا جائے بلکہ ہر ایک جانب سے مہر یہی ہو کہ دوسرے کی بہن یا بیٹی حاصل کرے۔

۲۹٤۸- (۱۱) وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا جَآدًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ رِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ جَآدًّا) (ابوداؤد الحدیث رقم ۵۰۰۳ والترمذی الحدیث رقم ۲۱٦۰ واحمد فی المسند ٤/ ۲۱۱)

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ ان کے باپ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: ”کہ تمہارا ایک لاٹھی نہ لے اپنے بھائی کی کھیلتے ہوئے ❶ قصد کرنے والا پس جو شخص کہ اپنے بھائی کی لاٹھی لے تو اسے چاہیے کہ اس کو واپس لوٹا دے۔“ (ترمذی وابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت لفظ جاد تک ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ کھیلتے ہوئے قصد کرنے والا الخ یعنی ظاہر میں تو ہنسی کرے اور اس کے نہ دینے کا ارادہ ہو۔

۲۹۴۹ - (۱۲) وَعَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَّجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ۔ (رواه احمد و ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۳۱ والنسائی الحدیث رقم ٤٦١ واحمد فی المسند ٥/ ١٣)

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنا مال بعینہٖ کسی کے ہاں پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے وہ ❶ اور مول لینے والا اس شخص کا پیچھا کرے گا جس نے ❷ اس کو فروخت کیا ہے۔'' (احمد' ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے البتہ دوسری ایک سند صحیح موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس وہ اس کا زیادہ حق دار ہے الخ یعنی اصل مالک جس کا مال چوری کیا گیا تھا وہ اپنی چیز لے لے۔
❷ اور مول لینے والا اس شخص کا پیچھا کرے الخ یعنی خریدار چور کی تلاش کرے یہاں تک کہ چور کا پتہ چل جائے اور وہ گرفتار ہو اور اگر جس سے اس نے مول لیا' وہ نہ ملے تو اس کا روپیہ گیا لیکن اصل مالک اپنی چیز لے لے گا۔

۲۹۵۰ - (۱۳) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَآ اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد وابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵٦۱ والترمذی الحدیث رقم ۱۲٦٦ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٤۰۰ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۹٦ واحمد فی المسند ٥/ ٨)

انہی (سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ چیز اوپر ہاتھ کے ہے کہ لے' یہاں تک کہ ❶ ادا کرے۔'' (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: مسند احمد میں صحیح سند سے موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہاں تک کہ ادا کرے الخ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عاریت کا ضمان مستعیر پر لازم ہے اور شاید یہ حدیث اس حالت پر محمول ہو جب کہ مستعیر کی غفلت یا قصور کی وجہ سے وہ چیز تلف ہو جائے تو اس حالت میں بالاتفاق اس پر تاوان لازم ہوگا۔

۲۹۵۱ - (۱٤) وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِّلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَآئِطًا فَاَفْسَدَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَ اَنَّ مَآ اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى اَهْلِهَا۔ (رواه مالك و ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵٦۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۳۳۲ والموطا الحدیث رقم

سیدنا حرام بن سعد بن محیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک باغ میں چلی گئی اور خراب کیا' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا' ''باغوں کی نگرانی باغ والوں پر ہے دن کو اور وہ باغ جن کو مواشی رات کو ❶ خراب کرے تو مواشی کے مالکوں پر بدلہ دینا آتا ہے۔'' (مالک' ابوداؤد' ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷ من کتاب الاقضیة واحمد فی المسند ٥/ ٤٣٦)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مواشی کے مالکوں پر بدلہ دینا آتا ہے الخ اس لئے کہ رات کو جانوروں والوں کو چاہیے کہ اپنے جانور باندھ کر رکھیں، جب انہوں نے چھوڑ دیا اور کسی کا نقصان کیا تو نقصان ان کو بھرنا پڑے گا۔

۲۹۵۲ - (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ وَ قَالَ النَّارُ جُبَارٌ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٥٩٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٥٧٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''پاؤں معاف ہے۔'' اور فرمایا: ''آگ بھی معاف ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پاؤں معاف ہے الخ یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اس کے مالک پر تاوان نہیں اسی طرح اگر کسی نے آگ جلائی بغیر قصد کسی کی ایذا رسانی کے اور کسی کی چیز پر اس سے اتفاقاً انگارہ جا پڑا اور جل گئی تو آگ جلانے والے پر تاوان نہیں۔

۲۹۵۳ - (۱٦) وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ عَلٰی مَاشِیَةٍ فَاِنْ کَانَ فِیْهَا صَاحِبُهَا فَلْیَسْتَاْذِنْهُ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهَا فَلْیُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْیَسْتَاْذِنْهُ وَاِنْ لَّمْ یُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْیَحْتَلِبْ وَلْیَشْرَبْ وَ لَا یَحْمِلْ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٦١٩ والترمذی الحدیث رقم ١٢٩٦)

حسن رحمہ اللہ نے سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ تم میں سے کوئی مواشی کے پاس آئے پس اگر ان میں ان کا مالک ہو تو اس سے اجازت مانگے اور اگر مالک اس کے پاس نہ ہو تو اسے چاہیے کہ تین بار آواز بلند کرے اگر اس کو کسی نے جواب دیا تو اس سے پوچھ لے اور اگر اس کو کسی نے جواب نہ دیا تو دودھ ❶ دوہے اور پی لے اور اس میں سے کچھ اٹھا کر نہ لے جائے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند میں تدلیس ہے لیکن اس کا شاہد صحیح سند سے موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس دودھ دوہے اور پی لے الخ یہ حدیث اور آئندہ حدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی جس میں میوہ کھانے کی اجازت مذکور ہے اس حالت پر محمول ہیں کہ جب آدمی بھوک کی وجہ سے بے تاب ہو تو ایسی حالت میں حرام حلال ہو جاتا ہے، پھر میوہ یا دودھ بغیر اجازت کھا لینا بدرجہ اولیٰ درست ہوگا لیکن یہ ضروری ہے کہ بقدر سد رمق کھائے، ضرورت سے زیادہ اس کا مال خراب نہ کرے، جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

۲۹۵٤ - (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْیَاْکُلْ وَلَا یَتَّخِذْ خُبْنَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ) وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ١٢٨٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٠١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی باغ میں جائے تو اسے چاہیے کہ کھا لے اور جھولی میں نہ لے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۵۵- (۱۸) وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعَارَ مِنْهُ اَدْرَاعَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ اَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةً مَضْمُوْنَةً۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۶۲ واحمد فی المسند ۶/ ۴۶۵)

امیہ بن صفوان اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس سے کئی ایک زرہیں غزوہ حنین کے دن عاریت لیں، پس صفوان نے کہا، کیا غصب ہے اے محمد! (ﷺ) آپ نے فرمایا: "بلکہ عاریت لیتا ہوں کہ واپس کر ❶ دی جائیں گی۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ واپس کردی جائیں گی الخ صفوان اس وقت کافر تھے۔ پھر مشرف بہ اسلام ہوئے اہل حدیث کے نزدیک امانت اور عاریت کا ایک سا ہی حکم ہے اگر امانت، امانت دار کے پاس اور عاریت مستعیر کے پاس تلف ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں آتا مگر اس صورت میں کہ امانت دار یا مستعیر کی غفلت یا قصور سے وہ چیز تلف ہو جائے اور یہ حدیث بھی اسی پر محمول ہے۔

۲۹۵۶- (۱۹) وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَ الْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَ الدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۶۵ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۶۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۳۹۸ واحمد فی المسند ۵/ ۲۶۷)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: "عاریت ادا کی جائے اور دودھ کے لئے لیا جانے والا جانور واپس کیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور ضامن ضمان بھرنے والا ہے۔" (ترمذی، ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۵۷- (۲۰) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو نِالْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا اَرْمِيْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاُتِيَ بِيَ النَّبِيَّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قُلْتُ اٰكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِيْ اَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهٗ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ بَابِ اللُّقَطَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۶۲۲ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۸۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۹۹ واحمد فی المسند ۵/ ۳۱)

سیدنا رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں لڑکا تھا تو انصار کی کھجوروں کے درختوں پر پتھر پھینکتا تھا مجھے نبی ﷺ کے روبرو لایا گیا تو آپ نے فرمایا: "اے لڑکے! کھجوروں پر پتھر کیوں پھینکتا ہے؟ میں نے کہا، میں کھجوریں کھاتا ہوں، آپ نے فرمایا: "پتھر نہ پھینک اور جو اس کے نیچے گرا پڑا ہوا سے کھالے" ❶ پھر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا: "یا الٰہی! تو اس کا پیٹ بھر۔" (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) اور ہم عمرو بن شعیب کی حدیث لقطہ کے باب میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند میں جہالت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جو گرا پڑا ہوا سے کھالے الخ جو میوہ درخت سے گرے اس کا مالک کی اجازت کے بغیر کھالینا درست ہے یا نہیں اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے بعض نے کہا ہر ملک کا دستور علیحدہ ہے شاید مدینہ میں یہ دستور ہو گا کہ درخت سے جو میوہ گرے اس کے کھانے کی عوام کو اجازت ہوگی اور اس سے منع نہ کرتے ہوں گے تو آپ نے اسی دستور کے موافق اجازت دی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٩٥٨- (٢١) عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٤٥٤ واحمد فی المسند ٢/ ٩٩)

سالم نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص زمین سے کچھ ناحق لے اس کو قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔'' ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ شاید بعض چھیننے والوں کو خسف کے ساتھ عذاب ہو اور بعض کو طوق کے ساتھ اور بعض کو اس زمین کے اٹھانے کے ساتھ۔ باب کی آخری حدیث میں آیا ہے کہ جو بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے چھین لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو مجبور کرے گا کہ اس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اس کے گلے میں قیامت کے دن اس کا طوق ڈالا جائے گا یہاں تک کہ حساب سے فراغت ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظالم زمین میں دھنسایا جائے گا تو زمین مثل طوق ہو جائے گی اور حدیث آئندہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کھدا کر اس کے گلے میں مثل طوق پڑے گی تاکہ وہ ظالم سب لوگوں کے سامنے ذلیل ہو، معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہے۔

٢٩٥٩- (٢٢) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ اَنْ يَّحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٤/ ١٧٢)

سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''جو شخص ناحق زمین لے' اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ محشر میں اس کی مٹی سر پر اٹھائے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

٢٩٦٠- (٢٣) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ اَرْضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٤/ ١٧٣)

اور انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''جو شخص کسی کی زمین ایک بالشت برابر بھی ظلم سے چھین لے تو اللہ عزوجل اسے تکلیف دے گا کہ وہ اسے کھودے یہاں تک کہ ساتوں زمینوں تک پہنچے' پھر طوق بنا کر وہ زمین اس کے گلے میں قیامت کے دن ڈالی جائے گی' یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۹۶۱ - (۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ۲۲۱۳ وابوداوٗد الحديث رقم ۳۵۱٤ والترمذی الحديث رقم ۱۳۷۰ وابن ماجه الحديث رقم ۲٤۹۹ واحمد فی المسند ۳/ ۳۹۹)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کے ثابت ہونے کا حکم فرمایا: ''ہر چیز میں کہ جو تقسیم نہ کی گئی ہو اور جس وقت کہ حد بندی کر دی جائے اور راہیں پھیری جائیں تو شفعہ نہیں۔'' ❷ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ شفعہ اس حق کو کہتے ہیں جو شریک کو جائیداد بیچتے وقت حاصل ہوتا ہے اور وہ حق یہ ہے کہ جو قیمت دوسرا خریدار دیتا ہے وہی قیمت ادا کر کے وہ جائیداد لے لے۔ ❷ پس شفعہ نہیں الخ اس حدیث سے جمہور اور اہل حدیث نے استدلال کیا ہے کہ شفعہ شریک کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں ہے اور شفعہ جائیداد غیر منقولہ میں خاص ہے اور اس میں کہ جو تقسیم کے قابل ہو اب جو جائیداد تقسیم کے قابل نہیں ہے جیسے حمام یا چکی تو اس میں اصح قول پر شفعہ نہیں۔

۲۹۶۲ - (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْحَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَإِنْ شَآءَ اَخَذَ وَإِنْ شَآءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ۱۳٤۔۱٦۰۸)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم فرمایا: ''ہر مشترکہ زمین میں کہ جو تقسیم نہ کی گئی ہو گھر ہو یا باغ ہو مالک کو بیچنا حلال نہیں ہے یہاں تک کہ اپنے شریک کو خبر کرے پس اگر چاہے وہ لے اور اگر چاہے چھوڑ دے اور جس وقت کہ وہ فروخت کرے اور اس کو خبر نہ دے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔'' (مسلم)

۲۹۶۳ - (۳) وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ۲۲۵۸)

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمسایہ ❶ اپنے نزدیک ہونے کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ہمسایہ الخ یہ حدیث ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل ہے لیکن اہل حدیث اور جمہور کے نزدیک حدیث میں ہمسایہ سے وہ ہمسایہ مراد ہے جو زمین یا راستہ میں شریک ہو۔

۲۹٦٤ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۴۶۳ ومسلم الحدیث رقم (۱۳۶ - ۱۶۰۹) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۶۳۴ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۵۳ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۳۳۵ والموطا الحدیث رقم ۳۲ من کتاب الاقضیة واحمد فی المسند ۲/ ۴۶۳)

نے فرمایا: ''ہمسایہ اپنے ہمسائے کو ❶ اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ منع کرے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہ منع کرے الخ یعنی اگر پڑوسی دیوار میں گاڈر یا ٹی آر وغیرہ رکھنا چاہے تو اس کو نہ روکے کہ یہ ہمسایہ کا حق ہے۔

۲۹۶۵ - (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ۔ (رواه مسلم) (البخاری الحدیث رقم ۲۴۷۳ ومسلم الحدیث رقم ۱۴۳/ ۱۶۱۳ وابوداؤد الحدیث رقم ۳۶۳۳ و الترمذی الحدیث رقم ۱۳۵۶ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۳۳۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کہ تم راستہ میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ مقرر کی جائے۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ مقرر کی جائے الخ یعنی اگر راستہ دراز ہو جس میں شہر والوں کی آمد ورفت ہو اور راستہ کی زمین کا مالک وہاں مکان بنانا چاہے اور لوگ منع کرتے ہوں تو اس میں شرع کا یہ حکم ہے کہ سات ہاتھ چوڑائی راستہ کی چھوڑ کر عمارت بنائے تاکہ اونٹ اور گائے اور لوگوں کی آمد ورفت میں حرج نہ ہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلہ کے لوگ ہی آتے جاتے ہوں تو اس کی اتنی چوڑائی چاہیے کہ جس میں محلہ والوں کا حرج نہ ہو اور زنانہ سواری اور جنازہ جانے کو تنگی نہ ہو۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۲۹۶۶ - (۶) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا أَوْ عَقَارًا قَمِنٌ أَنْ لَا يُبَارَكَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ فِي مِثْلِهِ۔ (رواه ابن ماجة والدارمی) (ابن ماجه الحدیث رقم ۲۴۹۰ والدارمی الحدیث رقم ۲۶۲۵ واحمد فی المسند ۴/ ۳۰۷)

سیدنا سعید بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو شخص تم میں سے زمین یا گھر فروخت کرے تو وہ اس لائق ❶ ہے کہ اس کے لیے برکت نہ دی جائے مگر یہ کہ اس کو اس کی طرح بنائے۔'' (ابن ماجہ، داری)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لائق ہے کہ اس کے لیے برکت نہ دی جائے الخ سبحان اللہ یہ حدیث دنیاداروں کے لئے بڑی نصیحت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقد پیسہ خرچ ہو کر برباد ہو جاتا ہے رہنے کا مکان اور معاش کی صورت بھی ہاتھ سے جاتی رہتی ہے۔

۲۹۶۷ - (۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ لَهَا وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا۔ (رواه احمد و الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجة و الدارمی)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۱۸ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۶۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۹۴ والدارمی الحدیث رقم ۲۶۲۸ واحمد فی المسند ۳/ ۳۰۳)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمسایہ اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے اس کا انتظار بسبب شفعہ کے کیا جائے اگر چہ وہ غائب ہو جس ❶ وقت کہ ان دونوں کا راستہ ایک ہو۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جس وقت کہ ان دونوں کا ایک راستہ ہو الخ یعنی راستہ میں شریک ہوں' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفعہ کا سبب صرف شرکت ہے خواہ اصل جائیداد میں ہو یا اس کے راستہ میں یا اس کے کسی اور حق میں' مثلاً پانی کے راستہ میں' اس سے تائید ہوئی اہل حدیث کے مذہب کی' وہ کہتے ہیں اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اگر ایک راستہ نہ ہو تو صرف ہمسائیگی سے حق شفعہ نہ ہوگا تو ہماری دلیل حدیث ہوئی نہ کہ فریق مخالف کی' شوکانی رحمہ اللہ نے الدرر البھیہ میں اہل حدیث کا یہی قول قرار دیا ہے۔

۲۹۶۸ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) (الترمذی الحدیث رقم ۱۳۷۱)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شریک شفیع ہے اور شفعہ ہر چیز میں ❶ ہے۔'' (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ ہر چیز میں ہے الخ یعنی غیر منقولہ جائیداد میں مگر کنوئیں اور کھجور کے نر درخت میں شفعہ نہیں ہے اور اسی باب کی فصل ثالث کی پہلی حدیث میں یہ مضمون موجود ہے۔

۲۹۶۹ - (۹) قَالَ وَ قَدْرُوِیَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ اَصَحُّ۔

(الترمذی الحدیث رقم ۱۳۷۱)

ترمذی نے کہا اور یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے اور وہ صحیح تر ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۹۷۰ - (۱۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَ قَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِىْ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِیْ فَلَاةٍ

سیدنا عبداللہ بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ بیری کا درخت کاٹے اللہ تعالیٰ اس کا سر دوزخ میں الٹا ڈالے گا۔'' (ابوداؤد) اور کہا یہ حدیث مختصر ہے یعنی جو شخص کہ بیری کو جنگل میں کاٹے' کہ اس کے ذریعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيْلِ وَالْبَهَآئِمِ غَشْمًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ فِي النَّارِ۔

(ابو داؤد الحدیث رقم ۵۲۳۹)

مسافر اور جانور سایہ حاصل کرتے ہیں' ازراہ ظلم و زیادتی کے غیر حق کے کہ اس کے لیے اس درخت میں ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کا سر جہنم میں الٹا ڈالے گا۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۹۷۱ - (۱۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِي الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهَا وَ لَا شُفْعَةَ فِي بِئْرٍ وَلَا فَحْلِ النَّخْلِ۔ (رواہ مالك) (في الموطا الحدیث رقم ٤ من كتاب الشفعة)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جس وقت کہ واقع ہوں زمین میں حدیں' پس اس میں شفعہ نہیں اور نہ شفعہ ❶ ہے کنوئیں میں اور نہ کھجور کے درخت میں۔'' (مالک)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف اور منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ شفعہ ہے کنوئیں میں اور نہ نر کھجور کے درخت میں الخ کنوئیں میں شفعہ اس لئے نہیں ہے کہ وہ تقسیم نہیں ہو سکتا اور نہ درخت میں اس لئے کہ عرب میں ہر شخص کے کھجور کے درخت علیحدہ علیحدہ ہوتے تھے اور نر درخت ایک ہوتا تھا جس میں سب شریک ہوتے تھے پھر ایک اس کا گا بھالے کر اپنے مادہ درختوں میں شریک کیا کرتا ان میں سے اگر کوئی اپنے درختوں کو فروخت کرے تو دوسرے درخت والوں کو شفعہ نہ ہوگا اس وجہ سے کہ نر درخت میں سب شریک ہیں۔

بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

مساقات اور مزارعت کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۹۷۲ - (۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰى اَنْ يَّعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

(البخاری الحدیث رقم ۲۲۸۵ ومسلم الحدیث رقم

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود کو خیبر کے کھجور کے درخت اور اس کی زمین اس شرط پر دیئے کہ اس میں اپنے مالوں سے محنت کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کا آدھا پھل ہوگا۔'' (مسلم) اور بخاری کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود کو اس شرط پر دیا کہ وہ اس میں محنت کریں اور اس میں کھیتی کریں اور ان ❷ کے لئے اس چیز کا آدھا ہو جو اس میں سے نکلے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵۔ ۱۵۵۱) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۴۰۹ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۸۳ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۴۶۷ والدارمی الحدیث رقم ۲۶۱۴ واحمد فی المسند ۲/ ۱۷)

فوائد الحدیث: ❶ مساقات اور مزارعت کے بیان میں الخ مساقات اس کو کہتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے درختوں کو دوسرے کے حوالے کر دے تاکہ وہ ان کی پرورش کرے پھر جب پھل اترے تو اس کو بھی ایک حصہ اس میں سے ملے اور مزارعت یہ ہے کہ زمین ایک کی ہو اور وہ دوسرے کو سپرد کر دے تاکہ وہ اس میں محنت کرے اس میں ہل چلائے کاشت کرے اور جو کچھ پیدا ہو تو اس میں سے ایک حصہ زمین کا مالک لے اور ایک حصہ کاشتکار آج کے دور میں اس کو بٹائی کہتے ہیں۔ تمام ائمہ مساقات اور مزارعت کے جواز کے قائل ہیں مگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ناجائز کہا ہے۔ ❷ اور یہود الخ اس حدیث سے مساقات اور مزارعت دونوں کا جواز ثابت ہوا کیونکہ مسلمانوں نے جب خیبر کو فتح کیا تو وہ درخت اور زمین مسلمانوں کی ملکیت ہو گئے انہوں نے اپنی طرف سے یہود کو مقرر کیا کہ وہی محنت اور مشقت کریں اور آدھا پھل خود لیا کریں آدھا ہم کو دیا کریں۔

۲۹۷۳- (۲) وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۰۶۔ ۱۵۴۷) وابن ماجه الحدیث رقم ۲۴۵۰)

انہی (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ہم مخابرت کرتے اور اس میں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تو ❶ ہم نے مخابرت کو اس سبب سے چھوڑ دیا (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تو ہم نے مخابرت کو اس سبب سے چھوڑ دیا الخ مخابرت یہی مزارعت ہے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ بخشے اللہ کی قسم! میں اس حدیث کو ان سے زیادہ جانتا ہوں دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ لڑ چکے تھے آپ نے فرمایا: اگر تمہارا یہ حال ہے تو کھیتوں کو بٹائی پر مت دیا کرو پس سیدنا رافع رضی اللہ عنہ نے اتنا ہی جملہ سن لیا کہ کھیتوں کو کرایہ پر مت دیا کرو اور مطلق ممانعت روایت کرنے لگے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروط فرمایا تھا کہ اگر جھگڑا کرتے ہو تو بٹائی مت کیا کرو اس کو ابن ماجہ نے سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲۹۷۴- (۳) وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمَّايَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ وَكَانَ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَالَوْ

سیدنا حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ مجھے میرے دو چچاؤں نے خبر دی کہ صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں زمین کرایہ پر دیتے تھے اس چیز کے ساتھ کہ جو نالوں پر پیدا ہو یا اس چیز کے ساتھ کہ جو اس کو زمین کا مالک مستثنیٰ کرے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا حنظلہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ پھر مزارعت کا درہم اور دینار کے بدلہ میں کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَظَرَ فِيْهِ ذَوُوا الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ لَمْ يَجِيْزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطِرَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۴۶ واحمد فی المسند ۴/ ۱۴۲)

اس کا مضائقہ نہیں اور وہ چیز ❶ کہ جس سے منع کیا گیا ہے' وہ وہ چیز ہے کہ اگر اس میں صاحب فہم دیکھے حلال اور حرام کے ساتھ تو اسے اس چیز کے لئے جائز نہ رکھے کہ اس میں جو خطرہ ہے (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور وہ چیز الخ سیدنا رافع رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے بھی اہل حدیث اور جمہور کے مذہب کی تائید ہوئی کیونکہ جن صورتوں کو سیدنا رافع رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے یہ صورتیں تو جمہور کے نزدیک بھی ناجائز ہیں اور اس حدیث میں دلیل ہے کہ جس بٹائی میں خطرہ نہ ہو تو وہ جائز ہے اور سیدنا رافع رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث بھی اسی تقریر کی مؤید ہے۔

۲۹۷۵- (۴) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَ كَانَ اَحَدُنَا يُكْرِيْ اَرْضَهُ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِيْ وَهٰذِهٖ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۳۲ واخرجه مسلم الحدیث رقم (۱۱۷۔ ۱۵۴۷)

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم مدینہ والوں میں زیادہ کھیتی کرتے تھے اور ہم میں کوئی ایک اپنی زمین کو کرائے پر دیتا تھا اور کہتا تھا اس قدر زمین کا ٹکڑا میرے لئے ہے اور یہ تیرے لئے پس بعض اوقات اس قطعہ (زمین کے ایک حصہ) میں کھیتی نکلتی اور اس قطعہ میں نہ نکلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۲۹۷۶- (۵) وَعَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ لَوْتَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ قَالَ اَىْ عَمْرُو اِنِّيْ اُعْطِيْهِمْ وَاُعِيْنُهُمْ وَ اِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِيْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ اَنْ يَّمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَّعْلُوْمًا۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۳۰ ومسلم الحدیث رقم (۱۲۰۔ ۱۵۵۰) وابوداوٗد الحدیث رقم ۳۳۸۹ والنسائی الحدیث رقم ۳۸۷۳ واحمد فی المسند ۱/ ۲۳۴)

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے طاؤس سے کہا اگر تو مزارعت کو چھوڑ دیتا تو بہتر تھا' اس لئے کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے' طاؤس نے کہا اے عمرو! میں لوگوں ❶ کو دیتا ہوں اور ان کی مدد کرتا ہوں اور ان کے بڑے عالم یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا لیکن یہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کسی ایک کا اپنے بھائی کو زمین کا عطیہ دینا اس بات سے بہتر ہے کہ اس سے کرایہ معین کر کے لے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ میں لوگوں کو دیتا ہوں الخ یعنی زمین کھیتی باڑی کرنے کے لئے۔

۲۹۷۷- (۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ۔ (متفق

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی زمین ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس میں کھیتی کر لے یا اپنے بھائی کو عاریت دے' اگر وہ (مالک) نہ مانے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲۳٤۰ ومسلم الحدیث رقم (۸۹۔ ۱۵۳٦) والنسائی الحدیث رقم ۳۸۷٤ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٤٥۱ واحمد فی المسند ۳/ ۳۷۳)

چاہیے کہ وہ اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔" ❶ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اپنی زمین اپنے پاس رکھے الخ اس سے بھی معلوم ہوا کہ زمین کا کرایہ پر دینا منع نہیں ہے لیکن مفت دینا اور اپنے بھائی مسلمان پر احسان کرنا افضل ہے۔

۲۹۷۸ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَرَاٰی سِکَّةً وَشَیْئًا مِنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ هٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۲۱)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس حال میں کہ انہوں نے کھیتی باڑی کا ساز و سامان ہل وغیرہ دیکھا تو کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ: "نہیں داخل ہوتا یہ کسی کے گھر میں مگر اللہ تعالیٰ ❶ داخل کرتا ہے اس گھر میں ذلت کو۔" (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے اس گھر میں ذلت کو الخ یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی میں مشغول ہوئے تو وہ بیشک ذلیل اور بے قدر ہوئے کہ حاکم ان کو محصول کے لیے پکڑتا ہے اور مارتا ہے اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہے۔ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ مسلمان جہاد نہ چھوڑیں اور دنیا کمانے میں مشغول نہ ہوں ورنہ ذلیل اور خوار ہوں گے اور کافر غالب ہو جائیں گے چنانچہ آج کے دور میں ویسا ہی ہو رہا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۲۹۷۹ - (۸) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ فَلَیْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَیْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَ قَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۳٤۰۳ والترمذی الحدیث رقم ۱۳٦٦ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٤٦٦ واحمد فی المسند ۳/ ٤٦٥)

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت ❶ کے بغیر کھیتی کرے تو ان کے لئے کھیتی میں کچھ نہیں اور اس کے لیے ❷ اس کا خرچ ہے۔" (ترمذی، ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں جو اسے صحیح کے درجہ تک لے جاتے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ ان کی اجازت کے بغیر الخ یعنی ان کے حکم اور ان کی رضا کے بغیر۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیداوار زمین کے مالک کی ہوگی اور بونے والے کے لئے کچھ نہیں ہے سوائے تخم کے، امام احمد رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے۔ ❷ اور اس کے لیے اس کا خرچ ہے الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ تہائی یا چوتھائی پیداوار پر مزارعت کرنا جائز ہے اور وہ یہ ہے کہ زمین ایک کی ہو اور وہ دوسرے کے سپرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے تا کہ وہ اس میں محنت کرے اور کھیتی باڑی کرے اور جو کچھ اس میں سے پیدا ہو ایک حصہ زمین کا مالک لے اور ایک حصہ کاشتکار یعنی محنت کرنے والا آج کے دور میں اس کو بٹائی کہتے ہیں' یہ اکثر علماء کے نزدیک جائز ہے جیسے اہل حدیث اور صاحبین اور احمد اور اسحاق وغیرہم اور اسی کو ترجیح ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس سے منع کیا ہے اور انہوں نے سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث سے دلیل لی ہے اور ہم نے اس کی توجیہ میں سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا جس کو ابن ماجہ نے روایت کیا کہ وہ کہا کرتے تھے سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ بخشے اللہ کی قسم! میں اس حدیث کو ان سے زیادہ جانتا ہوں' دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' وہ لڑ چکے تھے' آپ نے فرمایا: اگر تمہارا یہ حال ہے تو زمین کو بٹائی پر مت دیا کرو اور وہ مطلق روایت کرنے لگے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروط فرمایا تھا کہ اگر جھگڑا کرتے ہو تو بٹائی مت کیا کرو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود خیبر والوں سے بٹائی کی جیسے فصل اول کی پہلی حدیث میں اس کا قصہ گذر چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٢٩٨٠ - (٩) عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَ الْقَاسِمُ وَ عُرْوَةُ وَ اٰلُ اَبِىْ بَكْرٍ وَ اٰلُ عُمَرَ وَ اٰلُ عَلِيٍّ وَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ كُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ فِى الزَّرْعِ وَ عَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰى اِنْ جَآءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَهُ الشَّطْرُوَاِنْ جَآءُ وْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا. (رواه البخارى)

(البخارى فى صحيحه ٥ / ١٤ معلقا كتاب الحرث والمزارعة باب المزارعة بالشطر)

قیس بن مسلم نے ابو جعفر سے ❶ نقل کیا کہا کہ مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھر نہیں مگر وہ زراعت کرتے تہائی اور چوتھائی پر' اور زراعت کی علی نے' سعد بن مالک نے' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' عمر بن عبدالعزیز نے اور قاسم' عروہ رحمہ اللہ اولاد ابوبکر' اولاد عمر' اولاد علی رضی اللہ عنہم اور ابن سیرین نے اور عبدالرحمٰن بن اسود تابعی رحمہ اللہ نے کہا میں عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ سے شراکت کرتا تھا مزارعت میں عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے معاملہ کیا اس شرط پر کہ اگر لائے عمر اپنا بیج تو اس کے لئے آدھا اور اگر لوگ بیج لائیں تو ان کے لئے اتنا (آدھا)۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے یعنی امام محمد باقر رحمہ اللہ سے۔

بَابُ الْاِجَارَةِ

اجارہ ❶ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٩٨١ - (١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے ❷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَّاَمَرَ بِالْمُوَاجَرَةِ وَ قَالَ لَابَأْسَ بِهَا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۱۱۹۔ ۱۵٤۹)

منع فرمایا اور اجرت پر کام کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اجارہ کے بیان میں الخ یعنی کسی کو محنت مزدوری پر رکھنا درست ہے قرآن شریف سے اس کا جواز ثابت ہے اور جو کام شرع کی رو سے جائز ہے اس پر اجارہ درست ہے۔ (الدرر البھیہ) ❷ مزارعت سے منع فرمایا ممنوع بٹائی وہی ہے جس میں دھوکا ہو جیسے مالک شرط کرے کہ نالوں پر جو زراعت اگے وہ میرے لئے ہے اور باقی کاشتکار کے لئے وغیرہ ذلک' قولہ علی ان جاء عامل کے فاعل سے حال ہے اور جملہ شرطیہ بطور حکایت محلا مجرور ای عاملھم بنا علی ھذا الشرط

۲۹۸۲- (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ فَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۵٦۹۱ ومسلم الحديث رقم (٦۵۔ ۱۲۰۲) وابوداود الحديث رقم ۳٤۲۳ وابن ماجه الحديث رقم ۲۱٦۲ واحمد فی المسند ۱/ ۲۵۸)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے پس آپ نے پچھنے لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دوائی ڈالی (بخاری' مسلم)

۲۹۸۳- (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهُ وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعٰى عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ۲۱٤۹ وابن ماجه الحديث رقم ۲۱٤۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں بھیجا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مگر اس ❶ نے بکریاں چرائی ہیں'' آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' کیا آپ نے بھی چرائی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں میں چند ❷ قیراط کی اجرت پر مکہ والوں کی بکریاں چراتا تھا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ مگر اس نے بکریاں چرائی ہیں الخ بکریاں چرانے میں یہ حکمت ہے کہ انبیاء علیہم السلام گلہ بانی کے ذریعہ جہاں بانی کا طریقہ سیکھیں کیونکہ بکری انتہائی شرارتی اور منتشر ہونے والا جانور ہے خصوصاً جب کہ زیادہ ہوں تو ان کا اکٹھا رکھنا بہت محنت کا کام ہے اور پھر اس کی ایسی شرارتیں ہوتی ہیں جن سے بہت غصہ آتا ہے لیکن اس کی کمزوری کی بناء پر چرواہا نرمی اور شفقت سے کام لیتا ہے۔ اس لئے بکریوں کے چرانے میں امت کی ہر تکلیف نیز تمام معاملات میں نبی کو صبر و تحمل کی تمرین مقصود ہے یا یہ حکمت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کا احسان اپنے پر سمجھیں کہ پہلے یہ کس کام پر تھے اور اب ان کو اللہ تعالیٰ نے کس مرتبہ پر پہنچا دیا ہے اور زمانہ کے سب لوگوں سے افضل بنا دیا لمعات حاشیہ مشکوٰۃ۔ ❷ چند قیراط کے' قیراط سونے کے پانچ جو کے برابر ہوتا ہے۔

۲۹۸٤- (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' میں قیامت کے دن تین شخصوں سے جھگڑوں گا ایک وہ کہ جس نے عہد دیا ❶ میرے نام کے ساتھ پھر اس کو توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ اس نے ایک آزاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ۔ (رواه البخارى) (البخارى الحديث رقم ٢٢٢٧ وابن ماجه الحديث رقم ٢٤٤٢ واحمد فى المسند ٢/ ٣٥٨)

کو فروخت کیا پھر اس کی قیمت کھا گیا اور تیسرا وہ شخص کہ جس نے ایک مزدور مزدوری پر لگایا پھر اس سے پورا کام لیا اور اس کو اس کی مزدوری نہ دی۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ عہد دیا میرے نام کے ساتھ الخ یعنی کسی سے قول وقرار کیا اللہ کو ضامن دے کر قرض لیا۔

٢٩٨٥ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِمَآءٍ فِيهِمْ لَدِيْغٌ اَوْ سَلِيْمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَآءِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ اِنَّ فِى الْمَآءِ رَجُلًا لَدِيْغًا اَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى شَآءٍ فَبَرَاَ فَجَآءَ بِالشَّآءِ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ وَ قَالُوْا اَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا حَتّٰى قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ مَآ اَخَذْتُمْ عَلَيْهَآ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ۔ (رواه البخارى) وَ فِى رِوَايَةٍ اَصَبْتُمْ اَقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِى مَعَكُمْ سَهْمًا۔ (البخارى الحديث رقم ٥٧٣٧ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٥٦ واحمد فى المسند ٣/ ٨٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ایک پانی (کے چشمہ) پر گذری کہ اس میں لدیغ ❶ یا سلیم تھا پس آیا ان کے پاس ایک شخص بستی والوں میں سے' اس نے کہا' کیا تم میں کوئی دم پڑھنے والا ہے؟ کیونکہ بستی میں ایک شخص کو بچھو یا سانپ ڈس گیا ہے' صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص گیا اور سورۂ فاتحہ پڑھی بکریوں کے لینے پر تو وہ شخص اچھا ہو گیا' پھر وہ صحابی رضی اللہ عنہ اپنی بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا' صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس اجرت کو مکروہ جانا اور کہا کہ تو نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے' یہاں تک کہ جب وہ مدینہ آئے تو انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! فلاں شخص نے کتاب اللہ پڑھنے پر اجرت لی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک لائق ❷ ترین اجرت لینی کتاب اللہ کی ہے۔'' (بخاری) اور ایک روایت میں ہے' فرمایا: ''تم نے اچھا کیا اس کو تقسیم کرو اور اپنے ساتھ ساتھ میرے لیے بھی حصہ رکھو۔''

فوائد الحدیث: ❶ لدیغ یا سلیم یعنی بچھو یا سانپ کا کاٹا ہوا۔ ❷ لائق ترین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے ساتھ دم جھاڑے پر اجرت لینا درست ہے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے درر میں اہل حدیث کا یہی مذہب قرار دیا ہے لیکن قرآن مجید کی تعلیم پر اجرت لینے میں علماء کا اختلاف ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ بلکہ حرام ہے جبکہ جمہور محدثین اور متاخرین حنفیہ کے نزدیک جائز ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٩٨٦ - (٦) عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِّنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ

خارجہ بن صلت نے اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے وطن کی طرف چلے پس ہم عرب کے ایک قبیلہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم اس شخص کے پاس سے بھلائی لائے ہو کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَوَآءٍ اَوْرُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَآءُوْا بِمَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ فَكَاَنَّمَآ اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْنِي جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِي لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ۔ (رواه احمد و ابوداؤد) (اخرجه ابوداؤد الحديث رقم ٣٤٢٠ واحمد في المسند ٥/ ٢١٠)

تمہارے پاس کوئی دوا یا منتر ہے؟ ہمارے پاس بیڑیوں میں جکڑا ہوا دیوانہ ہے' ہم نے کہا ہاں ہمارے ہاں منتر ہے کہا پھر وہ دیوانہ کو بیڑیوں میں جکڑا ہوا لائے' میں نے اس پر سورۃ فاتحہ پڑھی تین دن صبح اور شام اور اس حال میں کہ میں اپنا تھوک جمع کرتا پھر میں اس پر تھوکتا' کہا گویا کہ وہ کھولا گیا بندھی ہوئی رسی سے پھر انہوں نے مجھ کو مزدوری دی تو میں نے کہا میں نہیں یہاں تک کہ میں نبی ﷺ سے پوچھوں (جب میں نے آپ سے پوچھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھا تو' پس میری زندگانی کی قسم! البتہ ❶ وہ شخص بھی ہے کہ جو کھاتا ہے باطل کے ساتھ' تو نے کھایا حق کے ساتھ۔'' (احمد' ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ البتہ جو شخص کہ کھاتا ہے ساتھ باطل کے الخ یعنی وہ برا ہے۔ جس منتر میں شرک اور کفر کے الفاظ ہوں یا ایسے الفاظ جن کے معانی سمجھ میں نہ آتے ہوں وہ منتر برے ہیں اور آیات قرآنی سے دم کرنا برا نہیں ہے۔ نبی ﷺ کا اپنی عمر کی قسم اٹھانا' شاید نہی سے پہلے ہو اور طیبی نے ایسی قسموں کو نبی ﷺ کا خاصہ قرار دیا ہے۔

٢٩٨٧ - (٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ۔ (رواه ابن ماجة) (اخرجه ابن ماجه الحديث رقم ٢٤٤٣)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ❶ دو۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے الخ یعنی محنت ختم ہوتے ہی اس کی اجرت دے دو یہ نہیں کہ اجرت دینے میں تو ٹال مٹول کرو اور کام بخوبی لے لو۔

٢٩٨٨ - (٨) وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ) وَفِي الْمَصَابِيْحِ مُرْسَلٌ۔ (اخرجه ابوداؤد الحديث رقم ١٦٦٥ والموطا الحديث رقم ٣ من كتاب الصدقة واحمد في المسند ١/ ٢٠١)

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مانگنے والے کے لئے حق ہے اگرچہ ❶ گھوڑے پر آئے۔'' (احمد' ابوداؤد) اور مصابیح میں یہ حدیث مرسل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر چہ الخ اس حدیث میں علماء کا خلاف ہے' امام شوکانی رحمہ اللہ نے فوائد میں قزوینی سے اس کا موضوع ہونا نقل کیا ہے اور گویا یہ اجرت سائل کے سوال کی ہے' اسی لئے باب الاجارہ میں لائے' اس حدیث کی کوئی سند جس کے ساتھ احتجاج درست ہو میرے علم میں نہیں ہے اور ابن عدی نے اس حدیث کو بطریق عبداللہ بن زید موصولا روایت کیا ہے لیکن عبداللہ کلی طور پر ضعیف ہے اس کا کوئی طریقہ علت سے خالی نہیں اور جس نے حسن کہا ہے اس نے تعدد طرق اور اعتضاد بالمرسل کی وجہ سے حسن کہا ہے مگر ہر تعدد طرق و اعتضاد بالمرسل موجب حسن نہیں ہوتا کما تقرر فی اصول الحدیث۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۹۸۹- (۹) عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ طٰسٓمّٓ حَتّٰى بَلَغَ قِصَّةَ مُوْسٰى قَالَ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰجَرَ نَفْسَهٗ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْعَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهٖ وَطَعَامِ بَطْنِهٖ۔ (رواه احمد و ابن ماجة) (اخرجه ابن ماجه الحديث رقم ٢٤٤٤)

سیدنا عتبہ بن منذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے' آپ نے طسم پڑھی' یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ تک پہنچے آپ نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام نے اپنی ذات کو مزدوری میں دیا آٹھ برس یا دس برس اپنی شرم گاہ کے بچانے ❶ اور اپنے پیٹ کے طعام پر۔'' (احمد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنی شرم گاہ کے بچانے پر الخ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام مصر سے بھاگ کر مدین پہنچے تو وہاں سیدنا شعیب علیہ السلام کے ہاں نوکر ہوئے' اقرار یہ تھا کہ آٹھ یا دس برس تک ان کی خدمت کریں عفت کے ساتھ یعنی ان کی بیٹیوں پر جو جوان تھیں دست درازی نہ کریں اور پیٹ بھر کر کھانا کھائیں اور مدت گذرنے کے بعد ان سے ایک بیٹی کا نکاح کر دیا جائے گا' یہ قصہ سورۃ القصص میں تفصیل سے مذکور ہے اور تورات میں بھی ہے۔

۲۹۹۰- (۱۰) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ اَهْدٰى اِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ اُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَ الْقُرْاٰنَ وَ لَيْسَتْ بِمَالٍ فَاَرْمِيْ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَّارٍ فَاقْبَلْهَا۔ (رواه ابو داؤد و ابن ماجة) (اخرجه ابو داؤد الحديث رقم ٣٤١٦ وابن ماجه الحديث رقم ٢١٥٧ واحمد في المسند ٥/ ٣١٥)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ایک شخص نے میری طرف بطور تحفہ کمان بھیجی ان شخصوں میں سے کہ میں ان کو کتاب اور قرآن سکھلاتا تھا اور نہیں ہے کمان مال پس اس سے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کروں گا' فرمایا: ''اگر تو یہ پسند کرتا ہے کہ تجھے آگ کا طوق پہنایا جائے تو اس کو قبول کر۔'' ❶ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: ان کی اسناد ضعیف ہیں لیکن ایک اور صحیح سند بھی موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس اس کو قبول کر الخ تعلیم قرآن پر اجرت جائز نہ ہونے کی دلیل ایک تو سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے اور دو تین احادیث صاحب روضہ نے بیان کیں پھر کہا اس باب میں کئی اور احادیث بھی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ اِحْيَآءِ الْمَوَاتِ وَالشِّرْبِ

بنجر ❶ زمین آباد کرنے اور پانی کی باری کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۹۹۱ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضٰى بِهٖ عُمَرُ فِيْ خِلَافَتِهٖ (رواه البخاری) (اخرجه البخاری الحديث رقم ۲۳۳۵ واحمد فی المسند ٦/ ۱۲۰)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ایسی زمین کو آباد کرے جو کہ کسی کی نہیں ہے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے۔" عروہ نے کہا اسی حکم ❷ کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں فیصلہ کیا تھا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ قاموس میں لکھا ہے کہ موات بروزن سحاب ہے اور موات وہ زمین ہے جس کا کوئی مالک نہ ہو اور نہایہ میں لکھا ہے موات وہ زمین ہے جس میں نہ بویا گیا ہو اور نہ آباد کی گئی ہو اور نہ وہ کسی کے قبضہ میں آئی ہو اور اس کا زندہ کرنا یہ ہے کہ اس کو آباد کرے ویران زمین کو موات اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کام نہیں آتی اور شرب پانی کے حصہ کو کہتے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں پانی لینے کی باری کو کہتے ہیں جو کھیتوں میں چوپایوں کے لئے مقرر ہوتی ہے۔ ❷ حکم کیا الخ ان کے حکم کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث منسوخ نہیں۔

۲۹۹۲ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. (رواه البخاری) (اخرجه البخاری الحديث رقم ۲۳۷۰ واحمد فی المسند ٤/ ۳۸)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے "نہیں ہے جائز مخصوص کرنا کسی چراگاہ کا سوا ❶ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے۔" (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ مگر الخ اللہ کے اور اس کے رسول کے لیے، کسی حاکم کو اپنے لئے روند کر روکنا جائز نہیں ہے مگر جہاد کے گھوڑوں اور اونٹوں اور زکوۃ کے جانوروں کے لئے چراگاہ روکنے کی اجازت ہے۔

۲۹۹۳ - (۳) وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جھگڑا کیا سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری شخص نے حرہ ❶ کی ایک پانی کی نالی کے متعلق تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے ❷ زبیر! اپنی کھیتی کو پانی دے کر پھر پانی اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے" انصاری نے کہا اس لئے کہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں (یہ سن کر) آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا، پھر آپ نے فرمایا: "اے زبیر!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَهُمَا فِيْهِ سَعَةٌ۔ (متفق عليه) (اخرجه البخاری الحديث رقم ٢٣٥٩ ومسلم الحديث رقم (١٢٩۔ ٢٣٥٧) وابوداؤد الحديث رقم ٣٦٣٧ والترمذی الحديث رقم ١٣٦٣ والنسائی الحديث رقم ٥٤٠٧ وابن ماجه الحديث رقم ٢٤٨٠ واحمد فی المسند ٤/ ٥)

اپنی کھیتی کو پانی پلا پھر پانی روک رکھ یہاں تک کہ پانی ❸ منڈیر تک پہنچے پھر پانی چھوڑ دے اپنے ہمسایہ کی طرف'' نبی ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا حق پورا دلوایا صریح حکم میں جب کہ انصاری نے آپ کو غصہ دلوایا حالانکہ آپ نے ان دونوں کو پہلی مرتبہ ایک ایسے امر کا مشورہ دیا تھا کہ اس میں ان دونوں کے لئے آسانی تھی۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ حرہ الخ حرہ مدینہ کی کالی پتھریلی زمین ہے۔ ❷ اے زبیر اپنی کھیتی کو الخ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کا کھیت نہر کی طرف اونچا تھا اس کے بعد انصاری کا تھا۔ ❸ یہاں تک کہ پانی منڈیر تک پہنچے پھر چھوڑ دے الخ یہی قانونی فیصلہ ہے جس میں رعایت نہیں لیکن پہلے آپ نے رحم وکرم سے انصاری پر شفقت کرنے کا حکم دیا اس نے بے وقوفی سے ناشکری کی اور بے ادبی کی بات کہہ بیٹھا تو آپ ﷺ نے شفقت کو ترک کیا اور انصاف کا حکم دیا یہ اس کی سزا تھی۔

٢٩٩٤ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوْا بِهِ فَضْلَ الْكَلَاِ۔ (متفق عليه) (اخرجه البخاری الحديث رقم ٢٣٥٤ ومسلم الحديث رقم (٣٧۔ ١٥٦٦) وابوداؤد الحديث رقم ٣٤٧٣ والترمذی الحديث رقم ١٢٧٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢٤٧٨ واحمد فی المسند ٢/ ٢٤٤)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بچے ہوئے پانی کو مت روکو تاکہ اس سبب سے بچے ہوئے گھاس کو روکو۔'' ❶ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ گھاس کو روکو بہ سبب اس کے زیادہ گھاس کو الخ یعنی پانی روکنے سے تمہاری غرض یہ ہے کہ اس تدبیر سے چارا بچے کیونکہ آدمی وہاں آئیں گے نہ جانور اور نہ گھاس چریں گے۔

٢٩٩٥ - (٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا اَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ الْيَوْمَ اَمْنَعُكَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین شخص ہیں کہ ان سے اللہ قیامت کے دن ❶ کلام کرے گا نہ ان کی طرف ❷ دیکھے گا' ایک وہ شخص کہ جو قسم اٹھاتا ہے ❸ اپنے سامان کی قیمت پر تاکہ اس سبب سے زیادہ قیمت دیا جائے حالانکہ وہ جھوٹا ہے ❹ اور دوسرا وہ شخص کہ ایک چیز پر جھوٹی قسم اٹھائی نماز عصر کے بعد ❺ تاکہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ۔ (متفق عليه)

قسم کی وجہ سے کسی مسلمان شخص کا مال (ہتھیا) لے اور تیسرا وہ شخص کہ اس نے بچے ہوئے پانی کو روکا تو اللہ تعالیٰ ❻ فرمائے گا آج روکوں گا میں تجھ سے فضل اپنا جیسا کہ تو نے بچا ہوا پانی روکا تھا' وہ تیرے ہاتھوں نے نہیں نکالا ❼ تھا۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہ بولے گا الخ یعنی رحمت کا بولنا۔ ❷ نہ دیکھے گا الخ یعنی نظر عنایت سے نہیں دیکھے گا۔ ❸ قسم اٹھاتا ہے الخ یعنی بیچنے والا قسم اٹھاتا ہے کہ مجھ کو اس سے زیادہ ملتا تھا۔ ❹ جھوٹا ہے الخ یعنی اس قسم میں۔ ❺ نماز عصر کے بعد الخ قسم عصر کے بعد اور مسجد میں یا منبر نبوی ﷺ پر اٹھانے سے مغلظ ہو جاتی ہے۔ ❻ پس اللہ تعالیٰ آج کے دن فرمائے گا الخ یعنی قیامت کے دن۔ ❼ نہیں نکالا الخ اگرچہ کنواں اور نہریں آدمی کی مشقت سے بنتی ہیں لیکن پانی کا نکلنا محض اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔

وَذُكِرَ حَدِيثُ جَابِرٍ فِي بَابِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ۔ (اخرجه البخاری الحديث رقم ٢٣٦٩ ومسلم الحديث رقم (١٧٣ ـ ١٠٣) وابوداؤد الحديث رقم ٣٤٧٤ والنسائی الحديث رقم ٤٤٦٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٠٧ واحمد فی المسند ٢/ ٢٥٣)

اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی ❶ حدیث ذکر کی گئی ہے باب المنهی عنها من البیوع میں۔

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث الخ اور وہ یہ ہے کہ ضرورت سے زائد پانی کے بیچنے سے منع فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٢٩٩٦ - (٦) عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْاَرْضِ فَهُوَ لَهٗ۔ (رواه ابوداؤد) (اخرجه ابوداؤد الحديث رقم ٣٠٧٧ واحمد فی المسند ٥/ ٢١)

حسن بصری رحمہ اللہ نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا' آپ نے فرمایا کہ: ''جو شخص زمین پر دیوار کر لے تو ❶ وہ اس کے لئے ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے لیکن شاہد کی مند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تو وہ اس کے لئے ہے الخ یعنی جو کوئی بنجر زمین پر جو کہ کسی کی ملکیت میں نہیں ہے اس کو آباد کرنے کے لئے دیوار کھینچ لے تو وہ زمین اس کی ہو جاتی ہے۔

٢٩٩٧ - (٧) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيْلًا۔ (رواه ابوداؤد) (اخرجه ابوداؤد الحديث رقم ٣٠٦٩)

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کے درختوں کی جاگیر (عطا) کر دی۔ (ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

٢٩٩٨ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرٰى فَرَسَهٗ حَتّٰى قَامَ ثُمَّ رَمٰى بِسَوْطِهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ۔ (رواہ ابو داوٗد) (اخرجه ابو داوٗد الحديث رقم ٣٠٧٢ واحمد في المسند ٢/ ١٥٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کے گھوڑے دوڑنے کے مطابق ❶ جاگیر دی پس انہوں نے اپنا گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ وہ ٹھہرا' پھر انہوں نے اپنا کوڑا پھینکا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زبیر کو اتنی زمین دیدو جہاں تک کہ اس کا کوڑا پہنچا ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایک دوڑ میں گھوڑا جہاں جا کر ٹھہر جائے وہاں تک جاگیر ہے۔

٢٩٩٩ - (٩) وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ فَاَرْسَلَ مَعِيَ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَعْطِهَا اِيَّاهُ۔ (رواہ الترمذی و الدارمی) (اخرجه ابو داوٗد الحديث رقم ٤٤٣ الحديث رقم ٣٠٥٨ والترمذي الحديث رقم ١٣٨١ والدارمي الحديث رقم ٢٦٠٩ واحمد في المسند ٦/ ٣٩٩)

سیدنا علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرموت میں ❶ زمین جاگیر کے طور پر عطا کی' وائل نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تاکہ وہ مجھ کو زمین کی پیمائش دیں۔ (ترمذی' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حضرموت ایک شہر کا نام ہے اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ وہاں ہی رہتے تھے۔

٣٠٠٠ - (١٠) وَعَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَارِبِيِّ اَنَّهٗ وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِيْ بِمَارِبَ فَاَقْطَعَهٗ اِيَّاهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَقْطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَرَجَعَهٗ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلَهٗ مَاذَا يُحْمٰى مِنَ الْاَرَاكِ مَالَمْ تَنَلْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و الدارمی) (اخرجه الترمذي الحديث رقم ١٣٨٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٤٧٥ والدارمي الحديث رقم ٢٦٠٨)

ابیض بن حمال ماربی سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یہ کہ اس کو نمک کی کان جاگیر میں دیں جو کہ مارب ❶ میں تھی تو آپ نے اس کو نمک کی کان جاگیر میں دیدی' جب ابیض واپس ہوا تو ایک شخص نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپ نے تو اس کو تیار شدہ پانی دے دیا ہے' آپ ❷ نے ابیض سے وہ کان واپس لے لی' راوی نے کہا اور سوال کیا آپ سے ایک شخص نے کہ پیلو کے درختوں سے کہاں تک زمین روکی جائے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ زمین کہ جہاں اونٹ نہ پہنچیں۔'' ❸

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث: ❶ مارب میں مارب یمن میں ایک بستی ہے کہتے ہیں بلقیس وہیں کی رہنے والی تھی نبی ﷺ نے وہاں نمک ان کو مقطعہ کے طور پر دے دیا کہ ان کے سوا اور کوئی نمک وہاں سے لینے نہ پائے تاکہ وہ اس کو اپنے اختیار سے فروخت کرے۔ ❷ تو نبی ﷺ نے اس کو ابیض سے پھیر لیا الخ اور اس کو وقف کر دیا اور فرمایا وہ تیری طرف سے صدقہ ہے اور وہ مثل جاری پانی ہے جو وہاں جائے اس کو لے اور اس کے بدلہ میں نبی ﷺ نے ابیض کو جرف مراد میں کچھ زمین اور کھجور کے درخت جاگیر میں عطا کر دیئے۔ ❸ اس کو اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں الخ اس سے معلوم ہوا کہ آبادی کے آس پاس روندرو کنا جائز نہیں کیونکہ وہاں جانوروں کے چرانے کی ضرورت پڑتی ہے۔

۳۰۰۱- (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَآءُ فِيْ ثَلَاثٍ فِي الْمَآءِ وَ الْكَلَاَ وَ النَّارِ۔ (رواه ابوداؤد و ابن ماجة) (اخرجه ابوداؤد الحديث رقم ۳۴۷۷ وابن ماجه الحديث رقم ۲۴۷۲ واحمد في المسند ۵/ ۳۶۴)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام مسلمان ❶ تین چیزوں میں شریک ہیں' پانی ❷ گھاس اور آگ میں۔'' (ابوداؤد و ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ شریک یعنی ہر ایک کو ان سے مفت فائدہ لینا درست ہے۔ ❷ پانی الخ ابوسعید جو اس حدیث کا ایک راوی ہے وہ کہتا ہے اس سے جاری پانی مراد ہے (جیسے دریا یا چشمہ کا روکنا کسی مسلمان سے ناجائز اور حرام ہے)

۳۰۰۲- (۱۲) وَعَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ اِلٰى مَآءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَلَهٗ۔ (رواه ابوداؤد) (اخرجه ابوداؤد الحديث رقم ۳۰۷۱)

سیدنا اسمر بن مضرس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ ﷺ سے بیعت کی' آپ نے فرمایا: ''جو شخص ❶ پہلے پہنچے کسی پانی کی طرف کہ نہیں پہنچا اس کی طرف کوئی مسلمان' تو وہ پانی اس کے لئے ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پہلے پہنچے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو کوئی ایسی مباح چیز مل جائے جس تک اس سے پہلے کوئی مسلمان نہیں پہنچ سکا تو وہی اس کا مالک ہے۔

۳۰۰۳- (۱۳) وَعَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيَا مَوَاتًا مِّنَ الْاَرْضِ فَهُوَ لَهٗ وَ عَادِيُّ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِنِّيْ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ) (اخرجه الشافعي في الام ۴/ ۴۵ كتاب احكام الهبة باب عمارة ما ليس معمورا)

طاؤس رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ اس کے لئے ہے اور قدیم ❶ زمین اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے' پھر میری طرف سے تمہارے لئے ہے۔'' (شافعی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قدیم زمین سے وہی بنجر زمین مراد ہے جو کسی کی ملک میں نہ ہو۔

۳۰۰۴- (۱۴) وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ

اور شرح السنہ میں روایت کیا گیا کہ نبی ﷺ نے سیدنا عبداللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهِيَ بَيْنَ ظَهْرَ انِيْ عِمَارَةِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَ النَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ نَكِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ اِبْتَعَنِيَ اللّٰهُ اِذًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُقَدِّسُ اُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيْفِ فِيْهِمْ حَقُّهُ۔ (الشافعي في المسند ۲/ ۱۳۳ کتاب الجهاد باب ما جاء في الحما و القطائع)

بن مسعود رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں گھر دیا اور وہ گھر انصار کی آبادی کے درمیان تھا (یعنی ان کے مکانوں اور کھجوروں کے درمیان) پس عبد بن زہرہ کے بیٹوں نے کہا کہ ہم سے ام عبد ❶ کے بیٹے کو دور رکھو تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اللہ تعالیٰ نے کس لئے بھیجا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں کرتا (جب تک) کہ ضعیف کے لئے ان میں اُس کا حق ❷ نہ لیا جائے۔“

حکم الحدیث: یہ سند منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ام عبد کے بیٹے کو الخ ابن ام عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

❷ یعنی عبداللہ ضعیف ہے لہٰذا مجھ پر یہ لازم ہے کہ میں اس کی پاس داری کروں۔

۳۰۰۵- (۱۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ السَّيْلِ الْمَهْزُوْرِ اَنْ يُّمْسَكَ حَتّٰى يَبْلُغَ كَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلَ الْاَعْلٰى عَلَى الْاَسْفَلِ۔ (رواه ابوداوٗد و ابن ماجة) (ابوداوٗد الحديث رقم ۳۶۳۹ وابن ماجه الحديث رقم ۲۴۸۲ والموطا الحديث رقم ۲۸ من كتاب الاقضية)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ❶ مہزور کے پانی کے بارہ میں حکم فرمایا کہ بند کیا جائے یہاں تک کہ وہ ٹخنوں تک پہنچے پھر ❷ چھوڑ دے اوپر والا نیچے والے پر۔“ (ابوداؤد ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مہزور کے پانی کے بارہ میں الخ مہزور بنی قریظہ کے ایک نالہ کا نام ہے۔ مصابیح کے اکثر نسخوں میں ”سیل اور مہزور“ دونوں معرف باللام کی طرف بطور اضافت آیا ہے اور یہ ترکیب نحوی اصول سے ممنوع ہے۔ بہتر یہ تھا کہ دونوں پر الف لام تعریف کا نہ ہوتا اور لفظ سیل مہزور کی طرف مضاف ہوتا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مہزور علم ہے جو کہ صفت سے منقول ہے اور ایسے علم میں دونوں وجوہات جائز ہیں جیسے حارث اور عباس۔ ❷ پھر چھوڑ دے اوپر والا نیچے والے پر الخ یعنی اوپر والا اپنے کھیت میں ٹخنوں تک پانی بھر کر اس کی طرف چھوڑ دے جو نشیب میں ہے اس طرح آخر تک عمل کیا جائے۔

۳۰۰۶- (۱۶) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ عَضُدٌ مِّنْ نَّخْلٍ فِيْ حَائِطِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ اَهْلُهٗ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَتَاَذّٰى بِهٖ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کے باغ میں ان کے کھجوروں کے کئی درخت تھے اور وہ انصاری شخص اپنے اہل سمیت اس باغ میں رہتا تھا تو جب سمرہ رضی اللہ عنہ باغ میں جاتے تو انصاری کو تکلیف ہوتی، پس وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَطَلَبَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيْعَهٗ فَاَبٰى فَطَلَبَ اَنْ يُّنَاقِلَهٗ فَاَبٰى قَالَ فَهَبْهُ لَهٗ وَلَكَ كَذَا اَمْرًا رَغَّبَهٗ فِيْهِ فَاَبٰى فَقَالَ اَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ لِلْاَنْصَارِيِّ اِذْهَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا فِيْ بَابِ الْغَصْبِ بِرِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ۔

نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے اس تکلیف کا ذکر کیا' نبی ﷺ نے سمرہ رضی اللہ عنہ کو طلب کیا تا کہ ❶ وہ اپنے درختوں کو انصاری کے ہاتھ فروخت کر ڈالے تو سمرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا پھر آپ ﷺ نے ❷ چاہا کہ اس سے تبادلہ کر لے' سمرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے بھی انکار کر دیا' آپ نے فرمایا: ''اپنے درخت انصاری کو ہبہ کر دے اور تجھے آخرت ❸ میں اجر ملے گا ایک کام تھا جس میں آپ نے اس کو ترغیب دلائی تھی تو سمرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی نہ مانا' آپ نے فرمایا: تم تو ضرر ❹ پہنچانے والے ہو'' اور آپ نے انصاری کو حکم دیا'' جا اس کے درخت کاٹ ڈال۔'' (ابوداؤد) اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث من احیا ارضا غضب کے باب میں ذکر کی گئی سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تا کہ انصاری کے ہاتھ بیچے الخ یعنی کھجور کے درخت تا کہ اس کو ایذا نہ ہو۔ ❷ چاہا کہ الخ یعنی رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ کو کہا کہ ان درختوں کے بدلہ میں دوسرے باغ میں انصاری سے درخت لے لے۔ ❸ اور تجھ کو اس قدر الخ یعنی بہشت کی نعمتیں ملیں۔ ❹ کہ تو ضرر پہنچانے والا ہے الخ یعنی اس انصاری کو اور جو کوئی کسی کو ضرر پہنچائے تو ضرر کا اس سے دفع کرنا واجب ہے۔

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ صِرْمَةَ مَنْ ضَآرَّ اَضَرَّ اللّٰهُ بِهٖ فِيْ بَابِ مَا يُنْهٰى مِنَ التَّهَاجُرِ۔ (اخرجه ابوداوٗد الحيدث رقم ٣٦٣٦)

اور ہم ابوصرمہ کی حدیث من ضارا ضر اللہ به فی باب ماینھی من التھاجر کے باب میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٠٠٧- (١٧) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَآءُ وَ الْمِلْحُ وَ النَّارُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْمَآءُ قَدْعَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَ النَّارِ قَالَ يَاحُمَيْرَاءُ مَنْ اَعْطٰى نَارًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَ مَنْ اَعْطٰى مِلْحًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَاطَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ وَ مَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَّآءٍ حَيْثُ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! کیا چیز ہے کہ جس کا روکنا درست نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''پانی' نمک ❶ اور آگ'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول! پانی کو تو ہم نے جان لیا' پس نمک اور آگ کا کیا حال ہے؟ ❷ آپ نے فرمایا: ''اے حمیراء! جو شخص کسی کو آگ دے تو گویا کہ اس نے صدقہ کیا اس تمام چیز کو کہ جس کو آگ نے پکایا اور جس شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُوْجَدُ الْمَآءُ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَ مَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُالْمَآءُ فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا۔ (رواه ابن ماجة) (اخرجه ابن ماجه الحديث رقم ٢٤٧٤)

نے نمک دیا تو گویا کہ اس نے تمام چیز کو صدقہ کیا جس کو اس نمک نے اچھا کر دیا اور جس نے مسلمانوں کو پانی پلایا ایک بار پلانا اس جگہ کہ جہاں پانی پایا جاتا ہے تو گویا کہ اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو ایک بار پانی پلایا اس جگہ پلانا کہ جہاں پانی نہیں پایا جاتا تو گویا اس نے اس کو زندہ کیا۔'' (ابن ماجہ) ❸

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نمک اور آگ کا کیا حال ہے الخ یعنی اس کا روکنا کیوں منع ہے؟ ❷ آپ نے فرمایا اے رنگ والی حجت اللہ میں ہے اگر یہ چیزیں مملوک ہوں تو بھی ان کو مفت دینے کی استحبابا تاکید ہے اور اگر مملوک نہ ہوں تو پھر تو ان کا روکنا کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ ❸ اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے' علاوہ ازیں امام احمد و ابوداؤد نے اس حدیث کو بروایت ابوخراش عن بعض الصحابہ بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں پانی گھاس اور آگ میں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کی اسناد صحیح ہے ابونعیم نے بھی اس حدیث کو درست کہا ہے لیکن اس نے عن بعض الصحابہ کا ذکر نہیں کیا پھر کسی نے امام ابوحاتم سے ابوخراش کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا ابوخراش نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بلوغ المرام میں کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے فتح الباری اور نیل الاوطار کی طرف رجوع فرمائیں۔

بَابُ الْعَطَايَا

عطیات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٠٠٨- (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالاً قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَآءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَ فِي الرِّقَابِ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ وَ الضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک زمین خیبر میں پائی وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے خیبر میں ایک زمین پائی ہے کہ میں نے کوئی مال کبھی نہیں پایا کہ جو میرے نزدیک اس زمین سے بہت نفیس ہو آپ مجھے اس کے بارہ میں کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر چاہے تو زمین کے اصل کو روک رکھ اور اس کے حاصل کو صدقہ کر'' تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو اس شرط پر صدقہ کیا کہ اس کا اصل فروخت نہ کیا جائے اور نہ ہبہ کی جائے اور نہ ہی اس کو میراث بنایا جائے اور اس میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْ يُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا۔ (متفق علیه) (اخرجه البخاری الحديث رقم ٢٧٣٧ ومسلم الحديث رقم (١٥- ١٦٣٢) والنسائی الحديث رقم ٣٥٩٧) وابن ماجه الحديث رقم ٢٣٩٦ واحمد فی المسند ٢/ ١٢)

حاصل ہونے والی آمدن کو فقیروں' رشتہ داروں' غلاموں کے آزاد ❶ کرنے اللہ کی راہ میں' مسافروں' مہمانوں پر صدقہ کیا جائے اور اس شخص پر کوئی گناہ نہیں کہ جو اس زمین کا متولی ہو کہ وہ اس میں سے کھائے عرف کے موافق یا اس حالت میں کھلائے ❷ کہ مال کو ❸ جمع کرنے والا نہ ہو اس کے حاصل میں سے۔'' ابن سیرین نے کہا کہ نہ جمع کرنے والا ہو (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ غلاموں کے آزاد کرنے میں الخ یعنی ان کی آزادی میں مدد دینے کے لئے۔ ❷ یا کھلائے الخ یعنی کسی دوست کو۔ ❸ مال کو نہ جمع کرنے والا ہو الخ یعنی روپیہ جوڑنے کی نیت سے اس میں تصرف نہ کرے' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے کہ وقف صحیح ہے اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور وقف کرنے والے کی شرائط صحیح ہیں اور وقف کی بیع یا ہبہ یا میراث درست نہیں ہے اور وقف صدقہ جاریہ ہے۔

٣٠٠٩- (٢) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔ (متفق علیه) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٥٤٨ والنسائی الحديث رقم ٣٥٤٨ واحمد فی المسند ٢/ ٣٤٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمریٰ ❶ جائز ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نووی نے کہا عمریٰ کہتے ہیں اس طرح کہنے کو کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کے لئے دیا' یا زندگی بھر کے لئے یا جب تک تو جئے یا باقی رہے اور عمریٰ کی تین صورتیں ہیں (ا) اس طرح کہے کہ میں نے تجھے یہ گھر عمر بھر کے لئے دیا پھر جب تو مر جائے تو وہ تیرے وارثوں کا ہے یہ عمریٰ تو بلا اختلاف صحیح ہے اور مثل ہبہ کی ہے اس صورت میں موہوب لہ کی وفات کے بعد وہ گھر اس کے ورثا کا ہوگا' اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو تو وہ بیت المال میں داخل ہوگا اور عمریٰ کرنے والے کو پھر نہ ملے گا۔ (٢) اس طرح کہے کہ میں نے تجھے عمر بھر کے لئے دیا' اس میں اختلاف ہے' مگر صحیح قول یہ ہے کہ اس کا حکم بھی اول جیسا ہے۔ (٣) اس طرح کہے کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کے لئے دیا جب تو مر جائے تو گھر میرا ہے یا میرے ورثا کا' اس کی صحت میں بھی علماء کا اختلاف ہے مگر صحیح بات یہی ہے کہ یہ عقد بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی اول کا سا ہے اور شروط فاسدہ لغو ہیں۔

٣٠١٠- (٣) وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا۔ (رواه مسلم) (اخرجه مسلم الحديث رقم (٣١- ١٦٢٥)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمریٰ اس کے گھر والوں کا میراث ہوتا ہے۔'' (مسلم)

٣٠١١- (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِىْ اُعْطِيَهَا لَا يَرْجِعُ اِلَى الَّذِىْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰى

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے لئے عمریٰ کیا گیا وہ اس کا مالک ہے اور اس کے بعد اس کے رشتہ دار' کیونکہ وہ (عمریٰ) اسی کا ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَطَآءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ۔ (متفق عليه) (اخرجه البخاری الحديث رقم ٢٦٢٥ ومسلم الحديث رقم (٢٠۔ ١٦٢٥) وابوداؤد الحديث رقم ٣٥٥٣ والترمذی الحديث رقم ١٣٥٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٣٨٠)

ہے جس کو دیا گیا ہے' جو کہ نہیں لوٹتا دینے والے کی طرف کیونکہ دینے والے نے ایک ایسا عطیہ ❶ دیا ہے کہ جس میں میراث واقع ہوئی ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ایک ایسا عطیہ ہے کہ جس میں میراث واقع ہوئی ہے الخ عمری کسی چیز کے عمر بھر دینے کو کہتے ہیں خواہ اپنی زندگی تک دے یا جس کو دے اس کی زندگی تک دے باب کی احادیث کا مطلب یہ ہے کہ عمریٰ دینے سے وہ ہمیشہ کے لئے دینے والے کے ملک سے نکل جائے گی اور اسی کی ہو جائے گی جس کو عمریٰ دیا گیا اس کے بعد اس کے ورثا کو ملے گی' اہل حدیث اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور مسلم کی ایک آئندہ روایت میں جو یہ مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے جس عمریٰ کو جائز رکھا وہ یہ ہے کہ عمریٰ دینے والا یوں کہے یہ چیز تیری اور تیرے ورثا کی ہے لیکن اگر صرف اتنا کہے کہ وہ تیری ہے جب تک تو زندہ رہے تو اس کے مرنے کے بعد وہ چیز پھر دینے والے کے پاس آ جائے گی تو یہ حدیث نہیں بلکہ راوی کا کلام ہے اور اس روایت سے حجت صحیح نہیں ہے۔

٣٠١٢- (٥) وَعَنْهُ قَالَ اِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِىْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ هِىَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ هِىَ لَكَ مَاعِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا۔ (متفق عليه) (اخرجه مسلم الحديث رقم ٢٣۔ ١٦٢٥) وابوداؤد الحديث رقم ١٣٥٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٣٨٠)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے جس عمریٰ کو رسول اللہ ﷺ نے جائز قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ مالک کہے کہ یہ تیرے لئے ہے اور تیرے ورثا کے لئے اور جس وقت کہ مطلق کہے کہ یہ عمریٰ تیرے لئے ہے جب تک کہ تو زندہ رہے تو وہ عمریٰ دینے والی کی طرف واپس آ تا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ (دوسری فصل)

٣٠١٣- (٦) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا اَوْ اُعْمِرَ فَهِىَ لِوَرَثَتِهٖ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٣٥٥٦ والنسائی الحديث رقم ٣٧٣١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''رقبی کرو ❶ نہ عمریٰ پس جس شخص کے لئے کوئی چیز رقبیٰ یا عمریٰ کی گئی ہے تو وہ اس کے ورثا کے لئے ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ رقبی کرو نہ عمریٰ الخ رقبیٰ یہ ہے کہ کوئی دوسرے سے کہے میں نے یہ مکان اس شرط پر تجھے دیا کہ اگر میں پہلے مر جاؤں تو مکان تیرا ہے اور اگر تو مر جائے تو مکان میں لوں گا' اس کا حکم بھی اہل حدیث' شافعی' احمد اور ابو یوسف کے نزدیک عمریٰ کا سا ہے' یعنی وہ چیز اسی کی ہو جائے گی جس کے لئے رقبیٰ کیا گیا ہے۔

٣٠١٤- (٧) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا۔ (رواه احمد و الترمذى و ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٣٥٥٨ والترمذى الحديث رقم ١٣٥١ والنسائى الحديث رقم ٣٧٣٩ وابن ماجه الحديث رقم ٢٣٨٣ واحمد فى المسند ٣/ ٣٠٣)

''عمریٰ' عمریٰ والوں کے لئے عطیہ ہے اور رقبی' رقبی والوں کے لئے۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٠١٥- (٨) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكُوْا اَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ لَا تُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِيْ اُعْمِرَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَّلِعَقِبِهٖ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٢٦-١٦٢٥ واحمد فى المسند ٣/ ٣١٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے مالوں کو اپنے پاس رکھو' ان کو خراب نہ کرو کیونکہ جو شخص کسی کو بطریق عمریٰ کے دیتا ہے تو وہ عمریٰ اس شخص کے لئے ہے جس کے لئے عمرہ کیا گیا حالت زندگی اور موت میں اور اس کی اولاد کے لئے۔'' (مسلم)

بَابٌ

پہلے باب کے متعلق

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٠١٦- (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمَلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٢٠ـ ٢٢٥٣) وابوداوٗد الحديث رقم ٤١٧٢ والترمذى الحديث رقم ٢٧٩١ والنسائى الحديث رقم ٥٢٥٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو خوشبودار پھول دیا جائے تو وہ اس کو واپس نہ کرے اس لئے کہ وہ سبک بار ❶ ہے اور اس کی بو اچھی ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سبک بار ہے الخ یعنی ہلکا احسان ہے کیونکہ خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہیں کہ اس کا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیوں رد کرے۔

٣٠١٧- (٢) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ۔ (رواه البخارى)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو واپس نہیں کرتے تھے۔ (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(البخاری الحدیث رقم ٥٩٢٩ والنسائی الحدیث رقم ٥٢٥٨)

٣٠١٨- (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ۔ (رواہ البخاری)

(البخاری الحدیث رقم ٢٦٢٢ ومسلم الحدیث رقم (٥/ ١٦٢٢) وابوداؤد الحدیث رقم ٣٥٣٨ والنسائی الحدیث رقم ٣٧٠١ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٨٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہبہ کر کے واپس لینے والا کتے ❶ کی مانند ہے جو اپنی قے چاٹتا ہے' بری مثال ہمارے لائق نہیں۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ کتے کی مانند ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دے کر پھر واپس لینا' نہایت کمینہ پن' دناءت اور خست ہے اور مروت کے خلاف ہے اور اکثر علماء ہبہ میں رجوع کو حرام کہتے ہیں مگر باپ کو رجوع جائز ہے اس میں جو اپنی اولاد کو ہبہ کرے اور سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ اور اسی باب کی فصل ثانی کی حدیث اول و دوم میں اس کا صاف بیان ہے۔

٣٠١٩- (٤) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ اِبْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَآءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَعْطَانِيْ اَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْطَيْتُ اِبْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا؟ قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا اُشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ۔ (متفق علیه)

(البخاری الحدیث رقم ٢٥٨٧ ومسلم الحدیث رقم (٩/ ١٦٢٣) والترمذی الحدیث رقم ١٣٦٧ والنسائی الحدیث رقم ٣٦٧٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٣٧٥

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس کا باپ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا' اور کہا کہ میں نے اس اپنے بیٹے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو نے اس بیٹے کی طرح اپنے تمام فرزندوں کو دیا ہے؟'' والد نے کہا' نہیں' آپ نے فرمایا: ''پس واپس کر ❶ اس کو'' اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: ''کیا تجھے یہ بات پسند آتی ہے کہ تیری سب اولاد تجھ سے اچھا سلوک کرے؟'' اس نے کہا' ہاں اور ایک روایت میں یہ ہے: نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے باپ نے مجھے ایک چیز دی' پس عمرہ بنت رواحہ نے کہا' میں نہیں راضی ہوتی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو گواہ کر' تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بن رواحہ کے بطن سے ہے' ایک چیز دی ہے' عمرہ نے مجھ سے کہا ہے کہ میں آپ کو گواہ کروں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو نے اپنے سارے فرزندوں کو اس دینے کی طرح دیا ہے؟ کہا نہیں' آپ نے فرمایا: ''پس اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد ❷ کے درمیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والموطا الحدیث رقم ۳۹ من کتاب الاحکام واحمد فی المسند ۴/ ۲۶۹)

انصاف کرو' نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا پس وہ واپس آئے اور اپنے عطیہ کو واپس لے لیا اور ایک روایت میں یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''

فوائد الحدیث: ❶ پس پھیر لے اس کو الخ یعنی ایسا مت کر کہ ایک بیٹے کو دے اور دوسروں کو محروم رکھ کیونکہ جب تو ایسا کرے گا تو دوسرے بیٹوں کے دل میں تیرا بغض پیدا ہوگا اور وہ بڑے ہو کر تیرے ساتھ بھلائی نہ کریں گے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو کم وبیش دینا ظلم ہے اور جس نے ایسا کیا تو رجوع کرے' طاؤس' ثوری' احمد' اسحاق اور بعض مالکیہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں اور جمہور کے نزدیک برابری مستحب ہے' شافعی اور ابوحنیفہ رحمہما اللہ نے کہا برابر نہ کرنا مکروہ ہے لیکن تصرف نافذ ہو جائے گا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری اولاد سے زیادہ دیا اور اہل حدیث کہتے ہیں کہ برابری کرنا واجب ہے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ والدین جو اپنی اولاد کو دیں اس میں ان کو رجوع کرنا درست ہے اسی طرح دادا اور دادی اور نانا اور نانی کو بھی درست ہے لیکن ان کے سوا دوسرے لوگوں کو ہبہ میں رجوع کرنا جائز نہیں۔ ❷ اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو الخ یعنی سب کو برابر دیا کرو بعض کو زیادہ اور بعض کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہیں اور امام احمد رحمہ اللہ کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو گواہ مت کر ظلم پر اور تیرے بیٹوں کا تجھ پر حق ہے کہ تو ان کو دینے میں برابری کرے اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ جو تو نے دیا ہے وہ واپس لے لے' طبرانی' بیہقی اور سعید بن منصور نے نکالا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو دینے میں برابری کرو اور اگر میں کسی کو زیادہ دلاتا تو لڑکیوں کو دلاتا' کیونکہ وہ کمائی کرنے پر قادر نہیں ہیں۔ اس کی اسناد میں سعید بن یوسف ضعیف ہے' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں کہا' اس کی اسناد اچھی ہیں' ان احادیث سے بھی یہی نکلتا ہے کہ اولاد کو کم و بیش دینا ظلم ہے اور برابری واجب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۳۰۲۰- (۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ اَحَدٌ فِيْ هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وُلْدِهٖ۔ (رواه النسائی و ابن ماجة) (النسائی الحدیث رقم ۳۶۸۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۳۷۸ واحمد فی المسند ۲/ ۱۸۲)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ رجوع کرے کوئی اپنے ہبہ میں مگر باپ اپنے بیٹے سے۔'' (نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۳۰۲۱- (۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَآءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ۔

سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کے لئے حلال نہیں کہ کچھ دے پھر اس میں رجوع کرے مگر باپ ❶ کو رجوع کرنا درست ہے' اس چیز میں کہ جو وہ اپنے بیٹے کو دے اور جو شخص کوئی چیز دے کر واپس لے لیتا ہے تو اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی و ابن ماجۃ و صححہ الترمذی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۳۹ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۳۲ والنسائی الحدیث رقم ۳۶۹۰ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۳۷۷ واحمد فی المسند ۱/ ۲۳۷)

نے خوب پیٹ بھر کر کھایا اور جب پیٹ بھر لیا تو قے کر ڈالی اور پھر اپنی قے چاٹنے لگا۔" (ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ) اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہے الخ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ والدین جو اپنی اولاد کو دیں تو اس میں ان کو رجوع کرنا درست ہے اور امام ابوحنیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ والد کو بھی رجوع جائز نہیں جو اس نے اپنی اولاد کو ہبہ کیا اس میں امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اہل حدیث کا مذہب ثابت کیا ہے اور امام شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ پر رد کیا ہے۔

۳۰۲۲- (۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَا نًا اَهْدٰی اِلَیَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِیَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْاَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ اَوْدَوْسِیٍّ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۴۳۷ والترمذی الحدیث رقم ۳۹۴۵ والنسائی الحدیث رقم ۳۷۵۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک جوان اونٹنی تحفہ لایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس اونٹنی کے بدلہ میں چھ جوان اونٹنیاں دیں، وہ پھر بھی راضی نہ ہوا، (اور جب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: "فلاں شخص میری طرف ایک اونٹنی کا تحفہ لایا تھا تو اس کے بدلہ میں میں نے اس کو چھ اونٹنیاں دیں پھر بھی وہ راضی نہ ہوا (لہذا) میں نے قصد کیا ہے کہ میں کوئی تحفہ نہ قبول کروں مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی ❶ کا یا دوسی کا۔" (ترمذی ابوداؤد نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ثقفی کا، دوسی کا الخ ثقیف اور دوس دو قبائل کے نام ہیں اور ان کو خاص کر اس لیے ذکر کیا کہ یہ دونوں علو ہمتی اور سخاوت نفوس میں دوسروں سے زیادہ ہوں گے۔

۳۰۲۳- (۸) وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِیَ عَطَآءً فَوَجَدَ فَلْیَجْزِبِهٖ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰی فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَ مَنْ تَحَلّٰی بِمَالَمْ یُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۸۱۳ والترمذی الحدیث رقم ۲۰۳۴)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کو کوئی چیز عطیہ دی جائے اور اس کو عوض کی طاقت ہو تو وہ ضرور اس کا بدلہ دے اور جس کو بدلہ دینے کی طاقت نہ ہو تو وہ دینے والے کی تعریف کرے، اس لئے کہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے احسان کو چھپایا اس نے کفران نعمت کیا اور جو شخص اپنے میں اس چیز کو ظاہر کرے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں نہیں ہے تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دو ❶ جھوٹے کپڑے پہننے والا ہے۔" (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دین اور دنیا کے کمال کا اظہار یا علماء صلحاء کا لباس پہن کر اپنے کو عالم اور صالح ظاہر کرے اور بعض نے کہا کہ کرتا ایک پہنے اور کرتے کی آستین میں دو اور آستینیں جوڑے تاکہ دو کرتے پہننے والا معلوم ہو علماء نے کہا یہ عرب میں دستور تھا کہ بعض لوگ اشراف لوگوں کی طرح دو کپڑے پہن لیتے اور لوگ ان کو نیک پاک سمجھتے اور ان کی بات اور جھوٹی گواہی کا بھی اعتبار کر لیتے۔

٣٠٢٤ - (٩) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٠٣٥)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کی طرف احسان کیا جائے تو وہ احسان کرنے والے کے لئے کہے کہ تجھ کو اللہ تعالیٰ بہتر بدلہ دے' تو اس نے بہت ❶ کامل تعریف کی۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بہت کامل تعریف کی الخ یعنی مبالغہ کیا اس کے ادائے شکر میں' اس لئے کہ اس نے اقرار کیا اپنے قصور کا اور عاجز ہونے کا اس کا بدلہ اتارنے سے پس اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سونپا۔

٣٠٢٥ - (١٠) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ۔ (رواه احمد و الترمذی) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨١١ والترمذی الحديث رقم ١٩٥٥ واحمد فی المسند ٢/ ٢٥٨)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ❶ لوگوں کا شکریہ (ادا) نہیں کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا۔" (احمد و ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جو شخص کہ لوگوں کا شکر نہیں کرتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتا ہے' الخ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی قدر دانی کرنے کا حکم کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے پہنچانے میں واسطہ ہیں' تو جس نے اللہ عزوجل کی لوگوں کا قدر کرنے میں فرمانبرداری نہ کی تو اس نے اللہ عزوجل کا شکر ادا نہ کیا یا یہ معنی کہ جس نے لوگوں کا قدر نہ کیا باوجود یکہ لوگ اپنی قدر دانی کے حریص ہوتے ہیں اور اپنی قدر دانی سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا جس کے نزدیک شکر کرنا یا نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔

٣٠٢٦ - (١١) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِّنْ قَلِيْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَّزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمَئُوْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَاِ حَتّٰى لَقَدْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے تو آپ کے پاس مہاجر حاضر ہوئے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم نے کسی قوم کو بہت خرچ کرنے والی' بہت ہمدردی کرنے والی تھوڑے مال سے اس قوم سے' جن میں ہم نے اقامت اختیار کی ہے' بڑھ کر نہیں دیکھا انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ لَا مَادَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ صَحَّحَهُ)

(الترمذی الحدیث رقم ۲٤٨٧)

نے ہم کو محنت سے کفایت کیا اور ہم کو منفعت میں شریک کیا' یہاں تک کہ ہم ڈرے کہ وہ تمام ثواب لے جائیں گے' تو آپ نے ❶ فرمایا: ''نہیں' جب تک کہ دعا کرو گے تم اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے اور تم ان کی تعریف کرو گے۔'' (ترمذی) اور ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کیا۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا نہیں الخ یعنی ایسا نہ ہوگا کہ تم ثواب سے محروم رہ جاؤ' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص پر کوئی احسان کرے تب وہ احسان کرنے والے کے لئے دعا کرے اور اس کی تعریف کرے تو جو ثواب انعام کرنے والے اور احسان کرنے والے کو اللہ عزوجل دیتا ہے تو ویسا ہی اس شخص کو بھی ثواب دیتا ہے جس پر کسی نے احسان کیا۔ اس حدیث سے انصار کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی کہ انہوں نے مہاجرین کا ایک مدت تک بھار اٹھایا بھلا اب یہ کیونکر سکتا ہے' رضی اللہ عنهم ور ضوا عنه واعدلهم جنت تجری تحتها الانهار خالدين فيها ذلك هو الفوز العظيم۔

۳۰۲۷- (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ۔ (رواه) (قوله: ((رواه)) بياض فی آخره)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپس میں تحفہ بھیجا کرو' اس لئے کہ تحفہ بھیجنا کینہ کی باتوں کو دور کرتا ہے۔'' (اس کو روایت کیا---) ❶

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ رواہ' جزری نے کہا یہاں اصل میں سفیدی چھوڑی ہوئی ہے اور مصنف کو اس حدیث کا مخرج معلوم نہیں ہوا اور اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۳۰۲۸- (۱۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْشِقَّ فِرْسَنِ شَاةٍ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲۰۳۰ واحمد فی المسند ۲/ ۲٦٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپس میں تحفہ بھیجا کرو' اس لئے کہ تحفہ سینے کی کدورت دور کرتا ہے' اور ہمسایہ اپنے ہمسایہ کے لئے حقیر نہ جانے اگرچہ ❶ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہو۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگرچہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا بھیجے الخ یعنی ہمسایہ اور پڑوسیوں کو آپس میں محبت اور الفت سے رہنا چاہیے آپس میں تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہے تھوڑے اور بہت کا خیال نہ کرنا چاہیے اور عورتوں کو خاص کر اس لیے فرمایا کہ ان کو تحمل نہیں ہوتا کم چیز کو حقیر جان کر پھیر دیتی ہیں اور اس کو ذلیل کرتی ہیں تو محبت کہاں بلکہ اس سے تو مزید عداوت پیدا کی۔

۳۰۲۹- (۱٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں ہیں کہ واپس نہ کی جائیں' تکیہ' تیل اور دودھ۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالدُّهْنُ وَالَّبَنُ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قِيْلَ اَرَادَ بِالدُّهْنِ الطِّيْبَ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۲۷۹۰)

(ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے' کہا گیا ہے کہ آپ نے تیل سے خوشبو مراد لی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

۳۰۳۰- (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ مُرْسَلًا) (الترمذی الحدیث رقم ۲۷۹۱)

ابوعثمان نہدی سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی شخص خوشبودار پھول دیا جائے تو وہ اس کو واپس نہ کرے' کیونکہ وہ بہشت سے نکلا ❶ ہے۔'' (ترمذی بطریق ارسال)

حکم الحدیث: یہ روایت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ بہشت سے نکلا ہے الخ یعنی پھول کا اصل بہشت سے ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۰۳۱- (۱۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتْ اِمْرَأَةُ بَشِيْرٍ اِنْحَلِ ابْنِیْ غُلَامَكَ وَاَشْهِدْلِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَاَلَتْنِیْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِیْ وَ قَالَتْ اَشْهِدْلِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَهٗ اِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۹۔ ۱۶۲۴) واحمد فی المسند ۳/ ۳۲۶)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' بشیر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے (بشیر) سے کہا: تو میرے بیٹے کو غلام کا عطیہ دے اور میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا' تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا فلاں ❶ کی بیٹی نے مجھ سے سوال کیا کہ میں اس کے بیٹے کو غلام عطا کروں اور کہا کہ میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناؤ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس بیٹے کے بھائی ہیں؟'' اس نے کہا' ہاں' آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے سب کو دی ہے اس چیز کی مانند کہ جو تو نے اس بیٹے کو دی ہے؟'' اس نے کہا' نہیں' آپ نے فرمایا: ''پس یہ درست نہیں اور میں گواہ نہیں ❷ ہوتا مگر حق پر۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فلاں کی بیٹی نے الخ یعنی عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے جو میری بیوی ہے۔ ❷ میں گواہ نہیں ہوتا مگر حق پر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جب دے تو برابر دے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی اولاد کو صدقہ دے کر اس سے رجوع کر سکتا ہے اور وہ منع نہیں ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اولاد کو دینے میں برابری کرنا چاہیے اور لڑکے اور لڑکی اس ہبہ میں برابر ہیں اور بعض نے لڑکے کے دو حصے رکھے ہیں اور لڑکی کا ایک حصہ لیکن اگر ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو کم تو امام شافعی' امام مالک اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے' حرام نہیں اور یہ ہبہ صحیح ہے اور طاؤس' عروہ' مجاہد' نووی' احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کے نزدیک یہ حرام ہے اور ہبہ باطل ہے۔ قال النووی فی شرحه علی المسلم اور یہی قول اہل حدیث کا ہے جیسے کہ گذرا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۳۲- (۱۷) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِبَاكُوْرَةِ الْفَاكِهَةِ وَ ضَعَهَا عَلٰى عَيْنَيْهِ وَ عَلٰى شَفَتَيْهِ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ ثُمَّ يُعْطِيْهَا مَنْ يَكُوْنُ عِنْدَهٗ مِنَ الصِّبْيَانِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپ کی خدمت میں کوئی نیا پھل پیش کیا جاتا تو آپ اسے اپنی آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور فرماتے: ''یا الٰہی! جس طرح تو نے ہم کو اس پھل کا اول دکھایا ہے' اسی طرح اس کا آخر بھی دکھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پھل کو ان بچوں کو دے دیتے جو اس وقت آپ کے پاس موجود ہوتے۔'' (روایت کیا اس کو بیہقی نے دعوات کبیر میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ اللُّقَطَةِ

لقطہ کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۰۳۳- (۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِیَ لَكَ اَوْلِاَخِيْكَ اَوْلِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاءُهَا وَحِذَاءُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اِعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ۔

(البخاری الحدیث رقم ۲۴۲۹ ومسلم الحدیث رقم (۱-۱۷۲۲) وابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۰۴ والترمذی الحدیث رقم ۱۳۷۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۵۰۴ والموطا الحدیث رقم ۴۶ من کتاب الاقضیة واحمد فی المسند ۴/ ۱۱۶)

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اس کا ظرف پہچان ❷ رکھ اور اس کا سربند پہچان رکھ پھر ❸ ایک سال اس کا اعلان کر' پس اگر اس کا مالک آئے تو اس کو دے دے ❹ ورنہ تجھے اختیار ہے۔'' اس شخص نے کہا' گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیے ❺ کے لئے'' اس نے کہا' گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تجھے اس سے کیا کام ہے' اس کے ساتھ اس کی ❻ مشک ہے اور اس کا موزہ' ❼ وہ پانی پر آتا ہے اور درخت میں سے کھاتا ہے' یہاں تک کہ اس سے اس کا مالک آملتا ہے۔'' (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی ایک برس تک تعریف کر' پھر اس کا سربند اور ظرف پہچان رکھ' پھر اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرچ ❽ کر پس اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کو اس کی قیمت ادا کر دے۔''

فوائد الحدیث: ❶ لقطہ کا بیان الخ راستہ میں گری پڑی چیز کو لقطہ کہتے ہیں۔ ❷ اس کا ظرف پہچان رکھ الخ یعنی جس میں وہ لقطہ ہو خواہ چمڑے میں ہو کپڑے میں۔ ❸ پھر اس کی ایک برس تعریف کرا الخ یعنی ایسے مقامات میں جہاں لوگ جمع ہوا کرتے ہیں جیسے جامع مسجد عید گاہ اور میلے ٹھیلوں میں پکار کر اعلان کرے کہ جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو تو ہمارے پاس اس کا پتہ بتلائے۔ ❹ ورنہ تجھے اختیار ہے الخ یعنی تو چاہے تو اسے اپنے استعمال میں لا سکتا ہے۔ ❺ یا بھیڑیے کے لیے الخ مطلب یہ ہے کہ بکری کو پکڑ لے چھوڑ نہ دے' اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کے حوالہ کر دے ورنہ تو اپنے کام میں لا' اگر چھوڑ دے گا تو احتمال ہے کہ بھیڑیا اس کو پھاڑ ڈالے یا اور کوئی جانور مار ڈالے' اس سے مسلمان کا مال ناحق ضائع ہوگا۔ ❻ اس کے ساتھ اس کی مشک ہے الخ یعنی اس کے پیٹ میں پانی بھرا رہتا ہے جس سے وہ کئی دن تک پیاس کا متحمل ہو سکتا ہے۔ ❼ اور اس کا موزہ الخ یعنی اس کے تلوے مضبوط اور زور آور ہیں کہ چلنے سے گھستے نہیں غرض یہ ہے کہ اونٹ کو پکڑنا جائز نہیں کیونکہ اس کے تلف ہونے کا خوف نہیں ہے۔ ❽ پھر اس کو خرچ کر الخ مسلم کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے لیکن وہ روپیہ یا اشرفی تیرے پاس امانت ہوگا' سو اگر عمر بھر میں کبھی کسی دن اس کا مالک تلاش کرتا ہوا آئے تو اس کو دے دے' اس روایت سے غرض یہ ہے کہ روپیہ اشرفی کے لقطہ کا خرچ کرنا سال بھر کے بعد اگرچہ جائز ہے لیکن اس کو قرض سمجھے اور جب اس کا مالک آئے تو اس کو دیدے۔

٣٠٣٤- (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَالَمْ يُعَرِّفْهَا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٢۔ ١٧٢٥) واحمد فى المسند ٤/ ١١٧)

انہی (سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص گم شدہ جانور کو اپنے پاس رکھے' تو وہ گمراہ ❶ ہے' جب تک کہ اس کی پہچان نہ کرائے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس وہ گمراہ ہے جب تک کہ تعریف نہ کرے الخ اس سے معلوم ہوا کہ لقطہ کا معلوم کرانا اور بتلانا ضروری ہے۔

٣٠٣٥- (٣) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقْطَةِ الْحَاجِّ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١۔ ١٧٢٤) وابو داؤد الحديث رقم ١٧١٩ واحمد فى المسند ٣/ ٤٩٩)

سیدنا عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری پڑی چیز اٹھانے سے منع فرمایا۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ حاجیوں کا لقطہ اٹھانے سے منع فرمایا الخ یعنی واسطے مِلک کے نہ کہ واسطے حفاظت کے۔ (نووی رحمہ اللہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٣٠٣٦- (٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِىْ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے رضی اللہ عنہم انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ سے ان پھلوں کے متعلق پوچھا گیا جو درختوں پر لٹکے ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَ الْعُقُوبَةُ وَ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَ ذَكَرَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَ الْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَاْتِ فَهُوَ لَكَ وَ مَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيْهِ وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ وَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔ (ابو داؤد الحديث رقم ١٧١٠ والترمذی الحديث رقم ١٢٨٩ والنسائی الحديث رقم ٤٩٥٨ وابن ماجه الحديث رقم ٢٥٩٦ واحمد فی المسند ٢/ ١٨٠)

فرمایا: ''جو ضرورت مند ❶ اس سے لے اس حال میں کہ جھولی بھرنے والا نہ ہو تو اس پر کوئی حرج نہیں اور جو شخص توڑ کر لے جائے تو اس پر ان پھلوں کا دوگنا تاوان واجب ہے اور سزا بھی' اور جو شخص پھلوں کو چرائے کھلیان میں سے پس چرائے ہوئے پھلوں کی قیمت ڈھال کی قیمت ❷ کے برابر پہنچ جائے تو اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے اور ذکر کیا راوی نے گم شدہ اونٹ اور گم شدہ بکری کا جیسا کہ دوسرے راویوں نے ذکر کیا ہے کہا راوی نے اور پوچھا گیا آپ سے لقطہ کا حکم تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو گری پڑی چیز آمد و رفت والے راستہ اور آباد گاؤں میں ملے' تو اس کا اعلان ایک ❸ سال تک کر' اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کو دے دے اور اگر مالک نہ آئے تو وہ تیرے لئے ہے اور وہ لقطہ جو قدیم ویران زمین میں پایا جائے تو اس میں اور دفینہ جاہلیت میں پانچواں حصہ اللہ کی راہ کا ہے۔'' (نسائی) اور ابوداؤد نے عمرو بن شعیب سے روایت کی اس کے قول و سئل عن اللقطه آخر تک۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو شخص بھوک کی شدت سے بے تاب ہو جائے وہ اگر درخت کا میوہ کھائے بقدر سد رمق کے اور جھولی نہ بھر لے تو گناہ گار نہیں ہوتا۔ ❷ ڈھال کی قیمت کے برابر پہنچ جائے الخ ڈھال کی قیمت نبی ﷺ کے دور میں تین درہم تھی' جمہور علماء سلف اور خلف اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ چوری کا نصاب ربع دینار یعنی تین درہم ہیں۔ ❸ اعلان ایک سال تک کر الخ اور ابی رضی اللہ عنہ کی روایت سے جو بخاری میں ہے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک سال کے بعد بھی پوچھنا ضروری ہے' اس میں ہے کہ میں نے ایک تھیلی پائی سو دینار کی تو میں نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو پوچھتا رہ' میں پوچھتا رہا لیکن کوئی اس کا مالک نہ ملا' پھر میں دوسری بار آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو پوچھتا رہ میں نے کوئی اس کا مالک نہ پایا پھر آپ کے پاس تیسری بار آیا آپ نے فرمایا' اس کی تھیلی' شمار کر اور سر بندھن کو یاد رکھ اگر اس کا مالک آئے تو خیر' ورنہ اس سے فائدہ اٹھا' میں نے اس کو خرچ کیا' پھر اس کے مالک سے مکہ میں ملا' اب حدیث کے حفاظ کا اس روایت میں اختلاف ہے بعض نے کہا ایک سال پر جو زیادت اس میں مذکورہ ہے وہ راوی کی غلطی ہے' ابن حزم رحمہ اللہ نے ایسا ہی یقین کیا اور ابن جوزی رحمہ اللہ نے کہا سلمہ نے اس میں خطا کی اور بعض نے کہا ایک سال پر بڑھانا استحباباً ہے بطور ورع اور تقویٰ کے اور اگر لقطہ حقیر چیز ہو تو اس کا خرچ کر لینا بغیر پوچھے بھی درست ہے جیسے سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں مذکور ہے۔

٣٠٣٧ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ عَلِيَّ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی بن ابی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَجَدَدِیْنَارًا فَاَتٰی بِهٖ فَاطِمَةَ فَسَأَلَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ فَاَكَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَكَلَ عَلِیٌّ وَ فَاطِمَةُ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَتِ امْرَاَةٌ تَنْشُدُ الدِّیْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اَدِّالدِّیْنَارَ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۱٤)

طالب رضی اللہ عنہ نے ایک دینار پایا تو وہ اس کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لائے پھر انہوں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اللہ کا رزق ہے'' پس اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا ❶ اور علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما نے کھایا' کچھ مدت کے بعد ایک عورت دینار کو ڈھونڈتی ہوئی آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے علی! دینار ادا کر۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حقیر چیز جیسے ایک دینار یا اس کی مثل کا مشہور کرنا ضروری نہیں ہے۔

۳۰۳۸- (٦) وَعَنِ الْجَارُوْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ۔ (رواہ الدارمی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۸۸۱ والدارمی الحدیث رقم ۲٦۰۱ واحمد فی المسند ۵/۸۰)

سیدنا جارود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کی گم شدہ چیز آگ کا شعلہ ہے۔'' ❶ (دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ آگ کا الخ یعنی اس کے لئے جو اس کو بتلائے نہیں بلکہ اس کے ہضم کرنے کی نیت سے چھپا رکھے اور فصل اول میں مسلم کی روایت سے گزرا کہ جو کوئی گم شدہ چیز کو جگہ دے وہ گمراہ ہے جب تک اس کو بتلائے نہیں اگر بتلانے اور معلوم کرانے کی نیت سے گم شدہ چیز لے تو برا نہیں ہے' اہل حدیث کے نزدیک ہر ایک جانور گم شدہ لے لینا اور پکڑ لینا درست ہے سوا اونٹ کے کیونکہ اونٹ تلف نہیں ہو سکتا' وہ پھرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک آئے وہ لے لے اور یہ مضمون سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزرا جو فصل اول کی پہلی حدیث ہے۔

۳۰۳۹- (۷) وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّجَدَ لُقَطَةً فَلْیُشْهِدْ ذَاعَدْلٍ اَوْذَوِیْ عَدْلٍ وَلَایَكْتُمْ وَلَایُغَیِّبْ فَاِنْ وَجَدَصَاحِبَهَا فَلْیَرُدَّهَا عَلَیْهِ وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ (رواہ احمد و ابوداؤد و الدارمی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۰۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۵۰۵ واحمد فی المسند ٤/ ۱٦۱)

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ لقطہ پائے تو اسے ❶ چاہیے کہ وہ صاحب عدل کو گواہ کرے یا کہا دو صاحب عدل کو اور لقطہ کو چھپائے نہ اس کو غائب کرے پھر اگر اس کے مالک کو پائے تو اس کو اسے لوٹا دے اور اگر مالک کو نہ پائے تو وہ اللہ کا مال ہے وہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔'' (احمد' ابوداؤد' دارمی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تو اسے چاہیے کہ گواہ کرے الخ گواہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ مالک زیادہ دعویٰ نہ کر بیٹھے' دوسرا یہ کہ بغیر گواہ کرنے کے کبھی اپنا جی للچا سکتا ہے تو گواہ کرنے میں یہ طمع نہیں رہتا اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہے اور یہ جو فرمایا پس وہ مال ہے اللہ کا' تو اس سے غرض یہ ہے کہ ایک برس کے بعد اس کا صرف کرنا درست ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ مالک کو واپس نہیں کر سکتا۔

۳۰۴۰- (۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاهِهٖ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ۔ (رواه ابوداوٗد) وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ اَلَا لَا يَحِلُّ فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ۔ (ابوداوٗد الحدیث رقم ۱۷۱۷)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاٹھی' کوڑے' رسی اور ان کی مانند میں رخصت دی اس کو آدمی اٹھا لے اس سے فائدہ ❶ لے۔'' (ابوداؤد) اور سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کی حدیث الالا یحل فی باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے فائدہ لے الخ اس حدیث اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث سے معلوم ہوا کہ تھوڑے مال کا مشہور کرنا ضروری نہیں۔ قلیل کی حد میں علماء کا اختلاف ہے' جبکہ بات یہ ہے کہ دینار اور دینار سے کم قلیل ہے۔

بَابُ الْفَرَآئِضِ

فرائض کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۰۴۱- (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَ فِيْ رِوَايَةٍ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضِيَاعًا فَلْيَاْتِنِيْ فَاَنَا مَوْلَاهُ وَ فِيْ رِوَايَةٍ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ۲۳۹۹ ومسلم الحدیث رقم (۱۵۔۱۶۱۹) وابوداوٗد الحدیث رقم ۲۹۵۵ والنسائی الحدیث رقم ۱۹۶۳ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۴۱۵ واحمد فی المسند ۲/ ۴۵۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''میں مومنوں کے ساتھ ان کی جانوں سے نزدیک تر ہوں پس جو شخص مرے اور اس پر قرض ہو اور وہ اتنا مال نہ چھوڑ گیا ہو کہ اس کا قرض ادا ہو سکے تو اس کا قرض ادا کرنا مجھ پر ہے اور جو شخص کہ مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثا کے لئے ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جو شخص قرض چھوڑ جائے یا عیال چھوڑ جائے تو وہ میرے پاس آئیں میں ان کا انتظام کروں گا'' اور ایک روایت میں ہے: ''جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثا کے لئے ہے اور جو شخص کہ عیال چھوڑ جائے تو وہ میری طرف آئیں (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ابتداء اسلام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرض دار کا جنازہ نہ پڑھتے' پھر جب اسلام کو فتح ہوئی اور بیت المال میں مال جمع ہوا' تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی' قرض دار پر نبی ﷺ شاید اس لیے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈریں اور جو قرض دار ہوں وہ قرض ادا کرنے میں غفلت نہ کریں۔

٣٠٤٢- (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَابَقِيَ فَهُوَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٧٣٢ ومسلم الحديث رقم (٢ ـ ١٦١٥) وابوداوٗد الحديث رقم ٢٨٩٨ والترمذی الحديث رقم ٢٠٩٨ والدارمی الحديث رقم ٢٩٨٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میراث ❶ کے حصہ داروں کو ان کے حصے دو' پھر جو بچ جائے تو وہ اس شخص کے لئے ہے کہ جو میت کے بہت نزدیک ہو مردوں میں سے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ میراث کے حصے دوالخ میراث کے حصے ان کو کہتے ہیں جو قرآن میں مفصل مذکور ہیں جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھواں حصہ بیوی کا وغیرہ وغیرہ پس فرمایا کہ میت کے مال میں سے پہلے فرائض والوں کو دیجئے اور ان کو دینے کے بعد اگر کچھ بچ رہے تو اس کو عصبہ پائے گا اور عصبہ وہ قوی وارث ہے جس کا حصہ اللہ کی کتاب میں مقرر نہیں ہے لیکن حصہ والوں کو دے کر جو مال بچ رہے تو وہ سب اسی کا ہوتا ہے جیسے بیٹا یا باپ' جب میت کا بیٹا نہ ہو تو پھر چچا بھائی وغیرہ۔

٣٠٤٣- (٣) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَوَ لَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٧٦٤ ومسلم الحديث رقم (١/ ١٦١٤) وابوداوٗد الحديث رقم ٢٩٠٩ والترمذی الحديث رقم ٢١٠٧ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٢٩ والدارمی الحديث رقم ٣٠٠٠ والموطا الحديث رقم ١٠ من كتاب الفرائض واحمد فی المسند ٥/ ٢٠٩)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ ہی کافر ❶ مسلمان کا (وارث ہوتا ہے)۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ ہی کافر مسلمان کا الخ یعنی کافر اور مسلمان میں وراثت نہیں ہے اگر باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا اس کا حصہ نہ لے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پائے اور یہی مذہب چاروں اماموں کا ہے۔

٣٠٤٤- (٤) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٦٧٦١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''قوم کا مولیٰ ❶ اس قوم میں سے ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ قوم کا مولیٰ اس قوم میں سے ہے الخ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کی میراث کا حق دار وہ شخص ہے جس کو اس نے آزاد کیا لیکن جمہور اس کے خلاف ہیں' وہ کہتے ہیں کہ مولیٰ سے آزاد کنندہ مراد ہے اور ہم کہتے ہیں کہ جمہور کا یہ کہنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے خود غلام آزاد کو اس کے آزاد کنندہ کی میراث دلوائی چنانچہ اسی باب کی دوسری فصل کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انیسویں حدیث میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان شاء اللہ تعالیٰ یہ آئے گا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مر گیا اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا مگر ایک غلام کہ جس کو اس نے آزاد کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی میراث اسی کو دلائی' اب ان دونوں احادیث سے صاف ثابت ہوا کہ آزاد کرنے والا مولیٰ کا وارث ہے گو جمہور اس کا خلاف کریں۔

٣٠٤٥ - (٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔ (متفق عليه)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قوم کا بھانجا ❶ انہی میں سے ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بھانجا الخ یعنی جب کوئی قریبی وارث باقی نہ رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہوتا ہے اور ماموں اپنے بھانجے کا وارث ہے۔

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ فِيْ بَابٍ قَبْلَ بَابِ السَّلَمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ الْبَرَاءِ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَ حَضَانَتِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (البخاری الحدیث رقم ٦٧٦٢ ومسلم الحدیث رقم (١٣٣ ـ ١٠٥٩)

اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث انما الولاء باب السلم سے پہلے باب میں ذکر کی گئی ہے اور ہم سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی حدیث الخالة بمنزلة الام بلوغ الصغیر و حضانة کے باب میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٣٠٤٦ - (٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ الْمِلَّتَيْنِ شَتّٰى (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ) (ابوداود الحدیث رقم ٢٩١١ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٧٣١ واحمد فی المسند ٢/ ١٩٥)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''دو مختلف دین والوں کے درمیان وراثت نہیں ہوتی۔'' (ابوداؤد وابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دو مختلف دین والوں کے الخ یعنی کافر اور مسلمان کے۔

٣٠٤٧ - (٧) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ۔ (فی السنن ٤/ ٣٧٠ الحدیث رقم ٢١٠٨)

اور ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

٣٠٤٨ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة) (الترمذی الحدیث رقم ٢٠١٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٢٧٣٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قتل کرنے والا وارث ❶ نہیں ہوتا۔'' (ترمذی' ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وارث نہیں ہوتا الخ یعنی اس کا جس کو قتل کرے۔

۳۰۴۹- (۹) وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ اِذَالَمْ تَكُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢٨٩٥ والدار قطني الحديث رقم ٧٤ من كتاب الفرائض)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جدہ کے لئے چھٹا حصہ ٹھہرایا جس وقت ❶ کہ اس کو ماں حاجب نہ ہو۔ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ جس وقت کہ اس کو ماں حاجب نہ ہوا لخ یعنی اگر میت کی ماں زندہ ہوگی تو وہ جدہ کو اس کے حصہ سے محروم کرے گی اور جدہ سے دادی ہو خواہ نانی' عام مراد ہے۔

۳۰۵۰- (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوُرِّثَ۔ (رواه ابن ماجة والدارمي) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٧٥٠ والدارمي الحديث رقم ٣١٢٦)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بچہ (پیدائش کے وقت) آواز کرے تو اس پر نماز پڑھی جائے اور ❶ وارث بنایا جائے۔'' (ابن ماجہ' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند معلول ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اپنے مورث کا اور اس بچے کی میراث اس کے وارث پائیں لیکن اگر مردہ پیدا ہو تو وہ وارث نہ ہوگا نہ اس کا کوئی وارث ہوگا گویا وہ پیدا ہی نہیں ہوا اور یہ جو فرمایا کہ جس وقت آواز کرے تو آواز سے صرف چلانا ہی مراد نہیں ہے بلکہ ابن ماجہ کی دوسری روایت میں صاف آیا ہے کہ استہلال یہ ہے کہ روئے یا چیخے یا چھینکے' غرض کوئی ایسا کام کرے جس سے اس کا زندہ ہونا ثابت ہو۔

۳۰۵۱- (۱۱) وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَحَلِيْفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔ (رواه الدارمي) (الدارمي الحديث رقم ٢٥٢٧)

کثیر بن عبداللہ نے اپنے باپ سے نقل کیا انہوں نے کثیر کے دادا رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قوم کا مولیٰ اس قوم میں سے ہے اور قوم کا حلیف ❶ اس قوم میں سے ہے اور قوم کا بھانجا اس قوم میں سے ہے۔'' (دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ قوم کا حلیف الخ عرب کا دستور تھا کہ آپس میں قول و اقرار کرتے صلح و صفائی کا اور پھر ایک دوسرے کا وارث ہوتا' اسلام نے اس وراثت کو منسوخ کر ڈالا اور شاید مراد اس سے یہ ہو کہ جب اور کوئی قریبی وارث باقی نہ رہے تو حلیف وارث ہوگا۔

۳۰۵۲- (۱۲) وَعَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْضَيْعَةً فَاِلَيْنَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَاَنَا مَوْلٰى مَنْ لَّامَوْلٰى لَهٗ اَرِثُ مَالَهٗ وَاَفُكُّ عَانَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّاوَارِثَ لَهٗ يَرِثُ مَالَهٗ وَيَفُكُّ عَانَهٗ

سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ہر مومن کے لئے اس کی جان سے زیادہ عزیز ہوں' پس جو شخص اپنے ذمہ قرض چھوڑ جائے یا عیال تو میری طرف سے اس کا ادا کرنا ہے اور اس کا پرورش کرنا اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثا کے لئے ہے اور میں اس شخص کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفِی رِوَایَةٍ وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَّاوَارِثَ لَهٗ اَعْقِلُ عَنْهُ وَاَرِثُهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّاوَارِثَ لَهٗ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهٗ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢٩٠٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٣٨)

انتظام کرنے والا ہوں جب کہ کوئی منتظم نہ ہو اور اس کے مال کا وارث ہوں ❶ اور چھڑاتا ہوں اس کی قید کو ❷ ماموں اس شخص کا وارث ہے کہ جس کا کوئی وارث نہ ہو وہ اس کے مال کا وارث ہے اور اس کی قید کو چھڑائے گا اور ایک روایت میں ہے: ''میں اس کا وارث ہوں کہ جس کا کوئی وارث نہ ہو میں اس کی طرف سے خون بہا ادا کروں گا اور اس کا وارث ہوں اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو وہ ادا کرے گا اس کی طرف سے خون بہا اور اس کا وارث ہو گا۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ اس کے مال کا وارث ہوتا ہوں الخ یعنی اس کو بیت المال میں رکھتا ہوں۔
❷ اس کی قید کو الخ یعنی جو دیت وغیرہ اس کے ذمہ ہوتی ہے اس کو ادا کرتا ہوں۔

٣٠٥٣- (١٣) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِىْ لَاعَنَتْ عَنْهُ۔ (رواه الترمذى و ابوداود و ابن ماجة) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢٩٠٦ والترمذى الحديث رقم ٢١١٥ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٤٢ واحمد فى المسند ٣/ ٤٩٠)

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت تین شخصوں کی میراث لیتی ہے اپنے آزاد کئے ہوئے کی ❶ اپنے پائے ہوئے کی ❷ اور اپنے بچے کی کہ اس پر لعان کرے۔'' ❸ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے آزاد کئے ہوئے کی الخ بشرطیکہ اس کا کوئی عصبہ نسبی نہ ہو۔ ❷ اپنے پائے ہوئے کی الخ یعنی جس کو لاوارث پا کر پرورش کرے۔ ❸ کہ اس پر لعان کرے الخ یعنی اپنے خاوند سے اور خاوند اس بچہ کا وارث نہ ہو گا کیونکہ اس نے تو اس کو غیر کا بچہ ظاہر کیا اور اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائی۔

٣٠٥٤- (١٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْاَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُزِنًا لَايَرِثُ وَلَايُوْرَثُ۔ (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ٢١١٣ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٤٥)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے نقل کیا اور شعیب نے ان کے دادا رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کہ آزاد عورت سے زنا کرے یا لونڈی سے تو پیدا ہونے والا بچہ ولد الزنا ہوتا ہے کہ نہ وہ وارث ہوتا ❶ ہے اور نہ ہی اس سے میراث لی جاتی ہے۔'' (ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ وارث ہوتا ہے نہ اس سے میراث لی جاتی ہے الخ یعنی مرد اس بچہ کا وارث ہوگا نہ وہ بچہ اس مرد کا وارث ہوگا کیونکہ جو بچہ زنا سے پیدا ہو وہ درحقیقت اس مرد سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا جس نے زنا کیا' گو اس کا نطفہ ہی سہی مگر شریعت کی رو سے نہ وہ بچہ اس کا وارث ہوگا نہ وہ اس بچہ کا' اب اگر زانی مر جائے اور اس کا کوئی رشتہ دار بھی ہو تو کل میراث اس کو مل جائے گی۔

٣٠٥٥- (١٥) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ حَمِيْمًا وَلَاوَلَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْا مِيْرَاثَهٗ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ قَرْيَتِهٖ۔ (رواه ابوداؤد والترمذى) (ابوداؤد الحديث رقم ٢٩٠٢ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٣٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کیا ہوا غلام مر گیا اور چھوڑ گیا کچھ مال اور کوئی ناتے دار چھوڑا نہ کوئی فرزند تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی میراث ❶ ایک ایسے شخص کو دو جو اس کی بستی والوں میں سے ہو۔'' (ابوداؤ د' ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کی میراث دو الخ حالانکہ یہ میراث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی مگر نبی کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ ان کا کوئی وارث ہوتا ہے' اس لئے آپ نے یہ میراث نہ لی اور بیت المال میں ایسی میراث رکھنے کے لئے امام کو اختیار ہے' اس لیے آپ نے یہی مناسب خیال کیا کہ اس کی بستی والے اس کے مال سے فائدہ اٹھائیں۔

٣٠٥٦- (١٦) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهٖ فَقَالَ اِلْتَمِسُوْا لَهٗ وَارِثًا اَوْذَارَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهٗ وَارِثًا وَلَاذَارَحِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ اُنْظُرُوْا اَكْبَرَرَجُلٍ مِّنْ خُزَاعَةَ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٢٩٠٤ واحمد فى المسند ٥/ ٣٤٧)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خزاعہ میں سے ایک شخص مر گیا' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کی میراث لائی گئی' تو آپ نے فرمایا: ''اس کے لیے وارث کو ذی رحم کو تلاش کرو'' پس اس کا کوئی وارث پایا نہ کوئی ذی رحم' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی میراث خزاعہ میں سے بڑے کو دو۔'' ❶ (ابوداؤ د) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خزاعہ میں سے بڑے شخص کو دیکھو۔''

فوائد الحدیث: ❶ اس کی میراث خزاعہ میں سے بڑے کو دو الخ پہلے گزر چکا ہے کہ میراث رکھنے کا بیت المال میں امام کو اختیار ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بھی اس قبیلہ کے بڑے آدمی کو دینا مناسب سمجھا۔

٣٠٥٧- (١٧) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْدَيْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ اَلرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: تم اس آیت کو پڑھتے ہو ﴿من بعد وصية توصون بها او دين﴾ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض کے ادا کرنے کا حکم کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ حقیقی بھائی ❶ وارث ہوتے ہیں نہ کہ سوتیلے آدمی اپنے سگے بھائی کا وارث ہوتا ہے نہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ: قَالَ الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ ...... إِلَى آخِرِهِ۔" (الترمذی الحدیث رقم ۲۰۹۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۳۹ والدارمی الحدیث رقم ۲۹۸٤ واحمد فی المسند ۱/ ۱٤)

سوتیلے بھائی کا۔" (ترمذی' ابن ماجہ) اور دارمی کی ایک روایت میں اس طرح ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سگے بھائی وارث ہوتے ہیں نہ کہ سوتیلے۔" تا آخر حدیث کی مذکور ہوئی۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہیں نہ کہ سوتیلے الخ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب سگے اور سوتیلے دونوں طرح کے بھائی موجود ہوں تو سگے وارث ہوں گے اور سوتیلے محروم رہیں گے۔

۳۰۵۸- (۱۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ ابْنِ الرَّبِيْعِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ أَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيْدًا وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالاً وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ أَعْطِ لِابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَابَقِيَ فَهُوَلَكَ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۸۹۲ والترمذی الحدیث رقم ۲۰۹۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۲۰ واحمد فی المسند ۳/ ۳۵۲)

- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اپنی دونوں بیٹیوں کو جو کہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ سے تھیں' لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا اے اللہ کے رسول! یہ دونوں بیٹیاں سعد بن ربیع کی ہیں ان کا باپ آپ کے ساتھ احد کے دن شہید کیا گیا ہے' ان کے چچا نے ان کا تمام مال لے لیا ہے اور ان کے لئے کوئی مال نہیں چھوڑا اور مال نہ ہونے کی وجہ ❶ سے ان سے کوئی بھی نکاح نہیں کرے گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ان کے بارہ میں کوئی حکم نازل کرے گا پس میراث کی آیت اتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو ان کے چچا کے پاس بھیجا اور فرمایا سعد ❷ کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی دیدے اور لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ دے اور جو کچھ باقی بچ رہے تو وہ تیرے لئے ہے۔" (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور مال نہ ہونے کی وجہ سے الخ یعنی زیور وغیرہ کے لئے ورنہ اس کے نکاح میں لوگ رغبت نہیں کرتے اور آج کل بھی دنیاداروں کا یہی حال ہے۔ ❷ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی دے الخ یعنی تمام مال کے چوبیس حصے ہوں گے' سولہ دونوں بیٹیوں کے اور تین حصے اس کی بیوی کے اور پانچ تیرے۔

۳۰۵۹- (۱۹) وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ سُئِلَ أَبُوْمُوْسٰى عَنِ ابْنَةٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ

سیدنا ہزیل بن شرجیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک بیٹی' ایک پوتی اور ایک بہن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلنِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَائْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنِيْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ اَقْضِيْ فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ فَاَتَيْنَا اَبَا مُوْسٰى فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُوْنِيْ مَادَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِيْكُمْ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦٧٣٦ والترمذی الحدیث رقم ٢٠٩٣ وابن ماجة الحدیث رقم ٢٧٢١ والدارمی الحدیث رقم ٢٨٩٠ واحمد فی المسند ١/ ٣٨٩)

کا ورثہ کس طرح تقسیم کیا جائے؟ تو ابوموسیٰ نے جواب دیا: بیٹی کو آدھا اور بہن کو آدھا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ میری موافقت کریں گے' پس ابن مسعود سوال کئے گئے اور خبر دیئے گئے گا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے جواب کے متعلق' تو انہوں کہا اگر میں اس فتویٰ سے موافقت کروں تو میں گمراہ سمجھا جاؤں گا اور میں اپنے آپ کو راہ ہدایت پر نہ پاؤں گا' میں تو وہ فیصلہ کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور وہ یہ ہے بیٹی کو آدھا' پوتی کو چھٹا دو تہائی کے پورا کرنے کے لئے اور جو باقی رہے تو وہ بہن کے لئے ❶ ہے پس ہم ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ہم نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بتایا تو انہوں نے کہا' مجھ سے نہ پوچھا کرو جب تک کہ تم میں یہ عالم موجود ہے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ تو وہ بہن کے لئے ہے الخ مطلب یہ ہے کہ میراث چھ حصہ پر تقسیم ہوگی تین حصے بیٹی کو اور ایک حصہ پوتی کو اور دو بہن کو ملیں گے' اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک لڑکی کے ساتھ پوتیاں زیادہ ہوں یا ایک ہی پوتی ہو تو نصف بیٹی کو مل کر دو ثلث کا تکملہ پوتیوں پر برابر تقسیم ہو جائے گا اور بہنیں بیٹیوں کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں' یعنی بیٹیوں کے حصے سے جو بچ رہے وہ بہنوں کو مل جاتا ہے اور جمہور علماء اس فتویٰ میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں لیکن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ بیٹے کے ہوتے ہوئے بہن محروم ہو جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ان امرؤ هلك ليس له ولد وله اخت" اور ولد عام ہے بیٹا اور بیٹی دونوں کو شامل ہے تو معلوم ہوا کہ بہن دونوں سے محروم ہو جاتی ہے جبکہ جمہور یہ کہتے ہیں کہ ولد سے یہاں بیٹا مراد ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آگے یوں فرمایا "وهو يرثها ان لم يكن لها ولد" اور یہاں بالاجماع ولد سے بیٹا مراد ہے اس لئے کہ دختر بھائی کو محروم نہیں کر سکتی اجماعاً۔

٣٠٦٠- (٢٠) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِيْ مَاتَ فَمَالِيْ مِنْ مِّيْرَاثِهٖ قَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ لَّكَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٢٨٩٦ والترمذی الحدیث رقم ٢٠٩٩)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میرا پوتا مر گیا تو اس کی میراث سے میرا کتنا حصہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرے لئے چھٹا حصہ ہے'' جب وہ واپس مڑا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: ''تیرے لئے چھٹا حصہ اور ہے'' پس جب پشت پھیری اس کو بلایا اور فرمایا کہ دوسرا چھٹا ❶ حصہ تیرے لئے رزق ہے۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دوسرا چھٹا حصہ تیرے لئے رزق ہے الخ یعنی تیری اصل میراث صرف سدس ہے اور دوسرا سدس اس صورت خاص کی وجہ سے تجھ کو ملا ہے صورت مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص دو بیٹیاں اور ایک دادا چھوڑ کر مر گیا اب اس کے کل مال کے چھ حصے ہوں گے' چار حصے دونوں بیٹیوں کو ملیں گے اور دو حصے دادا کو' ایک حصہ اصل میراث میں اور ایک بطور عصبیت کے۔ دادا کے باب میں صحابہ رضی اللہ عنہم اور علماء ما بعد کا بہت اختلاف ہے' بعض نے دادا کو باپ کی مثل رکھا ہے اور کبھی اس کو ثلث دلایا ہے کبھی سدس اور کبھی عصبہ کیا ہے جبکہ بعض نے ہمیشہ اس کے لئے سدس رکھا ہے اسی طرح اختلاف ہے کہ دادا کے ہوتے ہوئے بھائی بہن کو ترکہ ملے گا یا نہیں تو ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے علی' ابن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کا یہ قول ہے کہ بھائیوں کے ساتھ مقاسمہ کرے گا اور بعض نے کہا بھائی بہن دادا کی وجہ سے محروم ہوں گے جیسے باپ سے محروم ہوتے ہیں والتفصیل فی کتب الفرائض۔

٣٠٦١- (٢١) وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَمَالَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَارْجِعِيْ حَتّٰى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرٰى إِلٰى عُمَرَ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا۔ (رواه مالك واحمد والترمذی و ابوداؤد والدارمی و ابن ماجة)

(ابوداؤد الحديث رقم ٢٨٩٤ والترمذی الحديث رقم ٢١٠٠ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٢٤ والدارمی الحديث رقم ٢٩٣٩ والموطا الحديث رقم ٤ من كتاب الفرائض واحمد فی المسند ٤/ ٢٢٥)

قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نانی اس حال میں آئی کہ ان سے اپنی میراث مانگتی تھی' انہوں نے اس سے کہا کہ تیرے لئے اللہ کی کتاب میں کچھ نہیں اور تیرے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ نہیں' پس تو چلی جا' یہاں تک کہ میں لوگوں سے پوچھوں' پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپ نے نانی کو چھٹا حصہ دلوایا تھا' تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تیرے ❶ ساتھ تیرے سوا کوئی اور ہے؟ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس طرح کہا جس طرح کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا' پس اس حکم کو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس نانی کے لئے جاری کیا پھر ❷ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دادی اس حال میں آئی کہ ان سے طلب کرتی تھی اپنی میراث' تو انہوں نے کہا' وہی چھٹا حصہ ہے پس اگر تم دونوں جمع ہو تو وہ چھٹا حصہ تم دونوں کے درمیان ہے اور تم دونوں میں سے جو اس چھٹے حصہ کے ساتھ تنہا ہو' تو وہ حصہ اس کے لئے ہے۔ (ترمذی' ابوداؤد' دارمی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تیرے ساتھ آیا ہے الخ یعنی جو اس معاملہ کو جانتا ہے۔ ❷ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دادی آئی الخ یعنی اسی میت کی' ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اس میت کی نانی آئی تھی' اس لئے آپ نے اس کو چھٹا حصہ دلایا اور جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں دادی نے بھی دعویٰ کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی حصہ مذکورہ میں شریک کر دیا۔ حافظ نے کہا' اس حدیث کی اسناد صحیح ہے کیونکہ اس کے راوی ثقہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر مرسل ہے اس لئے کہ قبیصہ کا سماع سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے صحیح نہیں ہے اور عبداللہ بن احمد نے مسند میں اور اس کے سوا دوسروں نے اپنی اپنی کتابوں میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی اور نانی دونوں کو ایک سدس دلایا' آدھوں آدھ اور یہ روایت بھی منقطع ہے اور ابوداؤد اور نسائی نے سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے نکالا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی اور نانی کو سدس دلایا' جب کہ ماں نہ ہو اور اس کو ابن السکن نے صحیح کہا' بحر میں ہے کہ دادیوں اور نانیوں کا حصہ سدس ہے اگرچہ زیادہ ہوں' جب درجہ میں برابر ہوں اور نانی اور دادی درجہ میں برابر ہیں اگر اختلاف ہو درجہ میں تو دور والی نزدیک والی سے محروم ہوگی اور ماں کی وجہ سے دادی اور نانی دونوں محروم ہوں گی اور باپ کی وجہ سے دادی محروم ہوگی نانی محروم نہ ہوگی۔

۳۰۶۲- (۲۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اَنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ) وَالتِّرْمَذِيُّ ضَعَّفَهُ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۲۱۰۲ والدارمی الحدیث رقم ۲۹۳۲)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے دادی کے بارہ میں اس کے بیٹے کی موجودگی میں' بتایا کہ وہ پہلی دادی تھی کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ ❶ دلوایا تھا اس کے بیٹے کے ساتھ اور اس کا بیٹا زندہ تھا (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ چھٹا حصہ دلوایا تھا الخ یہ حدیث ضعیف ہے اس لئے علما کا عمل اس حدیث پر نہیں ہے۔

۳۰۶۳- (۲۳) وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ) وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۲۷ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۱۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۲٦٤۲ والموطا الحدیث رقم ۹ من کتاب العقول واحمد فی المسند ۳/ ٤۵۲)

سیدنا ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے نام خط لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کے خون بہا کی دیت سے میراث دے۔ ❶ (ترمذی وابوداؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ میراث دے اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت سے الخ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی یہ رائے تھی کہ عورت خاوند کی دیت سے ورثہ نہیں پاتی تو اسی لیے سیدنا ضحاک رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔

۳۰٦٤- (۲٤) وَعَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهٖ۔

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مشرک شخص کے بارہ میں شرع کا کیا حکم ہے جو ایک مسلمان شخص کے ہاتھ پر اسلام لائے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ شخص ❶ اس کی زندگی اور اس کے مرنے کے متعلق زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رواہ الترمذی و ابن ماجة والدارمی) (البخاری فی صحیحہ ۱۲/ ۴۵ معلقا فی کتاب الفرائض باب اذا اسلم علی یدیہ وابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۱۸ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۱۲ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۵۲ والدارمی الحدیث رقم ۳۰۳۳ واحمد فی المسند ۴/۱۰۳)

حق دار ہے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ شخص اس کی زندگی اور اس کے مرنے کے متعلق زیادہ حق دار ہے الخ ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر نومسلم کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کی میراث کا حق دار وہ شخص ہے جس نے اس کو مسلمان کیا اور جمہور اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں یہ حکم ابتداء اسلام میں ہوگا پھر منسوخ ہو گیا' ہم کہتے ہیں کہ نسخ کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ (اس لیے اس کو مسلمان کرنے والا ہی وارث ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب)

۳۰۶۵- (۲۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلاَّ غُلاَمًا كَانَ اَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ اَحَدٌ؟ قَالُوْا لاَ اِلاَّ غُلاَمٌ لَهُ كَانَ اَعْتَقَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ لَهُ۔ (رواہ ابوداؤد و الترمذی وابن ماجة (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۰۵ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۰۶ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۴۱ واحمد فی المسند ۱/ ۲۲۱)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ایک شخص مر گیا اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا مگر ایک غلام کہ جس کو اس نے آزاد کیا تھا' پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس کا کوئی وارث ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' کوئی وارث نہیں مگر ایک غلام کہ جس کو اس نے آزاد کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کی میراث دلوائی۔'' (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۰۶۶- (۲۶) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلاَءَ مَنْ يَّرِثُ الْمَالَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۲۱۱۴)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے نقل کیا اس نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ولاء کا وارث ❶ وہی ہوتا ہے جو مال کا وارث ہوتا ہے۔'' (ترمذی) اور کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ولاء کا وارث وہی ہوتا ہے جو مال کا وارث ہوتا ہے الخ مطلب یہ ہے کہ عورت ولاء کی وارث نہیں ہوتی مگر جب کہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کرے یا اس کا آزاد کیا ہوا کسی کو آزاد کرے تو ان کے ولاء کی وارث ہوتی ہے۔ اللھم اغفرلنا ونساء المومنین والمومنات۔ امین ثم امین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٠٦٧- (٢٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ مَاكَانَ مِنْ مِّيْرَاثٍ اَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ۔

(رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٧٤٩)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو میراث جاہلیت میں تقسیم کی گئی پس ❶ وہ جاہلیت کی تقسیم پر ہے اور جو میراث کہ اس کو پایا اسلام نے تو وہ اسلام کی تقسیم پر ہے۔“ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس وہ جاہلیت کی تقسیم پر ہے الخ یعنی اسلام کے زمانہ میں اس کو دوبارہ تقسیم نہ کریں گے کیونکہ اس میں حرج ہے‘ اس حدیث سے کیسا عمدہ مسئلہ حل ہوا کہ قانون پر عمل اس کے نفاذ کے بعد جو مقدمات پیدا ہوں ان پر ہوتا ہے اور جو مقدمے نفاذ قانون سے پہلے فیصل ہو چکے ہوں ان میں اس قانون کے نفاذ سے کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔

٣٠٦٨- (٢٨) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرِثُ وَ لَا تَرِثُ۔ (رواه مالك)

(والموطا الحديث رقم ٩ من كتاب الفرائض)

محمد بن ابو بکر بن حزم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ اکثر کہتے تھے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ پھوپھی کے لیے تعجب ہے کہ اس کا بھتیجا وارث ہوتا ہے اور وہ بھتیجے کی وارث ❶ نہیں ہوتی (مالک)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور وہ بھتیجے کی وارث نہیں ہوتی الخ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے سے پھوپھی کے لیے میراث تجویز کی تھی‘ اس قیاس سے کہ پھوپھی کا بھتیجا وارث ہوتا ہے وہ بھی اس کی وارث ہوتی ہے‘ پھر مشورہ کے بعد معلوم ہوا کہ پھوپھی کو میراث نہیں ملتی تو اس وقت آپ نے یہ فرمایا۔

٣٠٦٩- (٢٩) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَزَادَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَا فَاِنَّهُ مِنْ دِيْنِكُمْ۔ (رواه الدارمى) (الدارمي الحديث رقم ٢٨٥١)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرمایا فرائض کے احکام سیکھو ❶ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے زیادہ کیا کہ طلاق اور حج کے احکام سیکھو‘ سیدنا عمر اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا‘ اس لئے کہ یہ تمہارے دین سے ہے۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرائض کے احکام سیکھو الخ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا اور زیادہ کیا‘ اس کو سکھلاؤ کہ وہ شریعت کے علم کا آدھا حصہ ہے (کیونکہ اس میں بہت سی تفصیل اور بہت سے مسائل ہیں اور اس میں ذہن ثاقب اور رائے صائب اور علم حساب کی حاجت ہے) اور وہ علم بھلا دیا جائے گا اور سب سے پہلے میری امت سے چھین لیا جائے گا یعنی قیامت سے پہلے جب لوگ دین کا علم حاصل کرنا چھوڑ دیں گے تو فرائض ہی کے علم میں سب سے پہلے ناواقف ہو جائیں گے پھر دوسرے علوم بھی ان سے جاتے رہیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٣٠٧٠ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوْصِي فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ۔ **(متفق عليه)** (البخاری الحديث رقم ٢٧٣٨ ومسلم الحديث رقم (١ ـ ١٦٢٧) وابوداؤد الحديث رقم ٢٨٦٢ والترمذی الحديث رقم ٢١١٨ والنسائی الحديث رقم ٣٦١٥ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٠٢ والدارمی الحديث رقم ٣١٧٥ والموطا الحديث رقم ١ من كتاب الوصية واحمد فی المسند ٢/ ٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مسلمان مرد کو یہ لائق نہیں ❶ اس کے لیے ایک ایسی چیز ہو کہ وہ اس کے متعلق وصیت کرنا چاہتا ہو کہ وہ دو راتیں گذارے مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہو۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں وارث الخ یعنی مسلمان مرد کو لائق نہیں ہے کہ اس پر وصیت کے بغیر تین راتیں گذریں یعنی جس پر لوگوں کا قرض ہو یا کسی کے پاس کوئی امانت ہو تو اس پر لازم ہے وہ کہ اپنے پاس اس کی وصیت لکھ رکھے تا کہ اس کے بعد اس کے وارث اس پر عمل کریں اس لیے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہیں وصیت لکھ رکھنا اس صورت میں تو واجب ہے اور اگر کسی کا لینا دینا نہ ہو تو پھر وصیت کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

٣٠٧١ - (٢) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ اَفَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس سال بیمار ہوا کہ مکہ فتح ہوا' ایسا بیمار کہ میں موت کے کنارے پر پہنچا پس میرے پاس میری عیادت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! میرے پاس بہت سارا مال ہے اور میرا کوئی وارث نہیں ❶ مگر میری بیٹی' کیا میں اپنے تمام مال کے ساتھ اسے وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' میں نے کہا' دو تہائی اپنے مال سے میں وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' میں نے کہا' پس میں آدھے مال کی وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِيْ امْرَأَتِكَ. (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ۲۷۴۲ و مسلم الحدیث رقم ۵/ ۱۶۲۸ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۱۶ والنسائی الحدیث رقم ۳۶۲۶ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۰۸)

نے کہا' تہائی کی وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا: تہائی اور تہائی بھی بہت ہے ❷ پس تو یہ کہ چھوڑ کر جائے اپنے وارثوں کو غنی اس سے بہتر ہے کہ ان کو مفلس چھوڑ کر جائے اس حال میں کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا دیں مانگنے کے لئے اور تو ہرگز کوئی مال نہ خرچ کرے گا طلب کرے تو اس خرچ کرنے کے ساتھ اللہ کی رضا مندی مگر یہ کہ تو اس کی وجہ سے ثواب دیا جائے گا یہاں تک کہ تو لقمہ اٹھائے اپنی بیوی کے منہ کی طرف۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور میرا کوئی وارث نہیں مگر میری بیٹی الخ یعنی اصحاب فرائض میں سے صرف ایک بیٹی ہی وارث ہے اور یہ غرض نہیں کہ دوسرے عصبہ بھی نہیں ہیں۔ ❷ تو یہ کہ چھوڑ کر جائے اپنے وارثوں کو غنی اس سے بہتر ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ورثا کا حق مقدم ہے اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہیں اور بیوی اور لڑکوں کو کھانا اور کپڑے دینے میں بھی ثواب ہے اگر اللہ کا حکم جان کر دے' معلوم ہوا کہ تہائی مال سے زیادہ میں وصیت نافذ نہ ہوگی اور دو تہائی ورثا کو ملے گا اگرچہ وصیت تہائی سے زیادہ یا کل مال کی کر جائے اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے لیکن اگر وصیت کرنے والے کا کوئی وارث نہ ہو تو ثلث مال سے زیادہ کی وصیت درست ہے' حنفیہ اسحاق' شریک اور احمد کا ایک روایت میں یہی قول ہے اور سیدنا علی' سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے' احمد اور ابوداؤد رحمہما اللہ نے سیدنا ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور ان کے سوا اور کوئی مال اس کے پاس نہ تھا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں میں قرعہ ڈالا اور دو کو ان میں سے آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ اگر میں پہلے سے اس کے دفن کے وقت موجود ہوتا تو وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا اور مسلم نے اس کو سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا' اس میں یہ ہے کہ اس کے وارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ حال بیان کیا' آپ نے فرمایا' کیا اس نے ایسا کیا' اگر ہم اس کا یہ حال جانتے تو اس پر نماز نہ پڑھتے' ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ثلث مال سے زیادہ کی وصیت کرنا گناہ ہے کیونکہ اس میں ورثا کی حق تلفی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۳۰۷۲- (۳) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِيْ كُلِّهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَازِلْتُ أُنَاقِصُهُ حَتّٰى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ. (رواه الترمذی)

(الترمذی الحدیث رقم ۹۷۵ والنسائی الحدیث رقم

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے آئے جس وقت میں بیمار تھا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے وصیت کا کیا ارادہ کیا ہے؟'' میں نے کہا' جی ہاں آپ نے فرمایا: ''کس قدر؟'' میں نے کہا' اپنے سارے مال کی اللہ کی راہ میں وصیت کرنے کا ارادہ کیا ہے' آپ نے فرمایا کہ پھر تو نے اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا؟ میں نے کہا وہ مال کے ساتھ غنی ہیں' آپ نے فرمایا: ''دسویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۶۳۱)

حصہ کی وصیت کر'' پس میں برابر اصرار کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: ''تہائی کی وصیت کر اور تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۰۷۳- (٤) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ) وَ زَادَ التِّرْمِذِیُّ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ۲۸۷۰ والترمذي الحديث رقم ۱۲۲۰ وابن ماجه الحديث رقم ۲۷۱۳ واخرجه احمد في المسند ٥/ ۲٦۷)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دیا ہے پس وارث کے لئے وصیت نہیں۔'' (ابوداؤد' ابن ماجہ) اور ترمذی نے زیادہ کیا کہ: ''بچہ بستر والے کے لئے ہے اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔''

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۳۰۷٤- (٥) وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ الْوَرَثَةُ (مُنْقَطِعٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ) وَ فِیْ رِوَايَةِ الدَّارَقُطْنِیِّ قَالَ لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَشَآءَ الْوَرَثَةُ۔ (الدار قطني الحديث رقم ۸۹)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وارث کے لئے وصیت نہیں مگر یہ کہ وارث چاہیں۔'' یہ حدیث منقطع ہے اور یہ مصابیح کے الفاظ ہیں اور دارقطنی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''وارث کے لیے وصیت جائز ❶ نہیں ہوتی ❷ مگر یہ کہ وارث چاہیں۔''

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وصیت وارث کے لیے جائز نہیں ہوتی الخ شروع اسلام میں یہ حکم تھا کہ جب کوئی مرنے لگے اور اس کے پاس مال ہو تو وہ اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے وصیت کرے اور وصیت کے موافق اس کا مال تقسیم کیا جائے' پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے میراث کی آیات اتاریں اور ہر ایک کا حصہ مقرر کر دیا' اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں رہا۔ ❷ مگر جب دوسرے وارث اس کو جائز رکھیں' تلخیص میں ہے کہ اس کی اسناد واہی ہے اور دارقطنی نے سیدنا جابر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے۔ اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث متواتر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح کیا یہ فرمایا تھا کہ وارث کے لئے وصیت نہیں ہے' اس کو بہت سے ائمہ اور اہل علم نے اہل مغازی وغیرہم سے نقل کیا ہے' تو یہ حدیث اس آیت کو خاص کر دے گی ''من م بعد وصية يوصى بها او دين'' اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور موطا میں ہے کہ اس میں اختلاف نہیں ہے کہ وارث کے لئے وصیت درست نہیں مگر جب دوسرے وارث اس کو قبول کر لیں اور اہل علم کا یہی مذہب ہے۔

۳۰۷۵- (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ أَبُوْهُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا أَوْدَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ إِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ. (رواه احمد و الترمذى و ابوداوٗد و ابن ماجة) (ابوداوٗد الحديث رقم ٢٨٦٧ والترمذى الحديث رقم ٢١١٧ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٠٤)

"مرد اور عورت ساٹھ برس اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے ہیں پھر ان کو موت آتی ہے تو وہ ضرر پہنچاتے ہیں وصیت کرنے میں تو ان کے لئے واجب ❶ ہوتی ہے دوزخ۔" پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: "وصیت کے بعد میراث لیں کہ اس کے ساتھ وصیت کیا جائے یا قرض کے بعد اس حال میں کہ نقصان پہنچانے والا نہ ہو' اس قول تک آیت پڑھی؟ "یہ بڑی مراد پانا ہے۔" (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس ان کے لئے واجب ہوتی ہے الخ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وصیت میں کسی وارث کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے بلکہ اہل حدیث کے نزدیک جس وصیت میں کسی وارث کا نقصان ہو وہ صحیح نہیں ہوتی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٣٠٧٦ - (٧) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ عَلٰى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلٰى سَبِيْلٍ وَ سُنَّةٍ وَمَاتَ عَلٰى تُقًى وَ شَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ. (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٢٧٠١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص وصیت پر مرا وہ طریق مستقیم' سنت' تقویٰ اور شہادت ❶ پر مرا اور اس حالت میں مرا کہ اس کے لئے بخشش کی گئی۔" (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اور شہادت سے یہ مراد ہے کہ اس کو شہید کا ثواب ملے گا یا شہادت سے مراد گواہی ہے یعنی ملائکہ اس کے ایمان اور تقویٰ کی گواہی دیں گے' دوسری روایت میں ہے کہ جو لوگ موت کے وقت وصیت کرتے ہیں وہ تو برزخ اور اموات کے ساتھ بات کرتے ہیں اور جو وصیت نہیں کرتے وہ بات نہیں کر سکتے۔

٣٠٧٧ - (٨) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصٰى أَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو أَنْ يُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور شعیب نے اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے نقل کیا کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ میری طرف سے ایک سو غلام آزاد کئے جائیں تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کئے پھر اس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ اس کی طرف سے باقی پچاس غلام آزاد کرے عمرو نے کہا' میں آزاد نہیں کروں گا یہاں تک کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوْصٰی اَنْ یُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَ اِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِیْنَ وَبَقِیَتْ عَلَیْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَوْ کَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْتَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْحَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۷۰۱)

ﷺ سے پوچھوں' پس وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو کہا' اے اللہ کے رسول! میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں' ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کئے اور باقی اس پر پچاس غلام رہے کیا میں اس کی طرف سے آزاد کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اگر مسلمان ہوتا اور تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا اس کی طرف سے صدقہ دیتے یا اس کی طرف سے حج کرتے تو اس کو یہ پہنچتا۔'' ❶

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کو یہ پہنچتا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ کافر کے لئے مفید نہیں اور یہ ہشام عاص کا بیٹا اور عمرو بن عاص کا بھائی ہے۔ مشہور یہ ہے کہ ہشام' عمرو بن عاص سے چھوٹا تھا اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو پہلے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے اور عالم فاضل تھے اور یہ جو فرمایا پھر اس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا یعنی عاص کے بیٹے نے جو ہشام سے بڑا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ کا فائدہ کافر کو نہیں پہنچتا اور رہا مسلمان تو اس کو مالی اور بدنی دونوں عبادتیں پہنچتی ہیں لمعات۔

۳۰۷۸- (۹) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِیْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِیْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) (ابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۰۳)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے ❶ تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی میراث بہشت سے کاٹے گا۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے الخ مومنین جنت کے وارث یعنی مستحق ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اولئك هم الوارثون الذین یرثون الفردوس هم فیها خالدون طیبی نے کہا مناسبت کی وجہ یہ ہے کہ جیسے وارث میراث کے ملنے کا اپنے مورث سے امیدوار اور منتظر ہوتا ہے اور انجام میں وہ اس کو ناامید کر دیتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس کو جنت سے محروم کر دے گا اس دن جس دن اس کو اس کے ملنے کی بڑی توقع ہوگی۔

۳۰۷۹- (۱۰) وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

اور بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

......تمت بالخیر......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ و فوائد الحدیث

مولانا سید محمد عبد الاول الغزنوی رحمہ اللہ

حکم الحدیث

الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

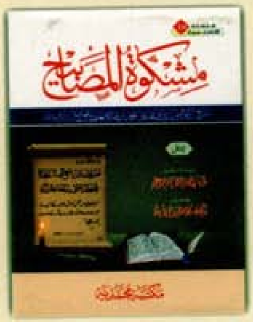

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ!

"رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اسکو پکڑ لو۔ یعنی اپنا لو اور جس چیز سے تمھیں روک دیں اُس سے رُک جاؤ"۔ (القرآن)

اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن کریم کے ساتھ انسان کا تعلق اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک قرآن کریم کی تشریح و تفسیر رسول اکرم ﷺ کی سنت، یعنی آپ کے طریقہ کے مطابق نہ ہو، اور آپ کے طریقہ کے ساتھ وابستہ ہونا اس وقت تک ناممکن ہے جب تک اس علم پر عمل نہ کیا جائے جو رسول اللہ ﷺ کے مشکوٰۃ نبوت سے ظاہر ہوا ہو۔

تقریباً سات صدی قبل عربی زبان میں ترتیب دیا جانے والا احادیثِ نبوی ﷺ کا ایک اہم نسخہ (مشکوٰۃ المصابیح) کے نام سے جانا جاتا ہے، جس میں دینِ اسلام کے تقریباً ہر قسم کے مسائل درج ہیں جن کو آجکل کے دور میں سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ جس کی وجہ سے یہ نسخہ ہر مسلمان گھرانے کی اہم ضرورت ہے۔ اس اہمیت کے پیشِ نظر اس مجموعہ کو بیشتر مکاتبِ فکر کے دینی مدارس نے اپنے نصاب میں شامل کیا ہے۔ اور مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتی رہی ہے۔

اُردو زبان میں مشکوٰۃ المصابیح کا پیشِ نظر اعلیٰ ایڈیشن مکتبہ محمدیہ نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق اس میں اپنا حصہ ڈالنے کی سعی کی ہے تاکہ رب کریم، رسول اکرم ﷺ کے فدائین میں ہمارا نام بھی شامل فرما دے۔

زیرِ نظر ایڈیشن درج ذیل امتیازی خصوصیات سے مزین ہے۔

- ترجمہ و حواشی کے جو الفاظ پرانی اُردو میں تھے ان کو جدید اُردو کے الفاظ میں تبدیل کر کے نہایت آسان اور عام فہم کر دیا گیا ہے۔
- تفہیم حدیث کے لیے ہر حدیث کے ساتھ فوائد الحدیث کے نام سے حواشی لگائے گئے ہیں۔
- احادیث کی تخریج کے ساتھ ساتھ الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی طرف سے حکم الحدیث کے عنوان سے صحت و ضعف کا حکم لگا کر حدیث کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔

عصرِ حاضر میں امام ولی الدین ابی عبد اللہ تبریزی رحمہ اللہ کی یہ گراں قدر تصنیف علمائے کرام اور طالب علموں کی سہولت کے ساتھ ساتھ عام پڑھے لکھے افراد کے لیے بھی مینارۂ نور ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول اور مسلمانوں کے علم و عمل کے لئے نافع بنائے۔ (آمین)

عبد الرحمٰن عابد

مدیر (مکتبہ محمدیہ) لاہور

مکتبہ محمدیہ
قذافی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
الفضل مارکیٹ
0300-4826023
E-mail:maktabah_muhammadia@yahoo.com & maktabah_m@hotmail.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ